نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین معدن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی

جلد اول

ترجمہ جامع ترمذی

حال المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری لاہوری مصحح مطبع نولکشور شاخ لاہور حسب الایمائے منشی نولکشور سی آئی ای بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع شد آراستہ ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصل حالات کتب سے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحون مین بعض کتب احادیث وفقہ وتصوف وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

احادیث اہل السنہ

تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبدالرحمن بن علی یمنی معروف -

جامع ترمذی - امام ابو عیسی مع صحاح ستہ مین سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی -

قسطلانی - شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مسمی بارشاد الساری معروف بقسطلانی دس مجلدات مین پوری شرح خط نسخ -

سنن ابو داؤد - ہر چہار جلد کامل دو جلد مین از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف -

فقہ اہل السنۃ

ابو المکارم - شرح مختصر وقایہ از عبداللہ بن محمد معروف -

برجندی - شرح مختصر وقایہ از مولانا عبدالعلی برجندی معتبر شرح -

جامع الرموز - شرح مختصر وقایہ از ملا شمس محمد قہستانی متداول -

فتح القدیر - پیشانی پر ہدایہ اور تحت مین حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند وباعظمت شرح مشہور ومعروف اور آخر مین تکملہ زین الدین آفندی کامل چار مجلد ضخیم -

عینی - یعنی بنایہ شرح ہدایہ از قاضی القضاۃ بدرالدین عینابی معروف بعینی نہایت معتمد کامل شرح - چھ مجلدات ضخیم -

ہدایہ - حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد وفوائد محشی مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل دو مجلدات ہین (مجلد اول) دونون جلدین اولین عبادات (مجلد دوم) دونون جلدین آخرین معاملات

در المختار شرح تنویر الابصار - مختصر منقح از علامہ علاء الدین حصکفی معروف متداول ہر چہار مجلدات کامل -

ہدایہ مع الکفایہ - از سید جلال الدین کرلانی نہایت مستند شرح مشہور معروف حامل المتن - اسکے مجلدات اربعہ مین سے جلد اول ودوم تا آخر نکاح وجلد سوم وچہارم تا آخر کتاب -

فتاوی قاضی خان - از امام قاضی حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد معروف متداول دو مجلد کامل -

شرح وقایہ - از امام صدر الشریعۃ متداول درسی مع دائرہ ہندیہ -

ذخیرۃ العقبی - حاشیہ شرح وقایہ از یوسف بن جنید چلپی متداول معروف -

اشباہ والنظائر - مع شرح حموی معروف مستند متداول -

ملا مسکین - از بیوع تا وصایا محشی جدید از مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم -

کنز الدقائق - محشے متداول درسی کتاب -

مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مشہور متداول -

مختصر وقایہ محشی - از امام صدر الشریعہ درسی متداول -

عمدۃ البضاعۃ - فی مسائل الرضاعۃ از مولوی تراب علی مرحوم -

قدوری محشے - تالیف امام ابوالحسن درسی متداول

شرح الیاس - شرح مختصر وقایہ از شیخ محمود بن الیاس دو مجلد -

متفرقات ودینیہ

صلوۃ محمدیہ - درود شریف از محمد حسن خان صاحب بریلوی مطبوعہ نظامی -

تعبیر الرویا - خواب کی تعبیر بروایت حضرت ابن سیرین

مجموعہ خطب - شامل نو خطبہ از قسم جمعہ عید ونکاح وغیرہ -

رسالہ بہیہ الموسومہ بالمجیدیہ - مؤلفہ نواب عبدالمجید خانصاحب ٹونک تعداد شہداء احد وبدر وادعیہ زیارت ماثورہ - از حاجی محمد حسن نانوتوی مطبوعہ نظامی

دعاے گنج العرش - مع شش قفل مشہور اور انگشت اکیس یا زائد کے خریدار کو نئی جنتری بطور تحفہ ملینگے -

اصول الفقہ اہل السنۃ

غایۃ التحقیق شرح حسامی - از مولانا عبد العزیز بخاری معروف ومتداول -

توضیح تلویح - از صدر شریعت وعلامہ تفتازانی مع کامل ستہ حاشیہ از حسن چلپی وشیخ الاسلام وملا خسرو نہایت نایاب مجموعہ -

شرح مسلم الثبوت - از ملا بحر العلوم نہایت نفیس

حسامی محشے - از مولانا حسام الدین داخل درس

اصول الشاشی محشے - بحصول الحواشی از ملا محمد حسن سنبھلی مرحوم -

ادب وبلاغت

مقامات حریری - معروف درسی مع ترجمہ فارسی خوشخط -

مقامات حمیدی - محشے باترجمہ فارسی اسمیں عبارات بلیغ عربی وفارسی از شیخ ابوبکر حمید الدین

المطول کامل - شرح علامہ تفتازانی جو کامل کتاب نایاب طبع ہوا ہے -

... قات دینیہ اہل السنۃ

تذکرۃ المعاد - از قاضی ثناء اللہ تلخیص بدور السافرہ سیوطی -

ظہیر الاسلام - از منشی ظہیر الدین بلگرامی -

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین معدن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی

جلد اول

ترجمہ جامع ترمذی

حال المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری لاوری مصحح مطبع نولکشور شاخ لاہور حسب الایمائے منشی نولکشور سی آئی ای بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور میں لکھنؤ حلیہ طبع سے آراستہ ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبرنا الشیخ ابو الفتح عبد الملک بن ابی القاسم عبد اللہ بن ابی سهل الهروی الکروخی فی العشر الاول من ذی الحجة سنة سبع واربعین وخمس مائة بمکة شرفها اللہ وانا اسمع قال انا القاضی الزاهد ابو عامر محمود بن القاسم بن محمد الازدی رحمه اللہ قراءة علیه وانا اسمع فی ربیع الاول من سنة اثنین وثمانین واربع مائة قال الکروخی واخبرنا الشیخ ابو نصر عبد العزیز بن محمد بن علی بن ابراهیم التریاقی والشیخ ابوبکر احمد بن عبد الصمد بن ابی الفضل بن ابی حامد الغورجی رحمهما اللہ قراءة علیهما وانا اسمع فی ربیع الاخر من سنة احدی وثمانین واربع مائة قالوا انا ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الجراح الجراحی المروزی قراءة علیه انا ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب بن فضیل المحبوبی المروزی فاقر به الشیخ الثقة الامین انا ابو عیسی محمد بن سورة بن موسی الترمذی الحافظ قال **ابواب الطهارة** عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **باب ما لا تقبل صلوة بغیر طهور** حدثنا قتیبة بن سعید انا ابو عوانة عن سماک بن حرب ح[1] قال وثنا هناد نا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا تقبل صلوة بغیر طهور ولا صدقة من غلول قال هناد فی حدیثه الا بطهور[2] **قال** ابو عیسی هذا الحدیث اصح شیء فی هذا الباب واحسن وفی الباب عن ابی الملیح عن ابیه وابی هریرة وانس وابو الملیح بن اسامة اسمه عامر ویقال زید بن اسامة بن عمیر الهذلی

ابواب الطہارة جو رسول اللہ صلعم سے منقول ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے ح کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے مصعب بن سعد اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی اور نہ صدقہ چوری سے کہا ہناد نے اپنی حدیث میں مگر ساتھ پاکی کے کہا ابو عیسیٰ یعنی ترمذی نے اس باب میں یہ حدیث نہایت صحیح اور حسن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الملیح سے اُنکے باپ سے اور روایت ہے ابی ہریرہ اور انس سے۔ اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور یہ شخص زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

[1] یہ علامت ہے تحویل السند کی یعنے جب سند کا اعادہ کرتے ہیں خواہ ابتدا سے شروع کریں یا درمیان سے تو یہ علامت ملھدیتے ہیں [2] ہناد اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ الا بطہور کا روایت کرتا ہے یعنے قتیبہ کی روایت میں بغیر طہور ہے اور اسکی روایت میں الا بطہور ہے مولف کی عادت ہے کہ باب میں ایک دو حدیثیں بیان کر دیتا ہے اور باقی جسقدر روایات اس باب میں اس مضمون کے بارہ ہوئے ہوں اُنکے راویوں کے نام ذکر کر دیتا ہے کہ یہ حدیث فلاں فلاں شخص سے مروی ہے اور یہ بھی مولف کی عادت ہے کہ بیان کر دیتا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے یا ضعیف یا حسن یا منکر یا اسمیں اضطراب ہے علی ہذا القیاس جس قسم کی حدیث ہو بیان کر دیتا ہے کہ یہ روایت فلاں قسم سے ہے جیسا کہ اس جگہ مولف نے کہا ہے کہ یہ روایت نہایت حسن ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ روایت تین شخصوں سے مروی ہوا ایک ابو الملیح سے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی ہے دوسرے ابی ہریرہ سے تیسرے انس سے

باب ماجاء فی فضل الطهور **حدثنا** اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن بن عیسیٰ نا مالك بن انس ح **وثنا** قتیبة عن مالك عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رضی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرجت من وجهه کل خطیئة نظر الیها بعینیه مع الماء او مع اٰخر قطر الماء او نحو هذا واذا غسل یدیه خرجت من یدیه کل خطیئة بطشتها یداه مع الماء او مع اٰخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث مالك عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة وابو صالح والد سهیل هو ابو صالح السمان واسمه ذکوان وابو هریرة اختلفوا فی اسمه فقالوا عبد شمس وقالوا عبد الله بن عمرو وهکذا قال محمد بن اسمٰعیل وهذا اصح وفی الباب عن عثمان وثوبان والصنابحی وعمرو بن عبسة وسلمان وعبد الله بن عمرو والصنابحی الذی روی عن ابی بکر الصدیق رضی لیس له سماع من النبی صلی الله علیه وسلم واسمه عبد الرحمٰن بن عسیلة ویکنی ابا عبد الله رحل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقبض النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی الطریق وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم احادیث والصنابح بن الاعسر الاحمسی صاحب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له الصنابحی ایضا وانما حدیثه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول انی مکاثر بکم الامم فلا تقتتلن بعدی

باب ماجاء مفتاح الصلوٰة الطهور **حدثنا** هناد وقتیبة ومحمود بن غیلان قالوا نا وکیع عن سفیان وثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن نا سفیان عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن محمد بن الحنفیة عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مفتاح الصلوٰة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها التسلیم **قال** ابو عیسیٰ هذا الحدیث اصح شیٔ فی هذا الباب واحسن وعبد الله بن محمد بن عقیل هو صدوق وقد تکلم فیه بعض اهل العلم من قبل حفظه

باب اس بیان میں کہ وضو کی فضیلت کیا ہی **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُنہنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مسلمان (یا فرمایا آپ نے مؤمن) وضو کرتا ہی اور اپنا منہ دھوتا ہی تو اُسکے منہ سے تمام ایسے گناہ جنکی طرف اُسنے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہی پانی کے ساتھ یا فرمایا آپ نے آخر قطرے پانی کے ساتھ یا مثل اسکے کوئی اور لفظ آپ نے ذکر کیا ہی (شک راوی) خارج ہو جاتے ہیں۔ اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہی تو اُسکے ہاتھوں سے تمام ایسے گناہ جو اُسکے ہاتھوں کے پکڑنے سے سرزد ہوے ہیں پانی کے ساتھ یا فرمایا آپ نے آخر قطرے پانی کے ساتھ (شک راوی) خارج ہو جاتے ہیں تاکہ وہ گناہوں سے صاف ہو کر نکلتا ہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ حدیث روایت کی ہی مالک نے سہیل سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ اور ابو صالح جو سہیل کا والد ہی ابو صالح سمان ہی نام اسکا ذکوان ہی۔ اور ابو ہریرہ کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہی کہا بعض نے عبد شمس ہی اور کہا بعض نے عبد اللہ بن عمرو ہی۔ اور اسیطرح کہا ہی محمد بن اسماعیل یعنے بخاری نے اور یہی صحیح ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی جو ابی بکر صدیق سے روایت کرتا ہی اسکا سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہی اور نام اسکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہی اور کنیت اُسکی ابو عبد اللہ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اُسنے رحلت کی تھی سو نبی صلعم فوت ہوگئے اور یہ ابھی راستہ ہی میں تھا اور اسنے کئی حدیثیں نبی صلعم سے روایت کی ہیں۔ اور صنابح بن اعسر احمسی نبی صلعم کا صحابی ہی اسکو صنابحی بھی کہتے ہیں۔ اور حدیث اسکی یہی ہی کہ کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں بسبب تمہارے تمام امتوں پر فخر کرنے والا ہوں پس تم میرے پیچھے لڑنا نہیں

باب اس بیان میں کہ نماز کی کنجی وضو ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ اور محمود بن غیلان نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے۔ کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے محمد بن حنفیہ سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز کی کنجی وضو ہی اور حرام کرنے والی اُسکی تکبیر ہی اور حلال کرنے والی اُسکی تسلیم ہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں یہ حدیث تمام حدیثوں سے صحیح اور حسن ہی۔ اور عبد اللہ بن محمد بن عقیل صادق ہی (مگر) بعض اہل علم نے اُسکے حق میں اُسکے حافظہ کی بابت کلام کیا ہی

سلہ متقدمین کو اس امر کا زیادہ خیال رہتا تھا کہ مبادا کوئی ایسا لفظ منہ سے نکلجاے جو نبی صلعم نے فرمایا نہو کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہی من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنے جو شخص مجھپر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ آگ میں بنالے اس سبب سے بعض جگہ راوی کہدیتے ہیں کہ آپ نے یون فرمایا ہی یا اسطرح۔ اگر کوئی کہے کہ جب وضو کرنے سے تمام گناہ دور ہوگئے تو پھر نماز کا یا مسجد کی طرف جانیکا کیا فائدہ ہوگا جواب اسکا یہ ہی کہ بیشک گناہ تو وضو سے دور ہو جاتے ہیں مگر نماز کا پڑھنا اور مسجد کی طرف جانیکا زیادتی درجات کے واسطے ہی۔ اور وضو سے یا مسجد کی طرف

وسمعت محمد بن اسمعیل یقول کان احمد بن حنبل واسحق بن ابراهیم والحمیدی یحتجون بحدیث عبد الله بن محمد بن عقیل قال محمد بن اسمعیل وهو مقارب الحدیث وفی الباب عن جابر وابی سعید **باب** ما یقول اذا دخل الخلاء **حدثنا** قتیبة وهناد قالا نا وکیع عن شعبة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک رض قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذ بک قال شعبة وقد قال مرة اخری اعوذ بالله من الخبث والخبیث والخبث والخبائث وفی الباب عن علی وزید بن ارقم وجابر وابن مسعود رض **قال** ابو عیسی حدیث انس اصح شئ فی هذا الباب واحسن و حدیث زید بن ارقم فی اسناده اضطراب روی هشام الدستوائی وسعید بن ابی عروبة عن قتادة وقال سعید عن القاسم بن عوف الشیبانی عن زید بن ارقم وقال هشام عن قتادة عن زید بن ارقم ورواه شعبة ومعمر عن قتادة عن النضر بن انس وقال شعبة عن زید بن ارقم وقال معمر عن النضر بن انس عن ابیه **قال** ابو عیسی سألت محمدا عن هذا فقال یحتمل ان یکون قتادة روی عنهما جمیعا **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما یقول اذا خرج من الخلاء **حدثنا** محمد بن حمید بن اسمعیل نا مالک بن اسمعیل عن اسرائیل عن یوسف بن ابی بردة عن ابیه عن عائشة رض قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب حسن لا نعرفه الا من حدیث اسرائیل عن یوسف بن ابی بردة وابو بردة بن ابی موسی اسمه عامر بن عبد الله بن قیس الاشعری ولا یعرف فی هذا الباب الا حدیث عائشة

اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ کہتا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے حجت پکڑتے تھے۔ اور کہا محمد بن اسماعیل نے ۔ اور یہ مقارب الحدیث ہے۔ اور اس باب میں جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔ **باب** جب کوئی شخص پاخانہ میں جائے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے کہ کہا اُسنے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں جاتے تھے تو یہ کہتے تھے اللھم انی الخ یعنے الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ کہا شعبہ نے دوسری مرتبہ میرے اُستاد عبد العزیز نے یوں بیان کی ہی اعوذ باللہ من الخبث والخبیث او الخبث والخبائث۔ اور اس باب میں روایت ہی حضرت علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سے کہا ابو عیسی یعنے ترمذی نے انس کی حدیث اس باب میں تمام حدیثوں سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔ اور زید بن ارقم کی حدیث کی سند میں اضطراب ہے[1] روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے۔ اور روایت کی سعید نے قاسم بن عوف شیبانی سے اُسنے زید بن ارقم سے۔ اور روایت کی ہشام نے قتادہ سے اُسنے زید بن ارقم سے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے۔ اور روایت کی شعبہ نے زید بن ارقم سے اور روایت کی معمر نے نضر بن انس سے اُسنے اپنے باپ سے۔ کہا ابو عیسی نے میں نے اسکی بابت محمد بن اسماعیل سے سوال کیا اُسنے کہا ممکن ہی کہ قتادہ نے اُن دونوں سے یعنے زید بن ارقم اور نضر سے روایت کی ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں داخل ہوتے تو کہتے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنوں اور جنیوں سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جب پاخانہ سے نکلے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید بن اسماعیل نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن اسماعیل نے اسرائیل سے اُسنے یوسف بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُسنے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلتے تھے تو کہتے تھے غفرانک یعنے الٰہی میں تیری بخشش طلب کرتا ہوں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسکو نہیں پہچانتے مگر حدیث اسرائیل سے اُسنے یوسف بن ابی بردہ سے۔ اور ابو بردہ بن ابی موسے کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس اشعری ہے۔ اور اس باب میں سوائے حدیث حضرت عائشہ کے کوئی اور حدیث مشہور نہیں ہے

---

[1] کہا ترمذی نے اس روایت میں اضطراب ہے بعد اسکے اضطراب کی وجہ بیان کی ہے کہ اول اس روایت کو ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے پھر ان دونوں کا آپس میں اختلاف ہے یعنے سعید تو قتادہ کا استاد قاسم بن عوف شیبانی اور اسکا استاد زید بن ارقم بیان کرتا ہے اور ہشام قتادہ کا استاد زید بن ارقم کہتا ہے حاصل یہ کہ سعید اور قتادہ اور زید بن ارقم کے درمیان واسطہ قاسم شیبانی کا بیان کرتا ہے اور ہشام ان دونوں میں کوئی واسطہ بیان نہیں کرتا ہے اور کہا ترمذی نے نیز اس روایت کو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے روایت کیا ہے

باب فی النہی عن استقبال القبلة بغائط او بول **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولا تستدبروها ولکن شرقوا او غربوا قال ابو ایوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحیض قد بنیت مستقبل القبلة فننحرف عنها ونستغفر الله وفی الباب عن عبد الله بن الحارث ومعقل بن ابی الهیثم ویقال معقل بن ابی معقل وابی امامة وابی هریرة وسهل بن حنیف **قال** ابو عیسی حدیث ابی ایوب احسن شیء فی هذا الباب واصح وابو ایوب اسمه خالد بن زید والزهری اسمه محمد بن مسلم بن عبید الله بن شهاب الزهری وکنیته ابو بکر قال ابو الولید المکی قال ابو عبد الله الشافعی انما معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم لا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولا تستدبروها انما هذا فی الفیافی واما فی الکنف المبنیة له رخصة فی ان یستقبلها وهکذا قال اسحاق وقال احمد بن حنبل انما الرخصة من النبی صلی الله علیه وسلم فی استدبار القبلة بغائط او بول فاما استقبال القبلة فلا یستقبلها کانه لم یر فی الصحراء ولا فی الکنیف ان یستقبل القبلة **باب** ما جاء من الرخصة فی ذلک **ثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا نا وهب بن جریر نا ابی عن محمد بن اسحاق عن ابان بن صالح عن مجاهد عن جابر بن عبد الله قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان نستقبل القبلة ببول فرایته قبل ان یقبض بعام یستقبلها وفی الباب عن ابی قتادة وعائشة وعمار **قال** ابو عیسی حدیث جابر فی هذا الباب حدیث حسن غریب وقد روی هذا الحدیث ابن لهیعة عن ابی الزبیر عن جابر عن ابی قتادة انه رای النبی صلی الله علیه وسلم یبول مستقبل القبلة اخبرنا بذلک قتیبة قال انا ابن لهیعة

باب پیشاب اور پاخانے کے وقت قبلہ کی طرف منھ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابو ایوب انصاری سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم جاے ضرور کو جایا کرو تو قبلہ کے سامنے نہ بیٹھا کرو نہ جاے ضرور کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو۔ کہا ابو ایوب نے ہم شام میں آئے تو دیکھا کہ پاخانے قبلہ کیطرف بنائے گئے ہین سو ہم پاخانہ بیٹھنے کے وقت اُس طرف سے منھ پھیرا کرتے تھے اور اللہ تعالی سے بخشش مانگتے تھے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور معقل بن ابی الہیثم اور اُسکو معقل بن ابی معقل بھی کہتے ہین اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے۔ کہا ابو عیسی نے ابو ایوب کی حدیث اس باب مین سب سے زیادہ حسن اور صحیح ہے اور ابو ایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری ہے اور کنیت اسکی ابو بکر ہے کہا ابو الولید مکی نے کہ کہا عبد اللہ شافعی نے مراد آنحضرت کے قول سے کہ قبلہ کی طرف منھ نہ کیا کرو نہ جاے ضرور کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ اسکی طرف پیٹھ کیا کرو معنی اسکے یہ ہین کہ یہ حکم جنگل مین ہے۔ لیکن وہ پاخانے جو آبادی مین بنائے گئے ہین انمین رخصت ہے کہ قبلہ کیطرف منھ کر لیا جاوے اور اسی طرح کہا ہے اسحاق نے۔ اور کہا امام احمد بن حنبل نے رخصت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جاے ضرور یا پیشاب کرنے کے وقت قبلہ کیطرف پیٹھ کرنے مین ہے۔ اور منھ تو ہر حالت مین قبلہ کی طرف نہین کرنا چاہیئے گویا امام احمد جنگل اور پاخانون مین قبلہ کیطرف منھ کرنے کو جائز نہین رکھتا **باب** اس بیان مین جو مسئلہ مذکور مین رخصت وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے ابان بن صالح سے اسنے مجاہد سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا اُسنے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ قبلہ کیطرف پیشاب کرنے کے وقت منھ کرین۔ پھر مین نے آپ کو ایک سال نوبت ہونے سے پہلے دیکھا کہ قبلہ کی طرف منھ کر رہے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے۔ کہا ابو عیسی نے حدیث جابر کی اس باب مین حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے ابی قتادہ سے یہ کہ دیکھا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قبلہ کی طرف منھ کرکے بول کرتے تھے خبر دی ہمکو اسکی قتیبہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے

۱ جاے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلہ کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور امام شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہے اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی اسمین روایت ہے لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہے اور یہ جو فرمایا پورب یا پچھم بیٹھا کرو یہ حکم مدینہ والونکو فرمایا کیونکہ انکا قبلہ دکھن کیطرف ہے ہندوستان کا قبلہ پچھم کیطرف ہے تو یہان اُتر دکھن چاہئے سمجھنا چاہیے مذہب پچھم اس حدیث کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ نہی جنگل اور آبادی دونون مین ہے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ اور مجاہد اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کا ہے اور امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی مروی ہے اور امام شافعی اور مالک اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت مین تخصیص اس حدیث کی ابن عمر کی روایت سے جو دلالت کرتی ہے کہ آبادی مین قبلہ کیطرف پیٹھ کرنی جائز ہے اور جابر کی روایت سے جو کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ مین مذکور ہے جو دلالت کرتی ہے کہ آبادی مین قبلہ کیطرف پاخانہ کے وقت منھ کرنا جائز ہے۔ یعنی یہ دونون حدیثین ابن عمر اور جابر کی ملکر اسکی تخصیص کرتی ہین ورنہ ابن عمر کی حدیث سے تو فقط پیٹھ کرنا ہی جائز معلوم ہوتا ہے اور دوسرے حکم پر قیاس کرکے اسکے ساتھ ملحق کرنا ٹھیک نہین کیونکہ یہ قیاس صحیح ہی نہین ۱۲

وحدیث جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح من حدیث ابن لھیعۃ وابن لھیعۃ ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ یحیی بن سعید القطان وغیرہ **ثنا** ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمہ واسع ابن حبان عن ابن عمر قال رقیت یوما علی بیت حفصۃ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجتہ مستقبل الشام مستدبر الکعبۃ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** النہی عن البول قائما **ثنا** علی بن حجر انا شریک عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن عائشۃ قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا وفی الباب عن عمر وبریدۃ **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ احسن شیء فی ھذا الباب واصح وحدیث عمر انما روی من حدیث عبد الکریم بن ابی المخارق عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد وانما رفع ھذا الحدیث عبد الکریم بن ابی المخارق وھو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ ایوب السختیانی وتکلم فیہ وروی عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر ما بلت قائما منذ اسلمت وھذا اصح من حدیث عبد الکریم وحدیث بریدۃ فی ھذا غیر محفوظ ومعنی النہی عن البول قائما علی التادیب لا علی التحریم وقد روی عن عبد اللہ بن مسعود قال ان من الجفاء ان تبول وانت قائم **باب** ما جاء من الرخصۃ فی ذلک **حدثنا** ھناد نا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن حذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطۃ قوم فبال علیہا قائما فاتیتہ بوضوء فذھبت لاتاخر عنہ فدعانی حتی کنت عقبیہ فتوضأ ومسح علی خفیہ **قال**

اور حدیث جابر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ صحیح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے۔ اور ابن لہیعہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے ضعیف کیا اسکو یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ نے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے ابن عمر سے کہ کہا اُسنے مین ایک دن حفصہ کے گھر پر چڑھا پس دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروریہ پر شام کی طرف منہ کرنے والے تھے اس حالت مین پیٹھ قبلہ کیطرف تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مقدام بن شریح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُسنے جو شخص تمکو حدیث کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اُسکی تصدیق نکرو آنحضرت پیشاب نہین کرتے تھے مگر بیٹھ کر۔ اور اس باب مین روایت ہے عمر اور بریدہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اس باب مین سب سے زیادہ صحیح اور حسن ہے اور حدیث عمر کی بالتحقیق روایت کی گئی ہے طریق عبد الکریم بن ابی المخارق سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پس فرمایا اے عمر کھڑا ہو کر پیشاب مت کیا کر پھر بعد اسکے مین نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہین کیا۔ اور مرفوع تو اس حدیث کو عبد الکریم بن ابی المخارق نے ہی کیا ہے حالانکہ وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے ضعیف کیا ہے اسکو ایوب سختیانی نے اور اسنے اسکے حق مین کلام کیا ہے اور روایت کی ہے عبید اللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے کہا عمر نے جب سے کہ مین مسلمان ہوا ہون کھڑے ہو کر پیشاب نہین کیا اور یہ حدیث عبد الکریم کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور حدیث بریدہ کی اس باب مین محفوظ نہین ہے اور کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے ممانعت جو ہے بطور تادیب کے ہے نہ بطور تحریم کے۔ اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ کہا اُسنے ظلم سے ہے یہ کہ تو پیشاب کرے اس حالت مین کہ کھڑا ہو **باب** اس بیان مین جو اسمین رخصت وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے[١] پر آئے پس اسپر کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر مین آپ کے پاس پانی لایا پھر پیچھے ہٹ گیا پس آپ نے مجھے بلایا حتے کہ مین آپ کے پیچھے ہو گیا۔ پس آپ نے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا کہا

---

[١] گھورا وہ جگہ ہے جہان خس و خاشاک ڈالتے ہین سو اکثر یہ جگہ نرم ہوتی ہے اسلیے پیشاب کی چھینٹین اُڑتی نہین بعض نے اسپر اعتراض کیا ہے کہ غیر کی جگہ پر بلا اذن پیشاب کرنے مین تو ضرر ہے جواب سکا یہ ہے جائز ہے کہ یہ جگہ ایسی ہوتی ہے جسمین اذن لینے کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ ایسی جگہ علی العموم ایسے ہی کامون کے واسطے ہوتی ہے اور عموما ہر ایک کے لیے اذن ہی ہوتا ہے اور چونکہ خود ہی یہ جگہ ناپاک اور بدبودار ہوتی ہے اسلیے پیشاب کرنے سے کچھ زیادہ ضرر لوگون کو نہین پہنچ سکتا اور دوسرا یہ کہ جائز ہے کہ اگر اذن صراحتاً یا کنایتاً حاصل ہو گیا ہو۔ یا جائز ہے کہ آپ کو اپنی امت کے مال مین تصرف کرنا جائز ہو کیونکہ آپ مومنون کے حق مین انکی جانون اور مالون سے زیادہ حقدار ہین اگرچہ یہ معنی صحیح ہین مگر آپ کی نسبت اخلاق حمیدہ کے کوئی ایسا فعل صراحتاً آپ سے سرزد نہین ہوا قولہ اور حدیث ابی وائل کی جو حذیفہ سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے۔ اس روایت سے جو ابی وائل نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کذا فی الفتح ١٢

ابو عیسی وھکذا روی منصور وعُبَیدۃ الضبی عن ابی وائل عن حذیفۃ مثل روایۃ الاعمش وروی حماد بن ابی سلیمان وعاصم بن بھدلۃ عن ابی وائل عن المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابی وائل عن حذیفۃ اصح وقد رخص قوم من اھل العلم فی البول قائماً

باب فی الاستتار عند الحاجۃ **حدثنا** قتیبۃ نا عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض **قال** ابو عیسی ھکذا روی محمد بن ربیعۃ عن الاعمش عن انس ھذا الحدیث وروی وکیع والحمانی عن الاعمش قال قال ابن عمر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتے یدنو من الارض وکلا الحدیثین مرسل ویقال لم یسمع الاعمش من انس بن مالک ولا من احد من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقد نظر الی انس بن مالک قال رأیتہ یصلی فذکر عنہ حکایۃ فی الصلوۃ والاعمش اسمہ سلیمان ابن مھران ابو محمد الکاھلی وھو مولی لھم قال الاعمش کان ابی حمیلا فورثہ مسروق

باب کراھیۃ الاستنجاء بالیمین **حدثنا** محمد بن ابی عمر المکی نا سفیان بن عیینۃ عن معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یمس الرجل ذکرہ بیمینہ وفی الباب عن عائشۃ وسلمان وابی ھریرۃ وسھل بن حنیف **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وابو قتادۃ اسمہ الحارث بن ربعی والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا الاستنجاء بالیمین

باب الاستنجاء بالحجارۃ **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن عبد الرحمن بن یزید قال قیل لسلمان قد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءۃ قال سلمان اجل نھانا ان نستقبل القبلۃ بغائط او ببول وان نستنجی بالیمین او ان یستنجی احدنا باقل من ثلثۃ احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم

ابو عیسی نے اور اسی طرح روایت کی ہو منصور اور عُبیدہ ضبی نے ابی وائل سے اُسنے حذیفہ سے مثل روایت اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی جو حذیفہ سے مروی ہو زیادہ صحیح ہو اور ایک قوم نے اہل علم سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں رخصت دی ہو **باب** جائے ضرور کے وقت پردے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے اعمش سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو اپنا کپڑا نہ اُٹھاتے حتی کہ زمین سے قریب ہوتے کہا ابو عیسی نے اسی طرح روایت کیا ہو محمد بن ربیعہ نے اعمش سے اُسنے انس سے اس حدیث کو۔ اور روایت کی ہو وکیع اور حمانی نے اعمش سے کہا اُسنے کہا ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو کپڑا نہ اُٹھاتے تاکہ زمین سے قریب ہوتے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ اور کہا گیا ہو کہ اعمش نے انس بن مالک سے سُنا نہیں اور نہ کسی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے۔ ہان اُسنے انس بن مالک کو دیکھا ہو کہا اُسنے میں نے اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہو اور اُسنے اُس سے نماز کی حکایت کی ہو اور اعمش کا نام سلیمان بن مہران ابو محمد کاہلی ہو۔ اور وہ انکا مولی تھے[1] کہا اعمش نے میرا باپ حمیل تھا۔ مسروق اسکا وارث ہوا تھا **باب** داہنے ہاتھ سے استنجا کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابی عمر مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے معمر سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو کہ مرد داہنے ہاتھ سے اپنے ذکر کو مس[2] کرے اور اس باب میں روایت ہو عائشہ اور سلمان اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور ابو قتادہ کا نام حارث بن ربعی ہو اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہو یعنی انھوں نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کو مکروہ جانا ہو۔ **باب** ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے کہ کہا اُسنے کسی نے[3] سلمان سے کہا کہ تمکو تمہارے نبی نے تمام چیزیں سکھلا دیں ہیں حتی کہ پائخانہ بیٹھنا بھی۔ کہا سلمان نے ہان ہمکو آپ نے منع کیا ہو کہ پائخانہ یا پیشاب کرنے کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں۔ یا داہنے ہاتھ سے استنجا کریں۔ یا کوئی شخص ہم میں سے تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا کرے یا لید یا ہڈیوں سے استنجا کریں

---

[1] اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہو۔ ابو محمد اسکی کنیت ہو۔ اور کاہل کیطرف اسلیے منسوب ہو کہ یہ شخص کسی وقت انکا غلام رہا جیسا مؤلف نے کہا یہ انکا یعنی کاہل کا مولی ہو یعنی غلام آزاد کردہ شدہ حمیل اس کو بولتے ہیں جو لڑکپن میں اپنے شہر سے اُٹھا یا جاوے۔ اور اسلام میں پیدا ہوا ہو حاصل یہ کہ اعمش کہتا ہو کہ میرے باپ کو لڑکپن میں لوگ اُٹھا لائے تھے اور مسروق نے اسکی پرورش کی تھی۔
[2] مطابقت اسکے باب سے اسطرح ہو کہ جب ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہو۔ اور استنجا سوا مس کرنے کے ممکن نہیں لہذا داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہوگا۔
[3] سلمان سے سوال جو کسی نے اگرچہ بطور استہزا کے کیا تھا لیکن جواب اُسنے حکیمانہ دیا ہو اسکے استہزا کی طرف کچھ خیال نہ کیا۔ ۱۲

وفی الباب عن عائشة وخزیمة بن ثابت وجابر وخلاد بن السائب عن ابیه **قال** ابو عیسی حدیث سلمان حدیث حسن صحیح وھو قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم ومن بعدھم راوا ان الاستنجاء بالحجارة یجزئ وان لم یستنج بالماء اذا انقی اثر الغائط والبول وبه یقول الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** فی الاستنجاء بالحجرین **حدثنا** ھناد وقتیبة قالا نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبیدة عن عبد اللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیه وسلم لحاجته فقال التمس لی ثلثة احجار قال فاتیته بحجرین وروثة فاخذ الحجرین والقی الروثة وقال انھا رکس **قال** ابو عیسی وھکذا روی قیس بن الربیع ھذا الحدیث عن ابی اسحاق عن ابی عبیدة عن عبد اللہ نحو حدیث اسرائیل وروی معمر وعمار بن رزیق عن ابی اسحاق عن علقمة عن عبد اللہ وروی زھیر عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه الاسود بن یزید عن عبد اللہ وروی زکریا بن ابی زائدة عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ وھذا حدیث فیه اضطراب **قال** ابو عیسی سألت عبد اللہ بن عبد الرحمن ای الروایات فی ھذا عن ابی اسحاق اصح فلم یقض فیه بشیء وسألت محمدا عن ھذا فلم یقض فیه بشیء وکانه رای حدیث زھیر عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه عن عبد اللہ اشبه ووضعه فی کتابه الجامع واصح شیء فی ھذا عندی حدیث اسرائیل وقیس عن ابی اسحاق عن ابی عبیدة عن عبد اللہ لان اسرائیل اثبت واحفظ لحدیث ابی اسحاق من ھؤلاء وتابعه علی ذلک قیس بن الربیع وسمعت ابا موسی محمد بن المثنی یقول سمعت عبد الرحمن بن مھدی یقول ما فاتنی الذی فاتنی من حدیث سفیان الثوری عن ابی اسحاق الا لما اتکلت به علی اسرائیل لانه کان یاتی به اتم **قال** ابو عیسی وزھیر فی ابی اسحاق لیس بذلک لان سماعه منه باخرة سمعت واحمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول اذا سمعت الحدیث عن زائدة وزھیر فلا تبال ان لا تسمعه من غیرھما الا حدیث ابی اسحاق

اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے - کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے - اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے اور جو لوگ کہ اُنکے پیچھے ہین انکا مذہب ہی کہ ڈھیلون کے ساتھ استنجا کرنا کافی ہو جاتا ہی اگرچہ پانی سے استنجا نکیا جاوے بشرطیکہ پائخانے اور پیشاب کا اثر دور ہو جاوے - اور ساتھ اسی کے کہتا ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** دو ڈھیلون کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جاے ضرورت کے واسطے نکلے سو مجھے فرمایا کہ میرے واسطے تین ڈھیلے تلاش کر کہا عبد اللہ نے سو مین آپ کے پاس دو پتھر اور لید لایا - پس آپ نے دو پتھر لیے اور لید کو ڈال دیا اور فرمایا کہ یہ پلید ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور اسیطرح روایت کیا ہے اس حدیث کو قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اسنے عبد اللہ سے مثل حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا ہے معمر اور عمار بن رزیق نے ابی اسحاق سے اسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے - اور روایت کی ہے زہیر نے ابی اسحاق سے اسنے عبد الرحمن بن اسود سے اسنے اپنے باپ اسود بن یزید سے اسنے عبد اللہ سے - اور روایت کی ہی زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے عبد اللہ سے اور اس حدیث مین اضطراب ہی کہا ابو عیسیٰ نے سوال کیا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کون سی روایت اسباب مین ابو اسحاق سے صحیح ہے - پس اُسنے اسمین کچھ فیصلہ نکیا - اور سوال کیا مین نے محمد سے اسکی بابت تو اسنے بھی اسمین کچھ فیصلہ نہ کیا اور گویا وہ اعتقاد رکھتا تھا کہ حدیث زہیر کی ابی اسحاق سے جو اُسنے روایت کی ہی عبد الرحمن بن اسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ سے اور طریقوں سے بہتر ہی - اور اُسنے اپنی کتاب جامع یعنی بخاری مین اسکو رکھا ہی اور اس باب مین میرے نزدیک زیادہ صحیح حدیث اسرائیل اور قیس کی ہی جو روایت کی ہی ابی اسحاق نے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کیونکہ اسرائیل ان سب سے ابی اسحاق کی حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والا ہی اور علاوہ اسکے تابع ہوا ہی اسکا قیس بن ربیع - اور سُنا مینے ابا موسیٰ یعنی محمد بن مثنے سے کہ کہتا سُنا مینے عبد الرحمن بن مہدی سے کہ کہتا جو روایت کہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے کی ہی مجھے چھوٹتی نہین مگر کہ مین اسرائیل کی حدیث پر اعتماد کرتا ہون کیونکہ وہ اسکی روایت کو پوری طرح سے بیان کرتا ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور زہیر جو ابی اسحاق کی روایت مین ہی اچھا نہین کیونکہ سماع اُسکا اُس سے آخر عمر مین ہی سُنا مین نے احمد بن حسن سے کہ کہتا سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہ کہتا کہ جب تو کوئی حدیث زائدہ اور زہیر سے سنے تو پھر اس بات کی پرواہ نکر کہ تو نے غیر ان دونون سے نہین سُنی مگر حدیث ابی اسحاق کی

سلہ یعنی یہ دونون آدمی ثقہ ہین یہ کچھ ضرورت نہین کہ انکے ساتھ کوئی شخص متابع ہو تو تب ہی انکی روایت مقبول ہوگی ہان اگر زہیر ابی اسحاق سے روایت کرے تو پھر اسکے ساتھ متابعت کی ضرورت ہی

وابو اسحاق اسمہ عمرو بن عبد اللہ السبیعی الہمدانی وابو عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود لم یسمع من ابیہ ولا یعرف اسمہ **حدثنا** محمد بن
بشار حدثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سالت ابا عبیدۃ بن عبد اللہ ھل تذکر من عبد اللہ شیئا قال لا **باب** کراھیۃ
ما یستنجی بہ **حدثنا** ھناد نا حفص بن غیاث عن داود بن ابی ھند عن الشعبی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ زاد اخوانکم من الجن وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسلمان وجابر وابن عمر **قال** ابو عیسی وقد روی
ھذا الحدیث اسماعیل بن ابرھیم وغیرہ عن داود بن ابی ھند عن الشعبی عن علقمۃ عن عبد اللہ انہ کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن
الحدیث بطولہ فقال الشعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ زاد اخوانکم من الجن وکان روایۃ
اسماعیل اصح من روایۃ حفص بن غیاث والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم وفی الباب عن جابر وابن عمر **باب** الاستنجاء بالماء
حدثنا قتیبۃ ومحمد بن عبد الملک ابن ابی الشوارب قالا نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن معاذۃ عن عائشۃ قالت مُرن ازواجکن ان یستطیبوا
بالماء فانی استحییھم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل وفی الباب عن جریر بن عبد اللہ البجلی وانس وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسی ھذا
حدیث حسن صحیح وعلیہ العمل عند اھل العلم یختارون الاستنجاء بالماء وان کان الاستنجاء بالحجارۃ یجزئ عندھم فانھم استحبوا
الاستنجاء بالماء وراوہ افضل وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا اراد الحاجۃ ابعد فی المذھب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوھاب الثقفی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن المغیرۃ
بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجتہ فابعد فی المذھب

اور ابو اسحاق کا نام عمرو بن عبد اللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اپنے باپ سے سُنا نہیں اور نہ اُسکا نام معلوم ہوا ہے حدیث
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سوال کیا مینے ابا عبیدہ بن عبد اللہ سے کہ کیا تو
کوئی چیز عبد اللہ سے یاد رکھتا ہے کہا اُسنے کہ نہیں **باب** اس بیان میں کہ جسکے ساتھ استنجا کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی
ہمسے حفص بن غیاث نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لید اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں جنوں کا کھانا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر
اور ابن عمر سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اِس حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے
اُسنے عبد اللہ سے یہ کہ میں جنوں کی رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا الخ پس کہا شعبی نے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ لید اور ہڈیوں سے استنجا نکیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں جنوں
کا کھانا ہے۔ اور گویا روایت اسماعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر ہے۔ اور اِس باب
میں روایت ہے جابر اور ابن عمر سے **باب** پانی کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب
نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے معاذہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُسنے عورتوں سے کہا اپنے خاوندوں کو
حکم کرو کہ پانی کے ساتھ (جائے استنجا) صاف کیا کریں اور میں اُنسے حیا کرتی ہوں اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح کیا کرتے تھے۔ اور اِس
باب میں روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی اور انس اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے
کہ پانی کے ساتھ استنجا کرنے کو پسند کرتے ہیں اگرچہ ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا اُنکے نزدیک بھی کافی ہو جاتا ہے۔ (لیکن) اُنہوں نے
پانی کے ساتھ استنجا کرنے کو مستحب جانا ہے اور گمان کیا ہے کہ افضل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی
اور احمد اور اسحاق۔ **باب** اِس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضا حاجت کا ارادہ کرتے تو بہت دور جاتے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا اُسنے میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کو گئے اور بہت دور گئے[1]

---

[1] مولف نے یہ روایت اپنے اِس مدعا کے ثبوت کے لیے ذکر کی ہے کہ ابو عبیدہ کا سماع اپنے باپ سے نہیں ہے ۱۲ [2] اِس سے معلوم ہوا کہ جائے ضرور
کے واسطے آبادی سے اِتنا دور جانا چاہیے کہ جس سے لوگوں کی نظر سے پردہ ہو جائے۔ اور پیشاب کرنے کے واسطے نرم مکان اسلیے طلب کرتے تھے کہ پیشاب
کی چھینٹیں اُڑکر بدن پر

وفی الباب عن عبد الرحمن ابن ابی قراد وابی قتادۃ وجابر ویحیی بن عبید عن ابیه وابی موسی وابن عباس وبلال بن الحارث **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یرتاد لبوله مکانا کما یرتاد منزلا وابو سلمة اسمه عبد الله ابن عبد الرحمن بن عوف الزهری **باب** ما جاء فی کراهیة البول فی المغتسل **حدثنا** علی بن حجر واحمد بن محمد بن موسی قالا انا عبد الله بن المبارك عن معمر عن اشعث عن الحسن عن عبد الله بن مغفل ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یبول الرجل فی مستحمه وقال ان عامة الوسواس منه وفی الباب عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث اشعث بن عبد الله ویقال له الاشعث الاعمی وقد کره قوم من اهل العلم البول فی المغتسل وقالوا عامة الوسواس منه ورخص فیه بعض اهل العلم منهم ابن سیرین وقیل له انه یقال ان عامة الوسواس منه فقال ربنا الله لا شریك له وقال ابن المبارك قد وسع فی البول فی المغتسل اذا جری فیه الماء **قال** ابو عیسی ثنا بذلك احمد بن عبدة الاملی عن حبان عن عبد الله بن المبارك **باب** ما جاء فی السواك **حدثنا** ابو کریب ثنا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند کل صلوۃ **قال** ابو عیسی وقد روی هذا الحدیث محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن زید بن خالد عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدیث ابی سلمة عن ابی هریرة وزید بن خالد عن النبی صلی الله علیه وسلم کلاهما عندی صحیح لانه قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث وحدیث ابی هریرة انما صح لانه قد روی من غیر وجه واما محمد فزعم ان حدیث ابی سلمة عن زید بن خالد اصح وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وعلی وعائشة وابن عباس وحذیفة وزید بن خالد وانس وعبد الله بن عمرو وام حبیبة وابن عمر وابی امامة وابی ایوب وتمام بن عباس وعبد الله بن حنظلة وام سلمة وواثلة وابی موسی **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن زید بن خالد الجهنی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحیی بن عبید سے جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابی موسی اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پیشاب کرنے کے واسطے جگہ نرم طلب کرتے تھے جیسا کہ اترنے کے واسطے مکان نرم طلب کرتے تھے اور ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف زہری ہے **باب** اس بیان میں کہ غسل کرنے کی جگہ پیشاب کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر اور احمد بن محمد بن موسی نے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے اشعث سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ آدمی غسلخانہ میں پیشاب کرے اور فرمایا آپ نے کہ بہت وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ایک مرد سے جو آنحضرت کے اصحاب سے ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے ہم اسکا مرفوع ہونا نہیں پہچانتے مگر حدیث اشعث بن عبد اللہ سے اور اسکو اشعث اعمی بھی کہتے ہیں اور ایک قوم نے اہل علم سے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکو مکروہ جانا ہے اور کہا انہوں نے عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔ اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے۔ انمیں سے ابن سیرین ہیں۔ اس سے کسی نے کہا کہ کہا گیا ہے[1] کہ عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں تو اسنے جواب دیا کہ رب ہمارا اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور کہا ابن مبارک نے غسلخانہ میں پیشاب کرنے کی وسعت دیگئی ہے۔ بشرطیکہ اسمیں پانی جاری ہو جائے کہا ابو عیسی نے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن عبدہ آملی نے حبان سے اسنے عبد اللہ بن مبارک سے **باب** اس بیان میں جو مسواک میں وارد ہوا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اسنے ابی سلمہ سے اسنے ابو ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو اسکو ہر ایک نماز کے ساتھ مسواک کرنیکا حکم دیتا کہا ابو عیسی نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے ابی سلمہ سے اسنے زید بن خالد سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی جو ابی ہریرہ سے ہے اور زید بن خالد کی جو آنحضرت سے ہے میرے نزدیک یہ دونوں صحیح ہیں کیونکہ یہ حدیث کئی طرق پر ابو ہریرہ سے مروی ہے جو اسنے آنحضرت سے روایت کی ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہ کی تو بیشک صحیح ہے کیونکہ کئی وجہ سے مروی ہے۔ مگر محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی جو زید بن خالد سے ہے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق اور علی اور عائشہ اور ابن عباس اور حذیفہ اور زید بن خالد اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ابی ایوب اور تمام بن عباس اور عبد اللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابی موسی سے رضی اللہ عنہم اجمعین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحق سے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے ابی سلمہ سے اسنے زید بن خالد جہنی سے کہا اسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے

---

[1] ابن سیرین سے کسی نے کہا کہ آپ نے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکی رخصت دی ہے حالانکہ بہت وسوسے تو غسلخانہ میں پیشاب کرنے ہی سے ہوتے ہیں۔ اسنے جواب دیا کہ رب ہمارا اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں یعنی رب ہمارا بہت تو نہیں کہ ہمکو وسوسے ڈالیں بلکہ رب ہمارا تو ایک ہے ہمکو زیادہ وسوسے ہی پیدا نہیں ہوتے

لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ولاخرت صلوة العشاء الى ثلث الليل قال فكان زيد بن خالد يشهد الصلوات في المسجد وسواكه على اذنه موضع القلم من اذن الكاتب لا يقوم الى الصلوة الا استن ثم رده الى موضعه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها **حدثنا** ابو الوليد احمد بن بكار الدمشقي من ولد بسر بن ارطاة صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا استيقظ احدكم من الليل فلا يدخل يده في الاناء حتى يفرغ عليها مرتين او ثلثا فانه لا يدري اين باتت يده وفي الباب عن ابن عمر وجابر وعائشة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال الشافعي احب لكل من استيقظ من النوم قائلة كانت او غيرها ان لا يدخل يده في وضوءه حتى يغسلها فان ادخل يده قبل ان يغسلها كرهت ذلك له ولم يفسد ذلك الماء اذا لم يكن على يده نجاسة وقال احمد بن حنبل اذا استيقظ من الليل فادخل يده في وضوءه قبل ان يغسلها فاعجب الي ان يهريق الماء وقال اسحاق اذا استيقظ من النوم بالليل او بالنهار فلا يدخل يده في وضوءه حتى يغسلها **باب** في التسمية عند الوضوء **حدثنا** نصر بن علي وبشر بن معاذ العقدي قالا نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن حرملة عن ابي ثفال المري عن رباح بن عبد الرحمن ابن ابي سفيان بن حويطب عن جدته عن ابيها قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وابي سعيد الخدري وسهل بن سعد وانس **قال** ابو عيسى قال احمد لا اعلم في هذا الباب حديثا له اسناد جيد وقال اسحاق ان ترك التسمية عامدا اعاد الوضوء وان كان ناسيا او متاولا اجزاه قال محمد بن اسماعيل احسن شيء في هذا الباب حديث رباح بن عبد الرحمن **قال** ابو عيسى ورباح بن عبد الرحمن عن جدته عن ابيها وابوها سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل

اگر مین اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو ہر ایک نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اور عشا کی نماز کو تہائی رات تک موخر کرتا۔ کہا ابی سلمہ نے زید بن خالد مسجد مین نمازون کے واسطے حاضر ہوتا تھا۔ اس حالت مین کہ مسواک اُسکے کانون مین ہوتی جہان کاتب قلم رکھتا ہے۔ نماز کی طرف نہین کھڑا ہوتا تھا مگر کہ مسواک کر لیتا پہر اُسی جگہہ مین اُسکو رکھدیتا۔ کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** جب کوئی شخص تم مین سے نیند سے جاگے تو اپنے ہاتھ کو برتن مین نہ ڈالے تاکہ اُسکو دہولے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو الولید یعنے احمد بن بکار دمشقی نے جو بسر بن ارطاۃ کی اولاد سے ہے۔ وہ بسر جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے۔ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی شخص تم مین سے رات کو جاگے تو چاہیے کہ ہاتھ اپنا برتن مین نہ ڈالے تاکہ اُسپر دو یا تین چلو پانی کے ڈال لے کیونکہ وہ نہین جانتا کہ اسکے ہاتھ نے کہان رات گذاری ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم اجمعین کہا ابو عیسے نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا شافعی نے مین ہر ایک شخص کے لیے پسند کرتا ہون جو نیند سے جاگے خواہ اُسکا نیند دوپہر کا ہو یا غیر اُسکا۔ یہ کہ ہاتھ کو برتن مین نہ ڈالے۔ تاکہ اُسکو دہولے۔ پس اگر دہونے سے پہلے ڈالے تو اُسکے لیے مکروہ ہے اور وہ پانی خراب نہین ہوتا بشرطیکہ اُسکے ہاتھ پر نجاست نہو۔ اور کہا احمد بن حنبل نے جب کوئی شخص رات کو اُٹھا اور اُسنے دہونے سے پہلے ہاتھ کو برتن مین ڈالدیا تو میرے نزدیک اُس پانی کا گرا دینا پسند ہے۔ اور کہا اسحاق نے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو رات مین یا دن مین تو چاہیے کہ ہاتھ برتن مین نہ ڈالے تاکہ اُسکو دہولے۔ **باب** وضو کیوقت بسم اللہ پڑہنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور بشر بن معاذ عقدی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن حرملہ سے اُسنے ابی ثفال مری سے اُسنے رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے اُسنے اپنی دادی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہین وضو اُس شخص کا جو اُسپر اللہ کا نام ذکر نہ کرے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابو ہریرہ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے کہا امام احمد نے مین اس باب مین کوئی ایسی حدیث نہین جانتا جسکی سند جید ہو اور کہا اسحق نے اگر کسی نے بسم اللہ جان بوجھکر ترک کی تو وضو کا اعادہ کرے اور اگر بھول کر یا تاویل کرکے[1] تو اُسکو وہی وضو کافی ہوجاتا ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے اچھی حدیث اس باب مین رباح بن عبد الرحمن کی ہے کہا ابو عیسی نے اور رباح بن عبد الرحمن جو اپنی دادی سے وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہے اُسکے دادی کے باپ کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے

---

[1] یعنی جو شخص تاویل کرتا ہو کہ نفی اس حدیث مین کمال کے لیے ہے یعنی جو شخص وضو مین بسم اللہ نہ پڑہے اُسکا وضو کامل نہین ہوتا ۱۲ ش ح

وابو تقال المري اسمه ثمامة بن حصين ورباح بن عبد الرحمن هو ابو بكر بن حويطب منهم من روى هذا الحديث فقال عن ابي بكر بن حويطب
فنسبه الى جده **باب** ما جاء في المضمضة والاستنشاق **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد وجرير عن منصور عن هلال بن يساف عن
سلمة بن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فانتثر واذا استجمرت فاوتر وفي الباب عن عثمان ولقيط بن صبرة وابن عباس
والمقدام بن معد يكرب ووائل بن حجر وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث سلمة بن قيس حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم فيمن ترك
المضمضة والاستنشاق فقالت طائفة منهم اذا تركهما في الوضوء حتى صلى اعاد ورأوا ذلك في الوضوء والجنابة سواء وبه يقول ابن ابي ليلى وعبد الله
بن المبارك واحمد واسحاق وقال احمد الاستنشاق اوكد من المضمضة **قال** ابو عيسى وقالت طائفة من اهل العلم يعيد في الجنابة ولا يعيد
في الوضوء وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجنابة لانهما سنة من النبي صلى الله عليه وسلم
فلا تجب الاعادة على من تركهما في الوضوء ولا في الجنابة وهو قول مالك والشافعي **باب** المضمضة والاستنشاق من كف واحد **حدثنا**
يحيى بن موسى نا ابراهيم بن موسى نا خالد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن عبد الله بن زيد قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم مضمض واستنشق
من كف واحد فعل ذلك ثلثا وفي الباب عن عبد الله بن عباس **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن غريب وقد روى مالك
وابن عيينة وغير واحد هذا الحديث عن عمرو بن يحيى ولم يذكروا هذا الحرف ان النبي صلى الله عليه وسلم مضمض واستنشق من
كف واحد وانما ذكره خالد بن عبد الله وخالد ثقة حافظ عند اهل الحديث وقال بعض اهل العلم المضمضة والاستنشاق من كف
واحد يجزئ وقال بعضهم تفريقهما احب الينا وقال الشافعي ان جمعهما في كف واحد فهو جائز وان فرقهما فهو احب الينا **باب** في تخليل اللحية

اور ابو تقال مری کا نام ثمامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبد الرحمن کی کنیت ابو بکر بن حویطب ہے بعض نے محدثین میں سے اس حدیث کو روایت کیا
اور کہا یہہ روایت ہے ابی بکر بن حویطب سے یعنی اُسنے اسکو دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں جو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے
میں آیا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید اور جریر نے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے سلمہ بن قیس سے کہ
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال اور جب تو ڈھیلے لے تو طاق لے اور اس باب میں روایت ہے عثمان
اور لقیط بن صبرہ اور ابن عباس اور مقدام بن معد یکرب اور وائل بن حجر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن قیس کی حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے
اہل علم نے اُس شخص کے حق میں جو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کیا ایک جماعت نے انہیں سے کہا ہے کہ جب کسی نے ان دونو کو وضو میں ترک کر دیا حتی کہ اُسنے نماز
پڑھ لی تو نماز کا اعادہ کرے اور کہا انہوں نے کہ یہ حکم وضو اور جنابت میں برابر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے ابن ابی لیلےٰ اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحٰق
نے۔ اور کہا امام احمد نے ناک میں پانی ڈالنا کلی سے زیادہ مؤکد ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور ایک جماعت نے اہل علم سے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کریں اور وضو میں اعادہ نہ کریں۔ اور یہ
قول سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا ہے۔ اور کہا ایک جماعت نے وضو اور جنابت دونوں میں اعادہ نہ کرے
کیونکہ یہ دونو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور سنت کے وارد ہیں پس اُسکا اعادہ واجب نہیں اُس شخص پر جو ان دونوں کو وضو اور جنابت میں
ترک کرے۔ اور یہہ قول ہے امام مالک اور شافعی کا **باب** کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ایک چلو سے **حدیث** کی ہمسے یحیٰی بن موسےٰ
نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن موسےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد نے عمرو بن یحیےٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا
اُسنے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالتے دیکھا آپ نے اسطرح تین مرتبہ کیا۔ اور اس باب میں
روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو مالک اور
ابن عیینہ اور اور کئی لوگوں نے عمرو بن یحیےٰ سے (مگر) اُنہوں نے اس حرف کو ذکر نہیں کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے
کلی اور ناک میں پانی ڈالا ہے۔ ذکر تو اسکا فقط خالد بن عبد اللہ نے کیا ہے۔ اور خالد اہل حدیث کے نزدیک ثقہ[1] اور حافظ ہے۔ اور کہا
بعض اہل علم نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ایک چلو سے کافی ہو جاتا ہے۔ اور کہا بعض نے ان دونو میں تفریق کرنی ہمارے نزدیک
پسند ہے (یعنی ہر ایک کے لیے علحدہ پانی استعمال کرے) اور کہا ہے امام شافعی نے اگر ان دونو کو ایک چلو میں جمع کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ان دونو
میں تفریق کرے تو وہ ہمارے نزدیک مستحب ہے **باب** ڈاڑھی کے خلال کے بیان میں

[1] یعنی اگرچہ اور راویوں نے اس لفظ کو ذکر نہیں کیا مگر چونکہ یہ ثقہ ہے۔ اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے۔ اسلیے اسکی زیادتی بھی مقبول ہوگی ۱۲

حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان ابن عیینۃ عن عبد الکریم ابن ابی المخارق ابی اُمیۃ عن حسان ابن بلال قال رایت عمار ابن یاسر توضأ فخلل لحیتہ فقیل لہ او قال فقلت لہ اتُخَلِّل لحیتک قال وما یمنعنی ولقد رأیتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُخَلِّل لحیتہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن سعید بن ابی عَرُوبۃ عن قتادۃ عن حسّان بن بلال عن عمّار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وفی الباب عن عائشۃ وام سلمۃ وانس وابن ابی اوفی وابی ایوب **قال** ابو عیسی سمعت اسحاق بن منصور یقول سمعت احمد بن حنبل قال قال ابن عیینۃ لم یسمع عبد الکریم من حسان بن بلال حدیث التخلیل **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الرزاق عن اسرائیل عن عامر بن شقیق عن ابی وائل عن عثمان بن عفان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقال محمد بن اسماعیل اصح شیٔ فی ھذا الباب حدیث عامر بن شقیق عن ابی وائل عن عثمان وقال بھذا اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم راوا تخلیل اللحیۃ وبہ یقول الشافعی وقال احمد ان سہی عن التخلیل فھو جائز وقال اسحق ان ترکہ ناسیا او متاولا اجزأہ وان ترکہ عامدا اعاد **باب** ماجاء فی مسح الراس انہ یبدأ بمقدم الراس الی مؤخرہ **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر بدأ بمقدم راسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ وفی الباب عن معاویۃ والمقدام بن معد یکرب وعائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث عبد اللہ بن زید اصح شیٔ فی ھذا الباب واحسن وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء انہ یبدأ بمؤخر الراس **حدثنا** قتیبۃ نا بشر بن المفضل عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الربیع

حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد الکریم بن ابی المخارق یعنی ابی امیہ سے اُسنے حسان بن بلال سے کہا اُسنے میںنے عمار بن یاسر کو وضو کرتے دیکھا پس اُسنے داڑھی کا خلال کیا پس اُس سے کسی نے کہا یا کہا حسان نے میںنے اُس سے کہا (شک راوی) کیا تو داڑھی کا خلال کرتا ہی کہا اُسنے اور کیا چیز مجھے منع کرتی ہے۔ حالانکہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے دیکھا ہی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے حسان بن بلال سے اُسنے عمار سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابی ایوب سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے سُنا میںنے اسحاق بن منصور سے کہ کہتا سُنا میںنے احمد بن حنبل سے کہ کہا اُسنے کہا ابن عیینہ نے کہ عبد الکریم نے حسان بن بلال سے حدیث خلال کی سُنی نہین ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اسرائیل سے اُسنے عامر بن شقیق سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عثمان بن عفان رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے صحیح حدیث اس باب مین حدیث عامر بن شقیق کی ہی جو روایت کی ہی اُسنے ابی وائل سے اُسنے عثمان سے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہی اکثر اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور انہوں نے جو اُنسے پیچھے ہوئے ہین کہ داڑھی کا خلال کرنا چاہیے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہی شافعی نے اور کہا امام احمد نے اگر کوئی خلال کرنے سے بھول گیا تو وہ جائز ہی۔ اور کہا اسحق نے اگر کسی نے اسکو بھولکر یا تاویل کرکے ترک کر دیا تو وہ وضو کافی ہو جاتا ہی۔ اور اگر جان بوجھ کر ترک کرے تو اعادہ کرے۔ **باب** اس بیان مین جو سر کے مسح مین آیا ہی کہ مقدم سر سے شروع کرکے پیچھے کی طرف جائے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے عمرو بن یحیی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو دونوں ہاتھ سے مسح کیا[1] سو اُن دونوکو آگے لائے اور پیچھے لے گئے سر کی مقدم طرف سے شروع کیا پھر پیچھے کی طرف اُنکو لے گئے پھر اُن دونوں ہاتھوں کو لوٹا یا تاکہ اس مکان کی طرف رجوع کیا جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونو پاؤن کو دہویا اور اس باب مین روایت ہی معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی اس باب مین اوروں سے زیادہ صحیح اور حسن ہی۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان مین جو وارد ہوا ہی کہ موخر سر سے مسح شروع کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ربیع

[1] تمام سر کا مسح کرنے پر آیت صراحتاً دلالت نہین کرتی کیونکہ مجمل ہی۔ اگر واسحوا برؤسکم کی با کو زائدہ قرار دیا جاوے تو تمام سر کے مسح کا احتمال رکھتی ہی۔ اور اگر اسکو بعضیہ ٹھیرایا جاوے تو بعض سر کا۔ پس اسکی تعیین تو فعل آنحضرت سے ہوگی سو اور بعض سر کا مسح کرنا آنحضرت سے منقول نہین مگر حدیث معتبرہ مین کہ آنحضرت نے پیشانی اور دستار مبارک پر مسح کیا۔ پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ تمام سر کا مسح کرنا فرض نہین ۱۲ کذا فی الفتح

بنت معوذ بن عفراء ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح براسه مرتین بدأ بمؤخر راسه ثم بمقدمه وباذنیه کلتیهما ظهورهما وبطونهما **قال** ابو عیسی هذا
حدیث حسن وحدیث عبدالله بن زید اصح من هذا واجود وقد ذهب بعض اهل الکوفة الی هذا الحدیث منهم وکیع بن الجراح **باب ما جاء**
ان مسح الراس مرة **حدثنا** قتیبة نا بکر بن مضر عن ابن عجلان عن عبدالله بن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ بن عفراء انها رأت النبی صلی
الله علیه وسلم یتوضأ قالت مسح راسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغیه واذنیه مرة واحدة وفی الباب عن علی وجد طلحة بن مصرف بن عمرو
قال ابو عیسی حدیث الربیع حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه مسح براسه مرة والعمل علی هذا عند
اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم وبه یقول جعفر بن محمد وسفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق رأوا
مسح الراس مرة واحدة **حدثنا** محمد بن منصور قال سمعت سفیان بن عیینة یقول سألت جعفر بن محمد عن مسح الراس أیجزی مرة فقال ای والله (حرف ایجاب ۱۲)
باب ما جاء انه یاخذ لراسه ماء جدیدا **حدثنا** علی بن خشرم نا عبدالله بن وهب نا عمرو بن الحارث عن حبان بن واسع عن ابیه عن عبدالله
بن زید انه رای النبی صلی الله علیه وسلم توضا وانه مسح راسه بماء غیر فضل یدیه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وروی ابن لهیعة هذا الحدیث عن حبان
بن واسع عن ابیه عن عبدالله بن زید ان النبی صلی الله علیه وسلم توضا وانه مسح راسه بماء غیر فضل یدیه وروایة عمرو بن الحارث عن حبان اصح لانه قد روی
من غیر وجه هذا الحدیث عن عبدالله بن زید وغیره ان النبی صلی الله علیه وسلم اخذ لراسه ماء جدیدا والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم رأوا ان یاخذ لراسه ماء
جدیدا **باب** مسح الاذنین ظاهرهما وباطنهما **حدثنا** هناد نا ابن ادریس عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح
براسه واذنیه ظاهرهما وباطنهما وفی الباب عن الربیع **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم یرون مسح الاذنین
ظهورهما وبطونهما **باب** ما جاء ان الاذنین من الراس **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن سنان بن ربیعة عن شهر بن حوشب عن ابی امامة

بنت معوذ بن عفراء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا دو بارہ مسح کیا سر مبارک کی پچھلی طرف سے شروع ہوتے پھر مقدم سر سے اور دونوں کانوں کے ظاہر اور باطن میں
مسح کیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور حدیث عبد اللہ بن زید کی (جو اول باب میں مذکور ہے) اس سے زیادہ صحیح اور جید ہے اور بعض
اہل کوفہ اسی حدیث کی طرف گئے ہیں انہیں سے وکیع بن جراح ہے۔ **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ مسح سر کا ایک بار ہے۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا
حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے اس نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اس نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے یہ کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے
دیکھا کہا اس نے آپ نے سر مبارک پر مسح کیا اور مسح کیا سر کی مقدم طرف کو اور پچھلی جانب کو اور دونوں کنپٹیوں پر اور دونوں کانوں پر ایک بار۔ اور اس باب
میں روایت ہے حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے کہ آپ نے سر مبارک پر ایک بار مسح کیا ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک آنحضرت کے صحابہ سے اور ان لوگوں سے جو انکے پیچھے ہیں عمل اسی پر ہے۔ اور یہی
کہتے ہیں جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کہا انہوں نے مسح سر کا ایک بار ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے
سفیان بن عیینہ سے کہتا تھا میں نے جعفر بن محمد سے مسح سر کی بابت سوال کیا کہ کیا ایک مرتبہ ہی کافی ہوتا ہے سو کہا اس نے ہاں قسم ہے اللہ کی **باب** اس
بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ سر کے واسطے نیا پانی پکڑے۔ حدیث کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث کی ہم سے
عمرو بن حارث نے حبان بن واسع سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور مسح کیا
ساتھ ایسے پانی کے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے اس نے اپنے باپ
سے اس نے عبد اللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر مبارک پر مسح کیا ساتھ ایسے پانی کے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ اور روایت عمرو بن
حارث کی جو حبان سے ہے زیادہ صحیح ہے کیونکہ یہ حدیث کئی وجہ سے عبد اللہ بن زید وغیرہ سے روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کے
واسطے نیا پانی پکڑا۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ سر کے واسطے نیا پانی استعمال کیا جاوے **باب** مسح دونوں کانوں کا انکے ظاہر و باطن دونوں پر۔ حدیث
کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ادریس نے ابن عجلان سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابن عباس سے کہ مسح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ سر کے اور ساتھ دونوں کانوں کے انکے ظاہر اور باطن دونوں پر اور اس باب میں روایت ہے ربیع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے
کہ مسح دونوں کانوں کا انکے ظاہر اور باطن دونوں پر چاہیے۔ **باب** اس بیان میں کہ دونوں کان سر سے ہیں۱؎ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد
بن زید نے سنان بن ربیعہ سے اس نے شہر بن حوشب سے اس نے ابی امامہ سے

۱؎ یعنی جو حکم سر کا ہے وہی حکم انکا ہے یعنی ان پر بھی مسح ہی کرنا چاہیے جیسا کہ سر پر مسح کیا جاتا ہے اور اختلاف جو اس میں مروی ہے وہ مؤلف نے ذکر کر دیا ہے ۱۲

قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم فغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلاثا ومسح برأسه وقال الأذنان من الرأس **قال** أبو عيسى قال قتيبة قال حماد
لا أدري هذا من قول النبي صلى الله عليه وسلم أو من قول أبي أمامة وفي الباب عن أنس **قال** أبو عيسى هذا حديث ليس إسناده بذاك القائم
والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم أن الأذنين من الرأس وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك و
أحمد وإسحاق وقال بعض أهل العلم ما أقبل من الأذنين فمن الوجه وما أدبر فمن الرأس قال إسحاق وأختار أن يمسح مقدمهما مع وجهه ومؤخرهما مع
رأسه **باب** في تخليل الأصابع **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا وكيع عن سفيان عن أبي هاشم عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن أبيه قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم إذا توضأت فخلل الأصابع وفي الباب عن ابن عباس والمستورد وأبي أيوب **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم
أنه يخلل أصابع رجليه في الوضوء وبه يقول أحمد وإسحاق وقال إسحاق يخلل أصابع يديه ورجليه وأبو هاشم اسمه إسماعيل بن كثير **حدثنا** إبراهيم بن سعيد
قال نا سعد بن عبد الحميد بن جعفر قال نا عبد الرحمن بن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن صالح مولى التوأمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال إذا توضأت فخلل أصابع يديك ورجليك **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة قال نا ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو
عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن المستورد بن شداد الفهري قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا توضأ دلك أصابع رجليه بخنصره **قال** أبو عيسى
هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن لهيعة **باب** ما جاء ويل للأعقاب من النار **حدثنا** قتيبة قال نا عبد العزيز بن محمد عن
سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ويل للأعقاب من النار وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعائشة
وجابر بن عبد الله وعبد الله بن الحارث ومعيقيب وخالد بن الوليد وشرحبيل بن حسنة وعمرو بن العاص ويزيد بن أبي سفيان

کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو منہ مبارک کو تین بار دھویا اور ہاتھوں کو بھی تین بار اور سر پر مسح کیا اور فرمایا کہ دونوں کان سر کے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے میں نہیں جانتا کہ یہ (دونوں کان سر سے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا قول ابی امامہ کا اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ سند اسکی اچھی نہیں ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ اور من بعدہم سے عمل اسی پر ہے کہ دونوں کان سر سے ہیں اور ساتھ اسیکے کہا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق نے اور کہا بعض اہل علم نے جو کانوں کی مقدم طرف ہے منہ کا حکم رکھتا ہے اور جو پچھلی طرف ہے وہ سر کا حکم رکھتا ہے کہا اسحاق نے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ اُن دونوں کی مقدم طرف کو منہ کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مؤخر کو سر کے ساتھ **باب** انگلیوں کے خلال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اونہوں نے ابی ہاشم سے اُسنے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے تو انگلیوں کا خلال کر اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور مستورد اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ وضو میں پیر کی انگلیوں کا خلال کرے۔ اور ساتھ اسیکے کہا امام احمد اور اسحاق نے اور کہا اسحاق نے پانوں اور ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرے اور ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے صالح سے جو توأمہ کا غلام ہے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو وضو کرے تو ہاتھ اور پانوں کی انگلیوں کا خلال کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن عمرو سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے مستورد بن شداد فہری سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلعم کو جب وضو کرتے اپنے پیر کی انگلیوں کا خنصر سے خلال کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم اُسکو نہیں پہچانتے مگر طریق ابن لہیعہ سے **باب** اس بیان میں کہ وارد ہوا ہے ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے آگ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت[1] ہے واسطے ایڑیوں کے عذاب سے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان سے رضی اللہ عنہم

---

[1] یہ حدیث مختصر ہے۔ تمام قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت نے مکہ سے مدینہ کی طرف سفر کیا۔ اور کئی اصحاب آنحضرت سے آگے چلے آئے۔ پھر ایک جگہ پہونچکر آپ کی انتظاری کرتے رہے کہ تشریف لاویں تو آپکے ساتھ ملکر نماز ادا کریں۔ جب بہت دیر ہوگئی اور نماز عصر کا اول وقت بھی فوت ہو گیا۔ تو جلدی سے کھڑے ہوئے۔ اور وضو کی طرف متوجہ ہوئے۔ چونکہ وقت تنگ تھا اسلیے انھوں نے جلدی کی اور پانوں کو اچھی طرح سے تر نہ کیا۔ کہیں سے خشک اور کہیں سے تر ہو گئے۔ اتنے میں آپ بھی تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے انکا یہ حال دیکھتے ہی فرمایا۔ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے آگ سے اور ابن حبان کی ایک روایت میں ابی سعید سے مرفوعا وارد ہوا ہے کہ ویل دوزخ میں ایک وادی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پانوں کا دھونا فرض ہے برخلاف شیعہ کے۔ اور کہا صاحب فتح نے پانوں کے دھونے کے باب میں حدیثیں متواتر ہیں اور کسی صحابی سے خلاف اسکا ثابت نہیں ہوا مگر حضرت علی اور ابن عباس اور انس سے سو انسے رجوع کرنا انکا اس مسئلہ سے بھی ثابت ہے

قال ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ویل للاعقاب وبطون الاقدام من النار
وفقہ ہذا الحدیث انہ لا یجوز المسح علی القدمین اذا لم یکن علیہما خفان او جوربان **باب** ما جاء فی الوضوء مرۃ مرۃ **حدثنا** ابو کریب
وہناد وقتیبۃ قالوا ثنا وکیع عن سفیان ح وثنا محمد بن بشار قال ثنا یحیی بن سعید قال ثنا سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن
عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ وفی الباب عن عمر وجابر وبریدۃ وابی رافع وابن الفاکہ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس احسن
شیء فی ہذا الباب واصح وروی رشدین بن سعد وغیرہ ہذا الحدیث عن الضحاک بن شرحبیل عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر بن الخطاب
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ ولیس ہذا بشیء والصحیح ما روی ابن عجلان وہشام بن سعد وسفیان الثوری وعبد العزیز بن محمد
عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الوضوء مرتین مرتین **حدثنا** ابو کریب و
محمد بن رافع قالا نا زید بن حباب عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال حدثنی عبد اللہ بن الفضل عن عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج عن ابی ہریرۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابن ثوبان عن عبد اللہ بن
الفضل وہذا اسناد حسن صحیح وفی الباب عن جابر وقد روی عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ثلثا ثلثا **باب** ما جاء فی الوضوء
ثلثا ثلثا **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مہدی عن سفیان عن ابی اسحاق عن ابی حیۃ عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ
ثلثا ثلثا وفی الباب عن عثمان والربیع وابن عمر وعائشۃ وابی امامۃ وابی رافع وعبد اللہ بن عمرو ومعاویۃ وابی ہریرۃ وجابر وعبد اللہ بن زید
وابی ذر **قال** ابو عیسی حدیث علی احسن شیء فی ہذا الباب واصح والعمل علی ہذا عند عامۃ اہل العلم ان الوضوء یجزئ مرۃ مرۃ ومرتین
افضل وافضلہ ثلث ولیس بعدہ شیء وقال ابن المبارک لا آمن اذا زاد فی الوضوء علی الثلث ان یأثم وقال احمد واسحاق لا یزید علی الثلاث
الا رجل مبتلی **باب** ما جاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلثا **حدثنا**

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح بھی روایت کیگئی ہے کہ فرمایا آپ نے ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے
اور تلوے پاؤں کے آگ سے۔ اور فقاہت اس حدیث کی یہ ہے کہ پاؤں پر مسح جائز نہیں جبکہ پاؤں پر موزے یا جرابین نہوں **باب** اس بیان
مین کہ وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور ہناد اور قتیبہ نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان
سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا اسنے حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زید بن اسلم سے اسنے عطا بن یسار سے
اسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہایا۔ اور اس باب مین روایت کیگئی ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابی رافع
اور ابن الفاکہ سے اور کہا ابو عیسیٰ نے اس باب مین حدیث ابن عباس کی سب سے حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو رشدین بن سعد
وغیرہ نے ضحاک بن شرحبیل سے اسنے زید بن اسلم سے اسنے اپنے باپ سے اسنے عمر بن الخطاب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی
بہایا اور یہ حدیث کوئی شے نہین ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ہے ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم
سے اسنے عطا بن یسار سے اسنے ابن عباس سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان مین کہ وضو مین دو دو دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے **حدیث**
کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن رافع نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمکو زید بن حباب نے عبد الرحمن بن ثابت ابن ثوبان سے کہا اسنے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن فضل نے
عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج سے اسنے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین دو دو دفعہ پانی بہایا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہین پہچانتے
ہم اسکو مگر حدیث ابن ثوبان سے جو راوی ہے عبد اللہ بن فضل سے اور یہی اسناد حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین جابر سے روایت ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے ابو ہریرہ
سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین دفعہ **باب** اس بیان مین کہ وضو مین تین تین دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اسنے ابی اسحاق سے اسنے ابی حیہ سے اسنے علی رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین تین تین دفعہ پانی بہایا۔ اور اس باب
مین عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبد اللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابو ہریرہ اور جابر اور عبد اللہ بن زید اور ابی ذر سے روایت ہے کہا
ابو عیسیٰ نے اس باب مین حدیث علی کی سب سے حسن صحیح ہے۔ اور عام اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہانا کافی ہے اور دو دو دفعہ افضل ہے اور سب سے افضل
تین دفعہ اور نہین ہے پیچھے اسکے کوئی شے اور کہا ابن المبارک نے اگر کوئی وضو مین تین دفعہ سے زیادتی کرے تو مین اسکے گنہگار ہونیسے بے غم نہین ہون اور کہا احمد اور اسحاق نے
تین مرتبہ سے کوئی زیادتی نہین کرتا مگر جنونی۔ **باب** اس بیان مین کہ وضو مین ایک دفعہ اور دو دو اور تین تین دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے **حدیث**

اسماعيل بن موسى الفزاري نا شريك عن ثابت بن ابي صفية قال قلت لابي جعفر حدثك جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة و
مرتين مرتين وثلثا ثلثا قال نعم **قال** ابوعيسى وروى وكيع هذا الحديث عن ثابت بن ابي صفية قال قلت لابي جعفر حدثك جابر ان النبي
صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة قال نعم حدثنا بذلك هناد وقتيبة قال ثنا وكيع عن ثابت وهذا اصح من حديث شريك لانه قد روى من غير وجه
هذا عن ثابت نحو رواية وكيع وشريك كثير الغلط وثابت بن ابي صفية هو ابوحمزة الثمالي **باب** فيمن توضأ بعض وضوءه مرتين وبعضه ثلاثا
حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن عبد الله بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فغسل وجهه ثلاثا
وغسل يديه مرتين مرتين ومسح براسه وغسل رجليه **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن صحيح وقد ذكر في غير حديث ان النبي صلى الله عليه وسلم
توضأ بعض وضوءه مرة وبعضه ثلاثا وقد رخص بعض اهل العلم في ذلك لم يروا باسا ان يتوضأ الرجل بعض وضوءه ثلثا وبعضه مرتين او مرة
باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا ابوالاحوص عن ابي اسحاق عن ابي حية قال رايت عليا توضأ
فغسل كفيه حتى انقاهما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ومسح براسه مرة ثم غسل قدميه الى الكعبين
ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن عثمان وعبد الله
بن زيد وابن عباس وعبد الله بن عمرو وعائشة والربيع وعبد الله بن انيس **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا ابوالاحوص عن ابي اسحاق عن عبد خير
ذكر عن علي مثل حديث ابي حية الا ان عبد خير قال كان اذا فرغ من طهوره اخذ من فضل طهوره بكفه فشربه **قال** ابوعيسى حديث علي رواه
ابواسحاق الهمداني عن ابي حية وعبد خير والحارث عن علي وقد رواه زائدة بن قدامة وغير واحد عن خالد بن علقمة عن
عبد خير عن علي حديث الوضوء بطوله وهذا حديث حسن صحيح

کہی ہمسے اسماعیل بن موسی فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا اسنے کہا مینے جعفر سے کیا حدیث کی ہے تجہسے جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک اور دو دو اور تین تین دفعہ پانی بہایا۔ کہا اسنے ہان کہا ابوعیسی نے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو وکیع نے ثابت
بن ابی صفیہ سے کہا ثابت نے کہا مینے واسطے ابی جعفر کے کیا حدیث کی ہی تجہسے جابر نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہایا کہا اسنے
ہان حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد اور قتیبہ نے۔ کہا انہون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے ثابت سے اور شریک کی حدیث سے صحیح ہی۔ اسلیئے کہ روایت کیگئی
ہی یہ حدیث کئی وجہ سے ثابت سے مثل روایت وکیع کے۔ اور شریک کثیر الغلط آدمی ہی۔ اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہی۔ **باب** اس بیان
مین کہ جسنے بعض اعضا کو دو دو مرتبہ دہویا اور بعض کو تین تین مرتبہ۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن یحیی سے
اسنے اپنے باپ سے اسنے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پس منہہ اپنے کو تین دفعہ دہویا اور ہاتھ اپنے کو دو دو دفعہ دہویا۔ اور
سر کو مسح کیا۔ اور پانون کو دہویا۔ کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس حدیث کے سوا اور جگہہ مذکور ہوا ہی۔ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض
اعضا کو دو مرتبہ دہویا اور بعض کو تین مرتبہ اور تحقیق رخصت دی ہے بعض اہل علم نے بیچ اسکے۔ اور انہون نے اسمین کچھ خوف نہین سمجھا کہ آدمی
بعض اعضاء وضو کو تین مرتبہ دہوئے اور بعض کو دو یا ایک۔ **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو مین کہ کسطرح تھا۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور
ہناد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اسنے ابی حیہ سے کہا اسنے مینے حضرت علی رض کو وضو کرتے دیکھا سو اسنے دونون
ہاتھون کو دہویا۔ تاکہ انکو صاف کیا۔ پہر تین بار کلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا۔ اور تین بار منہہ کو دہویا۔ اور تین بار کہنیون تک اور سر پر ایک بار مسح کیا
پہر دونون پانون کو ٹخنون تک دہویا۔ پہر کھڑا ہوا اور وضو کا بچا ہوا پانی پکڑا اور اسکو کھڑے ہو کر پیا پہر کہا مینے دوست رکھا تھا کہ تمکو دکھلاؤن کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کسطرح تھا۔ اور اس باب مین روایت ہی عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ
اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے ابی اسحاق
سے اسنے عبد خیر سے ذکر کیا اسنے علی سے مثل حدیث ابی حیہ کے مگر عبد خیر نے کہا ہی کہ جب حضرت علی رض وضو سے فارغ ہوتے تو لیتے وضو کا بچا ہوا
پانی اپنے ہاتھ سے پکڑتے پہر اسکو پی لیتے۔ کہا ابوعیسی نے علی کی حدیث کو ابواسحاق ہمدانی نے ابی حیہ اور عبد خیر سے روایت کیا ہی۔ اور حارث
نے علی رض سے۔ اور روایت کیا زائدہ بن قدامہ نے اور کئی اور لوگون نے خالد بن علقمہ سے اسنے عبد خیر سے اسنے علی رض سے وضو کی حدیث
کو بطولہ۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہی

وروی شعبہ هذا الحدیث عن خالد بن علقمہ فاخطأ فی اسمه واسم ابیه فقال مالك بن عرفطة وروی عن ابی عوانة عن خالد بن علقمة عن عبد خیر عن علی وروی عنه عن مالك بن عرفطة مثل روایة شعبة والصحیح خالد بن علقمة **باب** فی النضح بعد الوضوء **حدثنا** نصر بن علی واحمد بن ابی عبید الله السلمی البصری قالا نا ابو قتیبة سلم بن قتیبة عن الحسن بن علی الهاشمی عن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال جاءنی جبریل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب وسمعت محمدا یقول الحسن بن علی الهاشمی منکر الحدیث وفی الباب عن ابی الحکم بن سفیان وابن عباس وزید بن حارثة وابی سعید وقال بعضهم سفیان ابن الحکم او الحکم بن سفیان واضطربوا فی هذا الحدیث **باب** فی اسباغ الوضوء **حدثنا** علی بن حجر نا اسماعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الا ادلکم علی ما یمحو الله به الخطایا ویرفع به الدرجات قالوا بلی یا رسول الله **قال** اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرة الخطا الی المساجد وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلکم الرباط **حدثنا** قتیبة قال حدثنا عبد العزیز بن محمد عن العلاء نحوه وقال قتیبة فی حدیثه فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط ثلثا وفی الباب عن علی وعبد الله بن عمرو وابن عباس وعبیدة ویقال عبیدة بن عمرو وعائشة وعبد الرحمن بن عائش وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعلاء بن عبد الرحمن هو ابن یعقوب الجهنی وهو ثقة عند اهل الحدیث **باب** المندیل بعد الوضوء **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد الله بن وهب عن زید بن حباب عن ابی معاذ عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت کانت لرسول الله صلی الله علیه وسلم خرقة ینشف بها بعد الوضوء وفی الباب عن معاذ بن جبل

اور شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا ہی سو اسنے اُسکے نام اور اُسکے باپ کے نام مین غلطی کی ہی اور کہا اسنے مالک بن عرفطہ اور روایت[1] کی گئی ہی ابی عوانہ سے اسنے خالد بن علقمہ سے اُسنے عبد خیر سے اُسنے علی رض سے۔ اور روایت کی گئی ہی ابی عوانہ سے اُسنے مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کے۔ اور صحیح خالد بن علقمہ ہی ہی **باب** بعد وضو کے ازار پر پانی چھڑکنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور احمد بن ابی عبید اللہ سلمی بصری نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ نے حسن بن علی ہاشمی سے اُسنے عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آیا اور کہنے لگا اے محمد جب تو وضو کرے تو ازار پر پانی چھڑک[2] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اور سُنا مینے محمد سے کہ کہتا ہی حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباس اور زید بن حارثہ اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ اور کہا بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان۔ اور انہون نے اس حدیث کین اطریق سفیان سے) اضطراب جانا ہی۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علا ابن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمکو اس بات پر دلالت[3] نہ کرون جس سے اللہ تعالیٰ گناہ محو کر دیتا ہی اور درجے بلند کرتا ہی کہا انہون نے کیون نہین یا رسول اللہ۔ فرمایا آپنے تکلیف مین کامل کرنا وضو کا۔ اور مسجدون کی طرف بہت قدم چلنے۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہ رباط ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء سے مثل اُسکی۔ اور کہا قتیبہ نے اپنی حدیث مین یہ رباط ہی یہ رباط ہی یہ رباط ہی تین بار۔ اور اس باب مین روایت ہی علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ (اور کہا گیا ہی عبیدہ بن عمرو) اور عائشہ اور عبد الرحمن بن عائش اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی۔ اور علا ابن عبد الرحمن یہ بیٹا یعقوب جہنی کا ہی۔ اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہی۔ **باب** وضو کے بعد رومال کے استعمال کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے زید بن حباب سے اُسنے ابی معاذ سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے بعد وضو کے صفائی کیا کرتے تھے
اور اس باب مین روایت ہی معاذ بن جبل سے

[1] یعنے ابی عوانہ سے یہ روایت دو طریق سے مروی ہی ایک طریق خالد بن علقمہ سے دوسرے طریق مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی مگر صحیح خالد بن علقمہ ہی ۱۲ [2] یعنی تھوڑا سا پانی بعد وضو کے ازار پر چھڑکا جاوے تاکہ وسواس جو پیدا ہوتے ہین دور ہو جاوین ۱۲ [3] اسباغ تین قسم ہی ایک فرض وہ یہ ہے کہ ایک ایک بار اعضا پر پانی بہانا جنپر پانی ڈالنا فرض ہی دوسرا سنت کہ ہر ایک عضو کا تین تین بار دھو تا تیسرا مستحب کہ جسقدر دھونے کی ہی اس سے آگے بڑھا کر دھو تا مثلاً ہاتھون کو کہنیون تک دھونا۔ رباط کے معنی ملک کی سرحد پر حفاظت ملک کے لیے ٹھہرنے کے ہین اسجگہ ملک کی حفاظت کرنے مین اسقدر درجہ ملتا ہی کہ مثلاً چوری معاف ہو جاتی ہی یعنی حق العباد سوا اس نوکری کے اور کسی نوکری الہی مین معاف نہین ہوتے حتی کہ توبہ سے بھی حق العباد معاف نہین ہوتے۔ اسجگہ ایک رات حفاظت کرنے سے حق العباد معاف ہو جاتے ہین آپنے فرمایا ہی کہ تکلیف مین وضو کرنا خواہ تکلیف سردی کی ہو یا کسی اور قسم کی اور مسجد کی طرف دور سے چلکر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظاری کرنی گو یا رباط ہے

حدثنا قتيبة قال حدثنا رشدين بن سعد عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن عتبة بن حميد عن عبادة بن نسي عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب و اسناده ضعيف و رشدين بن سعد وعبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي يضعفان في الحديث **قال** ابو عيسى حديث عائشة ليس بالقائم ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء وابو معاذ يقولون هو سليمان بن ارقم وهو ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم في المنديل بعد الوضوء ومن كرهه انما كرهه من قبل انه قيل ان الوضوء يوزن وروى ذلك عن سعيد بن المسيب والزهري **حدثنا** محمد بن حميد قال حدثنا جرير قال حدثنيه علي بن مجاهد عني وهو عندي ثقة عن ثعلبة عن الزهري قال انما اكره المنديل بعد الوضوء لان الوضوء يوزن **باب** ما يقال بعد الوضوء **حدثنا** جعفر بن محمد بن عمران الثعلبي الكوفي نا زيد بن حباب عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد الدمشقي عن ابي ادريس الخولاني وابي عثمان عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين فتحت له ثمانية ابواب من الجنة يدخل من ايها شاء وفي الباب عن انس وعقبة بن عامر **قال** ابو عيسى حديث عمر قد خولف زيد بن حباب في هذا الحديث روى عبد الله بن صالح وغيره عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس عن عقبة بن عامر عن عمر وعن ابي عثمان عن جبير بن نفير عن عمر وهذا حديث في اسناده اضطراب ولا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء قال محمد ابو ادريس لم يسمع من عمر شيئا **باب** الوضوء بالمد **حدثنا** احمد بن منيع وعلي بن حجر قالا نا اسماعيل ابن علية عن ابي ريحانة عن سفينة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع وفي الباب عن عائشة وجابر وانس بن مالك **قال** ابو عيسى حديث

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم سے اسنے عتبہ بن حمید سے اسنے عبادہ بن نسی سے اسنے عبد الرحمن بن غنم سے اسنے معاذ بن جبل سے کہا اسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو کرتے تو منہہ مبارک کو کپڑے کی ایک طرف سے صاف کرتے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونو حدیث میں ضعیف ہیں کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی مستحکم نہیں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی۔ اور ابو معاذ کو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سلیمان بن ارقم ہے اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے جو آنحضرت کے صحابہ اور من بعدہم سے ہے رومال میں بعد وضو کے رخصت دی ہے اور جسنے مکروہ جانا ہے اسنے اسلیے مکروہ جانا ہے کہ کہا گیا ہے کہ وضو قیامت کے روز وزن کیا جائیگا۔ اور مروی ہے یہ سعید بن مسیب اور زہری سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے کہا حدیث کی مجھے علی بن مجاہد نے اپنے پاس سے اور یہ شخص میرے نزدیک ثقہ ہے اسنے ثعلبہ سے اسنے زہری سے کہا اسنے میں رومال کو بعد وضو کے اسلیے مکروہ جانتا ہوں کہ وضو قیامت کے روز وزن کیا جائیگا **باب** بعد وضو کے کیا دعا پڑھی جائے **حدیث** کی ہمسے جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے اسنے ربیعہ بن یزید دمشقی سے اسنے ابی ادریس خولانی اور ابی عثمان سے انہوں نے عمر بن الخطاب سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر کہا اسنے میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کی سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اسکا شریک کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا۔ الہی کر مجھے رجوع ہونیوالوں سے اور کر مجھے پاک رہنیوالوں سے تو اسکے واسطے آٹھوں دروازے جنت کے کھلجاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہووے اور اس باب میں روایت ہے انس اور عقبہ بن عامر سے رضی اللہ عنہما کہا ابو عیسی نے عمر کی حدیث میں زید بن حباب کی وجہ سے اس حدیث میں اختلاف کیا گیا ہے۔ روایت کی ہے عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے اسنے ربیعہ بن یزید سے اسنے ابی ادریس سے اسنے عقبہ بن عامر سے اسنے عمر سے اور روایت ہے ابی عثمان سے اسنے جبیر بن نفیر سے اسنے عمر سے۔ اور اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ چیز اس باب میں صحیح نہیں ہوئی اور کہا محمد نے ابو ادریس نے حضرت عمر سے کچھ نہیں سنا۔ **باب** ایک مد سے وضو کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے اسمعیل بن علیہ نے ابی ریحانہ سے اسنے سفینہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسی نے حدیث

ك جب اسکا وزن ہوتا ہے تو پھر اسکو خود خشک کرنا نہیں چاہیے۔ یہ رائے فقط سعید بن المسیب اور زہری کی ہی ہے اکثر اہل علم اسطرف گئے ہیں کہ رومال سے اعضا کا صاف کرنا درست ہے بخاری میں روایت ہے کہ آپ کے پاس بعد غسل کرنے کے رومال لایا گیا آپ نے نہ لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً عادت آنحضرت اور صحابہ کی یہی تھی کہ بعد نہانے کے بدن کو صاف کیا کرتے تھے اسی واسطے آپ کے پیش کیا گیا تھا اور اس بار نہ لینے کی کوئی خاص وجہ ہوگی

سفينة حديث حسن صحيح وابو ريحانة اسمه عبد الله بن مطر وهكذا رأى بعض اهل العلم الوضوء بالمد والغسل بالصاع وقال الشافعي واحمد واسحاق ليس معنى هذا
الحديث على التوقيت انه لا يجوز اكثر منه ولا اقل منه وهو قدر ما يكفي **باب** كراهية الاسراف في الوضوء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود نا خارجة بن مصعب عن يونس
بن عبيد عن الحسن عن عتي بن ضمرة السعدي عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان للوضوء شيطانا يقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعبد الله
بن مغفل **قال** ابو عيسى حديث ابي بن كعب حديث غريب وليس اسناده بالقوي عند اهل الحديث لانا لا نعلم احدا اسنده غير خارجة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن الحسن
قوله ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء وخارجة ليس بالقوي عند اصحابنا وضعفه ابن المبارك **باب** الوضوء لكل صلوة **حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا سلمة بن الفضل
عن محمد بن اسحاق عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ لكل صلوة طاهرا او غير طاهر قال قلت لانس فكيف كنتم تصنعون انتم قال كنا نتوضأ وضوءا واحدا قال
ابو عيسى حديث انس حديث حسن غريب والمشهور عند اهل الحديث حديث عمرو بن عامر عن انس وقد كان بعض اهل العلم يرى الوضوء لكل صلوة استحبابا لا على الوجوب **حدثنا** محمد بن بشار
نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان بن سعيد عن عمرو بن عامر الانصاري قال سمعت انس بن مالك يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ عند كل صلوة قلت فانتم ما كنتم تصنعون
قال كنا نصلي الصلوات كلها بوضوء واحد ما لم نحدث **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي في حديث عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من توضأ على طهر كتب الله
له عشر حسنات وروى هذا الحديث الافريقي عن ابي غطيف عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك الحسين بن حريث المروزي قال حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن الافريقي وهو اسناد
ضعيف قال علي قال يحيى بن سعيد القطان ذكر لهشام بن عروة هذا الحديث فقال هذا اسناد مشرقي **باب** ما جاء انه يصلي الصلوات بوضوء واحد **حدثنا**

سفینہ کی حسن صحیح ہے اور ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہے اور اسیطرح بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ وضو ساتھ مد کے ہے اور غسل ساتھ صاع کے۔ اور کہا
شافعی اور احمد اور اسحق نے مراد اس حدیث سے تعیین نہیں کہ اس سے زیادہ اور کم جائز نہ ہو اور وہ پانی اسقدر چاہیے کہ کافی ہو جائے **باب** وضو میں اسراف کی کراہت
کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے خارجہ بن مصعب نے یونس بن عبید سے اُنھوں نے حسن سے اُنھوں نے عتی بن ضمرہ سعدی
سے اُنھوں نے ابی بن کعب سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے بیشک وضو کے لیے ایک شیطان[1] ہے جو نام اُسکا ولہان ہے سو تم پانی کے وسواس سے بچو۔ اور اس باب میں
روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن مغفل سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک سند اسکی قوی نہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے
کہ سوائے خارجہ کے کسی اور نے اسکو مسند کیا ہو۔ اور کئی وجہ سے یہ حدیث حسن سے قول اسکا روایت کیا گیا ہے اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت
صحیح نہیں ہوئی اور خارجہ نزدیک ہمارے اصحاب کے قوی نہیں ہیں اور ضعیف کیا ہے اسکو ابن مبارک نے **باب** ہر ایک نماز کے لیے وضو کرنیکے بیان میں حدیث کی ہمسے
محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحق سے اُنھوں نے حمید سے اُنھوں نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ
طاہر ہوں یا غیر طاہر۔ کہا حمید نے میں نے انس سے کہا تم کسطرح کیا کرتے تھے کہا اُنھوں نے ہم ایک[2] ہی وضو کیا کرتے تھے کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی حسن غریب ہے اور مشہور
اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی ہے جو انس سے مروی ہے۔ اور بعض اہل علم ہر نماز کے لیے بطور استحباب کے نیا وضو کرنا کہتے ہیں نہ بطور وجوب کے **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن سعید نے عمرو بن عامر انصاری سے کہا سنا میں نے
انس بن مالک سے کہ کہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے نیا وضو کرتے تھے میں نے انس سے کہا تم لوگ کسطرح کیا کرتے تھے کہا اُنھوں نے ہم تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے
تھے جبتک بے وضو نہوں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک حدیث میں ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص طہارت پر
وضو کرے تو اللہ تعالی اُسکے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے اُنھوں نے ابن عمر سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ
اسکے حسین بن حریث مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید واسطی نے افریقی سے اور یہ سند ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے ہشام بن عروہ کے پاس
یہ حدیث ذکر کیگئی تو اُنھوں نے کہا یہ سند مشرقی[3] ہے **باب** اس بیان میں کہ آنحضرت تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے **حدیث** کی ہمسے

[1] ولہان مصدر ولہ سے معنے اسکے حیرانگی کے ہیں چونکہ اس شیطان کو وسواس کی بہت حرص ہوتی ہے اور بسبب شدت محبت اس حرص کے حیران ہوتا ہے اسلیے اسکو ولہان بولتے ہیں یا اس
سلیے کہ آدمیوں کو وسواس ڈالکر حیران کر دیتا ہے حتی کہ وہ نہیں سمجھتا کہ اعضاء کو پانی پہونچا ہے یا نہیں اور گیا ایک ہی بار میں نے پانی بہایا ہے یا زیادہ اور کیا ابھی پورے طور سے طہارت ہوئی
ہے یا نہیں۔ اسیطرح کئی وسواس ڈالتا ہے ۱۲ [2] یعنے اگر ہمارا وضو ہوتا تو پھر ہم دوبارہ وضو نہ کرتے تھے اسی پر کفایت کرتے تھے برخلاف آنحضرت کے کہ وہ ہر حالت میں خواہ وضو ہو یا نہو ہر ایک
نماز کے واسطے نیا وضو کرتے تھے۔ مگر ذیل میں آویگا کہ آنحضرت کا یہ حال ابتدا میں تھا بعد اسکے ایک ہی وضو سے آپ نے تمام نمازیں ادا کیں ۱۲ [3] یعنی اہل مدینہ نے اسکو روایت نہیں کیا
بلکہ اہل مشرق نے یعنی کوفیوں اور بصریوں نے اور جب فقط یہی لوگ راوی ہوئے اور اہل مدینہ سے کوئی اسکا راوی نہیں ہوا جو کہ معدن علم کے سمجھے جاتے ہیں تو کیونکر
مقبول ہوگی ۱۲

حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن ابن مهدي عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوة فلما كان عام الفتح صلى الصلوات
كلها بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال عمر انك فعلت شيئا لم تكن فعلته قال عمدا فعلته قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى هذا الحديث علي بن قادم عن سفيان الثوري
وزاد فيه توضأ مرة مرة وروى سفيان الثوري هذا الحديث ايضا عن محارب بن دثار عن سليمان بن بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ لكل صلوة ورواه وكيع عن سفيان عن محارب
عن سليمان بن بريدة عن ابيه وروى عبد الرحمن ابن مهدي وغيره عن سفيان عن محارب بن دثار عن سليمان بن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وهذا اصح من حديث وكيع والعمل
على هذا عند اهل العلم انه يصلي الصلوات بوضوء واحد ما لم يحدث وكان بعضهم يتوضأ لكل صلوة استحبابا وارادة الفضل ويروى عن الافريقي عن ابي غطيف عن ابن عمر عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من توضأ على طهر كتب الله له به عشر حسنات وهذا اسناد ضعيف وفي الباب عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر والعصر بوضوء واحد
باب في وضوء الرجل والمرأة من اناء واحد حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابي الشعثاء عن ابن عباس قال حدثتني ميمونة قالت كنت اغتسل انا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد من الجنابة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول عامة الفقهاء ان لا بأس ان يغتسل الرجل والمرأة من اناء واحد وفي الباب عن علي وعائشة و
انس وام هانئ وام صبية وام سلمة وابن عمر وابو الشعثاء اسمه جابر بن زيد باب كراهية فضل طهور المرأة حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن سليمان التيمي عن ابي
حاجب عن رجل من بني غفار قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن فضل طهور المرأة وفي الباب عن عبد الله بن سرجس قال ابو عيسى وكره بعض الفقهاء الوضوء بفضل طهور
المرأة وهو قول احمد واسحق كرها فضل طهورها ولم يريا بفضل سؤرها بأسا حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا ابو داود عن شعبة عن عاصم قال سمعت ابا حاجب يحدث عن الحكم بن عمرو الغفاري

محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک
نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے پھر جب فتح مکہ کا برس پہونچا تو آپنے نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا سو حضرت عمرؓ نے کہا آپنے ایسا کام کیا ہے جو
آگے کبھی آپ نے نہیں کیا تھا فرمایا آپ نے میں نے یہ کام جان بوجھکر کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اس حدیث کو علی بن قادم نے
سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اُسنے اس حدیث میں کہ آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ اور نیز سفیان ثوری نے یہ حدیث محارب بن دثار سے روایت کی ہے
اُسنے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے اور روایت کیا اسکو وکیع نے سفیان سے اُسنے محارب سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے
اُسنے اپنے باپ سے۔ اور روایت کیا عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے اُسنے محارب بن دثار سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (مگر یہ)
مرسل ہے اور یہ مرسل صحیح ہے حدیث وکیع سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ آنحضرتؐ تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے جبتک کہ بے وضو نہوتے اور بعض
اُنمیں سے ہر ایک نماز کے واسطے بطور استحباب کے اور واسطے حاصل کرنے فضیلت کے نیا وضو کرتے تھے اور روایت کیگئی ہے افریقی سے اُسنے روایت کی ابی غطیف سے اُسنے
ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص طہارت پر وضو کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے دس نیکیاں لکھتا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے اور اس باب میں روایت
ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے پڑھی باب عورت اور مرد کے ایک برتن سے وضو کرنیکے بیان میں حدیث کی ہم سے ابن عمر
نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے ابی الشعثاء سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے میمونہ نے کہ کہا اُسنے میں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر فقیہوں کا یہ قول ہے کہ عورت اور مرد کا ایک برتن سے
غسل کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام حبیبہ اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ابو الشعثاء کا نام جابر
بن زید ہے باب عورت کے بچے ہوئے پانی کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے سلیمان
تیمی سے اُسنے ابی حاجب سے اُسنے ایک مرد سے جو بنی غفار سے ہے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے منع کیا ہے۔ اور اس باب میں
روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا ابو عیسیٰ نے بعض فقیہوں نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ انہوں نے عورت
کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہے اور اسکے جوٹھے میں کچھ خوف نہیں سمجھا حدیث کی ہم سے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث
کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے عاصم سے کہا سنا میں نے ابا حاجب سے کہ حدیث کرتا تھا حکم بن عمرو غفاری سے

ف۱ ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضمیر دونوں امروں کی طرف راجع ہے یعنی پانچوں کو ایک وضو سے پڑھنا اور موزوں پر مسح کرنا۔ اور یہ درست نہیں کیونکہ اس سے توہم ہوتا ہے کہ موزوں پر مسح کرنا قبل
فتح مکہ کے مروج نہ تھا حالانکہ یوں نہیں ہے کیونکہ موزوں پر مسح کرنا قبل فتح مکہ کے ثابت تھا۔ پس ضمیر کو پانچ نمازوں مجموعہ کی طرف جو ایک وضو سے پڑھی جائیں راجع کرنا چاہیے ۱۲ کذا ذکرہ القاری ۱۲
ف۲ مرسل وہ ہے جو تابعی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے یا اسطرح کرتے تھے یعنی صحابی کا نام ذکر نہ کرے اور مرسل ہونا اس حدیث کا
صحیح ہے حدیث وکیع سے جو مسند ہے اور مسند وہ ہوتی ہے جسکی سند آنحضرت تک پہونچ جاوے ۱۲

أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة أو قال بسؤرها **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن وأبو حاجب اسمه سوادة بن عاصم قال محمد بن بشار في حديثه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة ولم يشك فيه محمد بن بشار **باب الرخصة في ذلك** حدثنا قتيبة نا أبو الأحوص عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال اغتسل بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم في جفنة فأراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتوضأ منه فقالت يا رسول الله إني كنت جنبا فقال إن الماء لا يجنب **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول سفيان الثوري ومالك والشافعي **باب ما جاء أن الماء لا ينجسه شيء** حدثنا هناد والحسن بن علي الخلال وغير واحد قالوا نا أبو أسامة عن الوليد بن كثير عن محمد بن كعب عن عبيد الله بن عبد الله بن رافع بن خديج عن أبي سعيد الخدري قال قيل يا رسول الله أنتوضأ من بئر بضاعة وهي بئر يلقى فيها الحيض ولحوم الكلاب والنتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الماء طهور لا ينجسه شيء **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن وقد جود أبو أسامة هذا الحديث لم يرو حديث أبي سعيد في بئر بضاعة أحسن مما روى أبو أسامة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن أبي سعيد وفي الباب عن ابن عباس وعائشة **باب منه آخر** حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يسأل عن الماء يكون في الفلاة من الأرض وما ينوبه من السباع والدواب قال إذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث قال محمد بن إسحاق القلة هي الجرار والقلة التي يستقى فيها **قال** أبو عيسى وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق قالوا إذا كان الماء قلتين لم ينجسه شيء ما لم يتغير ريحه أو طعمه وقالوا يكون نحوا من خمس قرب

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا فرمایا آپ نے اُسکے جھوٹے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے اور نہیں شک کیا اسمیں محمد بن بشار نے باب اسکی رخصت کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے تغار میں غسل کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا سو کہا اُس بیوی نے یا رسول اللہ میں تو جنبی تھی پس فرمایا آپ نے پانی جنبی نہیں ہوتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی کا باب اس بیان میں کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی حدیث کی ہمسے ہناد اور حسن بن علی خلال اور کئی اور لوگوں نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اُسنے محمد بن کعب سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم بیر بضاعہ سے وضو کیا کریں اور وہ ایسا کنواں ہے کہ اسمیں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پاک ہے اُسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو اسامہ نے اس حدیث کو جید کہا ہے اور کوئی حدیث ابو سعید سے بیر بضاعہ کے باب میں ابو اسامہ کی روایت سے عمدہ روایت نہیں کیگئی ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابو سعید کے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باب دوسرا اُسی قسم کا حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے محمد بن جعفر بن زبیر سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس حالت میں کہ آپ کو اُس پانی کی بابت سوال کیا جاتا تھا جو چٹیل میدانوں میں ہوتا ہے اور اُسپر درندے اور چارپائے حاضر ہوتے ہیں فرمایا آپ نے جب پانی دو قلے ہو تو نجاست کو نہیں اوٹھاتا۔ کہا محمد بن اسحٰق نے قلہ مٹکا ہے اور قلہ وہ ہے جسمیں پانی پیا جاتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحٰق کا ہے کہا انہوں نے جب پانی دو قلے ہو تو اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی جبتک کہ اُسکی بو اور مزہ متغیر نہو اور کہا انہوں نے دو قلے تقریباً پانچ مشکوں کے برابر ہوتے ہیں۔

ف۱ یعنی محمود بن غیلان نے شک سے بیان کیا ہے کہ آپ نے ان دونوں امروں سے کونسا حکم فرمایا ہے یعنے عورت کے بچے ہوئے پانی سے منع کیا ہے یا جھوٹے سے اور محمد بن بشار نے بلا شک روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے جیسا کہ دوسرا باب اسپر دال ہے ۱۲ ف۲ اُس ام المومنین کا نام میمونہ ہے جو ابن عباس کی خالہ ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے تو اس پانی سے غسل کیا تھا یعنی اس سے چلو بھر بھر کر بدن پر ڈالے تھی اُس سے بچا ہوا ہے فرمایا آپ نے پانی تو جنبی نہیں ہوتا یعنے تیرا جنب اسمیں کچھ اثر نہیں کرتا ۱۲ ف۳ امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث کے اطلاق پر نظر کرکے فرمایا ہے کہ پانی خواہ تھوڑا ہو یا بہت نجس نہیں ہوتا اور امام شافعی رح وغیرہ نے اس حدیث کو حدیث قلتین سے مقید کیا ہے یعنے جب پانی دو قلے ہو یعنے پانچ مشکیں تو پھر نجس نہیں ہوتا۔ بیر کنوئیں کو بولتے ہیں۔ اور بضاعہ نام ہے ایک کنوئیں کا جو مدینہ میں تھا ۱۲

باب كراهية البول في الماء الراكد حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه. **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر. **باب** في ماء البحر أنه طهور حدثنا قتيبة عن مالك ح وحدثنا الأنصاري قال حدثنا معن قال حدثنا مالك عن صفوان بن سليم عن سعيد بن سلمة من آل ابن الأزرق أن المغيرة بن أبي بردة وهو من بني عبد الدار أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إنا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فإن توضأنا به عطشنا أفنتوضأ من البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماؤه الحل ميتته وفي الباب عن جابر والفراسي. **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول أكثر الفقهاء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم أبو بكر وعمر وابن عباس لم يروا بأسا بماء البحر وقد كره بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الوضوء بماء البحر منهم ابن عمر وعبد الله بن عمرو وقال عبد الله بن عمرو هو نار. **باب** التشديد في البول حدثنا هناد وقتيبة وأبو كريب قالوا نا وكيع عن الأعمش قال سمعت مجاهدا يحدث عن طاوس عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم مر على قبرين فقال إنهما يعذبان وما يعذبان في كبير أما هذا فكان لا يستتر من بوله وأما هذا فكان يمشي بالنميمة وفي الباب عن زيد بن ثابت وأبي بكرة وأبي هريرة وأبي موسى وعبد الرحمن بن حسنة. **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى منصور هذا الحديث عن مجاهد عن ابن عباس ولم يذكر فيه عن طاوس ورواية الأعمش أصح وسمعت أبا بكر محمد بن أبان يقول سمعت وكيعا يقول الأعمش أحفظ لإسناد إبراهيم من منصور. **باب** ما جاء في نضح بول الغلام قبل أن يطعم

باب کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی شخص تم میں سے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے پھر اسی سے وضو کرے[1] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے روایت ہے باب دریا کے پانی میں کہ وہ پاک ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے ح اور حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے سعید بن سلمہ سے انہوں نے ابن ازرق کی اولاد سے یہ کہ مغیرہ بن ابی بردہ نے (اور وہ عبد الدار کی اولاد سے ہے) انکو خبر دی ہے کہ سنا انہوں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا یا رسول اللہ ہم دریاؤں میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ اٹھاتے ہیں پس اگر اس سے وضو کریں تو پیاس سے مرتے ہیں کیا دریا کے پانی سے وضو کر لیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک ہے پانی اسکا حلال ہے مردہ اسکا اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقیہوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انہیں سے ابو بکر اور عمر اور ابن عباس ہیں۔ یہ لوگ دریا کے پانی سے (وضو کرنے میں) کچھ خوف نہیں دیکھتے۔ اور بعض صحابہ نے دریا کے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہے انہیں سے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو ہیں اور کہا عبد اللہ بن عمرو نے یہ آگ ہے[2] باب پیشاب میں شدت کا بیان حدیث کی ہم سے ہناد اور قتیبہ اور ابو کریب نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے کہا سنا میں نے مجاہد سے کہ حدیث کرتا تھا طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گذرے پس فرمایا آپ نے ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے کام میں[3] انکو عذاب نہیں ہوتا۔ بہر حال یہ تو اپنے پیشاب میں ستر نہیں کرتا تھا۔ اور یہ غیبت کرتا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ثابت اور ابی بکرہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور عبد الرحمن بن حسنہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو منصور نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے۔ اور انہوں نے طاؤس کو اسمیں ذکر نہیں کیا۔ اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے۔ اور سنا میں نے ابا بکر یعنی محمد بن ابان سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا اعمش ابراہیم کی سند کو منصور سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ باب

اس بیان میں کہ لڑکے کے پیشاب پر جو کھانا نہیں کھاتا پانی چھڑکا جاوے

---

[1] اگر پانی بہت ہو مثلاً تالاب تو پیشاب کرنے سے نجس تو نہیں ہوتا جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے کہ جب پانی دو قلے ہو تو پھر نجس نہیں ہوتا مگر تاہم بھی پیشاب کرنا اسمیں نہیں چاہیے کیونکہ اگر اسکی رخصت دی جائے تو آہستہ آہستہ بو چھوڑ جاتا ہے جس سے نجاست کو پہنچ جاتا ہے ۱۲

[2] یعنی برص پیدا کرتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو پانی دھوپ سے گرم کیا جائے وہ برص پیدا کرتا ہے۔ اور چونکہ اس پانی پر بھی دھوپ رہتی ہے اسلئے عبد اللہ نے کہا کہ یہ آگ ہے

[3] بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے کہ اولاً آپنے فرمایا کہ انکو کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں ہو رہا بعد اسکے آپنے فرمایا کیوں نہیں بلکہ بڑے گناہ میں انکو عذاب ہو رہا ہے اور اولاً آپنے اپنی رائے سے فرمایا تھا کہ انکو کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں ہوتا بعد اسکے آپ کی طرف وحی ہوئی کہ یہ دونو کبیرہ گناہ ہیں۔ یا اسکے یہ معنی ہوں کہ انکو کسی بڑے کام میں عذاب نہیں ہو رہا کہ اس سے بچنا انکو ممکن نہو تحقیق اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری میں بہت جگہ ذکر کی گئی ہے

حدثنا قتیبة واحمد بن منیع قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ام قیس بنت محصن قالت دخلت بابن لی علی النبی صلی الله علیه وسلم لم یاکل الطعام فبال علیه فدعا بماء فرشه علیه وفی الباب عن علی وعائشة وزینب ولبابة بنت الحارث وهی ام الفضل بن عباس بن عبد المطلب وابی السمح وعبد الله بن عمرو وابی لیلی وابن عباس **قال** ابوعیسی وهو قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم مثل احمد واسحاق قالوا ینضح بول الغلام ویغسل بول الجاریة وهذا ما لم یطعما فاذا طعما غسلا جمیعا **باب** ماجاء فی بول ما یوکل لحمه **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة انا حمید وقتادة وثابت عن انس ان ناسا من عرینة قدموا المدینة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها فقتلوا راعی رسول الله صلی الله علیه وسلم واستاقوا الابل وارتدوا عن الاسلام فاتی بهم النبی صلی الله علیه وسلم فقطع ایدیهم وارجلهم من خلاف وسمر اعینهم والقاهم بالحرة قال انس فکنت اری احدهم یکد الارض بفیه حتی ماتوا وربما قال حماد یکدم الارض بفیه حتی ماتوا **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن انس وهو قول اکثر اهل العلم قالوا لا باس ببول ما یوکل لحمه **حدثنا** الفضل بن سهل الاعرج نا یحیی بن غیلان نا یزید بن زریع نا سلیمان التیمی عن انس بن مالک قال انما سمل النبی صلی الله علیه وسلم اعینهم لانهم سملوا اعین الرعاة **قال** ابوعیسی هذا حدیث غریب لا نعلم احدا ذکره غیر هذا الشیخ عن یزید بن زریع وهو معنی قوله والجروح قصاص وقد روی عن محمد بن سیرین انه قال انما فعل النبی صلی الله علیه وسلم هذا قبل ان تنزل الحدود **باب** ماجاء فی الوضوء من الریح **حدثنا** قتیبة وهناد نا وکیع عن شعبة عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة

حدیث کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ام قیس بنت محصن سے کہا اُسنے میں اپنے بیٹے کو لیکر جو کھانا نہیں کھاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو اُسنے آپ پر پیشاب کیا تب حضرت نے پانی منگوایا اور اسپر چھڑکا اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے یہ فضل کی والدہ ہیں جو عباس بن عبد المطلب کا بیٹا ہے اور ابی السمح اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی لیلے اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے اور یہی قول ہے بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا مثل امام احمد اور اسحاق کے کہا انہوں نے لڑکے کے پیشاب پر چھڑکا جاوے۔ اور لڑکی کے پیشاب کو دہویا جاوے۔ اور یہ حکم اسوقت تک ہے کہ جبتک کھانا نہ کھاویں اور جب وہ کھانا کھالیں تو دونوں کو دہویا جاوے **باب** بیان میں حکم پیشاب اُس جانور کے کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہے حدیث کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو حمید اور قتادہ اور ثابت نے انس سے یہ کہ چند آدمی قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں آئے سو اُنہوں نے اسکے آب و ہوا کو ناموافق جانا پس انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں بھیجدیا اور فرمایا کہ انکا دودھ اور پیشاب پیو پس اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک لیگئے اور اسلام سے مرتد ہو گئے سو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے پس آپ نے اُنکے ہاتھ اور پانوں خلاف سے قطع کیے اور اُنکی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر الی اور انکو زمین گرم میں ڈالدیا۔ کہا انس نے میں انمیں سے بعض کو دیکھتا تھا کہ اپنے منہ سے زمین کو کاٹتا تھا تا کہ وہ مرگئے اور کسی وقت کہا حماد نے یکد کی جگہ یکدم معنی ایک ہی ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے انس سے روایت کیگئی ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ کہا انہوں نے نہیں خوف اُسکے پیشاب میں کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہے حدیث کی ہمسے فضل بن سہل اعرج نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی آنکھوں میں گرم سلائی اسلیے پھرائی تھی کہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری تھی۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے سوائے اس شیخ کے یزید بن زریع سے اس حدیث کو ذکر کیا ہو۔ اور یہ فعل آپ کا معنی میں آیت والجروح قصاص کے ہے اور روایت کیگئی ہے محمد بن سیرین سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام قبل نازل ہونے حدود کے کیا تھا **باب** ہوا کے نکلنے سے وضو کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے سہل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے

---

۱ اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک یہ اور یہی صحیح ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کے پیشاب کو دہویا جاوے۔ اور یہ قول ہے حضرت علی اور عطا اور حسن اور زہری اور احمد اور اسحق اور ابن وہب وغیرہ کا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں کے پیشاب پر چھڑکا کیا جاوے تیسرا یہ کہ دونوں کے پیشاب کا دہونا واجب ہے اور یہ قول ہے حنفیہ اور مالکیہ کا، کذا فی الفتح ۱۲ ۲ یعنی آنحضرت نے جو انکو یہ سزا دی تھی حدود کے نازل ہونے سے پہلے دی تھی ۱۲

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وضوء الا من صوت او ریح قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح حدثنا قتیبۃ نا عبد العزیز
بن محمد عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی المسجد فوجد ریحا بین الیتیہ
فلا یخرج حتی یسمع صوتا او یجد ریحا حدثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق انا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان اللہ لا یقبل صلوۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضا قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبد اللہ ابن زید و علی
بن طلق و عائشۃ و ابن عباس و ابی سعید قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وہو قول العلماء ان لا یجب علیہ الوضوء الا من حدث یسمع
صوتا او یجد ریحا وقال ابن المبارک اذا شک فی الحدث فانہ لا یجب علیہ الوضوء حتی یستیقن استیقانا یقدر ان یحلف علیہ وقال اذا خرج من قبل
المرأۃ الریح وجب علیہا الوضوء وہو قول الشافعی و اسحاق **باب** الوضوء من النوم حدثنا اسمعیل ابن موسی و ہناد و محمد بن عبید المحاربی
المعنی واحد قالوا نا عبد السلام بن حرب عن ابی خالد الدالانی عن قتادۃ عن ابی العالیۃ عن ابن عباس انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نام وہو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول اللہ انک قد نمت قال ان الوضوء لا یجب الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت
مفاصلہ قال ابو عیسی و ابو خالد اسمہ یزید بن عبد الرحمن وفی الباب عن عائشۃ و ابن مسعود و ابی ہریرۃ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن
سعید عن شعبۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینامون ثم یقومون فیصلون ولا یتوضئون
قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح سمعت صالح بن عبد اللہ یقول سألت ابن المبارک عمن نام قاعدا معتمدا فقال لا وضوء علیہ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں لازم آتا وضو مگر آواز یا ہوا سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب[1]
کوئی تم میں سے مسجد میں ہو اور چوتڑوں میں ہوا معلوم کرے تو مسجد سے نہ نکلے تاکہ آواز سُنے یا بو معلوم کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب کہ وہ بے وضو ہو تاکہ وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب
میں روایت ہے عبد اللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور یہی ہے قول علماء کا کہ اُسپر وضو نہیں مگر اُس حدث سے کہ آواز سُنے یا بو معلوم کرے۔ کہا ابن مبارک نے جب کسی کو حدث میں شک ہو
تو اُسپر وضو واجب نہیں تاکہ اُسکو ایسا یقین ہو کہ اگر اُسپر قسم کرنی پڑے تو کر لے۔ اور کہا ابن مبارک نے جب عورت کے قُبُل سے ہوا نکلے
تو اُسپر وضو واجب ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا **باب** نیند سے وضو کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ
اور ہناد اور محمد بن عبید محاربی نے (معنی واحد) ہیں کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے ابی خالد دالانی سے اُسنے قتادہ سے
اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سجدہ کی حالت میں سو گئے ہیں حتیٰ کہ آپ نے خراٹے مارے
پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے سو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ تو سو گئے تھے۔ فرمایا آپ نے وضو واجب نہیں ہوتا مگر اُس شخص پر جو لیٹ کر سو لے
کیونکہ جب کوئی اسطرح سوتا ہے تو اُسکے اعضاء سُست ہو جاتے ہیں[2] کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمٰن ہے۔ اور اس باب
میں روایت ہے عائشہ اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے شعبہ
سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سو جاتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے
اور وضو نہ کرتے اور کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنا میں نے صالح بن عبد اللہ سے کہ کہتا سوال کیا میں نے ابن مبارک سے اُس
شخص کی بابت جو جان بوجھکر بیٹھکر سو لے پس فرمایا اُسنے اُسپر وضو نہیں ہے

[1] چونکہ یہ دونوں چیزیں وضو کی شکستگی کے یقین کرنے کے لیے آلہ ہیں اسواسطے آپ نے انکو ذکر کیا غرضکہ جبتک یقین نہ ہو لے مسجد سے نہ نکلے یعنی نماز نہ توڑے ۱۲

[2] یعنی اُن لوگوں کی روایت میں بعض بعض الفاظ کا فرق ہے مگر معنے میں واحد ہیں ۱۲ [3] غرض یہ کہ نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور نیند سے تو اسلیے ٹوٹتا ہے کہ
اسمیں تمام اعضاء نرم اور سُست ہو جاتے ہیں۔ اور جب اعضاء سُست اور نرم ہوتے ہیں تو اس سے ہوا کے نکلنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ اور یہ صورت
اضطجاع کی ہے برخلاف اور صورتوں کے کہ اُنمیں اعضاء سُست نہیں ہوتے جس سے توہم ہوا کے نکلنے کا ہو ۱۲

قال وقد روى حديث ابن عباس سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن ابن عباس قوله ولم يذكر ابا العالية ولم يرفعه واختلف العلماء فى الوضوء من النوم فرأى اكثرهم انه لا يجب عليه الوضوء اذا نام قاعدا او قائما حتى ينام مضطجعا وبه يقول الثورى وابن المبارك واحمد وقال بعضهم اذا نام حتى غلب على عقله وجب عليه الوضوء وبه يقول اسحاق وقال الشافعى من نام قاعدا فرأى رؤيا او زالت مقعدته لوسن النوم فعليه الوضوء **باب** الوضوء مما غيرت النار **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء مما مست النار ولو من ثور اقط قال فقال له ابن عباس انتوضأ من الدهن انتوضأ من الحميم فقال ابو هريرة يا ابن اخى اذا سمعت حديثا عن النبى صلى الله عليه وسلم فلا تضرب له مثلا وفى الباب عن ام حبيبة وام سلمة وزيد بن ثابت وابى طلحة وابى ايوب وابى موسى **قال** ابو عيسى وقد رأى بعض اهل العلم الوضوء مما غيرت النار واكثر اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم على ترك الوضوء مما غيرت النار **باب** فى ترك الوضوء مما غيرت النار **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة نا عبد الله بن محمد بن عقيل سمع جابرا قال سفيان وحدثنا محمد بن المنكدر عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر وصلى ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ وفى الباب عن ابى بكر الصديق ولا يصح حديث ابى بكر فى هذا من قبل اسناده انما رواه حسام بن مصك عن ابن سيرين عن ابن عباس عن ابى بكر الصديق عن النبى صلى الله عليه وسلم والصحيح انما هو عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم هكذا رواه الحفاظ وروى من غير وجه عن ابن سيرين عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم

کہا اور روایت کیا حدیث ابن عباس کو سعید بن ابی عروبہ نے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابن عباس سے قول اسکا اور اُسنے اسمین ابا لعالیہ کو ذکر نہین کیا۔ اور اُسنے اسکو مرفوع کیا ہی۔ اور علماء نے سونے سے وضو کرنے مین اختلاف کیا ہی۔ پس اکثر نے یہ کہا ہی کہ اسپر وضو نہین ہی بشرطیکہ بیٹھکر یا کھڑے ہوکر سوئے۔ تا کہ سوئے لیٹ کر۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہی ثوری اور ابن مبارک اور احمد نے اور کہا بعض نے جب کوئی اسقدر سو یا کہ نیند اُسکے عقل پر غلبہ کر گئی تو اُسپر وضو واجب ہی اور ساتھ اسی کے کہا ہی اسحاق نے۔ اور کہا امام شافعی نے جو شخص بیٹھ کر سویا پس اُسنے خواب دیکھا یا مقعد اول سونے مین ہی پھسل گئی تو اُسپر وضو ہی[1] **باب** وضو اُس چیز سے جسکو آگ نے متغیر کر دیا ہو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو[2] اُس چیز سے ہی جسکو آگ پہونچ جائے اگرچہ ٹکڑا پنیر کا ہو کہا ابی سلمہ نے پس ابو ہریرہ کو ابن عباس نے کہا کیا ہم گھی سے وضو کرین کیا ہم گرم پانی سے وضو کرین۔ کہا ابو ہریرہ نے اے میرے بھتیجے جب تو کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کرے تو اُسکے لیے کہاوتین بیان نہ کیا کر اور اس باب مین روایت ہی ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابی ایوب اور ابی موسیٰ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے بعض اہل علم کا مذہب ہی کہ وضو اس چیز سے لازم ہی جسکو آگ متغیر کر دے اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہ اسپر ہین کہ وضو اُس چیز سے ہی جسکو آگ متغیر کر دے لازم نہین آتا **باب** بیان مین ترک وضو کے اُس سے کہ جسکو آگ نے متغیر کر دیا ہو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے سُنا اُسنے جابر سے کہا سفیان نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے جابر سے کہ کہا اُسنے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور مین بھی آپ کے ساتھ تھا اور ایک عورت پر جو انصار سے تھی داخل ہوئے پس اُسنے آپ کے واسطے بکری ذبح کی سو آپنے اُس سے کھایا پھر وہ ایک ٹوکری کھجوروں کی لائی پس اُس سے بھی آپ نے کھایا پھر آپ نے ظہر کے لیے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ اُس عورت کے گھر مین واپس آئے پھر وہ گوشت بچا ہوا بکری کے گوشت بچے ہوئے سے لائی سو آپ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی بکر صدیق رض سے۔ اور اس باب مین حدیث ابی بکر صدیق کی اسناد کی جہت سے صحیح نہین ہی صحیح وہ ہی جو ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی ایسی ہی حفاظ نے روایت کی ہی اور روایت کیگئی ہی کئی وجہ سے ابن سیرین سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھکر ایسا سوئے کہ اُسکو کوئی خواب نظر آئے یا اُسکی مقعد سوتے ہی زمین سے پھسل جائے تو تب اُسپر وضو لازم آتا ہی ۱۲

[2] یعنے جو چیز آگ کی پکی ہوئی ہو اُسکے کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے اگرچہ پنیر ہی ہو۔ مگر یہ حکم ابتدا زمانہ مین تھا۔ بعد اُسکے منسوخ ہو گیا۔ جیسا کہ خود اُسکے واسطے دوسرا باب منعقد کریگا ۱۲

ورواه عطاء ابن يسار وعكرمة ومحمد بن عمرو بن عطاء وعلي بن عبد الله بن عباس وغير واحد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم
ولم يذكروا فيه عن ابي بكر الصديق وهذا اصح وفي الباب عن ابي هريرة وابن مسعود وابي رافع وام الحكم وعمرو بن امية وام عامر وسويد بن
النعمان وام سلمة **قال** ابو عيسى والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل
سفيان وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق راوا ترك الوضوء مما مست النار وهذا آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان
هذا الحديث ناسخ للحديث الاول حديث الوضوء مما مست النار **باب** الوضوء من لحوم الابل حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش
عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضؤا
منها وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم فقال لا تتوضؤا منها وفي الباب عن جابر بن سمرة واسيد بن حضير **قال** ابو عيسى وقد روى الحجاج بن
ارطاة هذا الحديث عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن اسيد بن حضير والصحيح حديث عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء
بن عازب وهو قول احمد واسحاق وروى عبيدة الضبي عن عبد الله بن عبد الله الرازي عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ذي الغرة وروى حماد بن
سلمة هذا الحديث عن الحجاج بن ارطاة فاخطأ فيه وقال عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابيه عن اسيد بن حضير والصحيح عن
عبد الله بن عبد الله الرازي عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب قال اسحاق اصح ما في هذا الباب حديثان عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم حديث البراء وحديث جابر بن سمرة **باب** الوضوء من مس الذكر حدثنا اسحاق بن منصور نا يحيى بن سعيد القطان عن هشام
بن عروة قال اخبرني ابي عن بسرة بنت صفوان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من مس ذكره فلا يصل حتى يتوضأ وفي الباب عن ام حبيبة
وابي ايوب وابي هريرة واروى ابنة انيس وعائشة وجابر وزيد بن خالد وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه غير واحد مثل هذا عن هشام بن عروة عن ابيه عن بسرة

اور روایت کیا اسکو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی لوگوں نے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں
ذکر کیا انہوں نے اسمیں ابی بکر صدیق سے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ اور ابن مسعود اور ابی رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن
نعمان اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم **کہا ابو عیسیٰ نے** اکثر صحابہ اہل علم اور تابعین اور تبع تابعین کا عمل اسی پر ہے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق
کی کہا انہوں نے جس چیز کو آگ پہنچی اُس سے وضو نہیں ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حکموں سے آخر کا حکم ہے گویا یہ حدیث پہلی حدیث کی جسمیں حکم ہے کہ جس
چیز کو آگ پہونچے اُس سے وضو آتا ہے ناسخ ہے۔ **باب** اونٹ کے گوشت سے وضو کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے
عبداللہ بن عبداللہ سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے گوشت سے وضو کی بابت سوال کیے گئے سو فرمایا
آپ نے اُس سے وضو کرلو۔ اور آنحضرت بکریوں کے گوشت سے وضو کی بابت سوال کیے گئے فرمایا آپ نے اس سے وضو نہ کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید
بن حضیر سے **کہا ابو عیسیٰ نے** اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبداللہ سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے اسید بن حضیر سے۔ اور صحیح
حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ہے جو براء بن عازب سے ہے۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔ اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے اُسنے
عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے ذی الغرہ سے۔ اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ سے اور اُسنے اسمیں خطا کی کہا اور عبداللہ بن
عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اسید بن حضیر سے اور صحیح عبداللہ بن عبداللہ رازی سے ہے جو راوی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ براء
بن عازب ہے۔ کہا اسحٰق نے صحیح تر روایت اس باب میں دو حدیثیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ
کی۔ **باب** ذکر کے چھونے سے وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی
مجھے میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگائے تو چاہیے کہ نماز نہ پڑھے تاکہ وضو کرلے۔ اور
اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور اروی بنت انیس اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسیطرح روایت کی کئی لوگوں نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے بسرہ سے۔

۱ے حاصل اس تمام بحث کا یہ ہے کہ جسقدر لوگوں نے روایت کی ہے ابن عباس سے ہی کی ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے یہ روایت ابی بکر صدیق سے نہیں کی اور کسی نے یہ نہیں کہا
کہ ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے اُسنے آنحضرت سے اور صحیح بھی یہی ہے کہ ابی بکر صدیق سے اس باب میں کوئی روایت مروی نہیں ۱۲ ۲ے کہا امام نووی نے اول صحابہ اور تابعین میں اس مسئلہ میں بہت اختلاف
تھا بعد اُسکے اجماع ہو چکا ہے کہ جو چیز آگ سے پکائی جائے اُسکے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا مگر اونٹ کے گوشت سے اور خطابی ان حدیثوں میں تطبیق اسطرح بیان کی ہے کہ حدیثیں اُنکا یعنی جن حدیثوں میں وضو کرنیکا حکم

وروی ابو اسامة وغير واحد هذا الحديث عن هشام ابن عروة عن ابيه عن مروان عن بسرة عن النبي صلی الله عليه وسلم حدثنا بذالك اسحاق بن منصور انا ابو اسامة بهذا وروى هذا الحديث ابو الزناد عن عروة عن بسرة عن النبي صلی الله عليه وسلم حدثنا بذالك علي بن حجر حدثنا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن عروة عن بسرة عن النبي صلی الله عليه وسلم نحوه وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلی الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق قال محمد اصح شیء في هذا الباب حديث بسرة وقال ابو زرعة حديث ام حبيبة في هذا الباب اصح وهو حديث العلاء بن الحارث عن مكحول عن عنبسة بن ابي سفيان عن ام حبيبة وقال محمد لم يسمع مكحول من عنبسة بن ابي سفيان وروى مكحول عن رجل عن عنبسة غير هذا الحديث وكانه لم ير هذا الحديث صحيحا **باب** ترك الوضوء من مس الذكر حدثنا هناد نا ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق بن علي الحنفي عن ابيه عن النبي صلی الله عليه وسلم قال وهل هو الا مضغة منه او بضعة منه وفي الباب عن ابي امامة **قال** ابو عيسى وقد روى عن غير واحد من اصحاب النبي صلی الله عليه وسلم وبعض التابعين انهم لم يروا الوضوء من مس الذكر وهو قول اهل الكوفة وابن المبارك وهذا الحديث احسن شیء روى في هذا الباب وقد روى هذا الحديث ايوب بن عتبة ومحمد بن جابر عن قيس بن طلق عن ابيه وقد تكلم بعض اهل الحديث في محمد بن جابر وايوب بن عتبة وحديث ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر اصح واحسن **باب** ترك الوضوء من القبلة **حدثنا** قتيبة وهناد وابو كريب واحمد بن منيع ومحمود ابن غيلان وابو عمار قالوا نا وكيع عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن عروة عن عائشة ان النبي صلی الله عليه وسلم قبل بعض نسائه ثم خرج الى الصلوة ولم يتوضأ قال قلت من هي الا انت فضحكت **قال** ابو عيسى وقد روى نحو هذا عن غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلی الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة قالوا ليس في القبلة وضوء

اور روایت کیا ابو اسامہ اور اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مروان سے اُسنے بسرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اِسکے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے ساتھ اسکے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو ابو الزناد نے اُسنے عروہ سے اُسنے بسرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے بسرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی اور یہ قول ہے کئی لوگوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا محمد نے صحیح تر روایت اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے۔ اور کہا ابو زرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی اس باب میں صحیح ہے۔ اور وہ حدیث علاء بن حارث کی ہے جو روایت کی اُسنے مکحول سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُسنے ام حبیبہ سے۔ اور کہا محمد نے مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان سے سُنا نہیں ہے۔ اور اس حدیث کے سوا ایک اور حدیث مکحول نے ایک مرد سے اُسنے عنبسہ سے روایت کی ہے گویا محمد بن اسمٰعیل نے اس حدیث کو صحیح نہیں جانا۔ **باب** ذکر کے مس کرنے سے وضو کے نہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ملازم بن عمرو نے عبد اللہ بن بدر سے اُسنے قیس بن طلق بن علی الحنفی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اور نہیں ہے یہ مگر ایک ٹکڑا ہے بدن سے یا آپنے مضغہ کی جگہہ بضعہ کا لفظ بولا ہے (معنی دونوں کے ایک ہی ہیں) اور اس باب میں روایت ہے ابی امامہ سے کہا ابو عیسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب اور بعض تابعین سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ لوگ ذکر کے مس کرنے سے وضو نہیں جانتے تھے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا۔ اور اس باب میں جو حدیثیں مروی ہیں سب سے اچھی یہ حدیث ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے اُسنے اپنے باپ سے۔ اور بعض اہل حدیث نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے حق میں کلام کیا ہے۔ اور حدیث ملازم بن عمرو کی جو عبد اللہ بن بدر سے ہے سب سے صحیح اور حسن ہے۔ **باب** بوسہ سے وضو نہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد اور ابو کریب اور احمد بن منیع اور محمود بن غیلان اور ابو عمار نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں سے ایک بیوی کا بوسہ لیا پھر نماز کی طرف نکلے اور وضو نہ کیا کہا عروہ نے یعنی عائشہ سے کہا یہ بیوی تو تو ہی ہوگی پس وہ ہنس پڑیں کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا گیا ہے مثل اسکے کئی اہل علم صحابہ اور تابعین سے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہا انہوں نے بوسہ میں وضو نہیں ہے۔

ف۵ یعنی محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا ہے کہ مکحول کا عنبسہ سے سماع نہیں۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ مکحول نے ایک اور روایت عنبسہ سے واسطہ ایک مرد سے بیان کی ہے پس معلوم ہوا کہ خود مکحول کی ملاقات عنبسہ سے نہیں ہے ۱۲

وقال مالك بن انس والاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق في القبلة وضوء وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وانما ترك اصحابنا حديث عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا لانه لا يصح عندهم لحال الاسناد قال وسمعت ابابكر العطار البصري يذكر عن علي بن المديني قال ضعف يحيى بن سعيد القطان هذا الحديث وقال هو شبه لا شئ قال وسمعت محمد بن اسماعيل يضعف هذا الحديث وقال حبيب بن ابي ثابت لم يسمع من عروة وقد روي عن ابراهيم التيمي عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قبلها ولم يتوضأ وهذا لا يصح ايضا ولا نعرف لابراهيم التيمي سماعا من عائشة وليس يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شئ **باب** الوضوء من القئ والرعاف حدثنا ابو عبيدة بن ابي السفر واسحاق بن منصور قال ابو عبيدة ثنا وقال اسحاق انا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثني ابي عن حسين المعلم عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعي عن يعيش بن الوليد المخزومي عن ابيه عن معدان ابن ابي طلحة عن ابي الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق انا صببت له وضوءه وقال اسحاق بن منصور معدان بن طلحة **قال** ابو عيسى وابن ابي طلحة اصح **قال** ابو عيسى وقد راى غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين الوضوء من القئ والرعاف وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ليس في القئ والرعاف وضوء وهو قول مالك والشافعي وقد جود حسين المعلم هذا الحديث وحديث حسين اصح شئ في هذا الباب وروى معمر هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير فاخطأ فيه فقال عن يعيش بن الوليد عن خالد بن معدان عن ابي الدرداء ولم يذكر فيه الاوزاعي وقال عن خالد بن معدان وانما هو معدان بن ابي طلحة **باب** الوضوء بالنبيذ

اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے بوسہ میں وضو ہے۔ اور یہی قول ہے کئی اہل علم صحابہ اور تابعین کا۔ اور ہمارے اصحاب نے حدیث عائشہ کو جو اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے چھوڑ دیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ روایت انکے نزدیک سند کی جہت سے صحیح نہیں ہے۔ کہا ترمذی نے اور سنا میں نے ابا بکر عطار بصری سے کہ ذکر کرتا تھا علی بن مدینی سے کہ کہا اسنے یحیی بن سعید قطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہ کچھ شے نہیں ہے۔ کہا ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ وہ اس حدیث کو ضعیف کرتا تھا اور کہتا کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ سے سنا نہیں ہے۔ اور روایت کی گئی ہے ابراہیم تیمی سے اسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا بوسہ لیا اور وضو نہ کیا۔ اور یہ بھی صحیح نہیں۔ اور نہیں پہچانتے ہم سماع ابراہیم تیمی کا عائشہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی **باب** قے اور نکسیر سے وضو کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر اور اسحاق بن منصور نے کہا ابو عبیدہ نے حدیث کی ہمسے اور کہا اسحق نے خبر دی ہمکو عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے حسین معلم سے اسنے یحیی بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھسے عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی نے یعیش بن ولید مخزومی سے اسنے اپنے باپ سے اسنے معدان بن ابی طلحہ سے اسنے ابی الدرداء سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر میں ثوبان کو دمشق کی مسجد میں ملا اور اس سے یہ ذکر کیا پس اسنے کہا سچ کہا اسنے میں آپکے لیے پانی گراتا تھا۔ اور اسحق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے۔ کہا ابو عیسی نے صحیح معدان بن ابی طلحہ ہے۔ کہا ابو عیسی نے اور کئی اہل علم صحابہ وغیرہ تابعین نے کہا ہے کہ قے اور نکسیر سے وضو ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے قے اور نکسیر میں وضو نہیں ہے۔ اور یہ قول ہے امام مالک اور شافعی کا۔ اور حسین معلم نے اس حدیث کو جید کہا ہے۔ اور حدیث حسین کی اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو یحیی بن ابی کثیر سے سو اسنے اسمیں خطا کیا ہے۔ کہ کہا اسنے روایت کی یعیش بن ولید نے خالد بن معدان سے اسنے ابی الدرداء سے اور اسنے اسمیں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور نیز کہا اوسنے خالد بن معدان حالانکہ وہ معدان ابی طلحہ ہے **باب** نبیذ[1] کے ساتھ وضو کرنے کا بیان

---

[1] نبیذ کھجور وغیرہ کے شربت کو بولتے ہیں جو حد سکر کو نہ پہنچا ہو جمہور اور امام ابو یوسف کا یہ مذہب ہے کہ اس سے کسی صورت میں وضو کرنا جائز نہیں اور اسی کو طحاوی نے اختیار کیا ہے اور قاضی خان نے ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ لیکن مشہور کتب فقہ میں یہ ہے کہ جب پانی میں کچھ کھجوریں ڈالی جاویں اور وہ پانی میٹھا ہو جاوے۔ اور اس سے اسم پانی بھی زائل نہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ دلیل انکی یہی حدیث ہے جو متن میں مذکور ہے۔ لیکن تمام اہل سلف نے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے بر تقدیر اسکی صحت کے منسوخ ہے کیونکہ یہ قصہ مکہ میں واقع ہوا ہے اور آیت فلم تجدوا ماءً فتيمموا صعيدًا طيبًا باختلاف مدنی ہے یا یہ حدیث محمول ہے اس پانی پر کہ جسمیں کچھ خشک کھجوریں ڈالی جاویں اور ذائقہ اسکی وصف متغیر نہو اور عمومًا صحابہ اسطرح کیا کرتے تھے کیونکہ اکثر کنوئیں میٹھے نہ ہوتے تھے ۱۲

حدثنا هناد نا شريك عن ابي فزارة عن ابي زيد عن عبد الله بن مسعود قال سالني النبي صلى الله عليه وسلم ما في اداوتك فقلت نبيذ فقال تمرة طيبة وماء طهور قال فتوضأ منه قال ابو عيسى وانما روي هذا الحديث عن ابي زيد عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو زيد رجل مجهول عند اهل الحديث لا نعرف له رواية غير هذا الحديث وقد راى بعض اهل العلم الوضوء بالنبيذ منهم سفيان وغيره وقال بعض اهل العلم لا يتوضأ بالنبيذ وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال اسحاق ان ابتلي رجل بهذا فتوضأ بالنبيذ وتيمم احب الي قال ابو عيسى وقول من يقول لا يتوضأ بالنبيذ اقرب الى الكتاب واشبه لان الله تعالى قال فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا باب المضمضة من اللبن حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فدعا بماء فمضمض وقال ان له دسما وفي الباب عن سهل بن سعد وام سلمة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد راى بعض اهل العلم المضمضة من اللبن وهذا عندنا على الاستحباب ولم ير بعضهم المضمضة من اللبن باب في كراهية رد السلام غير متوضئ حدثنا نصر بن علي ومحمد بن بشار قالا نا ابو احمد عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر ان رجلا سلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وانما يكره هذا عندنا اذا كان على الغائط والبول وقد فسر بعض اهل العلم ذلك وهذا احسن شيء روي في هذا الباب وفي الباب عن المهاجر بن قنفذ وعبد الله بن حنظلة وعلقمة بن الشفواء وجابر والبراء باب ما جاء في سؤر الكلب حدثنا سوار بن عبد الله العنبري نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی فزارہ سے اُسنے ابی زید سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرے برتن میں کیا ہے میں نے کہا ہے نبیذ ہے پس فرمایا آپ نے کھجوریں طیب ہیں اور پانی پاک ہے۔ کہا راوی نے پس آپ نے اُس سے وضو کیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث روایت کیگئی ہے ابی زید سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو زید اہل حدیث کے نزدیک ضعیف آدمی ہے ہم اسکے واسطے سوائے اس حدیث کے کوئی اور حدیث نہیں پہچانتے اور بعض اہل علم نے نبیذ سے وضو کرنا جائز رکھا ہے انہیں میں سفیان ثوری وغیرہ ہیں۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبیذ سے وضو نہ کیا جاوے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا اسحاق نے اگر کوئی شخص اسکے ساتھ مبتلا ہو الپس اُسنے نبیذ سے وضو کیا اور تیمم کیا تو میرے نزدیک زیادہ پسند ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور قول اُس شخص کا کہ جسنے کہا ہے کہ نبیذ سے وضو نہ کیا جاوے[1] کتاب اللہ سے زیادہ قریب اور مشابہت رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے سو تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو مٹی پاک سے باب دودھ سے کلی کرنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پس پانی منگوایا اور اُس سے کلی کی اور فرمایا کہ اسکے واسطے چکناہٹ[2] ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ دودھ سے کلی کرنی چاہیے اور ہمارے نزدیک یہ حکم استحباب پر محمول ہے اور بعض نے دودھ سے کلی کرنے کو ضروری نہیں جانا باب حالت بے وضوگی میں سلام کے جواب دینے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہم سے نصر بن علی اور محمد بن بشار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو احمد نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس حالت میں کہ آپ پیشاب کر رہے تھے سلام دیا سو آپ نے اُسکو جواب نہ دیا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ہمارے نزدیک اُسی وقت ہی مکروہ ہے جبکہ آدمی پائخانہ اور پیشاب کی حالت میں ہو اور بعض اہل علم نے اسکی یہی تفسیر کی ہے اور یہ تمام حدیثوں سے عمدہ ہے جو اس باب میں مروی ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے مہاجر بن قنفذ اور عبد اللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن شفواء اور جابر اور براء سے رضی اللہ عنہم باب کتے کے جوٹھے کے بیان میں۔ حدیث کی ہم سے سوار بن عبد اللہ عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا سُنا میں نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے

[1] اور چونکہ یہ پانی نہیں ہے پس اس سے وضو نہ کیا جاوے ۱۲ [2] اس علت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس میں دہنیت ہوگی اُس سے کلی کرنی مستحب ہے ۱۲

قال یغسل الاناء اذا ولغ فیہ الکلب سبع مرات اُولاھن او اخرھن بالتراب واذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا ولم یذکر فیہ اذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ وفی الباب عن عبداللہ بن مغفل **باب** ماجاء فی سؤر الھرۃ **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن اسحاق ابن عبداللہ بن ابی طلحۃ عن حُمَیْدَۃَ ابْنَۃِ عُبَیْدِ بن رفاعۃ عن کبشۃ ابنۃ کعب بن مالک وکانت عند ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل علیہا قالت فسکبتُ لہ وضوء قالت فجاءت ھرۃ تشرب فاَصْغٰی لھا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرآنی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح وھو قول اکثر العلماء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم مثل الشافعی واحمد واسحاق لم یروا بسؤر الھرۃ باسًا وھذا احسن شیء فی ھذا الباب وقد جود مالک ھذا الحدیث عن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ ولم یات بہ احد اتم من مالک **باب** المسح علی الخفین

جس برتن میں کہ کتا پیے اوسکو سات[1] مرتبہ دہو یا جاوے پہلی مرتبہ یا آخر ساتھ مٹی کے اور جب بلی اُسمین پیے تو اوسکو ایک بار دہو یا جاوے - کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا - اور یہ حدیث کئی اور طریق سے بھی ابی ہریرہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوسکی روایت کی گئی ہے - اور اُسمین یہ ذکر نہیں کہ جب بلی اُسمین پیے تو اُسکو ایک بار دہو یا جاوے - اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے بھی **باب** بلی کے جوٹھے کے بیان میں - حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسٰے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا مالک بن انس نے اُنہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ سے اُسنے کبشہ بنت کعب بن مالک سے (اور یہ ابی قتادہ کے بیٹے کے نکاح میں تھی) یہ کہ ابا قتادہ گہر میں آنکلا - کہا کبشہ نے پس میں نے اُسکے واسطے ایک برتن میں پانی ڈالا پس ایک بلی آکر پینے لگی تو اُسنے اُسکے واسطے اُس برتن کو جھکا دیا تاکہ اُسنے اُس سے پیا - کہا کبشہ نے مجھے ابو قتادہ نے دیکھا کہ میری طرف دیکھ رہی ہے سو کہا اُسنے اے میری بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ نجس نہیں ہے - یہ تو اُن جانوروں سے ہے جو تمہارا آمد و رفت کرتے ہیں - یا فرمایا آپ نے الطوافات[2] - اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور یہی قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور من بعدہم کا مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کی کہ انہوں نے بلی کے جوٹھے سے کچھ خوف نہیں دیکھا اور یہ اس باب میں تمام حدیثوں سے اچھی ہے - اور جید کہا ہے امام مالک نے اس حدیث کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور کوئی شخص سوائے امام مالک کے اس حدیث کو پورے طور سے نہیں لایا - **باب** موزوں پر مسح کے بیان میں

[1] مالکی اور حنفی ظاہر اس حدیث کے مخالف ہیں کہا مالکیہ نے سات مرتبہ دہونا واجب ہے مگر مٹی کے ساتھ صاف کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ مٹی سے صاف کرنے کی بابت امام مالک نے کوئی روایت نقل نہیں کی قرافی انہیں سے کہتا ہے کہ جب صحیح روایتوں میں یہ حکم ثابت ہو چکا ہے تو بڑا تعجب ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہیں ہوتے امام مالک سے روایت ہے کہ برتن کا سات بار دہونا مستحب ہے اور اُسکے مقلدین کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ واجب ہے مگر یہ وجوب صرف زجر کے واسطے ہے کیونکہ کتا اُنکے نزدیک پاک ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جب الفاظ حقیقت لغوی اور شرعی میں دائر ہوں تو شرعی پر حمل ہوتے ہیں مگر جبکہ کوئی قرینہ یا دلیل اسکے خلاف پر قائم ہو - اور کہا حنفیہ نے نہ سات مرتبہ دہونا واجب ہے اور نہ مٹی کے ساتھ صاف کرنا واجب ہے - امام طحاوی وغیرہ نے انکی طرف سے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابو ہریرہ کا فتوٰے جو راوی اس حدیث کا ہے اسکے برخلاف ہے یعنی اُسنے حکم دیا ہے کہ تین بار دہو یا جاوے پس اسکے اس فتوٰی دینے سے ثابت ہوا کہ حکم سات مرتبہ دہونے کا منسوخ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ یہ حکم اُسکے نزدیک استحبابی ہو نہ وجوبی یا اُسکو یہ حدیث بھول گئی ہو پس احتمال سے نسخ ثابت نہیں ہو سکتا اور نیز ثابت ہو چکا ہے کہ ابو ہریرہ نے سات مرتبہ دہونے کا بھی فتوٰی دیا ہے اور یہ روایت جو ابو ہریرہ سے مروی ہے دوسری روایت سے جسمیں تین بار دہونے کا اُسنے فتوٰی دیا ہے قوی ہے دوسرا جواب حنفیہ نے اس حدیث کا یہ دیا ہے کہ پاخانہ نجاست میں کتے کے جوٹھے سے زیادہ نجس ہے جب اُسکو سات مرتبہ دہونے کی قید نہیں تو کتے کے جوٹھے کو بطریق اولٰی نہوگی - جواب اسکا یہ ہے کہ پلیدی میں زیادہ نجس ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ غلظت حکم میں بھی اُس سے زیادہ ہو - اور دوسرے یہ کہ یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے اور ایسے قیاس کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا کذا فی الفتح

[2] یا تو آپ نے طوافین کا لفظ فرمایا ہے یا طوافات کا معنی دونوں کے پھرنے والوں کے ہیں فقط مذکر و مونث کا فرق ہے یعنے یہ بلی تو اُن جانوروں سے ہے کہ ہر وقت تمہارے پاس آمد و رفت رکھنے میں جیسے بچاؤ مشکل ہے

حدثنا هناد نا وكيع عن الاعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث قال بال جرير بن عبد الله ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له اتفعل هذا قال وما يمنعني وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله قال وكان يعجبهم حديث جرير لان اسلامه كان بعد نزول المائدة وفي الباب عن عمر وعلي وحذيفة والمغيرة وبلال وسعد وابي ايوب وسلمان وبريدة وعمرو بن امية وانس وسهل بن سعد ويعلى بن مرة وعبادة بن الصامت واسامة بن شريك وابي امامة وجابر واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث جرير حديث حسن صحيح ويروى عن شهر بن حوشب قال رأيت جرير بن عبد الله توضأ ومسح على خفيه فقلت له في ذلك فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على خفيه فقلت له اقبل المائدة او بعد المائدة فقال ما اسلمت الا بعد المائدة **حدثنا** بذلك قتيبة نا خالد بن زياد الترمذي عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير و قال وروى بقية عن ابراهيم بن ادهم عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير وهذا حديث مفسر لان بعض من انكر المسح على الخفين تأول ان مسح النبي صلى الله عليه وسلم على الخفين كان قبل نزول المائدة وذكر جرير في حديثه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين بعد نزول المائدة

باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن سعيد بن مسروق عن ابراهيم التيمي عن عمرو بن ميمون عن ابي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل عن المسح على الخفين فقال للمسافر ثلث وللمقيم يوم وابو عبد الله الجدلي اسمه عبد بن عبد **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن علي وابي بكرة و وابي هريرة وصفوان بن عسال وعوف بن مالك وابن عمر وجرير

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے کہا اُسنے جریر بن عبداللہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پس اُس سے کسی نے کہا کیا آپ اسطرح کرتے ہو کہا اُسنے مجھے کیا چیز مانع ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے اسطرح کرتے دیکھا ہے۔ کہا راوی نے لوگوں کو حدیث جریر کی بہت پسند آتی تھی کیونکہ اسلام لانا اسکا بعد نازل ہونے سورۂ مائدہ[1] کے ہوا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور سعد اور ابی ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابی امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ کہا اُسنے دیکھا مینے جریر بن عبداللہ کو کہ اُسنے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پس مینے اُسکو اسکی بابت کہا تو اُسنے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر مینے اُس سے کہا کہ کیا قبل سورۂ مائدہ کے یا بعد سورہ مائدہ کے اُسنے کہا میں تو مسلمان ہی نہیں ہوا مگر بعد سورۂ مائدہ کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن زیاد ترمذی نے مقاتل بن حیان سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے جریر سے اور کہا اُسنے روایت کی بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے اُسنے مقاتل بن حیان سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے جریر سے۔ اور یہ حدیث تفسیر کیگئی ہے کہ جس شخص نے موزوں پر مسح کرنے کا انکار کیا ہے اُسنے اسکی یہ تاویل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نزول سورۂ مائدہ کے موزوں پر مسح کیا ہے اور جریر نے حدیث میں یہ ذکر کیا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد نزول سورۂ مائدہ کے موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے[2]۔

باب مسافر اور مقیم کے واسطے موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سعید بن مسروق سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے ابی عبداللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرنے کی بابت سوال کیے گئے سو فرمایا آپ نے واسطے مسافر کے تین دن اور واسطے مقیم کے ایک دن۔ اور ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی بکرہ اور ابی ہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے رضی اللہ عنہم

---

[1] لوگوں کو جریر کی حدیث پسند آنی کی وجہ یہ تھی کہ جریر بعد نزول سورۂ مائدہ کے مسلمان ہوا ہے اور وضو کا ذکر سورۂ مائدہ میں ہے اور جب اُسنے یہ روایت کی کہ آنحضرت نے موزوں پر مسح کیا ہے تو ثابت ہوا کہ حالت موزہ میں دھونا فرض نہیں، امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا ہے کہ مینے موزوں پر مسح کرنیکا حکم نہیں دیا مگر اُسوقت کہ میرے پاس صبح کی طرح دلیل واضح ہو گئی ۱۲

[2] اگر غور سے دیکھا جائے تو اس تاویل کو اُسکا یہ بیان کرنا سائل کے اُس سوال کے جواب میں کہ آنحضرت نے قبل نزول سورۂ مائدہ کے یا بعد نزول سورۂ مائدہ کے مسح کیا ہے کہ میں مسلمان بعد نزول سورۂ مائدہ کے ہوا ہوں اُس تاویل کو رد کرتا ہے ۱۲

حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن صفوان بن عسال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثة ایام ولیالیهن الا من جنابة ولکن من غائط وبول ونوم **قال** ابو عیسی هذا حدیث
حسن صحیح وقد روی الحکم بن عتیبة وحماد عن ابرهیم النخعی عن ابی عبد اللہ الجدلی عن خزیمة بن ثابت ولا یصح قال علی بن المدینی قال
یحیی قال شعبة لم یسمع ابرهیم النخعی عن ابی عبد اللہ الجدلی حدیث المسح وقال زائدة عن منصور کنا فی حجرة ابراهیم التیمی ومعنا ابرهیم
النخعی فحدثنا ابراهیم التیمی عن عمرو بن میمون عن ابی عبد اللہ الجدلی عن خزیمة بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسح علی
الخفین قال محمد احسن شئ فی هذا الباب حدیث صفوان بن عسال **قال** ابو عیسی وهو قول العلماء من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والتابعین ومن بعدهم من الفقهاء مثل سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق قالوا یمسح المقیم یوما ولیلة و
المسافر ثلاثة ایام ولیالیهن وقد روی بعض اهل العلم انهم لم یوقتوا فی المسح علی الخفین وهو قول مالك ابن انس والتوقیت اصح **باب**
فی المسح علی الخفین اعلاہ واسفله **حدثنا** ابو الولید الدمشقی نا الولید بن مسلم اخبرنی ثور بن یزید عن رجاء بن حیوة عن کاتب المغیرة
عن المغیرة بن شعبة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح اعلا الخف واسفله **قال** ابو عیسی وهذا قول غیر واحد من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبه یقول مالك والشافعی واسحاق وهذا حدیث معلول لم یسندہ عن ثور بن یزید غیر الولید
بن مسلم وسالت ابا زرعة ومحمدا عن هذا الحدیث فقالا لیس بصحیح لان ابن المبارك روی هذا عن ثور عن رجاء قال حدثت
عن کاتب المغیرة مرسل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیه المغیرة **باب** فی المسح علی الخفین علی ظاهرهما **حدثنا** علی بن حجر نا
عبد الرحمن ابن ابی الزناد عن ابیه عن عروة بن الزبیر عن المغیرة بن شعبة قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین
علی ظاهرهما **قال** ابو عیسی حدیث المغیرة حدیث حسن وهو حدیث عبد الرحمن ابن ابی الزناد عن ابیه عن عروة عن المغیرة
ولا نعلم احدا یذکر عن عروة عن المغیرة علی ظاهرهما غیرہ وهو قول غیر واحد من اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری واحمد قال محمد وکان مالك یشیر بعبد الرحمن ابن ابی الزناد

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے صفوان بن عسال سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے جبکہ ہم مسافر ہوتے تھے یہ کہ ہم تین دن اور راتین موزون کو نہ اُتارین مگر جنابت سے نہ پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے اُسنے ابی عبد اللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہیں کہا علی بن مدینی نے
کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے ابراہیم نخعی نے ابی عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی سنی نہیں ہے اور کہا زائدہ نے منصور سے کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرہ مین
تھے اور ہمارے پاس ابراہیم نخعی تھا سو حدیث کی ہمسے ابراہیم تیمی نے عمرو بن میمون سے اُسنے ابی عبد اللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اُسنے
نبی صلعم سے موزون پر مسح کرنے کے باب مین کہا محمد نے عمدہ حدیث صفوان بن عسال کی ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے اور یہی قول اہل علم صحابہ اور تابعین
اور بعد انکے فقیہون کا ہے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کے کہا انھون نے مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مسافر تین دن اور
تین راتین اور بعض اہل علم نے روایت کی ہے کہ موزون پر مسح کرنے مین وقت کی تعیین نہیں ہے اور یہ قول ہے مالک بن انس کا اور وقت معین کرنا صحیح ہے **باب**
موزون کے اوپر اور نیچے کیطرف مسح کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجھے ثور بن یزید
نے رجا بن حیوہ سے اُسنے مغیرہ کے کاتب سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلعم نے موزہ کے اوپر اور نیچے کیطرف مسح کیا **کہا** ابو عیسےٰ نے اور یہ قول ہے کئی
ایک صحابہ اور تابعین کا اور ساتھ اسی کے کہا ہے مالک اور شافعی اور اسحٰق نے اور یہ حدیث معلول ہے سوائے ولید بن مسلم کے کسی نے ثور بن یزید سے سند نہیں کیا
اور مینے ابو زرعہ اور محمد سے اس حدیث کی نسبت پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں اسلیے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کو ثور سے اُسنے رجا سے روایت
کیا ہے اور کہا اُسنے مجھے مغیرہ کے کاتب سے مرسل حدیث نبی صلعم سے پہونچی ہے اور اُسنے اسمین مغیرہ کا ذکر نہیں کیا **باب** موزون کے ظاہر پر مسح کرنے کے بیان مین **حدیث**
کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مینے نبی صلعم کو ظاہر موزون پر مسح
کرتے دیکھا ہے کہا ابو عیسےٰ نے مغیرہ کی حدیث حسن ہے اور حدیث عبد الرحمن بن ابی الزناد کی اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے مغیرہ سے اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے سوائے
اسکے واسطہ عروہ کے مغیرہ سے موزون کے ظاہر پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہو اور یہی قول ہے کئی ایک اہل علم کا اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری
اور احمد کہا محمد نے امام مالک عبد الرحمن بن ابی الزناد کی طرف اشارت کرتا تھا۔ یعنی ضعیف کہتا تھا۔

باب فی المسح علی الجوربین والنعلین **حدثنا** ہناد ومحمود بن غیلان قالا نا وکیع عن سفیان عن ابی قیس عن هزیل بن شرحبیل عن المغیرۃ بن شعبۃ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق قالوا یمسح علی الجوربین وان لم یکن نعلین اذا کانا ثخینین وفی الباب عن ابی موسی **باب** ماجاء فی المسح علی الجوربین والعمامۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان عن سلیمان التیمی عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن الحسن عن ابن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الخفین والعمامۃ قال بکر وقد سمعتہ من ابن المغیرۃ وذکر محمد بن بشار فی هذا الحدیث فی موضع اخر انہ مسح علی ناصیتہ وعمامتہ وقد روی هذا الحدیث من غیر وجہ عن المغیرۃ بن شعبۃ وذکر بعضهم المسح علی الناصیۃ والعمامۃ ولم یذکر بعضهم الناصیۃ سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول ما رایت بعینی مثل یحیی بن سعید القطان وفی الباب عن عمرو بن امیۃ وسلمان وثوبان وابی امامۃ **قال** ابوعیسی حدیث المغیرۃ بن شعبۃ حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منهم ابوبکر وعمر وانس وبه یقول الاوزاعی واحمد واسحاق قالوا یمسح علی العمامۃ قال سمعت الجارود بن معاذ یقول سمعت وکیع بن الجراح یقول ان مسح علی العمامۃ یجزئہ للاثر **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق عن ابی عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر قال سالت جابر بن عبد اللہ عن المسح علی الخفین فقال السنۃ یا ابن اخی وسالتہ عن المسح علی العمامۃ فقال مس الشعر وقال غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین لا یمسح علی العمامۃ الا ان یمسح براسہ مع العمامۃ وهو قول سفیان الثوری ومالک ابن انس وابن المبارک والشافعی

باب جرابون اور جوتون پر مسح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُنکو ابی قیس سے اُسنے ہزیل بن شرحبیل سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابون اور جوتون پر مسح کیا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہا انہون نے جرابون پر مسح کیا جاوے اگرچہ منعل نہون بشرطیکہ سخت ہون اور اس باب مین روایت ہی ابی موسیٰ سے بہی **باب** جرابون اور پگڑی پر مسح کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے سلیمان تیمی سے اُسنے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے حسن سے اُسنے ابن مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزون اور دستار مبارک پر مسح کیا کہا بکر نے مینے ابن مغیرہ سے واسطہ حسن کے سُنا ہی اور محمد بن بشار نے اس حدیث کے دوسری جگہہ مین یہ ذکر کیا ہی کہ آپ نے پیشانی اور دستار مبارک پر مسح کیا اور یہ حدیث کئی اور وجہ سے بہی مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہی۔ اور انمین سے بعض نے پیشانی اور دستار پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہی اور بعض نے پیشانی کا ذکر نہین کیا۔ سنا مینے احمد بن حسن سے کہ کہتا سُنا مینے احمد بن حنبل سے کہ کہتا مینے اپنی آنکھون سے یحییٰ بن سعید قطان کے مثل کوئی نہین دیکھا۔ اور اس باب مین روایت ہی عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن صحیح ہی اور یہ قول ہی کئی ایک[1] اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انمین سے حضرت ابوبکر اور عمر اور انس ہین اور ساتھ اسی کے کہتا ہی اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہ کہا انہون نے پگڑی پر مسح کیا جاوے کہا اور سُنا مینے جارود بن معاذ سے کہ کہتا سُنا مینے وکیع بن جراح سے کہ کہتا اگر کوئی شخص پگڑی پر مسح کرے تو اُسکو کافی ہو جاتا ہی کیونکہ حدیث مین ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے کہا اُسنے مینے جابر بن عبد اللہ سے موزون پر مسح کرنے کی بابت سوال کیا کہا اُسنے اے میرے بھتیجے یہ سنت ہی اور سوال کیا مینے اُس سے پگڑی پر مسح کرنے کی بابت تو اُسنے کہا بالون کو مس کر۔ اور کہا کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین سے کہ پگڑی پر مسح نہ کیا جاوے مگر یہ پگڑی پر مع سر کے مسح کرے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا

[1] کہا قاضی نے امام مالک اور ابوحنیفہ نے مطلقاً پگڑی پر مسح کرنے سے منع کیا ہی۔ اور سفیان ثوری اور داؤد اور احمد نے فقط پگڑی پر مسح کرنا کافی سمجھا ہی مگر امام احمد نے طہارت پر پگڑی باندھنے کا اعتبار کیا مثل موزون کے صاحب فتح نے کہا ہی جمہور کا مذہب یہ ہی کہ پیشانی پر مسح کرکے پگڑی پر کامل کرنا چاہیے یعنے پیشانی پر مسح کرکے بعد اُسکے جسقدر تمام حصہ سر سے باقی رہتا ہے وہ پگڑی پر کیا جاوے ایسا ہی مسلم کی روایت دلالت کرتی ہے فقط پگڑی پر مسح کرنا جمہور کے نزدیک جائز نہین ہے۔ تمام الحق الحقیق بعلہ یلیق۔ اور پیشانی پر مسح کرنے سے پہلے حصہ سر کی چوتھائی مراد ہی

حدثنا ھناد نا علی بن مسھر عن الاعمش عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرۃ عن بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین والخمار **باب** ما جاء فی الغسل من الجنابۃ **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس عن خالتہ میمونۃ قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا فاغتسل من الجنابۃ فاکفأ الاناء بشمالہ علی یمینہ فغسل کفیہ ثم ادخل یدہ فی الاناء فافاض علی فرجہ ثم دلک بیدہ الحائط او الارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجہہ و ذراعیہ فافاض علی راسہ ثلثا ثم افاض علی سائر جسدہ ثم تنحی فغسل رجلیہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ام سلمۃ وجابر وابی سعید وجبیر بن مطعم وابی ھریرۃ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابۃ بدأ بغسل یدیہ قبل ان یدخلھما الاناء ثم یغسل فرجہ ویتوضأ وضوءہ للصلوۃ ثم یشرب شعرہ الماء ثم یحثی علی راسہ ثلث حثیات **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وھذا الذی اختارہ اھل العلم فی الغسل من الجنابۃ انہ یتوضأ وضوءہ للصلوۃ ثم یفرغ علی راسہ ثلث مرات ثم یفیض الماء علی سائر جسدہ ثم یغسل قدمیہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقالوا ان انغمس الجنب فی الماء ولم یتوضأ اجزأہ وھو قول الشافعی واحمد واسحاق **باب** ھل تنقض المرأۃ شعرھا عند الغسل **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ایوب بن موسی عن المقبری عن عبد اللہ بن رافع عن ام سلمۃ قالت قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی امرأۃ اشد ضفر راسی افانقضہ لغسل الجنابۃ قال لا انما یکفیک ان تحثی علی راسک ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سائر جسدک الماء فتطھرین او قال فاذا انت قد تطھرت **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان المرأۃ اذا اغتسلت من الجنابۃ فلم تنقض شعرھا ان ذلک یجزئھا بعد ان تفیض الماء علی راسھا **باب** ما جاء ان تحت کل شعرۃ جنابۃ **حدثنا** نصر بن علی نا الحارث بن وجیہ نا مالک ابن دینار عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مسہر نے اعمش سے اُنہوں نے حکم سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اُنہوں نے کعب بن عجرہ سے اُنہوں نے بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور خمار[1] پر مسح کیا۔ **باب** جنابت کے غسل کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے کریب سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے اپنی خالہ میمونہ سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا پس آپ نے جنابت کا غسل کیا سو آپ نے بائیں ہاتھ سے دائیں پر برتن کو ٹیڑھا کیا اور ہاتھوں کو دھویا پھر ہاتھ مبارک کو برتن میں داخل کیا اور آپ نے ذکر پر پانی بہایا۔ پھر ہاتھ مبارک کو دیوار یا زمین پر ملا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور مُنہ اور بازوؤں کو دھویا۔ پھر سر پر تین بار پانی بہایا۔ بعد اسکے تمام جسم پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہوئے اور پاؤں کو دھویا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور جابر اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے غسل کرنے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے پھر ذکر کو دھوتے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر بالوں کو پانی پلاتے پھر سر پر تین چلو ڈالتے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی طریق کو اہل علم نے جنابت کے غسل میں اختیار کیا ہے کہ (اولاً) نماز کی طرح وضو کیا جاوے۔ پھر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا جاوے پھر تمام جسم پر پانی بہایا جاوے۔ پھر پاؤں دھوئے جاویں اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور کہا انہوں نے اگر جنبی پانی میں غوطہ مارے اور وضو نہ کرے تو اُسکو وہ غسل کافی ہو جاتا ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** کیا عورت نہانے کے وقت اپنے بالوں کو کھولے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ایوب بن موسےٰ سے اُنہوں نے مقبری سے اُنہوں نے عبد اللہ بن رافع سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ میں عورت ہوں اپنے سر کے بالوں کو سخت گوندھتی ہوں کیا میں اسکو غسل جنابت کے وقت کھول لیا کروں فرمایا آپ نے نہیں تجھے یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈال لے پھر تمام جسم پر پانی بہالے تو پاک ہو جائیگی یا فرمایا آپ نے اسوقت تو پاک ہو جائیگی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ عورت جب جنابت کا غسل کرے تو اپنے بالوں کو نہ کھولے تو یہ اسکو کافی ہو جاتا ہے بعد اسکے کہ سر پر پانی بہالے۔ **باب** اس بیان میں کہ ہر ایک بال کے نیچے جنابت ہے۔ **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے حارث بن وجیہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن دینار نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابو ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] خمار کے معنے اوڑھنی کے ہیں مگر مراد اس سے عمامہ ہے کیونکہ جیسا مرد اس سے سر ڈھانپتا ہے ایسا ہی عورت اوڑھنی سے۔

قال تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة وفي الباب عن علي وانس **قال** ابو عيسى حديث الحارث بن وجيه حديث
غريب لا نعرفه الا من حديثه وهو شيخ ليس بذلك وقد روى عنه غير واحد من الائمة وقد تفرد بهذا الحديث عن مالك بن دينار
ويقال الحارث بن وجيه ويقال ابن وجبة **باب** الوضوء بعد الغسل **حدثنا** اسماعيل بن موسى نا شريك عن ابي اسحاق
عن الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتوضأ بعد الغسل **قال** ابو عيسى هذا قول غير واحد من اصحاب النبي صلى
الله عليه وسلم والتابعين ان لا يتوضأ بعد الغسل **باب** ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى
نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة قالت اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته
انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا وفي الباب عن ابي هريرة وعبد الله بن عمرو ورافع بن خديج **حدثنا** هناد نا وكيع عن
سفيان عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب
الغسل **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح قال وقد روي هذا الحديث عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم
من غير وجه اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر
وعثمان وعلي وعائشة والفقهاء من التابعين ومن بعدهم مثل سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق قالوا اذا التقى الختانان وجب الغسل **باب** ما جاء ان الماء من الماء

کو فرمایا آپ نے ہر ایک بال کے نیچے جنابت ہے۔ پس بالوں کو دھوو اور بدن کو صاف کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور انس
رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسٰے نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے۔ ہم نہیں پہچانتے اسکو مگر اسی کی حدیث سے۔ اور یہ ایسا شیخ ہے کہ اعتبار کے
لائق نہیں۔ اور اس سے کئی اور اماموں نے بھی روایت کی ہے۔ اور مالک بن دینار سے منفرد ہوا ہے۔ اور کہا جاتا ہے اسکو حارث بن وجیہ اور ابن وجبہ
باب بعد غسل کے وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسٰی نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے اسود سے
اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد غسل کے وضو نہ کرتے تھے کہا ابو عیسٰے نے اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور
تابعین کا کہ بعد غسل کے وضو نہ کیا جاوے **باب** اس بیان میں کہ جب دونوں ختنے ملجائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ **حدیث** کی
ہمسے ابو موسٰے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن قاسم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے (کہا حضرت عائشہ رض نے) میںنے اور
رسول اللہ علیہ وسلم نے اِسطرح کیا اور نہا لئے۔ اور اِس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے۔
حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہوتا ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث
عائشہ صدیقہ کی حسن صحیح ہے کہا ترمذی نے یہ حدیث واسطہ عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی اور وجہ سے بھی روایت کی گئی ہے کہ جب
ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم صحابہ کا انمیں سے ابی بکر صدیق اور عمر اور عثمان
اور علی اور عائشہ اور اور کئی فقہائے تابعین اور من بعدہم سے ہیں مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہا انہوں نے
جب دونوں ختنے ملجائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے **باب** اس بیان میں کہ پانی پانی سے ہے

ف ۱ امام شافعی نے کتاب اُم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق غسل فرض کیا ہے کوئی ایسی چیز بیان نہیں کی جس سے غسل شروع کیا جاوے پس اب جسطرح نہانے والا نہائیگا
غسل اسکا کافی ہو جائیگا۔ بشرطیکہ تمام بدن پر پانی ڈال لے لیکن مختار یہی ہے کہ استحباباً پہلے پہل وضو کیا جاوے جیسا کہ نماز کے واسطے کیا جاتا ہے بعد اسکے غسل کرے اور یہ بھی احتمال ہے
کہ آنحضرت کا غسل کرنا اِس طور سے دلالت کرتا ہے کہ وضو کرنا غسل سے پہلے سنت مؤکدہ ہو ۱۲ ف ۲ کہا امام نووی نے معنی حدیث کے یہ ہیں کہ غسل کا واجب ہونا انزال پر موقوف نہیں
انزال ہو یا نہو غسل واجب ہو جاتا ہے بشرطیکہ دونوں ختنے یعنی مرد اور عورت کے آپس میں ملجائیں یہی مذہب ہے جمہور علماء کا ۱۲ ف ۳ یعنے نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے جمہور کا مذہب تو یہی ہے کہ حشفہ
غائب ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے انزال ہو یا نہو جیسا کہ حدیث دارقطنی وغیرہ میں آیا ہے اذا جلس بين شعبها الاربع ثم جهدها فقد وجب الغسل وان لم ينزل۔ اور بعض کا یہ مذہب ہے
کہ نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے دلیل اُنکی یہ حدیث ہے جو باب میں مذکور ہے کہ الماء من الماء، یعنے نہانا انزال سے واجب ہو جاتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا
بعد اُسکے منسوخ ہو گیا۔ یا یہ حکم احتلام کا ہے کہ حالت احتلام میں غسل تب واجب ہوتا ہے اگر انزال ہو ورنہ نہیں ۱۲

حدثنا احمد بن منيع نا عبد الله بن المبارك نا يونس بن يزيد عن الزهري عن سهل بن سعد عن ابي بن كعب قال انما كان الماء من الماء رخصة في اول الاسلام ثم نهي عنها حدثنا احمد بن منيع نا ابن المبارك نا معمر عن الزهري بهذا الاسناد مثله قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وانما كان الماء من الماء في اول الاسلام ثم نسخ بعد ذلك وهكذا روى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابي بن كعب ورافع بن خديج والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم على انه اذا جامع الرجل امرأته في الفرج وجب عليهما الغسل وان لم ينزلا حدثنا علي بن حجر نا شريك عن ابي الجحاف عن عكرمة عن ابن عباس قال انما الماء من الماء في الاحتلام قال ابو عيسى سمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول لم نجد هذا الحديث الا عند شريك وفي الباب عن عثمان بن عفان وعلي بن ابي طالب والزبير وطلحة وابي ايوب وابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الماء من الماء وابو الجحاف اسمه داود بن ابي عوف وروي عن سفيان الثوري قال نا ابو الجحاف وكان مرضيا باب فيمن يستيقظ و يرى بللا ولا يذكر احتلاما حدثنا احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط عن عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن الرجل يرى انه قد احتلم ولم يجد بللا قال لا غسل عليه قالت ام سلمة يا رسول الله هل على المرأة ترى ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال قال ابو عيسى وانما روى هذا الحديث عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر حديث عائشة في الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما وعبد الله ضعفه يحيى بن سعيد من قبل حفظه في الحديث وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين اذا استيقظ الرجل فرأى بلة انه يغتسل وهو قول سفيان واحمد وقال بعض اهل العلم من التابعين انما يجب عليه الغسل اذا كانت البلة بلة نطفة وهو قول الشافعي واسحاق واذا رأى احتلاما ولم ير بلة فلا غسل عليه عند عامة اهل العلم باب ما جاء في المني والمذي حدثنا محمد بن عمرو السواق البلخي نا هشيم عن يزيد عن ابي زياد ح

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن یزید نے زہری سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے اُنہوں نے ابی بن کعب سے کہا اُنہوں نے یہ جو حکم ہے کہ پانی پانی سے ہے اسکی رخصت ابتدا اسلام میں تھی پھر اس سے منع کیا گیا حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے ساتھ اسی اسناد کے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حکم جو ہے کہ پانی پانی سے ہے ابتدا اسلام میں تھا پھر بعد اسکے منسوخ ہوگیا۔ اور اسیطرح کئی اور لوگوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کی ہے انمین سے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ جب مرد عورت سے فرج میں جماع کرے تو اُن دونوں پر غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ دونوں کو انزال نہو حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابی الجحاف سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے یہ حکم جو ہے کہ پانی پانی سے ہے احتلام کے باب میں ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے سُنا مینے جارود سے کہ کہتا سُنا مینے وکیع سے کہ کہا ہمنے یہ حدیث شریک کے سوا اور کسی سے نہیں پائی اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابیطالب اور زبیر اور طلحہ اور ابی ایوب اور ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے پانی پانی سے ہے اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ حدیث کی ہمسے ابو الجحاف نے اور یہ اچھا آدمی ہے۔ باب بیچ حکم اُس شخص کے جو نیند سے بیدار ہو اور تری کو دیکھتا ہے اور احتلام کو یاد نہیں رکھتا حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن خالد خیاط نے عبد اللہ بن عمر سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے قاسم بن محمد سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس مرد کی بابت سوال کیے گئے جو تری کو پاتا ہے اور احتلام کو یاد نہیں رکھتا فرمایا آپ نے غسل کرے اور اُس مرد کی بابت سوال کیے گئے کہ وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ مجھے احتلام ہوگیا ہے اور تری کو نہیں پاتا فرمایا آپنے اُسپر غسل نہیں ہے کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ کیا عورت پر جب یہ خواب دیکھے غسل ہے فرمایا آپ نے ہاں اسلیے کہ عورتیں مردوں کی بہنیں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے طریق عائشہ سے روایت کیا ہے اُس مرد کے حق میں جو تری کو پاتا ہے اور احتلام کو یاد نہیں رکھتا اور عبد اللہ کو یحییٰ بن سعید نے ضعیف کیا ہے حدیث میں حافظہ کی جہت سے۔ اور یہ قول کئی اہل علم کا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے کہ جب آدمی بیدار ہو اور تری کو دیکھے تو غسل کرے اور یہی قول سفیان ثوری اور امام احمد کا۔ اور بعض اہل علم نے تابعین سے کہا ہے کہ غسل اُسپر اُسوقت واجب ہوتا ہے کہ جب تری تری نطفہ کی ہو اور یہ قول ہے امام شافعی اور اسحٰق کا اور جب کسی نے خواب میں احتلام دیکھا اور تری کو نہیں دیکھا تو اُسپر عام اہل علم کے نزدیک غسل نہیں ہے باب منی اور مذی کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو سواق بلخی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے یزید بن ابی زیاد

ف۱ آپ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنے فرش پر بعد جاگنے کے تری یعنی منی پاوے اور اسکو احتلام کا ہونا یاد نہو تو غسل واجب ہے یا نہیں فرمایا آپ نے غسل واجب ہے دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ مجھے احتلام ہوگیا ہے اور تری یعنی منی فرش پر نہیں ہے کیا اُسپر غسل واجب ہے فرمایا آپ نے نہیں اور یہ جواب اسلیے ہے کہ عورتیں مردوں کی بہنیں ہیں یعنی پیدائش میں اُنکی مثل ہیں۔ بس اُنکے احکام اُنپر بھی جاری ہونگے

وثنا محمود بن غیلان نا حسین الجعفی عن زائدة عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی قال سالت النبی صلی الله علیه وسلم عن المذی فقال من المذی الوضوء
ومن المنی الغسل وفی الباب عن المقداد بن الاسود وابی بن کعب قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه من المذی الوضوء ومن المنی
الغسل وهو قول عامة اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق **باب** فی المذی
یصیب الثوب **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن سعید بن عبید هو ابن السباق عن ابیه عن سهل بن حنیف قال کنت
القی من المذی شدة وعناء فکنت اکثر منه الغسل فذکرت ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم وسالته عنه فقال انما یجزئک من ذلک
الوضوء قلت یا رسول الله کیف بما یصیب ثوبی منه قال یکفیک ان تاخذ کفا من ماء فتنضح به ثوبک حیث تری انه اصاب منه
قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح ولا نعرف مثل هذا وقد اختلف اهل العلم فی المذی یصیب الثوب فقال بعضهم لا یجزی الا الغسل وهو
قول الشافعی واسحاق وقال بعضهم یجزئه النضح وقال احمد ارجو ان یجزئه النضح بالماء **باب** فی المنی یصیب الثوب **حدثنا** هناد
نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن همام بن الحارث قال ضاف عائشة ضیف فامرت له بملحفة صفراء فنام فیها فاحتلم فاستحیی ان یرسل الیها
وبها اثر الاحتلام فغمسها فی الماء ثم ارسل بها فقالت عائشة لم افسد علینا ثوبنا انما کان یکفیه ان یفرکه باصابعه وربما فرکته من ثوب رسول الله صلی الله
علیه وسلم باصابعی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من الفقهاء مثل سفیان واحمد واسحاق قالوا فی المنی یصیب الثوب یجزئه
الفرک وان لم یغسل وهکذا روی عن منصور عن ابراهیم عن همام بن الحارث عن عائشة مثل روایة الاعمش وروی ابو معشر هذا الحدیث عن
ابراهیم عن الاسود عن عائشة وحدیث الاعمش اصح **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معاویة عن عمرو بن میمون بن مهران عن سلیمان بن یسار عن عائشة انها غسلت منیا من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم

صحیح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے حسین جعفی نے زائدہ سے اُسنے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اُسنے علی سے
کہا اُسنے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے۔ اور اس باب مین روایت
ہے مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے بواسطہ حضرت علی رضہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کئی وجہ سے کہ مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے اور یہ قول ہے عام اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے
امام شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** مذی کے بیان مین جو کپڑے کو لگجائے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے
سعید بن عبید سے جو بیٹا سباق کا ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سہل بن حنیف سے کہ کہا اُسنے مین مذی سے شدت اور رنج بہت دیکھتا تھا اور اُس سے
بہت غسل کرتا تھا پس مینے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کی اور آپ سے اُسکی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے تجھ کو اس سے
تو وضو ہی کافی ہے مینے کہا یا رسول اللہ کس طرح ہے حال اُسکا جو اُس سے میرے کپڑے کو لگجائے فرمایا آپ نے تجھے یہ کافی ہے کہ پانی کا ایک چلو کپڑے
اور کپڑے پر چھڑک دے جہان تو دیکھے کہ وہ لگی ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نہین پہچانتے ہم مثل اس حدیث کو مگر حدیث محمد بن اسحٰق سے جو
مذی مین ہے مثل اسکی۔ اور اہل علم کا مذی مین اختلاف ہے جو کپڑے مین لگجائے سو بعض نے کہا ہے سوائے غسل کے کفایت نہین ہوسکتی اور یہ قول ہے امام
شافعی اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے اسکو چھڑکنا ہی کافی ہوجاتا ہے۔ اور کہا امام احمد نے مین امید رکھتا ہون کہ اُسکو پانی کے ساتھ چھڑکنا کافی ہوجاتا
ہے **باب** حکم منی مین جو کپڑے کو پہونچ جاوے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام
بن حارث سے کہا اُسنے حضرت عائشہ رضہ کے پاس ایک مہمان آیا سو حضرت عائشہ رضہ نے اُسکے واسطے ایک چادر زرد کا حکم دیا سو وہ شخص اُسمین سو رہا
اور محتلم ہوگیا اور اُسنے وہ (کپڑا) حضرت عائشہ کی طرف بھیجنے سے اُس حالت مین کہ اُسمین اثر احتلام کا ہو شرم کی پس اُسنے وہ کپڑا پانی مین ڈبو دیا پھر
اُسکو بھیجدیا۔ سو حضرت عائشہ رضہ نے کہا کیون اُسنے ہمارے کپڑے کو خراب کیا اُسکو تو انگلیون کے ساتھ چھیلنا ہی کافی تھا اور بسا اوقات مینے
اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے چھیلا ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک فقہا کا مثل سفیان ثوری
اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہا اونہون نے منی جو کپڑے کو لگجائے اُسکو چھیلنا کافی ہے۔ اگرچہ اُسکو نہ دھووے۔ اور ایسا ہی روایت کی گئی ہے منصور
سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے اُسنے عائشہ سے مثل روایت اعمش کی۔ اور روایت کی ہے ابو معشر نے اس حدیث کو ابراہیم سے اُسنے
اسود سے اُسنے عائشہ سے۔ اور حدیث اعمش کی زیادہ صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمرو بن میمون بن
مہران سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا۔

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح وحديث عائشة انها غسلت منيا من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بمخالف لحديث الفرك وانكان الفرك يجزئ فقد يستحب للرجل ان لا يرى على ثوبه اثره قال ابن عباس المني بمنزلة المخاط فامطه عنك ولو باذخرة **باب** في الجنب ينام قبل ان يغتسل

حدثنا هناد نا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي اسحاق عن الاسود عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم ينام وهو جنب ولا يمس ماء **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن ابي اسحاق نحوه **قال** ابو عيسى وهذا قول سعيد بن المسيب وغيره وقد روى غير واحد عن الاسود عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يتوضأ قبل ان ينام وهذا اصح من حديث ابي اسحاق عن الاسود وقد روى عن ابي اسحاق هذا الحديث شعبة والثوري وغير واحد ويرون ان هذا غلط من ابي اسحاق **باب** في الوضوء للجنب اذا اراد ان ينام **حدثنا** محمد بن المثنى نا يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر انه سئل النبي صلى الله عليه وسلم اينام احدنا وهو جنب قال نعم اذا توضأ وفي الباب عن عمار وعائشة وجابر وابي سعيد وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث عمر احسن شيء في هذا الباب واصح وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق قالوا اذا اراد الجنب ان ينام توضأ قبل ان ينام **باب** ما جاء في مصافحة الجنب **حدثنا** اسحاق بن منصور نا يحيى بن سعيد القطان نا حميد الطويل عن بكر بن عبد الله المزني عن ابي رافع عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم لقيه وهو جنب قال فانخنست فاغتسلت ثم جئت فقال اين كنت او اين ذهبت قلت اني كنت جنبا قال ان المؤمن لا ينجس

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث عائشہ کی یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا منی کے چھیلنے کی حدیث کے مخالف نہیں ہے اگرچہ چھیلنا منی کا کافی ہو جاتا ہے سو مرد کے لیے مستحب یہ ہے کہ اسکا اثر کپڑے پر نہ دیکھے کہا ابن عباس نے منی تھوک کی مثل ہے سو اسکو اپنے بدن سے دور کر اگرچہ ساتھ اذخر کے ہو **باب** اس بیان میں کہ جنبی نہانے سے پہلے سو رہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے تھے اس حالت میں کہ جنبی ہوتے اور پانی کو نہ چھوتے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے مثل اسکی کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب وغیرہ کا اور روایت کی ہے کئی اور لوگوں نے بھی اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرتؐ سونے سے پہلے وضو کر لیتے تھے۔ اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابی اسحاق کی حدیث سے جو اسود سے مروی ہے اور یہ حدیث شعبہ اور ثوری اور کئی اور لوگوں نے ابی اسحاق سے روایت کی ہے۔ اور کہا کہ یہ حدیث ابی اسحاق سے غلط ہے۔ **باب** جنبی کے وضو کے بیان میں کہ جب وہ سونے کا ارادہ کرے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر رضہ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا کوئی ہم میں سے حالت جنب میں سو رہے فرمایا آپ نے ہاں جبکہ وضو کر لے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار اور عائشہ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی اس باب میں سب سے حسن اور صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ کہا انہوں نے جب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کر لے۔ **باب** جنبی سے مصافحہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہم سے حمید طویل نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے اُس حالت میں کہ میں جنبی تھا کہا ابو ہریرہ نے پس میں پیچھے ہٹ گیا اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ نے تو کہاں تھا یا فرمایا آپ نے تو کہاں گیا تھا میں نے کہا میں جنبی تھا۔ فرمایا آپ نے مومن نجس نہیں ہوتا۔

سلہ یعنی فی ذاتہ حالت حیات اور ممات میں نجس نہیں ہوتا مگر اُس نجاست سے جو عارضی ہو مثل پاخانہ اور پیشاب کے۔ ظاہر اس کلام سے یہ معلوم ہوتا کہ مومن نجس نہیں ہوتا اور کافر نجس ہو جاتا ہے جیسا کہ اہل ظاہر کا مذہب ہے دلیل انکی یہ آیت ہے انما المشرکون نجس جمہور نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا مراد اس سے ظاہری اعضا میں کیونکہ عادتاً نجاست سے پرہیز کرتا ہے بخلاف مشرک کے کہ وہ نجاست سے محافظت نہیں کرتا اور آیت کا جواب یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ وہ اعتقاد میں نجس ہیں دلیل انکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز رکھا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ انکے پسینے سے بچاؤ اس شخص کا جو انکے ساتھ مجامعت کرتا ہو ممکن نہیں۔ پس ایسے امور سے شرع نے ان پر نہانا واجب نہیں کیا۔ پس معلوم ہوا کہ آدمی زندہ نجس العین نہیں ہے۔ کیونکہ عورتوں اور مردوں میں کچھ فرق نہیں ہے ۱۲ فتح الباری۔

وفي الباب عن حذيفة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد رخص غير واحد من اهل العلم في مصافحة الجنب ولم يروا بعرق الجنب والحائض باسًا **باب** ما جاء في المراة ترى في المنام مثل ما يرى الرجل **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب بنت ابي سلمة عن ام سلمة قالت جاءت ام سليم ابنة ملحان الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان الله لا يستحيي من الحق فهل على المراة تعني غسلا اذا هي رات في المنام مثل ما يرى الرجل قال نعم اذا هي رات الماء فلتغتسل قالت ام سلمة قلت لها فضحت النساء يا ام سليم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول عامة الفقهاء ان المراة اذا رات في المنام مثل ما يرى الرجل فانزلت ان عليها الغسل وبه يقول سفيان الثوري والشافعي وفي الباب عن ام سليم وخولة وعائشة وانس **باب** في الرجل يستدفئ بالمراة بعد الغسل **حدثنا** هناد نا وكيع عن حريث عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت ربما اغتسل النبي صلى الله عليه وسلم من الجنابة ثم جاء فاستدفا بي فضممته الي ولم اغتسل **قال** ابو عيسى هذا حديث ليس باسناده باس وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ان الرجل اذا اغتسل فلا باس بان يستدفئ بامراته وينام معها قبل ان تغتسل المراة وبه يقول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق **باب** التيمم للجنب اذا لم يجد الماء **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن عمرو بن بجدان عن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الصعيد الطيب طهور المسلم وان لم يجد الماء عشر سنين فاذا وجد الماء فليمسه بشرته فان ذلك خير وقال محمود في حديثه ان الصعيد الطيب وضوء المسلم وفي الباب عن ابي هريرة وعبد الله بن عمرو وعمران بن حصين **قال** ابو عيسى وهكذا روى غير واحد عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن عمرو بن بجدان عن ابي ذر وقد روى هذا الحديث ايوب عن ابي قلابة عن رجل من بني عامر عن ابي ذر ولم يسمه وهذا حديث حسن وهو قول عامة الفقهاء ان الجنب والحائض اذا لم يجدا الماء تيمما وصليا

اور اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی ایک اہل علم نے جنبی کے مصافحہ کرنے میں رخصت دی ہے اور انہوں نے جنبی اور حائض کے پسینے سے کچھ خوف دیکھا ہے **باب** اس بیان میں کہ عورت خواب دیکھے جیسا کہ مرد خواب میں دیکھتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ کہا انہوں نے ام سلیم ملحان کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے شرم نہیں کرتا سو آپ فرمائیے کہ کیا عورت پر ہے یعنی نہانا جب وہ خواب میں دیکھے مثل اسکے کہ مرد لوگ دیکھتا ہے فرمایا آپ نے ہاں جب وہ پانی دیکھ لے تو غسل کرے۔ کہا ام سلمہ نے میں نے اس عورت سے کہا اے ام سلیم تو نے عورتوں کو شرمندہ کر دیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے عامہ فقہا کا کہ جب عورت خواب میں دیکھے مثل اسکے کہ مرد دیکھتا ہے پس اسکو انزال ہو جائے تو اسپر غسل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہ اور انس سے رضی اللہ عنہم **باب** اس مرد کے بیان میں جو بعد غسل کے عورت کے ساتھ گرمی لیتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حریث سے اسنے شعبی سے اسنے مسروق سے انہوں نے عائشہ رض سے کہا انہوں نے کئی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کا غسل کیا پھر آئے اور میرے ساتھ گرمی لی میں نے آپ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ ایسی حدیث ہے کہ اسکی اسناد میں کچھ خوف نہیں ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین کا کہ مرد جب غسل کر لے تو اسکو خوف نہیں کہ اپنی عورت کے ساتھ گرمی حاصل کرے اور عورت کے نہانے سے پہلے اسکے ساتھ سو رہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جنبی کے تیمم کے بیان میں جب کہ وہ پانی کو نہ پائے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے خالد الحذا سے انہوں نے ابی قتادہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مٹی پاک مسلمان کے لئے طہارت ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے سو جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہونچائے کیونکہ یہ بہتر ہے[1] اور کہا محمود نے اپنی حدیث میں مٹی پاک وضو مسلمان کا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی طرح ہی روایت کی ہے کئی ایک اور لوگوں نے بھی خالد بن حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ابی ذر سے۔ اور نیز روایت کیا اس حدیث کو ایوب نے ابی قلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی عامر سے تھا۔ انہوں نے ابی ذر سے اور ابی قلابہ نے اس مرد کا نام نہیں لیا۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ قول ہے عامہ فقہا کا۔ کہ جنبی اور حائض جب پانی نہ پائیں تو تیمم کریں اور نماز پڑھیں

---

[1] بہتر بمقابلے وجوب کے نہیں ہے کہ تو تیمم ہو کر وضو کرنا وقت دیکھنے پانی کے واجب نہیں نظیر اسکی یہ آیت ہے اصحاب الجنۃ یومئذ خیر مستقرا

عن ابن مسعود انہ کان لا یری التیمم للجنب وان لم یجد الماء ویروی عنہ انہ رجع عن قولہ فقال تیمم اذا لم یجد الماء وبہ یقول سفیان الثوری ومالک والشافعی واحمد واسحاق **باب** فی المستحاضۃ **حدثنا** ھناد نا وکیع وعبدۃ وابو معاویۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت جاءت فاطمۃ ابنۃ ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطھر افادع الصلوۃ قال لا انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی قال ابو معاویۃ فی حدیثہ وقال توضئی لکل صلوۃ حتی یجیئ ذلک الوقت وفی الباب عن ام سلمۃ **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وھو قول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبہ یقول سفیان الثوری ومالک وابن المبارک والشافعی ان المستحاضۃ اذا جاوزت ایام اقرائھا اغتسلت وتوضأت لکل صلوۃ **باب** ماجاء ان المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوۃ **حدثنا** قتیبۃ نا شریک عن ابی الیقظان عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی المستحاضۃ تدع الصلوۃ ایام اقرائھا التی کانت تحیض فیھا ثم تغتسل وتتوضأ عند کل صلوۃ وتصوم وتصلی **حدثنا** علی بن حجر انا شریک نحوہ بمعناہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث قد تفرد بہ شریک عن ابی الیقظان وسألت محمدا عن ھذا الحدیث وقلت عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ جد عدی ما اسمہ فلم یعرف محمد اسمہ وذکرت لمحمد قول یحیی بن معین ان اسمہ دینار فلم یعبأ بہ وقال احمد واسحاق فی المستحاضۃ ان اغتسلت لکل صلوۃ ھو احوط لھا وان توضأت لکل صلوۃ اجزاھا وان جمعت بین الصلوتین بغسل اجزأھا **باب** فی المستحاضۃ انھا تجمع بین الصلوتین بغسل واحد **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا زھیر بن محمد عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابراھیم بن محمد بن طلحۃ عن عمہ عمران بن طلحۃ عن امہ حمنۃ ابنۃ جحش قالت کنت استحاض حیضۃ کبیرۃ شدیدۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت جحش فقلت یا رسول اللہ انی استحاض حیضۃ کبیرۃ شدیدۃ فما تامرنی فیھا فقد منعتنی الصیام والصلوۃ قال انعت لک الکرسف

اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ وہ جنبی کے لیے تیمم جائز نہیں رکھتا تھا۔ اگرچہ پانی نہ پاوے۔ اور اسکا رجوع کرنا بھی اپنے قول سے مروی ہے۔ سو کہا کہ جب پانی نہ پاوے تو تیمم کرے۔ اور ساتھ اسکے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ **باب** استحاضہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور عبدہ اور ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے اباپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں عورت ہوں مجھے اسقدر استحاضہ آتا ہے کہ میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز کو چھوڑ دوں فرمایا آپ نے کہ نہیں یہ تو ایک رگ ہے اور حیض نہیں سو جب حیض کا وقت آوے تو نماز کو چھوڑ دے اور جب جاتا رہے تو اپنے بدن سے خون کو دھو اور نماز پڑھ کہا ابو معاویہ نے اپنی حدیث میں اور فرمایا آپ نے ہر نماز کے لیے جو وقت اُسکا آوے تو وضو کر لیا اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسکے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کہ جب عورت مستحاضہ کے دن حیض کے گذر جائیں تو نہالے اور ہر ایک نماز کے لیے وضو کرے **باب** اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر ایک نماز کے لیے وضو کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی الیقظان سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مستحاضہ کے حق میں کہ اپنے حیض کے دنوں میں جنمیں وہ حائض ہوتی ہے وہ نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر ایک نماز کے واسطے وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مثل اُسکے ساتھ اُسی معنی کے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو فقط شریک ہی نے ابی الیقظان سے روایت کیا ہے اور میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا اور کہا کہ عدی بن ثابت جو بواسطے باپ کے اپنے دادا سے راوی ہے اسکے دادا کا نام کیا ہے پس محمد نے اُسکے نام کو نہ پہچانا اور میں نے محمد سے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ نام اُسکا دینار ہے سو اُسنے اسکا اعتبار بھی نہ کیا۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے حق میں اگر ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرے تو اُسکے لیے احتیاط ہے اور اگر ہر ایک نماز کے واسطے وضو کرے تو اسکو کافی ہو جاتا ہے۔ اور دو نمازوں کو ایک غسل سے جمع کرے تو بھی اُسکو کافی ہو جاتا ہے **باب** اس بیان میں کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازوں کو جمع کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن عقیل سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے اپنے چچا عمران بن طلحہ سے اُسنے اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے کہ کہا اُسنے مجھے استحاضہ بہت سخت آیا کرتا تھا سو میں نبی صلعم کے پاس فتویٰ طلب کرنے اور آپکو خبر دینے کے واسطے آئی۔ پس میں نے آپکو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں پایا سو میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ بہت سخت آتا ہے۔ سو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں سمجھے تو اُسنے نماز اور روزے سے منع کر دیا ہے فرمایا آپ نے میں نے تیرے لیے کرسف پسند کیا ہے

فانہ یذہب الدم قالت ہو اکثر من ذلک قال فتلجمی قالت ہو اکثر من ذلک قال فاتخذی ثوبا قالت ہو اکثر من ذلک انما اثج ثجا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سآمرک بامرین ایہما صنعت اجزأ عنک فان قویت علیہما فانت اعلم فقال انما ہی رکضۃ من الشیطن فتحیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ ثم اغتسلی فاذا رأیت انک قد طہرت واستنقأت فصلی اربعۃ وعشرین لیلۃ او ثلثۃ وعشرین لیلۃ وایامہا وصومی وصلی فان ذلک یجزیک وکذلک فافعلی کما تحیض النساء وکما یطہرن لمیقات حیضہن وطہرہن فان قویت علی ان تؤخری الظہر وتعجلی العصر ثم تغتسلین حین تطہرین تصلین الظہر والعصر جمیعا ثم تؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلوتین فافعلی وتغتسلین مع الصبح وتصلین وکذلک فافعلی وصومی ان قویت علی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو اعجب الامرین الیّ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح ورواہ عبید اللہ بن عمرو الرقی وابن جریج وشریک عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابراہیم بن محمد بن طلحۃ عن عمہ عمران عن امہ حمنۃ الا ان ابن جریج یقول عمر بن طلحۃ والصحیح عمران بن طلحۃ وسألت محمدا عن ہذا الحدیث فقال ہو حدیث حسن وہکذا قال احمد بن حنبل ہو حدیث حسن صحیح وقال احمد واسحاق فی المستحاضۃ اذا کانت تعرف حیضہا باقبال الدم وادبارہ فاقبالہ ان یکون اسود وادبارہ ان یتغیر الی الصفرۃ فالحکم فیہا علی حدیث فاطمۃ بنت ابی حبیش وان کانت المستحاضۃ لہا ایام معروفۃ قبل ان تستحاض فانہا تدع الصلوۃ ایام اقرائہا ثم تغتسل وتتوضأ لکل صلوۃ وتصلی واذا استمر بہا الدم ولم یکن لہا ایام معروفۃ ولم تعرف الحیض باقبال الدم وادبارہ فالحکم لہا علی حدیث حمنۃ بنت جحش وقال الشافعی المستحاضۃ اذا استمر بہا الدم فی اول ما رأت فدامت علی ذلک فانہا تدع الصلوۃ ما بینہا وبین خمسۃ عشر یوما فاذا طہرت فی خمسۃ عشر یوما او قبل ذلک فانہا ایام حیض فاذا رأت الدم اکثر من خمسۃ عشر یوما فانہا تقضی صلوۃ اربعۃ عشر یوما ثم تدع الصلوۃ بعد ذلک اقل ما تحیض النساء وہو یوم ولیلۃ

کیونکہ وہ خون کو دور کر دیتا ہے۔ کہا اُسنے وہ اُس سے زیادہ ہے۔ فرمایا آپ نے پس لجام میں لے۔ کہا اُسنے وہ اُس سے بھی زیادہ ہے فرمایا آپ اُسکے نیچے کپڑا رکھ کہا اُسنے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ میں تو کثرت سے خون بہاتی ہوں۔ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تجھے دو امر بتلاتا ہوں کہ اُنمیں سے جونسا تو کریگی وہ تجھے کافی ہو جاویگا۔ پس اگر تو دونوں پر قادر ہے تو تو اچھا جانتی ہے۔ فرمایا آپ نے تحقیق یہ تو شیطان کی چھیڑ ہے تو اللہ کے علم میں چھ دن یا سات دن حیض منا پھر غسل کر لیں جب تو معلوم کرلے کہ میں پاک اور صاف ہو گئی ہوں تو چوبیس راتیں یا تئیس رات اور دن نماز پڑھ اور روزے رکھ اور نماز پڑھ سو یہ تجھے کافی ہو جاویگا۔ اور ایسا ہی جیسا کہ عورتیں حائض ہوتی ہیں اور جیسا کہ حیض اور طہر کے وقت پر پاک ہوتی ہیں۔ اور اگر تو اس بات پر قادر ہو کہ ظہر کو مؤخر کرے اور عصر کو جلدی کرے پھر تو غسل کرے جب تو پاک ہووے اور جمع کرکے ظہر اور عصر کی نماز پڑھے پھر مؤخر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے عشا کو پھر تو غسل کر اور جمع کر درمیان دونوں نمازوں کے اور غسل کر وقت صبح کے اور نماز پڑھ اور ایسا ہی کر اور روزے رکھ اگر تو اسپر قادر ہو سکے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں کاموں سے میرے نزدیک بہتر ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے اپنے چچا عمران سے اُسنے اپنی والدہ حمنہ سے (اسیطرح) مگر ابن جریج کہتا ہے عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور اس حدیث کی بابت میں نے محمد سے سوال کیا اُسنے کہا یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے حق میں جبکہ وہ اپنے حیض کو پہچانے ساتھ آنے خون کے اور جانے اُسکے کے۔ اور آنا اُسکا یہ ہے کہ وہ سیاہ ہوتا ہے اور جانا اُسکا یہ ہے کہ وہ زردی کی طرف متغیر ہو جاتا ہے پس حکم اُسمیں حدیث فاطمہ بنت ابی حبیش کا ہے اور اگر مستحاضہ کے واسطے مستحاضہ ہونے سے پہلے ایام حیض کے معروف ہوں تو وہ حیض کے دنوں میں نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے اور جب اُسکو خون مسلسل جاری رہے اور اُسکے ایام حیض کے معروف نہوں اور حیض کو ساتھ آنے خون کے اور جانے کے پہچانتی نہو۔ پس حکم اُسکے واسطے اوپر حدیث حمنہ بنت جحش کے ہے۔ اور کہا امام شافعی نے مستحاضہ کے حق میں کہ جب وہ خون پہلی مرتبہ دیکھے کہ ہمیشہ جاری ہو گیا اور اسی حالت پر ہمیشہ رہا تو وہ پہلے دن سے لیکر پندرہ دن تک نماز چھوڑ دے پس اگر پندرہ دن یا قبل اسکے پاک ہو گئی تو وہ اُسکے ایام حیض کے ہونگے اور اگر اُسنے پندرہ دن سے زیادہ خون دیکھا تو وہ چودہ دن کی نماز قضا کرے پھر بعد اسکے بہت تھوڑے دن جنمیں عورتوں کو حیض آتا ہے نماز کو چھوڑ دے یعنی ایک دن رات

قال ابو عيسى واختلف اهل العلم في اقل الحيض واكثره فقال بعض اهل العلم اقل الحيض ثلث واكثره عشرة وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وبه ياخذ ابن المبارك وروي عنه خلاف هذا وقال بعض اهل العلم منهم عطاء بن ابي رباح اقل الحيض يوم وليلة واكثره خمسة عشر وهو قول الاوزاعي ومالك والشافعي واحمد واسحاق وابي عبيدة باب ما جاء في المستحاضة انها تغتسل عند كل صلوة حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة انها قالت استفتت ام حبيبة ابنة جحش رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني استحاض فلا اطهر افادع الصلوة فقال لا انما ذلك عرق فاغتسلي ثم صلي فكانت تغتسل لكل صلوة قال قتيبة قال الليث لم يذكر ابن شهاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ام حبيبة ان تغتسل عند كل صلوة ولكنه شئ فعلته هي قال ابو عيسى ويروى هذا الحديث عن الزهري عن عمرة عن عائشة قالت استفتت ام حبيبة بنت جحش وقد قال بعض اهل العلم المستحاضة تغتسل عند كل صلوة وروى الاوزاعي عن الزهري عن عروة وعمرة عن عائشة باب ما جاء في الحائض انها لا تقضي الصلوة حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن معاذة ان امرأة سالت عائشة قالت اتقضي احدينا صلوتها ايام محيضها فقالت احرورية انت قد كانت احدينا تحيض فلا تؤمر بقضاء قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن عائشة من غير وجه ان الحائض لا تقضي الصلوة وهو قول عامة الفقهاء لا اختلاف بينهم في ان الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلوة باب ما جاء في الجنب والحائض انهما لا يقرأن القرأن حدثنا علي بن حجر والحسن بن عرفة قالا نا اسماعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرأن وفي الباب عن علي قال ابو عيسى حديث ابن عمر لا نعرفه الا من حديث اسمعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقرأ الجنب ولا الحائض وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق

کہا ابو عیسیٰ نے اہل علم کا اقل مدت حیض اور اکثر میں آپسمیں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے اقل مدت حیض کی تین دن ہے اور اکثر اسکی دس دن اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل علم کوفہ کا اور ساتھ اسی کے ابن مبارک تمسک کرتا ہے اور ان سے خلاف اسکا بھی مروی ہے۔ اور بعض اہل علم نے کہا ہے انمین عطاء بن ابی رباح ہے کہ اقل مدت حیض کی ایک دن رات ہے اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن۔ اور یہ قول ہے اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابو عبیدہ کا **باب** اس بیان مین کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہ کہا اُسنے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا سو کہا مجھے استحاضہ آتا ہے اور مین پاک نہین ہوتی کیا مین نماز کو چھوڑ دون فرمایا آپنے نہین تو ایک رگ ہے سو تو غسل کر پھر نماز پڑھ پس وہ ہر نماز کے واسطے غسل کرتی تھی۔ کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ ذکر نہین کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے واسطے نہانے کا امر کیا ہو لیکن اُسنے خود یہ فعل اختیار کیا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی ہے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے ام حبیبہ بنت جحش نے فتویٰ پوچھا الخ۔ اور کہا بعض اہل علم نے مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے۔ اور روایت کیا اُسکو اوزاعی نے زہری سے اُسنے عروہ اور عمرہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** اس بیان مین کہ حائض نماز کو قضا نہ کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے معاذہ سے یہ کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہا اُسنے کیا ہم حیض کے دنونکی نمازین قضا کر لیا کرین سو کہا حضرت عائشہؓ نے کیا تو حروریہ ہے ہم مین سے جس کسیکو حیض آتا تھا اُسکو نماز قضا کرنے کا حکم نہین دیا جاتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بھی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حائض نماز کو قضا نہ کرے اور یہ قول ہے عامہ فقہا کا کہ کسیکو اس باب مین اختلاف نہین کہ حائض روزہ کو قضا کرے اور نماز کو قضا نکرے **باب** اس بیان مین کہ جنبی اور حائض قرآن کو نہ پڑھین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر اور حسن بن عرفہ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے موسی بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے حائض اور جنبی کچھ بھی قرآن سے نہ پڑھین اور اس باب مین حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے نہین پہچانتے ہم حدیث ابن عمر کو مگر حدیث اسماعیل بن عیاش سے اُسنے موسی بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جنبی اور حائض قرآن نہ پڑھین اور یہ قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور انکے پیچھے والون کا مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کے

سلہ حروریہ کوفہ کے قریب ایک گانون ہے وہان خارجی لوگ حضرت علیؓ کے مقابلہ مین جمع ہوئے تھے حضرت علیؓ نے انکو قتل کیا تھا انکا مذہب تھا کہ حائض پر نماز کا قضا کرنا واجب ہے ۱۲

قالوا لا تقرأ الحائض ولا الجنب من القرآن شيئا الا طرف الآية والحرف ونحو ذلك ورخصوا للجنب والحائض في التسبيح والتهليل قال وسمعت
محمد بن اسماعيل يقول ان اسماعيل بن عياش يروي عن اهل الحجاز واهل العراق احاديث مناكير كانه ضعف روايته عنهم فيما ينفرد به
وقال انما حديث اسماعيل بن عياش عن اهل الشام وقال احمد بن حنبل اسماعيل بن عياش اصلح من بقية ولبقية احاديث مناكير من الثقات
قال ابو عيسى حدثني بذلك احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل يقول بذلك **باب** ماجاء في مباشرة الحائض **حدثنا**
بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
حضت يأمرني ان اتزر ثم يباشرني وفي الباب عن ام سلمة وميمونة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد
من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق **باب** ماجاء في مواكلة الجنب والحائض
وسؤرهما **حدثنا** عباس العنبري ومحمد بن عبد الاعلى قالا ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا معاوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن حرام
بن معاوية عن عمه عبد الله بن سعد قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مواكلة الحائض فقال واكلها وفي الباب عن عائشة
وانس **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن سعد حديث حسن غريب وهو قول عامة اهل العلم لم يروا بمواكلة الحائض بأسا واختلفوا
في فضل وضوءها فرخص في ذلك بعضهم وكره بعضهم فضل طهورها **باب** ماجاء في الحائض تتناول الشيء من المسجد **حدثنا**
قتيبة ثنا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن ثابت بن عبيد عن القاسم بن محمد قال قالت عائشة قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ناوليني الخمرة من المسجد قالت قلت اني حائض قال ان حيضتك ليست في يدك وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة

کہ کہا اُنھوں نے حائض اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں مگر ایک ٹکڑا ایک آیت کا اور ایک حرف اور مثل اسکے۔ اور رخصت دی اُنھوں نے جنبی اور حائض کو تسبیح اور تہلیل میں کہا ترمذی نے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہا اُسنے اسماعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہی گویا محمد بن اسمٰعیل نے اسکی روایت کو جس حالت میں کہ اکیلا حجازیوں اور عراقیوں سے روایت کرے ضعیف کیا ہی اور کہا حدیث اسماعیل بن عیاش کی اہل شام سے قوی ہی اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش بقیہ سے بہت بہتر ہی اور بقیہ بہت ثقوں سے منکر حدیثیں بیان کرتا ہی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی مجھسے ساتھ اسکے احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتا ساتھ اسکے **باب** حائض سے مباشرت[1] کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے جب میں حائض ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے ازار پہننے کا حکم کرتے پھر میرے ساتھ مباشرت کرتے۔ اور اس باب میں روایت ہی ام سلمہ اور میمونہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہی اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین کا۔ اور ساتھ اسکے کہتا ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جنبی اور حائض کے ساتھ کھانے اور ان دونوں کے جھوٹے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری اور محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے۔ کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے علاء بن حارث سے اُسنے حرام بن معاویہ سے اُسنے اپنے چچا عبد اللہ بن سعد سے کہا اُسنے میں نے حائض کے ساتھ کھانے کی بابت نبی صلعم سے پوچھا تو فرمایا کہ اُسکے ساتھ کھالے۔ اور اس باب میں روایت ہی عائشہؓ اور انسؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سعد کی حسن غریب ہی۔ اور یہ قول ہی عامہ اہل علم کا کہ وہ لوگ حائض کے ساتھ کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اور اختلاف کیا انھوں نے اُسکے وضو کے بچے ہوئے پانی میں۔ سو بعض نے تو اسباب میں رخصت دی ہی اور بعض نے اُسکے وضو کے بچے ہوئے پانی کو مکروہ جانا ہی **باب** بیان میں حائض کے کہ مسجد سے کوئی چیز اُٹھا دے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اُسنے اعمش سے اُسنے ثابت بن عبید سے اُسنے قاسم بن محمد سے کہا اُسنے کہا عائشہؓ نے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مسجد سے چٹائی اُٹھا دے۔ کہا عائشہ نے۔ میں نے کہا کہ میں حائض ہوں۔ فرمایا آپ نے حیض تیرا تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے[2] اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہؓ سے

---

[1] مباشرت کے معنے بوس وکنار کے ہیں نہ جماع کے یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا۔ اور جو شخص اپنے نفس پر قادر نہو اسکے لیے بچنا افضل ہے ۱۲

[2] یعنے تیرا ہاتھ نجس نہیں اسلیے کہ حیض کا اثر ہاتھ میں نہیں آجاتا ہے ۱۲

قال ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وھو قول عامۃ اھل العلم لا نعلم منھم اختلافا فی ذلک بان لا باس ان تتناول الحائض شیئا من المسجد **باب** ماجاء فی کراھیۃ اتیان الحائض **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید و عبد الرحمن بن مھدی و بھز بن اسد قالوا نا حماد بن سلمۃ عن حکیم الاثرم عن ابی تمیمۃ الھجیمی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتی حائضا او امرأۃ فی دبرھا او کاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد **قال** ابو عیسی لا نعرف ھذا الحدیث الا من حدیث حکیم الاثرم عن ابی تمیمۃ الھجیمی عن ابی ھریرۃ وانما معنی ھذا عند اھل العلم علی التغلیظ وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتی حائضا فلیتصدق بدینار فلو کان اتیان الحائض کفرا لم یؤمر فیہ بالکفارۃ وضعف محمد ھذا الحدیث من قبل اسنادہ وابو تمیمۃ الھجیمی اسمہ طریف بن مجالد **باب** ماجاء فی الکفارۃ فی ذلک **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن خصیف عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یقع علی امرأتہ وھی حائض قال یتصدق بنصف دینار **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن ابی حمزۃ السکری عن عبد الکریم عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار وان کان دما اصفر فنصف دینار **قال** ابو عیسی حدیث الکفارۃ فی اتیان الحائض قد روی عن ابن عباس موقوفا و مرفوعا وھو قول بعض اھل العلم وبہ یقول احمد واسحاق وقال ابن المبارک یستغفر ربہ ولا کفارۃ علیہ وقد روی مثل قول ابن المبارک عن بعض التابعین منھم سعید بن جبیر وابراھیم **باب** ماجاء فی غسل دم الحیض من الثوب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ھشام بن عروۃ عن فاطمۃ بنت المنذر عن اسماء ابنۃ ابی بکر الصدیق ان امرأۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب یصیبہ الدم من الحیضۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتیہ

کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے عامہ اہل علم کا ہمکو کسیکا اختلاف انمین سے اس مسئلہ مین معلوم نہین کہ حائض کا کسی چیز کے پکڑنے مین مسجد سے کچھ خوف نہین **باب** حائض کے پاس آنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی اور بہز بن اسد نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حکیم اثرم سے اسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص حائض کے پاس آیا یا عورت کے پاس اسکی دُبر مین یا کاہن کے پاس تو اسنے انکار کیا اس چیز کا جو اُتاری گئی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا ابو عیسی نے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث حکیم اثرم سے جو راوی ہے ابی تمیمہ الہجیمی سے اسنے ابی ہریرہ سے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک زجر کے ہین۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص حائض کے پاس آیا تو چاہیے کہ ایک دینار صدقہ کرے۔ پس اگر حائض کے پاس آنا کفر ہوتا تو کفارے کا اسکو حکم نہ دیا جاتا۔ اور محمد بن اسمعیل نے اس حدیث کو اسناد کی جہت سے ضعیف کیا ہے۔ اور ابو تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے **باب** اسکے کفارے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے خصیف سے اسنے مقسم سے اسنے ابن عباس سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس مرد کے حق مین جو عورت پر حیض کی حالت مین واقع ہو۔ فرمایا آپنے آدھا دینار صدقہ کرے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے ابی حمزہ سکری سے اسنے عبد الکریم سے اسنے مقسم سے اسنے ابن عباس سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر خون سرخ ہو تو ایک دینار اور اگر خون زرد ہو تو نصف دینار۔ کہا ابو عیسی نے حدیث کفارے کی جو حائض کے پاس آنے کے باب مین ہے ابن عباس سے مرفوع اور موقوف دونون طرح سے مروی ہے۔ اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق اور کہا ابن مبارک نے اپنے رب سے بخشش مانگے۔ اور اسپر کفارہ نہین ہے۔ اور بعض تابعین سے ابن مبارک کے قول کے مثل بھی مروی ہے انمین سے سعید بن جبیر اور ابراہیم ہین **باب** کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے اسنے فاطمہ بنت منذر سے اسنے اسماء بنت ابی بکر صدیق سے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کپڑے کی بابت سوال کیا جسکو حیض کا خون لگجاے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو چھیل ڈ

سلہ حائض کے پاس آنے کے معنی جماع کرنے کے ہین یعنی جسنے حائض کے ساتھ جماع کیا یا عورت کے ساتھ دبر مین جماع کیا خواہ وہ حائض ہو یا نہ یا کاہن کے پاس خبر دریافت کرنے کے لئے آیا تو گویا اسنے احکام الٰہی کا انکار کیا۔ کاہن وہ جو آئندہ کی خبرین بتلاوے۔ کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اگر عورت کے پاس حالت حیض مین یا اسکی دبر مین حلال جانکر آیا یا کاہن کے پاس آیا۔ یا یہ جانکر کہ یہ سچا ہے تو وہ حقیقۃً کافر ہوا۔ اور اگر وہ حلال نہین جانتا اور نہ کاہن کو سچا جانتا ہے تو وہ کافر حقیقی نہین بلکہ کفر کے معنی کفران نعمت کے ہین۔ سلہ چھیلنے کے یہ معنی ہین کہ اس خون کو پہلے ناخنون یا انگلیون کے پورون سے ملے اس سے کہ اسوجہ سے خون اچھی وجہ سے دور ہو جاتا ہے پھر اسپر پانی کے چھینٹے مارنے سے خوب طرح سے صاف ہو جاتا ہے ۱۲

ثم اقرصيه بالماء ثم رشيه وصلي فيه وفي الباب عن ابي هريرة وام قيس بنت محصن **قال** ابو عيسى حديث اسماء في غسل الدم حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في الدم يكون على الثوب فيصلي فيه قبل ان يغسله فقال بعض اهل العلم من التابعين اذا كان الدم مقدار الدرهم فلم يغسله وصلى فيه اعاد الصلوة وقال بعضهم اذا كان الدم اكثر من قدر الدرهم اعاد الصلوة وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك ولم يوجب بعض اهل العلم من التابعين وغيرهم عليه الاعادة وان كان اكثر من قدر الدرهم وبه يقول احمد واسحاق وقال الشافعي يجب عليه الغسل وان كان اقل من قدر الدرهم وشدد في ذلك

باب ماجاء في كم تمكث النفساء

حدثنا نصر بن علي نا شجاع بن الوليد ابو بدر عن علي بن عبد الاعلى عن ابي سهل عن مسة الازدية عن ام سلمة قالت كانت النفساء تجلس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعين يوما وكنا نطلي وجوهنا بالورس من الكلف **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من حديث ابي سهل عن مسة الازدية عن ام سلمة واسم ابي سهل كثير بن زياد قال محمد بن اسماعيل علي بن عبد الاعلى ثقة وابو سهل ثقة ولم يعرف محمد هذا الحديث الا من حديث ابي سهل وقد اجمع اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم على ان النفساء تدع الصلوة اربعين يوما الا ان ترى الطهر قبل ذلك فانها تغتسل وتصلي فاذا رأت الدم بعد الاربعين فان اكثر اهل العلم قالوا لا تدع الصلوة بعد الاربعين وهو قول اكثر الفقهاء وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق ويروى عن الحسن البصري انه قال انها تدع الصلوة خمسين يوما اذا لم تر الطهر ويروى عن عطاء ابن ابي رباح والشعبي ستين يوما

باب ماجاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد

پھر اُسکو پانی سے مل پھر اُسپر چھینٹے مار اور اسمین نماز پڑھ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور ام قیس بنت محصن سے کہا ابو عیسے نے حدیث اسماء کی خون کے دھونے مین حسن صحیح ہی اور اہل علم نے اختلاف کیا ہی اُس خون مین جو کپڑے پر ہو اور دھونے سے پہلے اسمین نماز پڑھ لے۔ بعض اہل علم نے تابعین سے کہا ہی کہ جب خون مقدار درہم کے ہو اور اُسنے یعنی پہننے والے نے دھویا نہین اور اسمین نماز پڑھ لی تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔ اور کہا بعض نے اور جب خون مقدار درہم سے زائد ہو تو نماز کا اعادہ کرے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور بعض اہل علم نے تابعین وغیرہ سے اُسپر نماز کا اعادہ واجب نہین جانا اگرچہ مقدار درہم سے زائد ہو اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا امام شافعی نے اُسپر دھونا واجب ہی اگرچہ مقدار درہم سے کم ہو اور تشدید کی ہی امام شافعی نے اسمین

باب نفاس والی عورت کتنے روز توقف کرے

حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے شجاع بن ولید ابو بدر نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے ابی سہل سے اُسنے مسہ ازدیہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے نفاس والی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چالیس روز بیٹھتی تھین۔ اور ہم اپنے مونھون پر ساتھ ورس[1] کے چھائین کے لیئے طلا کرتے تھے کہا ابو عیسے نے اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر حدیث ابی سہل سے جو راوی ہی مسہ ازدیہ سے وہ ام سلمہ سے اور نام ابی سہل کا کثیر بن زیاد ہی کہا محمد بن اسمٰعیل نے علی بن عبد الاعلی ثقہ ہی۔ اور ابو سہل بھی ثقہ ہی۔ اور نہین پہچانتا محمد اس حدیث کو مگر حدیث ابی سہل سے اور اجماع کیا ہی اہل علم نے صحابہ اور تابعین اور اُنکے پچھلون نے اس بات پر کہ نفاس والی عورت نماز کو چالیس دن تک چھوڑ دے مگر یہ کہ قبل اسکے طہارت کو دیکھے سو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر بعد چالیس روز کے بھی خون کو دیکھے تو اکثر اہل علم نے کہا ہی کہ بعد چالیس روز کے نماز کو ترک نہ کرے۔ اور یہ قول ہی اکثر فقہا کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور حسن بصری سے مروی ہی کہ کہا اُسنے کہ وہ پچاس روز تک نماز کو ترک کرے جب کہ وہ پاک نہو۔ اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی سے ساٹھ روز مروی ہین

باب اس بیان کہ مرد اپنی تمام عورتون پر ایک غسل مین طواف[2] کرے

---

[1] ورس ایک قسم کی گھاس ہی چھائین کو بہت نافع ہی۔ چونکہ نفاس کے وقت مین عورت کے چہرے پر چھائیان بہت ہوتی ہین اسلیئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس جملہ کو ذکر کیا ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چھائیون کی دوا ورس سے کیا کرتے تھے نفاس والی عورت چالیس روز تک نماز اور روزہ اور جماع سے بند رہے۔ بشرطیکہ اُسکو چالیس روز تک برابر اس سے خون آوے۔ اور اگر اُن ایام سے قبل ہی پاک ہو جاوے تو جتنے روز اُسکو خون آوے اُتنے روز نماز وغیرہ سے بند رہے [2] طواف کے معنے جماع کے ہین ۱۲

حدثنا بندار نا ابو احمد نا سفيان عن معمر عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في غسل واحد وفي الباب عن ابي رافع **قال** ابو عيسى حديث انس حديث صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم منهم الحسن البصري ان لا باس ان يعود قبل ان يتوضأ وقد روى محمد بن يوسف هذا عن سفيان فقال عن ابي عروة عن ابي الخطاب عن انس وابو عروة هو معمر بن راشد وابو الخطاب قتادة بن دعامة **باب** ما جاء اذا اراد ان يعود توضأ **حدثنا** هناد نا حفص بن غياث عن عاصم الاحول عن ابي المتوكل عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما وضوءا وفي الباب عن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح وهو قول عمر بن الخطاب وقال به غير واحد من اهل العلم قالوا اذا جامع الرجل امرأته ثم اراد ان يعود فليتوضأ قبل ان يعود وابو المتوكل اسمه علي بن داؤد وابو سعيد الخدري اسمه سعد بن مالك بن سنان **باب** ما جاء اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن ارقم قال اقيمت الصلوة فاخذ بيد رجل فقدمه وكان امام القوم وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وثوبان وابي امامة **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن ارقم حديث حسن صحيح هكذا روى مالك بن انس ويحيى بن سعيد القطان وغير واحد من الحفاظ عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الارقم وروى وهيب وغيره عن هشام بن عروة عن ابيه عن رجل عن عبد الله بن الارقم وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين

حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تمام عورتوں پر ایک غسل میں طواف کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی رافع سے بھی کہا ابو عیسے نے حدیث انس کی صحیح ہی۔ اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا۔ انھیں سے حسن بصری ہی کہ وضو کرنے سے پہلے دوسری بار اعادہ کرنے میں کچھ خوف نہیں ہی اور روایت کی ہی یہ حدیث محمد بن یوسف نے سفیان سے پس کہا اُسنے یہ روایت ہی ابی عروہ سے وہ راوی ہی ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابو عروہ وہ معمر بن راشد ہی اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ ہی **باب** اس بیان میں کہ جب دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے عاصم الاحول سے اُسنے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب کوئی شخص تم میں سے اپنی اہل کے پاس آوے پھر دوسری مرتبہ بھی آنے کا ارادہ کرتا ہو تو چاہیے کہ درمیان ان دونوں کے وضو کرے۔ اور اس باب میں روایت ہی حضرت عمر سے بھی کہا ابو عیسے نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہی اور یہی قول ہی عمر بن الخطاب رض کا۔ اور کہا ہی ساتھ اسکے کئی ایک اہل علم نے کہ کہا انھوں نے جب کوئی مرد اپنی عورت سے جماع کرے۔ پھر دوبارہ عود کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو چاہیے کہ عود کرنے سے پہلے وضو کرلے۔ اور ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد ہی اور ابی سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہی **باب** جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے اور کسیکو تم میں سے پاخانہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ پہلے پاخانہ بیٹھے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن ارقم سے کہ کہا اُسنے نماز کے لیے تکبیر ہوگئی پس عبد اللہ نے ایک مرد کا ہاتھ پکڑ کر اسکو آگے کیا یعنی امام بنایا حالانکہ خود اُس قوم کا امام تھا اور کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے جب نماز کے لیے تکبیر ہوجائے اور کسی کو تم میں سے پاخانہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ پہلے پاخانہ بیٹھے اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور ابی ہریرہ اور ثوبان اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنھم کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا ہی مالک بن انس اور یحیی بن سعید القطان اور کئی ایک حفاظ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اسنے عبد اللہ بن ارقم سے۔ اور روایت کی ہی وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے عبد اللہ بن ارقم سے اور یہ قول ہی کئی ایک صحابہ اور تابعین کا۔

سلہ کہا صاحب فتح نے اجماع ہی اس بات پر کہ غسل کرنا درمیان میں واجب نہیں مستحب ہی دلیل اسپر حدیث ابو داؤد اور نسائی کی ہی جو ابو رافع سے مروی ہی عن ابی رافع انہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند ہذہ وعند ہذہ قال فقلت یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا واحدا قال ہذا ازکی واطیب واطہر۔ اور درمیان وضو کرنے میں اختلاف ہی کہا امام ابو یوسف نے مستحب نہیں ہی اور کہا جمہور نے مستحب ہی اور کہا ابن حبیب مالکی اور اہل ظاہر نے واجب ہی دلیل ان کی حدیث ابی سعید کی جو مروی ہی صحیح مسلم میں اور کہا ابن خزیمہ نے کہا بعض اہل علم نے کہ مراد وضو سے وضو لغوی ہی یعنی استنجا وغیرہ کرنا پھر ابن خزیمہ نے اس بات کو رد کرکے کہا ہی کہ یہ مراد وضو شرعی ہی اور استحباب کی دلیل اسکی حدیث ابی سعید کی ہی کہ اسکی بعض روایت میں آیا ہی فانہ انشط للعود اور نیز طحاوی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہی۔ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجامع ثم یعود ولا یتوضأ یعنی آنحضرت جماع کرتے تھے پھر دوبارہ جماع کرتے اور درمیان میں وضو نہ کرتے ۔۔ ۱۲

وبه يقول احمد واسحاق قالا لا يقوم الى الصلوة وهو يجد شيئا من الغائط والبول قالا ان دخل في الصلوة فوجد شيئا من ذلك
فلا ينصرف ما لم يشغله وقال بعض اهل العلم لا بأس ان يصلي وبه غائط وبول ما لم يشغله ذلك عن الصلوة **باب** ماجاء في الوضوء
من الموطئ حدثنا قتيبة نا مالك بن انس عن محمد بن عمارة عن محمد بن ابراهيم عن ام ولد لعبد الرحمن بن عوف قالت قلت لام سلمة
اني امرأة اطيل ذيلي وامشي في المكان القذر فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهره ما بعده ٥ وروى عبد الله بن المبارك
هذا الحديث عن مالك بن انس عن محمد بن عمارة عن محمد بن ابراهيم عن ام ولد لهود بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمة وهو وهم
وانما هو عن ام ولد لابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمة وهذا الصحيح وفي الباب عن عبد الله بن مسعود قال كنا نصلي
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نتوضأ من الموطئ **قال** ابو عيسى وهو قول غير واحد من اهل العلم قالوا اذا وطئ الرجل
على المكان القذر انه لا يجب عليه غسل القدم الا ان يكون رطبا فيغسل ما اصابه **باب** ماجاء في التيمم حدثنا ابو حفص عمرو بن علي
الفلاس نا يزيد بن زريع نا سعيد عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم
امره بالتيمم للوجه والكفين وفي الباب عن عائشة وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح وقد روي عن عمار من غير وجه
وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي وعمار وابن عباس وغير واحد من التابعين منهم الشعبي وعطاء
ومكحول قالوا التيمم ضربة للوجه والكفين وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم منهم ابن عمر وجابر وابراهيم والحسن التيمم ضربة للوجه وضربة لليدين
الى المرفقين وبه يقول سفيان الثوري ومالك وابن المبارك والشافعي وقد روي هذا الوجه عن عمار في التيمم انه

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق کہا ان دونوں نے نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اُس حالت میں کہ اسکو پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو کہا ان دونوں نے
اگر کوئی شخص نماز میں داخل ہو پھر اُسکو پائخانہ وغیرہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ نماز سے منہ نہ پھیرے جب تک کہ وہ نہ مشغول کرے اُسکو اور کہا
بعض اہل علم نے حالت پائخانہ اور پیشاب میں نماز پڑھنے میں کچھ خوف نہیں جب تک کہ اُسکو نماز سے بند نکرے **باب** نجاست روندنے سے
وضو کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انسؓ نے محمد بن عمارہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے عبدالرحمن
بن عوف کی ام ولد سے کہ کہا اُسنے میں نے ام سلمہ سے کہا کہ میں ایک عورت ہوں کہ میرا دامن لٹکتا ہے اور نجس مکان میں چلتی ہوں سو کہا ام سلمہ نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو ما بعد اُسکا پاک کرتا ہے۔ اور روایت کی ہے اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے مالک بن انس سے اُسنے
محمد بن عمارہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے ہود بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے اُسنے ام سلمہ سے۔ اور یہ وہم ہے کہ وہ ابراہیم بن عبدالرحمن
بن عوف کی ام ولد ہے جو راوی ہے ام سلمہ سے اور یہ صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھتے تھے۔ اور ناپاکی کے روندنے سے وضو نہ کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا۔ کہا انھوں نے کہ جب آدمی نجس مکان کو
روندے تو اُسپر پاؤں کا دھونا واجب نہیں مگر یہ کہ تر ہو پس وہ جگہ دھولی جاوے جسکو نجاست لگی ہے **باب** تیمم کے بیان میں حدیث کی ہمسے
ابو حفص عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے عزرہ سے اُسنے سعید بن عبدالرحمن
بن ابزی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمار بن یاسر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو منہ اور ہاتھوں کے لیے تیمم کرنے کا حکم دیا اور اس باب میں
روایت ہے عائشہ اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث عمار سے کئی اور وجہ سے بھی مروی ہے اور یہ قول ہے
کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انمیں علی اور عمار اور ابن عباس ہیں اور کئی تابعین بھی ہیں انمیں شعبی اور عطا اور مکحول ہیں
کہا انھوں نے تیمم ایک ضرب ہے منہ اور ہاتھوں کے لیے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض اہل علم نے انمیں سے ابن عمر
اور جابر اور ابراہیم اور حسن ہیں کہ تیمم ایک ضرب ہے واسطے منہ کے اور ایک ضرب ہے واسطے ہاتھوں کے کہنیوں تک اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان
ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی۔ اور یہ وجہ تیمم کی عمار سے بھی کئی وجہ سے مروی ہے۔

[۱] یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے واسطے کھڑا ہو گیا اور نماز میں اسکو پائخانہ یا پیشاب معلوم ہوا تو نماز میں مشغول رہے جب تک کہ پائخانہ اُسپر غلبہ نکرے ۱۲ [۲] فرمایا یعنی
جب تو نجس مکان سے گذر کر پاک جگہ پر پہونچیگی تو پاک مکان پر دامن رگڑنے سے وہ نجاست دور ہو جاویگی۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ جب نجاست خشک ہو کیونکہ تر نجاست بے
سوائے دھونے کے کپڑا پاک نہیں ہوتا جیسا کہ خود ترمذی نے آخر باب میں بیان کیا ہے ۱۲

قال الوجه والكفين من غير وجه وقد روي عن عمار انه قال تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المناكب والآباط فضعف بعض اهل العلم حديث عمار عن النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم للوجه والكفين لما روي عنه حديث المناكب والآباط قال اسحاق بن ابراهيم حديث عمار في التيمم للوجه والكفين هو حديث صحيح وحديث عمار تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المناكب والآباط ليس هو بمخالف لحديث الوجه والكفين لان عمارا لم يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم امرهم بذلك وانما قال فعلنا كذا وكذا فلما سال النبي صلى الله عليه وسلم امره بالوجه والكفين والدليل على ذلك ما افتى به عمار بعد النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم انه قال الوجه والكفين ففي هذا دلالة على انه انتهى الى ما علمه النبي صلى الله عليه وسلم **ثنا** يحيى بن موسى نا سعيد بن سليمان نا هشيم عن محمد بن خالد القرشي عن داود بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس انه سئل عن التيمم فقال ان الله قال في كتابه حين ذكر الوضوء فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وقال في التيمم فامسحوا بوجوهكم وايديكم منه وقال والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما فكانت السنة في القطع الكفين انما هو الوجه والكفين يعني التيمم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** حدثنا ابو سعيد الاشج نا حفص بن غياث وعقبة بن خالد قالا نا الاعمش وابن ابي ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرئنا القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح

کہ کہا اُسنے منہہ اور ہاتھ ہین۔ اور نیز عمار سے مروی ہے کہ کہا اُسنے ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کاندھون اور بغلون تک تیمم کیا۔ اور بعض اہل علم[۱] نے عمار کی حدیث کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے باب مین منہہ اور ہاتھون کے لیے ہے ضعیف کیا ہے اسلیے کہ اُس سے حدیث کاندھون اور بغلون کی بھی مروی ہے۔ کہا اسحاق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی جو تیمم کے باب مین منہہ اور ہاتھون کے لیے ہے وہ حدیث صحیح ہے۔ اور حدیث عمار کی جسمین ذکر ہے کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کاندھون اور بغلون تک تیمم کیا منہہ اور ہاتھون والی حدیث کے مخالف نہین ہے۔ اسلیے کہ عمار نے یہ ذکر نہین کیا کہ انکو یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اُسنے تو کہا ہے کہ ہم نے اس طرح کیا سو جب اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے منہہ اور ہاتھون کا حکم دیا۔ اور دلیل اسپر یہہ ہے کہ عمار نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیمم مین فتوے دیا ہے کہ کہا اُسنے تیمم منہہ اور ہاتھون کے لیے ہے۔ سو اسمین اس بات پر دلالت ہے کہ آخر مین اُسنے وہی کہا ہے جو کچھ آنحضرت نے اُسکو سکھلایا ہے۔ حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے محمد بن خالد قرشی سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے یہ کہ وہ تیمم کی بابت سوال کیا گیا سو کہا اُسنے اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے جہان اُسنے وضو کا ذکر کیا ہے پس دہوؤ تم منہون اپنون کو اور ہاتھون اپنون کو کہنیون تک۔ اور تیمم مین فرمایا ہے پس مسح کرو منہون اپنون کو اور ہاتھون اپنون کو اُس سے اور فرمایا اللہ نے اور چور اور چورنی پس کاٹو ہاتھ اُن دونون کے۔ پس سنت قطع کرنے مین تو دونون ہاتھ ہین لہٰذا تیمم مین بھی منہہ اور دونون ہاتھ ہین کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث اور عقبہ بن خالد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے اعمش اور ابن ابی لیلےٰ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن سلمہ سے اُسنے علی سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو ہر حالت مین قرآن پڑہاتے تھے جبتک کہ جنبی نہ ہوتے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن صحیح ہے

[۱] بعض اہل علم نے حدیث عمار مین وجہ ضعف کی یہ بیان کی ہے کہ عمار کی حدیث دو وجہ سے مروی ہے۔ ایک مین ذکر ہے ایک ضرب کا دوسری مین دو ضرب کا اور نیز دوسری مین ہے کہ بغلون اور کاندھون تک تیمم کیا صاحب ترمذی اور اسحاق نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ یہ دو نون حدیثین جو عمار سے مروی ہین اُس مین مخالف نہین ہین کیونکہ عمار نے یہ ذکر نہین کیا کہ ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغلون اور کاندھون تک تیمم کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ یہ اسکا اپنا فعل ہے اور جسمین ذکر ہے ایک ضرب کا وہ آنحضرت کا فرمان ہے پس اسکا فعل آنحضرت کے فرمان کا مقابلہ نہین کر سکتا۔ اور یہ حکم آپنے اُس وقت دیا کہ جب عمار نے آنحضرت سے پوچھا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حکم آپ نے اُس وقت دیا ہے جب اُسنے آنحضرت سے سوال کیا یہ ہے کہ عمار نے بعد وفات ہونے آنحضرت کے یہی فتویٰ دیا ہے کہ تیمم منہہ اور ہاتھون کے لیے ایک ضرب ہی ہے [۲] ابن عباس سے کسی نے سوال کیا کہ تیمم مین فقط منہہ اور دونون ہاتھون پر مسح کرنا چاہیے یا بغلون اور کاندھون تک مسح کرنا چاہیے اُسنے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین جہان وضو کا ذکر کیا ہے وہان اللہ تعالیٰ سے فاغسلوا وجوہکم منہ کا حکم فرمایا اُسکے ساتھ دہونے کہنیون کی لگائی ہے کہ ہاتھون کو کہنیون تک دہوؤ۔ اور جہان اللہ تعالیٰ نے تیمم کا ذکر فرمایا ہے وہان اللہ تعالیٰ نے فقط منہہ اور ہاتھون پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہاتھون کے ساتھ کہنیون وغیرہ کی کوئی قید زیادہ نہین کی جیسا کہ وضو مین تھی اور یہان اللہ تعالیٰ نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے وہان بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی قید زیادہ نہین فرمائی پس سنت اسطرح جاری ہوئی ہے کہ چور کے فقط ہاتھ ہی کاٹے جاوین۔ پس اسی طرح تیمم مین بھی فقط منہہ اور ہاتھون پر مسح کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسح کے ساتھ کوئی قید زیادہ نہین کی جیسا کہ تشریح سے باب مین ثابت نہین کی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کہنیون تک ہوتی تو کہنیون وغیرہ کی قید ضرور بیان کی جاتی جیسا کہ وضو مین کی گئی ہے ۱۲

وبه قال غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم والتابعين قالوا يقرأ الرجل القرآن علی غير وضوء ولا يقرأ
فی المصحف الا وهو طاهر وبه يقول سفيان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی البول يصيب الارض حدثنا
ابن ابی عمر وسعيد بن عبد الرحمن المخزومی قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة قال دخل اعرابی
المسجد والنبی صلی الله عليه وسلم جالس فصلی فلما فرغ قال اللهم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فالتفت اليه النبی صلی الله عليه
وسلم فقال لقد تحجرت واسعا فلم يلبث ان بال فی المسجد فاسرع اليه الناس فقال النبی صلی الله عليه وسلم اهريقوا عليه سجلا من ماء او دلوا
من ماء ثم قال انما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين قال سعيد قال سفيان وحدثنی يحيی بن سعيد عن انس بن مالك نحو هذا وفی
الباب عن عبد الله بن مسعود وابن عباس وواثلة بن الاسقع **قال** ابو عيسی هذا حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند بعض
اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقد روی يونس هذا الحديث عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله عن ابی هريرة **ابواب الصلوٰة**
عن رسول الله صلی الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم **باب** ما جاء فی مواقيت الصلوٰة عن النبی صلی الله عليه وسلم حدثنا
هناد بن السری نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن ابی ربيعة عن حكيم بن حكيم وهو ابن عباد قال
اخبرنی نافع بن جبير بن مطعم قال اخبرنی ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم قال امنی جبريل عند البيت مرتين فصلی الظهر
فی الاولی منهما حين كان الفیء مثل الشراك ثم صلی العصر حين كان كل شیء مثل ظله ثم صلی المغرب حين وجبت الشمس وافطر الصائم
ثم صلی العشاء حين غاب الشفق ثم صلی الفجر حين برق الفجر وحرم الطعام علی الصائم وصلی المرة الثانية الظهر حين كان ظل كل شیء مثله
لوقت العصر بالامس ثم صلی العصر حين كان ظل كل شیء مثليه ثم صلی المغرب لوقته الاول ثم صلی العشاء الآخرة حين ذهب ثلث
الليل ثم صلی الصبح حين اسفرت الارض ثم التفت الیّ جبريل فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت فيما بين هذين الوقتين

اور ساتھ اسی کے کہا ہے کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین میں سے کہا انہوں نے آدمی بلا وضو قرآن پڑھ لے اور قرآن مجید پر (دیکھکر) سوائے طہارت
کے نہ پڑھے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ پیشاب زمین کو پہنچ جائے حدیث کی ہمسے
ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسنے سعید بن مسیب سے اسنے ابی ہریرہ
سے کہ کہا اسنے ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے سو اسنے نماز پڑھی اور جب فارغ ہوا تو کہنے لگا اے
اللہ مجھپر اور محمد پر رحم کر اور کسی کو ہمارے ساتھ رحم مت کر سو اسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی اور فرمایا البتہ تو نے تو بڑی فراخ رحمت
کو بند کر دیا ہے پھر اسنے کچھ دیر نہ کی کہ اسنے مسجد میں پیشاب کر دیا پس اسکی طرف لوگوں نے جلدی کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر ایک بڑا ڈول
پانی کا ڈالدو یا ڈول پانی کا (شک راوی) پھر فرمایا آپ نے تم تو آسانی کے واسطے بھیجے گئے ہو تنگی کرنے کے واسطے نہیں بھیجے گئے کہا سعید نے کہا
سفیان نے اور حدیث کی مجھے یحییٰ بن سعید نے انس بن مالک سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ
بن اسقع سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی
ہے یہ حدیث یونس نے زہری سے اسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اسنے ابی ہریرہ سے۔ **ابواب** نماز کے اُن احادیث کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم **باب** نماز کے وقتوں کے بیان میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں حدیث کی ہمسے ہناد بن سری نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے عبد الرحمن بن حارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے اسنے حکیم بن حکیم سے اور وہ بیٹا عباد کا ہے کہا اسنے خبر دی مجھے نافع بن جبیر بن
مطعم نے کہا خبر دی مجھے ابن عباس نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے پاس دو مرتبہ امامت کرائی ہے پس آنحضرت نے ان
دونوں میں سے پہلے مرتبہ نماز ظہر کی اسوقت میں پڑھی کہ سایہ مثل تسمہ جوتی کے ہو گیا پھر عصر کی نماز اسوقت میں پڑھی کہ ہر ایک چیز مثل اپنے سایہ کی ہو گئی پھر مغرب کی
اسوقت میں پڑھی کہ جب آفتاب غروب ہو گیا اور روزہ داروں نے روزہ افطار کیا پھر عشا کی نماز اسوقت میں پڑھی جبکہ سرخی غائب ہو گئی پھر صبح کی نماز اسوقت میں پڑھی جبکہ
پھٹی اور روزہ دار پر کھانا حرام ہوا اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اسوقت میں پڑھی جب کہ ہر ایک چیز کا سایہ مثل قد اسکے کے ہو گیا یعنی کل کی عصر کے وقت میں پھر عصر
کی نماز اسوقت میں پڑھی جبکہ ہر ایک چیز کا سایہ اسکی دو مثل کے برابر ہو گیا۔ پھر مغرب کی نماز پہلے ہی وقت میں پڑھ لی پھر عشا کی نماز اسوقت میں پڑھی جب کہ تیسرا حصہ
رات کا گذر گیا پھر فجر کی نماز اسوقت میں پڑھی جب کہ زمین روشن ہو گئی پھر میری طرف جبرئیل ع نے توجہ فرمائی اور کہا یہی وقت ہے ان نبیوں کا جو آپ سے پہلے گذرے ہیں

فى الباب عن ابى هريرة وبريدة وابى موسى وابى مسعود وابى سعيد وجابر وعمرو بن حزم والبراء وانس حدثنا احمد بن محمد بن موسى نا عبد الله بن المبارك اخبرنى حسين بن على بن الحسين اخبرنى وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه قال امنى جبريل فذكر نحو حديث ابن عباس بمعناه ولم يذكر فيه لوقت العصر بالامس وحديث جابر فى المواقيت قد رواه عطاء بن ابى رباح وعمرو بن دينار وابو الزبير عن جابر بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو حديث وهب بن كيسان عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن وقال محمد اصح شئ فى المواقيت حديث جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم باب منه حدثنا هناد نا محمد بن فضيل عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للصلوة اولا واخرا وان اول وقت صلوة الظهر حين تزول الشمس واخر وقتها حين يدخل وقت العصر وان اول وقت العصر حين يدخل وقتها وان اخر وقتها حين تصفر الشمس وان اول وقت المغرب حين تغرب الشمس وان اخر وقتها حين يغيب الشفق وان اول وقت العشاء الاخرة حين يغيب الافق وان اخر وقتها حين ينتصف الليل وان اول وقت الفجر حين يطلع الفجر وان اخر وقتها حين تطلع الشمس وفى الباب عن عبد الله بن عمرو قال ابو عيسى سمعت محمدا يقول حديث الاعمش عن مجاهد فى المواقيت اصح من حديث محمد بن فضيل عن الاعمش وحديث محمد بن فضيل خطاء اخطاء فيه محمد بن الفضيل حدثنا هناد نا ابو اسامة عن ابى اسحاق الفزارى عن الاعمش عن مجاهد قال كان يقال ان للصلوة اولا واخرا فذكر نحو حديث محمد بن فضيل عن الاعمش نحوه بمعناه حدثنا احمد بن منيع والحسن بن صباح البزار واحمد بن محمد بن موسى المعنى واحد قالوا نا اسحاق بن يوسف الازرق عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم رجل فساله عن مواقيت الصلوة فقال اقم معنا ان شاء الله فامر بلالا فاقام

اور آپ کی نماز کا وقت بھی انہیں دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور بریدہ اور ابی موسی اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے احمد بن محمد بن موسے نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی مجھے حسین بن علی بن حسین نے کہا خبر دی مجھے وہب بن کیسان نے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے رسول اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھے جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھائی پھر اُسنے مثل حدیث ابن عباس کے ذکر کیا۔ اور اُسنے اس روایت میں یہ الفاظ (یعنی کل کے وقت عصر میں) ذکر نہیں کیے۔ اور جابر کی حدیث کو جو وقتوں کے باب میں ہے روایت کیا ہے اُسکو عطا ابن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر رضی اللہ عنہم نے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔ اور کہا محمد نے بہت صحیح حدیث جو نماز کے وقتوں میں ہے وہ حدیث جابر کی ہے جو اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے باب اُسی قسم سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز کا اول اور آخر ہے۔ اور اول وقت نماز ظہر کا یہ ہے کہ جب آفتاب ڈھلجائے۔ اور آخر وقت اُسکا جبکہ وقت عصر کا داخل ہوجائے۔ اور اول وقت عصر کا یہ ہے کہ جب وقت اُسکا داخل ہو۔ اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ جب آفتاب زرد ہوجائے۔ اور اول وقت مغرب کا یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہوجائے اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ جب سرخی غائب ہوجائے اور اول وقت عشا کا یہ ہے کہ جب کنارے یعنی سرخی غائب ہوجائے اور آخر وقت اُسکا جب کہ آدھی رات گذر جائے۔ اور اول وقت فجر کا یہ ہے جبکہ فجر پھٹے اور آخر وقت اُسکا جبکہ آفتاب طلوع کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسےٰ نے میں نے محمد سے سُنا ہے کہ کہتا حدیث احمد کی جو مجاہد سے وقتوں کے باب میں مروی ہے زیادہ صحیح ہے حدیث محمد بن فضیل سے جو اعمش سے ہے اور حدیث محمد بن فضیل کی خطا ہے خطا میں محمد بن فضیل نے کیا ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ابو اسحاق فزاری سے اُسنے اعمش سے اُسنے مجاہد سے کہا اُسنے کہا جاتا ہے کہ نماز کا اول و آخر ہے پس ذکر کیا اُسنے مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو اعمش سے ہے مثل اُسکے ساتھ اُسکے معنے کی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع اور حسن بن صباح بزار اور احمد بن محمد بن موسی نے (معنی واحد ہیں) کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس اُسنے نماز کے وقتوں کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے ان شاء اللہ ہمارے پاس ٹھہر سو آنحضرت نے بلال کو حکم دیا سو اُسنے تکبیر کہی

حين طلع الفجر ثم امره فاقام حين زالت الشمس فصلى الظهر ثم امره فاقام فصلى العصر والشمس بيضاء مرتفعة ثم امره بالمغرب حين وقع حاجب الشمس ثم امره بالعشاء فاقام حين غاب الشفق ثم امره من الغد فنور بالفجر ثم امره بالظهر فابرد وانعم ان يبرد ثم امره بالعصر فاقام والشمس اخر وقتها فوق ما كانت ثم امره فاخر المغرب الى قبيل ان يغيب الشفق ثم امره بالعشاء فاقام حين ذهب ثلث الليل ثم قال اين السائل عن مواقيت الصلوٰة فقال الرجل انا فقال مواقيت الصلوٰة كما بين هذين قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح وقد رواه شعبة عن علقمة بن مرثد ايضا **باب** ما جاء في التغليس بالفجر **حدثنا** قتيبة عن مالك بن انس ح قال ونا الانصاري نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء قال الانصاري فتمر النساء متلفقات بمروطهن ما يعرفن من الغلس وقال قتيبة متلفعات وفي الباب عن ابن عمر وانس وقيلة ابنة مخرمة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر ومن بعدهم من التابعين وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق يستحبون التغليس بصلوٰة الفجر **باب** ما جاء في الاسفار بالفجر **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر وفي الباب عن ابي برزة وجابر وبلال وقد روى شعبة والثوري هذا الحديث عن محمد بن اسحاق ورواه محمد بن عجلان ايضا عن عاصم بن عمر بن قتادة **قال** ابو عيسى حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وقد راى غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين الاسفار بصلوٰة الفجر وبه يقول سفيان الثوري وقال الشافعي واحمد واسحاق معنى الاسفار ان يضح الفجر فلا يشك فيه ولم يروا ان معنى الاسفار تاخير الصلوٰة

جب فجر پھٹی پھر حکم دیا اُسکو پس اُسنے تکبیر کہی۔ جب آفتاب ڈھل پڑا اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اُسکو حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی پس آپ نے عصر کی نماز پڑھی اُس حالت میں کہ آفتاب روشن اور بلند تھا پھر آپ نے اُسکو مغرب کا حکم اُس وقت میں دیا کہ اوپر کے کنارے آفتاب کے گر پڑے۔ پھر اُسکو عشا کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی جبکہ سرخی غائب ہو گئی۔ پھر اُسکو کل کے دن حکم دیا تو اُس نے فجر کو روشن کیا۔ پھر اُسکو ظہر کی نماز کا حکم دیا تو اُسنے اُسکو سرد کیا اور اچھی طرح سے سرد کیا پھر عصر کی نماز کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی اُس حالت میں کہ آفتاب آخر وقت میں تھا یا کمتر اس سے جو پہلے تھا پھر اُسکو حکم دیا تو اُسنے مغرب کو سرخی کے غائب ہونے کے ابتدا تک موخر کیا۔ پھر اُسکو عشا کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی جبکہ تہائی رات کی گذر گئی پھر فرمایا آپ نے کہاں ہے وہ شخص جو نماز کے وقتوں سے سوال کرتا تھا پس کہا اُس مرد نے میں یہ ہوں پس فرمایا آپ نے وقت نمازوں کا درمیان انکے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی **باب** صبح کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سو عورتیں پھرتیں (کہا انصاری نے پس عورتیں گذرتیں) اُس حالت میں کہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتیں اندھیرے سے پہچانی نہ جا سکتی تھیں اور کہا قتیبہ نے ڈھکی ہوئی ہوتی تھیں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے کئی ایک اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انہیں سے ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ہیں اور بعد انکے تابعین ہیں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کہ یہ لوگ فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا مستحب جانتے ہیں **باب** صبح کے روشن کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے صبح کو روشن کرو کیونکہ یہ ثواب زائد ہے اور اسی باب میں روایت ہے ابی برزہ اور جابر اور بلال سے رضی اللہ عنہم اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحٰق سے اور روایت کیا ہے اسکو محمد بن عجلان نے بھی عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن صحیح ہے۔ اور کہا ہے کئی ایک اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے کہ فجر کی نماز میں اسفار چاہیے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور کہا امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ صبح ایسی ظاہر ہو جائے کہ اسمیں شک نہ رہے اور نہیں گمان انکا کہ معنی اسفار کے تاخیر نماز کے ہیں

[1] پہچانی نہ جا سکتی تھیں کہ یہ مرد ہیں یا عورتیں یعنی دیکھنے والے کو سوائے وجود انسان کے کچھ تمیز نہ ہو سکتا تھا کہ یہ عورتیں یا مرد ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ خاص خاص معلوم نہ ہو سکتی تھیں کہ یہ فلانی عورت ہے [2] امام طحاوی نے کہا ہے کہ مراد اس سے قرات کا لمبا کرنا ہے یعنی قرات کو اسقدر لمبا کرو کہ ایسی طرح سے صبح ہو جائے اور بہت علمنی کی ہے اُس شخص نے جسنے اس حدیث کو غلس کی حدیث کا ناسخ ٹھہرایا

باب ماجاء فی التعجیل بالظہر **حدثنا** ہناد نا وکیع عن سفیان عن حکیم بن جبیر عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشد تعجیلا للظہر من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا من ابی بکر ولا من عمر وفی الباب عن جابر بن عبد اللّٰہ وخبّاب وابی برزۃ وابن مسعود وزید بن ثابت وانس وجابر بن سمرۃ **قال** ابو عیسٰی حدیث عائشۃ حدیث حسن وھو الذی اختارہ اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومن بعدہم قال علی قال یحیی بن سعید وقد تکلم شعبۃ فی حکیم بن جبیر من اجل حدیثہ الذی روی عن ابن مسعود عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من سأل الناس ولہ ما یغنیہ قال یحیی روی لہ سفیان وزائدۃ ولم یر یحیی بحدیثہ باسا قال محمد وقد روی عن حکیم بن جبیر عن سعید بن جبیر عن عائشۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی تعجیل الظہر **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی انا عبد الرزاق انا معمر عن الزہری قال اخبرنی انس بن مالک ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلی الظہر حین زالت الشمس ہذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم وفی الباب عن ابی سعید وابی ذر وابن عمر والمغیرۃ والقاسم بن صفوان عن ابیہ وابی موسٰی وابن عباس وانس وروی عن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی ہذا ولا یصح **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وقد اختار قوم من اہل العلم تاخیر صلوۃ الظہر فی شدۃ الحر وھو قول ابن المبارک واحمد واسحاق وقال الشافعی انما الابراد بصلوۃ الظہر اذا کان مسجدا ینتاب اہلہ من البعد فاما المصلی وحدہ والذی یصلی فی مسجد قومہ فالذی احب لہ ان لا یؤخر الصلوۃ فی شدۃ الحر **قال** ابو عیسٰی ومعنی من ذہب الی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر ھو اولی واشبہ بالاتباع واما ما ذہب الیہ الشافعی ان الرخصۃ لمن ینتاب من البعد للمشقۃ علی الناس فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی

باب ظہر کے جلدی پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُنہنے حکیم بن جبیر سے اُنہنے ابراہیم سے اُنہنے اسود سے اُنہنے عائشہ سے کہ کہا اُنہنے میں نے کسیکو تم میں سے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر سے ظہر کی نماز میں جلدی کرتا ہو اور اس باب میں روایت ہی جابر بن عبد اللہ اور خبّاب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہی اور یہ ایسی ہی کہ اسی کو اہل علم صحابہ اور انکے پچھلوں نے اختیار کیا ہی علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہی شعبہ نے حکیم بن جبیر میں باعث اسکی اس حدیث کے جو اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اُسکے پاس اسقدر موجود ہو جو اسکو کافی ہو الخ کہا یحییٰ نے اور روایت کی اس سے سفیان اور زائدہ نے بھی گویا یحییٰ اُسکی حدیث میں کچھ خوف نہیں دیکھتا کہا محمد نے مروی ہی حکیم بن جبیر سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر کے جلدی پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے کہا خبر دی مجھے انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی اسوقت میں کہ آفتاب ڈھلگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سخت گرمی میں ظہر کی تاخیر کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنہنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ شدت گرمی کی دوزخ کے جوش سے ہی اور اس باب میں روایت ہی ابی سعید اور ابی ذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے اُنہنے اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم اور روایت کی ہی عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں لیکن وہ صحیح نہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور ایک قوم نے اہل علم سے ظہر کی نماز سخت گرمی میں متوخر کرنا پسند کیا ہی اور یہ قول ہی ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے ظہر کی نماز کا موخر کرنا تو اسی مسجد میں ہی جہاں لوگ دور سے آتے ہوں۔ اور بہر حال اکیلا آدمی اور جسنے اپنی قوم کی مسجد میں ہی نماز پڑھنی ہو تو اسکے لیے مستحب ہی کہ سخت گرمی میں نماز کو موخر نہ کرے کہا ابو عیسیٰ نے۔ اور قول اُس شخص کا جو سخت گرمی میں ظہر کے موخر کرنے کی طرف گیا ہی وہ اولیٰ اور مناسب ہے ساتھ تابعداری کے اور جسکی طرف امام شافعی گیا ہی کہ رخصت اُس شخص کے واسطے ہی جو دور سے آوے اور لوگوں کی مشقت کے واسطے ہی اسکے برخلاف حدیث ابو ذر کی دلالت کرتی ہی

۱ؔ غرض یحییٰ کی اس سے یہ ہی کہ شعبہ نے جو حکیم بن جبیر کے حق میں طعن کیا ہی وہ ٹھیک نہیں ہی کیونکہ حکیم بن جبیر سے بڑے بڑے اماموں نے روایت کی ہی مثل سفیان ثوری اور زائدہ کے پس انکا روایت کرنا دلالت کرتا ہی کہ اس شخص میں کوئی طعن نہیں اور نیز کہا امام بخاری نے کہ حکیم بن جبیر سے ظہر کے جلدی پڑھنے میں روایت ہی پس یہ حدیث امام بخاری کا اس سے نقل کرنا اور پھر اُس پر منکر نہ ہونا بھی دلالت کرتا ہی کہ یہ شخص ثقہ ہے

قال ابو ذر كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاذن بلال بصلوة الظهر فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا بلال ابرد ثم ابرد فلو كان الامر على ما ذهب اليه الشافعي لم يكن للابراد في ذلك الوقت معنى لاجتماعهم في السفر وكانوا لا يحتاجون ان ينتابوا من البعد **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود قال انبانا شعبة عن مهاجر ابي الحسن عن زيد بن وهب عن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في سفر ومعه بلال فاراد ان يقيم فقال ابرد ثم اراد ان يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابرد في الظهر قال حتى راينا فيء التلول ثم اقام فصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا عن الصلوة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في تعجيل العصر **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة انها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر والشمس في حجرتها لم يظهر الفيء من حجرتها وفي الباب عن انس وابي اروى وجابر ورافع بن خديج ويروى عن رافع ايضا عن النبي صلى الله عليه وسلم في تاخير العصر ولا يصح **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر وعبد الله بن مسعود وعائشة وانس وغير واحد من التابعين تعجيل صلوة العصر وكرهوا تاخيرها وبه يقول عبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** علي بن حجر نا اسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن انه دخل على انس بن مالك في داره بالبصرة حين انصرف من الظهر وداره بجنب المسجد فقال قوموا فصلوا العصر قال فقمنا فصلينا فلما انصرفنا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تلك صلوة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا كانت بين قرني الشيطان قام فنقر اربعا لا يذكر الله فيها الا قليلا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في تاخير صلوة العصر

کہا ابو ذر نے ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بلال نے ظہر کی نماز کی اذان کہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال سرد کر پھر سرد کر پس اگر امر اسی طرح ہوتا جسکی طرف امام شافعی گیا ہے تو اسوقت سرد کرنے کے کچھ معنے نہ ہونگے کیونکہ وہ سب لوگ سفر میں جمع تھے اور دور سے آنے کی کسی کو حاجت نہ تھی **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے مہاجر ابی الحسن سے انہوں نے زید بن وہب سے اسنے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور بلال بھی آپ کے ساتھ تھا سو اسنے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا پس فرمایا آپ نے سرد کر پھر اسنے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر میں سردی کر کہا راوی نے یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر اسنے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھی پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سخت گرمی دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کیا کرو نماز کو کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عصر کے جلدی پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے یہ کہ کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اسوقت میں پڑھی کہ آفتاب اسکے حجرے میں تھا ابھی سایہ اسکے حجرے سے اونچا نہ ہوا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج سے رضی اللہ عنہم اور نیز رافع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عصر کے موخر کرنے میں روایت کی ہے اور وہ صحیح نہیں کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور یہ ایسی ہے کہ اسکو بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اختیار کیا ہے انمیں سے عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور انس ہیں اور کئی ایک تابعین نے بھی نماز عصر کے جلدی پڑھنے کو۔ اور اسکی تاخیر کو مکروہ جانا ہے۔ اور ساتھ اسیکے کہتا ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمان سے یہ کہ وہ انس بن مالک پر اسکے گھر میں جو بصرہ میں تھا داخل ہوا جب وہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوا اور گھر اسکا مسجد کی ایک پہلو میں تھا سو کہا انس نے کھڑے ہو جاؤ اور عصر کی نماز پڑھ لو کہا اسنے پس ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی پھر جب فارغ ہو چکے تو کہا اسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے یہ نماز منافقوں کی ہے بیٹھتا ہے آفتاب کی انتظاری کرتا ہے تا کہ جب آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں میں ہوتا ہے تو کھڑا ہوتا ہے تو چار چونچیں لگاتا ہے اللہ تعالیٰ کی اسمیں بہت تھوڑی یاد کرتا ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز عصر کے موخر کرنے کے بیان میں

---

۵۱ کرمانی نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ لشکر کی عادت سفر میں یہ ہوتی ہے کہ آرام کے واسطے اور چارپایوں کے چرانے کے واسطے علیحدہ علیحدہ اُترتے ہیں پس اب ان کا اس حالت میں جمع ہونا ہم تسلیم نہیں کرتے اور نیز ظاہر ہے کہ اُس وقت میں کوئی ایسا بڑا خیمہ نہ تھا جسمیں وہ لوگ سب ہوں۔ بلکہ درختوں کے سایہ میں اُترتے تھے اور وہاں کوئی ایسی بڑی آرام کی جگہہ نہ تھی جسمیں وہ تمام لوگ جمع ہو سکیں۔ اور کہا بعض نے اسجگہہ علت اور ہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ گرمی کا سخت ہونا اور ہی وکرنے کے وقت تکلیف پانا جیسا کہ حدیث ابو عوانہ کی جو انس سے ہے اسکی تائید کرتی ہے کنا اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالظہائر سجدنا علی ثیابنا اتقاء الحر انتہی اتفتح

حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن علیۃ عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد تعجیلا للظہر منکم وانتم اشد تعجیلا للعصر منہ **قال** ابو عیسیٰ وقد روی ہذا الحدیث عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ عن ام سلمۃ نحوہ **باب** ما جاء فی وقت المغرب **حدثنا** قتیبۃ نا حاتم بن اسمٰعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب وفی الباب عن جابر وزید بن خالد وانس ورافع بن خدیج وابی ایوب وام حبیبۃ وعباس بن عبد المطلب وحدیث العباس قد روی عنہ موقوفا وہو اصح **قال** ابو عیسیٰ حدیث سلمۃ بن الاکوع حدیث حسن صحیح وہو قول اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم من التابعین اختاروا تعجیل صلوٰۃ المغرب وکرہوا تاخیرہا حتی قال بعض اہل العلم لیس لصلوٰۃ المغرب الا وقت واحد وذہبوا الی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث صلی بہ جبرئیل وہو قول ابن المبارک والشافعی **باب** ما جاء فی وقت صلوٰۃ العشاء الاخرۃ **حدثنا** محمد بن عبد الملک ابن ابی الشوارب نا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن بشیر بن ثابت عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت ہذہ الصلوٰۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ **حدثنا** ابو بکر محمد بن ابان نا عبد الرحمٰن بن مہدی عن ابی عوانۃ بہذا الاسناد نحوہ **قال** ابو عیسیٰ وہذا الحدیث رواہ ہشیم عن ابی بشر عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر ولم یذکر فیہ ہشیم عن بشیر بن ثابت وحدیث ابی عوانۃ اصح عندنا لان یزید بن ہارون روی عن شعبۃ عن ابی بشر نحو روایۃ ابی عوانۃ **باب** ما جاء فی تاخیر العشاء الاخرۃ **اخبرنا** ہناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل ونصفہ وفی الباب عن جابر بن سمرۃ

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے ایوب سے اُنہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں بہت جلدی کرتے تھے۔ اور تم لوگ آنحضرت سے نماز عصر میں بہت جلدی کرتے ہو۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن جریج سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے مثل اُسکی **باب** مغرب کے وقت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے یزید بن ابی عبید سے اُسنے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اُس وقت میں پڑھتے تھے جب آفتاب غروب ہوجاتا اور کنارون میں چھپ جاتا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبد المطلب سے رضی اللہ عنہم اور حدیث عباس کی اُنہیں سے موقوف مروی ہے اور یہ صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین کا انہوں نے نماز مغرب کے جلدی پڑھنے کو اختیار کیا ہے اور اُسکے موخر کرنے کو مکروہ جانا ہے حتی کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نماز مغرب کا ایک ہی وقت ہے۔ اور گئے ہیں یہ طرف حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھائی (ایک ہی وقت میں دو روز) اور یہ قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا۔ **باب** نماز عشا کے وقت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے بشیر بن ثابت سے اُسنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اُسنے میں لوگوں سے اس نماز کا وقت اچھا جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز تیسری رات کے چاند ڈوبنے کے وقت پڑھتے تھے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے ابی عوانہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی۔ کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں ہشیم کو جو راوی ہے بشیر بن ثابت سے۔ اور حدیث ابی عوانہ کی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اسلیے کہ یزید بن ہارون نے روایت کی ہے شعبہ سے اُسنے ابی بشر سے مثل روایت ابی عوانہ کی[1]۔ **باب** نماز عشاء کے موخر کرنے کے بیان میں **خبر دی** ہمکو ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں اپنی امت پر تکلیف نہ جانتا تو اُنکو نماز عشاء کے تہائی رات یا نصف رات تک موخر کرنے کا حکم کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ

[1] اور ظاہر ہے کہ جب ایک کو دوسرے سے تقویت ہوگی تو وہ بھی قوی ہوگی ۱۲

وجابر بن عبد اللہ وابی برزۃ وابن عباس وابی سعید الخدری وزید بن خالد وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث
حسن صحیح وھو الذی اختارہ اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین رأوا تاخیر صلوۃ العشاء الاخرۃ وبہ یقول
احمد واسحاق **باب** ما جاء فی کراھیۃ النوم قبل العشاء والسمر بعدھا **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم انا عوف قال احمد
وعباد بن عباد وھو المھلبی واسمٰعیل بن علیۃ جمیعا عن عوف عن سیار بن سلامۃ عن ابی برزۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا وفی الباب عن عائشۃ وعبد اللہ بن مسعود وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابی برزۃ حدیث حسن صحیح
کرہ اکثر اھل العلم النوم قبل صلوۃ العشاء ورخص فی ذلک بعضھم وقال عبد اللہ بن المبارک اکثر الاحادیث علی الکراھیۃ ورخص
بعضھم فی النوم قبل صلوۃ العشاء فی رمضان **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی السمر بعد العشاء **حدثنا** احمد بن منیع نا
ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمر مع ابی بکر فی الامر
من امر المسلمین وانا معھما وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو واوس بن حذیفۃ وعمران بن حصین **قال** ابو عیسی حدیث عمر
حسن وقد روی ھذا الحدیث الحسن بن عبید اللہ عن ابراھیم عن علقمۃ عن رجل من جعفی یقال لہ قیس او ابن قیس عن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ھذا الحدیث فی قصۃ طویلۃ وقد اختلف اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم فی السمر بعد العشاء
الاخرۃ فکرہ قوم منھم السمر بعد صلوۃ العشاء ورخص بعضھم اذا کان فی معنی العلم وما لا بد منہ من الحوائج واکثر الحدیث علی الرخصۃ وقد
روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا سمر الا لمصل او مسافر **باب** ما جاء فی الوقت الاول من الفضل

اور جابر بن عبد اللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی
حسن صحیح ہے اور اختیار کیا ہے اسکو اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے کہ انھوں نے نماز عشا کے موخر کرنے کو دوست رکھا ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے
امام احمد اور اسحاق **باب** قبل عشا کے سونے اور بعد اسکے باتین کرنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا
خبر دی ہمکو عوف نے کہا احمد نے اور حدیث کی ہم سے عباد بن عباد نے جو مہلبی ہے اور اسماعیل بن علیہ نے سب نے عون سے اسنے سیار بن سلامہ سے
اسنے ابی برزہ سے کہا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عشا کے سونے اور بعد اسکے باتین کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ
اور عبد اللہ بن مسعود اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسی نے حدیث ابی برزہ کی حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم نے قبل نماز عشا کے سونے کو مکروہ جانا ہے
اور بعض نے اسمین رخصت دی ہے۔ اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے اکثر حدیثین کراہت پر ہین۔ اور بعض نے قبل نماز عشا کے رمضان مین سونے کی
رخصت دی ہے **باب** بعد عشا کے باتین کرنے کی رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ
نے اعمش سے اسنے ابراہیم سے اسنے علقمہ سے اسنے عمر بن الخطاب سے کہ کہا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق کے
ساتھ مسلمانون کے کسی کام کی بابت بعد عشا کے باتین کرتے تھے اور مین آپ اور ابو بکر کے ساتھ تھا۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو
اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث عمر کی حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو حسن بن عبید اللہ
نے ابراہیم سے اسنے علقمہ سے اسنے ایک مرد جعفی سے اسکو قیس یا ابن قیس کہا جاتا تھا اسنے عمر سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قصہ
طویل مین اور اہل علم اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین سے بعد عشا کے باتین کرنے مین اختلاف کیا ہے۔ پس ایک قوم نے انمین سے
بعد نماز عشا کے باتین کرنے کو مکروہ جانا ہے۔ اور بعض نے انمین سے رخصت دی ہے بشرطیکہ علم کی باتین ہون یا ضروری حاجات کی۔ اور
اکثر حدیثین رخصت پر ہین۔ اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین جائز باتین بعد عشا کے مگر واسطے نمازی اور
مسافر کے **باب** اول وقت مین نماز کی فضیلت کا بیان

لہ پہلے باب مین مؤلف نے دو مسئلون کا ذکر کیا ہے۔ ایک یہ کہ قبل نماز عشا کے سونا مکروہ ہے۔ دوسرا یہ کہ بعد نماز عشا کے باتین کرنی مکروہ ہے اور چونکہ یہ مسئلہ مقید تھا اور حدیث
سے مطلق معلوم ہوتا تھا اسلیے مؤلف نے دوسرا باب اس مسئلہ کے بیان کرنے کے واسطے منعقد کیا ہے۔ کہ بعد عشا کے فلان فلان بات کرلی یا فلان فلان شخص کو بات کرنی جائز ہے
مگر مؤلف نے ترجمہ کے پہلے جزو کے مقید کرنے کے واسطے کوئی دلیل بیان نہین کی بخاری نے اسکے واسطے باب النوم قبل العشاء لمن غلب منعقد کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ کراہت اس شخص کے واسطے ہے جو اختیار سے سوئے اور جو بلا اختیار بسبب غلبہ نیند کے سوئے اسکے لیے مکروہ نہین ۱۲

حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبد الله بن عمر العمري عن القاسم بن غنام عن عمته ام فروة وكانت ممن بايع النبي صلى الله عليه وسلم قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم اى الاعمال افضل قال الصلوة لاول وقتها **حدثنا** احمد بن منيع نا يعقوب بن الوليد المدنى عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الاخر عفو الله وفى الباب عن على وابن عمر وعائشة وابن مسعود **حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن وهب عن سعيد بن عبد الله الجهني عن محمد بن عمر بن على بن ابى طالب عن ابيه عن على بن ابى طالب ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له يا على ثلث لا تؤخرها الصلوة اذا اٰنت والجنازة اذا حضرت والايم اذا وجدت لها كفوا **قال** ابو عيسى حديث ام فروة لا يروى الا من حديث عبد الله بن عمر العمري وليس هو بالقوى عند اهل الحديث واضطربوا فى هذا الحديث **حدثنا** قتيبة نا مروان بن معاوية الفزارى عن ابى يعفور (ابى يعقوب) عن الوليد بن العيزار عن ابى عمرو الشيبانى ان رجلا قال لابن مسعود اىّ العمل افضل قال سئلت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الصلوة على مواقيتها قلت وماذا يا رسول الله قال وبر الوالدين قلت وماذا قال الجهاد فى سبيل الله **قال** ابو عيسى وهذا حديث حسن صحيح وقد روى المسعودى وشعبة والشيبانى وغير واحد عن الوليد بن العيزار هذا الحديث **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال عن اسحاق بن عمر عن عائشة قالت ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة لوقتها الاخر مرتين حتى قبضه الله **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وليس اسناده بمتصل قال الشافعى والوقت الاول من الصلوة افضل ومما يدل على فضل اول الوقت على اخره اختيار النبى صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر فلم يكونوا يختارون الا ما هو افضل ولم يكونوا يدعون الفضل وكانوا يصلون فى اول الوقت حدثنا بذلك ابو الوليد المكى عن الشافعى

باب ماجاء فى السهو عن وقت صلوة العصر

حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الذى تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله

حدیث کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسےٰ نے عبد اللہ بن عمر عمری سے اُسنے قاسم بن غنام سے اُسنے پھوپھی ام فروہ سے اور یہ اُن شخصوں سے تھیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی ہوئی تھی کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا آپ نے اول وقت مین نماز پڑھنی۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ولید مدنی نے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور پچھلا وقت معافی اللہ کی اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابن مسعود سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے سعید بن عبد اللہ جہنی سے اُسنے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا اے علی تین چیزون کو موخر نہ کرنا نماز جب پہونچ جاوے اور جنازہ جب حاضر ہو جائے۔ اور بیوہ جب اُسکے لیے تجھے کفو ملے۔ **کہا ابو عیسیٰ** نے ام فروہ کی حدیث کو سوائے عبد اللہ بن عمر عمری کے اور کسی نے روایت نہین کیا۔ اور یہ شخص اہل حدیث کے نزدیک قوی نہین اور محدث اس حدیث مین مضطرب ہوئے ہین۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے ابی یعفور سے اُسنے ولید بن عیزار سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے یہ کہ ایک مرد نے ابن مسعود سے کہا کہ کونسا عمل افضل ہے کہا اُسنے مینے ہی اسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا فرمایا آپ نے نماز اُسکے وقت مین پڑھنی مینے کہا اور کیا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی مینے کہا اور کیا فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کے راہ مین جہاد کرنا **کہا ابو عیسیٰ** نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور کئی اور لوگون نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے اسحٰق بن عمر سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت مین دو مرتبہ نہین پڑھی تاکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض کر لیا **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین کہا امام شافعی نے اول وقت نماز کا افضل ہے اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے کہ اول وقت کی آخر پر فضیلت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا اسوقت کو اختیار کرنا ہے یہ نہین پسند رکھتے تھے مگر جو کہ افضل ہو اور نہین چھوڑتے تھے فضیلت کو اور اول وقت مین نماز پڑھتے تھے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو الولید مکی نے شافعی سے **باب** بیان مین بھولنے نماز عصر کے وقت سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے وہ شخص کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو جائے تو گویا[1] اُسکے اہل اور مال ہلاک ہو گئے۔

[1] اسلیے کہ عموماً اعتبار مزدوری کا کام کرنے کے ختم پر ہوتا ہے اور جب مزدور نے آخر کام کا بگاڑ دیا تو مالک خواہ مخواہ اُس پر رنجیدہ ہوتا ہے اور اسکی مزدوری کا کچھ خیال نہین کرتا اسطرح سے نماز عصر کی بھی اس دن کے آخر کا کام ہے پس اگر اُسنے اس نماز کو ترک کر دیا تو گویا اُسنے اپنے تمام روز کی مزدوری ضائع کر دی ۱۲

وفی الباب عن بریدۃ ونوفل بن معاویۃ **قال** ابوعیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواہ الزھری ایضا عن سالم عن ابیہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی تعجیل الصلوۃ اذا اخرھا الامام **حدثنا** محمد بن موسی البصری نا جعفر بن سلیمان
الضبعی عن ابی عمران الجونی عن عبداللہ بن الصامت عن ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر امراء یکونون بعدی
یمیتون الصلوۃ فصل الصلوۃ لوقتہا فان صلیت لوقتہا کانت لک نافلۃ والا کنت قد احرزت صلوتک وفی الباب عن عبداللہ بن
مسعود وعبادۃ بن الصامت **قال** ابوعیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن وھو قول غیر واحد من اھل العلم یستحبون ان یصلی الرجل
الصلوۃ لمیقاتہا اذا اخرھا الامام ثم یصلی مع الامام والصلوۃ الاولی ھی المکتوبۃ عند اکثر اھل العلم وابوعمران الجونی اسمہ عبدالملک بن
حبیب **باب** ماجاء فی النوم عن الصلوۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ثابت البنانی عن عبداللہ بن رباح الانصاری عن ابی قتادۃ
قال ذکروا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم نومہم عن الصلوۃ فقال انہ لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ فاذا نسی احدکم صلوۃ او نام
عنہا فلیصلہا اذا ذکرہا وفی الباب عن ابن مسعود وابی مریم وعمران بن حصین وجبیر بن مطعم وابی جحیفۃ وعمرو بن امیۃ ضمری وذی مخبر وھو
ابن اخ النجاشی **قال** ابوعیسی وحدیث ابی قتادۃ حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی الرجل ینام عن الصلوۃ او ینساھا فیستیقظ
او یذکر وھو فی غیر وقت صلوۃ عند طلوع الشمس او عند غروبہا فقال بعضہم یصلیہا اذا استیقظ وذکر وان کان عند طلوع الشمس او عند
غروبہا وھو قول احمد واسحاق والشافعی ومالک وقال بعضہم لا یصلی حتی تطلع الشمس او تغرب **باب** ما جاء فی الرجل ینسی الصلوۃ
حدثنا قتیبۃ وبشر بن معاذ قالا نا ابوعوانۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ فلیصلہا اذا
ذکرھا وفی الباب عن سمرۃ وابی قتادۃ **قال** ابوعیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح ویروی عن علی بن ابی طالب انہ قال فی الرجل ینسی الصلوۃ
یصلیہا متی ذکرھا فی وقت او فی غیر وقت وھو قول احمد واسحاق ویروی عن ابی بکرۃ انہ نام عن صلوۃ العصر فاستیقظ عند غروب الشمس فلم یصل حتی غربت الشمس

اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ اور نیز روایت کیا اسکو زہری نے سالم
سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** نماز کے جلدی پڑہنے کے بیان میں جب اسکو امام موخر کرے **حدیث** کی ہمسے
محمد بن موسےٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابی عمران جونی سے اُسنے عبداللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذر سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر میرے پیچھے امیر ہونگے جو نماز میں تاخیر کرینگے۔ سو تو نماز کو اُسکے وقت میں پڑھ
اگر نماز اپنے وقت میں پڑہی گئی تو تیرے لیے نفل ہوگی۔ ورنہ تو نے اپنی نماز کو جمع کر لیا۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبادۃ
بن صامت سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا یہ لوگ مستحب جانتے ہیں کہ مرد نماز کو اُسکے وقت
میں پڑہے جب امام اُسکو موخر کر دے پہر امام کے ساتھ پڑہ لے اور پہلی نماز اکثر اہل علم کے نزدیک فرض ہوگی۔ اور ابو عمران جونی کا نام
عبدالملک بن حبیب ہے **باب** نماز سے سونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت بنانی سے انہنے
عبداللہ بن رباح انصاری سے اُسنے ابی قتادہ سے کہا اُسنے لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز سے سو رہنے کا ذکر کیا سو فرمایا آپ نے
نیند میں نقصان نہیں ہے نقصان تو جاگنے میں ہی ہے۔ سو جب کوئی شخص تم میں سے نماز کو بہول جائے یا اُس سے سو رہے تو چاہیے کہ نماز پڑہے
جب اُسکو یاد کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور ابی جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری
اور ذی مخبر سے اور یہ نجاشی کا بھتیجا ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے لوگوں نے اُس مرد سے جو نماز میں سو رہے
یا اُسکو بہول جائے پس جاگے یا یاد کرے غیر وقت نماز میں آفتاب چڑہنے کے وقت یا اُسکے ڈوبنے کے وقت۔ سو بعض نے کہا ہے پڑہ لے جب
جاگے اور ذکر کیا اُسنے اگرچہ آفتاب کے چڑہنے کا وقت ہو یا اُسکے ڈوبنے کا۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق اور شافعی اور مالک کا۔ اور کہا بعض
نے نہ نماز پڑہے تا کہ آفتاب چڑہ لے یا غروب ہو لے **باب** اُس مرد کے بیان میں جو نماز کو بہول جائے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور بشر بن معاذ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے
ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو بہول گیا تو چاہیے کہ اسکو پڑہے جب اُسکو یاد کرے اور اس باب میں روایت ہے
سمرہ اور ابی قتادہ سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا اُنہوں نے اُس مرد کے حق میں جو نماز کو بہول جائے چاہیے کہ پڑہے اُسکو جب اُسکو یاد کرے
وقت میں یا غیر وقت میں۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ عصر کی نماز سے سو رہا اور آفتاب کے ڈوبنے کے وقت بیدار ہوا اُسنے نماز نہ پڑہی حتی کہ

وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى هذا واما اصحابنا فذهبوا الى قول علي بن طالب **باب** ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدأ **حدثنا** هناد نا هشيم عن ابي الزبير عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابي عبيدة بن عبد الله بن مسعود قال قال عبد الله ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء وفي الباب عن ابي سعيد وجابر **قال** ابو عيسى حديث عبد الله ليس باسناده باس الا ان ابا عبيدة لم يسمع من عبد الله وهو الذي اختاره بعض اهل العلم في الفوائت ان يقيم الرجل لكل صلوة اذا قضاها وان لم يقم اجزاءه وهو قول الشافعي **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن يحيى بن ابي كثير نا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قال يوم الخندق وجعل يسب كفار قريش قال يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتى تغرب الشمس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ان صليتها قال فنزلنا بطحان فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وتوضأنا فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الصلوة الوسطى انها العصر **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في الصلوة الوسطى صلوة العصر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي وابو النضر عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد بن مرة الهمداني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وفي الباب عن علي وعائشة وحفصة وابي هريرة وابي هاشم بن عتبة **قال** ابو عيسى قال محمد قال علي بن عبد الله حديث الحسن عن سمرة حديث حسن وقد سمع منه **وقال** ابو عيسى حديث سمرة في صلوة الوسطى حديث حسن وهو قول اكثر العلماء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم

آفتاب غروب ہوگیا۔ اور ایک قوم اہل کوفہ سے اسی طرف گئی ہے۔ اور ہمارے اصحاب تو قول علی بن ابیطالب کی طرف گئے ہیں **باب** اس شخص کے بیان میں کہ جسکی چند نمازیں فوت ہو جائیں تو کس سے شروع کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ابی الزبیر سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ نے مشرکوں نے خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے شغل میں رکھا تا کہ رات کا کچھ حصہ جسقدر اللہ نے چاہا گذر گیا پھر آپنے بلال کو حکم دیا تو اُسنے اذان دی پھر تکبیر کہی سو آپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپنے عصر کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپنے مغرب کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپنے عشاء کی نماز پڑھی اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث کی سند میں کچھ خوف نہیں مگر یہ کہ ابا عبیدہ نے عبد اللہ سے سُنا نہیں ہے۔ اور اسی کو بعض اہل علم نے نمازیں فوت شدہ کے حق میں اختیار کیا ہے کہ آدمی ہر ایک نماز کے لیے تکبیر کہے جب اُسکو قضا کرے۔ اور اگر تکبیر نہ کہی تو بھی کافی ہے۔ اور یہ قول ہے امام شافعی کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے جابر بن عبد اللہ سے کہ عمر بن الخطاب رضہ نے خندق کے دن کہا اور کفار قریش کو گالیاں دینی شروع کیں کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے تو عصر کی نماز نہیں پڑھی تا کہ آفتاب غروب ہوگیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی اسکو نہیں پڑھا کہا راوی نے پس اسم بطحان نام مقام میں اُترے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہمنے بھی وضو کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد غروب ہونے آفتاب کے عصر کی نماز پڑھی پھر بعد اسکے مغرب کی نماز پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُنکو قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے صلوٰۃ وسطیٰ کے حق میں کہ وہ عصر کی نماز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی اور ابو النضر نے محمد بن طلحہ بن مصرف سے اُسنے زبید بن مرہ ہمدانی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور حفصہ اور ابو ہریرہ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے کہ کہا علی بن عبد اللہ نے حدیث حسن کی جو سمرہ سے ہے حسن ہے اور حسن کا سمرہ سے سماع ہے اور کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی جو صلوٰۃ وسطیٰ کے حق میں ہے حسن ہے اور یہ قول ہے اکثر علماء کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے

سلہ اس حدیث سے دلیل پکڑی کہ فوتی نمازوں میں ترتیب واجب ہے یہ درست نہیں کیونکہ افعال آنحضرت کے وجوب پر دلالت نہیں کرتے ہاں اگر اس حدیث صلوا کما رأیتمونی اصلی کے عموم سے دلیل پکڑی جاوے تو ممکن ہے جیسا کہ شافعیہ نے بعض اشیاء میں سوائے اس مسئلہ کے اس حدیث کا اس طور سے اعتبار کیا ہے اور ایسا ہی حنفیہ نے بھی کیا ہے

وقال زيد بن ثابت وعائشة صلوة الوسطى صلوة الظهر وقال ابن عباس وابن عمر صلوة الوسطى صلوة الصبح حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا قريش بن انس عن حبيب بن الشهيد قال قال لي محمد بن سيرين سل الحسن ممن سمع حديث العقيقة فسألته قال سمعت من سمرة بن جندب قال ابو عيسى واخبرني محمد بن اسماعيل عن علي بن عبد الله عن قريش بن انس هذا الحديث قال محمد قال علي وسماع الحسن من سمرة صحيح واحتج بهذا الحديث باب ماجاء في كراهية الصلوة بعد العصر وبعد الفجر حدثنا احمد بن منيع نا هشيم لخبرنا منصور وهو ابن زاذان عن قتادة انا ابو العالية عن ابن عباس قال سمعت غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وكان من احبهم الي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس وعن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وفي الباب عن علي وابن مسعود وابي سعيد وعقبة بن عامر وابي هريرة وابن عمر وسمرة بن جندب وسلمة بن الاكوع وزيد بن ثابت وعبد الله بن عمرو ومعاذ بن عفراء والصنابحي ولم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم وعائشة وكعب بن مرة وابي امامة وعمرو بن عبسة ويعلى بن امية ومعاوية قال ابو عيسى حديث ابن عباس عن عمر حديث حسن صحيح وهو قول اكثر الفقهاء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم انهم كرهوا الصلوة بعد صلوة الصبح حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب الشمس واما الصلوات الفوائت فلا باس ان تقضى بعد العصر وبعد الصبح قال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد قال شعبة لم يسمع قتادة من ابي العالية الا ثلثة اشياء حديث عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس وحديث ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لاحد ان يقول انا خير من يونس بن متى وحديث علي القضاة ثلثة باب ماجاء في الصلوة بعد العصر حدثنا قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال انما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر لانه اتاه مال فشغله عن الركعتين بعد الظهر فصلاهما بعد العصر ثم لم يعد لهما

کہا زید بن ثابت اور عائشہ نے صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے صلوۃ وسطی صبح کی نماز ہے حدیث کی ہمسے ابو موسی یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے قریش بن انس نے حبیب بن شہید سے کہا اُسنے کہا مجھے محمد بن سیرین نے کہ تو حسن سے سوال کر کہ کس سے اُسنے حدیث عقیقہ کی سنی ہے سو مینے اُس سے سوال کیا کہا اُسنے سنا مینے سمرہ بن جندب سے کہا ابو عیسی نے اور خبر دی مجھے محمد بن اسمٰعیل نے علی بن عبد اللہ سے اُسنے قریش بن انس سے اس حدیث کی کہا محمد نے کہ کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے[1] اور اس حدیث سے اُسنے استدلال کیا ہے۔ باب اس بیان مین کہ بعد عصر اور بعد فجر کے نماز پڑھنی مکروہ ہے[2] حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو منصور نے اور وہ ابن زاذان ہے اُسنے قتادہ سے کہا خبر دی ہمکو ابو العالیہ نے ابن عباس سے کہا اُنہون نے مینے کئی ایک صحابہ سے سنا ہے ان مین سے عمر بن خطاب ہے اور وہ میرے نزدیک اور ون سے زیادہ پسند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فجر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تاکہ آفتاب چڑھ لے اور بعد عصر کے نماز پڑھنے سے بھی تاکہ غروب ہولے اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو اور معاذ بن عفرا اور صنابحی سے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہین ہے اور عائشہ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی جو عمر سے مروی ہے حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے اکثر فقہا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے کہ انہون نے بعد نماز صبح کے نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہے تاکہ آفتاب چڑھ لے اور بعد عصر کے تاکہ آفتاب غروب ہولے اور بہر حال فوتی نمازین تو انکے قضا کرنے مین بعد عصر اور صبح کے کچھ خوف نہین۔ کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے کہ کہا شعبہ نے قتادہ نے ابی العالیہ سے سنا نہین مگر تین چیزین ایک حدیث عمر کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تاکہ آفتاب غروب ہولے اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھ لے دوسری حدیث ابن عباس کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا آپ نے کسی کو یہ کہنا لائق نہین کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون تیسری حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہین۔ باب بعد عصر کی نماز کے بیان مین حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتین اسلیے پڑھی ہین کہ آپ کے پاس مال آیا پس اُسنے آپ کو دو رکعتون سے جو بعد ظہر کے ہین شغل مین رکھا سو آپ نے انکو بعد عصر کے پڑھا۔ پھر آپ نے اُن دونوں کا اعادہ نہین کیا۔

[1] غرض ترمذی کی اس حدیث سے آخر باب تک یہ ہے کہ سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے ثابت ہے۔

[2] یعنے بعد نماز صبح اور عصر کے نفل پڑھنی مکروہ ہے ۱۲

وفی الباب عن عائشۃ وام سلمۃ ومیمونۃ وابی موسیٰ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن وقد روی غیر واحد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی بعد العصر رکعتین وھذا خلاف ما روی عنہ انہ نھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وحدیث ابن عباس اصح حیث قال لم یعد لھما وقد روی عن زید بن ثابت نحو حدیث ابن عباس وقد روی عن عائشۃ فی ھذا الباب روایات روی عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما دخل علیھا بعد العصر الا صلی رکعتین وروی عنھا عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس والذی اجتمع علیہ اکثر اھل العلم علی کراھیۃ الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس الا ما استثنی من ذلک مثل الصلوۃ بمکۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس بعد الطواف فقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخصۃ فی ذلک وقد قال بہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وقد کرہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم الصلوۃ بمکۃ ایضا بعد العصر وبعد الصبح وبہ یقول سفیان الثوری ومالک بن انس وبعض اھل الکوفۃ **باب ما** جاء فی الصلوۃ قبل المغرب **حدثنا** ھناد نا وکیع عن کھمس بن الحسین عن عبد اللہ ابن بریدۃ عن عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوۃ لمن شاء وفی الباب عن عبد اللہ ابن الزبیر **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن صحیح وقد اختلف اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ قبل المغرب فلم یر بعضھم الصلوۃ قبل المغرب وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھم کانوا یصلون قبل صلوۃ المغرب رکعتین بین الاذان والاقامۃ وقال احمد واسحاق ان صلاھما فحسن وھذا عندھما علی الاستحباب **باب** ما جاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس

اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور کئی لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے بعد عصر کے دو رکعتیں پڑھی ہیں اور یہ مخالف ہے اس روایت کے جو آپ سے مروی ہے کہ آپ نے بعد عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تا کہ آفتاب غروب ہوئے اور حدیث ابن عباس کی زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ اُسنے کہا ہے کہ آپ نے پھر ان دونوں کا اعادہ نہیں کیا اور نیز زید بن ثابت سے مثل حدیث ابن عباس کے مروی ہے اور حضرت عائشہ سے اس باب میں کئی روایتیں مروی ہیں۔ اُن سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعد عصر کے میرے پاس نہیں آئے مگر دو رکعتیں پڑھی ہیں اور مروی ہے اُن سے اُنہوں نے ام سلمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بعد عصر کے نماز پڑھنی سے منع کیا ہے تا کہ آفتاب غروب ہوئے اور بعد صبح کے تا کہ آفتاب چڑھ لے اور جسپر اکثر اہل علم جمع ہیں وہ یہ ہے کہ بعد عصر کے نماز پڑھنی مکروہ ہے تا کہ آفتاب غروب ہولے اور بعد صبح کے تا کہ آفتاب چڑھ لے مگر وہ جو اس سے مستثنیٰ ہے مثل نماز کے مکہ میں بعد عصر کے تا کہ آفتاب غروب ہو اور بعد صبح تا کہ آفتاب چڑھ لے بعد طواف کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں رخصت مروی ہے۔ اور کہا ہے ساتھ اسکے ایک قوم نے اہل علم صحابہ اور من بعدہم سے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور ایک قوم نے اہل علم صحابہ اور من بعدہم سے مکہ میں بھی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ **باب** قبل مغرب کے نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہمس بن حسین سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے درمیان ہر دو اذانوں کے نماز ہے جسکی مرضی ہو اور اس باب میں عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن صحیح ہے۔ اور مختلف ہوئے ہیں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نماز میں جو قبل مغرب کے ہے سو بعض نے انہیں سے قبل مغرب کے نماز پڑھنے کو نہیں جائز رکھتے اور کئی ایک صحابہ سے مروی ہے کہ وہ قبل نماز مغرب کے دو رکعتیں درمیان اذان اور تکبیر کے پڑھتے تھے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر کوئی انکو پڑھے تو بہتر ہے۔ اور یہ نماز انکے نزدیک استحباب پر محمول ہے **باب** اُس شخص کے بیان میں جسنے عصر کی نماز سے قبل غروب آفتاب کے ایک رکعت پائی۔

ف۱ کیونکہ آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے کہے والوں کو فرمایا کہ کسی کو اس گھر کے طواف کرنے سے منع نکرو اور اس سے بھی منع نکرو کہ دن اور رات میں سے جس گھڑی میں وہ چاہے نماز پڑھے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حکم مکہ وغیرہ میں کسیطرح کا کچھ فرق نہیں ہے ۱۲ ف۲ دو اذان سے مراد ایک اذان دوسری تکبیر ہے آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہر ایک اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نماز نفلی ہے جسکی مرضی چاہے پڑھے اور کہا امام ابو حنیفہ اور بعض مالکیہ نے قبل مغرب کے نفل پڑھنی مکروہ ہیں ولیل انکی یہ ہے کہ چاروں خلیفے نہیں پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ راوی اس حدیث کا محمد بن نضر وغیرہ ابراہیم نخعی سے ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے۔ اگر صحت اُسکی تسلیم بھی کر لیجاوے تو بھی اس سے نسخ یا کراہت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ بخاری میں ابواب التطوع میں لکھا ہے کہ عقبہ بن عامر سے کسی نے قبل نماز مغرب کے دو رکعتوں کی بابت سوال کیا اُس نے جواب دیا کہ ہم آنحضرت کے زمانہ میں تو پڑھا کرتے تھے پھر سائل نے کہا اب تم کیوں نہیں پڑھتے کہا اُسنے اب شغل کا مونکا مانع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء اربعہ کو شغل ہی مانع ہوتا ہوگا اور محمد بن نضر وغیرہ سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور ابی بن کعب اور ابی الدرداء اور ابی موسیٰ وغیرہ ان دو رکعتوں پر مواظبت کیا کرتے تھے ۱۲ کذا فی الفتح

حدثنا الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار و عن بسر بن سعید و عن الاعرج یحدثونه عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر وفی الباب عن عائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وبہ یقول اصحابنا الشافعی واحمد واسحاق ومعنی ھذا الحدیث عندھم لصاحب العذر مثل الرجل ینام عن الصلوۃ او ینساھا فیستیقظ و یذکر عند طلوع الشمس وعند غروبھا

باب ماجاء فی الجمع بین الصلوتین **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظھر والعصر وبین المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر قال فقیل لابن عباس ما اراد بذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس قد روی عنہ من غیر وجہ رواہ جابر بن زید وسعید بن جبیر وعبد اللہ بن شقیق العقیلی وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھذا

حدثنا ابو سلمۃ یحیی بن خلف البصری نا المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن حنش عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر **قال** ابو عیسی وحنش ھذا ھو ابو علی الرحبی وھو حنش بن قیس وھو ضعیف عند اھل الحدیث ضعفہ احمد وغیرہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان لا یجمع بین الصلوتین الا فی السفر او بعرفۃ

حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے عطا بن یسار اور بسر بن سعید اور اعرج سے حدیث کرتے تھے سُکو ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے ایک رکعت نماز صبح سے قبل طلوع آفتاب کے پائی تو اُسنے صبح کی نماز پائی اور جسنے ایک رکعت نماز عصر سے قبل غروب آفتاب کے پائی تو اُسنے عصر کی نماز پائی اور اس مین عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ساتھ اسی کے کہا ہے ہمارے اصحاب نے یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور معنی حدیث کے اُنکے نزدیک یہ ہین کہ یہ حدیث صاحب عذر کے واسطے ہے مثل اُس مرد کے جو نماز سے سو رہے یا اُسکو بھول جائے پھر جاگے یا یاد کرے وقت طلوع آفتاب کے اور وقت اُسکے غروب کے **باب** دو نمازون کے جمع کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین سوائے خوف اور مینہ کے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا کہا راوی نے سو ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ آنحضرت کا اس سے کیا ارادہ تھا کہا اُسنے یہ کہ آپکی امت تنگی مین نہ پڑے اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی اس سے اور وجہ سے بھی مروی ہے روایت کیا اسکو جابر بن زید اور سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اور سوائے اس وجہ کے اور طرح سے بھی بواسطہ ابن عباس کے آنحضرتؐ سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے حنش سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے سوائے عذر کے دو نمازون کو جمع کیا تو اُسنے کبیرہ گناہون کے دروازون سے ایک دروازہ کھولا کہا ابو عیسی نے اور یہ حنش ابو علی رحبی ہے۔ اور یہ حنش بن قیس ہے۔ اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کیا ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ درمیان دو نمازون کے سوائے سفر یا عرفہ کے جمع نہ کیا جاوے

سلہ قولہ معنی حدیث کے الخ یعنی کہا امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ یہ حدیث صاحب عذر پر محمول ہے۔ یعنی جو شخص سو رہے یا بھول جائے تو جب جاگے یا یاد کرے تو پڑھ لے یہ نہین کہ بلا عذر بیٹھکر ایسے وقت کی انتظاری کرتا ہے۔ ایسی نماز تو منافقونکی ہے جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہے کہا امام ابو حنیفہ نے صبح کی نماز تو آفتاب چڑھتے سے باطل ہوجاتی ہے کیونکہ وہ وقت کراہت کا ہے اور عصر کی نماز غروب آفتاب سے باطل نہین ہوتی۔ اور جواب اس حدیث کا یہ ہے کہ صبح کی نماز جب اُسنے شروع کی تھی تو وقت کامل تھا پھر جب آفتاب کا طلوع ہوگیا تو وقت ناقص ہوگیا پس کامل وقت مین شروع کرنی اور ناقص وقت مین ختم کرنی درست نہین ہے کیونکہ اسکے ذمے تو کامل لگی ہے اور ادا ناقص کرتا ہے۔ اور عصر کی نماز جب اُسنے شروع کی تھی ناقص وقت ہی تھا اور ختم بھی اُسنے ناقص وقت مین کی اور اسمین کوئی نقصان نہین کیونکہ اُسکے ذمہ ہی ناقص لگی تھی اور ناقص ہی ادا کی جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قیاس ہے مقابلہ نص مین اور ایسا قیاس جمہور کے نزدیک مردود ہوتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ راوی اسکا یعنی ابی ہریرہ فقیہ نہین باطل ہے کیونکہ ہر حدیث سے فقاہت اسکی پوشیدہ نہین دوسرا حضرت عائشہ بھی اسکی راوی ہے۔ اور وہ سب کے نزدیک فقیہ ہے۔ اور امام طحاوی نے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ معنی ادراک کے بلوغت کے ہون یا حیض سے پاک ہونے کے یا مسلمان ہونے کے کافر کے اور مثل اسکے جواب اسکا یہ ہے کہ عطا نے ابو ہریرہ سے اُن الفاظ سے روایت کی ہے کہ من صلی رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس ثم صلی ما بقی بعد غروب الشمس فلم یفتہ العصر وقال مثل ذلک فی الصبح اور اسیطرح اور روایات بھی نسائی وغیرہ مین ہین جو صراحتًا ان معنون کا رد کرتی ہین۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ دونون وقتون مین نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ بلا تعیین تاریخ دعوی نسخ کا کرنا مسموع نہین ہوتا۔ اور دوسرا جمع کرنا بھی دونون حدیثون مین ممکن ہے۔ اسطرح سے کہ حدیث نہی کی اُن نوافل پر حمل کی جائین جو بلا سبب ان وقتون مین پڑھی جائین۔ پس ظاہر ہے کہ تخصیص اولی ہے صریح دعوے نسخ سے۔

ورخص بعض اهل العلم من التابعين في الجمع بين الصلوتين للمريض وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم يجمع بين الصلوتين
في المطر وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق ولم ير الشافعي للمريض ان يجمع بين الصلوتين **باب ما جاء في بدء الاذان** **حدثنا**
سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا ابي نا محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهيم التيمي عن محمد بن عبد الله بن زيد عن ابيه قال لما اصبحنا اتينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاخبرته بالرؤيا فقال ان هذه لرؤيا حق فقم مع بلال فانه اندى وامد صوتا منك فالق عليه ما قيل لك وليناد
بذلك قال فلما سمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوة خرج الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يجر ازاره وهو يقول يا رسول الله
والذي بعثك بالحق لقد رأيت مثل الذي قال قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلله الحمد فذلك اثبت وفي الباب عن ابن عمر
قال ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحاق اتم من هذا الحديث
واطول وذكر فيه قصة الاذان مثنى مثنى والاقامة مرة مرة وعبد الله بن زيد هو ابن عبد ربه ويقال ابن عبد رب ولا نعرف له عن النبي
صلى الله عليه وسلم شيئا يصح الا هذا الحديث الواحد في الاذان وعبد الله بن زيد بن عاصم المازني له احاديث عن النبي صلى الله
عليه وسلم وهو عم عباد بن تميم **حدثنا** ابو بكر بن ابي النضر نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج انا نافع عن ابن عمر قال كان المسلمون حين
قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوات وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى
وقال بعضهم اتخذوا قرنا مثل قرن اليهود قال فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة

اور بعض اہل علم نے تابعین میں سے بیمار کے واسطے بھی دو نمازوں کے جمع کرنے میں رخصت دی ہے اور ساتھ اسی کے کہا ہے امام احمد اور اسحاق نے
اور کہا بعض اہل علم نے بارش میں دو نمازوں کو جمع کیا جاوے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور امام شافعی رح
مریض کے واسطے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں رکھتا **باب** اذان کے شروع کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث
کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اُسنے محمد بن عبد اللہ بن زید سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب ہمنے
صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو میںنے خواب کی خبر دی سو فرمایا آپ نے بیشک یہ خواب ٹھیک ہے سو تو بلال کے پاس
کھڑا ہو اسلیے کہ اُسکی آواز تجھ سے بلند اور لمبی ہے۔ سو تو اُسکو بتلا جو تجھے بتلایا گیا ہے اور تاکہ اُسکے ساتھ آواز دیجاوے۔ کہا راوی نے سو جب عمر
ابن الخطاب نے آواز بلال کی نماز کے لیے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تہ بند کھینچتے ہوئے نکلے اور یہ کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہے
اس ذات کی جسنے تجھے ساتھ حق کے بھیجا ہے البتہ میں نے بھی دیکھا ہے مثل اُسکے جو اُسنے کہا ہے۔ کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس واسطے
اللہ کے ہے حمد۔ سو یہ حدیث بہت قوی ہے۔ اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے اور روایت
کیا ہے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے کامل تر ہے اور لمبی اور اُسنے اُسمیں قصہ اذان کا ذکر کیا ہے کہ[1] دو دو کلمے ہیں اور تکبیر ایک ایک کلمہ
اور عبد اللہ بن زید وہ عبد ربہ کا بیٹا ہے اور اسکو ابن عبد رب بھی کہا جاتا ہے اور ہم اُسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحیح سوائے اس حدیث
ایک کے جو اذان میں ہے نہیں پہچانتے۔ اور عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی کے واسطے کئی حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور وہ عباد بن تمیم کا
چچا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن ابی نضر نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے
کہا اُسنے جب مسلمان مدینہ میں آتے تو جمع ہوتے اور نماز کے لیے وقت مقرر کرتے اور اُسکے لیے کوئی آواز نہ دیتا تھا سو انھوں نے
ایک دن اس باب میں کلام کیا پس بعضوں نے کہا کہ سنکھ مقرر کرو مثل سنکھ نصاری کے اور بعضوں نے کہا بوق مقرر کرو مثل بوق یہود کے کہا
راوی نے۔ پس کہا حضرت عمر رضی نے کیا تم کسی ایسے مرد کو کھڑا نہیں کرتے جو نماز کے لیے اذان دے۔ کہا راوی نے۔ پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کھڑا ہو اور نماز کیلیے اذان دے[2]

[1] یہ حدیث مختصر ہے جب لوگ نماز کے لیے جمع ہوئے تو انھوں نے مشورت کی کہ کوئی علامت دعوت کے لیے مقرر کرنی چاہیے تاکہ سب آدمی اسوقت پر حاضر ہوجایا کریں کسی نے
کہا کہ آگ جلانی چاہیے۔ کسی نے کہا سنکھ بجانا چاہیے پھر اسمیں سے بعض نے کہا کہ آگ علامت یہود کی ہے اور سنکھ علامت نصاری کی انہیں انسے مشابہت ہوگی پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان کے دو دو کلمے کہ اور تکبیر کا ایک ایک کلمہ اس امر کے صیغہ سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ اذان کہنی فرض ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اذان سنت ہے زیادہ تحقیق اسکی قسطلانی میں مذکور ہے ۱۲
[2] ابن سعد نے کہا ہے کہ مراد آپ کی اس قول سے کہ اے بلال اذان دے الصلوٰۃ جامعۃ ہے۔ بعد اُسکے اذان شروع ہوئی ہے پس اسوجہ سے عبد اللہ بن زید کی حدیث میں اور اس حدیث میں مطابقت ہوجاتی ہے

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر **باب** ماجاء في الترجيع في الاذان **حدثنا** بشر بن معاذ نا ابراهيم بن عبد العزيز بن عبد الملك بن ابي محذورة قال اخبرني ابي وجدي جميعا عن ابي محذورة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقعده والقى عليه الاذان حرفا حرفا قال ابراهيم مثل اذاننا قال بشر فقلت له اعد علي فوصف الاذان بالترجيع **قال** ابو عيسى حديث ابي محذورة في الاذان حديث صحيح وقد روي عنه من غير وجه وعليه العمل بمكة وهو قول الشافعي **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا عفان نا همام عن عامر الاحول عن مكحول عن عبد الله بن محيريز عن ابي محذورة ان النبي صلى الله عليه وسلم علمه الاذان تسع عشرة كلمة والاقامة سبع عشرة كلمة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو محذورة اسمه سمرة بن معير وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا في الاذان وقد روي عن ابي محذورة انه كان يفرد الاقامة **باب** ماجاء في افراد الاقامة **حدثنا** قتيبة نا عبد الوهاب الثقفي ويزيد بن زريع عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن انس بن مالك قال امر بلال ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وهو قول بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول مالك والشافعي واحمد واسحاق **باب** ماجاء في الاقامة مثنى مثنى **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد عن ابن ابي ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن عبد الله بن زيد قال كان اذان رسول الله صلى الله عليه وسلم شفعا شفعا في الاذان والاقامة **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد رواه وكيع عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى ان عبد الله بن زيد راى الاذان في المنام وقال شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال ثنا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عبد الله بن زيد راى الاذان في المنام وهذا اصح من حديث ابن ابي ليلى وعبد الرحمن بن ابي ليلى لم يسمع من عبد الله بن زيد قال بعض اهل العلم الاذان مثنى مثنى والاقامة مثنى مثنى وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك واهل الكوفة

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث ابن عمر سے **باب** ترجیع[1] کرنے کا اذان میں حدیث کی ہمسے بشر بن معاذ نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابی محذورہ نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ اور دادا سب نے ابی محذورہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بٹھلایا۔ اور حرف حرف اسکو اذان سکھلائی کہا ابراہیم نے مثل ہماری اذان کے۔ کہا بشر نے سو میں نے ابراہیم سے کہا مجھ پہ بیان کر پس اُسنے اذان کو ترجیع سے بیان کیا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ جو اذان میں ہے صحیح ہے۔ اور اُس سے یہ حدیث کئی وجہ سے مروی ہے۔ اور مکہ میں اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ کا حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے عامر احول سے اُسنے مکحول سے اُسنے عبد اللہ بن محیریز سے اُسنے ابی محذورہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے اُنیس[19] کلمے سکھلائے اور تکبیر کے سترہ[17] کلمے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابی محذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہے۔ اور بعض اہل علم اذان میں اسی طرف گئے ہیں اور ابی محذورہ سے مروی ہے کہ وہ تکبیر کا ایک ایک کلمہ کہتا تھا **باب** تکبیر کے ایک ایک کلمہ کہنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی اور یزید بن زریع نے خالد الحذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے بلال کو حکم ہوا ہے کہ اذان کے دو دو کلمے کہے اور تکبیر کا ایک ایک کلمہ۔ اور اس باب میں روایت ابن عمر سے بھی ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ تکبیر کے دو دو کلمے ہیں حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اذان اور تکبیر کے دو دو کلمے تھے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن زید کی حدیث کو روایت کیا ہے وکیع نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے یہ کہ عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان کو سُنا اور کہا شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ کہ عبد اللہ بن زید نے اذان کو خواب میں سُنا اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلی کی حدیث سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلی نے عبد اللہ بن زید سے سُنا نہیں ہے۔ کہا بعض اہل علم نے اذان کے دو دو کلمے ہیں اور تکبیر کے دو دو کلمے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ

---

[1] ترجیع کے معنی یہ ہیں کہ شہادت کے دونوں کلمے پہلی مرتبہ آہستہ آواز سے کہنے۔ پھر دوسری مرتبہ انھیں کلموں کو بلند آواز سے کہنا۔ یعنے شہادت کے کلموں کو چار مرتبہ کہنا۔

باب ما جاء فی الترسل فی الاذان **حدثنا** احمد بن الحسن نا المعلی بن اسد نا عبد المنعم وهو صاحب السقاء نا یحیی بن مسلم عن الحسن وعطاء عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لبلال یا بلال اذا اذنت فترسل فی اذانك واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانك واقامتك قدر ما یفرغ الاکل من اکله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته ولا تقوموا حتی ترونی **حدثنا** عبد بن حمید نا یونس بن محمد عن عبد المنعم نحوه **قال** ابو عیسی حدیث جابر هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث عبد المنعم وهو اسناد مجهول **باب** ما جاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان الثوری عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه قال رایت بلالا یؤذن ویدور ویتبع فاه ههنا وههنا واصبعاه فی اذنیه ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی قبة له حمراء اراه قال من ادم فخرج بلال بین یدیه بالعنزة فرکزها بالبطحاء فصلی الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم یمر بین یدیه الکلب والحمار وعلیه حلة حمراء کانی انظر الی بریق ساقیه قال سفیان نراه حبرة **قال** ابو عیسی حدیث ابی جحیفة حدیث حسن صحیح وعلیه العمل عند اهل العلم یستحبون ان یدخل المؤذن اصبعیه فی اذنیه فی الاذان وقال بعض اهل العلم وفی الاقامة ایضا یدخل اصبعیه فی اذنیه وهو قول الاوزاعی وابو جحیفة اسمه وهب السوائی **باب** ما جاء فی التثویب فی الفجر **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو احمد الزبیری نا ابو اسرائیل عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن بلال قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوات الا فی صلوة الفجر وفی الباب عن ابی محذورة **قال** ابو عیسی حدیث بلال لا نعرفه الا من حدیث ابی اسرائیل الملائی وابو اسرائیل لم یسمع هذا الحدیث من الحکم بن عتیبة

باب بیان میں ترسل کے اذان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن اسد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد المنعم نے جو صاحب[1] ہی مشک کا کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن مسلم نے حسن اور عطا سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال سے کہا اے بلال جب تو اذان دے تو اپنی اذان میں ترسل کر اور جب تو تکبیر کہے تو جلدی کر۔ اور اپنی اذان اور تکبیر میں اسقدر فاصلہ کر کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضاے حاجت والا جبکہ پاخانہ میں قضاے حاجت کے لیے داخل ہو اپنی قضاے حاجت سے فارغ ہو جائے اور تم کھڑے نہ ہوا کرو تاکہ مجھے دیکھ لو۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے عبد المنعم سے مثل اسکے کہا ابو عیسی نے حدیث جابر کی یہ ایسی حدیث ہے کہ ہم اسکو نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث عبد المنعم سے اور یہ اسناد مجہول ہے **باب** بیان میں داخل کرنے انگلیوں کے کانوں میں اذان کے وقت **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے عون بن ابی جحیفہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے دیکھا مینے بلال کو اذان کہتے ہوئے اور پھرتے ہوئے[2] اور ادہر ادہر منہہ کو کرتے ہوئے اس حالت میں کہ دو انگلیاں اُنکی اُنکے کانوں میں تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ سرخ میں تھے۔ مین گمان کرتا ہوں کہ کہا اُسنے چمڑے سے تھا سو بلال آپکے آگے نیزہ لیکر نکلا۔ پس اسکو بطحا میں گاڑا۔ سو اسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اُس حالت میں کہ آپکے آگے کتے اور گدہے گذرتے تھے۔ اور آپ پر سرخ چادر تھی۔ گویا مین آپ کے پنڈلیوں کی چمک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ کہا سفیان نے ہم گمان کرتے ہیں کہ وہ چادر یمنی تھی کہا ابو عیسے نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ مستحب یہ ہے کہ موذن اذان کے وقت انگلیوں کو کانوں میں داخل کرے۔ اور کہا بعض اہل علم نے اور تکبیر کے وقت بھی انگلیوں کو کانوں میں داخل کرے۔ اور یہ قول ہے اوزاعی کا۔ اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے **باب** بیان میں تثویب کے فجر میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسرائیل نے حکم سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اُسنے بلال سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے کسی نماز میں تثویب نہ کہو مگر فجر کی نماز میں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی محذورہ سے بھی کہا ابو عیسی نے بلال کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث ابی اسرائیل ملائی سے۔ اور ابو اسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے سُنی نہیں ہے

---

[1] صاحب مشک کا اس نام سے اسلیے مشہور تھا کہ لوگوں کو پانی پلاتا تھا۔ اور ترسل کے معنے دیر کے ہیں یعنے اذان میں ہر ایک کلمہ ایک دوسرے سے قطع کرکے علیحدہ علیحدہ آہستگی سے کہنا چاہیے برخلاف تکبیر کے کہ وہ جلدی جلدی ختم کرنی چاہیے ۱۲

[2] یعنے حی علے الصلوۃ اور حی علے الفلاح کہنے کے وقت منہہ داہنے بائیں کرتا تھا۔ اور چادر سرخ جو آپ کے اوپر تھی سفیان ثوری نے کہا ہے کہ وہ یمنی چادر تھی مخطط یعنے دہاریاں اُسمیں سرخ تہیں۔ اور اسی کو ابن قیم اور صاحب قاموس وغیرہ نے ترجیح دی ہے۔ اور وہ چادر محض سرخ نہ تھی اور محمد بن اسمعیل صاحب بخاری نے کہا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اذان دینے کے وقت انگلیوں کو کانوں میں نہ کرتا تھا ۱۲

قال انما رواه عن الحسن بن عمارة عن الحکم بن عتیبة وابو اسرائیل اسمه اسماعیل بن ابی اسحاق ولیس بذاک القوی عند اهل الحدیث وقد اختلف اهل
العلم فی تفسیر التثویب فقال بعضهم التثویب ان یقول فی اذان الفجر الصلوٰة خیر من النوم وهو قول ابن المبارک واحمد وقال اسحق فی التثویب غیر
هذا قال هو شیء احدثه الناس بعد النبی صلی الله علیه وسلم اذا اذن المؤذن فاستبطأ القوم قال بین الاذان والاقامة قد قامت الصلوٰة حی علی الصلوٰة
حی علی الفلاح وهذا الذی قال اسحاق هو التثویب الذی کرهه اهل العلم والذی احدثوه بعد النبی صلی الله علیه وسلم والذی فسر ابن المبارک و
احمد ان التثویب ان یقول المؤذن فی صلوٰة الفجر الصلوٰة خیر من النوم فهو قول صحیح ویقال له التثویب ایضا وهو الذی اختاره اهل العلم ورأوه و
رُوی عن عبد الله بن عمر انه کان یقول فی صلوٰة الفجر الصلوٰة خیر من النوم ورُوی عن مجاهد قال دخلت مع عبد الله بن عمر مسجدا وقد اذن فیه ونحن نرید
ان نصلی فیه فثوب المؤذن فخرج عبد الله بن عمر من المسجد وقال اخرج بنا من عند هذا المبتدع ولم یصل فیه وانما کره عبد الله بن عمر التثویب الذی
احدثه الناس بعد **باب** ما جاء ان من اذن فهو یقیم **حدثنا** هناد نا عبدة ویعلی عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن زیاد بن نعیم الحضرمی
عن زیاد بن الحارث الصدائی قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اُؤذن فی صلوٰة الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فهو یقیم وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث زیاد انما نعرفه من حدیث الافریقی
والافریقی هو ضعیف عند اهل الحدیث ضعفه یحیی بن سعید القطان وغیره قال احمد لا اکتب حدیث الافریقی قال ورأیت محمد بن اسماعیل یقوی
امره ویقول هو مقارب الحدیث والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اذن فهو یقیم **باب** ما جاء فی کراهة الاذان بغیر وضوء **حدثنا** علی بن
حجر نا الولید بن مسلم عن معاویة بن یحیی عن الزهری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یؤذن الا متوضی **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الله بن وهب عن یونس عن ابن شهاب

کہا ترمذی نے اسنے تو یہ حدیث بواسطہ حسن بن عمارہ کے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے۔ اور ابو اسرائیل کا نام اسماعیل بن ابی اسحاق ہے
اور یہ شخص اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔ اور اہل علم نے تثویب کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے کہا ہے کہ تثویب فجر کی اذان
میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے کہنے کو بولتے ہیں۔ اور یہ قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور اسحاق نے تثویب کی تفسیر میں سوائے اسکے کچھ اور کہا ہے
کہا اسحاق نے تثویب ایسی چیز ہے کہ اسکو لوگوں نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجاد کیا ہے وہ یہ کہ جب موذن اذان دے اور قوم دیر لگائے
تو اذان اور تکبیر کے درمیان یہ کہے قد قامت الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح۔ اور یہ جو اسحاق نے کہا ہے کہ تثویب یہ ہے اسکو اہل علم
نے مکروہ جانا ہے۔ اور اسکو لوگوں نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجاد کیا ہے۔ اور جو ابن مبارک اور احمد نے تثویب کی تفسیر کی ہے کہ موذن
نماز صبح میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہے سو یہ قول صحیح ہے۔ اور اسکو تثوب بھی کہا جاتا ہے۔ اور اسی کو اہل علم نے اختیار اور پسند کیا ہے اور
عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ وہ فجر کی نماز میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہا کرتا تھا۔ اور مروی ہے مجاہد سے کہ کہا اُسنے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ
ایک مسجد میں داخل ہوا اور اسمیں اذان ہو چکی تھی اور ہم بھی اسمیں نماز پڑہنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ سو موذن نے تثویب کہی پس عبد اللہ
بن عمر مسجد سے نکلا۔ اور کہنے لگا ہمکو اس بدعتی سے خارج کر اور اُسنے اس میں نماز نہ پڑہی۔ اور سوائے اسکے نہیں کہ عبد اللہ بن عمر نے
تو اسی تثویب کو مکروہ جانا ہے جسکو لوگوں نے پیچھے ایجاد کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے حدیث کی
ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ اور یعلی نے عبد الرحمان بن زیاد بن انعم سے اُسنے زیاد بن نعیم حضرمی سے اُسنے زیاد بن حارث صدائی سے کہا اُسنے
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں اذان دینے کا حکم دیا سو میں نے اذان دی پھر بلال نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا سو
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدا کے بھائی نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے۔ اور اس باب
میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے زیاد کی حدیث کو تو ہم افریقی کی حدیث سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور افریقی محدثین کے
نزدیک ضعیف ہے اسکو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے تضعیف کیا ہے۔ کہا امام احمد نے میں افریقی کی حدیث کو نہیں لکھتا۔ کہا ترمذی نے اور
میں نے محمد بن اسماعیل کو دیکھا کہ وہ اسکے حال کی تقویت کرتا تھا۔ اور کہتا کہ یہ مقارب الحدیث ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے
کہ جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے **باب** اس بیان میں کہ اذان بغیر وضو کے مکروہ ہے۔ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے
ولید بن مسلم نے معاویہ بن یحییٰ سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہ اذان دے مگر وضو والا۔
حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے یونس سے اُسنے ابن شہاب سے

نا قال ابو هريرة لا ينادي بالصلوة الا متوضئ قال ابو عيسى وهذا اصح من الحديث الاول وحديث ابي هريرة لم يرفعه ابن وهب وهو اصح من حديث الوليد بن مسلم والزهري لم يسمع من ابي هريرة واختلف اهل العلم في الاذان على غير وضوء فكرهه بعض اهل العلم وبه يقول الشافعي واسحاق ورخص في ذلك بعض اهل العلم وبه يقول سفيان وابن المبارك واحمد **باب ما جاء ان الامام احق بالاقامة** حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا اسرائيل اخبرني سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول كان مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمهل فلا يقيم حتى اذا رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خرج اقام الصلوة حين يراه قال ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن وحديث سماك لا نعرفه الا من هذا الوجه وهكذا قال بعض اهل العلم ان المؤذن املك بالاذان والامام املك بالاقامة **باب ما جاء في الاذان بالليل** حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تاذين ابن ام مكتوم قال ابو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وانيسة وانس وابي ذر وسمرة قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في الاذان بالليل فقال بعض اهل العلم اذا اذن المؤذن بالليل اجزاه ولا يعيد وهو قول مالك وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا اذن بالليل اعاد وبه يقول سفيان الثوري وروى حماد بن سلمة عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان بلالا اذن بليل فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان ينادي ان العبد نام قال ابو عيسى هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم وروى عبد العزيز بن ابي رواد عن نافع ان مؤذنا لعمر اذن بليل فامره عمر ان يعيد الاذان وهذا لا يصح لانه عن نافع عن عمر منقطع ولعل حماد بن سلمة اراد هذا الحديث والصحيح رواية عبيد الله وغير واحد عن نافع عن ابن عمر والزهري عن سالم عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل قال ابو عيسى ولو كان حديث حماد صحيحا لم يكن لهذا الحديث معنى اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا

کہا اُسنے کہا ابوہریرہ نے نہ اذان دے واسطے نماز کے مگر وضو والا کہا ابوعیسیٰ نے یہ پہلی حدیث سے صحیح ہے اور ابوہریرہ کی حدیث کو ابن وہب نے مرفوع نہیں کیا۔ اور یہ حدیث ولید بن مسلم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور زہری نے ابی ہریرہ سے سنا نہیں ہے اور اہل علم نے بلا وضو اذان دینے میں اختلاف کیا ہے پس بعض اہل علم نے تو اسکو مکروہ جانا ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان اور ابن مبارک اور احمد **باب** اس بیان میں کہ امام تکبیر کے ساتھ زیادہ حقدار ہے[۱] **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا خبر دی مجھے سماک بن حرب نے سنا اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ کہتا موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار ہی کرتا اور تکبیر کہتا تا کہ جب دیکھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں تو نماز کے لیے تکبیر کہتا وقتیکہ آپ کو دیکھ لیتا اور کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے اور سماک کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے اور اسی طرح کہا ہے بعض اہل علم نے کہ موذن زیادہ مالک ہے اذان کا اور امام زیادہ مالک ہے تکبیر کا **باب** رات کو اذان دینے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بلال رات کو اذان دیتا ہے سو کھاؤ اور پیو تا کہ سنو تم اذان ابن ام مکتوم کی کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور اہل علم نے رات کو اذان دینے میں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض اہل علم نے جب موذن رات کو اذان دے تو اسکو وہی کافی ہو جاتی ہے اور اعادہ نہ کرے اور یہ قول ہے امام مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب موذن رات کو اذان دے تو اعادہ کرے اور ساتھ اسکے کہتا ہے سفیان ثوری اور روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ بلال نے رات کو اذان دی سو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اذان دے کہ بندہ سو گیا ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ ہے جو عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ابن ام مکتوم اذان دے اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی رواد نے نافع سے یہ کہ حضرت عمر کے موذن نے رات کو اذان دی سو اسکو حضرت عمر رض نے اذان کے اعادہ کرنے کا حکم دیا اور یہ صحیح نہیں کیونکہ روایت نافع کی عمر سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے اسی حدیث کا ارادہ کیا ہو اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمر وغیرہ کی ہے جو بواسطہ نافع کے ابن عمر سے مروی ہے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اگر حدیث حماد کی صحیح ہے تو اس حدیث کے کچھ معنے نہ ہونگے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلال رات کو

---

[۱] غرض اس باب سے یہ ہے کہ امام کے حاضر ہونے سے پہلے تکبیر نہ کہی جاوے اور اذان بغیر وضو امام کے جائز ہے ۱۲

یؤذن بلیل فانما امرہ فی ما یستقبل فقال ان بلالا یؤذن بلیل ولو انہ امرہ باعادۃ الاذان حین اذن قبل طلوع الفجر لم یقل ان بلالا یؤذن بلیل قال علی بن المدینی حدیث حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو غیر محفوظ واخطأ فیہ حماد بن سلمۃ **باب** ما جاء فی کراھیۃ الخروج من المسجد بعد الاذان **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن سفیان عن ابراھیم بن مھاجر عن ابی الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ بالعصر فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسی وفی الباب عن عثمان حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وعلی ھذا العمل عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم ان لا یخرج احد من المسجد بعد الاذان الا من عذر ان یکون علی غیر وضوء او امر لا بد منہ ویروی عن ابراھیم النخعی انہ قال یخرج ما لم یأخذ المؤذن فی الاقامۃ **قال** ابو عیسی وھذا عندنا لمن لہ عذر فی الخروج منہ وابو الشعثاء اسمہ سلیم بن الاسود وھو والد اشعث بن ابی الشعثاء وقد روی اشعث ابن ابی الشعثاء ھذا الحدیث عن ابیہ **باب** ما جاء فی الاذان فی السفر **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال لنا اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم اختاروا الاذان فی السفر وقال بعضھم تجزئ الاقامۃ انما الاذان علی من یرید ان یجمع الناس والقول الاول اصح وبہ یقول احمد واسحاق **باب** ما جاء فی فضل الاذان **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا ابو تمیلۃ نا ابو حمزۃ عن جابر عن مجاھد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن سبع سنین محتسبا کتبت لہ براءۃ من النار **قال** ابو عیسی وفی الباب عن ابن مسعود وثوبان ومعاویۃ وانس وابی ھریرۃ وابی سعید حدیث ابن عباس حدیث غریب وابو تمیلۃ اسمہ یحیی بن واضح وابو حمزۃ السکری اسمہ محمد بن میمون وجابر بن یزید الجعفی ضعفوہ ترکہ یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مھدی

اذان دیتا ہے سو آنحضرت نے یہ حکم لوگوں کو استقبال کے واسطے کیا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے اگر آپ اسکو اعادہ کا حکم کرتے جبکہ اسنے قبل طلوع فجر کے اذان دیدی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے کہا علی بن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی جو ایوب سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ غیر محفوظ ہے اور اسمیں حماد بن سلمہ نے خطا کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اسنے ابراہیم بن مہاجر سے اسنے ابی الشعثاء سے کہا اسنے ایک مرد مسجد سے بعد اسکے کہ اسمیں عصر کی اذان ہو چکی تھی نکلا۔ تو ابو ہریرہ نے کہا بہر حال اسنے تو ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔ کہا ابو عیسی نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم صحابہ اور من بعدہم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ کہ کوئی شخص مسجد سے بعد اذان کے نہ نکلے۔ مگر اس عذر سے کہ بے وضو ہو یا اور کوئی ضروری امر ہو۔ اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اسنے نکلنا مسجد سے جائز ہے جبتک کہ موذن تکبیر کو شروع نکرے۔ کہا ابو عیسی نے اور یہ (یعنے مسجد سے نکلنا) ہمارے نزدیک اسی شخص کے لیے جائز ہے جسکو نکلنے میں کوئی عذر ہو۔ اور ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔ اور یہ والد اشعث بن ابی الشعثاء کا ہے۔ اور روایت کی ہے اشعث بن ابی الشعثاء نے یہ حدیث اپنے باپ سے **باب** سفر میں اذان کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اسنے خالد الحذاء سے اسنے ابی قلابہ سے اسنے مالک ابن حویرث سے کہا اسنے میں اور میرے چچا کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو ہمکو آپ نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور بڑا تم میں سے امامت کرائے[1] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ انہوں نے سفر میں اذان کو پسند کیا ہے۔ اور کہا بعض نے تکبیر ہی کافی ہے۔ اذان تو اس شخص پر ہے جو لوگوں کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور پہلا قول صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** اذان کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو تمیلہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حمزہ نے جابر سے اسنے مجاہد سے اسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ثواب کے واسطے سات برس اذان دے تو اسکے لیے آگ سے خلاصی لکھی جاتی ہے کہا ابو عیسی نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابو ہریرہ اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابو تمیلہ کا نام یحیی بن واضح ہے اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو لوگوں نے ضعیف کیا ہے۔ ترک کیا اسکو یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے

---

[1] یعنے ایک شخص تم میں سے اذان دے اور ایک ہی تکبیر کہے یعنے اذان اور تکبیر تمہارے اختیار میں ہے جسکی مرضی ہو کہے مگر امامت وہ کرائے جو تم میں سے بڑا ہے یہ حکم اوسی صورت میں ہے کہ اگر دونوں قراءت اور ورع میں یکساں ہوں ١٢

قال ابوعیسی سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول لولا جابر الجعفی لکان اھل الکوفۃ بغیر حدیث ولولا حماد لکان اھل الکوفۃ بغیر فقہ
باب ماجاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن **حدثنا** ھناد نا ابوالاحوص وابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین **قال** ابوعیسی وفی الباب عن عائشۃ
وسھل بن سعد وعقبۃ بن عامر حدیث ابی ھریرۃ رواہ سفیان الثوری وحفص بن غیاث وغیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی اسباط بن محمد عن الاعمش قال حُدثت عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی
نافع بن سلیمن عن محمد بن ابی صالح عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث **قال** ابوعیسی سمعت ابازرعۃ یقول
حدیث ابی صالح عن ابی ھریرۃ اصح من حدیث ابی صالح عن عائشۃ **قال** ابوعیسی سمعت محمدا یقول حدیث ابی صالح عن عائشۃ اصح وذکر عن
علی بن المدینی انہ لم یثبت حدیث ابی صالح عن ابی ھریرۃ ولا حدیث ابی صالح عن عائشۃ فی ھذا **باب** ما یقول اذا اذن المؤذن
حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک ح وثنا قتیبۃ عن مالک عن الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن وفی الباب عن ابی رافع وابی ھریرۃ وام حبیبۃ وعبداللہ ابن عمرو وعبداللہ
بن ربیعۃ وعائشۃ ومعاویۃ ومعاذ بن انس **قال** ابوعیسی حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وھکذا روی معمر وغیر واحد عن الزھری مثل
حدیث مالک وروی عبدالرحمن بن اسحاق عن الزھری ھذا الحدیث عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروایۃ مالک اصح

کہا ابوعیسیٰ نے سُنا مینے جارود سے کہ کہتا سُنا مینے وکیع سے کہ کہتا اگر جابر جعفی نہوتا تو اہل کوفہ بغیر حدیث کے رہتے اور اگر حماد نہوتا تو اہل کوفہ
بغیر فقہ کے رہتے **باب** اس بیان میں کہ امام ضامن[1] اور موذن امانت دار ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے ابوالاحوص اور ابومعاویہ سے انھوں نے
اعمش سے اُسنے صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہی اور موذن امانت دار ہی اے اللہ
ہدایت کر اماموں کو اور موذنوں پر بخشش کر کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں عائشہ اور سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے روایت ہی ابوہریرہ
کی حدیث کو روایت کیا ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور ماسوائے انکے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا مجھے حدیث کی گئی ہی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہی نافع بن سلیمان نے محمد سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ
سے اس حدیث کو۔ اور کہا ابوعیسیٰ نے اور سُنا مینے ابازرعہ کو کہتا تہا حدیث ابی صالح کی عایشہ سے زیادہ صحیح ہی۔ اور ذکر کیا گیا ہی علی بن مدینی
سے یہ کہ نہیں ثابت ہوئی حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابی صالح کی عائشہ سے اس باب میں **باب** جسوقت
موذن اذان دیوے تو کیا کہا جا دے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے
ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جبکہ تم اذان کو سنو پس کہو تم جیسا کہ موذن کہتا ہی[2]۔ اور اس باب میں ابی رافع اور ابی ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن ربیعہ
اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ سے روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حدیث حسن صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا ہی معمر اور
کئی ایک نے زہری سے مثل حدیث مالک کے اور روایت کیا ہی عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے اس حدیث کو سعید بن مسیب سے
اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی بہت صحیح ہی

[1] معنی اسکے یہ ہین کہ امام مقتدیون کی نماز کا صحت کے بابت ضامن ہی اور مقتدی بری الذمہ ہین اور یہ معنی نہین کہ جو کہ صاحب قسطلانی نے بیان کیے ہین کہ الامام ضامن صلوتہم صحتا وفسادا یعنی امام اونکی نماز کا صحت اور فساد مین ضامن ہی پس اگر امام کی نماز صحیح ہوگی تو مقتدیون کی نماز بہی ورنہ نہین کیونکہ ضمانت کے دو متعلق نکالنے نہ تو قرین قیاس ہین اور نہ مطابق محاورہ کے اسلیے کہ ضمانت ہمیشہ ایک طرف کی بابت ہوا کرتی ہی مثلا ادائے قرضہ کا ضامن محض ادائے کا ضامن ہوتا ہی نہ ادائے اور عدم ادائے دونوکا۔ اور یہ معنے بیان کرتے جیسا کہ صاحب لمعات نے بیان کیے ہین کہ الامام ضامن متکفل وتحمل صلوۃ المقتدین فیحمل القراءۃ عنھم ویحمل القیام اذا ادرکوا فی الرکوع یعنے امام مقتدیون کی نماز کا متکفل ہی پس انکی قراءت کو اسنے اُٹھا لیا سنتے یہ بہی ٹھیک نہین کیونکہ اگر یہ معنے ہوتے تو چاہیے کہ تمام افعال نماز اسکے ذمہ ہو جاتے اور مقتدیون کو پرسش بہی نہ ہوتی جیسا کہ قرض مین ہوا کرتا ہے کہ ضامن کو ہی پرسش ہوتی ہے اور ضمانت کرانے والے کو کبہی پوچہتا ہی نہین۔ اور ان معنون مین بعض افعال کو بعض پر ترجیح بلا مرجح ہی مثلا اگر قراءت مین ضامن تہا تو تمام قراءت مین ہوتا۔ التحیات اور رکوع وسجود کیون خارج ہوتے۔ اور قراءت کی لفظ فقط کلام اللہ پر اطلاق کرنا سوائے دلیل کے مسلم نہین اور زیادہ تحقیق اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری مین ہمنے لکہی ہی من شاء فلیرجع الیہ ۱۲ ؔ
[2] سوائے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے کیونکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ان دونون کلمون کے وقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا چاہیے ۱۲ ؔ

باب ما جاء فی کراھیۃ ان یاخذ المؤذن علی الاذان اجرا **حدثنا** ھناد نا ابو زبید عن اشعث عن الحسن عن عثمان بن ابی العاص قال ان من اخر ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ موذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا **قال** ابو عیسی حدیث عثمان حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا ان یاخذ علی الاذان اجرا واستحبوا للمؤذن ان یحتسب فی اذانہ **باب** ما یقول اذا اذن المؤذن من الدعاء **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن الحکیم بن عبد اللہ بن قیس عن عامر بن سعد عن سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن حین یؤذن وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا غفر اللہ لہ ذنوبہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث اللیث بن سعد عن حکیم بن عبد اللہ بن قیس **باب** منہ ایضا **حدثنا** محمد بن سھل بن عسکر البغدادی وابراھیم بن یعقوب قالا نا علی بن عیاش نا شعیب ابن ابی حمزۃ نا محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیمۃ **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن غریب من حدیث محمد بن المنکدر لا نعلم احدا رواہ غیر شعیب بن ابی حمزۃ **باب** ما جاء فی ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ

باب کراہیت اسکی کہ موذن اذان کہنے پر اجرت لیوے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے ابو زبید سے اُسنے اشعث سے اُسنے حسن سے اُنہوں نے عثمان بن ابی العاص سے کہا اُسنے تحقیق آخری عہد جو میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ تہا کہ مین ایک ایسا موذن مقرر کرون جو اذان کہنے کی اجرت نہ لیوے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عثمان کی حدیث حسن ہے اور اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ اذان کہنے پر اجرت مکروہ ہے اور مستحب ہے واسطے موذن کے یہ کہ صواب سمجھے بیچ اذان اپنی کے **باب** کیا دعا مانگی جائے جب موذن اذان دے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے اُسنے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے کہا جبکہ اُسنے موذن کو اذان دیتے ہوئے سُنا وانا اشہد الخ اور مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی لایق عبادت کے سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین۔ اور محمد اُسکا بندہ ہے اور رسول اُسکا۔ مین اللہ کے رب ہونے پر راضی ہون اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر تو اللہ تعالی اُسکے گناہ بخشدیتا ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث لیث بن سعد سے جو راوی ہے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر بغدادی اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے علی بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن ابی حمزہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جب اذان سُنے اور یہ دعا پڑہے اے اللہ پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب۔ دے تو محمد کو وسیلہ اور بڑائی۔ اور اُسکو سرا ہے مکان پر جسکا تو نے اُس سے وعدہ کیا ہے کہڑا کر۔ مگر کہ اُسکے واسطے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن غریب ہے حدیث محمد بن منکدر سے۔ ہم نہین جانتے کہ کسی نے سوائے شعیب بن ابی حمزہ کے اسکو روایت کیا ہو۔ **باب** اس بیان مین کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان رد نہین ہوتی۔

سلہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنے اللہم سے وعدتہ تک پڑہے تو اُسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو بخشا دینگے۔ پوری پکار یعنے تاثیر قبولیت مین پوری ہے سدا رہنی والی نماز یعنے قیامت تک اُسکا حکم منسوخ نہ ہو گا۔ وسیلہ بہشت مین ایک عمدہ مقام ہے کہ وہ خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے۔ مقام محمود یعنے سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام دربار الٰہی مین حاضر ہونے سے لوگون کو جواب دینگے کسی کی سفارش نہ کر سکینگے۔ اُسوقت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک خدائے تعالےٰ کے سامنے سجدے مین جائینگے۔ پہر لوگون کو بخشائینگے۔ اُسکا نام مقام محمود ہے۔ اور مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد اذان کے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہے پہر یہ دعا پڑہے جسمین وسیلے کا ذکر ہے تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش اُسکے گناہ بخشا دے۔ اور نیز اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ سب پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہین۔ اسواسطے کہ وہ عالی مقام یعنے وسیلہ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ یہ لفظ جو لوگون مین مشہور ہو رہا ہے۔ الدرجۃ الرفیعۃ اسکی کوئی اصل نہین ١٢

حدثنا محمود نا وکیع وعبد الرزاق وابو احمد وابو نعیم قالوا نا سفیان عن زید العمی عن ابی ایاس معاویۃ بن قرۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن وقد رواہ ابو اسحاق الھمدانی عن برید بن ابی مریم عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ھذا **باب** ماجاء کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوات **حدثنا** محمد بن یحیی نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن انس بن مالک قال فرضت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اُسری بہ الصلوۃ خمسین ثم نقصت حتی جعلت خمسا ثم نودی یا محمد انہ لا یبدل القول لدی وان لک بھذہ الخمس خمسین وفی الباب عن عبادۃ بن الصامت وطلحۃ بن عبید اللہ وابی قتادۃ وابی ذر ومالک بن صعصعۃ وابی سعید الخدری **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب **باب** فی فضل الصلوات الخمس **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارات لما بینھن ما لم یغش الکبائر وفی الباب عن جابر وانس وحنظلۃ الاسیدی **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی فضل الجماعۃ **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الجماعۃ تفضل علی صلوۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب ومعاذ بن جبل وابی سعید وابی ھریرۃ وانس بن مالک **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وھکذا روی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال تفضل صلوۃ الجمع علی صلوۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ وعامۃ من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قالوا خمس وعشرین الا ابن عمر فانہ قال بسبع وعشرین **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صلوۃ الرجل فی الجماعۃ تزید علی صلوتہ وحدہ بخمس وعشرین جزأ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فیمن سمع النداء فلا یجیب

حدیث کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اور عبد الرزاق اور ابو احمد اور ابو نعیم نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے اُسنے زید عمی سے اُسنے ابی ایاس سے یعنی معاویہ بن قرہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان رد نہیں ہوتی کہا ابو عیسےٰ نے انس کی حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو ابو اسحاق ہمدانی نے برید بن ابی مریم سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **باب** اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرض کی گئیں اُس رات میں کہ جس رات آنحضرت کو معراج ہوئی تھی پچاس نمازیں پھر گھٹائی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں۔ پھر آواز دیا گیا یہ کہ اے محمد میرے پاس قول نہیں بدلتا۔ اور یہ واسطے تیرے بدلے ان پانچ کے پچاس نیکیاں ہیں۔ اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی صحیح غریب ہے **باب** بیچ فضیلت پانچ نمازوں کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے علا بن عبد الرحمان سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور جمعہ جمعہ تک کفارہ ہے واسطے اُن گناہوں کے جو درمیان انکے ہیں جب تک کہ نہ دلیری کرے کبیرے گناہوں کی۔ اور اس باب میں جابر اور انس اور حنظلہ اسیدی سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جماعت کی فضیلت میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے نماز پڑھنی اکیلے مرد کے نماز پڑھنے سے ستائیں درجہ فضیلت رکھتی ہے اور عام لوگوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا انہوں نے پچیس ۲۵ درجہ مگر ابن عمر کہ وہ ستائیس ۲۷ درجہ کہتے ہیں **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس ۲۵ درجہ فضیلت رکھتی ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جس نے اذان کو سنا اور قبول نہیں کیا

حدثنا هناد نا وكيع عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الاصم عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لقد هممت ان امر فتيتی ان يجمعوا حزم الحطب ثم امر بالصلوة فتقام ثم احرق علی اقوام لا يشهدون الصلوة وفی الباب عن ابن مسعود و ابی الدرداء و ابن عباس ومعاذ بن انس وجابر **قال** ابو عيسی حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح وقد روی عن غير واحد من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم انهم قالوا من سمع النداء فلم يجب فلا صلوة له وقال بعض اهل العلم هذا علی التغليظ والتشديد ولا رخصة لاحد فی ترك الجماعة الا من عذر قال مجاهد وسئل ابن عباس عن رجل يصوم النهار ويقوم الليل لا يشهد جمعة ولا جماعة فقال هو فی النار **حدثنا** بذلك هناد نا المحاربی عن ليث عن مجاهد ومعنی الحديث ان لا يشهد الجماعة والجمعة رغبة عنها واستخفافا بحقها وتهاونا بها **باب** ما جاء فی الرجل يصلی وحده ثم يدرك الجماعة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا يعلی بن عطاء نا جابر بن يزيد بن الاسود عن ابيه قال شهدت مع النبی صلی الله عليه وسلم حجته فصليت معه صلوة الصبح فی مسجد الخيف فلما قضی صلوته انحرف فاذا هو برجلين فی اخری القوم لم يصليا معه فقال علی بهما فجیء بهما ترعد فرائصهما فقال ما منعكما ان تصليا معنا فقالا يا رسول الله انا كنا قد صلينا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صليتما فی رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة وفی الباب عن محجن ويزيد بن عامر **قال** ابو عيسی حديث يزيد بن الاسود حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم وبه يقول سفيان الثوری والشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا صلی الرجل وحده ثم ادرك الجماعة فانه يعيد الصلوات كلها فی الجماعة واذا صلی الرجل المغرب وحده ثم ادرك الجماعة قالوا فانه يصليها معهم ويشفع بركعة والتی صلی وحده هی المكتوبة عندهم

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے جعفر بن برقان سے اُسنے یزید بن اصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا اُنہون نے تحقیق ارادہ کیا مینے اِس بات کا کہ چند جوانون کو حکم دیا جاوے کہ وہ لکڑیون کا ایک انبار جمع کرین اور پہر حکم کیا جاوے ساتھ نماز کے اور تکبیر کہی جاوے پہر جلا دیے جاوین گہر اُن لوگون کے جو نماز مین حاضر نہین ہوتے۔ اور اِس باب مین ابن مسعود اور ابی درداء اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے روایت ہی۔ کہا ابو عیسے نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور کئی ایک نے روایت کیا ہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا اُنہون نے جو شخص اذان کو سُنے اور قبول نہ کرے پس نہین نماز ہوتی اُسکی اور کہا بعض اہل علم نے کہ یہ قول تغلیظ اور تشدید کے لیے ہی۔ اور بغیر عذر کے کسی کو جماعت کے ترک کرنے کی رخصت نہین اور کہا مجاہد نے سوال کیے گئے ابن عباس ایسے مرد سے کہ دن کو روزہ رکھتا ہی اور رات کو قیام کرتا ہی اور نہین حاضر ہوتا جمعہ مین اور نہ جماعت مین پس فرمایا آپ نے وہ آگ مین ہی **حدیث** کی ہمسے ساتھ اِسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے اُسنے لیث سے اُسنے مجاہد سے یہ کہ معنی حدیث کے یہ ہین کہ نہین حاضر ہوتا جماعت اور جمعہ مین روگردان اُس سے اور خفیف جانتا ہی اُسکے حق کو اور سستی کرتا ہی ساتھ اُسکے **باب** بیان مین کہ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ بیٹھا پھر اُسنے جماعت کو پالیا۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عطاء نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن یزید بن اسود نے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مین حاضر ہوا سو مینے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف مین پڑہی۔ پس جب نماز پڑھ چکے تو منہہ پہیر بیٹھے اور دو مردون کی طرف جو آخر قوم مین سے متوجہ ہوئے اُنہون نے آپ کے ساتھ نماز نہ پڑہی تھی سو فرمایا آپ نے میرے پاس اِن دونون کو لاؤ۔ سو آپ کے پاس حاضر کیے گئے اُس حالت مین کہ اُنکے کاندہے کانپتے تھے پس فرمایا آپ نے کس چیز نے تمکو ہمارے ساتھ نماز پڑہنے سے منع کیا ہی سو کہا اُن دونون نے یا رسول اللہ ہم اپنے اپنے گہرون مین نماز پڑھ چکے تھے فرمایا آپ نے اِسطرح نہ کیا کرو جب تم اپنے گہرون مین نماز پڑھ لو پہر مسجد جماعت مین آؤ تو اُنکے ساتھ نماز پڑھو۔ پس یہ نماز تمہارے واسطے نفل ہوگی۔ اور اِس باب مین روایت ہی محجن اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یزید بن اسود کی حسن صحیح ہی۔ اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا انہون نے اگر مرد تنہا نماز پڑھ بیٹھا پھر اُسنے جماعت کو پایا تو وہ تمام نمازون کا جماعت مین اعادہ کرے۔ اور اگر کسی مرد نے فقط مغرب کی نماز پڑھ لی پہر اُسنے جماعت کو پایا تو کہا انہون نے اُنکے ساتھ یہ نماز پڑہے اور ایک رکعت کا شفع کرے۔ اور جونسی نماز تنہا پڑھ چکا ہی وہ اُنکے نزدیک فرضی ہوگی

ف (١) یعنے جس قدر نمازین اُسنے تنہا پڑہی ہین اور پہر اُن ہین سے جسکی جماعت ملے چاہیے کہ اُسکو جماعت سے پڑہے اور مغرب کو بہی جماعت سے پڑہے مگر اُسکے ساتھ ایک رکعت اور ملائے تاکہ چار رکعت نفل ہو جائین ١٢

باب ما جاء فی الجماعة فی مسجد قد صُلّی فیه مرة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعید بن ابی عروبة عن سلیمان الناجی عن ابی المتوکل عن ابی سعید قال جاء رجل وقد صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ایکم یتجر علی هذا فقام الرجل وصلی معه وفی الباب عن ابی امامة و ابی موسی والحکم بن عمیر **قال** ابو عیسی وحدیث ابی سعید حدیث حسن وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم من التابعین قالوا لا باس ان یصلی القوم جماعة فی مسجد قد صُلّی فیه وبه یقول احمد واسحاق وقال آخرون من اهل العلم یصلون فرادی وبه یقول سفیان وابن المبارك ومالك والشافعی یختارون الصلوة فرادی **باب** ما جاء فی فضل العشاء والفجر فی جماعة **حدثنا** محمود بن غیلان نا بشر بن السری نا سفیان عن عثمان بن حکیم عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شهد العشاء فی جماعة کان له قیام نصف لیلة ومن صلی العشاء والفجر فی جماعة کان له کقیام لیلة وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وانس وعمارة ابن ابی رُوَیبة وجُندب وابی بن کعب وابی موسی وبُرَیدة **حدثنا** محمد بن بشار نا یزید بن هارون نا داود بن ابی هند عن الحسن عن جندب بن سفیان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی الصبح فهو فی ذمة الله فلا تُخفِروا الله فی ذمته **قال** ابو عیسی حدیث عثمان حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن عثمان موقوفا وروی من غیر وجه عن عثمان مرفوعا **حدثنا** عباس العنبری نا یحیی بن کثیر ابو غسان العنبری عن اسماعیل الکحال عن عبد الله بن اوس الخزاعی عن بریدة الاسلمی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بشر المشائین فی الظُلَم الی المساجد بالنور التام یوم القیامة هذا حدیث غریب **باب** ما جاء فی فضل الصف الاول **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها

باب اس مسجد میں جماعت کرنے کے بیان میں جس میں ایک مرتبہ نماز پڑھی گئی ہو **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے سلیمان ناجی سے انہوں نے ابی المتوکل سے انہوں نے ابی سعید سے کہا انہوں نے ایک مرد آیا اس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے سو فرمایا آپ نے کون شخص تم میں سے اس پر تجارت کرتا ہے پھر ایک مرد کھڑا ہوا اور اسکے ساتھ نماز پڑھی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ تابعین سے کہا انہوں نے نہیں کچھ خوف نہیں کہ ایک قوم جماعت کے ساتھ اس مسجد میں نماز پڑھیں جس میں نماز ہو چکی ہو۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا باقی اہل علم نے اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی یہ لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھنے کو پسند کرتے ہیں۔ **باب** عشا اور فجر کو جماعت میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عثمان بن حکیم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے عثمان بن عفان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کو جماعت میں حاضر ہوا تو اسکے واسطے ثواب آدھی رات کے قیام کا ہوگا۔ اور جس شخص نے عشا اور فجر کو جماعت میں پڑھا تو اسکے واسطے ثواب مثل قیام ایک رات کے ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابوہریرہ اور انس اور عمارہ بن ابی رویبہ اور جندب اور ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے داؤد بن ابی ہند نے انہوں نے حسن سے انہوں نے جندب بن سفیان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے تو نہ حقیر جانو اللہ کو اسکی پناہ میں[1] کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن صحیح ہے اور یہ حدیث بواسطہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ کے عثمان سے موقوف روایت کی گئی ہے۔ اور کئی وجہ سے عثمان سے مرفوع بھی روایت کی گئی ہے **حدیث** کی ہم سے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن کثیر ابو غسان عنبری نے اسمٰعیل کحال سے انہوں نے عبد اللہ بن اوس خزاعی سے انہوں نے بریدہ اسلمی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو بشارت دے[2] ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے یہ حدیث غریب ہے **باب** صف اول کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صف[3] مردوں کی پہلی انکی ہے اور بری پچھلی انکی ہے

[1] یعنی وہ شخص اللہ کی پناہ میں ہے تو تم اللہ تعالیٰ کو اسکے پناہ دینے میں حقیر نہ جانو یعنی تم یہ نہ جانو کہ اللہ اسکی مدد سے اعراض کریگا ۱۲ [2] یہ خطاب عام ہے ہر ایک کو یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کو ہے۔ اور فضیلت عشا کی نماز کی اس حدیث سے ظاہر ہے ۱۲ [3] وجہ اسکی یہ ہے کہ آخری صف مردوں کی اور پہلی صف عورتوں کی ایک دوسرے کے متصل ہوتی ہیں اور ظاہر ہے کہ مردوں کی عورتوں پر اور عورتوں کی مردوں پر نظر پڑتی ہے جیسا کہ کلام اللہ میں ہے ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین۔ اور نیز مردوں کو حکم ہے کہ آگے کھڑے ہوں اگر ان میں پس جس قدر کوئی آگے ہوگا اسیقدر اسکو

وخير صفوف النساء آخرها وشرها اولها وفی الباب عن جابر وابن عباس وابی سعید وابیّ وعائشة والعرباض بن ساریة وانس قال ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یستغفر للصف الاول ثلثا وللثانی مرة وقال النبی صلی الله علیه وسلم لو ان الناس یعلمون ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستهموا علیه لاستهموا علیه حدثنا بذلک اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله نا قتیبة عن مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله باب ما جاء فی اقامة الصفوف حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عن سماک بن حرب عن النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی صفوفنا فخرج یوما فرای رجلا خارجا صدره عن القوم فقال لتسوّنّ صفوفکم او لیخالفنّ الله بین وجوهکم وفی الباب عن جابر بن سمرة والبراء وجابر بن عبد الله وانس وابی هریرة وعائشة قال ابو عیسیٰ حدیث النعمان بن بشیر حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من تمام الصلوٰة اقامة الصف وروی عن عمر انه کان یوکّل رجالا باقامة الصفوف ولا یکبر حتی یخبر ان الصفوف قد استوت وروی عن علی وعثمان انهما کانا یتعاهدان ذلک ویقولان استووا وکان علی یقول تقدم یا فلان تأخر یا فلان باب ما جاء لیلینی منکم اولو الاحلام والنهی حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا یزید بن زریع نا خالد الحذاء عن ابی معشر عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیلینی منکم اولو الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وهیشات الاسواق وفی الباب عن ابیّ بن کعب وابی مسعود وابی سعید والبراء وانس قال ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یعجبه ان یلیه المهاجرون والانصار لیحفظوا عنه

اور بہتر صف عورتوں کی آخر کی ہے اور بری پہلی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابیؓ اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ پہلی صف والوں کے واسطے تین مرتبہ بخشش مانگتے تھے اور دوسرے کے واسطے ایک مرتبہ۔ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ جانتے کہ جتنا ثواب اذان دینے اور صف اول میں ہے تو پھر اگر فیصل ہونے کا کوئی طریق سوائے قرعہ ڈالنے کے نہ پاتے تو البتہ قرعہ ڈالتے۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے اسحق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُنے سُمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ باب صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کرتے تھے سو ایک روز نکلے اور قوم میں سے ایک مرد کا سینہ آگے نکلا ہوا دیکھا تو فرمایا آپ نے اپنی صفوں کو سیدھا کرو یا اللہ تعالیٰ تمہارے منھوں میں مخالفت ڈالیگا[1]۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبد اللہ اور انس اور ابو ہریرہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کمال نماز سے ہے سیدھا کرنا صف کا۔ اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے ایک مرد کو صفوں کے سیدھا کرنے کے واسطے وکیل کرتے تھے اور نہ تکبیر کہتے تاکہ خبر دیے جاتے کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں۔ اور مروی ہے حضرت علی اور عثمان سے کہ وہ اس امر پر بہت تعہد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سیدھے ہو جاؤ۔ اور حضرت علیؓ کہتے تھے آگے ہو اے فلان۔ پیچھے ہو اے فلان۔ باب اس بیان میں کہ تم میں سے صاحب عقل اور دانائی کے میرے قریب ہوں۔ حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے خالد الحذاء نے ابی معشر سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چاہیے کہ صاحب عقل اور دانائی کے تم میں سے میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں اور مختلف نہ ہو جاؤ پس تمہارے دل مختلف ہو جاوینگے اور بچو تم بازاروں کی پراگندہ آوازوں سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابیّ بن کعب اور ابن مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کو مہاجرین اور انصار کا قریب ہونا پسند آتا تھا۔ تاکہ آپ سے احکام یاد رکھیں۔

[1] یعنے یا تو صفیں درست کرو ورنہ پروردگار تمہارے منھوں میں مخالفت ڈال دیگا۔ یعنے ایک کا رو یہ دوسرے سے نہیں ملیگا کوئی کچھ کریگا کوئی کچھ چنانچہ ایسا ہی ہوا جبکہ لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا یا یہ معنے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری صورتیں بدل دیگا مثلاً گدھے یا بندر وغیرہ کی ۱۲

وخالد الحذاء هو خالد بن مهران يكنى بابى المنازل سمعت محمد بن اسماعيل يقول ان خالد الحذاء ما حذا نعلا قط انما كان يجلس
الى حذاء فنسب اليه وابو معشر اسمه زياد بن كليب **باب** ما جاء فى كراهية الصف بين السوارى **حدثنا** هناد نا وكيع
عن سفيان عن يحيى بن هانى بن عروة المرادى عن عبد الحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء فاضطرنا الناس فصلينا
بين الساريتين فلما صلينا قال انس بن مالك كنا نتقى هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى الباب عن قرة بن اياس المزنى **قال**
ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم ان يصف بين السوارى وبه يقول احمد واسحاق وقد رخص قوم من
اهل العلم فى ذلك **باب** ما جاء فى الصلوٰة خلف الصف وحده **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن حصين عن هلال بن يساف قال اخذ
زياد بن ابى الجعد بيدى ونحن بالرقة فقام بى على شيخ يقال له وابصة بن معبد من بنى اسد فقال زياد حدثنى هذا الشيخ ان رجلا صلى خلف الصف
وحده والشيخ يسمع فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعيد الصلوٰة وفى الباب عن على بن شيبان وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث
وابصة حديث حسن وقد كره قوم من اهل العلم ان يصلى الرجل خلف الصف وحده وقالوا يعيد اذا صلى خلف الصف وحده وبه يقول احمد و
اسحاق وقد قال قوم من اهل العلم يجزيه اذا صلى خلف الصف وحده وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى وقد ذهب قوم من
اهل الكوفة الى حديث وابصة بن معبد ايضا قالوا من صلى خلف الصف وحده يعيد منهم حماد بن ابى سليمان وابن ابى ليلى ووكيع وروى حديث
حصين عن هلال بن يساف غير واحد مثل رواية ابى الاحوص عن زياد بن ابى الجعد عن وابصة وفى حديث حصين ما يدل على ان هلالا قد
ادرك وابصة واختلف اهل الحديث فى هذا فقال بعضهم حديث عمرو بن مرة عن هلال بن يساف عن عمرو بن راشد عن وابصة اصح وقال
بعضهم حديث حصين عن هلال بن يساف عن زياد بن ابى الجعد عن وابصة بن معبد اصح **قال** ابو عيسى وهذا عندى اصح من حديث عمرو بن مرة

اور خالد حذاء وہ خالد بن مہران ہے کنیت اُسکی ابو المنازل تھی سُنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا تھا خالد حذا اُسنے کبھی جوتا نہیں سیا مگر وہ ایک موچی
کے پاس بیٹھا تھا پس اُسکی طرف نسبت کیا گیا اور ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے **باب** اس بیان میں کہ ستونوں کے درمیان صفیں بنانا
مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے یحییٰ بن ہانی ابن عروہ مرادی سے اُسنے عبد الحمید بن
محمود سے کہا اُسنے ہم نے امیروں میں سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا سو لوگوں نے ہمکو بیقرار کیا۔ پس ہم نے درمیان دو ستونوں کے نماز
پڑھی۔ سو جب ہم نماز پڑھ چکے تو انس بن مالک نے کہا ہم اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچتے تھے۔ اور اس باب میں روایت
ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے ستونوں کے درمیان صف باندھنے کو
مکروہ جانا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحٰق۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے اس باب میں رخصت دی ہے **باب** صف کے پیچھے
تنہا نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے حصین سے اُسنے ہلال بن یساف سے کہا اُسنے زیاد
بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اُس حالت میں کہ ہم رقہ (گانون) میں تھے اور مجھے ایک شیخ کے پاس کھڑا کیا جسکو وابصہ بن معبد جو بنی اسد سے
تھا کہا جاتا تھا۔ پس کہا زیاد نے حدیث کی مجھے اس شیخ نے کہ ایک مرد نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی اور وہ شخص سن رہا تھا۔ پس اُسکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اعادہ کرنے کا حکم دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی بن شیبان اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث
وابصہ کی حسن ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مکروہ جانا ہے کہ مرد تنہا صف کے پیچھے نماز پڑھے۔ اور کہا انہوں نے اعادہ کرے جب اکیلا صف کے
پیچھے نماز پڑھ بیٹھا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق اور ایک قوم نے اہل علم سے کہا ہے کہ جب کوئی شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھ چکا تو اُسکو
کافی ہو جاویگی۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا۔ اور ایک قوم اہل کوفہ سے حدیث وابصہ بن معبد کی طرف بھی گئی ہے
کہا انہوں نے جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے اعادہ کرے۔ انمیں حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلےٰ اور وکیع ہیں۔ اور کئی اور لوگوں نے روایت کی ہے
حدیث حصین کی جو ہلال بن یساف سے ہے مثل روایت ابی الاحوص کے جو بواسطہ زیاد بن ابی الجعد کے وابصہ سے ہے۔ اور حدیث حصین میں وہ چیز ہے جو
دلالت کرتی ہے کہ ہلال کی وابصہ سے ملاقات ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے اسمیں۔ سو کہا بعض لوگوں نے حدیث عمرو بن مرہ کی جو ہلال بن یساف
سے اُسنے عمرو بن راشد سے اُسنے وابصہ سے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے۔ اور کہا بعض نے حدیث حصین کی جو ہلال بن یساف سے اُسنے زیاد بن ابی الجعد
سے اُسنے وابصہ بن معبد سے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے

لانہ قد روی من غیر حدیث ھلال بن یساف عن زیاد بن ابی الجعد عن وابصۃ ابن معبد **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن زیاد بن ابی الجعد عن وابصۃ قال الا ناحمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ھلال بن یساف عن عمرو بن راشد عن وابصۃ ابن معبد ان رجلا صلی خلف الصف وحدہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید الصلوۃ **قال** ابو عیسی سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول اذا صلی الرجل وحدہ خلف الصف فانہ یعید **باب** ماجاء فی الرجل یصلی ومعہ رجل **حدثنا** قتیبۃ نا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقمت عن یسارہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براسی من ورائی فجعلنی عن یمینہ وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم قالوا اذا کان الرجل مع الامام یقوم عن یمین الامام **باب** ماجاء فی الرجل یصلی مع الرجلین **حدثنا** بندار محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی قال انبا نا اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن سمرۃ ابن جندب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا ثلاثۃ ان یتقدمنا احدنا وفی الباب عن ابن مسعود وجابر **قال** ابو عیسی حدیث سمرۃ حدیث غریب والعمل علی ھذا عند اھل العلم قالوا اذا کانوا ثلاثۃ قام رجلان خلف الامام وروی عن ابن مسعود انہ صلی بعلقمۃ والاسود فاقام احدھما عن یمینہ والاخر عن یسارہ ورواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد تکلم بعض الناس فی اسمعیل بن مسلم من قبل حفظہ **باب** ماجاء فی الرجل یصلی ومعہ رجال ونساء **حدثنا** اسحاق الانصاری نا معن نا مالک عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعتہ فاکل منہ ثم قال قوموا فلنصل بکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحتہ بالماء فقام علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کیونکہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث سوائے حدیث ہلال بن یساف کے جو اُسنے روایت کی ہے زیاد بن ابی الجعد سے اُسنے وابصہ بن معبد سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرۃ سے اُسنے زیاد بن ابی الجعد سے اُسنے وابصہ سے کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمرو بن راشد سے اُسنے وابصہ بن معبد سے کہ ایک مرد نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی پس اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اعادہ کرنے کا حکم دیا۔ کہا ابو عیسیٰ نے سُنا میں نے جارود سے کہ کہتا سُنا میں نے وکیع سے کہ کہتا جب کوئی مرد اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ اعادہ کرے

باب اس بیان میں کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو اُسکے ساتھ دوسرا مرد بھی ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے کریب یعنے ابن عباس کے غلام سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی سو میں آپکے بائیں طرف کھڑا ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کو پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کیا۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل نزدیک اہل علم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے کہ کہا انھوں نے جب مرد امام کے ساتھ ہو تو امام کی دائیں طرف کھڑا ہو **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد ساتھ دو مردوں کے نماز پڑھے۔

حدیث کی ہمسے بندار محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی عدی نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن مسلم نے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب ہم تین ہوں تو ایک ہم میں سے آگے ہووے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انہوں نے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو مرد پیچھے امام کے کھڑے ہوں۔ اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ اُسنے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی سو ایک اُن دونوں میں سے اُسکے دائیں طرف کھڑا ہوا۔ اور دوسرا اُسکے بائیں طرف۔ اور روایت کیا اُسنے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بعض لوگوں نے اسمٰعیل بن مسلم میں اُسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد نماز پڑھتا ہو اور اُسکے ساتھ مرد اور عورتیں ہوں

حدیث کی ہمسے اسحاق انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اُسنے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہ اُسکی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے واسطے جو اُسنے تیار کیا تھا بلایا سو آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمکو نماز پڑھائیں۔ کہا انس نے سو میں ایک بوریے کی طرف کھڑا ہوا جو بہت استعمال سے سیاہ ہو گیا تھا سو میں نے اُسکو پانی سے صاف کیا تھا پس اُسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے

وصففت علیہ انا والیتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی بنا رکعتین ثم انصرف **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث صحیح والعمل علیہ عند اہل العلم قالوا اذا کان مع الامام رجل وامراۃ قام الرجل عن یمین الامام والمراۃ خلفہما وقد احتج بعض الناس بہذا الحدیث فی اجازۃ الصلوۃ اذا کان الرجل خلف الصف وحدہ وقالوا ان الصبی لم تکن لہ صلوۃ وکان انس خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدہ ولیس الامر علی ما ذہبوا الیہ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامہ مع الیتیم خلفہ فلولا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل للیتیم صلوۃ لما اقام الیتیم معہ ولاقامہ عن یمینہ وقد روی عن موسیٰ بن انس عن انس انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقامہ عن یمینہ وفی ہذا الحدیث دلالۃ انہ انما صلی تطوعا اراد ادخال البرکۃ علیہم **باب** من احق بالامامۃ **حدثنا** ہناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش **ح** وثنا محمود بن غیلان نا ابو معاویۃ وابن نمیر عن الاعمش عن اسمعیل بن رجاء الزبیدی عن اوس بن ضمعج قال سمعت ابا مسعود الانصاری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرأہم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمہم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمہم ہجرۃ فان کانوا فی الہجرۃ سواء فاکبرہم سنا ولا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا یجلس علی تکرمتہ فی بیتہ الا باذنہ قال محمود قال ابن نمیر فی حدیثہ اقدمہم سنا وفی الباب عن ابی سعید وانس بن مالک ومالک بن الحویرث وعمرو بن سلمۃ **قال** ابو عیسیٰ وحدیث ابی مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم قالوا احق الناس بالامامۃ اقرأہم لکتاب اللہ واعلمہم بالسنۃ وقالوا صاحب المنزل احق بالامامۃ وقال بعضہم اذا اذن صاحب المنزل لغیرہ فلا باس ان یصلی بہم وکرہہ بعضہم وقالوا السنۃ ان یصلی صاحب البیت قال احمد بن حنبل وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا یجلس علی تکرمتہ فی بیتہ الا باذنہ

اور انس بیٹے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے پھر آپ نے ہم کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر فارغ ہوئے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ کہا انھوں نے کہ جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور عورت پیچھے اُن دونوں کے۔ اور بعض لوگوں نے اس حدیث سے اُس نماز کے جواز پر دلیل پکڑی ہے کہ جب ایک مرد اکیلا صف کے پیچھے کھڑا ہو۔ اور کہا انھوں نے کہ لڑکے کی نماز کا تو اعتبار ہی نہیں گویا انس ہی اکیلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہے (کہا ترمذی نے) اور اس طرح نہیں ہے جس طرف کہ یہ گئے ہیں۔ اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو یتیم کے ساتھ اپنے پیچھے کھڑا کیا ہے۔ پس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کی نماز کا کچھ اعتبار نہ کرتے تو یتیم کو اسکے ساتھ نہ کھڑا کرتے البتہ اسکو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے۔ اور مروی ہے بواسطہ موسیٰ بن انس کے انس سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس آپ نے اسکو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا۔ اور اس حدیث میں دلالت ہے کہ آپنے یہ نماز نفل پڑھی ہے۔ آپکا ارادہ انپر برکت داخل کرنے کا تھا۔ **باب** کون شخص امامت کے ساتھ زیادہ حقدار ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے اسنے اسماعیل بن رجاء زبیدی سے اُسنے اوس بن ضمعج سے کہا اُسنے سُنا میںنے ابا مسعود انصاری سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کی وہ شخص امامت کرائے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص جو سُنت کو زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر سُنت میں بھی برابر ہوں تو وہ شخص جسنے پہلے ہجرت کی ہے۔ پس اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو وہ جسکی عمر بڑی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انھوں نے زیادہ حقدار لوگوں کا ساتھ امامت کے وہ ہے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہو۔ اور اعلم بالسنت ہو۔ اور کہا انھوں نے صاحب گھر کا زیادہ حقدار ہے ساتھ امامت کے اور کہا بعض نے انہیں سے اگر صاحب گھر کا کسی غیر کو اذن دے تو کچھ خوف نہیں کہ وہ انکو نماز پڑھائے۔ اور بعض نے انہیں سے مکروہ جانا ہے اور کہا ہے سُنت یہ ہے کہ صاحب گھر کا نماز پڑھائے اور کہا امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کوئی مرد اسکی بادشاہی میں امامت نہ کرایا جاوے۔ اور اُسکے گھر میں اسکی عزت کی جگہ پر نہ بٹھلایا جاوے مگر ساتھ اُسکے اذن کے۔

باب ماجاء اذا ام احدکم الناس فلیخفف حدثنا قتیبۃ نا المغیرۃ بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان فیھم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض فاذا صلی وحدہ فلیصل کیف شاء وفی الباب عن عدی بن حاتم وانس وجابر بن سمرۃ ومالک بن عبد اللہ وابی واقد وعثمان بن ابی العاص وابی مسعود وجابر بن عبد اللہ وابن عباس قال ابوعیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وھو قول اکثر اھل العلم اختاروا ان لا یطیل الامام الصلوۃ مخافۃ المشقۃ علی الضعیف والکبیر والمریض وابو الزناد اسمہ عبد اللہ بن ذکوان والاعرج ھو عبد الرحمن بن ھرمز المدینی یکنی ابا داود حدثنا قتیبۃ نا ابوعوانۃ عن قتادۃ عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخف الناس صلوۃ فی تمام وھذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی تحریم الصلوۃ وتحلیلھا حدثنا سفیان بن وکیع نا محمد بن فضیل عن ابی سفیان طریف السعدی عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطھور وتحریمھا التکبیر وتحلیلھا التسلیم لا صلوۃ لمن لم یقرء بالحمد وسورۃ فی فریضۃ او غیرھا وفی الباب عن علی وعائشۃ وحدیث علی بن ابی طالب اجود اسنادا واصح من حدیث ابی سعید وقد کتبناہ اول فی کتاب الوضوء والعمل علیہ عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق ان تحریم الصلوۃ التکبیر ولا یکون الرجل داخلا فی الصلوۃ الا بالتکبیر قال ابوعیسی سمعت ابا بکر محمد بن ابان یقول سمعت عبد الرحمن بن مھدی یقول لو افتتح الرجل الصلوۃ بتسعین اسما من اسماء اللہ تعالی ولم یکبر لم یجزءہ وان احدث قبل ان یسلم امرتہ ان یتوضأ ثم یرجع الی مکانہ

پس جب وہ اذن دے تو میں گمان کرتا ہوں کہ اذن کل میں ہے۔ اور امام احمد اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتا کہ جب اسکو نماز پڑھانے کا اذن دیدے۔

باب اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے لوگوں کی امامت کرائے تو چاہیے کہ تخفیف کرے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبد الرحمان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے آدمیوں کو نماز پڑھاتے تو چاہیے کہ تخفیف کرے اسواسطے کہ آدمیوں میں چھوٹے اور بوڑھے اور ضعیف اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جسطرح چاہے نماز پڑھے اور اس باب میں روایت ہے عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبد اللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے اہل علم کا کہ اختیار کیا انہوں نے کہ امام لمبی نماز نہ کرے واسطے خوف تکلیف کے ضعیف اور بوڑھے اور بیمار پر۔ اور ابو الزناد کا نام عبد اللہ بن ذکوان ہے اور اعرج وہ عبد الرحمٰن بن ہرمز مدنی ہے جسکی کنیت ابا داؤد ہے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا تھا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے نماز میں اختصار اور اکمال کرنے میں زیادہ تھے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے باب نماز کی تحریم اور تحلیل کے بیان میں حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ابی سفیان طریف سعدی سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور حرام کرنیوالی اُسکی تکبیر ہے اور حلال کرنیوالا اُسکا سلام ہے۔ اور نہیں نماز اُس شخص کی جو الحمد اور سورہ فرض اور غیر فرض میں نہ پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ سے اور حدیث علی کی سنا میں بہت جید اور صحیح ہے ابی سعید کی حدیث سے۔ اور ہمنے اس حدیث کو پہلے کتاب الوضوء میں لکھا ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ حرام کرنیوالی نماز کی تکبیر ہے اور آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا مگر ساتھ تکبیر کے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر یعنی محمد بن ابان سے کہ کہتا سنا میں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے کہ کہتا اگر کوئی مرد (بالفرض) اللہ تعالیٰ کے نناوے ناموں سے نماز کو شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو وہ اسکو کافی نہیں ہوتے۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہوگیا ہو تو میں اُسکو امر کرتا ہوں کہ وضو کرے اور اپنے مکان کی طرف رجوع کرے

سلہ یعنے جب اکیلا آدمی نماز پڑھتا ہو توجسقدر چاہے نماز میں قرأت لمبی کرے لیکن اگر جماعت کراتا ہو تو مقتدیوں کی ضرور رعایت کرنی چاہیے اسلیے کہ پیچھے ضعیف اور بوڑھے اور بیمار اور کام کاج والے ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اسقدر بھی نماز میں تخفیف نہ کرے کہ سنت کے مخالف ہو جائے یعنے تخفیف اسقدر چاہیے کہ سنت ادا ہوتی رہے یعنی جسقدر آنحضرت سے قرأت ہر ایک نماز میں اکثر اوقات ثابت ہے اُتنی قرأت پڑھے۔ اور جسقدر رکوع وسجود اکثر اوقات میں آنحضرت سے ثابت ہیں اسقدر رکوع وسجود کرے۔ جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت اختصار اور اکمال میں اور زیادہ تھے یعنی دونوں امروں کی پوری پوری رعایت کرلیتے تھے ۱۲ سلہ یعنی تکبیر سے تمام افعال جو نماز کے متعلق نہیں ہیں حرام ہوجاتے ہیں اور سلام پھیرنے سے تمام افعال غیر نماز کے حلال ہوجاتے ہیں یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور حنفیہ میں امام ابو یوسف کا اور کہا امام ابو حنیفہ رح نے جو لفظ تعظیم پر دلالت کرے اُس سے نماز شروع کرنی جائز ہے ۱۲

وبسلم انما الامر علی وجهه وابو نضرة اسمه منذر بن مالك بن قطعة **باب** فی نشر الاصابع عند التكبير **حدثنا** قتيبة وابو سعيد الاشج قالا انا يحيى بن يمان عن ابن ابی ذئب عن سعيد بن سمعان عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا كبر للصلوة نشر اصابعه **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة قد رواه غير واحد عن ابن ابی ذئب عن سعيد بن سمعان عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا دخل فی الصلوة رفع يديه مدا وهو اصح من رواية يحيى بن اليمان واخطأ ابن يمان فی هذا الحديث **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفی نا ابن ابی ذئب عن سعيد بن سمعان قال سمعت ابا هريرة يقول كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا قام الی الصلوة رفع يديه مدا **قال** ابو عيسى قال عبد الله وهذا اصح من حديث يحيى بن يمان وحديث يحيى بن يمان خطأ **باب** فی فضل التكبيرة الاولی **حدثنا** عقبة بن مكرم ونصر بن علی قالا انا سلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو عن حبيب بن ابی ثابت عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی لله اربعين يوما فی جماعة يدرك التكبيرة الاولی كتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق **قال** ابو عيسى قد روی هذا الحديث عن انس موقوفا ولا اعلم احدا رفعه الا ما روی سلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو وانما يروی هذا عن حبيب بن ابی حبيب البجلی عن انس بن مالك قوله **حدثنا** بذلك هناد نا وكيع عن خالد بن طهمان عن حبيب بن ابی حبيب البجلی عن انس قوله ولم يرفعه وروی اسمعيل بن عياش هذا الحديث عن عمارة بن غزية عن انس بن مالك عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هذا وهذا حديث غير محفوظ وهو حديث مرسل عمارة بن غزية لم يدرك انس بن مالك **باب** ما يقول عند افتتاح الصلوة **حدثنا** محمد بن موسی البصری نا جعفر بن سليمان الضبعی عن علی بن علی الرفاعی عن ابی المتوكل عن ابی سعيد الخدری قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا قام الی الصلوة بالليل كبر

اور سلام پھیرے بیشک یہ حکم اپنی اصلی حالت پر ہے اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے **باب** تکبیر کے وقت انگلیوں کے کھولنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ اور ابو سعید الاشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن یمان نے ابن ابی ذئب سے اُسنے سعید بن سمعان سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو انگلیوں کو کھولتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث کو کئی اور لوگوں نے روایت کیا ہے ابن ابی ذئب سے اُسنے سعید بن سمعان سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو اُٹھاتے ہاتھوں کو سچائیکہ دراز کرنے والے ہوتے۔ اور یہ روایت صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت سے۔ اور ابن یمان نے اس حدیث میں خطا کی ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے سعید بن سمعان سے کہا اُسنے سُنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے حالانکہ انکو دراز کرنے والے ہوتے کہا ابو عیسیٰ نے کہا عبد اللہ نے اور یہ روایت صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور حدیث یحییٰ بن یمان کی خطا ہے **باب** تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہمسے عقبہ بن مکرم اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چالیس روز اللہ کے واسطے جماعت میں تکبیر اولیٰ کو پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے دو چیزوں سے خلاصی لکھتا ہے۔ ایک خلاصی آگ سے دوسرا خلاصی نفاق سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث انس سے موقوف بھی روایت کیگئی ہے۔ اور میں کسی کو جانتا نہیں کہ اِسکو مرفوع کیا ہو مگر وہ روایت جو بواسطہ مسلم بن قتیبہ کے طعمہ بن عمرو سے مروی ہے۔ اور سوائے اسکے نہیں کہ یہ حدیث بواسطہ حبیب بن ابی حبیب بجلی کے انس بن مالک سے قول اُسکا مروی ہے۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے خالد بن طہمان سے اُسنے حبیب بن حبیب بجلی سے اُسنے انس سے قول اسکا اور اُسنے اِسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کیا اسمٰعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے عمر بن الخطاب رضی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی۔ اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ اور یہ حدیث عمارہ بن غزیہ کی مرسل ہے اُسنے انس بن مالک کو نہیں پایا **باب** نماز شروع کرنے کے وقت کیا کہے حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے اُسنے علی بن علی رفاعی سے اُسنے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے

ثم یقول سبحٰنک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولا الٰہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ وفی الباب عن علی وعبد اللہ بن مسعود وعائشۃ وجابر وجبیر بن مطعم وابن عمر **قال** ابو عیسٰی وحدیث ابی سعید اشھر حدیث فی ھذا الباب وقد اخذ قوم من اھل العلم بھذا الحدیث واما اکثر اھل العلم فقالوا انما یروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول سبحٰنک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولا الٰہ غیرک وھکذا روی عن عمر بن الخطاب وعبد اللہ بن مسعود والعمل علٰی ھذا عند اکثر اھل العلم من التابعین وغیرھم وقد تُکُلِّمَ فی اسناد حدیث ابی سعید کان یحیی بن سعید یتکلم فی علی بن علی وقال احمد لا یصح ھذا الحدیث **حدثنا** الحسن بن عرفۃ ویحیی بن موسٰی قالا نا ابو معاویۃ عن حارثۃ بن ابی الرجال عن عمرۃ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ قال سبحٰنک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولا الٰہ غیرک **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وحارثۃ قد تکلم فیہ من قبل حفظہ وابو الرجال اسمہ محمد بن عبد الرحمٰن **باب** ما جاء فی ترک الجھر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدثنا** احمد بن منیع نا اسماعیل بن ابراھیم نا سعید الجُرَیری عن قیس بن عبایۃ عن ابن عبد اللہ بن مُغَفَّل قال سمعنی ابی وانا فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فقال لی ای بُنَیَّ مُحْدَث ایاک والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابغض الیہ الحدث فی الاسلام یعنی منہ وقال وقد صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منھم یقولھا فلا تقلھا اذا انت صلیت فقل الحمد للہ رب العٰلمین **قال** ابو عیسٰی حدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وغیرھم ومن بعدھم من التابعین

پھر یہ کہتے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولا الٰہ غیرک پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا پھر کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ۔ اور اس باب میں روایت ہی علی اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے اور حدیث ابی سعید کی اس باب میں تمام حدیثوں سے زیادہ مشہور ہی اور ایک قوم نے اہل علم سے ساتھ اسی حدیث کے تمسک کیا ہی اور اکثر اہل علم نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپ یہ کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولا الٰہ غیرک اور ایسا ہی عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہی اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک تابعین وغیرہ سے اسی پر ہی۔ اور ابی سعید کی حدیث کی سند میں کلام کیا گیا ہی یحیی بن سعید علی بن علی کے حق میں کلام کرتا تھا اور کہا امام احمد نے یہ حدیث صحیح نہیں حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ اور یحیی بن موسٰی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے حارثہ بن ابی الرجال سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اللہ وتعالٰی جدک ولا الٰہ غیرک کہا ابو عیسٰی نے یہ ایسی حدیث ہی کہ ہم کسو سوا اس وجہ کے اور کسی وجہ سے نہیں پہچانتے اور حارثہ کے حق میں اُسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا گیا ہی۔ اور ابو الرجال کا نام محمد بن عبد الرحمٰن ہی **باب** بیان میں ترک جہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے سعید جریری نے قیس بن عبایہ سے اُسنے ابن عبد اللہ بن مغفل سے کہا اُسنے مجھے میرے باپ نے سنا اس حالت میں کہ میں نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا تھا۔ تو اُسنے مجھے کہا اے میرے بیٹے بچ تو نئی باتوں سے اور میں نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے نہیں دیکھا کہ اُسکے نزدیک اسلام میں نئی بات نکالنے سے کوئی چیز زیادہ بُری ہو اور کہا اُسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابی بکر صدیق اور عمر اور عثمان کے ساتھ نماز پڑھی سو میں کسی کو یہ کہتے نہیں سنا سو تو بھی مت کہہ جب تو نماز پڑھے تو کہہ الحمد للہ رب العالمین کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہی اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسی پر ہی۔ انمیں سے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ ہیں اور پیچھے انکے تابعین میں سے بھی کئی ہیں

ملہ یعنی اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد کرتا ہوں اور برکت والا ہی نام تیرا اور بلند ہی عزت تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ دعا پڑھکر بعد اُسکے یہ کلمہ کہتے۔ اللہ اکبر کبیرا یعنے اللہ تعالی سب سے بڑا ہی بعد اُسکے یہ کہتے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے جو سننے والا ہی جاننے والا شیطان مردود سے اُسکے وسواس اور کبر اور سحر سے اور صحیحین میں اس دعا کی جگہہ یہ دعا آئی ہی اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس۔ اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد۔ اس روایت کی سند متن کی روایت سے زیادہ قوی ہی۔ اور متن کی روایت مسلم میں بھی آئی ہے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ۱۲

وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق لا يرون ان يجهر بيسم الله الرحمن الرحيم قالوا ويقولها في نفسه **باب** من رأى الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** احمد بن عبدة نا المعتمر بن سليمان قال حدثني اسماعيل بن حماد عن ابي خالد عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفتتح صلوته ببسم الله الرحمن الرحيم **قال** ابو عيسى وليس اسناده بذاك وقد قال بهذا عدة من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو هريرة وابن عمر وابن عباس وابن الزبير ومن بعدهم من التابعين رأوا الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم وبه يقول الشافعي واسماعيل بن حماد وهو ابن ابي سليمان وابو خالد هو ابو خالد الوالبي واسمه هرمز وهو كوفي **باب** في افتتاح القراءة بالحمد لله رب العلمين **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان يفتتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم كانوا يستفتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين قال الشافعي انما معنى هذا الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعثمان كانوا يفتتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين معناه انهم كانوا يبدؤن بقراءة فاتحة الكتاب قبل السورة وليس معناه انهم كانوا لا يقرؤن ببسم الله الرحمن الرحيم وكان الشافعي يرى ان يبدأ ببسم الله الرحمن الرحيم وان يجهر بها اذا جهر بالقراءة **باب** ماجاء انه لا صلوة الا بفاتحة الكتاب **حدثنا** ابن ابي عمر وعلي بن حجر قالا نا سفيان عن الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة ابن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة وانس وابي قتادة وعبد الله ابن عمرو **قال** ابو عيسى حديث عبادة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وجابر بن عبد الله وعمران بن حصين وغيرهم قالوا لا تجزي صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق یہ لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار کر پڑھنا جائز نہیں رکھتے یہ لوگ کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو دل میں پڑھے۔ **باب** جس شخص نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھنا جائز رکھا ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی مجھے اسمٰعیل بن حماد نے ابی خالد سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع کرتے تھے کہا ابو عیسےٰ نے اسکی سند قوی نہیں۔ اور کہا ہے ساتھ اسکے چند اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے۔ انہیں سے ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر ہیں۔ اور پیچھے ان کے تابعین نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی۔ اور اسمٰعیل بن حماد اور وہ بیٹا ابی سلیمان کا ہے۔ اور ابو خالد اور وہ ابو خالد والبی ہے۔ اور نام اُسکا ہرمز ہے اور یہ کوفی ہے۔ **باب** بیان میں شروع کرنے قراءت کے ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان قراءت کو ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے شروع کرتے تھے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے اسی پر ہے یہ لوگ قراءت کو ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے شروع کرتے تھے کہا امام شافعی نے معنے اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان قراءت کو ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے شروع کرتے تھے یہ ہیں کہ سورت کے پہلے ساتھ قراءت فاتحۃ الکتاب کے شروع کرتے تھے۔ اور اسکے یہ معنی نہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہی نہ تھے۔ اور امام شافعی کا مذہب تھا کہ ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع کیا جاوے۔ اور بسم اللہ کو پکار کر پڑھا جائے جب قراءت پکار کر پڑھی جائے[1]

باب اس بیان میں کہ نہیں نماز ہوتی مگر ساتھ فاتحۃ الکتاب کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے محمود بن ربیع سے اُسنے عبادہ بن صامت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے نہیں نماز ہوتی اُس شخص کی جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عبادہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسی پر ہے۔ ان میں سے عمر ابن الخطاب اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہیں۔ کہ کہا انہوں نے نہیں کافی ہوتی نماز مگر ساتھ پڑھنے فاتحۃ الکتاب کے

---

[1] اکثر روایات اسی پر دال ہیں کہ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھنا چاہیے اور بعض سے اسکا جہر ثابت ہوتا ہے۔ غرضکہ دونوں امر جائز ہیں مگر اولے یہی ہے کہ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھا جاوے چنانچہ امام بخاری کا مذہب بھی یہی ہے ؎

وبه يقول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **باب ما جاء في التامين** حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين وقال آمين ومد بها صوته وفي الباب عن علي وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث وائل بن حجر حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم يرون ان يرفع الرجل صوته بالتامين ولا يخفيها وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق وروى شعبة هذا الحديث عن سلمة بن كهيل عن حجر ابي العنبس عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين وخفض بها صوته **قال** ابو عيسى سمعت محمدا يقول حديث سفيان اصح من حديث شعبة في هذا واخطأ شعبة في مواضع من هذا الحديث فقال عن حجر ابي العنبس وانما هو حجر بن العنبس ويكنى ابا السكن وزاد فيه عن علقمة بن وائل وليس فيه عن علقمة وانما هو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر وقال وخفض بها صوته وانما هو ومد بها صوته **قال** ابو عيسى وسألت ابا زرعة عن هذا الحديث فقال حديث سفيان في هذا اصح قال وروى العلاء بن صالح الاسدي عن سلمة بن كهيل نحو رواية سفيان **قال** ابو عيسى ثنا ابو بكر محمد بن ابان نا عبد الله بن نمير عن العلاء بن صالح الاسدي عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث سفيان عن سلمة بن كهيل **باب ما جاء في فضل التامين** حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا زيد بن حباب قال حدثني مالك بن انس نا الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه

اور ساتھ اسکے کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب آمین کے بیان میں۔** حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمان بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے حجر بن عنبس سے اُسنے وائل بن حجر سے کہا اُسنے سُنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا آپنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ اور کہا آمین اور دراز کیا آپ نے ساتھ اسکے آواز اپنی کو۔ اور اس باب میں روایت ہی علی اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں کئی ایک اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے انکا مذہب ہے کہ آدمی آمین کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرے اور پوشیدہ نہ کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے اُسنے حجر ابی العنبس سے اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور کہا آمین اور پوشیدہ کیا ساتھ اسکے آواز اپنی کو کہا ابو عیسیٰ نے کہ سُنا مینے محمد سے کہ کہتا حدیث سفیان کی صحیح ہے جو شعبہ کی حدیث سے جو اس باب میں مروی ہے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کے کئی جگہہ میں خطا کیا ہے سو کہا اُسنے روایت ہے حجر ابی العنبس سے حالانکہ وہ حجر بن عنبس ہے۔ اور کنیت اُسکی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اُسنے یہ کہ روایت ہے علقمہ بن وائل سے حالانکہ اُسمیں علقمہ نہیں ہے۔ یہ روایت تو بواسطہ حجر بن عنبس کے وائل بن حجر سے ہے۔ اور کہا اُسنے پوشیدہ کیا آپنے ساتھ اُسکے آواز اپنی کو حالانکہ اسمیں یہ ہے کہ دراز کیا آپ نے ساتھ اسکے آواز اپنی کو کہا ابو عیسیٰ نے اور سوال کیا مینے ابا زرعہ کو اس حدیث سے سو کہا اُسنے حدیث سفیان کی اس باب میں صحیح ہے کہا اُسنے روایت کی علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مثل روایت سفیان کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہمسے ابو بکر محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے علاء بن صالح اسدی سے اُسنے سلمہ بن کہیل سے اُسنے حجر بن عنبس سے اُسنے وائل بن حجر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت سفیان کے جو سلمہ بن کہیل سے ہے **باب آمین کی فضیلت کے بیان میں** حدیث کی ہمسے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھسے مالک بن انس نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے آمین کہتے ہیں اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق پڑیگا تو اُسکے گزشتہ گناہ بخشے جاوینگے

سلہ آمین کے معنے یہ ہیں کہ الٰہی ہماری دعا قبول ہو یعنے جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہیں ویسے ہی تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور انکا آمین کہنا موافق پڑیگا تو گناہوں کی مغفرت ہوگی بظاہر اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ صغیرے اور کبیرے سب بخشے جاوینگے اور اس حدیث (ایک نماز سے دوسری نماز تک بیچ کے گناہوں کی کفارت ہے جبتک کہ کبیرے گناہ ہوتے بچے) سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز سے گناہ کبیرے معاف نہیں ہوتے اسلیے کہ جب فرضوں سے تمام گناہ معاف نہیں ہوئے تو سنتوں سے کب معاف ہونگے لیکن گناہوں کا معاف ہونا کچھ آمین کی سنت پر موقوف نہیں بلکہ فرشتوں کی آمین کے موافق ہونے پر موقوف ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ایک امر میں یہ خاصہ رکھدیا اور دوسرے میں اور یہ کچھ ضروری نہیں کہ مثلاً جو شخص اعلیٰ رتبہ کا ہو اُسمیں جمیع اوصاف پائے جاویں بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک صفت ادنے مرتبہ والے میں موجود ہوتی ہے اور جو اُس سے بڑا ہو اُسمیں نہیں ہوتی مثلاً صحابہ کبار کے مناقب ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ان حق بالناس تو دلیل خارجی سے معلوم ہوتے ہیں کہ یہ مستثنیٰ ہونگے ۔

قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی السکتتین **حدثنا** محمد بن المثنی نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال سکتتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فانکر ذلک عمران بن حصین قال حفظنا سکتة فکتبنا الی ابی بن کعب بالمدینة فکتب ابی ان حفظ سمرة قال سعید فقلنا لقتادة ما هاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلوته واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد ذلک واذا قرأ ولا الضالین قال وکان یعجبه اذا فرغ من القراءة ان یسکت حتی یتراد الیه نفسه قال وفی الباب عن ابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث سمرة حدیث حسن وهو قول غیر واحد من اهل العلم یستحبون للامام ان یسکت بعد ما یفتتح الصلوة وبعد الفراغ من القراءة وبه یقول احمد واسحاق واصحابنا **باب** ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلوة **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن قبیصة بن هلب عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤمنا فیاخذ شماله بیمینه قال وفی الباب عن وائل بن حجر وغطیف بن الحارث وابن عباس وابن مسعود وسهل بن سعد **قال** ابو عیسی حدیث هلب حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم یرون ان یضع الرجل یمینه علی شماله فی الصلوة ورای بعضهم ان یضعهما فوق السرة ورای بعضهم ان یضعهما تحت السرة وکل ذلک واسع عندهم واسم هلب یزید بن قنافة الطائی **باب** ما جاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة والاسود عن عبد الله بن مسعود قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود وابوبکر وعمر وفی الباب عن ابی هریرة وانس وابن عمر وابی مالک الاشعری وابی موسی وعمران بن حصین ووائل بن حجر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عبد الله بن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وغیرهم ومن بعدهم من التابعین وعلیه عامة الفقهاء والعلماء **حدثنا** عبد الله بن منیر قال سمعت علی بن الحسن قال نا عبد الله بن المبارک عن ابن جریج عن الزهری عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی هریرة

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** دونوں سکتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے سمرہ سے کہا اُنہوں نے دو سکتے ہیں میں اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھتا ہوں پس عمران بن حصین نے انکا انکار کیا کہا کہ میں ایک سکتہ یاد رکھتا ہوں پھر ہمنے ابی بن کعب کی طرف مدینہ میں لکھا پس اُنہوں نے میری طرف لکھا کہ سمرہ یاد رکھتا ہے۔ کہا سعید نے سو ہمنے قتادہ سے کہا کہ وہ دو سکتے کونسے ہیں کہا اُنہوں نے ایک یہ کہ جب آدمی نماز میں داخل ہوا اور دوسرا جب قرأت سے فارغ ہو پھر اُنہوں نے بعد اسکے کہا کہ جب ولا الضالین کہے کہا اُنہوں نے اور آپ کو پسند تھا کہ جب قرأت سے فارغ ہوں توچپ کریں تاکہ آپ کی سانس آرام پکڑ جاوے۔ کہا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا کہ امام کے واسطے مستحب جانتے ہیں کہ بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فارغ ہونے کے قرأت سے چپ کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں امام احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب **باب** بیان میں داہنا ہاتھ رکھنے کے بائیں پر نماز میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے قبیصہ بن ہلب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے پر بائیں ہاتھ کو پکڑ کر داہنے پر رکھتے۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سعد سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے ہلب کی حدیث حسن ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے جائز رکھتے ہیں یہ کہ رکھے آدمی نماز میں داہنا ہاتھ بائیں پر۔ اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ ہاتھوں کو ناف کے اوپر باندھے۔ اور بعضے نیچے باندھنا جائز رکھتے ہیں۔ اور یہ سب اُنکے نزدیک جائز ہے۔ اور ہلب کا نام یزید بن قنافۃ الطائی ہے۔

باب رکوع اور سجود کے وقت تکبیر کہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن اسود سے اُنہوں نے علقمہ اور اسود سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے جانے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر پڑھتے تھے اور قیام اور قعود کے وقت بھی اور ابو بکر اور عمر بھی اور اس باب میں ابو ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسیٰ اور عمران بن حصین اور وائل بن حجر اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلعم کے اصحاب کے نزدیک عمل اسی پر ہے جنمین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور سوائے انکے اور بعد انکے تابعین اور عام فقہا اور علما بھی اسی پر ہیں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن منیر نے کہا سنا میں نے علی بن حسن سے کہا اُنہوں نے خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر وهو يهوي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم قالوا يكبر الرجل وهو يهوي للركوع والسجود **باب** رفع اليدين عند الركوع **حدثنا** قتيبة وابن ابي عمر قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة يرفع يديه حتى يحاذي منكبيه واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع وزاد ابن ابي عمر في حديثه وكان لا يرفع بين السجدتين **قال** ابو عيسى ثنا الفضل بن الصباح البغدادي ثنا سفيان بن عيينة ثنا الزهري بهذا الاسناد نحو حديث ابن ابي عمر قال وفي الباب عن عمر وعلي ووائل بن حجر ومالك بن الحويرث وانس وابي هريرة وابي حميد وابي اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة وابي قتادة وابي موسى الاشعري وجابر وعمير الليثي **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وبهذا يقول بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر وجابر بن عبد الله وابو هريرة وانس وابن عباس وعبد الله بن الزبير وغيرهم ومن التابعين الحسن البصري وعطاء وطاؤس ومجاهد ونافع وسالم بن عبد الله وسعيد بن جبير وغيرهم وبه يقول عبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال عبد الله بن المبارك قد ثبت حديث من يرفع وذكر حديث الزهري عن سالم عن ابيه ولم يثبت حديث ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يرفع الا في اول مرة **حدثنا** بذلك احمد بن عبدة الآملي ثنا وهب بن زمعة عن سفيان بن عبد الملك عن عبد الله بن المبارك **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه الا في اول مرة قال وفي الباب عن البراء بن عازب **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان واهل الكوفة **باب** ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو بكر بن عياش نا ابو حصين عن ابي عبد الرحمن السلمي قال قال لنا عمر بن الخطاب ان الركب سنت لكم فخذوا بالركب

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نیچے جاتے تھے تکبیر پڑھتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد والوں سے کہا انہوں نے تکبیر پڑھے مرد جس وقت کہ رکوع اور سجود میں جاوے **باب** رکوع کے وقت رفع یدین کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ابن عمر نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھنے کے وقت دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور نیز وقت رکوع کے۔ اور جب رکوع سے سر کو اٹھاتے۔ اور اپنی حدیث میں ابن عمر نے کہا ہے کہ سجدتین کے وقت نہیں اٹھاتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہم سے فضل بن الصباح بغدادی نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے زہری نے اسی اسناد سے مثل حدیث ابن عمر کے کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک ابن الحویرث اور انس اور ابو ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اشعری اور جابر اور عمیر اللیثی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اہل علم کا یہی قول ہے جنمیں ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبد اللہ بن زبیر وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطا اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر وغیرہ میں اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے من یرفع کی حدیث سے ثابت ہے اور ذکر کی ہے انہوں نے حدیث زہری کی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور ابن مسعود کی حدیث یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اٹھایا ہاتھوں کو مگر اول مرتبہ ثابت نہیں حدیث کی ہم سے اسی کے ساتھ احمد بن عبدہ آملی نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے وہب بن زمعہ نے انہوں نے سفیان بن عبد الملک سے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان بن عاصم بن کلیب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن اسود سے انہوں نے علقمہ سے کہا انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ کیا تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں پس انہوں نے نماز پڑھی اول مرتبہ کے سوا انہوں نے اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔ کہا انہوں نے اور اس باب میں براء بن عازب سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث حسن ہے۔ اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک اہل علم کا یہی قول ہے۔ اور نیز کئی ایک تابعین کا۔ اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا **باب** رکوع کے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے ابو حصین نے انہوں نے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے کہا انہوں نے کہا ہم کو عمر بن خطاب نے کہا کہ گھٹنوں کو پکڑنا تمہارے لیے سنت ہے پس تم گھٹنوں کو پکڑو

قال وفی الباب عن سعید وانس وابی حمید وابی اسید وسہل بن سعد ومحمد بن مسلمة وابی مسعود **قال** ابو عیسی حدیث عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم لا اختلاف بینهم فی ذلك الا ما روی عن ابن مسعود وبعض اصحابه انهم كانوا یطبقون والتطبیق منسوخ عند اهل العلم قال سعد بن ابی وقاص كنا نفعل ذلك فنهینا عنه وامرنا ان نضع الاكف علی الركب **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن ابی یعفور عن مصعب بن سعد عن ابیه سعد بهذا

باب ما جاء انه یجافی یدیه عن جنبیه فی الركوع **حدثنا** بندار نا ابو عامر العقدی نا فلیح بن سلیمان نا عباس بن سهل قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو حمید انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ركع فوضع یدیه علی ركبتیه كانه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه قال وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسی حدیث ابی حمید حدیث حسن صحیح وهو الذی اختاره اهل العلم ان یجافی الرجل یدیه عن جنبیه فی الركوع والسجود

باب ما جاء فی التسبیح فی الركوع والسجود **حدثنا** علی بن حجر نا عیسی بن یونس عن ابن ابی ذئب عن اسحاق بن یزید الهذلی عن عون بن عبد الله بن عتبة عن ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ركع احدكم فقال فی ركوعه سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم ركوعه وذلك ادناه واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقد تم سجوده وذلك ادناه قال وفی الباب عن حذیفة وعقبة بن عامر **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود لیس اسناده بمتصل عون بن عبد الله بن عتبة لم یلق ابن مسعود والعمل علی هذا عند اهل العلم یستحبون ان لا ینقص الرجل فی الركوع والسجود من ثلث تسبیحات وروی عن ابن المبارك انه قال استحب للامام ان یسبح خمس تسبیحات لكی یدرك من خلفه ثلث تسبیحات وهكذا قال اسحاق بن ابراهیم **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود قال انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت سعد بن عبیدة یحدث عن المستورد عن صلة بن زفر عن حذیفة انه صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فكان یقول فی ركوعه سبحان ربی العظیم وفی سجوده سبحان ربی الاعلی

کہا اسنے اور اس باب میں سعید اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی مسعود سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے یہی ہے۔ اور اسمین اُنکے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے مگر اسمین کہ جو روایت کیا ہے ابن مسعود اور بعض اصحاب نے کہ وہ تطبیق کرتے تھے۔ اور اہل علم کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم یہ کیا کرتے تھے پس ہم اس سے منع کیے گئے۔ اور اسبات کا حکم ہمیں ہوا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا خبر دی مجھے ابو عوانہ نے انہنے ابی یعفور سے اسنے مصعب بن سعد سے اسنے باپ اپنے سعد سے ساتھ اسکے باب رکوع میں ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے عباس بن سہل نے کہا اسنے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ پس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا پس کہا ابو حمید نے میں تم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اچھا جانتا ہوں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پس انہوں نے دونو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ انکو قابض ہیں۔ اور جدا مارا اپنے ہاتھوں کو اور دور کیا اپنی پسلیوں سے کہا اسنے اسباب میں انس سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے یہی بات اختیار کی ہے کہ رکوع اور سجود میں آدمی اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے باب رکوع اور سجود میں تسبیح پڑھنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو عیسی بن یونس نے اسنے ابن ابی ذئب سے اسنے اسحق بن یزید ہذلی سے اسنے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے اسنے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب کوئی تم میں سے رکوع کرے پس تین مرتبہ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم کہے پس تمام ہو چکا رکوع اسکا اور یہ ادنی رکوع ہے اور جب سجدہ کرے پس تین مرتبہ اپنے سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کہے پس تمام ہو چکا سجدہ اسکا اور یہ ادنی سجدہ ہے اور کہا اسنے اسباب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اور عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن مسعود سے ملاقات نہیں کی اور عمل اہل علم کا اسی پر ہے۔ اور مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی رکوع اور سجود میں تین مرتبہ سے کم تسبیح نہ کہے اور ابن مبارک سے روایت ہے یہ کہ مستحب ہے امام کے لیے کہ پانچ تسبیحیں کہے تاکہ مقتدی تین تسبیح کو پالیویں اور اسیطرح اسحق بن ابراہیم نے کہا ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا اُسنے سنا میں نے سعد بن عبیدہ کو کہ حدیث کرتا تھا مستورد سے وہ صلہ بن زفر سے وہ حذیفہ سے یہ کہ اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ رکوع میں پڑھتے تھے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی

وما اتی علی آیة رحمة الا وقف وسال وما اتی علی آیة عذاب الا وقف وتعوذ **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح ثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن شعبة نحوه

باب ما جاء فی النهی عن القراءة فی الرکوع والسجود **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک **ح** وثنا قتیبة عن مالک عن نافع عن ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القراٰن فی الرکوع وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسٰی حدیث علی حدیث حسن صحیح وهو قول اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم کرهوا القراءة فی الرکوع والسجود **باب** ما جاء فی من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود

حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن ابی معمر عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجزئ صلوٰة لا یقیم الرجل فیها یعنی صلبه فی الرکوع وفی السجود قال وفی الباب عن علی بن شیبان وانس وابی هریرة ورفاعة الزرقی **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم یرون ان یقیم الرجل صلبه فی الرکوع والسجود وقال الشافعی واحمد واسحاق من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود فصلوٰته فاسدة لحدیث النبی صلی الله علیه وسلم لا تجزئ صلوٰة لا یقیم الرجل فیها صلبه فی الرکوع والسجود وابو معمر اسمه عبد الله بن سخبرة وابو مسعود الانصاری البدری اسمه عقبة بن عمرو **باب** ما یقول الرجل اذا رفع راسه من الرکوع **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود الطیالسی نا عبد العزیز بن عبد الله بن ابی سلمة الماجشون نا عمی عن عبد الرحمٰن الاعرج عن عبید الله بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفع راسه من الرکوع قال سمع الله لمن حمده ربنا ولک الحمد ملأ السموٰت والارض وملأ ما بینهما وملأ ما شئت من شیء بعد قال وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وابی جحیفة وابی سعید **قال** ابو عیسٰی حدیث علی حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول الشافعی قال یقول هذا فی المکتوبة والتطوع وقال بعض اهل الکوفة یقول هذا فی صلوٰة التطوع ولا یقوله فی صلوٰة المکتوبة **باب** منه اٰخر

اور رحمت کے کسی ایسی آیت پر نہیں جو نہ ٹھہرے ہوں اور سوال نہ کیا ہو اور عذاب کے کسی ایسی آیت پر جو نہ ٹھہرے ہوں اور پناہ نہ مانگی ہو کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے مثل اُسکی **باب** رکوع اور سجود میں قراءت پڑھنے کی ممانعت میں **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے نافع سے اُسنے ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے لباس قسی اور معصفر سے اور سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن کی قراءت پڑھنے سے۔ اور اس باب میں ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے مکروہ جانتے ہیں قراءت پڑھنا رکوع اور سجود میں **باب** جو کہ رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو کھڑا نہیں کرتا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابی مسعود انصاری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کافی ہوتی نماز اُس شخص کی جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں کھڑا نہیں کرتا۔ کہا اس باب میں علی بن شیبان اور انس اور ابی ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی مسعود کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسپر ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے ضروری سمجھتے ہیں یہ کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو کھڑا کرے اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو کوئی رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو کھڑا نہیں کرتا پس نماز اُسکی فاسد ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو کوئی رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا پس نماز اُسکی نہیں درست ہوتی۔ اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری البدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے **باب** آدمی رکوع سے سر اوٹھانے کے وقت کیا کہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ ماجشون نے کہا حدیث کی ہمسے عمی نے عبد الرحمٰن اعرج سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اُٹھاتے سر کو رکوع سے فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولک الحمد ملأ السمٰوات والارض وملأ ما بینهما وملأ ما شئت من شیء من بعد کہا اُسنے اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور ابی جحیفہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسپر ہے اور یہی شافعی کہتا ہے۔ کہا اُسنے فرضی اور نفلی میں کہا جاوے۔ اور کہا بعض اہل کوفہ نے نفلوں کی نماز میں کہے اور فرضی نماز میں نہ کہے **باب** دوسرا اُسی قسم سے

حدثنا الانصاری نامعن ناما لك عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولك الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملئکۃ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم ان یقول الامام سمع اللہ لمن حمدہ ویقول من خلف الامام ربنا ولك الحمد وبہ یقول احمد قال ابن سیرین وغیرہ یقول من خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد مثل مایقول الامام وبہ یقول الشافعی واسحاق **باب** ماجاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود **حدثنا** سلمۃ بن شبیب وعبداللہ بن منیر واحمد بن ابراھیم الدورقی والحسن بن علی الحلوانی وغیر واحد قالوا نایزید بن ھارون ناشریك عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ وزاد الحسن بن علی فی حدیثہ قال یزید بن ھارون ولم یرو شریك عن عاصم بن کلیب الا ھذا الحدیث قال ھذا حدیث غریب حسن لانعرف احدا رواہ غیر شریك والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم یرون ان یضع الرجل رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ وروی ھمام عن عاصم ھذا مرسلا ولم یذکر فیہ وائل بن حجر **باب** اخر منہ **حدثنا** قتیبۃ ناعبداللہ بن نافع عن محمد بن عبداللہ بن الحسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعمد احدکم فیبرك فی صلوتہ برك الجمل **قال** ابوعیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث غریب لانعرفہ من حدیث ابی الزناد الامن ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث عن عبداللہ بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعبداللہ بن سعید المقبری ضعفہ یحیی بن سعید القطان وغیرہ **باب** ماجاء فی السجود علی الجبھۃ والانف **حدثنا** بندار ثنا ابو عامر نا فلیح بن سلیمان قال حدثنی عباس بن سھل عن ابی حمید الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد امکن انفہ وجبھتہ الارض ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ حذو منکبیہ قال وفی الباب عن ابن عباس ووائل بن حجر وابی سعید **قال** ابوعیسی حدیث ابی حمید حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اھل العلم ان یسجد الرجل علی جبھتہ وانفہ فان سجد علی جبھتہ دون انفہ فقال قوم من اھل العلم یجزئہ وقال غیرھم لایجزئہ حتی یسجد علی الجبھۃ والانف

حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے اُنھوں نے سمی سے اُنھوں نے ابی صالح سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے پس تم ربنا ولک الحمد کہو پس جس شخص کا قول فرشتوں کے قول سے موافق ہوا اُسکے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے بعض اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے جو شخص کہ پیچھے امام کے ہے ربنا ولک الحمد کہے اور یہی احمد کہتا ہے۔ کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے وہ شخص جو پیچھے امام کے ہے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد مثل اُسکی کہ امام کہتا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور اسحاق **حدیث** کی ہم سے سلمہ بن شبیب اور عبداللہ بن منیر اور احمد بن ابراہیم دورقی اور حسن بن علی حلوانی وغیرہ نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے عاصم بن کلیب سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے وائل بن حجر سے کہا اُسنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب سجدہ کرتے رکھتے گھٹنوں کو پہلے ہاتھوں کے اور جب اُٹھتے اُٹھاتے ہاتھوں کو پہلے گھٹنوں کے اور کہا حسن بن علی نے اپنی حدیث میں کہا یزید بن ہارون نے نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث اور کہا اُسنے یہ حدیث غریب حسن ہے، نہیں پہچانتے ہم کسی کو جو روایت کیا ہو اسکو سوا شریک کے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسیپر ہے کہ بہتر کہتے ہیں اسکو کہ رکھے آدمی گھٹنوں اپنوں کو پہلے ہاتھوں کے۔ اور جب اُٹھے اُٹھائے ہاتھوں اپنوں کو پہلے گھٹنوں کے اور اسکو ہمام نے عاصم سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اسمیں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا **باب** دوسرا اسیقسم سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن نافع نے محمد بن عبداللہ بن حسن سے اُسنے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کیا قصد کرتا ہے کوئی تمہارا یہ کہ بیٹھے نماز اپنی میں مثل بیٹھنے اونٹ کے کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو ابی الزناد سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے باپ سے اُسنے ابوہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے **باب** ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا حدیث کی مجھے عباس بن سہل نے ابی حمید ساعدی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے ٹکاتے ناک اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور دور رکھتے ہاتھوں اپنوں کو پسلیوں سے اور رکھتے تلیوں اپنی کو مقابلے کاندھوں کے کہا اور اس باب میں ابن عباس اور وائل بن حجر اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ سجدہ کرے آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر پس اگر سجدہ کرے کوئی اپنی پیشانی پر سوائے ناک کے تو ایک جماعت اہل علم کے نزدیک جائز ہے اور ایک جماعت کے نزدیک جائز نہیں جبتک کہ ناک اور پیشانی پر سجدہ کرے

باب ماجاء این یضع الرجل وجهه اذا سجد **حدثنا** قتيبة نا حفص بن غياث عن الحجاج عن ابی اسحاق قال قلت للبراء بن عازب
این کان النبی صلی الله علیه وسلم یضع وجهه اذا سجد فقال بین کفیه وفی الباب عن وائل بن حجر وابی حمید حدیث البراء حدیث حسن
غریب وهو الذی اختاره بعض اهل العلم ان یکون یداه قریبا من اذنیه **باب** ماجاء فی السجود علی سبعة اعضاء **حدثنا** قتيبة
نا بکر بن مضر عن ابن الهادی عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه وکفاه ورکبتاه وقدماه قال وفی الباب عن ابن عباس وابی هریرة وجابر وابی
سعید **قال** ابوعیسی حدیث العباس حدیث حسن صحیح وعلیه العمل عند اهل العلم **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار
عن طاؤس عن ابن عباس قال امر النبی صلی الله علیه وسلم ان یسجد علی سبعة اعضاء ولا یکف شعره ولا ثیابه **قال** ابوعیسی هذا
حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی التجافی فی السجود **حدثنا** ابوکریب نا ابوخالد الاحمر عن داود بن قیس عن عبید الله بن
عبدالله بن اقرم الخزاعی عن ابیه قال کنت مع ابی بالقاع من نمرة فمرت رکبة فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قائم یصلی قال فکنت انظر
الی عفرتی ابطیه اذا سجد واری بیاضه قال وفی الباب عن ابن عباس وابن بحینة وجابر واحمر بن جزء ومیمونة وابی حمید وابی اسید وابی
مسعود وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة والبراء بن عازب وعدی بن عمیرة وعائشة **قال** ابوعیسی حدیث عبدالله بن اقرم حدیث حسن
لا نعرفه الا من حدیث داود بن قیس ولا یعرف لعبدالله بن اقرم عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا الحدیث والعمل علیه عند اهل العلم واحمر
بن جزء هذا رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم له حدیث واحد وعبدالله بن ارقم الزهری کاتب ابی بکر الصدیق وعبدالله بن اقرم الخزاعی
انما یعرف له هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی الاعتدال فی السجود **حدثنا** هناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن
ابی سفیان عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سجد احدکم فلیعتدل ولا یفترش ذراعیه افتراش الکلب

باب اس بیان میں کہ آدمی سجدہ کے وقت منہ کو کہاں رکھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے حجاج سے اُسنے
ابی اسحٰق سے کہا اُسنے میںنے براء بن عازب کو کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے مونہہ کو کہاں رکھتے تھے کہا اُسنے درمیان ہاتھوں
اپنے کے ۔ اور اس باب میں وائل بن حجر اور ابی حمید سے روایت ہی۔ اور حدیث براء کی حسن غریب ہی اور یہی بعض اہل علم نے پسند کیا ہی کہ ہون ہاتھ
اُسکے قریب کانوں اپنے کے **باب** سات اعضاء پر سجدہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابن ہادی
سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے عامر بن سعید بن ابی وقاص سے اُسنے عباس بن عبد المطلب سے یہ کہ سُنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
کہ جب آدمی سجدہ کرتا ہی تو اُسکے ساتھ سات اعضا سجدہ کرتے ہیں مونہہ اُسکا اور دونو ہاتھ اُسکے اور دونو گھٹنے اُسکے اور دونو قدم اُسکے کہا اُسنے
اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی سعید سے روایت ہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کے
نزدیک اسی پر عمل ہی **حدیث** کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ سجدہ کیا جاوے سات اعضا پر اور کوئی شخص اپنے بالوں اور کپڑوں کو مت سمیٹے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سجدہ میں پیٹ کو دور
رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابوخالد احمر نے اُسنے داؤد بن قیس سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ارقم خزاعی سے
اُسنے باپ اپنے سے کہا اُسنے میں جنگل میں باپ کے ساتھ تھا نمرہ میں پس چند سوار گذرے پس دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے
تھے۔ کہا اُسنے پس دیکھا میںنے سفیدی آنحضرت کی جب سجدہ کرتے اور دیکھی میںنے سفیدی اُنکی کہا اُسنے اس باب میں ابن عباس اور ابن بحینہ
اور جابر اور احمد بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیرہ
اور عائشہ سے روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن ارقم کی حدیث حسن ہی۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر داؤد بن قیس کی حدیث سے
اور اس حدیث کے سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ بن ارقم کی حدیث کوئی نہیں پہچانی گئی اور اہل علم کا عمل اسی پر ہی اور احمد بن جزء صحابی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی۔ اور اسکی ایک ہی حدیث ہی اور عبد اللہ بن ارقم زہری کاتب ابوبکر صدیق رض کا ہی اور عبد اللہ بن ارقم خزاعی پہچانے
میں ہم واسطے اُسکے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سجود میں اعتدال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش
سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص سجدہ کرے پس چاہیے کہ اعتدال پکڑے اور نہ بچھاوے بازو اپنے مثل بچھانے کتے کے

قال وفی الباب عن عبد الرحمن بن شبل والبراء وانس وابی حمید وعائشة **قال** ابوعیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم یختارون الاعتدال فی السجود ویکرهون الافتراش کافتراش السبع **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اعتدلوا فی السجود ولا یبسطن احدکم ذراعیه فی الصلوة بسط الکلب **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی وضع الیدین ونصب القدمین فی السجود **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا المعلی بن اسد نا وهیب عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین قال عبد الله وقال المعلی نا حماد بن مسعدة عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین فذکر نحوه ولم یذکر فیه عن ابیه **قال** ابوعیسی وروی یحیی بن سعید القطان وغیر واحد عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین مرسل وهذا اصح من حدیث وهیب وهو الذی اجمع علیه اهل العلم واختاروه **باب** ما جاء فی اقامة الصلب اذا رفع راسه من السجود والرکوع **حدثنا** احمد بن محمد بن موسی نا ابن المبارک نا شعبة عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع واذا سجد واذا رفع راسه من السجود قریبا من السواء قال وفی الباب عن انس ثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحکم نحوه **قال** ابوعیسی حدیث البراء حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة ان یبادر الامام فی الرکوع والسجود **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن عبد الله بن یزید قال ثنا البراء وهو غیر کذوب قال کنا اذا صلینا خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فرفع راسه من الرکوع لم یحن رجل منا ظهره حتی یسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فیسجد قال وفی الباب عن انس ومعاویة وابن مسعدة صاحب الجیوش وابی هریرة

کہا اور اس باب مین عبد الرحمن بن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہ سے روایت ہی کہا ابو عیسی نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کا عمل اسی پر ہی سجود مین اعتدال کو پسند رکھتے ہین۔ اور مکروہ جانتے ہین افتراش کو مثل افتراش کتے کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا کہ سنا مینے انس کو کہتا تھا یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ مین اعتدال کو لازم پکڑو۔ اور کوئی شخص اپنے بازؤن کو مت بچھاوے مثل بچھانے کتے کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** سجود مین ہاتھون کے رکھنے اور قدمون کے کہڑا کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن اسد نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے محمد بن عجلان سے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے عامر بن سعد سے اسنے باپ اپنے سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہاتھون کے رکھنے اور قدمون کے کہڑا کرنے کا کہا عبد اللہ نے اور کہا معلی نے کہا اسنے حدیث کی ہمسے حماد بن سعدہ نے اسنے محمد بن عجلان سے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے عامر بن سعد سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ رکھنے ہاتھون کے اور مثل اسکے ذکر کیا اور اسنے اپنے باپ سے ذکر نہین کیا کہا ابو عیسی نے اور روایت کیا ہی یحیی بن سعید قطان اور کئی ایک نے محمد بن عجلان سے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے عامر بن سعد سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا قدمون کے کہڑا کرنے اور ہاتھون کے رکھنے مین اور یہ حدیث مرسل ہی اور یہ حدیث وہیب کی حدیث سے صحیح ہی۔ اور یہ ایسی حدیث ہی کہ جسپر اہل علم کا اجماع ہی اور اسکو پسند کیا ہی **باب** بیچ کہڑا کرنے پیٹھ کے جب اٹھاوے سر کو رکوع اور سجود سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اسنے براء بن عازب سے کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی تہی کہ جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے اور سجدہ سے سر کو اٹھاتے تقریبا سب برابر ہوتے۔ کہا اسنے اور اس باب مین روایت ہی انس سے کہا اسنے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے مثل اسکے۔ کہا ابو عیسی نے براء کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** بیچ کراہیت اسکے کہ جلدی کی جاوے امام سے رکوع اور سجود مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اسنے عبد اللہ بن یزید سے کہا اسنے حدیث کی ہمسے براء نے اور وہ کاذب نہین تہا کہا اسنے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہتے پس جب آنحضرت اٹہاتے سر کو رکوع سے تو کوئی مرد ہم سے پیٹھ اپنی کو ٹیڑھا نہ کرتا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ نہ کرتے پھر ہم سجدہ کرتے کہا اسنے اور اس باب مین انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب الجیوش اور ابی ہریرہ سے روایت ہی

قال ابو عیسی حدیث البراء حدیث حسن صحیح وبه یقول اهل العلم ان من خلف الامام انما یتبعون الامام فیما یصنع لا یرکعون الا بعد رکوعه ولا یرفعون الا بعد رفعه ولا نعلم بینهم فی ذلك اختلافا باب ما جاء فی کراهیة الاقعاء بین السجدتین حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عبید الله بن موسی نا اسرائیل عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی احب لك ما احب لنفسی واکره لك ما اکره لنفسی لا تقع بین السجدتین قال ابو عیسی هذا حدیث لا نعرفه من حدیث علی الا من حدیث ابی اسحاق عن الحارث عن علی وقد ضعف بعض اهل العلم الحارث الاعور والعمل علی هذا الحدیث عند اکثر اهل العلم یکرهون الاقعاء وفی الباب عن عائشة وانس وابی هریرة باب فی الرخصة فی الاقعاء حدثنا یحیی بن موسی نا عبد الرزاق نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع طاؤسا یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین قال هی السنة فقلنا انا لنراه جفاء بالرجل قال بل هی سنة نبیکم قال ابو عیسی هذا حدیث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لا یرون بالاقعاء باسا وهو قول بعض اهل مکة من اهل الفقه والعلم واکثر اهل العلم یکرهون الاقعاء بین السجدتین باب ما یقول بین السجدتین حدثنا سلمة بن شبیب نا زید بن حباب عن کامل ابی العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول بین السجدتین اللهم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واهدنی وارزقنی حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون عن زید بن حباب عن کامل ابی العلاء نحوه قال ابو عیسی هذا حدیث غریب وهکذا روی عن علی وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق یرون هذا جائزا فی المکتوبة والتطوع وروی بعضهم هذا الحدیث عن کامل ابی العلاء مرسلا باب ما جاء فی الاعتماد فی السجود حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة قال

کہا ابو عیسیٰ نے براء کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو کوئی امام کے پیچھے ہو پس اطاعت کرے امام کی بیچ اسکے کہ وہ کرتا ہے۔ اور نہ رکوع کرے مگر اسکے رکوع کے پیچھے اور نہ اُٹھے مگر اسکے اُٹھنے کے پیچھے اور ہم کسی کا اختلاف اسمیں نہیں دیکھتے باب سجدوں میں اقعاء کے مکروہ ہونے کے بیان میں حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی دوست رکھتا ہوں تیرے لیے وہ چیز جو اپنے نفس کے لیے دوست رکھتا ہوں۔ اور برا سمجھتا ہوں تیرے لیے اُس چیز کو جو اپنے نفس کے لیے برا سمجھتا ہوں سجدوں میں اقعاء نہ کر کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم علی کی حدیث سے مگر ابی اسحاق کی حدیث سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اور بعض اہل علم نے حارث اعور کو ضعیف کیا ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے کہ اقعاء کو مکروہ جانتے ہیں اور اس باب میں عائشہ اور انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے باب اقعاء کی رخصت کے بیان میں حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے ابو الزبیر نے یہ کہ سنا اُسنے طاؤس سے جو کہتا تھا کہ کہا ہمنے ابن عباس کو بیچ اقعاء کے اوپر قدموں کے کہا اُسنے یہ سنت ہے پس کہا ہمنے دیکھتے ہیں ہم اِس سے تکلیف آدمیوں پر کہا اُسنے بلکہ یہ سنت نبوی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اِس حدیث کی طرف گئے ہیں کہ وہ اقعاء میں کچھ خطرہ نہیں جانتے اور یہی قول ہے اہل فقہ اور علم کا مکہ شریف سے۔ اور اکثر اہل علم سجدوں میں اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں باب درمیان دونوں سجدوں کے کیا کہے۔ حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کامل ابو العلاء سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دونوں سجدوں کے کہتے تھے۔ اللہم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واہدنی وارزقنی حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے زید بن حباب سے اُسنے کامل ابو العلاء سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسیطرح روایت کی گئی ہے علی سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ وہ اسکو فرضی اور نفلی نماز میں جائز رکھتے ہیں۔ اور روایت کیا ہے بعض نے انہیں سے اِس حدیث کو کامل ابو العلاء سے مرسل باب سجود میں تکیہ لگانے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سُمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے

اشتکی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقۃ السجود علیہم اذا تفرجوا فقال استعینوا بالرکب **قال** ابو عیسٰی و
ھذا حدیث لا نعرفہ من حدیث ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من ھذا الوجہ من حدیث اللیث عن ابن عجلان
وقد روی ھذا الحدیث سفیان بن عیینۃ وغیر واحد عن سمی عن النعمان بن ابی عیاش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا وکان
روایۃ ھؤلاء اصح من روایۃ اللیث **باب** کیف النھوض من السجود **حدثنا** علی بن حجر نا ھشیم عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ
عن مالک بن الحویرث اللیثی انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فکان اذا کان فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی جالسا
قال ابو عیسٰی حدیث مالک بن الحویرث حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند بعض اہل العلم وبہ یقول اصحابنا **باب** منہ ایضا **حدثنا**
یحیی بن موسی نا ابو معاویۃ نا خالد بن ایاس ویقال خالد بن الیاس عن صالح مولی التوأمۃ عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ینھض فی الصلوۃ علی صدور قدمیہ **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی ہریرۃ علیہ العمل عند اہل العلم یختارون ان ینھض الرجل فی الصلوۃ علی
صدور قدمیہ وخالد بن ایاس ضعیف عند اہل الحدیث ویقال خالد بن الیاس وصالح مولی التوأمۃ ھو صالح بن ابی صالح وابو صالح اسمہ
نبھان مدنی **باب** ما جاء فی التشھد **حدثنا** یعقوب بن ابراہیم الدورقی نا عبید اللہ الاشجعی عن سفیان الثوری عن ابی اسحٰق
عن الاسود بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الرکعتین ان نقول التحیات للہ والصلوات
والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد

کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا جو سجدہ کرنے کے وقت انپر تکلیف ہوتی تھی جب
کشادہ کرتے ہیں فرمایا آپ نے مدد لو تم گھٹنوں سے کہا ابو عیسٰی نے اس حدیث کو ابی صالح کی حدیث سے ہم نہیں پہچانتے انہوں نے ابی ہریرہ
سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث لیث سے جو راوی ہے ابن عجلان سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو سفیان
بن عیینہ اور کئی ایک نے سمی سے انہوں نے نعمان بن ابی عیاش سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور بیشک انکی روایت لیث کی روایت
سے بہت صحیح ہے **باب** سجدہ سے کس طرح کھڑا ہووے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے خالد الحذاء سے انہوں نے
ابی قلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث لیثی سے یہ کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا پس جب آنحضرت اپنی نماز سے طاق رکعت
(یعنی پہلی یا تیسری) میں ہوتے تو نہ کھڑے ہوتے تاکہ برابر بیٹھ لیتے کہا ابو عیسٰی نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض
اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں ہمارے اصحاب **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسیٰ نے
کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن ایاس نے اور اسکو خالد بن الیاس بھی کہا جاتا تھا صالح سے جو توءمہ کا غلام
ہے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے پاؤں کے تلوں پر کھڑے ہوتے تھے کہا ابو عیسٰی نے ابی ہریرہ
ہی کی حدیث پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے کہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں پاؤں کے تلووں پر کھڑا ہو۔ اور خالد بن ایاس محدثین کے
نزدیک ضعیف ہے۔ اور اسکو خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ اور صالح جو توءمہ کا غلام ہے وہ صالح بن ابی صالح ہے اور ابو صالح کا نام
نبھان ہے جو مدنی ہے **باب** تشہد کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہم سے
عبید اللہ اشجعی نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے سکھلایا ہے ہمکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہم دو رکعتوں میں بیٹھیں یہ کہ کہیں التحیات للہ الخ یعنی سب زبان کی عبادتیں اور بدن کی عبادتیں
اور مال کی عبادتیں صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام ہو تجھپر اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت۔ سلام ہو ہمپر اور
خدا تعالے کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سوائے خدائے تعالے کے کوئی لائق پرستش کے نہیں اور
گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ

---

[1] صاحب زاد المعاد نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں بیٹھکر نہ اٹھنا چاہیے یعنی جلسہ استراحت نہ کرنا چاہیے کیونکہ اکثر صحابہ کے حال سے بھی
معلوم ہوتا ہے اور مالک بن حویرث کے روایت میں جو اس جلسہ کا بیان ہے وہ حالت بڑھاپے پر محمول ہے اور توضیح
اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری میں بسط سے موجود ہے ۔

ان محمدا عبده ورسوله قال وفي الباب عن ابن عمر وجابر وابي موسى وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود قد روي عنه من غير وجه وهو اصح حديث عن النبي صلى الله عليه وسلم في التشهد والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق **باب** منه ايضا **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابي الزبير عن سعيد بن جبير وطاؤس عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا القران فكان يقول التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله سلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته سلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب وقد روى عبد الرحمن بن حميد الرؤاسي هذا الحديث عن ابي الزبير نحو حديث الليث بن سعد وروى ايمن بن نابل المكي هذا الحديث عن ابي الزبير عن جابر وهو غير محفوظ وذهب الشافعي الى حديث ابن عباس في التشهد **باب** ماجاء انه يخفي التشهد **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن ابن مسعود قال من السنة ان يخفي التشهد **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن غريب والعمل عليه عند اهل العلم **باب** كيف الجلوس في التشهد **حدثنا** ابو كريب نا عبد الله بن ادريس عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال قدمت المدينة قلت لانظرن الى صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما جلس يعني للتشهد افترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى يعني على فخذه اليسرى ونصب رجله اليمنى

محمد بندہ خدا کا ہے اور رسول اُسکا کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور ابی موسیٰ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی اُس سے کئی وجہ سے مروی ہے۔ اور یہ تمام حدیثوں سے صحیح ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد میں مروی ہیں۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ اور بعد اُنکے تابعین سے اسی پر ہے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے سعید بن جبیر اور طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد سکھاتے تھے جیسا کہ ہمکو قرآن سکھاتے تھے پس آپ یہ کہا کرتے تھے التحیات المبارکات یعنی سب تحفے[1] برکتوں والے عبادتیں پاکیزہ واسطے اللہ کے ہیں سلام ہو تجھپر اے پیغمبر اور رحمت اللہ کی اور برکت اُسکی سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی لائق پرستش کی سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد رسول اللہ کا ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح غریب ہے۔ اور عبد الرحمان بن حمید رؤاسی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے مثل حدیث لیث بن سعد کے روایت کی ہے۔ اور ایمن بن نائل مکی نے بھی یہ حدیث ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے روایت کی ہے۔ اور یہ محفوظ نہیں ہے۔ اور امام شافعی تشہد میں حدیث ابن عباس کی طرف گیا ہے **باب** اس بیان میں کہ تشہد آہستہ پڑھا جاوے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے عبد الرحمان بن اسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے سنت ہے یہ کہ تشہد آہستہ پڑھا جاوے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن غریب ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے

باب تشہد میں کیونکر بیٹھنا چاہیے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے عاصم بن کلیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے وائل بن حجر سے کہا اُسنے میں مدینہ میں آیا میری مرضی یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں۔ پس جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور بائیں ہاتھ کو بائیں چوتڑ پر رکھا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا

ف۱ زبان کی عبادتیں تعریف الٰہی اور ذکر ہے۔ اور بدن کی عبادتیں نماز حج۔ روزہ وغیرہ اور مال کی عبادتیں زکوٰۃ اور خمس اور خیرات وغیرہ۔ اور چونکہ تمام بادشاہوں کے لیے کوئی نہ کوئی تحفہ مقرر ہوتا ہے اسواسطے آپ نے فرمایا تمام تحفوں کے لائق (وہی) جناب باری ہے اسی واسطے لفظ التحیات کا جمع سے تعبیر کیا گیا۔ مشہور ہے کہ معراج کی رات میں جناب باری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میرے واسطے کونسا تحفہ تم لائے ہو آپ نے جواب دیا التحیات للہ الخ پھر پروردگار نے بطور انعام فرمایا السلام علیک الخ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس انعام میں تمام لوگوں کو شامل کر کے فرمایا السلام علینا پھر جب فرشتوں نے یہ کلام سنا تو کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ یہ قصہ بباعث شہرت اور بوجہ اصل کے تطویل سے نہیں لکھا گیا اور مولانا و بالفضل اولانا مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ لفظ الطیبات پر یا تو وقف کرنا چاہیے یا تاء کے ضمہ کو السلام سے ملاکر پڑھنا چاہیے الخ
بہتر ہے سوا تیسری وجہ جو عوام میں مشہور ہے کہ تاء پر ضمہ پڑھنا اور پھر السلام کو علیحدہ پڑھنا محدثین سے ثابت نہیں ہے تشہد مختلف الفاظ سے آنحضرت سے مروی ہیں لیکن سب سے صحیح یہی تشہد ہے اسی کو امام ابوحنیفہ اور جمہور علماء نے اختیار کیا ہے

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واهل الكوفة **باب منه** ايضا **حدثنا** بندار نا ابو عامر العقدي نا فليح بن سليمان المدني نا عباس بن سهل الساعدي قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس يعني للتشهد فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه يعني السبابة **قال** ابو عيسى وهذا حديث حسن صحيح وبه يقول بعض اهل العلم وهو قول الشافعي واحمد واسحاق قالوا يقعد في التشهد الاخر على وركه واحتجوا بحديث ابي حميد وقالوا يقعد في التشهد الاول على رجله اليسرى وينصب اليمنى **باب** ما جاء في الاشارة **حدثنا** محمود بن غيلان ويحيى بن موسى قالا نا عبد الرزاق عن معمر عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا جلس في الصلوٰة وضع يده اليمنى على ركبته ورفع اصبعه التي تلي الابهام يدعو بها ويده اليسرى على ركبته باسطها عليها قال وفي الباب عن عبد الله بن الزبير ونمير الخزاعي وابي هريرة وابي حميد ووائل بن حجر **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث عبيد الله بن عمر الا من هذا الوجه والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين يختارون الاشارة في التشهد وهو قول اصحابنا **باب** ما جاء في التسليم في الصلوٰة **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يسلم عن يمينه وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے فلیح بن سلیمان مدنی نے۔ کہا حدیث کی ہم سے عباس بن سہل ساعدی نے کہا اکٹھے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع ہوئے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ سو کہا ابو حمید نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے اور اپنے بائیں پانوں کو بچھایا۔ اور داہنے پانوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کیا اور داہنے ہاتھ کو داہنے زانو پر رکھا اور بائیں ہاتھ کو بائیں زانو پر۔ اور اپنی انگلی یعنی سبابہ سے اشارہ کیا کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں بعض اہل علم۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا انھوں نے آخر تشہد میں چوتڑوں پر بیٹھے۔ اور انھوں نے ساتھ حدیث ابو حمید کے حجت پکڑی ہے۔ اور کہا انھوں نے تشہد اول میں بائیں پانوں پر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا کرے **باب** اشارہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان اور یحییٰ بن موسیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو داہنے ہاتھ کو زانو پر رکھتے۔ اور اس انگلی کو جو انگوٹھے کے متصل ہے اٹھا کر اُس سے اشارہ کرتے۔ اور بایاں ہاتھ اپنا زانو پر بچھا یا ہوا ہوتا۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب ہے۔ ہم اس روایت کو سوا روایت عبید اللہ بن عمر کے اور کسی وجہ سے نہیں پہچانتے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ اور تابعین سے اسی پر ہے۔ یہ لوگ تشہد میں اشارے[۱] کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہ قول ہے ہمارے اصحاب کا۔ **باب** نماز سے سلام پھیرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے۔ کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف اس کلمے سے سلام پھیرتے تھے۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

---

[۱] طریق اشارے کا یہ ہے کہ خنصر اور بنصر کو اٹھا لے اور وسطیٰ اور ابہام سے حلقہ کرے۔ اور سبابہ سے اشارہ کرے۔ اور اسیکو امام محمد رحمہ اللہ نے موطا میں اختیار کیا ہے اور کہا ہے یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور تمام محدثین رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اور اسی کو صاحب درمختار نے اختیار کیا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص وابن عمر وجابر بن سمرۃ والبراء وعمار ووائل بن حجر وعدی بن عمیرۃ وجابر بن عبد اللہ **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحاق **باب** منہ ایضا **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری نا عمرو بن ابی سلمۃ عن زھیر بن محمد عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم فی الصلوۃ تسلیمۃ واحدۃ تلقاء وجھہ ثم یمیل الی الشق الایمن شیئا قال وفی الباب عن سھل بن سعد **قال** ابو عیسی وحدیث عائشۃ لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ قال محمد بن اسمعیل زھیر بن محمد اھل الشام یروون عنہ مناکیر وروایۃ اھل العراق اشبہ قال محمد وقال احمد بن حنبل کان زھیر بن محمد الذی کان وقع عندھم لیس ھو ھذا الذی یروی عنہ بالعراق کانہ رجل اخر قلبوا اسمہ وقد قال بہ بعض اھل العلم فی التسلیم فی الصلوۃ واصح الروایات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمتان وعلیہ اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم ورای قوم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وغیرھم تسلیمۃ واحدۃ فی المکتوبۃ قال الشافعی ان شاء سلم تسلیمۃ واحدۃ وان شاء سلم تسلیمتین **باب** ماجاء ان حذف السلام سنۃ **حدثنا** علی بن حجر نا عبد اللہ بن المبارک والھقل بن زیاد عن الاوزاعی عن قرۃ بن عبد الرحمن عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال حذف السلام سنۃ قال علی بن حجر وقال ابن المبارک یعنی ان لا تمدہ مدا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وھو الذی یستحبہ اھل العلم وروی عن ابراھیم النخعی انہ قال التکبیر جزم والسلام جزم وھقل یقال کان کاتب الاوزاعی **باب** مایقول اذا سلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** دوسرا اسی قسم کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن ابی سلمہ نے زہیر بن محمد سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک طرف ہی سامنے منہ کے سلام پھیرتے۔ پھر تھوڑا سا داہنی کروٹ کیطرف جھک جاتے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد سے کہا ابو عیسےٰ نے ہم عائشہ کی روایت کا مرفوع ہونا نہیں پہچانتے۔ مگر اسی وجہ سے کہا محمد بن اسماعیل نے زہیر بن محمد سے اہل شام منکر روایتیں نقل کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی بہتر ہے کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے گویا زہیر بن محمد جس سے اہل شام روایت کرتے ہیں وہ نہیں جس سے عراق میں روایت کی جاتی ہے گویا یہ اور مرد ہے انھوں نے اسکا نام بدل دیا ہے۔ اور بعض اہل علم نے نماز میں سلام پھیرنا اسی طور سے کہا ہے اور صحیح تر روایتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام کی ہیں۔ اور اسی پر اکثر اہل علم ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے اور ایک قوم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے فرضی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرنا ہی جائز رکھا ہے کہا امام شافعی رح نے اگر کوئی چاہے تو ایک سلام پھیرے اور اگر کوئی چاہے تو دو سلام پھیرے **باب** اس بیان میں کہ مختصر سلام پھیرنا سنت ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک اور ہقل بن زیاد نے اوزاعی سے اُسنے قرہ بن عبد الرحمن سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہا اُسنے مختصر کرنا سلام کا سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی اُسکو لمبا نکرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اہل علم مستحب جانتے ہیں۔ اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اُسنے تکبیر بھی جزم[1] ہے۔ اور سلام بھی جزم ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ہقل اوزاعی کا کاتب تھا **باب** جب سلام پھیرے تو کیا کہے۔

[1] جزم کے معنے قطع کرنے کے ہیں۔ مراد اس سے یہ ہے کہ تکبیر اور سلام کو لمبا نہ کرنا چاہیے یا اُنکے اواخر میں اعراب کو لمبا نکرنا چاہیے بلکہ ساکن کرنا چاہیے۔

حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن عبد الله بن الحارث عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم لا يقعد الا مقدار ما يقول اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت ذا الجلال والاكرام حدثنا هناد نا مروان بن معاوية وابو معاوية عن عاصم الاحول بهذا الاسناد نحوه وقال تباركت يا ذا الجلال والاكرام قال وفي الباب عن ثوبان وابن عمر وابن عباس وابي سعيد وابي هريرة والمغيرة بن شعبة قال ابو عيسى حديث عائشة حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول بعد التسليم لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد وروي انه كان يقول سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين حدثنا احمد بن محمد بن موسى قال اخبرني ابن المبارك نا الاوزاعي نا شداد ابو عمار قال حدثني ابو اسماء الرحبي قال حدثني ثوبان مولى رسول صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينصرف من صلوته استغفر ثلث مرات ثم قال انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام قال هذا حديث صحيح وابو عمار اسمه شداد بن عبد الله باب ما جاء في الانصراف عن يمينه وعن يساره حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك عن حرب عن قبيصة بن هلب عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا فينصرف على جانبيه جميعا على يمينه وعلى شماله وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وانس وعبد الله بن عمرو وابي هريرة قال ابو عيسى حديث هلب حديث حسن والعمل عليه عند اهل العلم

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر مقدار اسکی کہ یہ کہتے اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ اور ابو معاویہ نے عاصم احول سے ساتھ اسی سند کے مثل اسکے اور کہا اسنے تبارکت یا ذا الجلال والاکرام - کہا ترمذی نے - اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے - اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بعد سلام کے یہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی نہیں کوئی لائق پرستش کے سواے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں واسطے اُسی کے بادشاہی ہے اور واسطے اسی کے حمد ہے - زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے - اور وہ ہر چیز پر قادر ہے - الٰہی نہیں کوئی منع کرنے والا اُس چیز کو کہ تو دے - اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ تو منع کرے اور نہیں نفع دیتی صاحب کوشش کو عذاب[1] تیرے سے کوشش - اور مروی ہے کہ یہ بھی کہتے تھے - سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین حدیث کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے - کہا خبر دی مجھے ابن مبارک نے - کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے شداد ابو عمار نے کہا حدیث کی مجھے ابو اسما رحبی نے کہا حدیث کی مجھے ثوبان یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے پھر یہ کہتے - انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام - کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے - اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے باب داہنے اور بائیں طرف پھرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے قبیصہ بن ہلب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کراتے تو دونوں طرف یعنی داہنے اور بائیں پھرتے[2] تھے - اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ سے - رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے

[1] یعنے اگر کوئی چاہے کہ میں کوشش کر کے تیرے عذاب سے بچ جاؤں تو بچ نہیں سکتا - یا یہ معنے ہوں کہ نہیں نفع دیتی صاحب دولت کو عذاب تیرے سے دولت - یعنے کوئی شخص مال سے عذاب تیرے کو ٹال نہیں سکتا - ۱۲ [2] یعنے دونوں طرف پھرنا جائز ہے - مگر اولے یہ ہے کہ داہنی طرف منھ کر کے بیٹھیں - کیونکہ آنحضرت ہر ایک کام میں داہنی طرف کو بہت دوست رکھتے تھے - ہاں اگر یہ اعتقاد رکھے کہ داہنی طرف پھرنا ضروری ہے تو گناہ ہے جیسا کہ ابن مسعود کا قول اسپر دال ہے لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوته یری ان حقا علیه ان لا ینصرف الا عن یمینه ۱۲

انه ينصرف على اي جانبيه شاء ان شاء عن يمينه وان شاء عن يساره وقد صح الامران عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم ويروى عن علي ابن ابي طالب انه قال ان كانت حاجته عن يمينه اخذ عن يمينه وان كانت حاجته
عن يساره اخذ عن يساره **باب** ماجاء في وصف الصلوة **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن يحيي
بن علي بن يحيي بن خلاد بن رافع الزرقي عن جده عن رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما
هو جالس في المسجد يوما قال رفاعة ونحن معه اذ جاءه رجل كالبدوي فصلى فاخف صلوته ثم انصرف
فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم وعليك فارجع فصل فانك لم تصل
فرجع فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال وعليك فارجع فصل فانك لم تصل مرتين او ثلاثا كل ذلك ياتي
النبي صلى الله عليه وسلم فيسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فيقول النبي صلى الله عليه وسلم
وعليك فارجع فصل فانك لم تصل فعاف الناس وكبر عليهم ان يكون من اخف صلوته لم يصل
فقال الرجل في اخر ذلك فارني وعلمني فانما انا بشر اصيب واخطى فقال اجل اذا قمت الى الصلوة فتوضأ
كما امرك الله به ثم تشهد فاقم ايضا فان كان معك قرأن فاقرأ والا فاحمد الله وكبره وهلله ثم اركع
فاطمئن راكعا ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا ثم قم فاذا فعلت ذلك
فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك قال وكان هذا اهون عليهم من الاولى انه
من انتقص من ذلك شيئا انتقص من صلوته ولم تذهب كلها قال وفي الباب عن ابي هريرة وعمار بن ياسر
قال ابو عيسى حديث رفاعة بن رافع حديث حسن وقد روى عن رفاعة هذا الحديث من غير وجه

کہ جس طرف کو چاہے پھرے اگر چاہے تو داہنی طرف اور اگر چاہے تو بائیں طرف اور یہ دونوں امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
صحیح ہیں۔ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اُنہوں نے اگر اُسکو داہنی طرف کوئی حاجت ہو تو داہنی طرف کو
اختیار کرے اور اگر اُسکو حاجت بائیں طرف کی ہو تو بائیں طرف کو اختیار کرے **باب** نماز کے طریق کے بیان میں **حدیث** کی
ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن جعفر نے یحیی بن علی بن یحیی بن خلاد بن رافع زرقی سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے رفاعہ
بن رافع سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت میں کہ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہا رفاعہ نے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے
ناگاہ آپکے پاس ایک مرد بدوؤں کی طرح آیا۔ سو اُسنے نماز پڑھی اور بہت ہلکی پڑھی پھر سلام پھیرا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا
پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام سو تو پلٹ جا اور نماز پڑھ اسواسطے کہ تونے نماز نہیں پڑھی۔ پس
وہ پلٹ گیا۔ اور نماز پڑھی اور پھر آیا۔ آپ پر سلام دیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ وعلیک السلام اور پلٹ جا اور نماز پڑھ اسواسطے
کہ تونے نماز نہیں پڑھی۔ دو بار یا تین بار اُسنے نماز پڑھی۔ ہر ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور آپ کو سلام
دیتا۔ اور آپ اُسکو فرماتے وعلیک اور پلٹ جا اور نماز پڑھ اسلیے کہ تونے نماز نہیں پڑھی۔ پھر لوگوں نے مکروہ سمجھا۔ اور اُنپر
یہ بات گراں گذری۔ کہ ایک شخص نے ہلکی نماز پڑھی ہو اور اُسکی نماز نہ ہوئی ہو۔ پس اُس مرد نے پچھلی مرتبہ کہا پس آپ مجھے
سکھلائیے اور دکھلائیے کیونکہ میں آدمی ہوں۔ کبھی صواب کرتا ہوں کبھی خطا۔ سو فرمایا آپ نے ہاں تو جب نماز کی طرف
کھڑا ہو تو وضو کر جیسا کہ اللہ تعالی نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر اذان دے اور تکبیر بھی کہہ پس اگر تجھے قرآن یاد ہو تو قرآن پڑھ
ورنہ اللہ تعالی کی حمد کر اور اسکی تکبیر اور تہلیل بیان کر پھر رکوع کر اور اطمینان سے رکوع کر۔ پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو پھر سجدہ کر اور سجدہ میں
اعتدال کر پھر بیٹھ اور اطمینان سے بیٹھ پھر کھڑا ہو۔ پھر جب تونے یہ کر لیا تو تیری نماز تمام ہوگئی۔ اور اگر تونے اس سے کسی چیز کا نقصان
کیا تو تونے اپنی نماز کا نقصان کیا۔ کہا راوی نے اور یہ کلام اُنپر پہلے کلام سے آسان تھا کہ جس شخص نے ان ارکان سے کچھ نقصان کیا تو اُسنے
اپنی نماز سے نقصان کیا۔ اور کل نماز اُسکی نہیں جاتی۔ کہا ترمذی نے۔ اور اس باب میں روایت ہو ابی ہریرہ اور عمار بن یاسر سے رضی اللہ
عنہما کہا ابو عیسی نے حدیث رفاعہ بن رافع کی حسن ہے۔ اور یہ حدیث رفاعہ سے غیر اسوجہ سے بھی مروی ہے

حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید القطان نا عبید اللہ بن عمر قال اخبرنی سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرد علیہ السلام فقال ارجع فصل فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد علیہ فقال لہ ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلث مرات فقال لہ الرجل والذی بعثک بالحق ما احسن غیر ھذا فعلمنی فقال اذا قمت الی الصلوٰۃ فکبر ثم اقرأ بما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا وافعل ذلک فی صلوٰتک کلھا قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وروی ابن نمیر ھذا الحدیث عن عبید اللہ بن عمر عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ ولم یذکر فیہ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ وروایۃ یحییٰ بن سعید عن عبید اللہ بن عمر اصح وسعید المقبری قد سمع من ابی ہریرۃ وروی عن ابیہ عن ابی ہریرۃ وابو سعید المقبری اسمہ کیسان وسعید المقبری یکنی ابا سعد حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا نا یحییٰ بن سعید القطان نا عبد الحمید بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حمید الساعدی قال سمعتہ وھو فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدھم ابو قتادۃ بن ربعی یقول انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ما کنت اقدمنا لہ صحبۃ ولا اکثرنا لہ اتیانا قال بلی قالوا فاعرض فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ اعتدل قائما ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ فاذا اراد ان یرکع رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم قال اللہ اکبر ورکع ثم اعتدل فلم یصوب راسہ ولم یقنع ووضع یدیہ علی رکبتیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے کہا خبر دی مجھے سعید بن ابی سعید نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین داخل ہوئے اور ایک مرد بھی داخل ہوا پس اُسنے نماز پڑھی پھر آیا اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام دیا سو آپ نے اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ پھر جا اور نماز پڑھ سو کہ تیری نماز نہین ہوئی سو وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی جیسا کہ پہلی طرح سے پڑھی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام دیا پھر آپ نے اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہین ہوئی حتی کہ اُسنے تین دفعہ نماز پڑھی پھر اُسنے آنحضرت سے کہا قسم ہے اُس ذات کی جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے مین اس سے اچھی نہین پڑھ سکتا سو آپ مجھے سکھلائیے۔ پس فرمایا آپ نے جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ جو تجھے آسان معلوم ہوتا ہو پھر رکوع کر یہانتک کہ تجھے رکوع مین اطمینان ہو۔ پھر سر اُٹھا تاکہ تو قیام مین سیدھا ہو جاوے پھر سجدہ کر یہانتک کہ تجھے سجدہ مین اطمینان ہو پھر سر اُٹھا یہانتک کہ تو اطمینان سے بیٹھ جاوے۔ اور اسیطرح تمام نماز مین کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے اس حدیث کو ابن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے لیکن نہین ذکر کیا اُسنے اپنی روایت مین یہ کہ روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور روایت یحییٰ بن سعید کی جو عبید اللہ بن عمر سے ہے بہت صحیح ہے اور سعید مقبری کا ابی ہریرہ سے سماع ہے۔ اور روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابا سعد ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو بن عطاء نے ابی حمید ساعدی سے کہا اُسنے سنا مین نے اِس حدیث کو اُس حالت مین کہ ابی حمید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اصحاب مین تھا ایک اُنکا ابو قتادہ بن ربعی ہے کہ کہتا تھا مین تمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا زیادہ واقف ہوں کہا انھون نے تو نے ہمسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیادہ صحبت نہین کی اور نہ تو آپ کے پاس ہم سے زیادہ آیا ہے کہا اُسنے ہان کیون نہین۔ کہا انھون نے پس بیان کر کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو سیدھے کھڑے ہوتے۔ اور دونون ہاتھون کو اُٹھاتے یہان تک کہ اُن دونون کو اپنے کاندھون کے برابر کرتے پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو دونون ہاتھون کو بلند کرتے یہان تک کہ اُن دونون کو کاندھون کے برابر کرتے پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع کرتے پھر برابر ہو جاتے سو نہ سر کو نیچا کرتے اور نہ اونچا کرتے۔ اور دونون ہاتھون کو گھٹنون پر رکھتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ

ورفع يديه واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى الى الارض ساجدا ثم قال الله اكبر ثم جافى عضديه عن ابطيه وفتح اصابع رجليه ثم ثنى رجله اليسرى وقعد عليها ثم اعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى ساجدا ثم قال الله اكبر ثم ثنى رجله وقعد واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه ثم نهض ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك حتى اذا قام من السجدتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلوة ثم صنع كذلك حتى كانت الركعة التي تنقضي فيها صلوته اخر رجله اليسرى وقعد على شقه متوركا ثم سلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال ومعنى قوله اذا قام من السجدتين رفع يديه يعني اذا قام من الركعتين **حدثنا** محمد بن بشار والحسن بن علي الحلواني وغير واحد قالوا انا ابو عاصم نا عبد الحميد بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حميد الساعدي في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيهم ابو قتادة بن ربعي فذكر نحو حديث يحيى بن سعيد بمعناه وزاد فيه ابو عاصم عن عبد الحميد بن جعفر هذا الحرف قالوا صدقت هكذا صلى النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في القرأة في الصبح **حدثنا** هناد نا وكيع عن مسعر وسفيان عن زياد بن علاقة عن عمه قطبة بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر والنخل باسقات في الركعة الاولى قال وفي الباب عن عمرو بن حريث وجابر بن سمرة وعبد الله بن السائب وابي برزة وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث قطبة بن مالك حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في الصبح بالواقعة وروي عنه انه كان يقرأ في الفجر من ستين اية الى مائة وروي عنه انه قرأ اذا الشمس كورت وروي عن عمر انه كتب الى ابي موسى ان اقرأ في الصبح بطوال المفصل **قال** ابو عيسى وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي **باب** ما جاء في القرأة في الظهر والعصر

اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور برابر ہو جاتے حتی کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر حالت اعتدال میں لوٹ آتی پھر زمین کی طرف سجدہ کرنے کے لیے جاتے۔ پھر کہتے اللہ اکبر۔ پھر دونوں بازوؤں کو اپنی بغلوں مبارک سے دور رکھتے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو پیچ دیتے اور اُس پر بیٹھتے پھر برابر ہو جاتے پھر ایک ہڈی حالت اعتدال میں اپنی جگہ پر ہو جاتی پھر سجدہ کرنے کے لیے نیچے جاتے۔ پھر کہتے اللہ اکبر پھر اپنے پاؤں کو پیچ دیتے اور اُس پر بیٹھتے اور برابر ہو جاتے حتی کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر کھڑے ہو جاتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے حتی کہ جب دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے یہانتک کہ اُن دونوں کو کاندھوں کے برابر کرتے جسطرح کہ جب نماز شروع کرتے ہی کیا تھا پھر ایسا ہی کرتے رہے تاکہ جب وہ رکعت ہو جسمیں نماز تمام ہو جاتی ہے تو آپ نے بائیں پاؤں کو مؤخر کیا اور اپنی ایک طرف پر بطور تورک کے بیٹھے پھر سلام پھیر کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے اور معنی قول اُسکے کہ جب دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ یہ ہیں کہ جب دونوں رکعتوں سے کھڑے ہوتے الخ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے۔ اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے کہا انھوں خبر دی ہمکو ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو بن عطا نے کہا اُسنے سُنا مین نے ابا حمید ساعدی سے جو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں میں تھا۔ اُنمیں سے ابو قتادہ بن ربعی ہے۔ پس ذکر کیا اُسنے مثل حدیث یحییٰ بن سعید کے ساتھ اُسکے معنے کے۔ اور زیادہ کیا اسمیں ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر سے اس حرف کو کہ کہا انھوں نے سچ کہا تو نے ایسا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے **باب** فجر کی قرات کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انھوں نے زیاد بن علاقہ سے اُسنے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں پڑھتے والنخل باسقات کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہی عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبد اللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فجر کی نماز میں سورت واقعہ پڑھی۔ اور مروی ہے کہ آپ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے سو تک پڑھتے تھے۔ اور مروی ہے آپ سے کہ پڑھا آپ نے اذا الشمس کورت۔ اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اُسنے ابی موسے کی طرف لکھا کہ فجر کی نماز میں طوال مفصل پڑھا کر کہا ابو عیسےٰ نے اور اسی پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی

باب ظہر اور عصر کی قرات کے بیان میں۔

حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر والعصر بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وشبههما قال وفی الباب عن خباب وابی سعید وابی قتادة وزید بن ثابت والبراء قال ابو عیسی حدیث جابر بن سمرة حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قرأ فی الظهر قدر تنزیل السجدة وروی عنه انه کان یقرأ فی الرکعة الاولی من الظهر قدر ثلثین آیة وفی الرکعة الثانیة قدر خمسة عشر آیة وروی عن عمر انه کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی الظهر باوساط المفصل ورأی بعض اهل العلم ان قرأة صلوة العصر کنحو القرأة فی صلوة المغرب یقرأ بقصار المفصل وروی عن ابراهیم النخعی انه قال تعدل صلوة العصر بصلوة المغرب فی القرأة وقال ابراهیم تضعف صلوة الظهر علی صلوة العصر فی القرأة اربع مرار باب فی القرأة فی المغرب حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس عن امه ام الفضل قالت خرج الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو عاصب راسه فی مرضه فصلی المغرب فقرأ بالمرسلات فما صلیها بعد حتی لقی الله عز وجل وفی الباب عن جبیر بن مطعم وابن عمر وابی ایوب وزید بن ثابت قال حدیث ام الفضل حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قرأ فی المغرب بالاعراف فی الرکعتین کلیتهما وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قرأ فی المغرب بالطور وروی عن عمر انه کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی المغرب بقصار المفصل وروی عن ابی بکر انه قرأ فی المغرب بقصار المفصل قال وعلی هذا العمل عند اهل العلم وبه یقول ابن المبارك واحمد واسحاق وقال الشافعی وذکر عن مالك انه کره ان یقرأ فی صلوة المغرب بالسور الطوال نحو الطور والمرسلات قال الشافعی لا اکره ذلك بل استحب ان یقرأ بهذه السور فی الصلوة المغرب باب ما جاء فی القراءة فی صلوة العشاء

حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعی نا زید بن حباب نا ابن واقد عن عبد الله بن بریدة عن ابیه

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورت والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور جو ان دونوں کے ہم مثل ہوں پڑھا کرتے تھے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہی خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ظہر کی نماز میں برابر تنزیل السجدہ کے پڑھا۔ اور مروی ہے آپ سے کہ آپ ظہر کی پہلی رکعت میں بقدر تیس آیتوں کے پڑھا کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں بقدر پندرہ آیتوں کے اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اُسنے ابی موسیٰ کی طرف لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کر اور بعض اہل علم نے کہا ہو کہ قرأت نماز عصر کی مثل قرأت نماز مغرب کے ہو کہ پڑھے اُسمیں قصار مفصل۔ اور مروی ہو ابراہیم نخعی سے کہ کہا اُسنے نماز عصر کی قرأت میں نماز مغرب کے برابر ہے۔ اور کہا ابراہیم نے ظہر کی نماز عصر کی نماز پر چار حصہ زیادہ ہو باب مغرب میں قرأت کا بیان حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے اپنی والدہ ام فضل سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں اپنے سر مبارک پر پٹی باندھے ہوئے ہماری طرف نکلے۔ سو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی اور اسمیں سورت مرسلات پڑھی۔ پھر حضرت نے بعد اُسکے کوئی نماز نہیں پڑھی تا کہ اللہ تعالیٰ غالب اور بزرگ سے ملاقات کی۔ اور اس باب میں روایت ہی جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ترمذی نے حدیث ام الفضل کی حدیث حسن صحیح ہو اور مروی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مغرب کی دو رکعتوں میں سورہ اعراف پڑھی اور مروی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مغرب میں سورہ طور پڑھی۔ اور مروی ہو حضرت عمر رضہ سے کہ اُسنے ابی موسیٰ کی طرف لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھا کر۔ اور مروی ہو ابی بکر رضہ سے کہ اُسنے مغرب کی نماز میں سورتیں قصار مفصل پڑھی ہیں۔ کہا ترمذی نے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہو۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہو ابن مبارک اور احمد اور اسحاق۔ اور کہا شافعی نے اور ذکر کیا گیا ہو امام مالک سے کہ وہ مغرب کی نماز میں لمبی سورتیں مثل طور اور مرسلات پڑھنے کو مکروہ جانتا تھا۔ کہا شافعی نے میں اسکو مکروہ نہیں جانتا بلکہ میں مستحب جانتا ہوں کہ مغرب کی نماز میں یہ سورتیں پڑھی جائیں۔ باب عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان حدیث کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن خباب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن واقد نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في العشاء الآخرة بالشمس وضحها ونحوها من السور وفي الباب عن البراء بن عازب **قال**
ابو عيسى حديث بريدة حديث حسن وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في العشاء الآخرة بسورة والتين والزيتون وروي عن عثمان
ابن عفان انه كان يقرأ في العشاء بسور من اوساط المفصل نحو سورة المنافقين واشباهها وروي عن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين
انهم قرؤا باكثر من هذا واقل فكان الامر عندهم واسع في هذا واحسن شئ في ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ بالشمس وضحها والتين
والزيتون **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن يحيى بن سعيد الانصاري عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب ان النبي صلى الله
عليه وسلم قرأ في العشاء الآخرة بالتين والزيتون وهذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في القرأة خلف الامام **حدثنا** هناد نا عبدة
بن سليمان عن محمد بن اسحاق عن مكحول عن محمود ابن الربيع عن عبادة بن الصامت قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح فثقلت
عليه القرأة فلما انصرف قال اني اراكم تقرؤن وراء امامكم قال قلنا يا رسول الله اي والله قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانه لا صلوة لمن لم يقرأ
بها قال وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة وانس وابي قتادة وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث عبادة حديث حسن وروى هذا الحديث
الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب هذا اصح والعمل
على هذا الحديث في القرأة خلف الامام عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول مالك بن انس
وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق يرون القراءة خلف الامام **باب** ماجاء في ترك القرأة خلف الامام اذا جهر الامام بالقراءة
حدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابن اكيمة الليثي عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر فيها
بالقرأة فقال هل قرأ معي احد منكم انفا فقال رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول ما لي انازع القرآن

کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشار کی نماز مین والشمس وضحٰہا اور مثل اسکے سورتین پڑھا کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہی براء ابن عازبؓ
سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہی۔ اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عشار کی نماز مین سورت والتین والزیتون
پڑھی۔ اور مروی ہی حضرت عثمان بن عفانؓ سے کہ وہ عشار کی نماز مین سورتین اوساط مفصل مثل سورت منافقون کے اور مثل اسکے
پڑھا کرتے تھے۔ اور مروی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے کہ اُنھون نے اِس نماز مین اس سے زیادہ اور کم بھی قرأت
پڑھی ہی گویا یہ حکم اُنکے نزدیک اس نماز مین فراخ ہی۔ اور سب سے اچھی چیز اسمین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی یہ ہی کہ پڑھا آپنے
والشمس وضحٰہا والتین والزیتون **حدیث** کی ہمسے ہناد نے۔ کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُسنے عدی بن ثابت
سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشار کی نماز مین سورت والتین والزیتون پڑھی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب**
امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن اسحاق سے اُسنے مکحول سے
اُسنے محمود بن ربیع سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی سو آپ پر قرأت بوجھل ہو گئی
پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا آپنے مین گمان کرتا ہون کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت پڑھتے ہو کہا راوی نے کہا ہمنے یا رسول اللہ
ہان قسم ہی اللہ کی فرمایا آپ نے نہ پڑھا کرو مگر الحمد اسلیے کہ نہین ہوتی نماز اُس شخص کی جو اُسکو نہ پڑھے کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہی
ابی ہریرہ اور عائشہ اور انسؓ اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حدیث حسن ہی اور روایت
کیا ہی اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے اُسنے عبادہ بن صامت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین نماز اُس شخص کی
جو نہ پڑھے فاتحۃ الکتاب۔ اور یہ روایت بہت صحیح ہی۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے امام کے پیچھے
قرأت پڑھنے کے بارے مین عمل اسی پر ہی اور یہی قول ہی مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا۔ یہ سب لوگ امام کے پیچھے
قرأت ضروری جانتے ہین **باب** امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھنے کے بیان مین جبکہ امام قرأت پکار کر پڑھتا ہو **حدیث** کی ہمسے انصاری نے
کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے ابن اکیمۃ اللیثی سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فارغ ہوئے اس نماز سے جسمین قرأت پکار کر پڑھی جاتی تھی سو فرمایا آپنے کیا تم مین سے کسی نے اب میرے ساتھ قرأت پڑھی ہی
پس کہا ایک مرد نے ہان یا رسول اللہ فرمایا آپ نے مین کہتا ہون کیا وجہ ہی کہ میرے ساتھ قرآن مین جھگڑا کیا جاتا ہی

قال فانتھی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یجھر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصلوات بالقراءۃ حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن ابن مسعود وعمران ابن حصین وجابر بن عبداللہ **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن وابن اکیمۃ اللیثی اسمہ عمارۃ ویقال عمرو بن اکیمۃ وروی بعض اصحاب الزھری ھذا الحدیث وذکروا ھذا الحرف قال قال الزھری فانتھی الناس عن القراءۃ حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی ھذا الحدیث ما یدخل علی من رای القراءۃ خلف الامام لان ابا ھریرۃ ھو الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث وروی ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج غیر تمام فقال لہ حامل الحدیث انی اکون احیانا وراء الامام قال اقرأ بھا فی نفسک وروی ابو عثمان النھدی عن ابی ھریرۃ قال امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان انادی ان لا صلوۃ الا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب واختار اصحاب الحدیث ان لا یقرأ الرجل اذا جھر الامام بالقراءۃ وقالوا یتبع سکتات الامام وقد اختلف اھل العلم فی القراءۃ خلف الامام فرای اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم القراءۃ خلف الامام وبہ یقول مالک وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق وروی عن عبداللہ بن المبارک انہ قال انا اقرأ خلف الامام والناس یقرأون الا قوم من الکوفیین وارٰی ان من لم یقرأ صلوتہ جائزۃ وشدد قوم من اھل العلم فی ترک قراءۃ فاتحۃ الکتاب وان کان خلف الامام فقالوا لا تجزئ صلوۃ الا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب وحدہ کان او خلف الامام وذھبوا الی ما روی عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرأ عبادۃ بن الصامت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف الامام وتاول قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ الا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب

کہا راوی نے پس لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت پڑھنے میں اُن نمازوں میں جنمیں آنحضرتؐ پکار کر پڑھتے تھے ہٹ گئے جبکہ انھوں نے یہ بات آنحضرتؐ سے سُن لی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے۔ اور اسکو عمرو بن اکیمہ کہا جاتا ہے اور بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور اس حرف کو ذکر کیا کہا بعض نے کہا زہری نے پس لوگ قرأت سے ہٹ گئے جبکہ انھوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن لی اور اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے اعتراض وارد ہو اُس شخص پر جسنے امام کے پیچھے قرأت کو جائز رکھا ہے کیونکہ یہی ابو ہریرہ ہے جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کی ہے۔ اور نیز روایت کی ہے ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا اُسنے جسنے نماز پڑھی اور اُسنے اُسمین سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے پوری نہیں۔ پس ابو ہریرہ کو ایک حامل حدیث (یعنی شاگرد) نے کہا میں تو کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کہا ابو ہریرہ نے اُسکو اپنے دل میں پڑھ۔ اور روایت کی ہے ابو عثمان نہدی نے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہ کہ آواز دوں کہ نہیں نماز ہوتی مگر ساتھ پڑھنے سورۂ فاتحہ کے۔ اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہے کہ آدمی قرأت نہ پڑھے جبکہ امام قرأت بلند آواز سے پڑھے اور کہا کہ امام کے سکتوں کی متابعت کرے (یعنی جب امام سکوت کرتا ہے اُسوقت پڑھے) اور اہل علم نے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے میں اختلاف کیا ہے پس اکثر اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو جائز رکھا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ کہا اُسنے میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ اور لوگ بھی۔ مگر ایک قوم کوفیوں سے۔ اور میں یہ بھی گمان کرتا ہوں کہ جو شخص نہ پڑھے اسکی نماز جائز ہو جاتی ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے میں بہت تشدد کی ہے۔ اگرچہ امام کے پیچھے ہو۔ سو کہا انھوں نے نماز جائز ہی نہیں ہوتی مگر ساتھ سورہ فاتحہ کے تنہا ہو یا امام کے پیچھے اور یہ لوگ عبادہ بن صامت کی روایت کی طرف گئے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور عبادہ بن صامت نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام کے پیچھے قرأت پڑھی ہے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا ہے کہ نماز نہیں ہوتی مگر ساتھ پڑھنے سورہ فاتحہ کے

سلہ یعنی زہری کے بعض شاگردوں نے اس روایت میں یہ لفظ ذکر کیا ہے کہ لوگ قرأت پڑھنے سے ہٹ گئے جب کہ انھوں نے آنحضرتؐ سے یہ سُن لیا کہ تم میرے ساتھ جھگڑا کیوں کرتے ہو **مؤلف** کہتا ہے کہ اس روایت سے اُس شخص پر اعتراض وارد نہیں ہو سکتا جسنے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو جائز رکھا ہے اسلیے کہ ابو ہریرہؓ نے دونوں روایتوں کو بیان کیا ہے اگر دونوں میں تعارض ہوتا تو کیوں بیان کرتا۔ اس سے ظاہری تعارض کے ارتفاع کے واسطے اُسنے اپنے شاگرد سے کہدیا کہ اپنے دل میں پڑھا کر جبکہ اُسنے اعتراض کیا کہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں

وبه يقول الشافعي واسحاق وغيرهما واما احمد بن حنبل فقال معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب اذا كان وحده واحتج بحديث جابر بن عبد الله حيث قال من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الامام قال احمد فهذا رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم تاول قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ان هذا اذا كان وحده واختار احمد مع هذا القراءة خلف الامام وان لا يترك الرجل فاتحة الكتاب وان كان خلف الامام **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن ابي نعيم وهب بن كيسان انه سمع جابر بن عبد الله يقول من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الامام هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ما يقول عند دخول المسجد **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن ليث عن عبد الله بن الحسن عن امه فاطمة بنت الحسين عن جدتها فاطمة الكبرى قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد صلى على محمد وسلم وقال رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك واذا خرج صلى على محمد وسلم وقال رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب فضلك وقال علي بن حجر قال اسمعيل بن ابراهيم فلقيت عبد الله بن الحسن بمكة فسالته عن هذا الحديث فحدثني به قال كان اذا دخل قال رب افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج قال رب افتح لي ابواب فضلك وفي الباب عن ابي حميد وابي اسيد وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث فاطمة حديث حسن وليس اسناده بمتصل وفاطمة ابنة الحسين لم تدرك فاطمة الكبرى انما عاشت فاطمة بعد النبي صلى الله عليه وسلم اشهرا **باب** ما جاء اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا مالك بن انس عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقي عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس قال وفي الباب عن جابر وابي امامة وابي هريرة وابي ذر وكعب بن مالك

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق وغیرہ۔ اور امام احمد حنبل نے کہا ہے کہ معنی قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہیں نماز اس شخص کی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے یہ ہیں کہ جب آدمی تنہا ہو یعنی اکیلے آدمی کے حق میں ہے۔ اور دلیل پکڑی امام احمد نے ساتھ حدیث جابر بن عبداللہ کے کہ کہا اُنہوں نے جس نے ایک رکعت پڑھی اُسنے اُسمیں سورت فاتحہ نہیں پڑھی تو اُسکی نماز نہیں ہوئی مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو کہا امام احمد نے اس مرد نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو (کہ نہیں نماز اس شخص کی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے) اسطرح تاویل کیا ہے کہ یہ اُسوقت ہے کہ آدمی تنہا نماز پڑھتا ہو۔ اور امام احمد نے باوجود اسکے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو پسند کیا ہے اور یہ کہ آدمی سورت فاتحہ ترک نہ کرے اگرچہ امام کے پیچھے ہو۔ حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے۔ کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی نعیم یعنی وہب بن کیسان سے کہ سُنا اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ کہتا جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اُسمیں اُسنے سورت فاتحہ نہیں پڑھی تو اُسکی نماز نہیں ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد میں داخل ہونے کے وقت کیا کہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے لیث سے اُسنے عبداللہ بن حسن سے اُسنے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اُسنے اپنی دادی فاطمہ کبریٰ سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو محمد (یعنی اپنی ذات مبارک) پر درود اور سلام بھیجتے اور کہتے اے رب میرے گناہ بخش اور مجھپر دروازے اپنی رحمت کے کشادہ کر۔ اور جب نکلتے تو بھی محمد (یعنی اپنی ذات مبارک) پر درود وسلام بھیجتے اور کہتے اے رب میرے میرے گناہ بخش اور مجھپر دروازے اپنی رحمت کے کشادہ کر۔ اور کہا علی بن حجر نے کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نے پس میں عبداللہ بن حسن کو مکے میں ملا پس اُس سے میں نے اِس حدیث کی بابت سوال کیا تو اُسنے مجھسے حدیث بیان کی کہا اُسنے جب آنحضرتؐ داخل ہوتے تھے تو کہتے تھے اے رب میرے دروازے رحمت کے کشادہ کر۔ اور جب نکلتے تو کہتے اے رب میرے مجھپر دروازے اپنے فضل کے کشادہ کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فاطمہؓ کی حسن ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا کیونکہ فاطمہ کبریٰ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مہینے جیتی رہی تھیں **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انسؓ نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے اُسنے عمرو بن سلیم زرقی سے اُسنے ابی قتادہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سے رضی اللہ عنہم

قال ابو عيسى وحديث ابي قتادة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث محمد بن عجلان وغير واحد عن عامر بن عبد الله بن الزبير نحو رواية مالك بن انس وروى سهيل بن ابي صالح هذا الحديث عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا حديث غير محفوظ والصحيح حديث ابي قتادة والعمل على هذا الحديث عند اصحابنا استحبوا اذا دخل الرجل المسجد ان لا يجلس حتى يصلي الركعتين الا ان يكون له عذر قال علي بن المديني وحديث سهيل بن ابي صالح خطاء اخبرني بذلك اسحق بن ابراهيم عن علي بن المديني **باب** ما جاء ان الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام **حدثنا** ابن ابي عمر وابو عمار الحسين بن حريث قالا نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام وفي الباب عن علي وعبد الله بن عمرو وابي هريرة وجابر وابن عباس وحذيفة وانس وابي امامة وابي ذر قالوا ان النبي صلى الله عليه وسلم قال جعلت لي الارض كلها مسجدا وطهورا **قال ابو عيسى** حديث ابي سعيد قد روى عن عبد العزيز بن محمد روايتين منهم من ذكر عن ابي سعيد ومنهم من لم يذكره وهذا حديث فيه اضطراب روى سفيان الثوري عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ورواه حماد بن سلمة عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه محمد بن اسحق عن عمرو بن يحيى عن ابيه قال كان عامة روايته عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن ابي سعيد وكان رواية الثوري عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم اثبت واصح **باب** ما جاء في فضل بنيان المسجد **حدثنا** بندار نا ابو بكر الحنفي نا عبد الحميد بن جعفر عن ابيه عن محمود بن لبيد عن عثمان بن عفان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بنى لله مسجدا بنى الله له مثله في الجنة وفي الباب عن ابي بكر وعمر وعلي وعبد الله بن عمرو وانس وابن عباس وعائشة وام حبيبة وابي ذر وعمرو بن عبسة وواثلة بن الاسقع وابي هريرة وجابر بن عبد الله

کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو قتادہ کی حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو محمد بن عجلان اور کئی اور لوگوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے مثل روایت مالک بن انس کے روایت کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے اُنھوں نے عمرو بن سلیم سے اُنھوں نے جابر بن عبد اللہ سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور صحیح حدیث ابی قتادہ کی ہے اور عمل اسی پر ہے ہمارے اصحاب کا اسی پر ہے انھوں نے مستحب جانا ہے کہ جب کوئی مرد مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے تاکہ دو رکعتیں پڑھ لے مگر یہ کہ اسکو عذر ہو کہا علی بن مدینی نے اور حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہے خبر دی مجھ کو ساتھ اسکے اسحق بن ابراہیم نے علی بن مدینی سے **باب** اس بیان میں کہ تمام زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور ابو عمار الحسین بن حریث نے کہا ان دونوں نے حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحییٰ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تمام زمین[1] مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر سے روایت ہے۔ کہا انھوں نے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور جائے طہارت کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی روایت کی گئی ہے عبد العزیز بن محمد سے دو روایتیں بعض نے انمیں سے ذکر کیا ہے ابی سعید سے اور بعض نے انمیں سے نہیں ذکر کیا۔ اور اس حدیث میں اضطراب ہے۔ روایت کیا سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کیا اسکو حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابی سعید سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحییٰ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا اُنھوں نے اور عام روایت اسکی بواسطے ابی سعید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور نہیں ذکر کیا گیا انمیں ابی سعید سے اور گویا کہ روایت ثوری کی جو عمرو بن یحییٰ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے بہت ثابت اور صحیح ہے **باب** بیچ فضیلت بنانے مسجد کے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے اپنے باپ سے اُنھوں نے محمود بن لبید سے اُنھوں نے عثمان بن عفان سے کہا اُنھوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بنائے اللہ اُسکے واسطے مثل اُسکے بیچ جنت کے بناتا ہے۔ اور اس باب میں ابی بکر اور عمر اور علی اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن اسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔

[1] یعنی تمام زمین پر نماز پڑھنی جائز ہے برخلاف اور امتوں کے کہ انکے لیے خاص مسجد کے سوا اور کسی جگہ نماز پڑھنی جائز نہ تھی۔ پھر آنحضرت نے تمام زمین میں سے مقبرہ اور حمام کو مستثنیٰ کیا ہے وجہ اسکے تخصیص کی ظاہر ہے اور حمام کے ساتھ وہ چیزیں بھی خارج ہوجاویں گی جو پلیدی میں مثل اسکے ہیں ۱۲

قال ابو عیسیٰ حدیث عثمان حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی للہ مسجدا صغیرا کان او کبیرا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ **حدثنا** بذلک قتیبۃ بن سعید نا نوح بن قیس عن عبد الرحمٰن مولی قیس عن زیاد النمیری عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا ومحمود بن لبید قد ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومحمود بن الربیع قد رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھما غلامان صغیران مدنیان **باب** ما جاء فی کراھیۃ ان یتخذ علی القبر مسجدا **حدثنا** قتیبۃ نا عبد الوارث بن سعید عن محمد بن جحادۃ عن ابی صالح عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج قال وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعائشۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن **باب** ما جاء فی النوم فی المسجد **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال کنا ننام علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ونحن شباب **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اھل العلم فی النوم فی المسجد قال ابن عباس لا یتخذ مبیتا ومقیلا وذھب قوم من اھل العلم الی قول ابن عباس **باب** ما جاء فی کراھیۃ البیع والشراء وانشاد الضالۃ والشعر فی المسجد **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والشراء فیہ وان یتحلق الناس فیہ یوم الجمعۃ قبل الصلوٰۃ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بناوے واسطے اللہ کے مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بناتا ہے اللہ واسطے اُسکے گھر بیچ جنت کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد الرحمٰن مولی قیس سے اُسنے زیاد نمیری سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور محمود بن لبید نے پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہ دونوں لڑکے ہیں چھوٹے مدنی **باب** بیچ کراہیت مسجد کے جو قبر پر بنائی جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے محمد بن جحادہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں[1] کی زیارت کرنیوالی عورتوں کو اور اُنکو جو قبروں پر مسجد بناتے ہیں اور چراغ جلا کر بیٹھتے ہیں کہا اُسنے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے **باب** بیچ سونے کے مسجد میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے تھے ہم سوتے بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں اور ہم جوان تھے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے ایک قوم نے مسجد کے سونے میں رخصت دی ہے۔ اور کہا ابن عباس نے نہ بنایا جاوے اُسکو جگہہ سونے کی اور جگہہ قیلولہ کی۔ اور ایک قوم اہل علم سے ابن عباس کے قول کی تابع کرتے ہیں **باب** بیچ مکروہ ہونے خرید و فروخت کے اور تلاش گم شدہ شئی اور شعر[2] پڑھنے کے مسجد میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ منع کیا آپ نے شعر پڑھنے سے بیچ مسجد کے اور خرید و فروخت کرنے سے بیچ مسجد کے اور جمعہ کے دن حلقہ بنانے سے آدمیوں کے مسجد میں قبل نماز جمعہ کے۔

[1] ابتداے اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کر دیا تھا بعد اُسکے جب دین اسلام کی قدر لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنت نھیتکم عن زیارات القبور الا فزوروھا یعنے میں نے قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا سو اب بیشک زیارت کرو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس رخصت میں جیسے مرد داخل ہیں ویسے ہی عورتیں داخل ہیں جیسا کہ اللہ احکام کا طریق ہے کہ لفظ مذکر کا بطور اصل ہونے کے ذکر کیا جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عورتوں کو رخصت نہیں ملی کیونکہ یہ جزع اور فزع بہت کرتی ہیں اور قبروں میں نماز پڑھنی اسلیئے منع ہے کہ عموماً یہ مکان پلیدی وغیرہ سے مختلط ہوتا ہے اور بعض نے اس علت سے قطع نظر کرکے مطلقاً قبروں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اور چراغوں کا قبروں پر جلانا اسراف میں داخل ہے یا لوگوں کی تعظیم کرنے کے واسطے منع کیا ہوگا ۱۲ [2] مسجد میں مذموم شعر پڑھنے منع ہیں جیسا کہ آخر باب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواے اس حدیث کے اور حدیث سے مسجد میں شعر پڑھنے کے باب میں رخصت ہے۔ چنانچہ سب صحاح میں ہے کہ آنحضرت حسان رضی اللہ عنہ کو منبر پر بٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ شعر پڑھو تو ید ک روح القدس ہے ۱۲ منہ دظلہ

وفی الباب عن بریدۃ وجابر وانس **قال** ابو عیسی حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص حدیث حسن وعمرو بن شعیب ھو ابن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال محمد بن اسمعیل رایت احمد واسحاق وذکر غیرھما یحتجون بحدیث عمرو بن شعیب قال محمد وقد سمع شعیب بن محمد من عبداللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی ومن تکلم فی حدیث عمرو بن شعیب انما ضعفہ لانہ یحدث عن صحیفۃ جدہ کانھم راوا انہ لم یسمع ھذہ الاحادیث من جدہ قال علی بن عبداللہ وذکر عن یحیی بن سعید انہ قال حدیث عمرو بن شعیب عندنا واہ وقد کرہ قوم من اھل العلم البیع والشراء فی المسجد وبہ یقول احمد واسحاق وقد روی عن بعض اھل العلم من التابعین رخصۃ فی البیع والشراء فی المسجد وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر حدیث رخصۃ فی انشاد الشعر فی المسجد **باب** ماجاء فی المسجد الذی اُسِّسَ علی التقوی **حدثنا** قتیبۃ نا حاتم بن اسمعیل عن انیس بن ابی یحیی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال امتری رجل من بنی خدرۃ ورجل من بنی عمرو بن عوف فی المسجد الذی اُسِّسَ علی التقوی فقال الخدری ھو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال الاخر ھو مسجد قباء فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال ھو ھذا یعنی مسجدہ وفی ذلک خیر کثیر **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو بکر عن علی بن عبداللہ قال سالت یحیی بن سعید عن محمد بن ابی یحیی الاسلمی فقال لم یکن بہ باس واخوہ انیس بن ابی یحیی اثبت منہ **باب** ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قباء **حدثنا** محمد بن العلاء ابو کریب وسفیان بن وکیع قالا نا ابو اسامۃ عن عبد الحمید بن جعفر نا ابو الابرد مولی بنی خطمۃ انہ سمع اسید بن ظہیر الانصاری

اور اس باب میں بریدہ اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن شعیب وہ ابن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص ہے۔ کہا محمد بن اسمٰعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق کو اور ذکر کیا سوا ان دونوں کے اور سے جو حجت پکڑتے تھے عمرو بن شعیب کی حدیث سے کہا محمد نے یہ کہ سنا ہے شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمرو سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور جس شخص نے کلام کیا ہے بیچ حدیث عمرو بن شعیب کے وہ سو لئے اسکے نہیں کہ ضعیف سمجھتا ہے اسکو اسلیئے کہ وہ اپنے دادے کے صحیفے سے بیان کرتا تھا۔ گویا کہ انہوں نے سمجھا ہے کہ اُسنے اِس حدیث کو اپنے دادے سے نہیں سُنا۔ کہا علی بن عبداللہ نے اور ذکر کیا گیا ہے یحییٰ بن سعید سے یہ کہ کہا اُسنے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔ اور مکروہ سمجھا ہے ایک قوم نے اہل علم سے خرید و فروخت کرنے کو بیچ مسجد کے۔ اور یہی احمد اور اسحاق بھی کہتے ہیں۔ اور بعض اہل علم تابعین سے روایت کی گئی ہے رخصت بیچ خرید و فروخت کرنے کے مسجد میں۔ اور روایت کیا گیا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ غیر حدیث کے رخصت بیچ پڑھنے شعروں کے مسجد میں۔ **باب** بیچ بیان اُس مسجد کے جو تقوے پر بنائی گئی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انیس بن ابی یحییٰ سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے شک کیا ایک مرد نے بنی خدرہ سے اور ایک نے بنی عمرو بن عوف سے بیچ ایسی مسجد کے کہ بنائی گئی تھی اوپر تقوے کے۔ پس کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے۔ اور اسی حالت میں وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ پس فرمایا آپ نے وہ یہی ہے یعنے مسجد میری اور اسمیں بہت بھلائی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو بکر نے علی بن عبداللہ سے کہا اُسنے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن یحییٰ اسلمی سے پس کہا اُسنے نہیں ہے اسمیں کچھ خوف اور بھائی اسکا انیس بن ابی یحییٰ بہت ثقہ ہے اس سے۔ **باب** قبا کی مسجد میں نماز پڑھنے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن علاء ابو کریب اور سفیان بن وکیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے عبدالحمید بن جعفر سے کہا حدیث کی ہم سے ابو الابرد مولے بنی خطمہ نے یہ کہ سنا اُسنے اسید بن ظہیر انصاری سے

وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ فی مسجد قبا کعمرۃ وفی الباب عن سہل بن حنیف قال حدیث اسید حدیث حسن غریب ولا نعرف لاسید بن ظہیر شیئا یصح غیر ھذا الحدیث ولا نعرفہ الا من حدیث ابی اسامۃ عن عبد الحمید بن جعفر وابو الابرد اسمہ زیاد مدینی **باب** ماجاء فی ای المساجد افضل **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک **ح** وثنا قتیبۃ عن مالک عن زید بن رباح وعبید اللہ بن ابی عبد اللہ الاغر عن ابی عبد اللہ الاغر عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوٰۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام **قال** ابو عیسیٰ ولم یذکر قتیبۃ فی حدیثہ عن عبید اللہ وانما ذکر عن زید بن رباح عن ابی عبد اللہ الاغر قال ھذا حدیث حسن صحیح وابو عبد اللہ الاغر اسمہ سلمان وقد روی عن ابی ھریرۃ من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن علی ومیمونۃ وابی سعید وجبیر بن مطعم وعبد اللہ بن الزبیر وابن عمر وابی ذر **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک بن عمیر عن قزعۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجدی ھذا ومسجد الاقصی قال ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی المشی الی المسجد **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون ولکن ائتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا

اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ حدیث بیان کرتا تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ نماز بیچ مسجد قبا کے مثل عمرہ کے ہے اور اس باب مین سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا اُسنے اسید کی حدیث حسن غریب ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اسید بن ظہیر سے کوئی شے صحیح سوائے اس حدیث کے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی اسامہ سے جو عبد الحمید بن جعفر سے ہے۔ اور ابوابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ کونسی مسجد افضل ہے۔ **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ح اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُسنے زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابی عبد اللہ اغر سے اُسنے ابی عبد اللہ اغر سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز بیچ میری اس مسجد کے بہتر ہے ہزار نماز سے سوا اس کے اور مسجدون سے مگر مسجد حرام کہا ابو عیسےٰ نے اور نہین ذکر کیا قتیبہ نے بیچ حدیث اپنی کے عبید اللہ سے اور ذکر کیا ہے اُسنے زید بن رباح سے اُسنے ابی عبد اللہ اغر سے کہا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ اغر کا نام سلمان ہے اور روایت کیا گیا ہے ابی ہریرہ سے کئی وجہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب مین علی اور میمونہ اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر سے روایت ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے قزعہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے نہ باندہے جاوین یعنے سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدون کی طرف مسجد حرام اور مسجد میری اور مسجد اقصےٰ[1] کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد کی طرف چلنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کہڑی ہو جائے تو اُسکی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ لیکن اس حالت مین آؤ کہ چلتے ہو اور لازم پکڑو آرام کو سو جتنی نماز تم (امام کے ساتھ پاؤ) پس اُسکو پڑہو

---

[1] اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث شریف کے اولیاء اللہ اور بزرگون کی قبرون پر جانا درست نہین جانتے۔ اور بعض کہتے ہین کہ اس حدیث مین لفظ مسجد کا ذکر ہے یعنے عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوائے ان تین مسجدون کے پس کسی مسجد کی طرف سوائے ان تین مسجدون کے خاص عبادت کے واسطے سفر کرنا نہین چاہیے اور مکانات متبرک جانا مگر جانا اس سے منع نہین معلوم ہوتا۔ اور زیادہ بحث اسکی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری مین ہمنے لکھی ہے ۱۲

فلیرجع الیہ من یشاء

وما فاتكم فاقضوا وفي الباب عن ابي قتادة وابي بن كعب وابي سعيد وزيد بن ثابت وجابر وانس **قال** ابو عيسى اختلف اهل العلم في المشي
الى المسجد فمنهم من راى الإسراع اذا خاف فوت تكبيرة الاولى حتى ذكر عن بعضهم انه كان يهرول الى الصلوة ومنهم من كره الاسراع واختار ان
يمشي على تؤدة ووقار وبه يقول احمد واسحاق وقال العمل على حديث ابي هريرة وقال اسحاق ان خاف فوت تكبيرة الاولى فلا باس ان يسرع
في المشي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بحديث
ابي سلمة عن ابي هريرة بمعناه هكذا قال عبد الرزاق عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة وهذا اصح من حديث يزيد بن زريع **حدثنا**
ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ماجاء في القعود
في المسجد وانتظار الصلوة من الفضل **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال احدكم في صلوة ما دام ينتظرها ولا تزال الملئكة تصلي على احدكم ما دام في المسجد اللهم اغفر له
اللهم ارحمه ما لم يحدث فقال رجل من حضرموت وما الحدث يا ابا هريرة فقال فساء او ضراط وفي الباب عن علي وابي سعيد
وانس وعبد الله بن مسعود وسهل بن سعد **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في الصلوة على الخمرة
حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الخمرة
وفي الباب عن ام حبيبة وابن عمر وام سلمة وعائشة وميمونة وام كلثوم بنت ابي سلمة ابن عبد الاسد ولم تسمع من النبي صلى الله عليه
وسلم **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وبه يقول بعض اهل العلم وقال احمد واسحاق قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة على الخمرة قال ابو عيسى الخمرة هو حصير صغيرة

اور جو تم سے فوت ہو جاوے پس اُسکو پورا کر لو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور
انس رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسےٰ نے اہل علم نے مسجد کی طرف چلنے میں اختلاف کیا ہے۔ پس بعض نے انمیں سے جلد چلنے کو اختیار کیا ہے جبکہ تکبیر اولےٰ کے
فوت ہونے کا خوف ہو حتی کہ ایک عالم کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ نماز کی طرف دوڑتا تھا۔ اور بعض نے انمیں سے جلدی چلنے کو مکروہ جانا ہے اور مختار ہے کہ اپنی ہیئت
اور آرام سے چلے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا کہ عمل حدیث ابو ہریرہ پر ہے۔ اور کہا اسحاق نے اگر تکبیر اولےٰ کے فوت ہونے
کا خوف کرے تو جلدی دوڑنے میں کچھ خوف نہیں **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے
معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی سلمہ کی جو ابو ہریرہ سے ہے اسیطرح کہا ہے
عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث یزید بن زریع سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے
سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی۔ **باب** مسجد میں بیٹھنے اور نماز کی انتظاری
کرنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ہمام بن منبہ سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تمہارا نماز میں رہیگا جبتک اُسکی انتظاری کرتا رہیگا اور ہمیشہ فرشتے ہر ایک
تمہارے پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جبتک وہ مسجد میں ہو۔ اے اللہ بخش اسکو اے اللہ اسپر رحمت کر جبتک اسکو حادث نہو پس ایک مرد نے حضرموت (نام قبیلہ)
سے کہا اے ابا ہریرہ حادث کیا چیز ہے کہا اُسنے گوز مارنا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن مسعود اور سہل بن سعد
سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** بوریے پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر نماز پڑھا کرتے تھے اور اس
باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ اور ابن عبد الاسد سے اور نہیں سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا نہیں ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور ساتھ اسی کے کہا ہے بعض اہل علم نے اور کہا امام احمد اور اسحاق نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بوریے پر پڑھنا ثابت ہوا ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور خمرہ چھوٹا بوریا ہے

[1] معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے چھٹنا اسواسطے منع ہے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہے نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعض علماء کے نزدیک پہلے تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے اور ظاہر
حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر اولیٰ کے واسطے بھی جلدی نکرنا چاہیے اگرچہ بالکلیہ جماعت فوت ہو جائے اسلیے کہ تم اُن نمازیوں کے حکم میں ہو جو خضوع اور خشوع کے ساتھ مطلب میں سو جو مال مقصود ہے وہ تمہارے
لیے حاصل ہے اگرچہ کچھ حصہ نماز کا نہ پاؤ اعتبار علوان کا ساتھ نیتوں کے ہے اور مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی زمین سے نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے اسواسطے یہ حکم لازم ہے
کہ جلدی نہ کیا کرو ۱۲

باب ماجاء فی الصلوۃ علی الحصیر **حدثنا** نصر بن علی نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی حصیر وفی الباب عن انس والمغیرۃ بن شعبۃ **قال** ابو عیسی وحدیث ابی سعید حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم الا ان قوما من اھل العلم اختاروا الصلوۃ علی الارض استحبابا **باب** ماجاء فی الصلوۃ علی البسط **حدثنا** ھناد نا وکیع عن شعبۃ عن ابی التیاح الضبعی قال سمعت انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخالطنا حتی کان یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر قال ونضح بساط لنا فصلی علیہ وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم لم یروا بالصلوۃ علی البساط والطنفسۃ باسا وبہ یقول احمد واسحاق واسم ابی التیاح یزید بن حمید **باب** ماجاء فی الصلوۃ فی الحیطان **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود نا الحسن بن ابی جعفر عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الصلوۃ فی الحیطان قال ابو داود یعنی البساتین **قال** ابو عیسی حدیث معاذ حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث الحسن بن ابی جعفر والحسن بن ابی جعفر قد ضعفہ یحیی بن سعید وغیرہ وابو الزبیر اسمہ محمد بن مسلم بن تدرس وابو الطفیل اسمہ عامر بن واثلۃ **باب** ماجاء فی سترۃ المصلی **حدثنا** قتیبۃ وھناد قالا نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن موسی بن طلحۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبالی من مر من وراء ذلک وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسھل بن ابی حثمۃ وابن عمر وسبرۃ بن معبد وابی جحیفۃ وعائشۃ۔

باب ٹاٹ پر نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہے عیسٰے بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ پر نماز پڑھی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا ابو عیسٰے نے اور حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ مگر یہ کہ ایک قوم نے اہل علم سے زمین پر بطور استحباب کے نماز پڑھنے کو پسند کیا ہے **باب** بساط پر نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہے ہناد نے کہا حدیث کی ہے وکیع نے شعبہ سے اُسنے ابی التیاح ضبعی سے کہا اُسنے سُنا مینے انس بن مالک سے کہ کہتا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ خلط و ملت بہت رکھتے تھے حتٰے کہ میرے چھوٹے بھائی کو کہا کرتے تھے اے ابا عمیر[1] تیرے لال نے کیا کیا ہے کہا انس نے اور ہمارے واسطے بساط تھا اُسکو چھڑکا گیا سو آپ نے اسپر نماز پڑھی۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے کہا ابو عیسٰے نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعد ہم سے اسی پر ہے یہ لوگ بساط اور طنفسہ[2] پر نماز پڑھنے کا کچھ خوف نہین دیکھتے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق اور نام ابی التیاح کا یزید بن حمید ہے **باب** باغون مین نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہے حسن بن ابی جعفر نے ابی الزبیر سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم باغون مین نماز پڑھنے کو پسند کرتے تھے کہا ابو داؤد نے حیطان کے معنے باغون کے ہین کہا ابو عیسٰے نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر سے اور حسن بن ابی جعفر کو یحیٰے بن سعید وغیرہ نے ضعیف کیا ہے اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابو الطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے **باب** نمازی کے سترہ کے بیان مین **حدیث** کی ہے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونو نے حدیث کی ہے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے موسٰی بن ابی طلحہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز[3] پڑھے اور کچھ خیال کرے کہ اسکی اسطرف سے کون گذر گیا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم۔

---

[1] ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پال رکھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مرگیا تھا اُسکی اداسی مین بیٹھا تھا تب حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت مین کیا کیا اخلاق تھے چھوٹے چھوٹے بچون کی خاطرداری فرماتے تھے یہ تمام حدیث نہین بلکہ حدیث کا ایک حصہ ہے اور

[2] طنفسہ ایک لفظ عام ہے کپڑا ہو یا بوریا وغیرہ عرض اُسکا نصف گز ہوتا ہے ۱۲

[3] یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد و رفت کرے ۱۲

قال ابو عیسٰی حدیث طلحۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم وقالوا سترۃ الامام سترۃ لمن خلفه **باب** ما جاء فی کراهیۃ المرور بین یدی المصلی حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابی النضر عن بسر بن سعید ان زید بن خالد الجهنی ارسل الی ابی جهیم یسأله ماذا سمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المار بین یدی المصلی فقال ابو جهیم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یقف اربعین خیر له من ان یمر بین یدیه قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او اربعین شهرا او اربعین سنۃ وفی الباب عن ابی سعید الخدری وابی هریرۃ وابن عمر وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی جهیم حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لان یقف احدکم مائۃ عام خیر له من ان یمر بین یدی اخیه وهو یصلی والعمل علیه عند اهل العلم کرهوا المرور بین یدی المصلی ولم یروا ان ذلك یقطع صلوۃ الرجل **باب** ما جاء لا یقطع الصلوۃ شیء حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبۃ عن ابن عباس قال کنت ردیف الفضل علی اتان فجئنا والنبی صلی الله علیه وسلم یصلی باصحابه بمنی قال فنزلنا عنها فوصلنا الصف فمرت بین ایدیهم فلم یقطع صلوتهم وفی الباب عن عائشۃ والفضل بن عباس وابن عمر **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم من التابعین قالوا لا یقطع الصلوۃ شیء وبه یقول سفیان والشافعی **باب** ما جاء انه لا یقطع الصلوۃ الا الکلب والحمار والمرأۃ۔

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور کہا انھوں نے امام کا سُترہ اسکا بھی سترہ ہے جو اُسکے پیچھے ہو **باب** نمازی کے آگے گذرنے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابی النضر سے اُسنے بسر بن سعید سے یہ کہ زید بن خالد جہنی نے ابی جہیم کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ اُس سے پوچھے کہ تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نمازی کے آگے گذرنے والے کے حق میں کیا سُنا ہے۔ پس کہا ابو جہیم نے فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر نمازی کے آگے کا گذرنے والا جانتا کہ اسپر کتنا گناہ[١] ہے تو ضرور اُسکو وہاں کا کھڑا ہونا چالیس (برس یا مہینے یا گھڑی) اُسکے گذرنے سے بہتر معلوم ہوتا۔ کہا ابو النضر نے میں نہیں جانتا کہ فرمایا آپ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو جہیم کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے کا سو سال بہتر ہے واسطے اُسکے اُس سے کہ اپنے بھائی کے آگے سے گذرے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اُنھوں نے نمازی کے آگے گذرنے کو مکروہ جانا ہے اور اُنکا یہ گمان نہیں کہ آدمی کی نماز اس سے ٹوٹ جاتی ہے **باب** اس بیان میں کہ نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے میں فضل کے پیچھے گدھی پر سوار تھا پس ہم اُسوقت آئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اصحابوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہا اُسنے پس اُترے ہم اُس سے اور مل گئے صف سے پس گذری وہ گدھی اُنکے آگے سے گذرنے کو پس نہ قطع کیا نماز کو۔ اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے صحابہ اور جو بعد اُنکے ہیں تابعین سے اسی پر ہے کہ کہا اُنھوں نے کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔ اور اسی طرح سفیان اور شافعی فرماتے ہیں **باب** اس بیان میں کہ کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی سوا کُتے اور گدھے اور عورت کے

[١] نمازی کے آگے سے گذرنا اُسوقت گناہ ہو جب اُسکے آگے کوئی آڑ نہو اور جب کوئی آڑ ہو تو پھر گناہ نہیں ہے۔ مثلاً نمازی کے آگے کوئی آدمی بیٹھا ہو تو گذرنا منع نہیں ہے۔

حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا یونس و منصور بن زاذان عن حمید بن هلال عن عبد الله بن الصامت قال سمعت اباذر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی الرجل ولیس بین یدیه کآخرة الرحل او کواسطة الرحل قطع صلوته الکلب الاسود والمرأة والحمار فقلت لابی ذر ما بال الاسود من الاحمر من الابیض فقال یا ابن اخی سالتنی کما سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الکلب الاسود شیطان وفی الباب عن ابی سعید والحکم الغفاری وابی هریرة وانس قال ابو عیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم الیه قالوا یقطع الصلوة الحمار والمرأة والکلب الاسود وقال احمد الذی لا اشک فیه ان الکلب الاسود یقطع الصلوة وفی نفسی من الحمار والمرأة شیء قال اسحق لا یقطعها شیء الا الکلب الاسود **باب** ما جاء فی الصلوة فی الثوب الواحد

حدثنا قتیبة نا اللیث عن هشام هو ابن عروة عن ابیه عن عمر بن ابی سلمة انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی بیت ام سلمة مشتملا فی ثوب واحد وفی الباب عن ابی هریرة وجابر وسلمة بن الاکوع وانس وعمرو بن ابی اسید وابی سعید وکیسان وابن عباس وعائشة وام هانی وعمار بن یاسر وطلق بن علی وعبادة بن الصامت الانصاری قال ابو عیسی حدیث عمر بن ابی سلمة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم من التابعین وغیرهم قالوا لا باس بالصلوة فی الثوب الواحد وقد قال بعض اهل العلم یصلی الرجل فی ثوبین **باب** ما جاء فی ابتداء القبلة

حدثنا هناد نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء بن عازب قال لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة صلی نحو بیت المقدس ستة او سبعة عشر شهرا وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحب ان یوجه الی الکعبة

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس اور منصور بن زاذان نے حمید بن ہلال سے اُسنے عبد اللہ بن صامت سے کہا اُسنے سُنا مین نے اباذر سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ہم مین سے کوئی شخص اور نہو آگے اُسکے کوئی چیز مثل پچھلی لکڑی کجاوے کے یا وسط لکڑی کجاوے کے (شک راوی) تو توڑ دیتے ہین اُسکی نماز کو کتا سیاہ اور عورت اور گدھا۔ پس کہا مینے اباذر سے کیون ہے یہ حال سیاہ کتے کا سرخ اور سفید سے۔ پس کہا اُسنے اے میرے بھتیجے پوچھا تو نے مجھسے جیسا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ پس فرمایا آپ نے کتا سیاہ شیطان ہے۔ اور اس باب مین ابی سعید اور حکم غفاری اور ابی ہریرہ اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابی ذر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم اس طرف گئے ہین کہ کہا اُنھون نے توڑ دیتے ہین نماز کو گدھا اور عورت اور کتا سیاہ۔ اور کہا احمد نے جسمین مجھے شک نہین وہ یہ ہے کہ کتا سیاہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ اور گدھے اور عورت کی نسبت میرے دل مین کچھ گدگدی سے۔ کہا اسحٰق نے نہین توڑتی اُسکو کوئی شی مگر کتا سیاہ

باب ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ہشام سے وہ ابن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے یہ کہ دیکھا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر مین ایک کپڑے مین لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ اور اس باب مین ابو ہریرہ اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور انس اور عمرو بن ابی اسید اور ابی سعید اور کیسان اور ابن عباس اور عائشہ اور ام ہانی اور عمار بن یاسر اور طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عمر بن سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کا صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اسی پر ہے کہ کہا انھون نے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے سے کچھ خوف نہین ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے نماز پڑھے آدمی دو کپڑون مین

باب ابتداء قبلہ کے بیان مین حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے جس وقت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینے مین آئے نماز پڑھی انھون نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے یہ کہ منھ کرین طرف کعبہ کے

سلہ حق تو یہ ہے کہ نماز کو کوئی چیز نہین توڑتی خواہ کتا ہو یا عورت یا کوئی اور چیز۔ مگر نماز مین خشوع اور خضوع کم ہو جاتا ہے اور خضوع وخشوع کے ٹوٹنے کو شارع نے لفظ قطع کا اطلاق فرمایا ہے ۱۲ سلہ یعنے اس طور سے کپڑا پہنے کہ ایک طرف ایک کاندھے پر ہو۔ دوسرا دوسرے پر۔ یہ اُس صورت مین ہے کہ کپڑا بڑا ہو اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو چاہیے کہ گرہ پر گرہ دیدے اور نماز پڑھے۔ ہکذا استفاد من اللمعات ۱۲

فانزل الله تعالى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فوجه
الى الكعبة وكان يحب ذلك فصلى رجل معه العصر ثم مر على قوم من الانصار وهم ركوع في صلوة العصر نحو بيت المقدس
فقال هو يشهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه قد وجه الى الكعبة قال فانحرفوا وهم ركوع وفي الباب عن
ابن عمر وابن عباس وعمارة بن اوس وعمرو بن عوف المزني وانس قال ابو عيسى حديث البراء حديث حسن صحيح وقد
روى سفيان الثوري عن ابي اسحق حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كانوا ركوعا
في صلوة الصبح قال ابو عيسى هذا حديث صحيح **باب** ما جاء ان ما بين المشرق والمغرب قبلة حدثنا محمد بن ابي
معشر نا ابي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة حدثنا
يحيى بن موسى نا محمد بن ابي معشر مثله قال ابو عيسى حديث ابي هريرة قد روي عنه من غير وجه وقد تكلم بعض اهل العلم
في ابي معشر من قبل حفظه واسمه نجيح مولى بني هاشم قال محمد لا اروي عنه شيئا وقد روى عنه الناس قال محمد وحديث
عبد الله بن جعفر المخرمي عن عثمان بن محمد الاخنسي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة اقوى واصح من حديث ابي معشر
حدثنا الحسن بن بكر المروزي نا المعلى بن منصور نا عبد الله بن جعفر المخرمي عن عثمان بن محمد الاخنسي عن
سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين المشرق والمغرب قبلة وانما قيل عبد الله بن جعفر
المخرمي لانه من ولد مسور بن مخرمة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة منهم عمر بن الخطاب

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ تحقیق دیکھتے ہیں ہم پھرنا منھ تیرے کا بیچ آسمان کے۔ پس البتہ پھیرینگے ہم تجکو اُس
قبلہ کی طرف کہ جسکو تو پسند کرے۔ پس پھیر منھ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے پس منھ پھیرا اُنھوں نے طرف کعبہ کے اور تھے دوست رکھتے
اُسکو پس نماز پڑھی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد نے عصر کی۔ پھر گیا وہ ایک قوم انصاری کے پاس اور وہ بیت المقدس
کی طرف عصر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ پس کہا اُسنے میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھی ہے اور آنحضرت نے کعبہ کی طرف منھ کیا تھا۔ پس کہا اُسنے وہ لوگ رکوع کی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔ اور اس باب
میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف المزنی اور انس سے روایت ہی کہا ابو عیسی نے براء کی حدیث حسن
صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے
اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے تھے وہ لوگ رکوع میں صبح کی نماز میں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہو **باب**
مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے حدیث کی ہمسے محمد بن ابی معشر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے محمد بن عمرو سے
اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہو
حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی معشر نے مثل اسکے کہا ابو عیسے نے ابی ہریرہ کی حدیث کئی وجہ سے
روایت کی گئی ہے اور بعض اہل علم نے ابی معشر کے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے اور نام اسکا نجیح مولی بنی ہاشم کا ہے کہا محمد نے
میں اس سے کوئی روایت نہیں کرتا۔ اور لوگ اس سے روایت کرتے ہیں کہا محمد نے حدیث عبد اللہ بن جعفر مخرمی کی جو اُسنے عثمان
بن محمد اخنسی سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے بہت قوی اور صحیح ہے حدیث ابی معشر سے حدیث کی ہمسے
حسن بن بکر مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر مخرومی نے اُسنے عثمان بن محمد اخنسی سے
اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہو
اور عبد اللہ بن جعفر مخرمی اسلیے کہا گیا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد میں سے ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہو
اور کئی ایک نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے ان میں سے عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ

وعلی بن ابی طالب وابن عباس وقال ابن عمر اذا جعلت المغرب عن یمینک والمشرق عن یسارک فما بینهما قبلۃ اذا استقبلت القبلۃ وقال ابن المبارک ما بین المشرق والمغرب قبلۃ هذا لاهل المشرق واختار عبد الله بن المبارک التیاسر لاهل مرو

باب ما جاء فی الرجل یصلی لغیر القبلۃ فی الغیم **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا اشعث بن سعید السمان عن عاصم بن عبید الله عن عبد الله بن عامر بن ربیعۃ عن ابیه قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فی لیلۃ مظلمۃ فلم ندر این القبلۃ فصلی کل رجل منا علی حیاله فلما اصبحنا ذکرنا ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فنزل فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث لیس اسناده بذاک ولا نعرفه الا من حدیث اشعث السمان واشعث بن سعید ابو الربیع السمان یضعف فی الحدیث وقد ذهب اکثر اهل العلم الی هذا قالوا اذا صلی فی الغیم لغیر القبلۃ ثم استبان له بعد ما صلی انه صلی لغیر القبلۃ فان صلوته جائزۃ وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحٰق

باب ما جاء فی کراهیۃ ما یصلی الیه وفیه **حدثنا** محمود بن غیلان حدثنا المقرئ قال انا یحیی بن ایوب عن زید بن جبیرۃ عن داؤد بن الحصین عن نافع عن ابن عمران النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یصلی فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ والمجزرۃ والمقبرۃ وقارعۃ الطریق وفی الحمام ومعاطن الابل وفوق ظهر بیت الله **حدثنا** علی بن حجر نا سوید بن عبد العزیز عن زید بن جبیرۃ عن داؤد بن حصین عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعناه ونحوه وفی الباب عن ابی مرثد وجابر وانس **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عمر اسناده لیس بذاک القوی وقد تکلم فی زید بن جبیرۃ من قبل حفظه وقد روی اللیث بن سعد

اور علی بن ابی طالب اور ابن عباس ہیں۔ کہا ابن عمر نے جس وقت کہ کیا جاوے مغرب تیرے داہنی طرف اور مشرق بائیں طرف پس ان دونوں کے درمیان قبلہ ہے۔ جب کہ تو قبلہ کی طرف سامنے ہو۔ اور کہا ابن مبارک نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے۔ یہ اہل مشرق کے لیے ہے۔ اور اختیار کیا ہے عبد اللہ بن مبارک نے بائیں طرف اہل مرو کے لیے **باب** اس امر کے بیان میں جو ابر میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہو **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے اشعث بن سعید السمان نے عاصم بن عبید اللہ سے اُس نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے اندھیری رات میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ پس ہم قبلہ کو نہیں پہچانتے تھے۔ پس نماز پڑھی ہر ایک نے اپنے منہ کے سامنے۔ پس جس وقت صبح ہوئی تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا پس یہ آیت نازل ہوئی۔ جس طرف تم منہ کرو پس اُسی طرف منہ اللہ کا ہے۔ کہا ابو عیسے نے اس حدیث کی اسناد ایسی قوی نہیں ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اشعث سمان کی حدیث سے۔ اور اشعث بن سعید ابو الربیع سمان حدیث میں ضعیف کیا گیا اور گئے ہیں اہل علم اس طرف کہ انھوں نے کہا ہے۔ جب کہ ابر میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی جاوے اور نماز پڑھنے کے بعد پتہ لگ جاوے کہ غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی گئی ہے تو نماز اُسکی جائز ہے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ کس کی طرف نماز پڑھنی مکروہ ہے اور جس جگہ میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مقبری نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے یحیی بن ایوب نے زید بن جبیرہ سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سات جگہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ ایک جہاں پلیدی ڈالی جاوے۔ اور جہاں اونٹ وغیرہ ذبح کیے جاویں۔ اور قبروں میں۔ اور وسط راستہ میں۔ اور حمام میں۔ اور اونٹوں کے بٹھلانے کی جگہ میں۔ اور بیت اللہ کی چھت پر **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے سوید بن عبد العزیز نے اُسنے زید بن جبیرہ سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اس معنے کے اسی طرح۔ اور اس باب میں ابی مرثد اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے ابن عمر کی حدیث کی اسناد ایسی قوی نہیں۔ اور زید بن جبیرہ کے حافظہ کی نسبت کلام کیا گیا ہے۔ اور اس حدیث کو لیث بن سعد نے

هٰذا الحديث عن عبد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وحديث ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم اشبه واصح من حديث الليث بن سعد وعبد الله بن عمر العمري ضعفه بعض اهل الحديث من قبل حفظه منهم يحيى بن سعيد القطان **باب** ما جاء في الصلوٰة في مرابض الغنم واعطان الابل **حدثنا** ابوكريب نا يحيى بن ادم عن ابي بكر بن عياش عن هشام عن ابن سيرين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في معاطن الابل **حدثنا** ابوكريب نا يحيى بن ادم عن ابي بكر بن عياش عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله او بنحوه وفي الباب عن جابر بن سمرة والبراء وسبرة بن معبد الجهني وعبد الله بن مغفل وابن عمر وانس **قال** ابو عيسى وحديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اصحابنا وبه يقول احمد واسحاق وحديث ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث غريب ورواه اسرائيل عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة موقوفا ولم يرفعه واسم ابي حصين عثمان ابن عاصم الاسدي **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن ابي التياح الضبعي عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في مرابض الغنم **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو التياح اسمه يزيد بن حميد **باب** ما جاء في الصلوٰة على الدابة حيث ما توجهت به **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع ويحيى بن ادم قالا نا سفيان عن ابي الزبير عن جابر قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم في حاجة فجئته وهو يصلي على راحلته نحو المشرق والسجود اخفض من الركوع

عبد اللہ بن عمر عمری سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے روایت کیا ہے اور ابن عمر کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت اچھی اور صحیح ہے لیث بن سعد کی حدیث سے اور عبد اللہ بن عمر العمری کو بعض اہل حدیث نے اسکے حافظہ کے کمی کی وجہ سے ضعیف بیان کیا ہے انمین سے یحییٰ بن سعید قطان ہے **باب** بکری اور اونٹوں کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کے بیان مین **حدیث** کی ہے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہے یحییٰ بن ادم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہ لو۔ اور مت نماز پڑہو اونٹوں کے رہنے کی جگہہ مین[1] **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے یا مانند اُسکے اور اس باب مین جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمارے صحابہ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ اور اسی طرح کہتے ہین احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا اس کو ابی حصین نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے موقوف اور نہین مرفوع کیا اسکو اور نام ابی حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اُسنے ابی التیاح ضبعی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہتے تھے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو التیاح نام اُسکا یزید بن حمید ہے۔ **باب** چارپائے پر نماز پڑہنے کے بیان مین جس طرف کہ وہ منہہ کرے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور یحییٰ بن آدم نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے بھیجا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت کو پس آیا مین حالانکہ وہ نماز پڑہتے تھے اپنی اونٹنی پر مشرق کی طرف اور سجدہ رکوع سے نیچے تھا۔

[1] اونٹون کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپ نے نجاست کی وجہ سے منع نہین کیا بلکہ اس وجہ سے کہ انکی جگہہ مین نماز پڑہنے سے بے خوف نہین ہو سکتا کیونکہ احتمال ہوتا ہے کہ انکے کودنے سے آدمی کو ضرر پہونچتا ہے برخلاف بکریون کے کہ انکے اڑنے بھڑنے سے بسبب اُنکے ضعیف ہونے کے آدمی امن مین رہتا ہے ۱۲

وفی الباب عن انس وابن عمر وابی سعید وعامر بن ربیعة **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح وروی من غیر وجه عن جابر والعمل علیه عند عامة اهل العلم لا نعلم بینهم اختلافا لا یرون باسا ان یصلی الرجل علی راحلته تطوعا حیث ما کان وجهه الی القبلة او غیرها **باب** فی الصلوٰة الی الراحلة **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابو خالد الاحمر عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الی بعیره او راحلته وکان یصلی علی راحلته حیث ما توجهت به **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وهو قول بعض اهل العلم لا یرون بالصلوٰة الی البعیر باسا ان یستتر به **باب** ما جاء اذا حضر العشاء واقیمت الصلوٰة فابدأوا بالعشاء **حدثنا** قتیبة نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن انس یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا حضر العشاء واقیمت الصلوٰة فابدأوا بالعشاء وفی الباب عن عائشة وابن عمر وسلمة بن الاکوع وام سلمة **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح وعلیه العمل عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابوبکر وعمر وابن عمر وبه یقول احمد واسحاق یقولان یبدأ بالعشاء وان فاتته الصلوٰة فی الجماعة سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول فی هذا الحدیث یبدأ بالعشاء اذا کان الطعام یخاف فساده والذی ذهب الیه بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اشبه بالاتباع وانما ارادوا ان لا یقوم الرجل الی الصلوٰة وقلبه مشغول بسبب شیٔ وقد روی عن ابن عباس انه قال لا نقوم الی الصلوٰة وفی انفسنا شیٔ وروی عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا وضع العشاء واقیمت الصلوٰة فابدأوا بالعشاء قال وتعشی ابن عمر وهو یسمع قراءة الامام

اور اس باب میں انس اور ابن عمر اور ابی سعید اور عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے جابر سے روایت کی گئی ہے۔ اور عام اہل علم کا عمل اسی پر ہے ہم انمین سے کسی کا اختلاف نہین جانتے یہ لوگ کچھ خوف اسمین نہین جانتے کہ نفلی نماز اپنی سواری پر پڑھا جاوے جس طرف کو مونہہ اسکا ہو خواہ قبلہ کی طرف یا غیر قبلہ کی طرف **باب** کجاوے کی طرف نماز پڑھنے کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے عبید اللہ بن عمر سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ اور کجاوے کی طرف نماز پڑھی اور اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف کو منہہ کیا کرتی تھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا یہ لوگ اونٹ کی طرف نماز پڑھنے مین اس طور سے کہ اسکو سترہ بنایا جاوے کچھ خوف نہین رکھتے۔

باب اس بیان مین کہ جب کھانا حاضر ہو اور نماز کے لیے تکبیر کہی جائے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسنے انس سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ فرمایا آپ نے جب کھانا حاضر ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض عالموں کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے عمل ہے انہین سے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اور ابن عمرؓ ہین۔ اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق یہ دونون کہتے ہین کہ پہلے کھانا ہی شروع کرے اگرچہ اسکو جماعت سے نماز فوت ہو جائے۔ سنا مینے جارود سے کہ کہتا سنا مینے وکیع سے کہ کہتا اس حدیث مین کھانے کی ابتدا اسوقت کرے جبکہ طعام کے خراب ہونے کا خوف ہو۔ اور وہ حکم کہ جسکی طرف بعض عالم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے گئے ہین وہ تابعداری کے لائق زیادہ مناسب ہے۔ اور انکا یہ ارادہ ہے کہ آدمی نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اس حالت مین کہ دل مشغول ہو بسبب کسی چیز کے۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے ہم نماز کی طرف نہین کھڑے ہوتے اس حالت مین کہ ہمارے دلون مین کوئی چیز ہو۔ اور بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جب کھانا رکھا جائے اور نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو۔ کہا راوی نے ابن عمر نے عشا کا کھانا اس حالت مین کھایا کہ امام کی قرأت سنتے تھے

سلہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب کھانا حاضر ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو خراب یا عدم خراب کی اسمین کوئی قید نہین بلکہ ظاہر حدیث تازہ کھانے پر دلالت کرتی ہے یہ اسی صورت مین ہے کہ کھانا کھانے کے بعد نماز کا وقت باقی رہے۔ اگر یہ خوف ہو کہ کھانا کھانے کے بعد نماز کا وقت جاتا رہیگا۔ تو پھر پہلے نماز پڑھ لے اگرچہ دل اسکا کھانے کی طرف متوجہ رہے ۱۲

حدثنا بذلك هناد نا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر **باب** ما جاء في الصلوٰة عند النعاس **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان الكلابي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ينعس فلعله يذهب ليستغفر فيسب نفسه وفي الباب عن انس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء من زار قوما فلا يصل بهم **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن ابان بن يزيد العطار عن بديل بن ميسرة العقيلي عن ابي عطية رجل منهم قال كان مالك ابن الحويرث يأتينا في مصلانا يتحدث فحضرت الصلوٰة يوما فقلنا له تقدم فقال ليتقدم بعضكم حتى احدثكم لم لا اتقدم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل منهم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا صاحب المنزل احق بالامامة من الزائر وقال بعض اهل العلم اذا اذن له فلا بأس ان يصلي به وقال اسحاق بحديث مالك بن الحويرث وشدد في ان لا يصلي احد بصاحب المنزل وان اذن له صاحب المنزل قال وكذلك في المسجد لا يصلي بهم في المسجد اذا زارهم يقول ليصل بهم رجل منهم **باب** ما جاء في كراهية ان يخص الامام نفسه بالدعاء **حدثنا** علي بن حجر نا اسماعيل بن عياش قال حدثني حبيب بن صالح عن يزيد بن شريح عن ابي حي المؤذن الحمصي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرئ ان ينظر في جوف بيت امرئ حتى يستاذن فان نظر فقد دخل ولا يؤم قوما فيخص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم ولا يقوم الى الصلوٰة وهو حقن

باب ابن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے عبید اللہ سے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہے ہناد نے اسکے ساتھ ہمکو **حدیث** نیند کے وقت نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہے عبدہ بن سلیمان کلابی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے اونگھے اُس حالت مین کہ نماز پڑھتا ہو تو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب کوئی تم مین سے نماز پڑھیگا اُس حالت مین کہ اونگھتا ہے (تو اُسکو معلوم نہ ہوگا) کہ شاید وہ مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ جو شخص کسی قوم کی زیارت کو جائے تو اُنکو نماز نہ پڑھائے۔ **حدیث** کی ہے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہے وکیع نے ابان بن یزید عطار سے اُسنے بدیل بن میسرہ عقیلی سے اُسنے ابی عطیہ سے جو یہ مرد اُنہین سے ہے کہا اُسنے مالک بن حویرث ہماری نماز گاہ مین آکر ہمکو حدیثین سُناتا تھا سو ایک دن نماز حاضر ہوگئی تو ہمنے اُس سے کہا آپ آگے ہو لیے پس اُسنے کہا چاہیے کہ تم مین سے کوئی آگے ہو تاکہ مین تمسے حدیث بیان کرونگا کہ مین آگے کیون نہین ہوا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم کی زیارت کو جائے تو اُنکی امامت نہ کرائے اور چاہیے کہ کوئی مرد انہین سے امامت کرائے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر صحابہ وغیرہ کا اسی پر ہے کہا انہون نے صاحب گھر کا امامت کے ساتھ زیادہ لائق ہے زیارت کرنے والے سے۔ اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب صاحب گھر کا اُسکو اذن دیوے تو پھر نماز پڑھانے مین کچھ خوف نہین ہے اور کہا اسحٰق نے ساتھ حدیث مالک بن حویرث کے اور اُسنے اس باب مین سختی کی ہے کہ کوئی شخص صاحب منزل کو نماز نہ پڑھائے اگرچہ صاحب منزل اُسکو اذن دے کہا اُسنے ایسا ہی حال ہے مسجد مین کہ مسجد مین بھی اُنکی امامت نہ کرائے جب اُنکی زیارت کو جائے کہے کہ کوئی مرد انہین سے نماز پڑھائے **باب** اس کراہت کے بیان مین کہ امام دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرے **حدیث** کی ہے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھے حبیب بن صالح نے یزید بن شریح سے اُسنے ابی حی مؤذن حمصی سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کسی مرد کو حلال نہین کہ کسی مرد کے گھر کے اندر نظر کرے یہانتک کہ اذن لیلے سو اگر اُسنے نظر کی تو وہ (گویا) داخل ہو گیا اور نہ کسی قوم کی امامت کرائے سوا اُنکے سوا سے دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرے سو اگر اُسنے کیا تو اُسنے اُنکی خیانت کی اور نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اُس حالت مین کہ پیشاب کو روکنے والا ہو۔

سلہ یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہے کچھ اور منہ سے نکلتا ہے کچھ یہ ہے ۲ے یعنی خاص دعا اپنے نفس کیلیے مانگے اور

وفي الباب عن ابي هريرة وابي امامة قال ابو عيسى حديث ثوبان حديث حسن وقد روى هذا الحديث عن معاوية بن صالح عن السفر بن نسير عن يزيد بن شريح عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث عن يزيد بن شريح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وكان حديث يزيد بن شريح عن ابي حي المؤذن عن ثوبان في هذا اجود اسنادا واشهر باب ما جاء من ام قوما وهم له كارهون حدثنا عبد الاعلى بن واصل الكوفي نا محمد بن قاسم الاسدي عن الفضل بن دلهم عن الحسن قال سمعت انس بن مالك قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط ورجل سمع حي على الفلاح ثم لم يجب وفي الباب عن ابن عباس وطلحة وعبد الله بن عمرو وابي امامة قال ابو عيسى حديث انس لا يصح لانه قد روى هذا عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل قال ابو عيسى ومحمد بن القاسم تكلم فيه احمد بن حنبل وضعفه وليس بالحافظ وقد كره قوم من اهل العلم ان يؤم الرجل قوما وهم له كارهون فاذا كان الامام غير ظالم فانما الاثم على من كرهه وقال احمد واسحاق في هذا اذا كره واحد او اثنان او ثلاثة فلا باس ان يصلي بهم حتى يكرهه اكثر القوم حدثنا هناد نا جرير عن منصور عن هلال بن يساف عن زياد بن ابي الجعد عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال كان يقال اشد الناس عذابا اثنان امرأة عصت زوجها وامام قوم وهم له كارهون قال جرير قال منصور فسألنا عن امر الامام فقيل لنا انما عنى بهذا الائمة الظلمة فاما من اقام السنة فانما الاثم على من كرهه حدثنا محمد بن اسمعيل نا علي بن الحسن نا الحسين بن واقد قال نا ابو غالب قال سمعت ابا امامة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلوتهم آذانهم

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے۔ اور روایت کیگئی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے اُسنے سفر بن یسیر سے اُسنے یزید بن شریح سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث یزید بن شریح کی جو ابی حی موذن سے اُسنے ثوبان سے روایت کی ہے اس باب میں باعتبار سند کے سب سے اچھی اور مشہور ہے۔ باب اس بیان میں کہ کوئی شخص کسی قوم کو امامت کرائے اور وہ قوم اسکو برا جانتی ہو۔ حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ بن واصل کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن قاسم اسدی نے فضل بن دلہم سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے سنا میں نے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کو لعنت کی ہے ایک وہ مرد جو کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ قوم اسکو برا جانتی ہو۔ دوسری وہ عورت جس نے رات گذاری اس حالت میں کہ خاوند اُسکا اُس پر غصے رہا تیسرا وہ مرد جس نے حی علے الفلاح سنا پھر اُسنے جواب نہیں دیا یعنی نماز کو نہیں آیا اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور طلحہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح نہیں کیونکہ یہ حدیث بواسطہ حسن کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے محمد بن قاسم میں امام احمد نے کلام کیا ہے۔ اور اُسکو ضعیف کیا ہے اور وہ حافظ نہیں۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مکروہ جانا ہے کہ مرد کسی قوم کی امامت کرائے اُس حالت میں کہ وہ قوم اسکو مکروہ جانتی ہے۔ پس اگر امام ظالم نہو تو پھر گناہ اُس شخص پر ہے جو اُسکو مکروہ جانے۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب ایک یا دو یا تین برا جانیں تو اُنکی نماز پڑھا دینے میں کچھ خوف نہیں یہانتک کہ اُسکو اکثر قوم برا نہ جانے۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے جریر نے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے زیاد بن ابی الجعد سے اُسنے عمرو بن حارث سے اُسنے مصطلق سے کہا اُسنے یہ بات مشہور تھی کہ سخت تر عذاب میں دو آدمی ہیں ایک وہ عورت جس نے اپنے خاوند کی نافرمانی کی دوسرا وہ مرد جس نے کسی قوم کی امامت کرائی اور وہ اُسکو برا جانتے ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے پس ہمنے امام کے حکم کی بابت سوال کیا تو ہمکو کہا گیا کہ مراد اس سے ظالم امام ہیں۔ اور جس شخص نے بطور سنت کے امامت کرائی تو گناہ اُس پر ہے جو اُسکو برا جانے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن اسماعیل نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن واقد نے کہا اُسنے حدیث کی ہم سے ابو غالب نے کہا اُسنے سنا میں نے ابا امامہ سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں کہ اُنکی نماز اُنکے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی

العبد الآبق حتى يرجع وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط وامام قوم وهم له كارهون **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من
هذا الوجه وابو غالب اسمه حَزَوَّر **باب** ما جاء اذا صلى الامام قاعدا فصلوا قعودا **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن انس
بن مالك قال خر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن فرس فجحش فصلى بنا قاعدا فصلينا معه قعودا ثم انصرف فقال انما الامام او قال
انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا سجد
فاسجدوا واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وجابر وابن عمر ومعاوية **قال** ابو عيسى حديث
انس ان النبي صلى الله عليه وسلم خر عن فرس فجحش حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الى هذا الحديث
منهم جابر بن عبد الله واسيد بن حُضير وابو هريرة وغيرهم وبهذا الحديث يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا صلى الامام جالسا
لم يصل من خلفه الا قياما فان صلوا قعودا لم تجزهم وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس وابن المبارك والشافعي **باب** منه
حدثنا محمود بن غيلان نا شبابة عن شعبة عن نعيم بن ابي هند عن ابي وائل عن مسروق عن عائشة قال صلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم خلف ابي بكر في مرضه الذي مات فيه قاعدا **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح غريب وقد روي عن
عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا صلى الامام جالسا فصلوا جلوسا وروي عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج في مرضه
وابو بكر يصلي بالناس فصلى الى جنب ابي بكر والناس يأتمون بابي بكر وابو بكر يأتم بالنبي صلى الله عليه وسلم وروي عنها ان النبي صلى الله
عليه وسلم صلى خلف ابي بكر قاعدا وروي عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى خلف ابي بكر وهو قاعد **حدثنا**
بذلك عبد الله بن ابي زياد نا شبابة بن سوار نا محمد بن طلحة عن حميد

ایک غلام بھاگا ہوا یہاں تک کہ لوٹ کر آوے دوسری وہ عورت جسنے رات گذاری اس حالت میں کہ خاوند اسکا اس پر ناراض تھا
تیسرا اس قوم کا امام جو کہ قوم اسکو برا جانتی ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور ابو غالب کا نام حزور ہے **باب**
اس بیان میں کہ جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو لوگ بھی بیٹھکر نماز پڑھیں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب
سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا اُسنے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور زخمی ہوئے سو آپ نے ہمکو نماز
بیٹھکر پڑھائی پس ہمنے بھی آپکے ساتھ بیٹھکر پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوئے (تو فرمایا) بیشک امام یا فرمایا آپ نے بیشک امام اسی لیے
مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کی جائے سو جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رکوع سے سر اٹھائے
تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی
سب کے سب بیٹھکر نماز پڑھو۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابوہریرہ اور جابر اور ابن عمر اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ
نے حدیث انس کی جو یہ ہے کہ آنحضرت صلعم گھوڑے سے گر پڑے اور زخمی ہوگئے حسن صحیح ہے۔ اور بعض صحابہ اس حدیث کی طرف گئے
ہیں۔ انہیں سے جابر بن عبد اللہ اور اسید بن حضیر اور ابوہریرہ وغیرہ ہیں اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق کہا بعض اہل علم
نے جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو اُسکے پیچھے والے نہ نماز پڑھیں مگر کھڑے ہوکر۔ پس اگر بیٹھکر پڑھیں تو انکو کافی نہیں ہوتی اور یہی قول ہے سفیان ثوری
اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے
شعبہ سے اُسنے نعیم بن ابی ہند سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت
میں حضرت ابوبکر کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح غریب ہے اور نیز مروی ہے حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھکر پڑھو اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری
میں نکلے اس حالت میں کہ ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا سو آپ نے حضرت ابوبکر کے پہلو کی طرف نماز پڑھی اور لوگ حضرت ابوبکر کے ساتھ اقتدا
کرتے تھے اور حضرت ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقتدا کرتے تھے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پیچھے بیٹھکر نماز
پڑھی اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث
کی ہمسے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن طلحہ نے حمید سے

عن ثابت عن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه خلف ابى بكر قاعدا في ثوب متوشحا به **قال** ابو عيسى
هذا حديث حسن صحيح وهكذا رواه يحيى بن ايوب عن حميد عن انس وقد رواه غير واحد عن حميد عن انس ولم يذكروا فيه عن ثابت
ومن ذكر فيه عن ثابت فهو اصح **باب** ما جاء في الامام ينهض في الركعتين ناسيا **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا ابن
ابى ليلى عن الشعبى قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين فسبح به القوم وسبح بهم فلما قضى صلوته سلم ثم سجد سجدتى السهو
وهو جالس ثم حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل بهم مثل الذى فعل وفي الباب عن عقبة بن عامر وسعد وعبد الله
بن بحينة **قال** ابو عيسى حديث المغيرة بن شعبة قد روى من غير وجه عن المغيرة بن شعبة وقد تكلم بعض اهل العلم في
ابن ابى ليلى من قبل حفظه قال احمد لا يحتج بحديث ابن ابى ليلى وقال محمد بن اسماعيل ابن ابى ليلى وهو صدوق ولا اروى عنه لانه
لا يدرى صحيح حديثه من سقيمه وكل من كان مثل هذا فلا اروى عنه شيئا وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن المغيرة
بن شعبة وروى سفيان عن جابر عن المغيرة بن شبيل عن قيس بن ابى حازم عن المغيرة بن شعبة وجابر الجعفى قد ضعفه بعض اهل
العلم تركه يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدى وغيرهما والعمل على هذا عند اهل العلم على ان الرجل اذا قام في الركعتين مضى في صلوته
وسجد سجدتين منهم من راى قبل التسليم ومنهم من راى بعد التسليم ومن راى قبل التسليم فحديثه اصح لما روى الزهرى ويحيى
بن سعيد الانصارى عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله بن بحينة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا يزيد بن هارون عن المسعودى
عن زياد بن علاقة قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فلما صلى ركعتين قام ولم يجلس فسبح به من خلفه فاشار اليهم ان قوموا فلما فرغ من
صلوته سلم وسجد سجدتى السهو وسلم وقال هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں ابوبکر کے پیچھے ایک کپڑے میں توشح کرکے نماز پڑھی کہا ابوعیسے
نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو یحیے بن ایوب نے حمید سے اُسنے انس سے اور روایت کیا ہے اسکو کئی اور لوگوں نے
حمید سے اُسنے انس سے اور انہوں نے اسمیں ثابت کا ذکر نہیں کیا اور جسنے ثابت کا ذکر کیا ہے وہ روایت صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ امام دو
رکعتوں میں بھولکر کھڑا ہو جاوے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلے نے شعبی سے کہا
اُسنے ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی سو دو رکعتوں میں کھڑا ہو گیا۔ لوگوں نے اُسکو تسبیح کہی اور اُسنے لوگوں سے تسبیح کہی پس جب اپنی نماز
پڑھ چکا تو سلام پھیرا پھر بیٹھکر دو سجدے سہو کے کیے پھر انکو حدیث سُنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اسیطرح کیا تھا جیسا کہ میں نے
کیا اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسے نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی کئی وجہ سے
مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔ اور بعض اہل علم نے ابن ابی لیلے میں اُسکے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے۔ کہا امام احمد نے ابن ابی لیلے کی حدیث
سے حجت نہ پکڑی جاوے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلے سچا آدمی ہے اور میں اس سے روایت نہیں کرتا کیونکہ وہ حدیث صحیح کو ضعیف سے معلوم
نہیں کر سکتا اور جو شخص ایسا ہو میں اس سے کبھی روایت نہیں کرتا اور یہ حدیث کئی وجہ سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی ہے سفیان
نے جابر سے اُسنے مغیرہ بن شبیل سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ اور جابر جعفی سے اور ضعیف کیا ہے اسکو بعض اہل علم نے یحیی بن
سعید اور عبدالرحمان بن مہدی وغیرہ نے اسکو چھوڑ دیا ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جب آدمی دو رکعتوں میں کھڑا ہو جائے تو
اپنی نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کرے۔ بعض نے ان میں سے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کرنیکو اختیار کیا ہے اور بعض نے بعد سلام
کے اور جس نے قبل سلام کے اختیار کیا ہے پس حدیث اُسکی بہت صحیح ہے۔ اسواسطے کہ زہری اور یحیی بن سعید انصاری نے عبدالرحمان
اعرج سے اُسنے عبداللہ بن بحینہ سے روایت کی ہے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون
نے مسعودی سے اُسنے زیاد بن علاقہ سے کہا اُسنے ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی سو جب دو رکعتیں پڑھ چکے تو کھڑا ہو گیا اور نہ بیٹھا تو مقتدیوں
نے اُسکو تسبیح کہی پس اُسنے اُنکی طرف اشارت کی کہ کھڑے ہو جاؤ جبکہ اپنی نماز سے فارغ ہوا تو سلام پھیرا اور دو سجدے سہو کے کیے اور سلام
پھیرا اور کہا اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے

۱۵ التوشح هو المخالفة بين طرفيه على عاتقيه وهو الاشتمال على منكبيه كذا في البحار یعنے توشح کہتے ہیں کپڑے کا ایک گوشہ لیکر داہنی کاندھے پر ڈالا جاوے اور دوسرا اسکے مخالف گوشہ کو بائیں کاندھے پر ڈالا جاوے

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن المغیرة بن شعبة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء فی مقدار القعود فی الرکعتین حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد هو الطیالسی نا شعبة نا سعد بن ابراهیم قال سمعت ابا عبیدة بن عبد اللہ بن مسعود یحدث عن ابیه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی الرکعتین الاولیین کانه علی الرضف قال شعبة ثم حرک سعد شفتیه بشیء فاقول فیقول حتی یقوم قال ابو عیسی هذا حدیث حسن الا ان ابا عبیدة لم یسمع من ابیه والعمل علی هذا عند اهل العلم یختارون ان لا یطیل الرجل القعود فی الرکعتین الاولیین ولا یزید علی التشهد شیئا فی الرکعتین الاولیین وقالوا ان زاد علی التشهد فعلیه سجدة السهو هکذا روی عن الشعبی وغیره

باب ما جاء فی الاشارة فی الصلوة حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهیب قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی فسلمت علیه فرد الی اشارة وقال لا اعلم الا انه قال اشارة باصبعه وفی الباب عن بلال وابی هریرة وانس وعائشة حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا هشام ابن سعد عن نافع عن ابن عمر قال قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیهم حین کانوا یسلمون علیه وهو فی الصلوة قال کان یشیر بیده قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وحدیث صهیب حسن لا نعرفه الا من حدیث اللیث عن بکیر وقد روی عن زید بن اسلم عن ابن عمر قال قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیهم حیث کانوا یسلمون فی مسجد بنی عمرو بن عوف قال کان یرد اشارة وکلا الحدیثین عندی صحیح

کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ روایت کئی وجہ سے بواسطہ مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

باب پہلی دو رکعتوں کے بیٹھنے کے اندازہ میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن ابراہیم نے کہا سنا میں نے ابا عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تھے گویا کہ گرم پتھر پر ہیں[1] کہا شعبہ نے پھر سعد نے اپنی دونوں لبوں کو ساتھ کسی کلمہ کے ہلایا۔ پس میں نے کہا سو سعد نے کہا کہ کھڑے ہو جاتے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے مگر یہ کہ ابا عبیدہ نے اپنے باپ سے سُنا نہیں ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے یہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آدمی دونوں رکعتوں پہلیوں میں طوالت نہ کرے اور دو رکعتوں پہلیوں میں تشہد پڑھکر کچھ زیادتی نہ کرے اور کہا انھوں نے اگر تشہد پڑھکر کچھ زیادتی کرے تو اُسپر دو سجدے سہو کے ہیں ایسا ہی شعبی وغیرہ سے مروی ہے

باب نماز میں اشارے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے نابل سے جو صاحب چادر کا ہے اُسنے ابن عمر سے اُسنے صہیب سے کہا اُسنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس حالت میں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے گذرا اور آپ کو سلام دیا۔ سو آپ نے مجھے اشارت سے جواب دیا۔ اور کہا راوی نے میں نہیں جانتا مگر یہ کہ کہا صہیب نے اشارت ساتھ اپنی اونگلی کے۔ اور اِس باب میں روایت ہے بلال اور ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمنے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہشام بن سعد نے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا اُسنے میں نے بلال سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح جواب دیتے تھے جبکہ لوگ آپ کو نماز کی حالت میں سلام دیتے تھے کہا اُسنے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کر دیتے تھے۔ کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر لیث سے جو راوی ہے بکیر سے۔ اور بواسطہ زید بن اسلم کے ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا اُسنے میں نے بلال سے کہا کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو جواب دیتے تھے جبکہ وہ آپ کو مسجد بنی عمرو بن عوف میں سلام دیتے تھے کہا اُسنے اشارے سے جواب دیتے تھے اور یہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں

[1] گرم پتھر پر ہونے کے یہ معنے ہیں کہ مثلاً آدمی جب کسی گرم شے پر ہوتا ہے تو ٹھہرتا ہی نہیں۔ راوی کی یہ غرض ہے کہ جب آپ پہلے التحیات میں بیٹھتے تھے تو بہت تھوڑا ٹھہرتے تھے۔ شعبہ کہتا ہے پھر میرے اُستاد سعد نے کچھ بات کی میں نے سمجھا کہ اُس نے یہ کہی ہے کہ پھر کھڑے ہو جاتے تھے ۱۲

لان قصة حديث صهيب غير قصة حديث بلال وان كان ابن عمر روى عنهما فاحتمل ان يكون سمع منهما جميعا **باب**
ماجاء ان التسبيح للرجال والتصفيق للنساء **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة **قال** قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء وفي الباب عن علي وسهل بن سعد وجابر وابي سعيد و
ابن عمر قال كنت اذا استاذنت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي سبح **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن
صحيح والعمل عليه عند اهل العلم وبه يقول احمد واسحاق **باب** ماجاء في كراهية التثاوب في الصلوة **حدثنا**
علي بن حجر انا اسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال التثاوب في الصلوة
من الشيطان فاذا تثاوب احدكم فليكظم ما استطاع وفي الباب عن ابي سعيد الخدري وجد عدي بن ثابت **قال** ابو عيسى حديث
ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم التثاوب في الصلوة قال ابراهيم اني لارد التثاؤب بالتنحنح **باب** ماجاء
ان صلوة القاعد على النصف من صلوة القائم **حدثنا** علي بن حجر نا عيسى بن يونس نا الحسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن
عمران بن حصين قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو افضل ومن صلاها
قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلاها نائما فله نصف اجر القاعد وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وانس والسائب **قال** ابو عيسى
حديث عمران بن حصين حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن ابراهيم بن طهمان بهذا الاسناد الا انه يقول عن عمران بن حصين

کیونکہ صہیب کی حدیث کا وہ قصہ نہیں جو بلال کی حدیث کا قصہ ہے اگرچہ ابن عمر دونوں سے روایت کرتا ہے پس احتمال ہے کہ ابن عمر نے دونوں
سے سنا ہوگا **باب** اس بیان میں کہ تسبیح مردوں کے لیے ہوا اور تالی عورتوں کے لیے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے
اسنے ابی صالح سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردوں کے لیے ہے[1] اور تالی عورتوں کے لیے اور اس باب
میں روایت ہے علی اور سہل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ کہا حضرت علی نے میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (داخل
ہونے کے لیے) اذن مانگتا تھا اس حالت میں کہ آپ نماز میں ہوتے تو آپ تسبیح کہتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور عمل اہل
علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** نماز میں جمائی کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر
نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اسنے اپنے باپ سے اسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز
میں جمائی لینا شیطان سے ہے سو جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لے تو چاہیے کہ حتے المقدور اسکو بند کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے
ابی سعید خدری اور عدی بن ثابت کے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نماز میں جمائی
لینے کو مکروہ جانا ہے کہا ابراہیم نے میں جمائی کو کھانسی سے رد کرتا ہوں۔ **باب** اس بیان میں کہ بیٹھنے والے کی نماز کھڑا ہونے والے
کی نماز سے نصف ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عبد اللہ
بن بریدہ سے اسنے عمران بن حصین سے کہا اسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کی بابت سوال کیا۔ جو بیٹھکر نماز پڑھتا ہے
سو فرمایا آپنے جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھے وہ سب سے افضل ہے اور جو شخص بیٹھکر پڑھے اسکے لیے کھڑا ہونے والے سے نصف
اجر ہے اور جو شخص لیٹ کر پڑھے پس اسکے لیے بیٹھنے والے سے نصف اجر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور انس
اور سائب سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے اور یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد
سے مروی ہے مگر یہ کہ وہ عمران بن حصین سے اس طرح سے روایت کرتا ہے

[1] یعنی احتمال ہے کہ ابن عمر نے صہیب اور بلال دونوں سے سنا ہوگا ۱۲

[2] یعنی جب امام نماز میں بھول جاوے تو مرد اسکو خبردار کرنے کے واسطے سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں پس اسکو اپنے امر کی اطلاع ہو جاویگی ۱۲

[3] کیونکہ یہ عموماً سستی اور بہت کھانے اور غلبہ نیند سے ہوا کرتی ہے۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ نماز کی قید کچھ خصوصیت کے واسطے نہیں
یہ تو ہر حالت میں مکروہ ہے اسکو حتے المقدور ہاتھ سے رد کرنا چاہیے ۱۲

قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة المريض فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب حدثنا بذلك هناد نا وكيع عن ابراهيم بن طهمان عن حسين المعلم بهذا الاسناد قال ابو عيسى لا نعلم احدا روى عن حسين المعلم نحو رواية ابراهيم بن طهمان وقد روى ابو اسامة وغير واحد عن حسين المعلم نحو رواية عيسى بن يونس ومعنى هذا الحديث عند بعض اهل العلم فى صلوة التطوع حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابى عدى عن اشعث بن عبد الملك عن الحسن قال ان شاء الرجل صلى صلوة التطوع قائما وجالسا ومضطجعا واختلف اهل العلم فى صلوة المريض اذا لم يستطع ان يصلى جالسا فقال بعض اهل العلم انه يصلى على جنبه الايمن وقال بعضهم يصلى مستلقيا على قفاه ورجلاه الى القبلة وقال سفيان الثورى فى هذا الحديث من صلى جالسا فله نصف اجر القائم قال هذا للصحيح ولمن ليس له عذر فاما من كان له عذر من مرض او غيره فصلى جالسا فله مثل اجر القائم وقد روى فى بعض الحديث مثل قول سفيان الثورى باب فى من يتطوع جالسا حدثنا الانصارى نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن السائب ابن يزيد عن المطلب بن ابى وداعة السهمى عن حفصة زوجة النبى صلى الله عليه وسلم انها قالت ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى سبحته قاعدا حتى كان قبل وفاته صلى الله عليه وسلم بعام فانه كان يصلى فى سبحته قاعدا ويقرأ بالسورة ويرتلها حتى تكون اطول من اطول منها وفى الباب عن ام سلمة وانس بن مالك قال ابو عيسى حديث حفصة حديث حسن صحيح

کہا اُسنے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کی نماز کی نسبت سوال کیا پس فرمایا آپ نے نماز پڑھ کھڑا ہو کر سو اگر تو طاقت نہین رکھتا تو بیٹھکر سو اگر تو طاقت نہین رکھتا تو پہلو پر حدیث کی ہے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہے وکیع نے ابراہیم بن طہمان نے اُسنے حسین معلم سے ساتھ اس اسناد کے کہا ابو عیسیٰ نے ہم نہین جانتے کہ کسی نے حسین معلم سے مثل روایت ابراہیم بن طہمان کے روایت کی ہو۔ اور ابو اسامہ اور کئی اور لوگون نے حسین معلم سے مثل روایت عیسےٰ بن یونس کی روایت کی ہے۔ اور مراد اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک نفلی نماز ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے اشعث بن عبد الملک سے اُسنے حسین سے کہا اُسنے اگر چاہے آدمی تو نفلی نماز مین کھڑا ہو کر اور بیٹھکر اور لیٹ کر پڑھے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ اُس بیمار کے حق مین جو بیٹھکر نماز پڑھنے کی طاقت نہین رکھتا۔ سو بعض اہل علم نے کہا ہے اپنی داہنی پہلو پر نماز پڑھے اور بعضون نے کہا ہے اپنی پیٹھ پر لیٹ کر نماز پڑھے اس حالت مین کہ پاؤن اُسکے قبلہ کی طرف ہون۔ اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث مین کہ جو شخص بیٹھکر نماز پڑھتا ہے پس اُس کے لیے نصف اجر کھڑے ہونے والے سے ہے۔ کہ یہ تندرست کے لیے ہے اور اُسکے لیے کہ جسکو کوئی عذر نہو۔ اور جس شخص کو بیماری وغیرہ کا کوئی عذر ہو اور بیٹھکر نماز پڑھتا ہو تو اُسکے واسطے کھڑے ہونے والے کے برابر اجر ہے۔ اور ایک حدیث مین مثل قول سفیان ثوری کے (بعض الفاظ) مروی ہین۔ باب اس بیان مین کہ جو شخص بیٹھکر نفل پڑھتا ہے۔ حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے سائب بن یزید سے اُسنے مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے اُسنے حفصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے یہ کہ کہا اُسنے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نفلی نماز بیٹھکر پڑھتے نہین دیکھا تاکہ (جب) آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو نفلی نماز بیٹھکر پڑھتے تھے اور سورت پڑھتے تھے اور آہستگی سے پڑھتے یہان تک کہ وہ لمبی صورتون سے بھی لمبی ہو جاتی اور اس باب مین روایت ہے ام سلمہ اور انس بن مالک سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث حفصہ کی حسن صحیح ہے

سلہ یعنے پہلی روایت کے سوال مین کوئی شبہ مذکور نہین اور اس روایت مین ہے۔ کہ بیمار کی نماز کی بابت سوال کیا۔ مگر احتمال ہے کہ عمران نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ سوال کیا ہو جیسا کہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب مختلف ہونے عنوان کے اسپر دال ہے پس پہلی حدیث تندرست کے حق مین ہوگی اسی واسطے اُسکے لیے ادنے حالت مین اجر کم ہوتا گیا برخلاف دوسری روایت کے کہ اسمین آپ نے ادنے حالت مین بھی اجر کم ہونے کا ذکر نہین فرمایا۔ اور کیونکر اجر کم ہو سکتا ہے حالانکہ بیماری کوئی اختیاری امر نہین ۱۲ منہ

سلہ۲ یعنے سورت کو اس قدر آہستہ اور ترتیل سے پڑھتے تھے کہ چھوٹی سورت بھی بسبب آہستہ پڑھنے کے لمبی سورتون سے بھی لمبی ہو جاتی ۱۲

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی من اللیل جالسا فاذا بقی من قراءتہ قدر ثلثین او اربعین آیۃ قام فقرأ ثم رکع ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک وروی عنہ انہ کان یصلی قاعدا فاذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرأ وھو قاعد رکع وسجد وھو قاعد قال احمد واسحاق والعمل علی کلا الحدیثین کانھما رأیا کلا الحدیثین صحیحا معمولا بھما **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک عن ابی النضر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلثین او اربعین آیۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم انا خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ قال سالتھا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ قالت کان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرأ وھو جالس رکع وسجد وھو جالس **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاسمع بکاء الصبی فی الصلوۃ فاخفف **حدثنا** قتیبۃ نا مروان بن معاویۃ الفزاری عن حمید عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ انی لاسمع بکاء الصبی وانا فی الصلوۃ فاخفف مخافۃ ان تفتتن امہ وفی الباب عن ابی قتادۃ وابی سعید وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح

اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت رات میں بیٹھکر نماز پڑھتے تھے پس جب آپ کی قراءت سے تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی ہوتیں تو کھڑے ہو جاتے پس پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں اسیطرح کرتے اور مروی ہے آنحضرت سے کہ آنحضرت بیٹھکر نماز پڑھتے پس جب قراءت پڑھتے اُس حالت میں کہ کھڑے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی اسی حالت میں یعنی کھڑے ہوئے کرتے اور جب قراءت پڑھتے اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی اسی حالت میں یعنے بیٹھے ہوئے کرتے کہا امام احمد اور اسحٰق نے اور عمل ان دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان دونوں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیح اور معمول بہا جانا ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی النضر سے اُنہنے ابی سلمہ سے اُنہنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تھے پس قراءت پڑھتے تھے اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے پس جب آپ کی قراءت سے تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی ہوتیں تو کھڑے ہو کر قراءت پڑھتے پھر رکوع کرتے اور سجود کرتے پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو خالد حذاء نے عبد اللہ بن شقیق سے اُنہنے عائشہ سے کہا عبد اللہ نے میں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت کی نفلی نماز کا حال پوچھا کہا حضرت عائشہ نے بہت رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے تھے اور بہت رات بیٹھکر پڑھتے پس جب قراءت پڑھتے اُس حالت میں کہ کھڑے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہوئے ہی کرتے اور جب قراءت پڑھتے اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی بیٹھے ہوئے ہی کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں البتہ نماز میں لڑکے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کرتا ہوں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے اُنہنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ میں اُس حالت میں کہ نماز میں ہوتا ہوں اور لڑکے کا رونا سنتا ہوں پس میں نماز میں تخفیف کرتا ہوں اس خوف سے کہ اُسکی ماں فتنہ میں پڑ جائیگی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے

ف حضرت کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور ظاہر ہے کہ عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اُسکا رونا اُسپر نہایت شاق ہو تو اسواسطے آنحضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتیں نماز سے اپنی اولاد کا رونا سنکر بیقرار ہو کر کہیں نماز نہ توڑ دیں یا جماعت کا آنا چھوڑ دیں اور قسطلانی میں ہے کہ ابن ابی شیبہ نے ابن ثابت سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے پہلی رکعت میں ساٹھ آیتیں پڑھیں تو ایک لڑکے کا رونا آپنے سن لیا پھر دوسری رکعت میں آپنے صرف تین ہی پڑھیں انتہی اس سے معلوم ہوا کہ امام پر مقتدیوں کی رعایت کرنا لازم ہے اور اس حدیث سے شافعی نے دلیل پکڑی ہے کہ جب امام رکوع میں ہو تو معلوم کرے کہ کوئی شخص نماز میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکی انتظاری کرے تاکہ وہ بھی فضیلت رکعت پا لیوے اسلیے کہ جب دنیا کی حاجت کے لیے مقتدیوں کی رعایت سے واسطے نماز میں اختصار کرنا جائز ہوا تو عبادات میں رعایت بطریق اولیٰ جائز ہوگا یہی قول ہے شعبی اور حسن اور ابن ابی لیلیٰ کا اور کہا امام ابو حنیفہ رحمہ نے میں ایسے آدمی پر شرک کا خوف کرتا ہوں اور کہا امام مالک رحمہ نے کسیکی انتظاری نہ کرے اسلیے کہ پچھلے لوگ اس کام سے تکلیف پاوینگے اور امام احمد اور اسحٰق نے کہا ہے اسقدر انتظاری کرے کہ پچھلے لوگوں پر مشقت نہ ہو۔ مترجم یہ قول قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اس صورت میں دونوں جہتوں میں تکلیف محافظت ہو جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب

باب ما جاء لا تقبل صلوة الحائض الا بخمار **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن قتادة عن ابن سيرين عن صفية ابنة الحارث عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة الحائض الا بخمار وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن والعمل عليه عند اهل العلم ان المرأة اذا ادركت فصلت وشيء من شعرها مكشوف لا تجوز صلاتها وهو قول الشافعي قال لا تجوز صلاة المرأة وشيء من جسدها مكشوف قال الشافعي وقد قيل ان كان ظهر قدميها مكشوفا فصلاتها جائزة **باب** ما جاء في كراهية السدل في الصلوة **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن عسل بن سفيان عن عطاء عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السدل في الصلوة وفي الباب عن ابي جحيفة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة لا نعرفه من حديث عطاء عن ابي هريرة مرفوعا الا من حديث عسل بن سفيان وقد اختلف اهل العلم في السدل في الصلاة فكره بعضهم السدل في الصلاة وقالوا هكذا تصنع اليهود وقال بعضهم انما كره السدل في الصلوة اذا لم يكن عليه الا ثوب واحد فاما اذا سدل على القميص فلا بأس وهو قول احمد وكره ابن المبارك السدل في الصلوة **باب** ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلوة **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي الاحوص عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم الى الصلوة فلا يمسح الحصا فان الرحمة تواجهه **حدثنا** حسين بن حريث نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن معيقيب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مسح الحصى في الصلوة فقال ان كنت لا بد فاعلا فمرة واحدة

باب سوائے اوڑھنی پہنے کے بالغہ عورت کی نماز قبول نہین ہوتی **حدیث** کی ہمسے ہنادنے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے صفیہ بنت حارث سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالغہ عورت کی نماز سوائے اوڑھنی کے قبول نہین ہوتی۔ اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جب عورت بالغ ہوجاوے اور نماز پڑھے اُس حالت مین کہ کوئی چیز اُسکے بالون سے ننگی ہو تو اُسکی نماز جائز نہین ہوتی اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ کہا امام شافعی نے نہین درست ہوتی نماز عورت کی اُس حالت مین کہ کوئی چیز اُسکی جسم کی ننگی ہو۔ کہا امام شافعی رحمہ نے اگر اُسکے پاؤن کی پیٹھ ننگی ہو تو نماز اُسکی جائز ہے۔ **باب** نماز مین سدل کی کراہیت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہنادنے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عسل بن سفیان سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین سدل[1] کرنے سے منع کیا ہے۔ اور اِس باب مین روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا ابو عیسےٰ نے ہم ابی ہریرہ کی حدیث کو جو عطاء کے واسطہ سے ابوہریرہ سے مرفوعًا مروی ہے نہین پہچانتے مگر حدیث عسل بن سفیان سے اور اہل علم نے نماز مین سدل کرنے مین اختلاف کیا ہے۔ پس بعض نے انمین سے نماز مین سدل کرنے کو مکروہ جانا ہے اور کہا ہے کہ اسیطرح یہود کرتے ہین۔ اور کہا بعض نے سدل نماز مین اُسوقت مکروہ ہے جب اُسپر سوائے ایک کپڑے کے کوئی اور کپڑا نہو پس اگر قمیص پر سدل کرے تو کچھ خوف نہین اور یہ قول امام احمد کا ہے اور ابن مبارک نے نماز مین سدل کرنے کو مکروہ جانا ہے **باب** نماز مین کنکر کے صاف کرنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابو الاحوص سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی تم مین سے نماز کی طرف کھڑا ہو تو کنکر کو نہ صاف کرے اُسکا مقابلہ کر رہی ہے رحمت[2] **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے معیقیب سے کہا اُسنے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین کنکر صاف کرنے سے سوال کیا پس فرمایا آپ نے اگر تجھے ضرور ہی کرنا ہے تو ایک مرتبہ کر

[1] سدل یہ ہے کہ کپڑا ایسے طور سے پہننا جو تمام بدن پر آجاوے اور ہاتھ اندر ہی رہین پس اُسی حالت مین رکوع اور سجود کرے اور یہ سدل قمیص وغیرہ تمام کپڑون مین ہوتا ہے اور بعض نے سدل کے یہ معنے بیان کیے ہین کہ تہ بند کو سر پر رکھنا اور اُسکے دونون کونون کو دائین بائین لٹکا دینا اس طورسے کہ کاندھون پر نہ ہو ١٢ کذا فی مجمع البحار۔

[2] یعنے ایسی بڑی نعمت کے مقابلہ مین فعل حقیر کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ١٢

قال ابو عیسی ھذا حدیث صحیح وفی الباب عن علی بن ابی طالب وحذیفة وجابر بن عبد اللہ ومعیقیب **قال** ابو عیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ المسح فی الصلوۃ وقال ان کنت لابد فاعلا فمرۃ واحدۃ کانہ روی عنہ رخصۃ فی المرۃ الواحدۃ والعمل علی ھذا عند اھل العلم **باب** ماجاء فی کراھیة النفخ فی الصلوۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا عباد بن العوام نا میمون ابو حمزۃ عن ابی صالح مولی طلحۃ عن ام سلمۃ قالت رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجھک قال احمد بن منیع کرہ عباد النفخ فی الصلوۃ وقال ان نفخ لم یقطع صلاتہ قال احمد بن منیع وبہ ناخذ **قال** ابو عیسی وروی بعضھم عن ابی حمزۃ ھذا الحدیث وقال مولی لنا یقال لہ رباح **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی نا حماد بن زید عن میمون ابی حمزۃ بھذا الاسناد نحوہ وقال غلام لنا یقال لہ رباح **قال** ابو عیسی وحدیث ام سلمۃ اسنادہ لیس بذاک ومیمون ابو حمزۃ قد ضعفہ بعض اھل العلم واختلف اھل العلم فی النفخ فی الصلوۃ فقال بعضھم ان نفخ فی الصلاۃ استقبل الصلوۃ وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وقال بعضھم یکرہ النفخ فی الصلوۃ وان نفخ فی صلوتہ لم تفسد صلوتہ وھو قول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی النھی عن الاختصار فی الصلوۃ **حدثنا** ابو کریب نا ابو اسامۃ عن ھشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی الرجل مختصرا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وقد کرہ قوم من اھل العلم الاختصار فی الصلوۃ والاختصار ھو ان یضع الرجل یدہ علی خاصرتہ فی الصلاۃ وکرہ بعضھم ان یمشی الرجل مختصرا ویروی ان ابلیس اذا مشی یمشی مختصرا **باب** ماجاء فی کراھیة کف الشعر فی الصلوۃ **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الرزاق انا ابن جریج عن عمران بن موسی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ

کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبد اللہ اور معیقیب سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے نماز میں صاف کرنا مکروہ جانا ہے اور فرمایا ہے اگر تجھی ضرور ہی کرنا ہے تو ایک مرتبہ کر گویا کہ آپ سے ایکبار صاف کرنے میں رخصت مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** نماز میں پھونکنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبادہ بن عوام نے کہا حدیث کی ہم سے میمون یعنی ابو حمزہ نے ابی صالح سے یعنے طلحہ کے غلام سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا اُسکا نام افلح تھا جب وہ سجدہ کرتا تو پھونکتا پس فرمایا آپ نے اے افلح خاک آلودہ ہو مونہہ تیرا۔ کہا احمد بن منیع نے عبادہ نے نماز میں پھونکنا مکروہ سمجھا ہے اور کہا ہے کہ اگر کوئی شخص پھونکے تو اُسکی نماز قطع نہیں ہوتی۔ کہا احمد بن منیع نے اور ساتھ اسی کے ہم تمسک کرتے ہیں کہا ابو عیسٰے نے اور بعض نے یہ حدیث ابی حمزہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمارا غلام تھا کہ جسکا نام رباح تھا۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے میمون یعنے ابی حمزہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور کہا وہ ہمارا غلام تھا کہ جسکا نام رباح تھا۔ کہا ابو عیسٰے نے حدیث ام سلمہ کی اسناد قوی نہیں اور میمون یعنے ابو حمزہ کو بعض اہل علم نے ضعیف کیا ہے اور اہل علم نے نماز کے اندر پھونکنے میں اختلاف کیا ہے پس کہا بعض نے اگر پھونکے نماز میں تو نئے سرے نماز شروع کرے اور یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا ہے بعض نے نماز میں پھونکنا مکروہ ہے اور اگر نماز کے اندر پھونکے تو نماز اُسکی فاسد نہیں ہوئی اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا **باب** نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کے ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھے۔ اور اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے نماز میں اختصار کرنا مکروہ جانا ہے اور اختصار یہ ہے کہ آدمی اپنی کمر پر نماز میں ہاتھ رکھے۔ اور بعض نے کمر پر ہاتھ رکھکر چلنے کو بھی مکروہ جانا ہے اور مروی ہے کہ جب ابلیس چلتا ہے تو کمر پر ہاتھ رکھکر چلتا ہے۔ **باب** نماز میں بالوں کے باندھنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یحیٰے بن موسٰے نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عمران بن موسٰے سے اُسنے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی رافع سے ہے

[1] نماز میں پھونکنا ہے ایسے طور سے کہ ناک سے ہوا نکلے کہ جس سے اُس کے ناک کی آواز سنائی دے ۱۲

عن ابی رافع انه مر بالحسن بن علی وهو یصلی وقد عقص ضفرته فی قفاه فحلها فالتفت الیه الحسن مغضبا فقال اقبل علی صلاتك ولا تغضب فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك كفل الشیطن وفی الباب عن ام سلمة وعبد الله بن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابی رافع حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم كرهوا ان یصلی الرجل وهو معقوص شعره وعمران بن موسی هو القرشی المكی وهو اخو ایوب بن موسی **باب** ما جاء فی التخشع فی الصلوة **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا لیث بن سعد نا عبد ربه بن سعید عن عمران بن ابی انس عن عبد الله بن نافع بن العمیاء عن ربیعة بن الحارث عن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوة مثنی مثنی تشهد فی كل ركعتین وتخشع وتضرع وتمسكن وتقنع یدیك یقول ترفعهما الی ربك مستقبلا ببطونهما وجهك وتقول یا رب یا رب ومن لم یفعل ذلك فهو كذا وكذا **قال** ابو عیسی وقال غیر ابن المبارك فی هذا الحدیث ومن لم یفعل ذلك فهو خداج **قال** ابو عیسی سمعت محمد بن اسمعیل یقول روی شعبة هذا الحدیث عن عبد ربه بن سعید فاخطأ فی مواضع فقال عن انس بن ابی انیس وهو عمران بن ابی انس وقال عن عبد الله بن الحارث وانما هو عبد الله بن نافع بن العمیاء عن ربیعة بن الحارث وقال شعبة عن عبد الله بن الحارث عن المطلب عن النبی صلی الله علیه وسلم وانما هو عن ربیعة بن الحارث بن عبد المطلب عن الفضل بن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال محمد وحدیث اللیث بن سعد اصح من حدیث شعبة **باب** ما جاء فی كراهیة التشبیك بین الاصابع فی الصلوة **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن رجل عن كعب بن عجرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضأ احدكم فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبكن بین اصابعه فانه فی صلاة

اُسنے ابی رافع سے کہ وہ حسن بن علیؓ کے پاس گزرا اسحالت مین کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسنے اپنے بالون کو گدی کے اوپر باندھی ہوا تھا۔ پس ابو رافع نے اُنکو کھولا سو اُسکی طرف امام حسن نے غصے سے تفکر کی پس کہا ابو رافع نے اپنی نماز مین چلا جا اور غصّے نہ ہو کیونکہ مینے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے یہ حصہ شیطان کا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی رافع کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے انہون نے مکروہ جانا ہے کہ آدمی نماز پڑھے اس حالت مین کہ اُسکے بال باندہے ہوئے ہون اور عمران بن موسیٰ وہ قرشی مکی ہے اور یہ بھائی ایوب بن موسے کا ہے **باب** نماز مین خشوع کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے کہا حدیث کی ہمنے عبد ربہ بن سعید نے عمران بن ابی انس سے اُسنے عبداللہ بن نافع بن عمیا سے اُسنے ربیعہ بن حارث سے اُسنے فضل بن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے نماز وہ دو رکعت ہے ہر دو رکعتون مین تشہد ہے اور خشوع اور عاجزی اور مسکینی اور اُٹھانا دونون ہاتھون کا اپنے رب کی طرف اُس حالت مین کہ تلوے اُن ہاتھون کے اپنے مونہہ کی طرف ہون اور کہے تو اے رب میرے اے رب میرے اور جسنے اس طرح نہین کیا وہ ایسا ویسا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا غیر ابن مبارک نے اس حدیث مین جس شخص نے اسطرح نہین کیا تو وہ ناقص ہے کہا ابو عیسیٰ نے مینے محمد بن اسمٰعیل سے سُنا ہے کہ کہا شعبہ نے یہ حدیث عبد ربہ بن سعید سے روایت کی ہے اور کئی جگہہ مین اُسنے خطا کیا ہے اُسنے روایت کی ہے انس بن انیس سے حالانکہ وہ عمران بن ابی انیس ہے اور اُسنے روایت کی ہے عبداللہ بن حارث سے حالانکہ یہ روایت بواسطہ عبداللہ بن نافع بن عمیا ربیعہ بن حارث سے مروی ہے اور کہا ہے شعبہ نے یہ روایت عبداللہ بن حارث سے ہے اُسنے روایت کی مطلب سے اُسنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ یہ روایت ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے ہے اُسنے روایت کی فضل بن عباس سے اُسنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا محمد نے اور حدیث لیث بن سعد کی شعبہ کی حدیث سے بہت صحیح ہے۔ **باب** نماز مین درمیان انگلیون کے پنجہ ڈالنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے کعب بن عجرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم مین سے وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف قصد کرکے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیون مین پنجہ نہ ڈالے۔ اسلیے کہ وہ نماز مین ہے

قال ابو عیسی حدیث کعب بن عجرۃ رواہ غیر واحد عن ابن عجلان مثل حدیث اللیث وروی شریک عن محمد بن عجلان عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث وحدیث شریک غیر محفوظ **باب ماجاء فی طول القیام فی الصلوۃ حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصلوۃ افضل قال طول القنوت وفی الباب عن عبد اللہ بن حبشی وانس بن مالک **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر بن عبد اللہ **باب ماجاء فی کثرۃ الرکوع والسجود حدثنا** ابو عمار نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی قال حدثنی الولید بن ھشام المعیطی قال حدثنی معدان بن طلحۃ الیعمری قال لقیت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ دُلّنی علی عمل ینفعنی اللہ بہ ویُدخلنی اللہ الجنۃ فسکت عنی ملیا ثم التفت الیّ فقال علیک بالسجود فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن عبد یسجد للہ سجدۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحطّ عنہ بہا خطیئۃ قال معدان فلقیت ابا الدرداء فسالتہ عما سالت عنہ ثوبان فقال علیک بالسجود فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن عبد یسجد للہ سجدۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی فاطمۃ **قال** ابو عیسی حدیث ثوبان وابی الدرداء فی کثرۃ الرکوع والسجود حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی ھذا فقال بعضھم طول القیام فی الصلوۃ افضل من کثرۃ الرکوع والسجود وقال بعضھم کثرۃ الرکوع والسجود افضل من طول القیام وقال احمد بن حنبل قد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا حدیثان ولم یقض فیہ بشیء وقال اسحاق اما بالنھار فکثرۃ الرکوع والسجود

کہا ابو عیسےٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی روایت کیا ہے اسکو کئی اور لوگوں نے بھی ابن عجلان سے مثل حدیث لیث کے۔ اور روایت کی ہے شریک نے محمد بن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی۔ اور حدیث شریک کی محفوظ نہین ہے۔ **باب** نماز مین لمبا قیام کرنے کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے۔ فرمایا آپ نے لمبا قیام کرنا۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن حبشی اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے۔ **باب** بہت رکوع اور سجود کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہم سے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی نے کہا اُسنے حدیث کی مجھے ولید بن ہشام معیطی نے کہا حدیث کی مجھے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا اُسنے مین ثوبان یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام سے ملا۔ پس مینے اُسسے کہا مجھے کوئی ایسا امر بتلا جس سے مجھے اللہ تعالےٰ نفع دے اور جنت مین داخل کرے سو وہ میری طرف سے تھوڑی سی دیر چپ کر رہا پھر اُسنے میری طرف توجہ کی۔ اور کہنے لگا بہت سجدون کو لازم پکڑ کیونکہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے جو بندہ اللہ تعالےٰ کے واسطے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور بسبب اُسکے ایک گناہ اُس سے دور کرتا ہے کہا معدان نے پھر مین ابا الدرداء سے ملا پس اُس سے بھی وہی سوال کیا جسکی بابت ثوبان سے سوال کیا گیا تھا پس اُسنے بھی کہا بہت سجدون کو لازم پکڑ کیونکہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو بندہ اللہ تعالےٰ کے واسطے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور بسبب اُسکے ایک گناہ اُس سے دور کرتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی فاطمہ سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ثوبان اور ابی الدرداء کی جو کثرت رکوع اور سجود مین ہے حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے۔ سو بعض نے کہا ہے کہ نماز مین لمبا قیام کرنا کثرت رکوع اور سجود سے افضل ہے۔ اور کہا بعض نے رکوع اور سجود بہت کرنا لمبا قیام کرنے سے افضل ہے۔ اور کہا احمد بن حنبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین دو نو قسم کی حدیثین مروی ہین اور اسمین کوئی فیصلہ نہین ہوا۔ اور کہا اسحاق نے بہرحال دن مین تو کثرت رکوع اور سجود ہی افضل ہے۔

ف۱ یعنی اگر کسی آدمی نے وظیفہ مقرر کیا ہے کہ مثلاً مین ہر روز ایک پارہ کلام اللہ کا پڑھونگا تو اسی صورت مین کثرت رکوع اور سجود کی میرے نزدیک بہت پسند ہے کیونکہ ہر حالت مین اُسنے اُتنا ہی پڑھنا ہے جسقدر اُسنے وظیفہ مقرر کیا ہے خواہ زیادہ قیام تو اُسکا ہونا ہی نہین پس اس صورت مین اگر زیادہ رکوع سجود ہو جائین تو زیادہ ثواب پاویگا ۱۲

واما باللیل فطول القیام الا ان یکون الرجل له جزء باللیل یاتی علیه فکثرۃ الرکوع والسجود فی هذا احب الیّ لانه یاتی علی جزئه وقد ربح کثرۃ الرکوع والسجود قال ابوعیسی وانما قال اسحاق هذا لانه کذا وصف صلوۃ النبی صلی الله علیه وسلم باللیل ووصف طول القیام واما بالنهار فلم توصف من صلاته من طول القیام ما وصف باللیل باب ماجاء فی قتل الاسودین فی الصلوۃ حدثنا علی بن حجر انا اسماعیل بن علیة عن علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن ضمضم بن جوس عن ابی هریرۃ قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الاسودین فی الصلوۃ الحیة والعقرب وفی الباب عن ابن عباس وابی رافع قال ابوعیسی حدیث ابی هریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وبه یقول احمد واسحاق وکره بعض اهل العلم قتل الحیة والعقرب فی الصلوۃ قال ابراهیم ان فی الصلوۃ لشغلا والقول الاول اصح باب ماجاء فی سجدتی السهو قبل السلام حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله بن بحینة الاسدی حلیف بنی عبد المطلب ان النبی صلی الله علیه وسلم قام فی صلوۃ الظهر وعلیه جلوس فلما اتم صلوته سجد سجدتین یکبر فی کل سجدۃ وهو جالس قبل ان یسلم وسجدها الناس معه مکان ما نسی من الجلوس وفی الباب عن عبد الرحمن بن عوف حدثنا محمد بن بشار نا عبد الاعلی وابو داود قالا نا هشام عن یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن ابراهیم ان اباهریرۃ والسائب القاری کانا یسجدان سجدتی السهو قبل التسلیم قال ابوعیسی حدیث ابن بحینة حدیث حسن والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول الشافعی یری سجود السهو کله قبل التسلیم ویقول هذا الناسخ لغیره من الاحادیث ویذکر ان آخر فعل النبی صلی الله علیه وسلم کان علی هذا وقال احمد واسحاق اذا قام الرجل فی الرکعتین فانه یسجد سجدتی السهو قبل السلام

اور رات میں لمبا قیام کرنا مگر یہ کہ رات میں کسی آدمی کا کوئی وظیفہ مقرر ہو جو اوسکو وہ ادا کرتا ہو۔ تو اس صورت میں میرے نزدیک کثرت رکوع اور سجود کی پسند ہے کیونکہ وہ اپنے وظیفہ کو ادا کرتا ہے اور کثرت رکوع اور سجود میں نفع پایا ہے۔ کہا ابوعیسٰی نے اسحاق نے یہ بات اسلیے کہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی ایسی وصف کی گئی ہے۔ اور لمبا قیام کرنے کی وصف کی گئی ہے۔ اور دن میں آپکی نماز میں لمبا قیام کرنے سے اسقدر صفت نہیں کی گئی، جسقدر کہ رات میں کی گئی ہے۔ **باب** نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن علیہ نے علی بن مبارک سے اُسنے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے ضمضم بن جوس سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے دو سیاہوں کے نماز میں یعنے سانپ اور بچھو۔ اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی رافع سے۔ کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے۔ اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور بعض اہل علم نے نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔ کہا ابراہیم نے نماز میں البتہ شغل ہے۔ اور پہلا قول سب کے نزدیک صحیح ہے **باب** سلام سے پہلے سجدہ سہو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عبد الرحمان اعرج سے اُسنے عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے جو بنی عبد المطلب کے ہم سوگندے ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہوئے اور آپ کو التحیات میں بیٹھنا تھا سو جب اپنی نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کیے ہر ایک سجدے میں سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ وہ دونوں سجدے کیے بدلے اُسکے کہ تشہد میں بیٹھنا بھول گئے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمٰن بن عوف سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلٰی اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ہشام نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے یہ کہ ابو ہریرہ اور سائب قاری دونوں سلام سے پہلے سجدے سہو کے کیا کرتے تھے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ تمام سجدے سہو کے قبل سلام کے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور حدیثوں کی ناسخ ہے۔ اور ذکر کرتے ہیں امام شافعی کہ آخر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی پر ہا ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے جب آدمی دو رکعتوں میں کھڑا ہو تو دو سجدے سہو کے سلام پھیرنے سے پہلے کرے

على حديث ابن بحينة وعبد الله بن بحينة هو عبد الله بن مالك بن بحينة مالك ابوه وبحينة امه هكذا اخبرني اسحاق بن منصور عن علي بن المديني **قال** ابو عيسى واختلف اهل العلم في سجدتي السهو متى يسجدهما الرجل قبل السلام او بعده فرأى بعضهم ان يسجدهما بعد السلام وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال بعضهم يسجدهما قبل السلام وهو قول اكثر الفقهاء من اهل المدينة مثل يحيى بن سعيد وربيعة وغيرهما وبه يقول الشافعي وقال بعضهم اذا كانت زيادة في الصلوة فبعد السلام واذا كان نقصانا فقبل السلام وهو قول مالك بن انس وقال احمد ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في سجدتي السهو فليستعمل كل على جهته يرى اذا قام في الركعتين على حديث ابن بحينة فانه يسجدهما قبل السلام واذا صلى الظهر خمسا فانه يسجدهما بعد السلام واذا سلم في الركعتين من الظهر والعصر فانه يسجدهما بعد السلام وكل يستعمل على جهته وكل سهو ليس فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ذكر فان سجدتي السهو فيه قبل السلام وقال اسحاق نحوه قول احمد في هذا كله الا انه قال كل سهو ليس فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ذكر فان كانت زيادة في الصلوة يسجدهما بعد السلام وان كان نقصانا يسجدهما قبل السلام **باب** ماجاء في سجدتي السهو بعد السلام والكلام **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الرحمن بن مهدي نا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له أزيد في الصلوة ام نسيت فسجد سجدتين بعد ما سلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد سجدتي السهو بعد الكلام وفي الباب عن معاوية وعبد الله بن جعفر وابي هريرة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم سجدهما بعد السلام

موافق حدیث ابن بحینہ کے۔ اور عبداللہ بحینہ وہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ہے مالک اسکا باپ ہے اور بحینہ اسکی ماں ہے۔ اسی طرح مجھے اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے خبر دی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اہل علم نے سجدہ سہو مین اختلاف کیا ہے کہ کب آدمی سجدہ کرے کیا قبل سلام کے یا بعد اسکے۔ سو بعض کا مذہب ہے کہ بعد سلام کے سجدہ کرے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور کہا بعض نے قبل سلام کے سجدہ کرے۔ اور یہ قول ہے اکثر فقہاء اہل مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ کے اور یہی کہتا ہے امام شافعی اور کہا بعض نے جب نماز مین کچھ زیادہ واقع ہو تو بعد سلام کے سجدہ کرے۔ اور جب کوئی نقصان واقع ہو تو قبل سلام کے۔ اور یہ قول ہے مالک بن انس کا۔ اور کہا امام احمد نے جو روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو مین مروی ہے۔ پس ہر ایک اپنی جگہہ پر استعمال کیجائے یعنے جب دو رکعتون مین کھڑا ہو موافق حدیث ابن بحینہ کے تو وہ قبل سلام کے سجدے کرے۔ اور جب ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لے تو وہ سجدے بعد سلام کے کرے۔ اور جب ظہر اور عصر کی دو رکعتون مین سلام پھیرے تو وہ سجدے بعد سلام کے کرے اور ہر ایک حدیث کو اپنی جگہہ پر استعمال کرے۔ اور جس سہو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین ذکر نہین ہے تو سجدے سہو کے اسمین قبل سلام کے ہین۔ اور کہا اسحاق نے اس تمام مسئلہ مین مثل قول امام احمد کے۔ مگر یہ کہ کہا اُسنے ہر سہو کہ جس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین۔ پس اگر وہ سہو نماز مین کچھ زیادتی ہے تو وہ سجدے سہو کے بعد سلام کے کرے۔ اور اگر کچھ نقصان ہو تو وہ سجدے قبل سلام کے کرے۔ **باب** اس بیان مین کہ سجدے سہو کے بعد سلام اور کلام[1] کے ہین۔ **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمان بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حکم سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین۔ پس آپ سے کسی نے کہا کیا نماز مین کچھ زیادتی ہو گئی ہے۔ یا آپ بھول گئے ہین پھر آپ نے بعد سلام پھیرنے کے دو سجدے کیے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبداللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کلام کے دو سجدے کیے۔ اور اس باب مین روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سجدے بعد سلام کے کیے

[1] کلام سے وہ کلام ہے جو سہو سے ہو یعنی نمازی کے گمان مین یہ تھا کہ نماز تمام ہو چکی ہے حالانکہ واقع مین اُسکی نماز کا کچھ حصہ باقی رہتا ہو اور قرینہ اسمعنی پر خود قصہ حدیث کا ہے اور جسنے یہ سمجھا ہے کہ مراد کلام سے وہ کلام ہے جو عمداً کسی حاجت کے واسطے ہو اُسنے خطا کیا ہے فافہم ۱۲

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه ايوب وغير واحد عن ابن سيرين وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا صلى الرجل الظهر خمسا فصلاته جائزة وسجد سجدتي السهو وان لم يجلس في الرابعة وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعضهم اذا صلى الظهر خمسا ولم يقعد في الرابعة مقدار التشهد فسدت صلوته وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة **باب** ماجاء في التشهد في سجدتي السهو **حدثنا** محمد بن يحيى نا محمد بن عبد الله الانصاري قال اخبرني اشعث عن ابن سيرين عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسهى فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وروى ابن سيرين عن ابي المهلب وهو عم ابي قلابة غير هذا الحديث وروى محمد هذا الحديث عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي المهلب وابو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال ايضا معاوية ابن عمرو وقد روى عبد الوهاب الثقفي وهشيم وغير واحد هذا الحديث عن خالد الحذاء عن ابي قلابة بطوله وهو حديث عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم سلم في ثلاث ركعات من العصر فقام رجل يقال له الخرباق واختلف اهل العلم في التشهد في سجدتي السهو فقال بعضهم يتشهد فيهما ويسلم وقال بعضهم ليس فيهما تشهد وتسليم واذا سجدهما قبل التسليم لم يتشهد وهو قول احمد واسحاق قالا اذا سجد سجدتي السهو قبل السلام لم يتشهد **باب** فيمن يشك في الزيادة والنقصان **حدثنا** احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم نا هشام الدستوائي عن يحيى ابن ابي كثير عن عياض بن هلال قال قلت لابي سعيد احدنا يصلي فلا يدري كيف صلى فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلم يدر كيف صلى فليسجد سجدتين وهو جالس وفي الباب عن عثمان وابن مسعود وعائشة وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن وقد روي هذا الحديث عن ابي سعيد من غير هذا الوجه وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا شك احدكم في الواحدة والثنتين فليجعلها واحدة

کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو ایوب اور کئی اور لوگوں نے ابن سیرین سے۔ اور حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہا انھوں نے جب کوئی مرد ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھے تو نماز اسکی جائز ہے اور سہو کے دو سجدے کرے اگرچہ چوتھی رکعت میں نہ بیٹھے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے جب ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھے چوتھی رکعت میں مقدار تشہد کے نہ بیٹھے تو نماز اسکی فاسد ہوجاتی ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔ **باب** سہو کے سجدوں میں تشہد کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا خبر دی مجھے اشعث نے ابن سیرین سے اُنھوں نے خالد خذاء سے اُنھوں نے ابی قلابہ سے اُنھوں نے ابی المہلب سے اُنھوں نے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور بھول گئے پس سجدے سہو کے کیے پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کی ہے ابن سیرین نے ابی المہلب سے (اور یہ ابی قلابہ کا چچا ہے) سوا اس حدیث کے اور روایت کی ہے یہ حدیث محمد نے خالد الخذاء سے اُنھوں نے ابی قلابہ سے اُنھوں نے ابی المہلب سے اور ابو المہلب کا نام عبد الرحمٰن بن عمرو ہے اور اسکو معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبد الوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی اور لوگوں نے خالد خذاء سے اُنھوں نے ابی قلابہ سے طوالت سے۔ اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی تیسری رکعت میں تھے اور ایک مرد کھڑا ہوا جسکا نام خرباق تھا۔ اور اہل علم نے سہو کے سجدوں میں تشہد کا اختلاف کیا ہے۔ پس کہا بعض نے انمیں تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور کہا بعض نے انمیں تشہد اور سلام نہیں ہے۔ اور جب قبل سلام کے سجدے کرے تو تشہد نہ پڑھے اور یہ قول امام احمد اور اسحٰق کا ہے کہا ان دونوں نے جب سلام سے پہلے سجدے سہو کے کرے تو تشہد میں نہ بیٹھے **باب** اُس شخص کے بیان میں جسکو زیادتی اور نقصان میں شک ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنھوں نے عیاض بن ہلال سے کہا اُنھوں نے میں نے ابی سعید سے کہا کوئی شخص ہم میں سے نماز پڑھتا ہے تو نہیں جانتا کہ کسقدر اُسنے نماز پڑھی ہے پس کہا اُنھوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے اور نہ جانے کہ کسقدر اُسنے پڑھی ہے تو چاہیے کہ دو سجدے کرے اُسی حالت میں کہ بیٹھا ہوا ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابوہریرہ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے۔ اور یہ حدیث ابی سعید سے سوا اس وجہ کے بھی مروی ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی تم میں سے ایک اور دو میں شک کرے تو اسکو ایک ہی

واذا شك فی الاثنتین والثلاث فلیجعلها اثنتین ویسجد فی ذلك سجدتین قبل ان یسلم والعمل علی هذا عند اصحابنا وقال بعض اهل العلم اذا شك فی صلاته فلم یدر كم صلی فلیعد **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یاتی احدكم فی صلوته فیلبس علیه حتی لا یدری كم صلی فاذا وجد ذلك احدكم فلیسجد سجدتین وهو جالس **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا ابرهیم بن سعد قال حدثنی محمد بن اسحاق عن مكحول عن كریب عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا سهی احدكم فی صلاته فلم یدر واحدة صلی او ثنتین فلیبن علی واحدة فان لم یدر ثنتین صلی او ثلاثا فلیبن علی ثنتین فان لم یدر ثلاثا صلی او اربعا فلیبن علی ثلاث ولیسجد سجدتین قبل ان یسلم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن عبد الرحمن بن عوف من غیر هذا الوجه رواه الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی الرجل یسلم فی الركعتین من الظهر والعصر **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن ایوب بن ابی تمیمة وهو السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم انصرف من اثنتین فقال له ذو الیدین اقصرت الصلوة ام نسیت یا رسول الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم اصدق ذو الیدین فقال الناس نعم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی اثنتین اخریین ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم كبر فرفع ثم سجد مثل سجوده او اطول وفی الباب عن عمران بن حصین وابن عمر وذی الیدین

اور جب دو اور تین میں شک کرے تو اُسکو دو بنالے اور اس صورت میں سلام سے پہلے دو سجدے کرے اور عمل ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی پر ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب کوئی اپنی نماز میں شک کرے پس نہ جانے کہ کسقدر اُسنے نماز پڑھی ہو تو چاہیے کہ اعادہ کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ بیشک شیطان ایک تمہارے کے پاس نماز کی حالت میں آتا ہے پس اُسپر دھوکا ڈال دیتا ہے یہانتک کہ وہ نہیں جانتا کہ کسقدر نماز پڑھی ہے تو جسکو ایسا دھوکا پڑے تو چاہیے کہ وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی مجھسے محمد بن اسحٰق نے مکحول سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عوف سے کہا اُسنے سُنا میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اپنی نماز میں بھول جاوے پس اُسکو یاد نہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو ایک پر بنا کرے اور اگر نہ یاد ہو اُسکو کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا تین تو دو پر بنا کرے۔ اور اگر اُسکو یاد نہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے سہو کے کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عبد الرحمٰن بن عوف سے سوائے اسوجہ کے بھی روایت کی گئی ہے روایت کیا اسکو زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عوف سے اُسنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے **باب** اس بیان میں کہ آدمی ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سلام پھیرے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے اُسنے ایوب بن ابی تمیمہ سے اور وہ سختیانی ہے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم دو رکعت پڑھکر پھر گئے تو آپ کو ذوالیدین نے کہا کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے سو کہا لوگوں نے ہاں۔ پس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کھڑے ہوئے اور دوسری دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل اول سجدوں کے یا لمبا پھر آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ سے سر اُٹھایا پھر سجدہ کیا مثل اول سجدوں کے یا لمبا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذے الیدین سے

لہ یعنی یقین پر بنا کرے خواہ ایک یا دو میں شک یا دو اور تین میں یا تین اور چار میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا کہ اس باب میں تین قسم کی حدیثیں مروی ہیں ایک یہ کہ جب کسی کو شک ہو تو نئے سرے شروع کرے دوسرے شک ہو تو تحری کرے یعنی جانب صواب کا یقین کرے خواہ کسی طرف ہو قلت کی یا کثرت کی تیسرے یہ کہ یقین پر بنا کرے پس امام ابو حنیفہ نے ان احادیث میں اسطرح مطابقت بیان فرمائی ہے کہ اول حدیث اُس شخص کی حق میں ہے جسکو پہلی مرتبہ ہی شک واقع ہوا ہو اور دوسری اُس صورت میں کہ جب اُسکو ایک جانب کی تحری واقع ہو اور تیسری اُس صورت میں کہ جب اُسکو تحری واقع نہو

قال ابو عیسى وحديث ابى هريرة حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم فى هذا الحديث فقال بعض اهل الكوفة اذا تكلم فى الصلاة ناسيا او جاهلا او ما كان فانه يعيد الصلاة واعتلوا بان هذا الحديث كان قبل تحريم الكلام فى الصلوة واما الشافعى فرأى هذا حديثا صحيحا فقال به وقال هذا اصح من الحديث الذى روى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الصائم اذا اكل ناسيا فانه لا يقضى وانما هو رزق رزقه الله قال الشافعى وفرقوا هؤلاء بين العمد والنسيان فى اكل الصائم لحديث ابى هريرة قال احمد فى حديث ابى هريرة ان تكلم الامام فى شئ من صلاته وهو يرى انه قد اكملها ثم علم انه لم يكملها يتم صلوته ومن تكلم خلف الامام وهو يعلم ان عليه بقية من الصلوة فعليه ان يستقبلها واحتج بان الفرائض كانت تزاد وتنقص على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فانما تكلم ذو اليدين وهو على يقين من صلاته انها تمت وليس هكذا اليوم ليس لاحد ان يتكلم على معنى ما تكلم ذو اليدين لان الفرائض اليوم لا يزاد فيها ولا ينقص قال احمد نحوا من هذا الكلام وقال اسحاق نحو قول احمد فى هذا الباب **باب** ماجاء فى الصلوة فى النعال **حدثنا** على بن حجر نا اسماعيل بن ابراهيم عن سعيد بن يزيد ابى سلمة قال قلت لانس بن مالك اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى نعليه قال نعم وفى الباب عن عبد الله بن مسعود وعبد الله بن ابى حبيبة وعبد الله بن عمرو وعمرو بن حريث وشداد بن اوس واوس الثقفى وابى هريرة وعطاء رجل من بنى شيبة **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم **باب** ماجاء فى القنوت فى صلوة الفجر **حدثنا** قتيبة ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو ابن مرة عن ابن ابى ليلى عن البراء بن عازب ان النبى صلى الله عليه وسلم

کہا ابو عیسےٰ نے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے اس حدیث مین اختلاف کیا ہے پس کہا بعض اہل کوفہ نے جب کوئی شخص نماز مین بھولکر یا جہالت سے یا جسطرح سے ہو کلام کرے تو وہ نماز کا اعادہ کرے اور علت انہون نے یہ بیان کی ہے کہ یہ حدیث نماز مین کلام حرام ہونے سے پہلے کی ہے اور امام شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا ہے اور اسی کے ساتھ قائل ہوا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث بہت صحیح ہے اُس حدیث سے جو روزہ دار کے حق مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص بھولکر کھالیوے تو وہ روزہ قضا نہ کرے اور بیشک وہ ایسا رزق ہے کہ اسکو اللہ تعالےٰ نے کھلایا ہے۔ کہا امام شافعی نے اوران لوگون نے روزہ دار کے حق مین نسیان اور عمد مین ابو ہریرہ کی حدیث مین فرق کیا ہے۔ کہا امام احمد نے ابی ہریرہ کی حدیث کے حق مین۔ اگر امام اپنی نماز کے کسی حصہ مین کلام کرے اُس حالت مین کہ وہ جانتا ہو کہ اُسنے نماز کو پورا کر لیا ہے پھر اُسکو معلوم ہوا کہ مینے ابھی نماز کو پورا نہین کیا تو وہ اپنی نماز کو تمام کرے۔ اور جو شخص امام کے پیچھے کلام کرے اُس حالت مین کہ جانتا ہو کہ اسپر کچھ نماز باقی رہتی ہے تو اُسکو لازم ہے کہ اُس نماز کو نئے سر سے شروع کرے۔ اور اُسنے اس سے دلیل پکڑی ہے کہ فرائض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین زیادہ اور کم ہوا کرتے تھے۔ پس ذوالیدین نے تو اس وجہ سے کلام کیا ہے کہ اُسکو اپنی نماز کا یقین تھا کہ تمام ہو گئی ہے۔ اور آج کے دن کسی کو جائز نہین کہ ذوالیدین کی طرح کلام کرے۔ کیونکہ فرائض آجکے دن نہ زیادہ ہوتے ہین اور نہ کم۔ امام احمد نے اسی کے قریب کہا ہے۔ اور کہا اسحاق نے اس مسئلہ مین مثل قول امام احمد کے۔ **باب** جوتون مین نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن ابراہیم نے سعید بن یزید ابی سلمہ سے کہا اُسنے مینے انس بن مالک سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیون مین نماز پڑھا کرتے تھے۔ کہا اُسنے ہان۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن ابی حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ اور عطا سے جو ایک مرد ہے بنی شیبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ **باب** فجر کی نماز مین قنوت کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن مثنیٰ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

كان يقنت في صلوة الصبح والمغرب وفي الباب عن علي وانس وابي هريرة وابن عباس وخفاف بن ايماء بن رحضة الغفاريؓ قال ابو عيسى حديث البراء حديث حسن صحيح و
اختلف اهل العلم في القنوت في صلوة الفجر فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم القنوت في صلوة الفجر وهو قول الشافعي وقال احمد و
اسحاق لا يقنت في الفجر الا عند نازلة تنزل بالمسلمين فاذا نزلت نازلة فللامام ان يدعو لجيوش المسلمين **باب في ترك القنوت حدثنا**
احمد بن منيع نا يزيد بن هارون عن ابي مالك الاشجعي قال قلت لابي يا ابت انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر
وعمر وعثمان وعلي بن ابي طالب ههنا بالكوفة نحوا من خمس سنين اكانوا يقنتون قال اي بني محدث **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة
عن ابي مالك الاشجعي بهذا الاسناد نحوه بمعناه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم وقال سفيان الثوري
ان قنت في الفجر فحسن وان لم يقنت فحسن واختار ان لا يقنت ولم ير ابن المبارك القنوت في الفجر **قال** ابو عيسى وابو مالك الاشجعي
اسمه سعد بن طارق بن اشيم **باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلوة حدثنا** قتيبة نا رفاعة بن يحيى بن عبد الله بن رفاعة بن رافع
الزُرَقي عن عم ابيه معاذ بن رفاعة عن ابيه قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطستُ فقلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه
مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى .

صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور
خفاف بن ایما بن رحضہ غفاری سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے فجر کی نماز میں
قنوت کے مسئلہ میں اختلاف کیا ہے۔ پس اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ فجر کی نماز میں
قنوت ثابت ہے۔ اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور کہا امام احمد اور اسحاق نے فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے۔ مگر وقت
نازل ہونے کسی حادثہ کے ساتھ مسلمانوں کے۔ پس جب کوئی حادثہ نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مل کر
دعا مانگے **باب** قنوت کے ترک کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن
ہارون نے ابی مالک اشجعی سے کہا اُس نے میں نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ تو نے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان کے اور پیچھے حضرت علی بن ابی طالب کے اسجگہ کوفہ میں تقریباً پانچ سال نماز پڑھی ہے۔ کیا
یہ سب قنوت پڑھتے تھے کہا اُس نے اے میرے بیٹے یہ بدعت ہے یعنے ہمیشہ پڑھنا بلا کسی حادثہ کے **حدیث** کی ہم سے صالح
بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے ابی مالک اشجعی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور کہا سفیان ثوری نے اگر فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو بہتر ہے اور اگر نہ پڑھے
تو بھی بہتر ہے اور مختار اُسکے نزدیک یہ ہے کہ قنوت نہ پڑھے۔ اور ابن مبارک فجر کی نماز میں قنوت جائز نہیں رکھتا۔ کہا ابو عیسیٰ
نے اور ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔ **باب** نماز میں آدمی کے چھینک لینے کے بیان میں۔ **حدیث**
کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے رفاعہ بن یحیےٰ بن عبداللہ بن رفاعہ بن رافع زرقی نے اپنے باپ کے چچا معاذ بن رفاعہ سے
اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس میں نے چھینک لی اور کہا الحمد للہ حمدا کثیرا
طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی

ف۱ وتروں کی تیسری رکعت میں قبل رکوع کے قنوت پڑھنا دائماً ابوحنیفہ رح کے نزدیک مطلب ہے اور امام شافعی کے نزدیک نماز صبح کی دوسری رکعت میں بعد رکوع کے دائماً قنوت کا پڑھنا سنت
ہے امام ابوحنیفہ کے دلیل یہ حدیث ہے جو ابن ماجہ میں مذکور ہے عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر و یقنت قبل الرکوع الخ امام احمد نے فرمایا ہے میرے نزدیک قنوت بعد رکوع کے مختار ہے کیونکہ قنوت
آنحضرت سے فقط فجر کی نماز میں ثابت ہوا ہے وہ بھی اسوقت جبکہ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے اور فرمایا امام احمد نے وتروں میں قبل رکوع کے اور نہ بعد رکوع کے قنوت ثابت ہوا ہے مترجم کہتا ہے امام احمد وغیرہ کے کلام
معلوم ہوتا ہے کہ حدیث ابن ماجہ کی قابل سند نہیں ہے یہ برتقدیر ثبوت اس حدیث کے وجوب اور دوام اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ لفظ کان کا دوام پر
دلالت نہیں کرتا اور فجر کی نماز میں بعد رکوع کے ایک مہینہ قنوت آنحضرت نے پڑھی ہے اور اسکے ترک میں ہمیشہ آنحضرت کے یہ طریق ثابت نہیں کیونکہ یہ بات محال ہے کہ آنحضرت ہر صبح کی نماز میں
رکوع کے فوت ہونے تک بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے ہوں اللھم اھدنی فیمن ھدیت و توفنی فیمن توفیت الخ۔ اور مقتدی آمین کہتے ہوں اور پھر یہ امر تمام امت کو معلوم نہو بلکہ اکثر امت اسکو ضعیف
کہتی ہے حتی کہ بعض نے کہا ہے کہ یہ بدعت ہے جیسا کہ حدیث سعید ملکی کی جو اہلسنت نے روایت کی ہے اسپر دلالت کرتی ہے بات یہ ہے کہ آنحضرت نے قنوت کو پڑھا بھی ہے اور ترک بھی کیا ہے اور کبھی
بلند آواز سے پڑھا ہے اور کبھی آہستہ آہستہ پڑھا۔ اور آہستہ پڑھنا جہر سے بہت مرتبہ ہوا ہے اور ترک کرنا قنوت کا اکثر ہے پڑھنے سے اور فقط آنحضرت نے وقت حادثہ کے پڑھی ہے یا دعا کے لیے یا بد دعا
کے لیے پس جب وہ دور ہو جاتا قنوت بھی دور کر دیتے اور جب ضرورت ہوتی تو تمام نمازوں میں پڑھتے جیسا کہ روایت انس اور ابن عباس کی جو امام احمد نے روایت کی ہے دلالت کرتی ہے خلاصہ زاد المعاد

فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلوۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثانیۃ من المتکلم فی الصلوۃ فلم یتکلم احد
ثم قالہا الثالثۃ من المتکلم فی الصلوۃ فقال رفاعۃ ابن رافع بن عفراء انا یا رسول اللہ قال کیف قلت قال قلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا
مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرھا بضعۃ وثلاثون ملکا ایھم
یصعد بہا وفی الباب عن انس ووائل بن حجر وعامر بن ربیعۃ **قال** ابو عیسی حدیث رفاعۃ حدیث حسن وکان ھذا الحدیث عند
بعض اھل العلم انہ فی التطوع لان غیر واحد من التابعین قالوا اذا عطس الرجل فی الصلوۃ المکتوبۃ انما یحمد اللہ فی نفسہ ولم یوسعوا باکثر
من ذلک **باب** فی نسخ الکلام فی الصلوۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم انا ابو اسماعیل بن ابی خالد عن الحارث بن شبیل عن ابی عمرو
الشیبانی عن زید بن ارقم قال کنا نتکلم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ یکلم الرجل منا صاحبہ الی جنبہ حتی نزلت وقوموا
للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام وفی الباب عن ابن مسعود ومعاویۃ بن الحکم **قال** ابو عیسی حدیث زید بن ارقم حدیث
حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم قالوا اذا تکلم الرجل عامدا فی الصلوۃ او ناسیا اعاد الصلوۃ وھو قول الثوری وابن المبارک
وقال بعضہم اذا تکلم عامدا فی الصلوۃ اعاد الصلوۃ وان کان ناسیا او جاھلا اجزاہ وبہ یقول الشافعی **باب** ما جاء فی الصلوۃ عند التوبۃ
حدثنا قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن عثمان بن المغیرۃ عن علی بن ربیعۃ عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت
رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی بہ واذا حدثنی رجل من اصحابہ
استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابوبکر

سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر فارغ ہو چکے تو فرمایا نماز مین کلام کرنے والا کون شخص تھا۔ پس کوئی نہ بولا۔ پھر
آپ نے دوسری مرتبہ فرمایا نماز مین کلام کرنے والا کون شخص تھا تو بھی کوئی نہ بولا۔ پھر آپ نے تیسری بار فرمایا نماز مین
کلام کرنے والا کون شخص تھا۔ سو کہا رفاعہ بن رافع بن عفرا نے مین ہون یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے تو نے کس طرح کہا تھا
کہا اُسنے مینے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات
کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ تیس اور چند فرشتون نے اُسکے لینے مین جلدی کی ہے کہ کونسا انکو اوپر لے چڑھتا ہے۔ اور اس
باب مین روایت ہے انس اور وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور
گویا یہ حدیث بعض اہل علم کے نزدیک نفلون مین ہے کیونکہ کئی ایک تابعین نے کہا ہے کہ جب کوئی مرد نماز فرضی مین چھینک لے
تو فقط اپنے دل مین اللہ کی حمد ہی کرے اور انہون نے اس سے زیادہ کی گنجائش نہین دی **باب** نماز مین کلام کے منسوخ
ہونیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابی خالد
نے حارث بن شبیل سے اُسنے ابن عمرو شیبانی سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے نماز مین کلام کیا کرتے تھے ہم مین سے ایک آدمی اپنے صاحب کے ساتھ جو اُسکے پہلو کی طرف ہوتا کلام کر لیتا
تاکہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ الخ یعنے اللہ کے واسطے عاجزی سے کھڑے ہو۔ پس ہمکو چپ کرنے کا حکم دیا
گیا اور کلام سے منع کیے گئے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ بن حکم سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے
حدیث زید بن ارقم کی حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انہون نے جب آدمی عمداً یا بھول کر
نماز مین کلام کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور کہا بعض نے کہ جب عمداً نماز
مین کلام کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر بھول کر یا جہالت سے کری تو اُسکو وہی نماز کافی ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے
شافعی۔ **باب** توبہ کے وقت نماز کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عثمان
بن مغیرہ سے اُسنے علی بن ربیعہ سے اُسنے اسمائ بن حکم فزاری سے کہا اُسنے سُنا مینے علی سے کہ کہتا مین ایسا تھا کہ جب کوئی حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنتا تو مجھے اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ جسطرح اُسکی مرضی نفع دینے کی ہوتی نفع دیتا اور جب کوئی مرد آنحضرت کے اصحاب سے مجھے
حدیث کرتا تو مین اُس سے قسم لے لیتا پس جب وہ قسم کر جاتا تو مین اُسکی تصدیق کر لیتا۔ اور مجھے حضرت ابوبکر نے حدیث کی ہے

وصدق ابوبكر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مامن رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلي ثم يستغفر الله الا غفر الله له
ثم قرأ هذه الاية والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله الى اخر الاية وفي الباب عن ابن مسعود وابي الدرداء وانس و
ابي امامة ومعاذ وواثلة وابي اليسر واسمه كعب بن عمرو قال ابوعيسى حديث علي حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث
عثمان بن المغيرة وروى عنه شعبة وغير واحد فرفعوه مثل حديث ابي عوانة ورواه سفيان الثوري ومسعر فاوقفاه ولم يرفعاه الى النبي صلى
الله عليه وسلم وقد روي عن مسعر هذا الحديث مرفوعا ايضا **باب** ما جاء متى يؤمر الصبي بالصلوة **حدثنا** علي بن حجر انا حرملة بن
عبد العزيز ابن الربيع بن سبرة الجهني عن عمه عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علموا
الصبي الصلوة ابن سبع سنين واضربوه عليها ابن عشرة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابوعيسى حديث سبرة بن معبد الجهني
حديث حسن صحيح وعليه العمل عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحاق وقالا ما ترك الغلام بعد عشر من الصلوة فانه يعيد **قال**
ابوعيسى وسبرة هو ابن معبد الجهني ويقال هو ابن عوسجة **باب** ما جاء في الرجل يحدث بعد التشهد **حدثنا** احمد بن محمد نا
ابن المبارك انا عبد الرحمن بن زياد بن انعم ان عبد الرحمن بن رافع وبكر بن سوادة اخبراه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا احدث يعني الرجل وقد جلس في اخر صلاته قبل ان يسلم فقد جازت صلوته **قال** ابوعيسى هذا حديث ليس اسناده بالقوي
وقد اضطربوا في اسناده وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا قالوا اذا جلس مقدار التشهد واحدث قبل ان يسلم فقد تمت صلوته وقال
بعض اهل العلم اذا احدث قبل ان يتشهد او قبل ان يسلم اعاد الصلوة وهو قول الشافعي وقال احمد اذا لم يتشهد وسلم اجزأه

اور سچ کہا ہے ابوبکر نے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی شخص کوئی گناہ کرتا ہے پھر کھڑا
ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ تعالےٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے لیے بخشش کرتا ہے پھر اُسنے
یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا فاحشۃ یعنے جو لوگ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہیں الخ
اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام اُسکا
کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے ہم اسکو سوا ہے اس وجہ کے جو عثمان بن مغیرہ سے ہے اور کسی وجہ سے نہیں
پہچانتے۔ اور اس سے شعبہ اور کئی اور لوگوں نے بھی روایت کی ہے اور انہوں نے اسکو مثل حدیث ابی عوانہ کے مرفوع کیا ہے
اور روایت کیا ہے اسکو سفیان ثوری اور مسعر نے اور اسکو موقوف رکھا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا اور مسعر
سے یہ حدیث مرفوعًا بھی مروی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ لڑکے کو نماز کے ساتھ کیا حکم کیا جاوے **حدیث** کی
ہے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو حرملہ بن عبد العزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے چچا عبد الملک بن ربیع بن سبرہ سے اُسنے اپنے
باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات برسوں کے لڑکوں کو نماز کا حکم کرو اور
اور دس برس کے لڑکوں کو اُسپر مارو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث سبرہ بن معبد
جہنی کی حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا انہوں نے اگر لڑکا دس
برس کے بعد کوئی نماز ترک کرے تو اُسکو اعادہ کرے کہا ابو عیسےٰ نے اور سبرہ وہ معبد جہنی کا بیٹا ہے اور کہا گیا ہے وہ
عوسجہ کا بیٹا ہے **باب** اس بیان میں کہ آدمی بعد تشہد کے بے وضو ہو جاوے **حدیث** کی ہے احمد بن محمد نے کہا حدیث
کی ہے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن زیاد بن انعم نے یہ کہ عبد الرحمان بن رافع اور بکر بن سوادہ نے اسکو
خبر دی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے
بے وضو ہو جاوے اس حالت میں کہ آخر نماز میں بیٹھا ہو تو اُسکی نماز جائز ہو جاتی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ اسکی اسناد قوی نہیں اور
لوگ اسکی اسناد میں مضطرب ہوئے ہیں اور بعض اہل علم اسطرف گئے ہیں کہ کہا انہوں نے کہ جب کوئی شخص مقدار تشہد کے بیٹھ لے اور سلام پھیرنے
سے پہلے بے وضو ہو جاوے تو اُسکی نماز تمام ہو جاتی ہے اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب کوئی شخص تشہد بیٹھنے سے پہلے اور سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو
ہو جاوے تو نماز کا اعادہ کرے اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور کہا امام احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو وہ نماز اسکو کافی ہو جاتی ہے

لقول النبي صلى الله عليه وسلم وتحليلها التسليم والتشهد اهون قام النبي صلى الله عليه وسلم في اثنتين فمضى في صلوته ولم يتشهد وقال اسحٰق بن ابراهيم اذا تشهد ولم يسلم اجزاه واحتج بحديث ابن مسعود حين علمه النبي صلى الله عليه وسلم التشهد فقال اذا فرغت من هذا فقد قضيت ما عليك **قال** ابو عيسى وعبد الرحمن بن زياد هو الافريقي وقد ضعفه بعض اهل الحديث منهم يحيى بن سعيد القطان واحمد بن حنبل **باب** ما جاء اذا كان المطر فالصلوٰة في الرحال **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي نا ابو داود الطيالسي نا زهير بن معاوية عن ابي الزبير عن جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاصابنا مطر فقال النبي صلى الله عليه وسلم من شاء فليصل في رحله وفي الباب عن ابن عمر وسمرة وابي المليح عن ابيه وعبد الرحمن بن سمرة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح وقد رخص اهل العلم في القعود عن الجماعة والجمعة في المطر والطين وبه يقول احمد واسحاق قال سمعت ابا زرعة يقول روى عفان بن مسلم عن عمرو بن علي حديثا وقال ابو زرعة لم ار بالبصرة احفظ من هؤلاء الثلاثة علي بن المديني وابن الشاذكوني وعمرو بن علي وابو المليح بن اسامة اسمه عامر ويقال زيد بن اسامة بن عمير الهذلي **باب** ما جاء في التسبيح في ادبار الصلوٰة **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم بن حبيب بن الشهيد وعلي بن حجر قالا نا عتاب بن بشير عن خصيف عن مجاهد وعكرمة عن ابن عباس قال جاء الفقراء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الاغنياء يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ولهم اموال يعتقون ويتصدقون قال فاذا صليتم فقولوا سبحان الله ثلاثا وثلاثين مرة والحمد لله ثلاثا وثلاثين مرة والله اكبر اربعا وثلاثين مرة ولا اله الا الله عشر مرات فانكم تدركون به من سبقكم ولا يسبقكم من بعدكم

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور حلال کرنے والا نماز کا سلام ہے۔ اور تشہد بہت آسان ہے[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں کھڑے ہوگئے پس اپنی نماز میں گذر گئے اور تشہد نہ بیٹھے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کسی نے تشہد پڑھا اور سلام نہ پھیرا تو اسکو کافی ہو جائیگی اور اُسنے ابن مسعود کی حدیث سے حجت پکڑی ہے جبکہ اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھلایا۔ پس فرمایا آپ نے جب تو اس سے فارغ ہو چکا تو تو نے ادا کر دیا اس چیز کو جو تیرے اوپر لازم تھی کہا ابو عیسیٰ نے اور عبد الرحمان بن زیاد وہ افریقی ہے اور اُسکو بعض اہل حدیث نے ضعیف کیا ہے انہیں سے یحییٰ بن سعید القطان اور احمد بن حنبل ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ جب بارش ہو تو نماز گھروں میں ہے حدیث کی ہے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہے زہیر بن معاویہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے پس ہمکو بارش پہونچی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چاہے اپنی منزل میں نماز پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ سے اور ابی الملیح کی اپنے باپ سے اور عبد الرحمان بن سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے بارش اور کیچڑ میں جماعت[2] اور جمعہ سے بیٹھنے کی رخصت دی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق کہا اُسنے سنا میں نے ابا زرعہ سے کہ کہتا عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے روایت کی ہے۔ اور کہا ابو زرعہ نے میں نے بصرہ میں ان تین شخصوں سے کوئی زیادہ حافظ نہیں دیکھا علی بن مدینی اور ابن الشاذ کوفی اور عمرو بن علی۔ اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ اور کہا گیا ہے زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔ **باب** نماز کے پیچھے تسبیح کے بیان میں حدیث کی ہے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہے عتاب بن بشیر نے خصیف سے اُسنے مجاہد اور عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا اُسنے فقیر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دولتمند نماز پڑھتے ہیں جیسے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور اُنکے پاس مال ہے (جس سے) وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں فرمایا آپ نے پس جب تم نماز پڑھ لو تو کہو سبحان اللہ تینتیس[33] بار اور الحمد للہ تینتیس[33] بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس مرتبہ پس اس سے ملجاؤ گے تم اُسکو جو تمسے سبقت[3] لیگیا ہے اور نہ سبقت لیجائیگا تمسے وہ شخص جو پیچھے تمہارے ہے

[1] مراد اسکی یہ ہے کہ تشہد فرض نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوگئے اور تشہد نہ بیٹھے اگر فرض ہوتا تو کیوں ترک کرتے سو ثابت ہوا کہ اگر تشہد نہ بیٹھے تو نماز ہو جائیگی اور اسحاق نے کہا ہے کہ اگر تشہد بیٹھا اور سلام نہ پھیرے تو اسکے ذمہ سے ساقط ہوگی کیونکہ جب آنحضرت نے اسکو تشہد سکھلایا تو فرمایا کہ جب تو اس سے فارغ ہو چکا تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا معلوم ہوا کہ سلام فرض نہیں ہے [2] یعنے اگر بارش یا کیچڑ میں جمعہ اور جماعت میں حاضر نہو تو جائز ہے اور ابا زرعہ سے جو جرح نقل کیگئی ہے وہ اسواسطے ہے کہ عمرو بن علی اس حدیث کا راوی ہے اور اُسنے اسپر عمل کیا ہے حالانکہ وہ ایک بڑے حفاظ میں سے ہیں پس اس حدیث کی قبولیت میں کچھ شک نہیں ہے [3] یعنے جس شخص کے اعمال تم سے زیادہ ہونگے تم سبب اس عمل کے ملجاؤ گے یعنے اُسکے برابر ہو جاؤ گے اور تمکو کوئی شخص جو یہ عمل نکرتا ہو گا خواہ اصحاب اموال سے ہو نہ ملیگا اور اسمیں کچھ کی ممانعت نہیں کہ کوئی ذکر باوجود آسان ہونیکے اعمال شاقہ پر بسبب اپنے خواص کے سبقت لیجاتا ہے اسپر اللہ تعالیٰ کا احسان

وفی الباب عن کعب بن عجرۃ وانس وعبد اللہ بن عمرو وزید بن ثابت وابی الدرداء وابن عمر وابی ذر قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال خصلتان لا یحصیہما رجل مسلم الا دخل الجنۃ یسبح اللہ فی دبر کل صلوٰۃ ثلاثا وثلاثین ویحمدہ ثلاثا وثلاثین ویکبرہ اربعا وثلاثین ویسبح اللہ عند منامہ عشرا ویحمدہ عشرا ویکبرہ عشرا **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ علی الدابۃ فی الطین والمطر **حدثنا** یحیی بن موسیٰ نا شبابۃ بن سوار نا عمر بن الرماح عن کثیر بن زیاد عن عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرۃ عن ابیہ عن جدہ انہم کانوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانتہوا الی مضیق فحضرت الصلوٰۃ فمطروا السماء من فوقہم والبلۃ من اسفل منہم فاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی راحلتہ واقام فتقدم علی راحلتہ فصلی بہم یومی ایماء یجعل السجود اخفض من الرکوع **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب تفرد بہ عمر بن الرماح البلخی لا یعرف الا من حدیثہ وقد روی عنہ غیر واحد من اہل العلم وکذا روی عن انس بن مالک انہ صلی فی ماء وطین علی دابتہ والعمل علی ھذا عند اہل العلم وبہ یقول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی الاجتہاد فی الصلوٰۃ **حدثنا** قتیبۃ وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانۃ عن زیاد بن علاقۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتفخت قدماہ فقیل لہ اتتکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعائشۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث المغیرۃ بن شعبۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلوٰۃ **حدثنا** علی بن نصر بن علی الجہضمی نا سہل بن حماد نا ہمام قال حدثنی قتادۃ عن الحسن عن حریث بن قبیصۃ قال قدمت المدینۃ فقلت اللہم یسر لی جلیسا صالحا قال فجلست الی ابی ہریرۃ فقلت

اور اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمر اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو خصلتیں ہیں جو کوئی مرد مسلمان انکو شمار کریگا جنت میں داخل ہوگا۔ ہر نماز کے پیچھے تینتیس بار تسبیح کہے اور تینتیس بار اللہ کی حمد کرے اور چونتیس بار تکبیر کہے اور سونے کے وقت اللہ کی دس بار تسبیح کہے۔ اور دس بار حمد کرے اور دس بار تکبیر کہے **باب** کیچڑ اور بارش میں چارپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن رماح نے کثیر بن زیاد سے اُسنے عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے سو ایک تنگ جگہ پہونچے اور نماز کا وقت حاضر ہوا سو پانی برسا اور بادل اوپر سے تھا اور تری انکے نیچے تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر ہی اذان دی اور تکبیر کہی اور اپنی سواری پر ہی آگے ہوئے اور انکو نماز پڑھائی اشاروں سے کہ اشارہ کرتے تھے سجود رکوع سے نیچا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے عمرو بن رماح بلخی اس سے منفرد ہوا ہے اسکی وجہ سے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے اور کئی ایک اہل علم نے بھی اس سے روایت کی ہے اور ایسا ہی انس بن مالک سے مروی ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ میں چارپایہ پر نماز پڑھی اور عمل اہل علم کا اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** نماز میں مشقت کھینچنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور بشر بن معاذ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے پس آپ سے کسی نے کہا کیا آپ یہ تکلیف کھینچتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہیں فرمایا آپ نے کیا میں بندہ شکرگذار نہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن صحیح ہے **باب** قیامت کے روز سب چیزوں سے پہلے جسکا حساب کیا جائیگا وہ نماز ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے کہا حدیث کی مجھسے قتادہ نے حسن سے اُسنے حریث بن قبیصہ سے کہا اُسنے میں مدینہ میں آیا پس میں نے کہا یا اللہ میرے لیے کوئی ہمنشین صالح آسان کر کہا اُسنے پس میں ابو ہریرہ کے پاس بیٹھا پس میں نے کہا

ل عبادات میں تکلیف اُٹھانا اسقدر جائز ہے کہ نفس پر تنگی نہ گذرے اور جسپر تنگی گذرے اسپر روا نہیں جیسا کہ آنحضرت نے زینب کو جو اُسنے مسجد میں رسی لٹکائی ہوئی تھی اور جب سست ہوجاتی تو اس سے لٹک پڑتی تب آنحضرت نے اُسکو منع کردیا اور آنحضرت کو باوجودیکہ آپکے پاؤں سوج گئے تھے تب بھی مشقت نہ گذرتی تھی کیونکہ آپ ذات بحت میں مستغرق تھے بلکہ آپ کو اسمیں راحت تھی اسیواسطے آپ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کروں یعنے جبکہ اللہ نے میرے گناہ بخشدیے ہیں تو پھر میں اسکا شکریہ ادا نہ کروں؟

انی سالت الله ان یرزقنی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لعل الله ان ینفعنی به فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة من عمله صلوته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضته شیئا قال الرب تبارك وتعالی انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل بها ما انتقص من الفریضة ثم یکون سائر عمله علی ذلك وفی الباب عن تمیم الداری **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه عن ابی هریرة وقد روی بعض اصحاب الحسن عن الحسن عن قبیصة بن رویث غیر هذا الحدیث والمشهور هو قبیصة بن حریث وروی عن انس بن حکیم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا **باب** ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة من السنة ماله من الفضل **حدثنا** محمد بن رافع نا اسحاق بن سلیمان الرازی نا المغیرة بن زیاد عن عطاء عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ثابر علی ثنتی عشرة رکعة من السنة بنی الله له بیتا فی الجنة اربع رکعات قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر وفی الباب عن ام حبیبة وابی هریرة وابی موسی وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث غریب من هذا الوجه ومغیرة بن زیاد قد تکلم فیه بعض اهل العلم من قبل حفظه **حدثنا** محمود بن غیلان نا مؤمل نا سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن المسیب بن رافع عن عنبسة بن ابی سفیان عن ام حبیبة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة بنی له بیت فی الجنة اربعا قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر صلاة الغداة **قال** ابو عیسی وحدیث عنبسة عن ام حبیبة فی هذا الباب حدیث حسن صحیح وقد روی عن عنبسة من غیر وجه

نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ مجھے کوئی ہمنشین صالح نصیب کرے تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے سو فرمایا ابوہریرہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قیامت کے روز سب چیزوں سے پہلے جس کے ساتھ آدمی کا حساب ہوگا نماز اسکی ہے اگر نماز اسکی درست نکلی تو خلاصی اور نجات پا گیا اور اگر وہ خراب نکلی تو اسنے نقصان اور ٹوٹا پایا پس اگر اسکے فرضوں سے کوئی چیز کم ہوئی تو پروردگار تبارک وتعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائیگا دیکھو کہ کیا میرے بندے کے لیے کچھ نفل ہیں پس اُنسے جو چیز کہ فرضوں سے کم ہوگی کامل کیجائیگی پھر اسکے تمام عملوں کا یہی حال ہوگا۔ اور اس باب میں تمیم داری سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابوہریرہ سے مروی ہے۔ اور سوائے اس حدیث کے اور ایک حدیث بھی اصحاب حسن نے حسن سے روایت کی ہے اسنے قبیصہ بن رویث سے اور مشہور یہ قبیصہ بن حریث ہے اور مروی ہے انس بن حکیم سے بواسطہ ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** اس بیان میں کہ جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں سنتوں کی پڑھیں اسکے واسطے کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن سلیمان رازی نے کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ بن زیاد نے عطاء سے اسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بارہ رکعت سنت پر مداومت کرے تو اللہ تعالیٰ اوسکیلیے گھر جنت میں تیار کرتا ہے۔ چار رکعتیں قبل ظہر کے اور دو رکعتیں بعد اُسکے اور دو رکعتیں بعد مغرب کے اور دو رکعتیں بعد عشا کے اور دو رکعتیں قبل فجر کے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد میں بعض اہل علم نے اُسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے مسیب بن رافع سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُسنے ام حبیبہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھے تو اُسکے لیے جنت میں گھر تیار کیا جاتا ہے چار رکعتیں قبل ظہر کے اور دو رکعتیں بعد اُسکے اور دو رکعتیں بعد عشا کے اور دو رکعتیں قبل فجر کے یعنی قبل نماز صبح کے لوٹ کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے عنبسہ سے دوسری جہت سے

باب ماجاء فی رکعتی الفجر من الفضل **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها وفی الباب عن علی وابن عمر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقد روی احمد بن حنبل عن صالح بن عبد الله الترمذی حدیثا **باب** ماجاء فی تخفیف رکعتی الفجر والقراءة فیها **حدثنا** محمود بن غیلان وابو عمار قالا نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن ابی اسحاق عن مجاهد عن ابن عمر قال رمقت النبی صلی الله علیه وسلم شهرا فکان یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر بقل یایها الکفرون وقل هو الله احد وفی الباب عن ابن مسعود وانس وابی هریرة وابن عباس وحفصة وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن ولا نعرفه من حدیث الثوری عن ابی اسحاق الا من حدیث ابی احمد والمعروف عند الناس حدیث اسرائیل عن ابی اسحاق وقد روی عن ابی احمد عن اسرائیل هذا الحدیث ایضا وابو احمد الزبیری ثقة حافظ قال سمعت بندارا یقول ما رایت احدا احسن حفظا من ابی احمد الزبیری واسمه محمد بن عبد الله بن الزبیر الاسدی الکوفی **باب** ماجاء فی الکلام بعد رکعتی الفجر **حدثنا** یوسف بن عیسی نا عبد الله بن ادریس قال سمعت مالک بن انس عن ابی النضر عن ابی سلمة عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کانت له الی حاجة کلمنی والا خرج الی الصلوٰة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد کره بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الکلام بعد طلوع الفجر حتی یصلی صلوٰة الفجر الا ما کان من ذکر الله او مالا بد منه وهو قول احمد واسحاق **باب** ماجاء لا صلاة بعد طلوع الفجر الا رکعتین **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا عبد العزیز بن محمد عن قدامة بن موسی عن محمد بن الحصین عن ابی علقمة عن یسار مولی ابن عمر عن ابن عمر

باب فجر کی دو رکعتوں کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ اسمیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے حدیث روایت کی ہے[1]۔ **باب** فجر کی دونو رکعتوں کی تخفیف کے بیان میں اور ان دونوں کی قراءت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور ابو عمار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مہینہ تک انتظاری کی (یعنے خیال رکھا) سو آپ اُن دو رکعتوں میں جو قبل فجر کے ہیں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ثوری سے جو ابی اسحاق سے ہے مگر طریق ابی احمد سے اور معروف لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے جو ابی اسحاق سے ہے۔ اور یہ حدیث بھی بواسطہ ابی احمد کے اسرائیل سے مروی ہے۔ اور ابو احمد زبیری ثقہ اور حافظ ہے کہا ترمذی نے سُنا مینے بندار سے کہ کہتا تھا مینے کوئی شخص بہت اچھا حافظہ میں ابی احمد زبیری سے نہیں دیکھا۔ اور نام اُسکا محمد بن عبد اللہ زبیری اسدی کوفی ہے۔ **باب** فجر کی دو رکعتوں کے بعد کلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے کہا سنا مینے مالک بن انس سے اُسنے ابی النضر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے سو اگر آپ کو میرے ساتھ کوئی حاجت ہوتی تو میرے ساتھ کلام کر لیتے ورنہ نماز کی طرف نکلجاتے تھے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے بعد طلوع فجر کے کلام کرنے سے منع کیا ہے تاکہ نماز فجر کی پڑھ لے۔ مگر وہ کہ اللہ کا ذکر ہو یا کوئی ضروری امر ہو اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ **باب** بعد طلوع فجر کے سوا دو رکعتوں کے اور کوئی نماز نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے قدامہ بن موسےٰ سے اُسنے محمد بن حصین سے اُسنے ابی علقمہ سے اُسنے یسار سے جو ابن عمر کا غلام ہے اُسنے ابن عمر سے

[1] غرض مولف کی اس کلام سے یہ ہے کہ صالح بن عبد اللہ جو راوی اس حدیث کا ہے ثقہ ہے کیونکہ اس سے امام احمد نے روایت کی ہے ۱۲

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاصلوٰة بعد الفجر الا سجدتين وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وحفصة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث غريب لانعرفه الا من حديث قدامة بن موسى وروى عنه غير واحد وهو ما اجمع عليه اهل العلم كرهوا ان يصلى الرجل بعد طلوع الفجر الا ركعتي الفجر ومعنى هذا الحديث انما يقول لاصلوٰة بعد طلوع الفجر الا ركعتي الفجر **باب** ما جاء في الاضطجاع بعد ركعتي الفجر **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي نا عبد الواحد بن زياد نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم ركعتي الفجر فليضطجع على يمينه وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روى عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى ركعتي الفجر في بيته اضطجع على يمينه وقد راى بعض اهل العلم ان يفعل هذا استحبابا **باب** ما جاء اذا اقيمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المكتوبة **حدثنا** احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن اسحاق نا عمرو بن دينار قال سمعت عطاء بن يسار عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المكتوبة وفي الباب عن ابن بحينة وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن سرجس وابن عباس وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن وهكذا روى ايوب وورقاء بن عمر وزياد بن سعد واسماعيل بن مسلم ومحمد بن جحادة عن عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى حماد بن زيد وسفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار ولم يرفعاه والحديث المرفوع اصح عندنا وقد روى هذا الحديث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد فجر کے کوئی نماز نہیں ہے مگر دو رکعتیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور حفصہ سے رضی اللہ عنہما۔ کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق قدامہ بن موسٰی سے اور کئی ایک لوگوں نے اس سے روایت کی ہے اور اسپر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ انہوں نے مکروہ جانا ہے کہ آدمی بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے کوئی اور نماز پڑھے۔ اور معنے حدیث کے یہ ہیں کہ بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے اور کوئی نماز جائز نہیں۔ **باب** بعد دو رکعتوں کے لیٹنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے فجر کی دو رکعتیں (یعنے سنتیں) پڑھ لے تو چاہیے کہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی ہریرہ کی اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ اور بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ اس طور سے لیٹنا استحبابًا کرنا چاہیے **باب** اس بیان میں کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرض[1] **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے کہا سنا میں نے عطاء بن یسار سے اُسنے روایت کی ابا ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرض۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن بحینہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسمٰعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور اُن دونوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور حدیث مرفوع ہمارے نزدیک بہت صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

[1] مقصود اس سے یہ ہے کہ جب تکبیر ہو جائے تو اُس وقت میں سوائے اس نماز فرضی کے اور کوئی نماز یعنے سنتیں وغیرہ جائز نہیں پس اگر کوئی بعد تکبیر کے دو رکعتیں سنتیں پڑھیگا پھر ساتھ انکے فرض پڑھیگا تو گویا اُسنے صبح کی نماز فرضی چار رکعت پڑھی جیسا کہ بخاری کی روایت اسپر دال ہے ابن عمر نے سند حسن سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنے جب تکبیر ہو جائے تو سوائے فرضی نماز کے اور کوئی نماز جائز نہیں کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا فجر کی سنتیں بھی جائز نہیں فرمایا آپ نے فجر کی سنتیں بھی جائز نہیں اور بیہقی میں ہے الا رکعتی الصبح کی زیادتی کا کچھ اصل نہیں یعنے جس نے کہا سنتیں فجر کی حدیث اذا اقیمت الصلوٰة سے مستثنٰی ہیں اسکا کچھ اصل نہیں ۱۲ کذا فی المحلی شرح موطا لسلام اللہ حنفی الشوکانی

رواہ عیاش بن عباس القتبانی المصری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم اذا اقیمت الصلوٰۃ ان لا یصلی الرجل الا المکتوبۃ وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق

باب ما جاء فی من تفوتہ الرکعتان قبل الفجر یصلیہما بعد صلوٰۃ الصبح **حدثنا** محمد بن عمرو السواق نا عبد العزیز بن محمد عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراہیم عن جدہ قیس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوٰۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مہلا یا قیس اصلاتان معا قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن **قال ابو عیسی** حدیث محمد بن ابراہیم لا نعرفہ مثل ہذا الا من حدیث سعد بن سعید وقال سفیان ابن عیینۃ سمع عطاء ابن ابی رباح من سعد بن سعید ہذا الحدیث وانما یروی ہذا الحدیث مرسلا وقد قال قوم من اہل مکۃ بہذا الحدیث لم یروا باسا ان یصلی الرجل الرکعتین بعد المکتوبۃ قبل ان تطلع الشمس **قال ابو عیسی** وسعد بن سعید ہو اخو یحیی بن سعید الانصاری وقیس ہو جد یحیی بن سعید ویقال ہو قیس بن عمرو ویقال ہو قیس بن قہد واسناد ہذا الحدیث لیس بمتصل محمد بن ابراہیم التیمی لم یسمع من قیس وروی بعضہم ہذا الحدیث عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراہیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فرای قیسا

باب ما جاء فی اعادتہما بعد طلوع الشمس **حدثنا** عقبۃ بن مکرم العمی البصری نا عمرو بن عاصم نا ہمام عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نہیک عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلہما بعد ما تطلع الشمس **قال** ابو عیسی ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وقد روی عن ابن عمر انہ فعلہ والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وبہ یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وابن المبارک قال ولا نعلم احدا روی ہذا الحدیث عن ہمام بہذا الاسناد نحو ہذا الا عمرو بن عاصم الکلابی والمعروف من حدیث قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نہیک عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

روایت کیا اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے آدمی سوائے فرضی نماز کے اور کوئی نماز نہ پڑھے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق

باب اس شخص کے بیان میں کہ جسکو نماز فجر کے پہلے کی دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو انکو بعد نماز صبح کے پڑھے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر سواق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سعد بن سعید سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے اپنے دادا قیس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز کے لیے تکبیر ہو گئی سو میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو مجھے دیکھا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں پس فرمایا دور ہو اے قیس کیا تو دو نمازیں اکٹھی پڑھتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دو رکعتیں فجر کی پڑھی نہ تھیں۔ فرمایا آپ نے پس اس وقت حرج نہیں کہا ابو عیسی نے ہم محمد بن ابراہیم کی حدیث کو نہیں پہچانتے مثل اسکی مگر طریق سعد بن سعید سے۔ اور کہا سفیان بن عیینہ نے سنا ہے اس حدیث کو عطا ابن ابی رباح نے سعد بن سعید سے۔ اور یہ حدیث مرسل روایت کر دیتا ہے۔ اور ایک قوم نے اہل مکہ سے ساتھ اس حدیث کے عمل کیا ہے انہوں نے کچھ خوف نہیں دیکھا کہ آدمی دو رکعتیں بعد فرضوں کے قبل طلوع آفتاب کے پڑھے کہا ابو عیسی نے اور سعد بن سعید وہ بھائی یحیی بن سعید انصاری کا ہے۔ اور قیس وہ یحیی بن سعید کا دادا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ قیس بن عمرو ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ قیس بن قہد ہے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے سنا نہیں ہے اور بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے روایت کی ہے اُسنے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس قیس کو دیکھا

باب بعد طلوع آفتاب کے ان سنتوں کے پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دو رکعتیں فجر کی نہیں پڑھیں چاہیے کہ انکو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے۔ کہا ابو عیسی نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور ابن عمر سے مروی ہے کہ اُسنے یہ فعل کیا ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ترمذی نے اور کسی نے اس حدیث کو مثل اسکی اسناد سے سوائے عمرو بن عاصم کلابی کے روایت نہیں کیا اور معروف حدیث قتادہ سے اور روایت کی اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے

۱؎ اس سند کو ابن حجر تلخیص الحبیر میں سند متصل سے لایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ روایت مذکور باب کی روایت سے قوی ہے ۱۲

ادرک رکعۃ من صلاۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح **باب** ماجاء فی الاربع قبل الظہر **حدثنا** بندار نا ابو عامر نا سفیان عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرۃ عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الظہر اربعا وبعدھا رکعتین وفی الباب عن عائشۃ وام حبیبۃ **قال** ابو عیسی حدیث علی حدیث حسن **حدثنا** ابوبکر العطار قال قال علی بن عبد اللہ عن یحیی بن سعید عن سفیان قال کنا نعرف فضل حدیث عاصم بن ضمرۃ علی حدیث الحارث والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم یختارون ان یصلی الرجل قبل الظہر اربع رکعات وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واسحاق وقال بعض اھل العلم صلاۃ اللیل والنہار مثنی مثنی یرون الفصل بین کل رکعتین وبہ یقول الشافعی واحمد **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد الظہر **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظہر ورکعتین بعدھا قال وفی الباب عن علی وعائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** آخر **حدثنا** عبد الوارث بن عبید اللہ العتکی المروزی نا عبد اللہ بن المبارک عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل اربعا قبل الظہر صلاھن بعدھا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من حدیث ابن المبارک من ھذا الوجہ ورواہ قیس بن الربیع عن شعبۃ عن خالد الحذاء نحو ھذا ولا نعلم احدا رواہ عن شعبۃ غیر قیس بن الربیع وقد روی عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا **حدثنا** علی بن حجر نا یزید بن ھارون عن محمد بن عبد اللہ الشعیثی عن ابیہ عن عنبسۃ بن ابی سفیان عن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی قبل الظہر اربعا وبعدھا اربعا حرمہ اللہ تعالی علی النار **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب وقد روی من غیر ھذا الوجہ **حدثنا** ابوبکر محمد بن اسحاق البغدادی حدثنا عبد اللہ بن یوسف التنیسی الشامی حدثنا الہیثم بن حمید

ایک رکعت صبح کی نماز سے قبل طلوع آفتاب کے پائی تو اُسنے صبح کو پالیا **باب** قبل ظہر کے چار رکعت کے بیان میں **حدیث** کی ہے بندار نے کہا حدیث کی ہے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نماز ظہر کے چار رکعت پڑہتے تھے اور بعد اُسکے دو رکعت۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام حبیبہ سے کہا ابو عیسے نے حدیث علی کی حسن ہے **حدیث** کی ہے ابوبکر عطار نے کہا اُسنے کہا علی بن عبد اللہ نے یحیے بن سعید سے اُسنے سفیان سے کہا اُسنے ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر پہچانتے تھے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعد ہم سے اسی پر ہے یہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آدمی قبل ظہر کے چار رکعتیں پڑہے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعتوں میں فصل کرنا دیکھتے ہیں اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد **باب** بعد ظہر کے دو رکعت کے بیان میں **حدیث** کی ہے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبل ظہر اور بعد اُسکے بھی دو دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عائشہ سے۔ کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہے عبد الوارث بن عبید اللہ عتکی مروزی نے کہا حدیث کی ہے ابن مبارک نے خالد حذاء سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر کے قبل چار رکعتیں نہ پڑہتے تو اُنکو بعد ظہر کے پڑھ لیتے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم اسکو اسی وجہ سے طریق ابن مبارک سے پہچانتے ہیں۔ اور روایت کیا اسکو قیس بن ربیع نے شعبہ سے اُسنے خالد حذاء سے مثل اُسکے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے سوائے قیس بن ربیع کے شعبہ سے اسکو روایت کیا ہو۔ اور روایت کی گئی ہے بواسطہ عبد الرحمان بن ابی لیلے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **حدیث** کی ہے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہے یزید بن ہارون نے محمد بن عبد اللہ شعیثی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُسنے ام حبیبہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑہے قبل ظہر کے چار رکعتیں اور بعد اُسکے بھی چار تو اُسکو اللہ تعالے آگ پر حرام کرتا ہے۔ کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ **حدیث** کی ہے ابوبکر یعنے محمد بن اسحاق بغدادی نے کہا حدیث کی ہے عبد اللہ بن یوسف تنیسی شامی نے کہا حدیث کی ہم سے ہیثم بن حمید نے

قال اخبرني العلاء بن الحارث عن القاسم ابي عبد الرحمن عن عنبسة بن ابي سفيان قال سمعت اختي ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حافظ على اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه الله على النار **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه والقاسم هو ابن عبد الرحمن يكنى ابا عبد الرحمن وهو مولى عبد الرحمن بن خالد بن يزيد بن معاوية وهو ثقة شامي وهو صاحب ابي امامة **باب** ماجاء في الاربع قبل العصر **حدثنا** بندار محمد بن بشار نا ابو عامر نا سفيان عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل العصر اربع ركعات يفصل بينهن بالتسليم على الملئكة المقربين ومن تبعهم من المسلمين والمؤمنين وفي الباب عن ابن عمر وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن واختار اسحاق بن ابرهيم ان لا يفصل في الاربع قبل العصر واحتج بهذا الحديث وقال معنى قوله انه يفصل بينهن بالتسليم يعني التشهد وراى الشافعي واحمد صلوة الليل والنهار مثنى مثنى يختاران الفصل **حدثنا** يحيى بن موسى واحمد بن ابرهيم ومحمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا ابو داود الطيالسي نا محمد بن مسلم بن مهران سمع جده عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رحم الله امرأ صلى قبل العصر اربعًا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء في الركعتين بعد المغرب والقراءة فيهما **حدثنا** محمد بن المثنى نا بدل بن المحبر نا عبد الملك بن معدان عن عاصم بن بهدلة عن ابي وائل عن عبد الله بن مسعود انه قال ما أحصي ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الركعتين بعد المغرب وفي الركعتين قبل صلوة الفجر بقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث غريب من حديث ابن مسعود لا نعرفه الا من حديث عبد الملك بن معدان عن عاصم **باب** ماجاء انه يصليهما في البيت **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابرهيم

کہا خبر دی مجھے علاء بن حارث نے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُنے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا اُسنے سُنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے کہ کہا اُسنے سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص محافظت کرے چار رکعتوں پر جو قبل ظہر کے ہیں اور چار رکعتوں پر جو بعد اُسکے ہیں تو اُسکو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور قاسم وہ ابن عبد الرحمان ہے جسکی کنیت ابا عبد الرحمان ہے اور وہ غلام عبد الرحمان بن خالد بن یزید بن معاویہ کا ہے۔ اور وہ ثقہ ہے شام کا رہنے والا ہے اور وہ ابی امامہ کا مصاحب ہے **باب** قبل عصر کے چار رکعتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عصر کے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے فصل کرتے تھے درمیان انکے ساتھ سلام کے اوپر فرشتوں مقربین کے اور اوپر اُنکے جو اُنکے تابع ہیں مسلمانوں اور مومنوں سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے اختیار کیا ہے کہ ان چار رکعتوں میں جو قبل عصر کے ہیں فصل نہ کیا جاوے اور اُسنے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے اور کہا اُسنے مراد اس قول سے کہ درمیان انکے ساتھ سلام کے فصل کیا جاوے تشہد ہے[1] اور امام شافعی اور احمد کا مذہب ہے کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یہ دونوں فصل کو پسند کرتے ہیں **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ اور احمد بن ابراہیم اور محمود بن غیلان اور کئی اور لوگوں نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن مہران نے سُنا اُسنے اپنے دادا سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُس مرد پر جو قبل عصر کے چار رکعتیں پڑھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** مغرب کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں اور انمیں قرات کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے بدل ابن محبر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن معدان نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ کہا اُسنے میں شمار نہیں کر سکتا کہ جسقدر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے دو رکعتوں میں اور قبل نماز فجر کے دو رکعتوں میں ساتھ قل یا ایھا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کے۔ اور اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے اس طریق سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الملک بن معدان سے جو راوی ہے عاصم سے **باب** اس بیان میں کہ ان دو رکعتوں کو گھر میں پڑھے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم

[1] یعنی سلام سے مراد تشہد ہے حقیقۃً سلام مراد نہیں اگر غور سے احادیث کیطرف دیکھا جائے تو حق یہی معلوم ہوتا ہے کہ خواہ رات ہو یا دن جو چار رکعتیں پڑھی جاویں نفلوں میں بالخصوص انمیں سلام کے ساتھ فصل کرنا اولیٰ ہے

عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب في بيته وفي الباب عن رافع بن خديج وكعب بن عجرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن علي الحلواني نا عبد الرزاق نا معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر ركعات كان يصليها بالليل والنهار ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء الآخرة قال وحدثتني حفصة انه كان يصلي قبل الفجر ركعتين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن علي نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في فضل التطوع ست ركعات بعد المغرب **حدثنا** ابو كريب يعني محمد بن العلاء الهمداني الكوفي نا زيد بن الحباب نا عمر بن ابي خثعم عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة **قال** ابو عيسى وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث غريب لا نعرفه الا من حديث زيد بن الحباب عن عمر بن ابي خثعم قال وسمعت محمد بن اسماعيل يقول عمر بن عبد الله بن ابي خثعم منكر الحديث وضعفه جدا **باب** ما جاء في الركعتين بعد العشاء **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين وبعد المغرب ثنتين وبعد العشاء ركعتين وقبل الفجر ثنتين وفي الباب عن علي وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن شقيق عن عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان صلاة الليل مثنى مثنى **حدثنا** قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال

صلاة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة واجعل آخر صلاتك وترا

اُسنے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے پڑھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتین بعد مغرب کے آپکے گھر میں اور اس باب میں روایت ہے رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتین یاد رکھتا ہوں کہ آپ اُنکو رات اور دن میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتین قبل ظہر کے اور دو رکعتین بعد اُسکے اور دو رکعتین بعد مغرب کے اور دو رکعتین بعد عشا کے کہا اُسنے اور حدیث کی مجھے حفصہ نے کہ آپ قبل فجر کے دو رکعتین پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** نفلوں کی فضیلت کے بیان میں جو بعد مغرب کی چھ رکعتین ہیں حدیث کی ہمسے ابو کریب یعنی محمد بن علا ہمدانی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن ابی خثعم نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بعد مغرب کے چھ رکعات پڑھے انمیں کوئی بُری بات نہ کرے وہ رکعتین اُسکے لیے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوتی ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص بعد مغرب کے بیس رکعتین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر تیار کرتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زید بن حباب سے جو راوی ہے عمر بن ابی خثعم سے۔ کہا ترمذی نے اور سُنا مینے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور اُنسے اسکو بہت ضعیف کیا ہے **باب** بعد عشا کے دو رکعتوں کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابو سلمہ یعنی یحییٰ بن خلف نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے خالد حذا سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے پوچھا مینے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال پوچھا تو کہا اُنسے آنحضرت قبل ظہر کے دو رکعتین پڑھا کرتے تھے اور بعد اُسکے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کے دو رکعت اور قبل فجر کے دو اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن شقیق کی جو عائشہ سے ہے حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے رات کی نماز دو دو رکعت ہے سو جب تو صبح کا خوف کرے تو ایک رکعت وتر پڑھ اور آخر نماز اپنی وتر کر[1]

---

[1] اس امر کو وجوب پر حمل کرنے سے قرینہ نماز رات کا مانع ہے کیونکہ رات کی نماز بالاتفاق واجب نہیں پس اسکا آخر کیونکر واجب ہوگا اور نیز روایت صحیحین اور موطا کی جو عائشہ سے اور ترمذی اور ابن ماجہ اور احمد میں ام سلمہ اور ابی امامہ وغیرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے رات کو اٹھنا مشکل ہے جب کوئی تم میں سے وتر پڑھ لے تو چاہیے کہ دو رکعت بعد اُسکے پڑھے سو اگر رات کو تہجد کی نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو خیر ورنہ

وفی الباب عن عمرو بن عبسة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم ان صلاة اللیل مثنی مثنی وهو قول سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی فضل صلاة اللیل **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن ابی بشر عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الصیام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلاة بعد الفریضة صلاة اللیل وفی الباب عن جابر وبلال وابی امامة **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن وابو بشر اسمه جعفر بن ایاس وهو جعفر بن ابی وحشیة **باب** ماجاء فی وصف صلاة النبی صلی الله علیه وسلم باللیل **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی سلمة انه اخبره انه سئل عائشة کیف کانت صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان فقالت ماکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا فقالت عائشة فقلت یا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن بن عیسی نا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرة رکعة یوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع علی شقه الایمن **حدثنا** قتیبة عن مالك عن ابن شهاب نحوه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** منه **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن شعبة عن ابی جمرة عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرة رکعة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** منه **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابرهیم عن الاسود عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل تسع رکعات وفی الباب عن ابی هریرة وزید بن خالد والفضل بن عباس

اور اس باب میں عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور یہی قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے **باب** رات کی نماز کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے حمید بن عبد الرحمان حمیری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل روزہ بعد رمضان کے مہینہ اللہ کا ہے جو محرم ہے اور سب نمازوں سے افضل نماز بعد فرضوں کے نماز رات کی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور بلال اور ابی امامہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ابو بشر نام اُسکا جعفر بن ایاس ہے۔ اور یہ جعفر بن ابی وحشیہ ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے وصف کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے اُسنے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے ابی سلمہ سے یہ کہ اُسنے اُسکو خبر دی ہے کہ اُسنے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کس طرح تھی پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان وغیرہ میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑہتے تھے چار رکعتیں پڑہتے سو تو اُنکے حسن اور لنبائی سے سوال مت کر پھر چار پڑہتے سو تو اُنکے حسن اور لنبائی سے سوال مت کر پھر تین پڑہتے تھے سو کہا عائشہ نے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑہنے سے پہلے سو رہتے ہو پس فرمایا آپ نے اے عائشہ میرے آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعت پڑہتے تھے ساتھ ایک کے انمیں سے وتر کرتے تھے پس جب اُنسے فارغ ہو جاتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابن شہاب سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑہتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نو رکعت پڑہا کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے

قال ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ ورواہ سفیان الثوری عن الاعمش نحو ہذا حدثنا بذلک محمود بن غیلان نا یحیی بن ادم عن سفیان عن الاعمش **قال** ابو عیسی واکثر ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ مع الوتر واقل ما وصف من صلٰوتہ من اللیل تسع رکعات **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن سعد بن ہشام عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یصل من اللیل منعہ من ذلک النوم او غلبتہ عیناہ صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عباس ہو ابن عبد العظیم العنبری نا عتاب بن المثنی عن بہز بن حکیم قال کان زرارۃ بن اوفی قاضی البصرۃ فکان یؤم بنی قشیر فقرأ یوما فی صلوٰۃ الصبح فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر خر میتا فکنت فیمن احتملہ الی دارہ **قال** ابو عیسی وسعد بن ہشام ہو ابن عامر الانصاری وہشام بن عامر ہو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** فی نزول الرب تبارک وتعالی الی السماء الدنیا کل لیلۃ **حدثنا** قتیبۃ نا یعقوب بن عبد الرحمن الاسکندرانی عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل اللہ تبارک وتعالی الی السماء الدنیا کل لیلۃ حین یمضی ثلث اللیل الاول فیقول انا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجیب لہ من ذا الذی یسالنی فاعطیہ من ذا الذی یستغفرنی فاغفر لہ فلا یزال کذلک حتی یضیء الفجر وفی الباب عن علی بن ابی طالب وابی سعید ورفاعۃ الجہنی وجبیر بن مطعم وابن مسعود وابی الدرداء وعثمان بن ابی العاص **قال** ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وقد روی ہذا الحدیث من اوجہ کثیرۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ینزل اللہ تبارک وتعالی حین یبقی ثلث اللیل الاخر وہذا اصح الروایات

کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہؓ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے اعمش سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے سفیان سے اُسنے اعمش سے کہا ابو عیسےٰ نے اور زیادہ سے زیادہ نوافل رات کی نماز کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں تیرہ رکعت ہیں مع وتر دن کے اور کم سے کم نوافل جو آنحضرتؐ کی رات کی نماز کے بیان کیے گئے نو رکعت ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ رات کی نماز نہ پڑھتے منع کر لی اُس سے آپ کو نیند یا آپ کی آنکھیں مبارک آپ پر غالب ہو جاتیں تو دن کو بارہ رکعت پڑھتے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عباس نے جو عبد العزیز عنبری کا بیٹا ہے کہا حدیث کی ہمسے عتاب بن مثنیٰ نے بہز بن حکیم سے کہا اُسنے زرارہ بن اوفی بصرے کا قاضی تھا سو وہ بنی قشیر کی امامت کراتا تھا پس اُسنے ایک دن صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر تو فوت ہو کر گر پڑا اور میں اُن شخصوں میں تھا جو اُسکو اُٹھا کر اُسکے گھر کی طرف لائے[2] کہا ابو عیسےٰ نے اور سعد بن ہشام وہ ابن عامر انصاری ہے اور ہشام بن عامر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن اسکندرونی نے سہیل بن صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ ہر ایک رات میں آسمان دنیا کی طرف جبکہ پہلی رات سے تہائی گذر جاتی ہے نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے میں ہوں بادشاہ کون ہے وہ شخص جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اُسکی دعا قبول کروں۔ کون ہے وہ شخص جو مجھسے سوال کرے تو میں اُسکو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے تو میں اُسے بخشش کروں۔ پس اللہ تعالیٰ اسی طرح سے فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ جبکہ رات کی آخر کی تہائی باقی رہتی تھی نازل ہوتا ہے اور یہ سب سے صحیح روایت ہے۔

[1] مولف کی غرض اس کلام سے یہ ہے کہ آنحضرت کی نماز جو مختلف تعداد سے منقول ہے اس لیے تعارض نہیں کیونکہ کبھی آپ نے تیرہ رکعت نماز پڑھی ہے کبھی گیارہ کبھی نو تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی نو سے کم نہیں ہوئی [2] یہ روایت مولف کی زرارہ بن اوفی کی فضیلت بیان کرنے کے واسطے ذکر ہے جو راوی پچھلی حدیث کا ہے ۱۲

باب ماجاء فی القراءة باللیل **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن اسحاق نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن عبد اللہ بن رباح الانصاری عن ابی قتادة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر مررت بک وانت تقرأ وانت تخفض من صوتک فقال انی اسمعت من ناجیت قال ارفع قلیلا وقال لعمر مررت بک وانت تقرأ وانت ترفع صوتک فقال انی اوقظ الوسنان واطرد الشیطان قال اخفض قلیلا وفی الباب عن عائشة وام ھانی وانس وام سلمة وابن عباس **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن معاویة بن صالح عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سالت عائشة کیف کان قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اسر بالقراءة وربما جھر فقلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة **قال** ابو عیسی ھذا حدیث صحیح غریب **قال** ابو عیسی حدیث ابی قتادة حدیث غریب وانما اسندہ یحیی بن اسحاق عن حماد بن سلمة واکثر الناس انما روی ھذا الحدیث عن ثابت عن عبد اللہ بن رباح مرسلا **حدثنا** ابو بکر محمد بن نافع البصری نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن اسماعیل بن مسلم العبدی عن ابی المتوکل الناجی عن عائشة قالت قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایة من القران لیلة **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجه **باب** ماجاء فی فضل صلاة التطوع فی البیت **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند عن سالم ابی النضر عن بسر بن سعید عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلاتکم فی بیوتکم الا المکتوبة وفی الباب عن عمر بن الخطاب وجابر بن عبد اللہ وابی سعید وابی ھریرة وابن عمر وعائشة وعبد اللہ بن سعد وزید بن خالد الجھنی **قال** ابو عیسی حدیث زید بن ثابت حدیث حسن

باب رات کی قرارت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اُسنے عبد اللہ بن رباح انصاری سے اُسنے ابی قتادہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق سے فرمایا میں تیرے پاس گیا اور تو پڑھ رہا تھا اس حالت میں کہ تو اپنی آواز کو پست کرتا تھا سو کہا حضرت ابو بکر نے میں سناتا ہوں اسکو جس سے باتیں کرتا ہوں فرمایا آپ نے تھوڑی سی آواز بلند کر۔ اور فرمایا آپ نے حضرت عمر سے میں تیرے پاس گیا اور تو پڑھ رہا تھا اس حالت میں کہ تو اپنی آواز کو بلند کرتا تھا پس کہا حضرت عمر نے میں سوتے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ فرمایا آپ نے تھوڑی سی آواز پست کر اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام ہانی اور انس اور ام سلمہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قرارت کس طرح تھی۔ پس فرمایا حضرت عائشہ نے ہر طرح پڑھتے تھے کبھی وقت آہستہ قرارت پڑھتے تھے اور کبھی وقت اونچی۔ عبد اللہ بن ابی قیس کہتا ہے پس میں نے کہا تمام حمد ہے واسطے اُس ذات کے جس نے دین میں آسانی کی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح غریب ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور کسی نے اسکو سوائے یحیے بن اسحاق کے جوڑا ہی ہے حماد بن سلمہ سے مسند نہیں کیا۔ اور اکثر لوگوں نے اس حدیث کو بواسطہ ثابت کے عبد اللہ بن رباح سے مرسل روایت کیا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو بکر یعنے محمد بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اسماعیل بن مسلم عبدی سے اُسنے ابی المتوکل ناجی سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں ساتھ قرآن کی ایک آیت کے کھڑے ہوئے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **باب** گھر میں نفلی نماز پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے سالم ابی النضر سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے افضل نماز تمہاری تمہارے گھروں میں ہے مگر فرضی۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

ف آنحضرت ایک رات میں جبکہ تہجد ذکا وقت تھا حضرت ابو بکر کے پاس گئے تو دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور آواز انکی بہت پست تھی سنائی نہ دیتی تھی صبح کو آنحضرت نے ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ میں تیرے پاس گیا تھا اور تو نماز پڑھ رہا تھا اور بہت آہستہ قرارت پڑھ رہا تھا حضرت ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ میں تو اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہوں یعنی قرآن مجید کا پڑھنا اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنا ہے اور وہ خواہ کسقدر آواز پست ہو سمجھتا ہے پھر میں کیونکر پکار کر پڑھوں اُسی رات میں آنحضرت حضرت عمر کے پاس تشریف لے گئے جب صبح ہوئی تو اُس سے کہا کہ میں تیرے پاس گیا اور تو نماز میں قرآن بلند آواز سے پڑھ رہا تھا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ میں قرآن اونچی آواز سے پڑھتا ہوں کہ جو لوگ سوئے ہوتے ہیں وہ بھی جاگ پڑیں یاد اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ ہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور نیز شیطان کو بھگاتا ہوں کہ وہ اونچی قرآن پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایسا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ اپنی آواز کو کسیقدر پست کر غرض یہ کہ رات کی نمازوں میں نہ تو بہت آواز کو پست کرنا چاہیے اور نہ بہت بلند کرنا چاہیے درمیانی آواز سے پڑھنا چاہیے [illegible] رموز ملاحت [illegible] مولف نے اس باب میں حدیثیں ذکر کی ہیں انکی تائید

وقد اختلفوا فی روایة هذا الحدیث فرواه موسی بن عقبة وابراهیم بن ابی النضر مرفوعا واوقفه بعضهم ورواه مالك عن ابی النضر ولم یرفعه والحدیث المرفوع اصح **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الله بن نمیر عن عبید الله ابن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوها قبورا **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح

ابواب الوتر

باب ماجاء فی فضل الوتر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعید عن یزید بن ابی حبیب عن عبد الله بن راشد الزرقی عن عبد الله بن ابی مرة الزوفی عن خارجة بن حذافة انه قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله امرکم بصلاة هی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعله الله لکم فیما بین صلوٰة العشاء الی ان یطلع الفجر وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو وبریدة وابی بصرة صاحب النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی حدیث خارجة بن حذافة حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یزید بن ابی حبیب وقد وهم بعض المحدثین فی هذا الحدیث فقال عبد الله بن راشد الزرقی وهو وهم

باب ماجاء ان الوتر لیس بحتم **حدثنا** ابو کریب نا ابو بکر بن عیاش نا ابو اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال الوتر لیس بحتم کصلوتکم المکتوبة ولکن سن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله وتر یحب الوتر فاوتروا یا اهل القرآن وفی الباب عن ابن عمر وابن مسعود وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث علی حدیث حسن وروی سفیان الثوری وغیره عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال الوتر لیس بحتم کهیئة الصلاة المکتوبة ولکن سنة سنها رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا بذلك بندار نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان وهذا اصح من حدیث ابی بکر بن عیاش وقد روی منصور بن المعتمر عن ابی اسحاق نحو روایة ابی بکر بن عیاش

باب ماجاء فی کراهیة النوم قبل الوتر **حدثنا** ابو کریب نا زکریا بن ابی زائدة عن اسرائیل عن عیسی بن ابی عزة عن الشعبی عن ابی ثور الازدی عن ابی هریرة قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اوتر قبل ان انام

اور لوگوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے سو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے تو اسکو مرفوع روایت کیا ہے اور بعضوں نے اسکو وقف کیا ہے اور روایت کیا اسکو مالک نے ابی النضر سے اور مرفوع نہیں کیا۔ اور حدیث مرفوع سب سے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُنھنے ابن عمر سے اُنھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور انکو قبریں نہ بناؤ۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابواب الوتر

باب نماز وتر کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے عبد اللہ بن راشد زرقی سے اُسنے عبد اللہ بن ابی مرہ زوفی سے اُسنے خارجہ بن حذافہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر نکلے تو فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمکو ساتھ ایک نماز ایسی کے مدد دی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو تمہارے لیے درمیان نماز عشاء کے تا چڑھنے صبح تک مقرر کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور بریدہ اور ابی البصرہ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن ابی حبیب سے اور بعض محدثین نے اس حدیث میں وہم کیا ہے اور کہا ہے عبد اللہ بن راشد زرقی اور یہ وہم ہے

باب اس بیان میں کہ وتر واجب نہیں ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسحٰق نے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے وتر واجب نہیں ہیں مثل نماز تمہاری فرضی کے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہیں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنی اکیلا ہے دوست رکھتا ہے وتر و تمکو پس اے مومنو وتر پڑھو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے حضرت علی سے کہ کہا اُسنے وتر واجب نہیں مثل نماز تمہاری فرضی کے لیکن ایسی سنت ہیں کہ انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے **حدیث** کی ہمکو ساتھ اسکے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے۔ اور یہ حدیث ابی بکر بن عیاش کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے منصور بن معتمر نے ابی اسحٰق سے مثل روایت ابی بکر بن عیاش کے

باب اس بیان میں کہ وتر دن سے پہلے سونا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن ابی زائدہ نے اسرائیل سے اُسنے عیسیٰ بن ابی عزہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے ابی ثور ازدی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ

ہوتا ہے کہ آنحضرت کی قرأت کا حال مختلف تھا کبھی بلند آواز کبھی آہستہ کبھی بہت قرآن پڑھتے کبھی تھوڑا جیسا کہ طبیعت کی نشاط ہوتی ۱۲ سہ ۵ یہ الفاظ تفسیر پہلے الفاظ کے ہیں یعنی اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور ایسے نہ انکو کردو کہ قبروں کی طرح ہو جائیں یعنی جیسے کہ قبروں میں نماز نہیں پڑھتے ایسے تم انہیں بھی نماز نہ پڑھو ۱۲ ش ر

قال عیسی بن ابی عزۃ وکان الشعبی یوتر اول اللیل ثم ینام وفی الباب عن ابی ذر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ
وابو ثور الازدی اسمہ حبیب بن ابی ملیکۃ وقد اختار قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم ان لاینام الرجل
حتی یوتر وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من خشی منکم ان لایستیقظ من اٰخر اللیل فلیوتر من اولہ ومن طمع منکم ان یقوم من اٰخر
اللیل فلیوتر من اٰخر اللیل فان قراءۃ القراٰن فی اٰخر اللیل محضورۃ وھی افضل **حدثنا** بذلک ھناد قال نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان
عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی الوتر من اول اللیل واٰخرہ **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو بکر بن عیاش نا ابو حصین عن یحیی
بن وثاب عن مسروق انہ سال عائشۃ عن وتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت من کل اللیل قد اوتر اولہ واوسطہ واٰخرہ فانتھی وترہ حین
مات فی وجہ السحر **قال** ابو عیسی ابو حصین اسمہ عثمان بن عاصم الاسدی وفی الباب عن علی وجابر وابی مسعود الانصاری وابی قتادۃ
قال ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وھو الذی اختارہ بعض اھل العلم الوتر من اٰخر اللیل **باب** ماجاء فی الوتر بسبع **حدثنا**
ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن یحیی بن الجزار عن ام سلمۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث عشرۃ فلما کبر
وضعف اوتر بسبع وفی الباب عن عائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث ام سلمۃ حدیث حسن وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوتر بثلاث عشرۃ
واحدی عشرۃ وتسع وسبع وخمس وثلاث وواحدۃ قال اسحاق بن ابرٰھیم معنی ماروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث عشرۃ
قال انما معناہ انہ کان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ مع الوتر فنسبت صلوٰۃ اللیل الی الوتر وروی فی ذلک حدیثا عن عائشۃ واحتج بماروی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوتروا یا اھل القراٰن قال انما عنی بہ قیام اللیل یقول انما قیام اللیل علی اصحاب القراٰن **باب** ماجاء فی الوتر بخمس
حدثنا اسحاق بن منصور نا عبداللہ بن نمیر نا ھشام بن عروۃ عن ابیہ

کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے اور شعبی اول رات کو وتر پڑھتا پھر سو رہتا اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور ابو ثور ازدی کا
نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد ہم سے اختیار کیا ہے کہ آدمی سوئے نہیں تاکہ وتر پڑھ لے اور مروی ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص کو تم میں سے یہ خوف ہو کہ وہ آخر رات کو نہیں جاگ سکیگا تو چاہیے کہ وہ اول رات
کو وتر پڑھ لے اور جسکو آخر رات میں کھڑا ہونے کی امید ہو تو چاہیے کہ وہ آخر رات کو وتر پڑھے اسلیے کہ آخر رات میں قرآن پڑھنے سے
فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے **حدیث** کی ہے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنے
ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** نماز وتر کے اول رات اور آخر رات پڑھنے کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حصین نے یحییٰ بن وثاب سے اُسنے مسروق
سے یہ کہ اُسنے حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی بابت سوال کیا پس کہا اُسنے ہر ایک حصہ رات میں آپ نے وتر پڑھے
ہیں اول میں اوسط میں آخر میں اور جب فوت ہوئے ہیں تو آپ کے وتر سحری کے وقت مقرر ہوئے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو حصین کا
نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے رضی اللہ
عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اسی کو بعض اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ وتر آخر رات میں ہیں۔ **باب** اس
بیان میں کہ وتر سات رکعت ہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُنے
یحییٰ بن جزار سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے پس جب بڑے ہوئے اور ضعیف ہو گئے
تو سات رکعت وتر پڑھے ہیں۔ اور اس باب میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے۔ اور مروی
ہے آنحضرت سے کہ وتر تیرہ رکعت ہیں اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک کہا اسحاق بن ابراہیم نے معنے اس روایت
کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے یہ ہیں کہ رات کی نماز تیرہ رکعت مع وتروں کے پڑھتے تھے سو نماز رات کی وتروں کی
طرف نسبت کی گئی ہے۔ اور اُسنے اسمیں حدیث عائشہ کی روایت کی ہے اور دلیل پکڑی اُسنے ساتھ اس روایت کے جو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اے قرآن والو وتر پڑھا کرو کہا اُسنے مراد اس سے آنحضرت کی رات کا قیام ہے کیونکہ قیام رات کا قرآن والوں پر ہے
باب نماز وتر کی پانچ رکعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے

عن عائشة قالت كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر من ذلك بخمس لا يجلس في شئ منهن الا في اٰخرهن فاذا اذن المؤذن قام فصلى ركعتين خفيفتين وفي الباب عن ابي ايوب **قال** ابو عيسى وحديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الوتر بخمس وقالوا لا يجلس في شئ منهن الا في اٰخرهن

باب ما جاء في الوتر بثلاث **حدثنا** هناد نا ابو بكر بن عياش عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرأ فيهن بتسع سور من المفصل يقرأ في كل ركعة بثلاث سور اٰخرهن قل هو الله احد وفي الباب عن عمران بن حصين وعائشة و ابن عباس وابي ايوب وعبد الرحمن بن ابزى عن ابي بن كعب ويروى ايضا عن عبد الرحمن ابن ابزى عن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى بعضهم فلم يذكر فيه عن ابي وذكر بعضهم عن عبد الرحمن بن ابزى عن ابي **قال** ابو عيسى وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا ورأوا ان يوتر الرجل بثلاث قال سفيان ان شئت اوترت بخمس وان شئت اوترت بثلاث وان شئت اوترت بركعة قال سفيان والذي استحب ان يوتر بثلاث ركعات وهو قول ابن المبارك واهل الكوفة **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني نا حماد بن زيد عن هشام عن محمد بن سيرين قال كانوا يوترون بخمس وبثلاث وبركعة ويرون كل ذلك حسنا

باب ما جاء في الوتر بركعة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن انس بن سيرين قال سالت ابن عمر فقلت اطيل في ركعتي الفجر فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة وكان يصلي الركعتين والاذان في اذنه وفي الباب عن عائشة وجابر والفضل بن عباس وابي ايوب وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين راوا ان يفصل الرجل بين الركعتين والثالثة

اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت تھی انمین پانچ رکعت وتر کرتے تھے انمین سے کسی رکعت مین نہ بیٹھتے تھے مگر آخر رکعت مین پس جب موذن اذان دیتا تو کھڑے ہوتے اور ہلکی دو رکعتین پڑھتے اور اس باب مین روایت ہے ابی ایوب سے کہا ابو عیسٰی نے اور حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مذہب ہی کہ وتر پانچ رکعت ہین اور کہا انہون نے انمین سے کسی رکعت مین نہ بیٹھے مگر اُنکی آخر رکعت مین **باب** نماز وتر کی تین رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم تین رکعت وتر پڑھتے تھے انمین مفصلات سے نو سورتین پڑھتے تھے ہر ایک رکعت مین تین سورتین پڑھتے تھے آخر اُنکے قل ہو اللہ احد ہی اور اس باب مین روایت ہی عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور عبد الرحمان بن ابزی سے جو راوی ہے ابی بن کعب سے اور نیز عبد الرحمٰن بن ابزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ایسا ہی روایت کی ہے بعض نے اور اُنسے اسمین ابی کا ذکر نہین کیا۔ اور ذکر کیا ہی بعض نے روایت ہی عبد الرحمٰن بن ابزیٰ سے اُسنے روایت کی ابی سے کہا ابو عیسٰی نے اور ایک قوم اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسطرف گئی ہی اور کہا انہون نے کہ آدمی تین رکعت وتر پڑھے۔ کہا سفیان نے اگر تیری مرضی ہو تو پانچ رکعت وتر پڑھ اور اگر تیری مرضی ہو تو تین رکعت وتر پڑھ اور اگر تیری مرضی ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ کہا سفیان نے اور مین درست یہ رکھتا ہون کہ وتر تین رکعت پڑھے جائین اور یہی قول ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ہشام سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے صحابہ کا مذہب تھا کہ نماز وتر پانچ رکعت اور تین رکعت اور ایک رکعت ہے اور جانتے تھے کہ ہر طرح سے پڑھنا بہتر ہی

باب نماز وتر کے ایک رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے انس بن سیرین سے کہا اُسنے مینے ابن عمر سے سوال کیا سو کہا مینے کہ فجر کی دو رکعتون (یعنی سنتون مین) لمبائی کرون پس کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعتین پڑھتے تھے حالانکہ اذان آپکے کانون مبارک مین ہوتی تھی اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور جابر اور فضل بن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سے۔ کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ اور تابعین سے اسپر ہی کہا انہون نے آدمی درمیان دو رکعت

---

۱ یعنے یہ روایت کبھی تو عبد الرحمان بن ابزی سے بلا واسطہ آنحضرت سے منقول ہے اور کبھی ابی کے واسطے ۱۲ ۲ انس ابن سیرین نے ابن عمر سے سوال کیا کہ کیا مین فجر کی سنتون مین قراءت لمبی پڑھا کرون اُسنے جواب دیا کہ آنحضرت سنتین اتنی ہلکی پڑھتے تھے کہ ابھی اذان آپ کے کانون مبارک مین ہو یعنے اذان ختم ہونے کے بعد جب شروع کرتے تو گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی اذان ہو ہی رہی تھی یعنے بہت جلدی ختم کر لیتے تھے اور باقی روایت جو ابن عمر نے بیان کی ہے وہ سوال سے زائد ہی اس سے ثابت ہوا کہ سوال سے زیادہ جواب دینا جائز ہے ۱۲

یوتر برکعة وبه یقول مالك والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء مایقرأ فی الوتر **حدثنا** علی بن حجر نا شریك عن ابی اسحاق
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربك الاعلی وقل یا یها الکفرون وقل
هو الله احد فی رکعة رکعة وفی الباب عن علی وعائشة وعبد الرحمن بن ابزی عن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم **قال**
ابو عیسی وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قرأ فی الوتر فی الرکعة الثالثة بالمعوذتین وقل هو الله احد والذی اختاره اکثر اهل
العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم ان یقرأ بسبح اسم ربك الاعلی وقل یا یها الکفرون وقل هو الله احد یقرأ فی کل
رکعة من ذلك بسورة **حدثنا** اسحاق بن ابرهیم ابن حبیب بن الشهید البصری نا محمد بن سلمة الحرانی عن خصیف عن عبد العزیز
بن جریج قال سألت عائشة بای شیء کان یوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربك الاعلی وفی الثانیة
بقل یا یها الکفرون وفی الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتین **قال** ابو عیسی وهذا حدیث حسن غریب وعبد العزیز هذا والد ابن جریج
صاحب عطاء وابن جریج اسمه عبد الملك بن عبد العزیز بن جریج وقد روی هذا الحدیث یحیی بن سعید الانصاری عن عمرة عن عائشة
عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی القنوت فی الوتر **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن برید بن ابی مریم عن
ابی الحوراء قال قال الحسن بن علی علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمات اقولهن فی الوتر اللهم اهدنی فیمن هدیت وعافنی فیمن عافیت
وتولنی فیمن تولیت وبارك لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانك تقضی ولا یقضی علیك وانه لا یذل من والیت تبارکت ربنا
وتعالیت وفی الباب عن علی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث ابی الحوراء السعدی واسمه
ربیعة بن شیبان ولا نعرف عن النبی صلی الله علیه وسلم فی القنوت شیئا احسن من هذا واختلف اهل العلم فی القنوت فی الوتر فرای
عبد الله بن مسعود القنوت فی الوتر فی السنة کلها واختار القنوت قبل الرکوع وهو قول بعض اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك واسحق واهل الکوفة

وتر میں ایک رکعت پڑھتے یعنی سے فصل کرتے تھے۔ اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق **باب** اس بیان میں کہ وتروں میں کیا قراءت پڑھی جاوے حدیث کی ہم سے علی
بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی اسحق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وتروں میں یہ سورتیں پڑھتے تھے سبح اسم
ربک الاعلی اور قل یا ایھا الکفرون اور قل ہو اللہ احد ہر ایک رکعت میں انمیں سے ایک سورت پڑھتے تھے اور اس باب میں علی اور عائشہ اور عبد الرحمن بن ابزی سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ابو عیسی نے کہ تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھی مختار اکثر
اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو انکے بعد ہیں یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک ایک سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایھا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھے حدیث
بیان کی ہمسے اسحق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے خصیف سے انہوں نے عبد العزیز بن جریج سے کہا انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کونسی سورتوں کے وتر پڑھتے تھے کہا انہوں نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری میں قل یا ایھا الکفرون اور تیسری میں
قل ہو اللہ احد اور معوذتین کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ عبد العزیز والد ہے ابن جریج کا جو شاگرد عطا کا ہے اور ابن جریج کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے۔ اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو یحیی بن سعید انصاری نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** وتروں میں قنوت کے بیان میں حدیث
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے انہوں نے یزید بن ابی مریم سے انہوں نے ابی الحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علی نے مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمے سکھلائے ہیں جو انکو میں وتروں میں پڑھا کروں۔ اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ لے اللہ ہدایت کر مجھے ان شخصوں میں جنکو تونے ہدایت
کیا ہے اور معاف کر مجھے انہیں جنکو تونے معاف کیا ہے اور دوست رکھ مجھے ان شخصوں میں جنکو تونے دوست رکھا ہے اور برکت دے مجھے اس چیز میں جو
کچھ تونے دیا ہے اور نگاہ رکھ مجھے برائی اس چیز سے جو تونے حکم کیا ہے کیونکہ تو حکم کر سکتا ہے اور تجھپر کسی کا حکم نہیں چل سکتا اور نہیں ذلیل ہو سکتا وہ
شخص جسکو تو دوست رکھے تو برکت والا ہے اے رب ہمارے اور بلند ہے عظمت تیری اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن
ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث ابی الحوراء سعدی سے اور نام اسکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں پہچانتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت
میں کوئی دعا جو اس سے بہتر ہو اور اہل علم نے وتروں میں قنوت پڑھنے میں اختلاف کیا ہے پس عبد اللہ بن مسعود کا یہ مذہب ہے کہ وتروں میں قنوت پڑھنی تمام برس
میں چاہیے اور انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کو اختیار کیا ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحق اور اہل کوفہ

مسئلہ مولف نے جسقدر روایات وتروں کے بارے میں تھیں اسیقدر باب منعقد کیے ہیں غرض یہ ہے کہ وتر آنحضرت سے مختلف طور سے ثابت ہیں خواہ کوئی ایک رکعت پڑھے یا تین یا پانچ یا
یا سات آگے آخر رات میں پڑھے یا ابتدا میں یا وسط میں جسطرح کسی پر آسان ہوں ۱۲ منہ غرض اسکی یہ ہے کہ پوری اور رد ادے کی کیفیت ایک ہی ہے ۱۲

وقد روی عن علی بن ابی طالب انہ کان لا یقنت الا فی النصف الآخر من رمضان وکان یقنت بعد الرکوع وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا وبہ یقول الشافعی واحمد **باب ماجاء فی الرجل ینام عن الوتر اوینسی** **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا عبدالرحمن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر اونسیہ فلیصل اذا ذکر واذا استیقظ **حدثنا** قتیبۃ نا عبداللہ ابن زید بن اسلم عن ابیہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح وھذا اصح من الحدیث الاول سمعت ابا داؤد السجزی یعنی سلیمان بن الاشعث یقول سالت احمد بن حنبل عن عبدالرحمن بن زید بن اسلم فقال اخوہ عبداللہ لاباس بہ وسمعت محمدا یذکر عن علی بن عبداللہ انہ ضعف عبدالرحمن بن زید بن اسلم وقال عبداللہ بن زید بن اسلم ثقۃ وقد ذھب بعض اھل الکوفۃ الی ھذا الحدیث وقالوا یوتر الرجل اذا ذکر وان کان بعد ما طلعت الشمس وبہ یقول سفیان الثوری **باب ماجاء فی مبادرۃ الصبح بالوتر** **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ نا عبیداللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبدالرزاق نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذھب کل صلوۃ اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر **قال** ابوعیسی وسلیمان بن موسی قد تفرد بہ علی ھذا اللفظ وروی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال لا وتر بعد صلوۃ الصبح وھو قول غیر واحد من اھل العلم وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق لایرون الوتر بعد صلوۃ الصبح

اور علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ وہ رمضان کے نصف آخر میں سے قنوت پڑھا کرتے تھے اور بعد رکوع کے قنوت پڑھتے تھے اور بعض اہل علم طرف اسکے گئے ہیں اور یہی کہتا ہے امام شافعی اور احمد **باب** اس بیان میں کہ کوئی آدمی وتر پڑھنے سے سوجائے یا بھول جائے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمان بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وتروں سے سوجائے یا انکو بھول جائے تو چاہیے کہ پڑھے جب یاد کرے اور جب جاگے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص لیٹے وتروں سے سوجائے تو چاہیے کہ پڑھے جب صبح کرے ۔ اور یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے ۔ سُنا میں نے ابا داؤد سجزی سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتا تھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کی بابت کا سوال کیا تو اُسنے کہا بھائی اُسکا عبداللہ جو ہے اسکا کچھ خوف نہیں ہے ۔ اور سُنا میں نے محمد سے کہ ذکر کرتا تھا علی بن عبداللہ سے کہ اُسنے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو ضعیف کیا ہے اور کہا عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہے ۔ اور بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں اور کہا انہوں نے وتر پڑھے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے یاد کرے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری **باب** صبح سے وتروں کی جلدی کرنے کے بیان میں ۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن عبداللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح سے وتروں کی جلدی کرنی چاہیے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ابن کثیر سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کرنے سے پہلے وتر پڑھو **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب فجر کا طلوع ہوتا ہے تو رات کی تمام نماز جاتی رہتی ہے اور وتر بھی ۔ سو وتر طلوع فجر سے پہلے پڑھو ۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اس لفظ سے منفرد ہوا ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بعد نماز صبح کے وتر نہیں ہیں ۔ اور یہ قول کئی ایک اہل علم کا ہے اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحق یہ لوگ بعد نماز صبح کے وتر جائز نہیں

۵۱ غرض اس کلام سے اور کلام احمد بن حنبل سے یہ ہے کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہے اور بھائی اسکا جو عبداللہ بن زید بن اسلم ہے وہ ثقہ ہے اسکا کچھ خوف نہیں ہے ۱۲

۵۲ چونکہ وتر آخر شب میں افضل ہوا اسلیے حضرت نے فرمایا کہ اسقدر تاخیر وتر میں نہ کرو کہ صبح ہو جاوے ۱۲

باب ما جاء لا وتران في ليلة **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثني عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق بن علي عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا وتران في ليلة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب واختلف اهل العلم في الذي يوتر من اول الليل ثم يقوم من آخره فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم نقض الوتر وقالوا يضيف اليها ركعة ويصلي ما بدا له ثم يوتر في آخر صلوته لانه لا وتران في ليلة وهو الذي ذهب اليه اسحق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا اوتر من اول الليل ثم نام ثم قام من آخره انه يصلي ما بدا له ولا ينقض وتره ويدع وتره على ما كان وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس واحمد وابن المبارك وهذا اصح لانه قد روي من غير وجه ان النبي صلى الله عليه وسلم قد صلى بعد الوتر **حدثنا** محمد بن بشار نا حماد بن مسعدة عن ميمون بن موسى المرائي عن الحسن عن امه عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين وقد روي نحو هذا عن ابي امامة وعائشة وغير واحد عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الوتر على الراحلة **حدثنا** قتيبة نا مالك بن انس عن ابي بكر بن عمر بن عبد الرحمن عن سعيد بن يسار قال كنت مع ابن عمر في سفر فتخلفت عنه فقال اين كنت فقلت اوترت فقال اليس لك في رسول الله اسوة حسنة رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر على راحلته وفي الباب عن ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا وراوا ان يوتر الرجل على راحلته وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا يوتر الرجل على الراحلة فاذا اراد ان يوتر نزل فاوتر على الارض وهو قول بعض اهل الكوفة **باب** ما جاء في صلوة الضحى **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق حدثني موسى بن فلان بن انس عن عمه ثمامة بن انس بن مالك عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة الضحى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له قصرا في الجنة من ذهب وفي الباب عن ام هانئ وابي هريرة ونعيم بن همار وابي ذر وعائشة وابي امامة وعتبة بن عبد السلمي وابن ابي اوفى وابي سعيد وزيد بن ارقم وابن عباس

باب اس بیان میں کہ دو وتر ایک رات میں نہیں ہیں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ملازم بن عمرو نے کہا حدیث کی مجھ سے عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق بن علی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے اُس شخص کے حق میں جو اول رات میں وتر پڑھے پھر آخر رات میں کھڑا ہو پس بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے یہ گمان کیا ہے کہ وتروں کو توڑ دے اور کہا انہوں نے کہ انکی طرف ایک رکعت ملائے اور نماز پڑھے جو اُسکے لیے ظاہر ہو پھر آخر نماز وتر پڑھ لے کیونکہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں اور اسی طرف اسحق گیا ہے اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ جب اول رات میں وتر پڑھ چکا پھر سو گیا پھر آخر رات کو کھڑا ہو گیا تو نماز پڑھے جسقدر اُسکو ظاہر ہو (یعنی جسقدر اُسکی خواہش ہو) اور وتروں کو نہ توڑے اور وتروں کو اُسی حالت پر رہنے دے جس طرح کہ تھے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا ہے اور یہ صحیح ہے کیونکہ کئی طریق سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وتر کے نماز (نفلوں کی) پڑھی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے میمون بن موسیٰ مرائی سے اُسنے حسن سے اُسنے اپنی والدہ سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وتروں کے دو رکعت پڑھتے تھے اور مروی ہے بواسطہ ابی امامہ اور عائشہ اور کئی اور لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک ابن انس نے ابی بکر بن عمر بن عبدالرحمن سے اُسنے سعید بن یسار سے کہا اُسنے میں ابن عمر کے ساتھ سفر میں تھا پس میں اُس سے پیچھے رہ گیا تو اُسنے کہا تو کہاں تھا سو میں نے کہا میں وتر پڑھتا تھا پس کہا اُسنے کیا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اچھا طریق معلوم نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے کہ سواری پر وتر پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسکی طرف گئے ہیں کہ کہا انہوں نے کہ آدمی اپنی سواری پر وتر پڑھے اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے کہ آدمی سواری پر وتر نہ پڑھے پس جب سواری پر وتر پڑھنے کا ارادہ کرے تو اتر پڑے اور زمین پر وتر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل کوفہ کا **باب** ضحی کی نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھ سے موسیٰ بن فلان بن انس نے اپنے چچا ثمامہ بن انس بن مالک سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضحی کی بارہ رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں سونے کا محل تیار کرتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام ہانی اور ابو ہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد السلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم

۱؎ یعنی بعض اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ اگر پہلی رات میں وتر پڑھ بیٹھا ہو اور پھر آخر رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس طرح کرے کہ پہلے پہل ایک رکعت پڑھے تو گویا یہ رکعت مع اُس رکعت کے جو اول

ابو عیسٰی حدیث انس حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلٰی قال ما اخبرنی احد انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الضحٰی الا ام هانی فانها حدثت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل بیتها یوم فتح مکة فاغتسل فسبح ثمان رکعات ما رایته صلی صلوة قط اخف منها غیر انه کان یتم الرکوع والسجود **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح وکان احمد رای اصح شیٔ فی هذا الباب حدیث ام هانی واختلفوا فی نعیم فقال بعضهم نعیم بن خمار وقال بعضهم ابن همار ویقال ابن هبار ویقال ابن همام والصحیح ابن همار وابو نعیم وهم فیه فقال ابن خمار وخطأ فیه ثم ترك فقال نعیم عن النبی صلی الله علیه وسلم اخبرنی بذلك عبد بن حمید عن ابی نعیم **حدثنا** ابو جعفر السمنانی نا محمد بن الحسین نا ابو مسهر نا اسمعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عن ابی الدرداء وابی ذر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الله تبارك وتعالی انه قال ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النهار اکفك آخره **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث غریب روی وکیع والنضر بن شمیل وغیر واحد من الائمة هذا الحدیث عن نهاس بن قهم ولا نعرفه الا من حدیثه **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی البصری نا یزید بن زریع عن نهاس بن قهم عن شداد ابی عمار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حافظ علی شفعة الضحٰی غفر له ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا محمد بن ربیعة عن فضیل بن مرزوق عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الضحٰی حتی نقول لا یدعها ویدعها حتی نقول لا یصلی **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن غریب

باب ما جاء فی الصلوة عند الزوال **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا ابو داود الطیالسی نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح هو ابو سعید المؤدب عن عبد الکریم الجزری عن مجاهد عن عبد الله بن السائب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا اُسنے مجھے سواے ام ہانی کے کسی نے خبر نہیں دی کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضحی کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ام ہانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور غسل کیا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں میں نے کبھی آپکو اس سے ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ رکوع اور سجدے کو پورا کرتے تھے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور گویا کہ امام احمد نے کہا ہے کہ صحیح تر روایت جو اس باب میں مروی ہے روایت ام ہانی کی ہے۔ اور انھوں نے نعیم میں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض نے نعیم بن خمار ہے اور کہا بعض نے نعیم بن ہمار ہے اور کہا گیا ہے وہ ابن ہبار ہے اور کہا گیا ابن ہمام ہے اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم نے اسمیں وہم کیا ہے اور کہا ہے ابن خمار ہے۔ اور اسنے اسمیں خطا کیا ہے پھر ترک کیا[1] اور کہا روایت کی نعیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھے ساتھ اسکے عبد بن حمید نے ابی نعیم سے **حدیث** کی ہمسے ابو جعفر سمنانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حسین نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مسہر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن عیاش نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابی الدرداء اور ابی ذر سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے اللہ تبارک وتعالی سے کہ فرمایا اللہ نے اے بیٹے آدم کے میرے واسطے اول دن میں چار رکعتیں پڑھ میں تجھے آخر دن میں کافی ہونگا **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا وکیع اور نضر بن شمیل اور کئی اور لوگوں نے حدیث کی اماموں سے اس حدیث کو نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے نہاس بن قہم سے اُسنے شداد ابی عمار سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضحی کے شفعے پر محافظت کرے تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ مثل جھاگ دریا کے ہوں **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحی کی نماز یہاں تک پڑھتے تھے کہ ہم کہتے تھے نہیں چھوڑینگے اور چھوڑتے تھے حتی کہ ہم کہتے تھے کہ اب[2] نہیں پڑھینگے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب ہے

باب زوال کے وقت نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن ابی وضاح نے جو ابو سعید مؤدب ہے عبد الکریم جزری سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن سائب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی اول تو ابو نعیم سے روایت کرتا تھا پھر اسکو اسمیں وہم ہوگیا پھر جب اسکو یقین ہوگیا تو لفظ ابو کا ترک کر دیا اور فقط نعیم سے روایت کرنی شروع کی ۱۲ [2] یہ آنحضرت کا عموماً طریق تھا کہ جب کسی شغل کو شروع کرتے تو لوگوں کو یہی گمان ہوتا تھا کہ آپ اسکو ہمیشہ کرینگے یعنی اسلیے کہ جب آنحضرت کسی نفل کو شروع کرتے تھے تو بہت مدت تک اُسے کرتے تھے۔ اور جب کسی نفل کو ترک بھی کر دیتے تو پھر آپکو یہ گمان ہوتا تھا کہ اب اسکو قطعی ہی نہیں کرینگے اسی طرح اور روایت سے آپکا حال معلوم ہوتا ہے ۱۲

كان يصلي اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر فقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء واحب ان يصعد لي فيها عمل صالح وفي الباب عن علي
وابي ايوب **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن السائب حديث حسن غريب وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي اربع ركعات
بعد الزوال لا يسلم الا في آخرهن **باب ما جاء في صلوة الحاجة** حدثنا علي بن عيسى بن يزيد البغدادي نا عبد الله بن بكر السهمي نا عبد الله
بن منير عن عبد الله بن بكر عن فائد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن ابي اوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له الى الله حاجة
او الى احد من بني آدم فليتوضأ وليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليقل لا اله الا الله الحليم
الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من
كل اثم لا تدع لي ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها يا ارحم الراحمين **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وفي اسناده
مقال وفائد بن عبد الرحمن يضعف في الحديث وفائد هو ابو الورقاء **باب ما جاء في صلوة الاستخارة** حدثنا قتيبة نا عبد الرحمن بن ابي
الموالي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كما يعلمنا سورة من القرآن
يقول اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك
العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعيشتي وعاقبة امري او قال في عاجل
امري وآجله فيسره لي ثم بارك لي فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعيشتي وعاقبة امري او قال في عاجل امري وآجله فاصرفه عني
واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم ارضني به قال ويسمي حاجته وفي الباب عن عبد الله بن مسعود

قبل ظہر کے بعد ڈھلنے آفتاب کے چار رکعت پڑھتے تھے اور فرمایا آپنے یہ ایسی گھڑی ہے کہ اسمین دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہین اور مین دوست رکھتا ہون
کہ اس گھڑی مین میرے عمل صالح اوپر چڑھین۔ اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن
غریب ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ چار رکعتین بعد زوال کے پڑھتے تھے نہ سلام پھیرتے تھے مگر آخر رکعت مین **باب** نماز حاجت کے
بیان مین حدیث بیان کی ہمسے علی بن عیسی بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بکر سہمی نے اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے عبد اللہ بن بکر
سے اُسنے فائد بن عبد الرحمن سے اُسنے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالی کیطرف کوئی حاجت ہو
یا کسی آدمی کی طرف تو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتین نماز پڑھے پھر اللہ کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو پھر یہ دعا
پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ یعنی نہین کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ جو حکمت والا ہے عزت والا ہے جو رب ہے عرش بڑے کا ہے۔ سب حمد واسطے اللہ کے جو پروردگار ہے جہانونکا
سوال کرتا ہون تجھسے موجبات رحمت تیری سے اور سبب مغفرت تیری سے (اور سوال کرتا ہون) غنیمت کا ہر نیکی سے اور سلامتی کا ہر گناہ سے۔ میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ
مگر کہ بخش اسکو اور نہ کوئی غم مگر کہ دور کر اُسکو اور نہ کوئی حاجت کہ جسمین تیری رضا ہو مگر کہ اسکو پورا کر اے رحمت کرنے والے رحمت کرنیوالونکے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث
غریب ہے اور اسکی اسناد مین گفتگو ہے۔ فائد بن عبد الرحمن حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے اور فائد وہ ابو الورقاء ہے **باب** نماز استخارہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الموالی نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کامونمین استخارہ سکھاتے
تھے جیسا کہ قرآن کی سورت سکھلاتے تھے فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل پھر یہ دعا پڑھے اللہم
آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلہ سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلہ سے اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے کیونکہ
تو قادر ہے مجھے قدرت نہین اور تو جانتا ہے مین نہین جانتا۔ اور تو سب چیزونکا دانا ہے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور میرے انجام کار مین
یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر پھر اسمین میرے واسطے برکت دے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام
میرے حق مین برا ہے میرے دین اور دنیا مین۔ اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجکو اُس سے اور مقرر
کر دے میرے واسطے بہتر کام جہان کہین کہ ہو پھر مجکو اُس سے راضی کر کہا آپنے اور اپنی حاجت کا نام لے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود

---

[1] یعنی جب کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت نفل پڑھکر یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالی چند روز تک یہ عمل کرنے سے اسکے دل مین اسکے کرنے یا نہ کرنے کی
کوئی بات ڈال دیگا۔ اور مشہور لوگون کے نزدیک یہ ہے کہ تین روز یا سات روز تک یہ عمل کرے مگر اسکی اصل شارع سے منقول نہین اور اسطور پر کرنے مین بھی کچھ حرج نہین بلکہ
مناسب ہے کہ چند روز تک کرے۔ اور آخر مین جو فرمایا کہ اپنے حاجت کا نام لے اسکے یہ معنی ہین کہ جہان آپنے یہ فرمایا کہ ہذا الامر دونون جگہ مین اس لفظ کی جگہ اس حاجت کا نام لے

وابی ایوب **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرحمن بن ابی الموالی وھو شیخ مدینی ثقۃ روی عنہ سفیان
حدیثا وقد روی عن عبد الرحمن غیر واحد من الائمۃ **باب** ما جاء فی صلوۃ التسبیح **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا زید بن خباب العکلی نا موسی بن عبیدۃ
قال حدثنی سعید بن ابی سعید مولی ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک
الا احبوک الا انفعک قال بلی یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب و سورۃ فاذا انقضت القراءۃ فقل اللہ اکبر
والحمد للہ وسبحان اللہ خمس عشرۃ مرۃ قبل ان ترکع ثم ارکع فقلھا عشرا ثم ارفع رأسک فقلھا عشرا ثم اسجد فقلھا عشرا ثم ارفع راسک فقلھا عشرا ثم اسجد
فقلھا عشرا ثم ارفع راسک فقلھا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ وھو ثلث مائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل
عالج غفرھا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن یستطیع ان یقولھا فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولھا فی یوم فقلھا فی جمعۃ فان لم تستطع ان تقولھا
فی جمعۃ فقلھا فی شھر فلم یزل یقول لہ حتی قال فقلھا فی سنۃ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب من حدیث ابی رافع **حدثنا** احمد بن محمد
بن موسی نا عبد اللہ بن المبارک نا عکرمۃ بن عمار قال حدثنی اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان ام سلیم غدت علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت علمنی کلمات اقولھن فی صلوتی فقال کبری اللہ عشرا وسبحی اللہ عشرا واحمدیہ عشرا ثم سلی ما شئت
یقول نعم نعم وفی الباب عن ابن عباس وعبد اللہ بن عمرو والفضل بن عباس وابی رافع **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب
وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر حدیث فی صلوۃ التسبیح ولا یصح منہ کبیر شیء وقد روی ابن المبارک وغیر واحد من اھل العلم
صلوۃ التسبیح وذکروا الفضل فیہ **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی نا ابو وھب قال سالت عبد اللہ بن المبارک عن الصلوۃ التی
یسبح فیھا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک

اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمن بن ابی موالی سے اور یہ شیخ ہیں مدینہ
کا رہنے والا ثقہ ہے۔ اور اس سے سفیان نے حدیث روایت کی ہے۔ اور عبد الرحمان سے کئی ایک اماموں نے روایت کی ہے **باب** نماز
تسبیح کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن خباب عکلی نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن عبیدہ نے
کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی سعید نے جو ابی بکر بن ابی محمد بن عمرو بن حزم کا غلام ہے اُسنے ابی رافع سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے حضرت عباسؓ سے اے میرے چچا کیا میں تیرے ساتھ وصل نہ کروں۔ کیا میں تجھے کچھ تحفہ نہ دوں کیا میں تجھے کچھ نفع نہ پہونچاؤں۔ کہا
حضرت عباسؓ نے کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے اے میرے چچا چار رکعت نماز پڑھ ہر ایک رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور سورت پڑھ۔ پس جب تو
قرأت پوری کر لے تو رکوع کرنے سے پہلے پندرہ مرتبہ یہ کلمے پڑھ اَللّٰہُ اَکْبَر اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور سُبْحَانَ اللّٰہ پھر رکوع کر پھر انکو دس مرتبہ کہہ پھر اپنے سر کو
رکوع سے اُٹھا۔ پھر وہی دس بار کہہ پھر سجدہ کر اور انکو دس بار کہہ پھر اپنے سر کو اُٹھا اور دس بار کہہ پھر سجدہ کر اور دس بار کہہ پھر اپنے سر کو اُٹھا اور
دس بار کھڑے ہونے سے پہلے کہہ پس یہ پچھتر بار ہر ایک رکعت میں ہو جاوینگے۔ اور چاروں رکعت میں تین سو بار ہونگے۔ اگرچہ گناہ تیرے مثل
ٹیلے ریگ کے ہوں تو انکو اللہ تعالیٰ تجھسے معاف کر دیگا۔ کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ اور جو شخص ہر ایک دن میں اس نماز کے پڑھنے کی
طاقت نہ رکھے فرمایا آپ نے اگر ہر ایک دن میں اُسکے پڑھنے کی طاقت نہ رکھے تو چاہیے کہ ہر ایک جمعہ میں پڑھے اور اگر جمعہ میں بھی پڑھنے کی طاقت نہ رکھے تو چاہیے کہ
مہینے میں ایک بار سو حضرت عباسؓ آنحضرتؐ سے اسکے بارے میں گفتگو کرتے رہے تا کہ آپ نے فرمایا سو اسکو سال میں ایک بار کہہ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے
طریق ابی رافع سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد بن موسیٰ نے۔ کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی
مجھے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک سے یہ کہ ام سلیم (والدہ انس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ پس کہنے لگی مجھے کچھ کلمے
سکھلاؤ کہ میں انکو اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ پس فرمایا آپنے اللہ اکبر دس بار کہہ اور سبحان اللہ دس بار اور الحمد للہ دس بار۔ پس سوال کر جو تیری مرضی ہے
تو اللہ تعالیٰ اُسکے جواب میں ہاں ہاں فرماتا ہے (یعنی تیرے قبول کیا) اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور فضل بن عباس
اور ابی رافع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن غریب ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے حدیث مذکور کے نماز تسبیح کے بارہ میں روایت ہوئی ہے
اور کوئی بڑی چیز اسمیں صحیح نہیں ہوئی اور ابن مبارک اور کئی ایک اور لوگوں نے اہل علم سے نماز تسبیح میں روایت کی ہے اور انھوں نے اسکی فضیلت بھی ذکر کی ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ
ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو وہب نے کہا اُسنے پوچھا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اُس نماز سے سوال کیا جسمیں تسبیحیں پڑھی جاتی ہیں کہا اُسنے تکبیر کہے پھر یہ کہے سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِک

وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الٰہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولھا عشرا ثم یرفع راسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد فیقولھا عشرا ثم یرفع راسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولھا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھذا فذلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا فان صلی لیلا[۱] فاحب الیّ ان یسلم فی کل رکعتین وان صلی نھارا فان شاء سلم وان شاء لم یسلم قال ابو وھب واخبرنی عبد العزیز ھو ابن ابی رزمۃ عن عبد اللہ انہ قال یبدأ فی الرکوع بسبحان ربی العظیم وفی السجود بسبحان ربی الاعلی ثلاثا ثم یسبح التسبیحات قال احمد بن عبدۃ نا وھب بن زمعۃ قال اخبرنی عبد العزیز وھو ابن ابی رزمۃ قال قلت لعبد اللہ بن المبارک ان سھا فیھا یسبح فی سجدتی السھو عشرا عشرا قال لا انما ھی ثلٰث مائۃ تسبیحۃ

باب ما جاء فی صفۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا محمود بن غیلان قال حدثنی ابو اسامۃ عن مسعر والاجلح ومالک بن مغول عن الحکم بن عتیبۃ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرۃ قال قلنا یا رسول اللہ ھذا السلام علیک قد علمنا فکیف الصلوٰۃ علیک[۲] قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید قال محمود قال ابو اسامۃ وزادنی زائدۃ عن الاعمش عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قال ونحن نقول وعلینا معھم وفی الباب عن علی وابی حمید وابی مسعود وطلحۃ وابی سعید وبریدۃ وزید بن خارجۃ ویقال ابن جاریۃ وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسٰی حدیث کعب بن عجرۃ حدیث حسن صحیح وعبد الرحمٰن بن ابی لیلی کنیتہ ابو عیسٰی وابو لیلی اسمہ یسار

وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الٰہ غیرک پھر پندرہ بار یہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر اعوذ پڑھے۔ اور پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور الحمد اور سورت پھر دس بار یہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر رکوع کرے اور اُسکو دس بار کہے پھر اپنے سر کو اُٹھاوے اور اُسکو دس بار کہے پھر سجدہ کرے اور اُسکو دس بار کہے۔ پھر اپنے سر کو اُٹھائے اور اُسکو دس بار کہے پھر دوسرا سجدہ کرے اور اُسکو دس بار کہے اسی طرح چار رکعتیں پڑھیں۔ سو یہ پچھتر تسبیحیں ہر ایک رکعت مین ہو جائینگی۔ ہر ایک رکعت کو پندرہ تسبیحوں سے شروع کرے پھر قرأت پڑھے پھر دس بار تسبیح پڑھے۔ پس اگر رات کو نماز پڑھے تو مین دوست رکھتا ہون کہ ہر دو رکعتوں مین سلام پھیرے اور اگر دن کو نماز پڑھے پس اگر چاہے تو سلام پھیرے اور اگر چاہے نہ پھیرے کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھے عبد العزیز نے جو بیٹا ابی رزمہ کا ہے عبد اللہ سے کہ کہا اُسنے چاہیے کہ شروع کرے رکوع مین ساتھ سبحان ربی العظیم کے اور سجود مین ساتھ سبحان ربی الاعلی کے تین تین بار پھر تسبیحون کو پڑھے۔ کہا احمد بن عبدہ نے حدیث کی ہمسے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھے عبد العزیز نے جو بیٹا ابی رزمہ کا ہے۔ کہا اُسنے مین نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا اگر اس نماز مین سہو ہو جاوے تو کیا سہو کے سجدون مین دس دس بار تسبیح کہے کہا اُسنے نہین یہ تو تین سو تسبیح ہے

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے طریقون کے بیان مین

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی مجھے ابو اسامہ نے مسعر اور اجلح اور مالک بن مغول سے اُسنے حکم بن عتیبہ سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے کہا اُسنے کہا ہمنے یا رسول اللہ سلام کا طریق جو آپ پر ہے ہمنے معلوم کر لیا ہے۔ سو درود آپ پر کیونکر بھیجنا چاہیے۔ فرمایا آپ نے کہو اللّٰھم صل علی محمد الخ یعنی الٰہی اپنی رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیون والا بڑائی والا ہے۔ اور برکت نازل کر محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ برکت نازل کی تو نے ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیون والا بڑائی والا ہے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے۔ اور زیادہ ہوا ہے روایت زائدہ مین جو اعمش سے ہے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے کہا اُسنے اور ہم کہتے ہین وعلینا معھم یعنی ہمپر بھی اُنکے ساتھ رحمت بھیج اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور اُسکو زید بن جاریہ بھی کہا جاتا ہے اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلی کی کنیت ابو عیسٰی ہے اور ابو لیلی کا نام یسار ہے

[۱] اسکا مفہوم اسپر دال ہے کہ اگر بھول جاوے اور تعداد تسبیح کی کم ہو جائے تو دوسرے محل میں اس تعداد کو پورا کر لے اور عبد اللہ بن مبارک قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح کہتے تھے پھر بعد قرأت کے دس مرتبہ اور باقی حضرت عباس کی طرح کرتے تھے۔ پس مناسب پڑھنے والے کو یہ ہے کہ کبھی حدیث عبد اللہ بن مبارک پر عمل کرے اور کبھی حضرت عباس کی حدیث پر اور اسمین مرۃ بعد اخری یہ سورتین پڑھے۔ زلزلہ۔ عادیات۔ فتح۔ اخلاص۔ الہٰکم التکاثر۔ عصر۔ قل یا ایہا الکافرون۔ اور سلام سے پہلے دعا پڑھے۔ پھر سلام پھیرے اور اپنی حاجت کے لیے دعا مانگے۔ سلف اور خلف کا اس حدیث کی تصحیح مین اختلاف ہے۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے اور ایک جماعت نے اسکی تحسین کی ہے اور کہا قسطلانی نے کہ یہ حدیث حسن ہے اور ابن جوزی بھول گیا ہے کہ اُسنے اُسکو موضوعات مین داخل کیا ہے ۱۲ مرقات [۲] یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ ہمکو سلام کا طریق تو التحیات مین معلوم ہو گیا ہے۔ اور درود کا معلوم نہین ہوا۔ سو درود کس طرح ہے۔ فرمایا آپ نے کہ اسطرح کہا کرو اللّٰھم صل علی محمد آخر تک

باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمۃ قال ثنا موسی بن یعقوب الزمعی حدثنی عبد اللہ بن کیسان ان عبد اللہ بن شداد اخبرہ عن عبد اللہ بن مسعودؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوٰۃ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرا وکتب لہ عشر حسنات **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرا وفی الباب عن عبد الرحمن بن عوف وعامر بن ربیعۃ وعمار وابی طلحۃ وانس وابی بن کعب **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وروی عن سفیان الثوری وغیر واحد من اھل العلم قالوا صلوٰۃ الرب الرحمۃ وصلوٰۃ الملائکۃ الاستغفار **حدثنا** ابو داؤد وسلیمان بن سلم البلخی المصاحفی نا النضر بن شمیل عن ابی قرۃ الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیء حتی تصلی علی نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسیٰ والعلاء بن عبد الرحمن ھو ابن یعقوب ھو مولی الحرقۃ والعلاء ھو من التابعین سمع من انس ابن مالک وغیرہ عبد الرحمن بن یعقوب والد العلاء ھو من التابعین سمع من ابی ھریرۃ وابی سعید الخدری ویعقوب ھو من کبار التابعین قد ادرک عمر بن الخطاب وروی عنہ **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری نا عبد الرحمن بن مھدی عن مالک بن انس عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ قال قال عمر بن الخطاب لا یبع فی سوقنا الا من تفقہ فی الدین ھذا حدیث حسن غریب

ابواب الجمعۃ

باب فضل یوم الجمعۃ **حدثنا** قتیبۃ نا المغیرۃ بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن یعقوب زمعی نے کہا حدیث کی مجھ سے عبد اللہ بن کیسان نے یہ کہ عبد اللہ بن شداد نے اسکو خبر دی ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تر لوگوں سے میرے ساتھ قیامت کے دن وہ شخص ہے جو مجھ پر بہت درود بھیجنے والا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار تو اللہ تعالیٰ اُسپر دس بار درود بھیجتا ہے۔ اور دس نیکیاں اسکے واسطے لکھتا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسپر دس بار درود بھیجتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے سفیان ثوری اور کئی ایک اہل علم سے کہ کہا انھوں نے صلوٰۃ[1] رب کی رحمت ہے اور صلوٰۃ فرشتوں کی استغفار ہے **حدیث** کی ہم سے ابو داؤد اور سلیمان بن سلم بلخی مصاحفی نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے ابی قرہ اسدی سے اسنے سعید بن مسیب سے اسنے عمر بن الخطاب سے کہا اسنے دعا درمیان آسمان اور زمین کے ٹھہری رہتی ہے۔ اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جاوے۔ کہا ابو عیسیٰ نے۔ اور علاء بن عبد الرحمن وہ ابن یعقوب ہے وہ حرقہ کا غلام ہے اور علاء تابعین سے ہے۔ اسکو انس بن مالک وغیرہ سے سماع ہے عبد الرحمن بن یعقوب جو والد علاء کا ہے وہ تابعین سے ہے اسکا سماع ابو ہریرہ اور ابی سعید خدری سے ہے۔ اور یعقوب وہ جلیل القدر تابعین سے ہے اُسنے حضرت عمر بن خطابؓ سے ملاقات کی ہے اور اُس سے روایت بھی کی ہے[2] **حدیث** کی ہم سے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے مالک بن انس سے اُسنے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے ہمارے بازار میں کوئی شخص خرید و فروخت نہ کرے مگر وہ جو دین میں سمجھ رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **ابواب الجمعہ** باب جمعہ کی فضیلت کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے۔ کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے ابی الزناد سے اسنے اعرج سے اسنے ابی ہریرہؓ سے

[1] یعنی صلوٰۃ کو جب رب کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً صلوٰۃ اللہ علیک تو اسوقت مراد اس سے رحمت ہوتی ہے یعنی اللہ کی رحمت ہو اور جب صلوٰۃ کو فرشتوں کی طرف منسوب کرتے ہیں تو مراد اس سے استغفار ہے یعنی فرشتے تمہارے لیے بخشش مانگتے ہیں ۱۲ [2] یہ حدیث مؤلف نے اس جگہ اسواسطے بیان کی ہے کہ یعقوب جلیل القدر تابعین سے اسنے حضرت عمر سے روایت کی ہے جیسا کہ یہ روایت ہے

عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق اٰدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منھا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ وفی الباب عن ابی لبابۃ وسلمان وابی ذرؓ وسعد بن عبادۃ واوس بن اوس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** فی الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ **حدثنا** عبد اللہ بن الصباح الہاشمی البصری نا عبد اللہ بن عبد المجید الحنفی نا محمد بن ابی حُمَید نا موسیٰ بن وَردان عن انس بن مالکؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث عن انس عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ھذا الوجہ ومحمد بن ابی حمید یضعّف ضعّفہ بعض اھل العلم من قبل حفظہ ویقال لہ حماد بن ابی حُمَید ویقال ھو ابو ابراھیم الانصاری ھو منکر الحدیث ورای بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الساعۃ التی ترجی بعد العصر الی ان تغرب الشمس وبہ یقول احمد واسحٰق وقال احمد اکثر الحدیث فی الساعۃ التی ترجی فیھا اجابۃ الدعوۃ انھا بعد صلوٰۃ العصر وترجی بعد زوال الشمس **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا ابو عامر العقدی نا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بہتر ان دنوں کا کہ جنمین آفتاب نے طلوع کیا ہی دن جمعہ کا ہی اسی مین حضرت آدمؑ پیدا کیے گئے اور اسی مین جنت میں داخل کیے گیے اور اسی مین اُس سے نکالے گئے اور قیامت بھی دن جمعہ ہی مین ہوگی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی لبابہ اور سلمان اور ابی ذر اور سعد بن عبادہ اور اوس بن اوس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی **باب** اُس ساعت کے بیان مین کہ جسکی جمعہ کے دن انتظاری کیجاتی ہی **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح الہاشمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی حمید نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن وردان نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تلاش کرو اس ساعت کی کہ جسکی دن جمعہ مین انتظاری کی جاتی ہی بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہی۔ اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطے انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہی بعض اہل علم نے اُسکو حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہی اور اسکو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہی۔ اور کہا گیا ہی یہ ابو ابراہیم انصاری ہی وہ منکر الحدیث ہی اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہی کہ وہ ساعت جسکی بعد عصر کی انتظاری کی جاتی ہی آفتاب کے غائب ہونے تک ہی اور یہی کہتا ہی احمد اور اسحاق اور کہا امام احمد نے اکثر حدیثین اس ساعت مین کہ جسمین دعا کے قبول ہونے کی امید کی جاتی ہی اسپر دال ہین کہ وہ ساعت بعد نماز عصر کے ہی اور انتظاری کی جاتی ہی اسکی بعد زوال آفتاب کے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱؎ بخاری کی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے اشارت کی یعنی انگوٹھے کی انگلی سبابہ کے اوپر کی پوری رکھکر اشارہ کیا جیسا کہ لوگ کسی تھوڑی چیز کے بیان کرنے کو نسبت کیا کرتے ہین غرض یہ کہ وہ ساعت بہت قدر والی ہی۔ لوگون نے اس امر مین اختلاف کیا ہے کہ کیا وہ ساعت اب تک چلی آتی ہی یا اٹھائی گئی ہی۔ ابن عبد البر وغیرہ نے ان دونون قولون کو نقل کیا ہی۔ اور جنہون نے کہا ہی کہ باقی ہی پھر اسمین لوگ مختلف ہوئے ہین کہ جمعہ مین کوئی خاص وقت معین ہی یا غیر معین ہی۔ اور جنہون نے کہا ہی کہ غیر معین ہی پھر انمین دو قول ہین یہ کہ گھڑی اور دنون مین بھی منتقل ہوتی ہی یا نہین اور جنہون نے کہا ہے کہ جمعہ مین خاص وقت اسکا معین ہی انکے اسباب مین گیارہ قول ہین ابن حجر نے اس باب مین ۴۵ قول نقل کیے ہین سب سے راجح قول دو ہین انمین سے بھی ایک راجح ہی۔ پہلا قول امام کے بیٹھنے سے نماز کے تمام ہونے تک دلیل اسکی صحیح مسلم مین ہی حدیث ابن عمر ابو بکر سے روایت کرتا ہی عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت ابا بکر یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان ساعۃ الجمعۃ شیئا قال نعم سمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین ان یجلس الامام الی ان یقضی الصلوٰۃ اور ابن ماجہ اور ترمذی مین بھی اس مضمون کی روایت ہی عمرو بن عوف مزنی سے۔ دوسرا قول یہ ہی کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہی اور یہ قول دونون قولون سے بھی مرجح ہی۔ یہی قول ہی عبد اللہ بن سلام اور ابو ہریرہ اور امام احمد کا۔ دلیل اسکی امام احمد نے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت کی ہی۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعۃ ساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یسال اللہ فیھا خیرا الا اعطاہ ایاہ وہی بعد العصر۔ اور ابو داؤد اور نسائی نے بھی جو روایت جابر سے نقل کی ہی اسمین یہ ذکر ہی کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہی۔ اور سنن ابی داؤد اور نسائی مین بھی ابی ہریرہ سے مروی ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ الخ اسکے آخر مین ہی کہ اُسمین ایک گھڑی ہی جو شخص مسلمان اسمین کوئی دعا مانگے وہ قبول ہو جاتی ہی جیسا کہ روایت ابی ہریرہ نے بیان کی کعب سے کہا کہ وہ ہر سال مین ایک دن آتا ہی۔ ابو ہریرہ کہتا ہی مین نے کہا بلکہ ہر جمعہ مین وہ گھڑی ہی۔ پھر کعب نے توریت سے دیکھ کر کہا کہ رسول خدا نے سچ فرمایا کہ وہ ہر جمعہ مین ہی ابو ہریرہ نے کہا پھر مین عبد اللہ بن سلام سے ملا اور اس سے تمام قصہ بیان کیا اُسنے کہا مین تو وہ گھڑی بھی جانتا ہون ابو ہریرہ نے کہا مجھی بھی اسکی خبر دو کہا عبد اللہ بن سلام نے وہ جمعہ کے آخر دن ایک ساعت ہی مینے کہا آخر مین کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی۔ لا یصادفھا عبد مسلم وہو یصلی۔ یعنی نماز پڑھتے کوئی دعا مانگے تو وہ قبول ہوتی ہی۔ اور آخر دن مین تو نماز پڑھی نہین جاتی۔ پس کہا عبد اللہ بن سلام نے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا۔ من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی الصلوٰۃ حتی یصلی۔ یعنی جو کوئی بیٹھا ہو نماز کی انتظاری کرتا رہی وہ نماز ہی مین رہتا ہی۔ ابو ہریرہ نے کہا بیشک آنحضرت نے فرمایا ہی پس عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ وہ یہی ہی اور روایتین بھی بہت ہین جنمین ذکر ہی کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہی اور یہی قول اکثر سلف کا ہی۔ اور اسی پر بہت محدثین ہین۔ اور باقی اقوال کہ وہ ہین کوئی دلیل نہین ہے کذا فی زاد المعاد مختصراً ۱۲

قال ان فی الجمعۃ ساعۃ لا یسأل اللہ العبد فیہا شیئا الا آتاہ اللہ ایاہ قالوا یا رسول اللہ ایۃ ساعۃ ہی قال حین تقام الصلٰوۃ الی الانصراف منہا وفی الباب عن ابی موسی وابی ذر وسلمان وعبد اللہ بن سلام وابی لبابۃ وسعد بن عبادۃ **قال** ابو عیسی حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن یزید بن عبد اللہ بن الہاد عن محمد بن ابراہیم عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اہبط منہا وفیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یصلی فیسأل اللہ فیہا شیئا الا اعطاہ ایاہ قال ابو ہریرۃ فلقیت عبد اللہ بن سلام فذکرت لہ ہذا الحدیث فقال انا اعلم بتلک الساعۃ فقلت اخبرنی بہا ولا تضنن بہا علی قال ہی بعد العصر الی ان تغرب الشمس قلت فکیف تکون بعد العصر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوافقہا عبد مسلم وہو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فیہا فقال عبد اللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوۃ فہو فی الصلوۃ قلت بلی قال فہو ذاک وفی الحدیث قصۃ طویلۃ **قال** ابو عیسی وہذا حدیث صحیح قال ومعنی قولہ اخبرنی بہا ولا تضنن بہا علی یقول لا تبخل بہا علی والضنین البخیل والظنین المتہم **باب** ما جاء فی الاغتسال فی یوم الجمعۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سالم عن ابیہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتی الجمعۃ فلیغتسل وفی الباب عن ابی سعید وعمر وجابر والبراء وعائشۃ وابی الدرداء

کہ فرمایا آپ نے بیشک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ آدمی جس کسی چیز کا اسمیں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اللہ تعالیٰ اُسکو وہ چیز دیتا ہے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ وہ کونسی ساعت ہے فرمایا آپ نے نماز کے قائم ہونے سے لیکر اس سے فارغ ہونے تک۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی موسیٰ اور ابی ذر اور سلمان اور عبد اللہ بن سلام اور ابی لبابہ اور سعد بن ابی عبادہ سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک بن انس سے اُنہوں نے یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اُن دنوں کا کہ جنمیں آفتاب نے طلوع کیا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس سے زمین پر اُتارے گئے اور اس دن میں ایک ساعت ہے کہ نہیں موافق ہوتا اُسکو آدمی مسلمان اُس حالت میں کہ نماز پڑھتا ہو پس اللہ تعالیٰ سے اسمیں کسی چیز کا سوال کرے مگر وہ چیز اسکو دیتا ہے کہا ابو ہریرہ نے پھر میں عبد اللہ بن سلام سے ملا پس اُنکے آگے یہ حدیث بیان کی تو اُنہوں نے کہا میں اس ساعت کو جانتا ہوں۔ سو میں نے کہا مجھے بھی اُسکی خبر دے اور اسکا مجھسے بخل نکر کہا اُنہوں نے وہ ساعت بعد عصر کے ہے آفتاب کے غائب ہونے تک میں نے کہا وہ بعد عصر کے کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں موافق ہوتا اُسکو بندہ مسلمان اُس حالت میں کہ نماز پڑھتا ہو اور اسوقت میں (یعنی بعد عصر کے) نماز پڑھی نہیں جاتی ہیں کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص بیٹھا ہوا نماز کی انتظاری کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں کہا عبد اللہ بن سلام نے سو وہ یہی ہے اور اس حدیث میں لمبا قصہ ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے کہا ترمذی نے اور معنی قول اخبرنی بہا ولا تضنن بہا علی کے یہ ہیں کہ مجھسے اسکا بخل نکر اور ضنین بضاد کے معنی بخیل کے ہیں اور ظنین بظاء کے معنے متہم کے ہیں **باب** جمعہ کے دن غسل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ سنا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص جمعہ کو آئے تو چاہیے کہ غسل کرے[1] اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور جابر اور براء اور عائشہ اور ابی درداء سے

[1] ظاہر اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل اس دن کا سنت ہے۔ اور ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر اور مالک اور احمد ایک روایت کی طرف گئے ہیں جیسا ظاہر لفظ حدیث کا اسپر دال ہے اور جمہور کے نزدیک اور مشہور مذہب امام مالک کا اور ایک روایت میں امام احمد اسکی سنیت کے قائل ہیں بدلیل حدیث سمرہ بن جندب کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من توضأ یوم الجمعۃ فبہا ونعمت ومن اغتسل فہو افضل۔ یعنی جسنے جمعہ کے دن وضو کیا تو اُسنے اچھا کیا اور جسنے غسل بھی کیا تو فضیلت لے گیا۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ امر کا یا وجوب کا جو احادیث میں مذکور ہے اُسکے اصلی معنے مراد نہیں بلکہ تاکید کی گئی ہے۔ اس امر کو استحباب پر حمل کرنا چاہیے یا اسکو تسلیم پر حمل کرنا چاہیے اور حدیث ابن عباس کی صاف دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کا غسل سنت ہے اُن سے اس امر کی بابت سوال ہوا۔ انہوں نے جواب دیا کہ واجب نہیں لیکن پاک ہوتا ہے جو کوئی غسل کرے پھر اُنہوں نے اسکی مشروعیت کی وجہ بیان کی کہ لوگ ابتدا زمانہ میں اپنے کام میں محنت اور مشقت کرتے تھے اور صوف کے کپڑے پہنتے تھے تو انکو گرمی کے دنوں میں پسینا آتا تھا۔ اور جو مسجد میں پھیلتی تھی تو آدمی ایک دوسرے کی بو سے تنگ اور ناچار ہوتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہو تو غسل کر لیا کرو اور ابن عباس نے کہا بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے فراخی کر دی اور مسجدیں بھی فراخ ہو گئیں اور لوگ بھی محنت سے سبکدوش ہو گئے روایت کیا ابو داؤد اور طحاوی نے اور کہا ابن قیم نے زاد المعاد میں جمعہ کے غسل کی سنت تاکید ہے اور وجوب اسکا قوی ہے وتر کی وجوب سے اور نماز میں بسم اللہ پڑھنے سے اور وضو کرنے سے [illegible] پھر کہا اُنہوں نے اسمیں تین قول ہیں بعض تو نفی کے قائل ہیں اور بعض ثبوت کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جسکے بدن سے بو آتی ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے اور جسکے بدن سے بو نہ آتی ہو اسکو غسل کرنا مستحب ہے

قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وروي عن الزهري عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث ايضا **حدثنا** بذلك قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وقال محمد وحديث الزهري عن سالم عن ابيه وحديث عبد الله بن عبد الله عن ابيه كلا الحديثين صحيح وقال بعض اصحاب الزهري عن الزهري قال حدثني آل عبد الله بن عمر عن ابن عمر رضي الله عنهما ان عمر بن الخطاب يخطب يوم الجمعة اذ دخل رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال اية ساعة هذه فقال ما هو الا ان سمعت النداء وما زدت على ان توضأت قال والوضوء ايضا وقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالغسل **حدثنا** بذلك محمد بن ابان نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري ح وثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عبد الله بن صالح عن الليث عن يونس عن الزهري بهذا الحديث وروى مالك هذا الحديث عن الزهري عن سالم قال بينما عمر يخطب يوم الجمعة فذكر الحديث **قال** ابو عيسى سألت محمدا عن هذا فقال الصحيح حديث الزهري عن سالم عن ابيه قال محمد وقد روي عن مالك ايضا عن الزهري عن سالم عن ابيه نحو هذا الحديث

باب في فضل الغسل يوم الجمعة

حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان وابو جناب يحيى بن ابي حية عن عبد الله بن عيسى عن يحيى بن الحارث عن ابي الاشعث الصنعاني عن اوس بن اوس قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة وغسل وبكر وابتكر ودنا واستمع وانصت كان له بكل خطوة يخطوها اجر سنة صيامها وقيامها قال محمود في هذا الحديث قال وكيع اغتسل هو وغسل امرأته ويروى عن ابن المبارك انه قال في هذا الحديث من غسل واغتسل يعني غسل رأسه واغتسل وفي الباب عن ابي بكر وعمران بن حصين وسلمان وابي ذر وابي سعيد وابن عمر وابي ايوب **قال** ابو عيسى حديث اوس بن اوس حديث حسن وابو الاشعث الصنعاني اسمه شرحبيل بن آدة

باب في الوضوء يوم الجمعة

حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا سعيد بن سفيان الجحدري نا شعبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے زہری سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اسنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اسنے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا محمد نے اور حدیث زہری کی جو بواسطہ سالم کے اپنے باپ سے ہے اور حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ کی جو اپنے باپ سے ہے یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اور کہا بعض اصحاب زہری نے زہری سے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے آل عبد اللہ بن عمر نے ابن عمر سے اسوقت میں کہ عمر بن خطاب جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے ناگاہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے داخل ہوا۔ پس کہا حضرت عمر نے یہ کونسا دن ہے پس کہا اُسنے سوا اسکے نہیں کہ میںنے اذان سنی اور میں وضو پر زیادتی نہیں کر سکا کہا حضرت عمر نے کیا تو نے فقط وضو ہی پر اقتصار کیا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا امر کیا ہے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن صالح نے لیث سے اسنے یونس سے اُسنے زہری سے ساتھ اس حدیث کے اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے اُسنے سالم سے کہا اُسنے اسوقت میں کہ حضرت عمر رض جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے پس اُسنے آخر تک حدیث ذکر کی کہا ابو عیسیٰ نے میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا پس کہا اُسنے صحیح حدیث زہری کی ہے جو سالم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا محمد نے اور نیز مروی ہے مالک سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے مثل اس حدیث کے

باب جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کے بیان میں

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان اور ابو جناب یعنی یحییٰ بن ابی حیہ سے اُنسے عبد اللہ بن عیسیٰ سے اسنے یحییٰ بن حارث سے اُسنے ابی الاشعث صنعانی سے اسنے اوس بن اوس سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کرایا اور جلدی کی اور خطبہ کو پایا اور امام کے قریب ہوا اور خطبہ کو سنا اور خاموش رہا تو اُسکے لیے بدلے ہر ایک قدم کے جو چلا ہے اجر ایک سال کے روزوں اور نماز کا ہے کہا محمود نے اس حدیث کی تفسیر میں کہ کہا وکیع نے کہ خود نہایا اور عورت کو نہلایا۔ اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا اُسنے اس حدیث کی تفسیر میں کہ من غسل واغتسل یعنی اپنے سر کو دھویا اور نہایا اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمران بن حصین اور سلمان اور ابی ذر اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابو الاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے

باب جمعہ کے دن وضو کے بیان میں

حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سفیان جحدری نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول صلعم نے جسنے جمعہ کے دن وضو کیا

فبہا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل وفی الباب عن ابی ھریرۃ وانس وعائشۃ **قال** ابوعیسیٰ حدیث سمرۃ حدیث حسن وقد روی بعض اصحاب قتادۃ ھذا الحدیث عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ورواہ بعضہم عن قتادۃ عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم اختاروا الغسل یوم الجمعۃ وروا ان یجزیء الوضوء من الغسل یوم الجمعۃ قال الشافعی ومما یدل علی ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالغسل یوم الجمعۃ انہ علی الاختیار لا علی الوجوب حدیث عمر حیث قال لعثمان والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالغسل یوم الجمعۃ فلو علما ان امرہ علی الوجوب لا علی الاختیار لم یترک عمر عثمان حتی یردہ ویقول لہ ارجع فاغتسل ولما خفی علی عثمان ذلک مع علمہ ولکن دل فی ھذا الحدیث ان الغسل یوم الجمعۃ فیہ افضل من غیر وجوب یجب علی المرء کذلک **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضاء فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فدنی واستمع وانصت غفرلہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا **قال** ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء** فی التبکیر الی الجمعۃ **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو وسمرۃ **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسیٰ بن یونس عن محمد بن عمرو

تو اُسنے اچھا کیا اور بہتر کیا اور جسنے غسل کیا پس غسل افضل ہو۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ رضہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہو۔ اور روایت کی ہو یہ حدیث بعض اصحاب قتادہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اور روایت کیا اسکو بعض نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسیپر ہو کہ انھون نے جمعہ کے دن غسل کو پسند کیا ہو۔ اور کہا انھون نے فقط وضو ہی جمعہ کے دن غسل سے کافی ہوجاتا ہو کہا شافعی نے اور وہ روایت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمین حکم ساتھ غسل کے دن جمعہ کے کیا ہو دلالت کرتی ہو اسپر کہ وہ حکم اختیار پر ہو وجوب پر نہین ہو حدیث عمر فاروق کی ہو کہ انھون نے حضرت عثمان سے کہا کہ کیا تو نے فقط وضو پر ہی انحصار کیا حالانکہ تو جانتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا امر کیا ہو۔ پس اگر یہ دونون جانتے کہ آنحضرت کا یہ حکم وجوب کے لیے ہو نہ واسطے اختیار کے تو کبھی حضرت عمرؓ حضرت عثمان کو نہ چھوڑتے تاکہ اُسکو واپس کرتے اور کہتے واپس جا اور غسل کر اور حضرت عثمانؓ پر بھی باوجود علم کے کبھی پوشیدہ نرہتا ولیکن اس حدیث مین دلالت ہو اس بات پر کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہو واجب نہین جو آدمی پر اسیطرح واجب ہو حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر جمعہ کو آیا اور امام کے قریب ہوا اور خطبہ کو سُنا اور خاموش رہا تو اُسکے گناہ جو درمیان اُس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے ہین بخشے جاتے ہین اور ثواب تین دن کا زیادہ ملتا اور جسنے کنکری کو چھوا تو اُسنے لغو کیا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **باب** جمعہ کی طرف جلدی جانے کے بیان مین حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسا کہ ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین پھر دوپہر ڈھلے مسجد مین آیا تو گویا اُسنے اونٹ قربانی کی۔ اور جو دوسری گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے گائے قربانی کی اور جو تیسری گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے سینگ والا دنبہ قربانی کیا۔ اور جو چوتھی گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے مرغی قربانی کی۔ اور جو پانچوین گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے انڈا خدا کی راہ مین دیا۔ پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ سُننے کے واسطے حاضر ہو جاتے ہین۔ اور اس باب مین روایت ہو عبداللہ بن عمرو اور سمرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہو **باب** سوائے عذر کے جمعہ ترک کرنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے محمد بن عمرو سے

۱؎ فرشتے جمعہ کے دن مدرا(؟) نیز لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آبیٹھتے ہین مسلمانو تمکو لازم ہو کہ جمعہ کے دن جلد مسجد مین حاضر ہو اگر چہ جتنا جلد جاؤ گے اُتنا ہی ثواب پاؤ گے۔ جمہور کے نزدیک ساعات سے مراد اول نہار سے ہو اور یہی قول ہو امام شافعی اور ابن حبیب مالکی کا کہا بعض نے مراد ساعات سے ساعات لطیفہ یعنی گھنٹے مراد نہین بلکہ مطلق ساعات مراد ہین زیادہ توضیح اسکی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری مین موجود ہو من شاء فلیرجع

عن عبیدۃ بن سفیان عن ابی الجعد یعنی الضمری وکانت لہ صحبۃ فیما زعم محمد بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ ثلث مرات تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وسمرۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابی الجعد حدیث حسن قال وسالت محمدا عن اسم ابی الجعد الضمری فلم یعرف اسمہ وقال لا اعرف لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ھذا الحدیث **قال** ابو عیسی ولا نعرف ھذا الحدیث الا من حدیث محمد بن عمرو **باب** ماجاء من کم تؤتی الجمعۃ **حدثنا** عبد بن حمید ومحمد بن مدویۃ قالا ثنا الفضل بن دکین نا اسرائیل عن ثویر عن رجل من اھل قباء عن ابیہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نشھد الجمعۃ من قباء **قال** ابو عیسی ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ ولا یصح فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیء وقد روی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی اھلہ وھذا حدیث اسنادہ ضعیف انما یروی من حدیث معارک بن عباد عن عبد اللہ بن سعید المقبری وضعف یحیی بن سعید القطان عبد اللہ بن سعید المقبری فی الحدیث واختلف اھل العلم علی من تجب علیہ الجمعۃ فقال بعضھم تجب الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی منزلہ وقال بعضھم لا تجب الجمعۃ الا علی من سمع النداء وھو قول الشافعی واحمد واسحاق سمعت احمد بن الحسن یقول کنا عند احمد بن حنبل فذکروا علی من تجب الجمعۃ فلم یذکر احمد فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال احمد بن الحسن فقلت لاحمد بن حنبل فیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احمد بن حنبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت نعم **حدثنا** الحجاج بن نصیر نا معارک بن عباد عن عبد اللہ بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی اھلہ فغضب علی احمد وقال استغفر ربک استغفر ربک وانما فعل بہ احمد بن حنبل ھذا لانہ لم یعد ھذا الحدیث شیئا وضعفہ لحال اسنادہ **باب** ماجاء فی وقت الجمعۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا سریج بن النعمان نا فلیح بن سلیمان عن عثمان بن عبد الرحمن التیمی عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس **حدثنا** یحیی بن موسی نا ابو داود الطیالسی نا فلیح بن سلیمان عن عثمان بن عبد الرحمن التیمی عن انس نحوہ وفی الباب عن سلمۃ بن الاکوع وجابر

اسنے عبیدہ بن سفیان سے اسنے ابی الجعد ضمری سے۔ اور اسکو آنحضرتؐ سے صحبت تھی جیسا محمد بن عمرو نے کہا ہے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تین جمعے سُستی سے ترک کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہے۔ کہا ترمذی نے اور میں نے محمد سے نام ابی الجعد ضمری کی بابت سوال کیا پس اُسنے اُسکے نام کو نہ پہچانا۔ اور کہا محمد نے میں اُنکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتا مگر یہی حدیث کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق محمد بن عمرو سے **باب** کتنی مسافت سے جمعہ کے لیے آیا جاوے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید اور محمد بن مدویہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے فضل بن دکین نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ثویر سے اُسنے ایک مرد قبا کے رہنے والے سے اُسنے اپنے باپ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا کہا اُسنے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ قبا سے جمعہ کے لیے حاضر ہوا کریں کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے۔ اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ سے کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی۔ اور بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے جمعہ اس شخص پر ہے جو رات کو اپنے گھر کی طرف آجاوے اور یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اسکی ضعیف ہے کیونکہ یہ مروی ہے طریق معارک بن عباد سے اسنے روایت کی عبد اللہ بن سعید مقبری سے اور یحییٰ بن سعید القطان نے عبد اللہ بن سعید المقبری کو حدیث میں ضعیف کیا ہے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ کس پر جمعہ واجب ہے۔ پس بعض نے کہا ہے جمعہ اسی پر ہے جو رات کو اپنے گھر کی طرف آجائے اور کہا بعض نے نہیں واجب ہوتا جمعہ مگر اُسی پر جو اذان کو سُنے۔ اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا ہے کہ کہتا تھا ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے تھے پس لوگوں نے ذکر کیا کہ جمعہ کس شخص پر واجب ہے سو احمد بن حنبل نے اس مسئلہ میں کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کی۔ کہا احمد بن حسن نے پھر میں نے احمد بن حنبل سے کہا کہ بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہا احمد بن حنبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا ہاں وہ یہ ہے **حدیث** کی ہمکو حجاج بن نصیر نے کہا حدیث کی ہمسے معارک بن عباد نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے جمعہ اُسی پر ہے جو رات کو اپنے گھر کی طرف آجائے۔ پس امام احمد مجھپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا اپنے رب سے بخشش مانگ اپنے رب سے بخشش مانگ۔ امام احمد حنبل نے یہ گفتگو اسواسطے کی ہے کہ اُس حدیث کو انہوں نے کچھ شمار نہیں کیا اور اسناد کی وجہ سے اسکو ضعیف کیا ہے **باب** جمعہ کے وقت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سریج بن نعمان نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اُسوقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے اُسنے انس سے مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے سلمہ بن اکوع اور جابر اور

الزبير بن العوام **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وهو الذي اجمع عليه اكثر اهل العلم ان وقت الجمعة اذا زالت الشمس كوقت الظهر وهو قول الشافعي واحمد واسحاق ورأى بعضهم ان صلوة الجمعة اذا صليت قبل الزوال انها تجوز ايضا وقال احمد ومن صلاها قبل الزوال فانه لم ير عليه اعادة **باب** ماجاء في الخطبة على المنبر **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي الفلاس نا عثمان بن عمر ويحيى بن كثير ابو غسان العنبري قالا ثنا معاذ بن العلاء عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب الى جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع حتى اتاه فالتزمه فسكن وفي الباب عن انس وجابر وسهل بن سعد وابي بن كعب وابن عباس وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب صحيح ومعاذ بن العلاء هو بصري اخو ابي عمرو بن العلاء **باب** ماجاء في الجلوس بين الخطبتين **حدثنا** حميد بن مسعدة البصري نا خالد بن الحارث نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قال مثل ما يفعلون اليوم وفي الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد الله وجابر بن سمرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وهو الذي رآه اهل العلم ان يفصل بين الخطبتين بجلوس **باب** ماجاء في قصر الخطبة **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كنت اصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فكانت صلوته قصدا وخطبته قصدا وفي الباب عن عمار بن ياسر وابن ابي اوفى **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في القراءة على المنبر **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن صفوان بن يعلى بن امية عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك وفي الباب عن ابي هريرة وجابر بن سمرة

زبیر بن عوام سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اسپر اکثر علماء نے اجماع کیا ہے کہ وقت جمعہ کا اسوقت ہے کہ جب آفتاب ڈھل جاوے مثل وقت ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض نے کہا ہے نماز جمعہ کی اگر دوپہر ڈھلنے سے پہلے پڑھی جاوے تو بھی جائز ہے اور کہا امام احمد نے جو کوئی اس نماز کو قبل زوال کے پڑھے تو اسپر اعادہ نہیں ہے[1] **باب** منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر اور یحییٰ بن کثیر ابو غسان عنبری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے معاذ بن علاء نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ کھجور کی طرف خطبہ پڑھتے تھے پس جب آپ نے منبر بنالیا تو وہ تنہ کھجور کا چلایا یہانتک کہ آپ اسکے پاس آئے اور اُس سے معانقہ کیا پس اُسنے آرام کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب صحیح ہے۔ اور معاذ بن علاء وہ بصری ہے ابی عمرو بن علاء کا بھائی ہے **باب** درمیان دونوں خطبوں کے بیٹھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے کہا اُسنے جیسا کہ تم آج کے دن کرتے ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور اسی طرح اہل علم کا مذہب ہے کہ درمیان دونوں خطبوں کے ساتھ بیٹھنے کے فاصلہ کیا جاوے **باب** چھوٹا خطبہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُنہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا۔ سو آپ کی نماز بھی متوسط تھی اور خطبہ بھی متوسط۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفیٰ سے رضی اللہ عنہما کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن صحیح ہے **باب** منبر پر قرات پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عطا سے اُنہوں نے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر یہ آیت پڑھتے ونادوا یا مالک اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور جابر بن سمرہ سے

---

[1] جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے اور امام احمد نے فرمایا کہ زوال سے پہلے بھی جمعہ پڑھنا درست ہے دلیل اُنکی حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کا فعل ہے کہ تم کانوا یصلون الجمعة قبل الزوال کہ یہ لوگ جمعہ زوال سے پہلے پڑھ لیتے تھے یہ اقوال عبد اللہ بن سیدان سے مروی ہیں کہ اُن لوگوں نے بالاتفاق ضعیف کیا ہے اور نیز مستدل امام احمد کا روایت عبد اللہ بن سلمہ کی ہے جو عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ صلے بہم الجمعة ضحیٰ یعنی اسنے لوگوں کو چاشت کے وقت نماز جمعہ پڑھائی اور کہا کہ میں تم پر گرمی کا خوف کرتا ہوں۔ جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ عبد اللہ بزرگ آدمی ہے لیکن بسبب بڑھاپے کے احوال اسکا متغیر ہوگیا تھا۔ ایسے ہی شعبہ نے کہا ہے۔ نیز تمسک اُنکا یہ ہے جعله الله عيدا للمسلمين یعنی جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے جب یہ دن عید ہوا تو عید کے وقت میں نماز پڑھنی اسدن میں درست ہوگی۔ جواب اسکا یہ ہے کہ عید کا نام رکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمام احکام عید کے بھی شامل ہو ورنہ اسمیں روزہ رکھنا بھی عید کیطرح منع ہوگا ١٢ کذا فی القسطلانی

قال ابو عیسیٰ حدیث یعلی بن امیّة حدیث حسن غریب صحیح وهو حدیث ابن عیینة وقد اختار قوم من اهل العلم ان یقرء الامام فی الخطبة ایات من القران قال الشافعی واذ اخطب الامام فلم یقرأ فی خطبته شیأ من القران اعاد الخطبة

باب فی استقبال الامام اذا خطب

حدثنا عباد بن یعقوب الکوفی نا محمد بن الفضل بن عطیة عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناه بوجوهنا وفی الباب عن ابن عمر وحدیث منصور لانعرفه الامن حدیث محمد بن الفضل ابن عطیة ومحمد بن الفضل بن عطیة ضعیف ذاهب الحدیث عند اصحابنا والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یستحبون استقبال الامام اذا خطب هو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **قال** ابو عیسیٰ ولایصح فی هذا الباب عن النبی صلی الله علیه وسلم شیٔ

باب فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب

حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد الله قال بینما النبی صلی الله علیه وسلم یخطب یوم الجمعة اذ جاء رجل فقال النبی صلی الله علیه وسلم اصلیت قال لا قال فقم فارکع **قال** ابو عیسیٰ وهذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد الله بن ابی سرح ان ابا سعید الخدری دخل یوم الجمعة ومروان یخطب فقام یصلی فجاء الحرس لیجلسوه فابی حتی صلی فلما انصرف اتیناه فقلنا رحمك الله ان کادوا لیقعوا بك فقال ماکنت لاترکهما بعد شیٔ رایته من رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ذکر ان رجلا جاء یوم الجمعة فی هیئة بذة والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب یوم الجمعة فامره فصلی رکعتین والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب قال ابن ابی عمر کان ابن عیینة یصلی رکعتین اذا جاء والامام یخطب یامر به وکان ابو عبد الرحمن المقریٔ یراه

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یعلی بن امیہ کی حسن غریب صحیح ہے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے پسند کیا ہے کہ امام خطبہ مین چند آیتین قرآن سے پڑھے کہا امام شافعی نے جب امام خطبہ پڑھے اور خطبہ مین کوئی آیت قرآن سے نہ پڑھے تو خطبہ کا اعادہ کرے

باب امام کی طرف متوجہ ہونے کے بیان مین جب وہ خطبہ پڑھے

حدیث کی ہمسے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل بن عطیہ نے منصور سے اسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر برابر بیٹھتے تو ہم اپنے منھ آپ کی طرف کرتے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر سے۔ اور حدیث منصور کی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن فضل بن عطیہ سے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہے نزدیک ہمارے اصحاب کے حافظ نہین ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی مسئلہ پر ہی کہ یہ لوگ امام کی طرف منھ کرنے کو جب وہ خطبہ پڑھے مستحب جانتے ہین۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ابو عیسےٰ نے اور اس باب مین کوئی روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہین ہوئی

باب اُن دو رکعتون کے بیان مین کہ جب آدمی آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے ایک بار مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو جمعہ کے دن خطبہ سنا رہے تھے کہ ایک مرد آیا پس اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تونے نماز پڑھ لی ہے کہا اسنے نہین۔ فرمایا آپ نے کھڑا ہوا اور نماز پڑھ کہا ابو عیسےٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان سے اُسنے عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے یہ کہ ابا سعید خدری جمعہ کے دن مسجد مین داخل ہوے اس حالت مین کہ مروان خطبہ پڑھ رہا تھا۔ سو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ پس کوتوال آیا تا کہ اسکو بٹھلائے پس اُسنے انکار کیا تا کہ اُسنے نماز پڑھ لی۔ پس جب وہ نماز سے فارغ ہو چکا تو ہم اُسکے پاس آئے اور کہا ہمنے اللہ آپ پر رحمت کرے یہ لوگ (کوتوال) تیرے پر گرنے کو قریب تھے پس کہا اُسنے مین ان دونون رکعتون کو چھوڑنے والا نہین تھا بعد اسکے کہ بیشک مین اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا ہے۔ پھر ابا سعید نے ذکر کیا کہ جمعہ کے دن ایک مرد پراگندہ ہیئت مین آیا اس حالت مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے۔ پس آپ نے اُسکو حکم دیا تو اُسنے دو رکعتین پڑھین اس حالت مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ دو رکعتین پڑھتا جب آتا اس حالت مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہوتا اور اسکا حکم بھی کرتا۔ اور ابو عبد الرحمن مقری اسکو دیکھتا تھا۔

---

[1] غرض اس بات سے یہ ہی کہ تحیۃ المسجد کی نماز ایسی مؤکدہ ہے کہ باوجودیکہ خطبہ کا سننا ضروری ہے مگر انکو تو بھی پڑھ لینا چاہیے اور خطبہ مین کلام کرنا اگرچہ منع ہے مگر امام کو جائز ہے کہ اگر کوئی ایسی ضرورت دیکھے تو کلام کر لے اور اس باب مین اُن سنتون کے بیان کرنے کی بیان غرض نہین جو لوگ پہلے جمعہ کے پڑھتے ہین کیونکہ انکا بیان عنقریب باب فی الصلوٰۃ قبل الجمعة وبعدہا مین آئیگا

قال ابو عیسی وسمعت ابن ابی عمر یقول قال ابن عیینة کان محمد بن عجلان ثقة مامونا فی الحدیث وفی الباب عن جابر وابی هریرة وسهل بن سعد قال ابو عیسی حدیث ابی سعید الخدری حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضهم اذا دخل والامام یخطب فانه یجلس ولا یصلی وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة والقول الاول اصح حدثنا قتیبة نا العلاء بن خالد القرشی قال رایت الحسن البصری دخل المسجد یوم الجمعة والامام یخطب فصلی رکعتین ثم جلس انما فعله الحسن اتباعا للحدیث وهو روی عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث

باب ما جاء فی کراهیة الکلام والامام یخطب حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن عقیل عن الزهری عن سعید ابن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال یوم الجمعة والامام یخطب انصت فقد لغا وفی الباب عن ابن ابی اوفی وجابر بن عبد الله قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم کرهوا للرجل ان یتکلم والامام یخطب فقالوا ان تکلم غیره فلا ینکر علیه الا بالاشارة واختلفوا فی رد السلام وتشمیت العاطس فرخص بعض اهل العلم فی رد السلام وتشمیت العاطس والامام یخطب وهو قول احمد واسحاق وکره بعض اهل العلم من التابعین وغیرهم ذلک وهو قول الشافعی

باب فی کراهیة التخطی یوم الجمعة حدثنا ابو کریب نا رشدین بن سعد عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ بن انس الجهنی عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسرا الی جهنم وفی الباب عن جابر قال ابو عیسی حدیث سهل بن معاذ بن انس الجهنی حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث رشدین بن سعد والعمل علیه عند اهل العلم کرهوا ان یتخطی الرجل یوم الجمعة رقاب الناس وشددوا فی ذلک وقد تکلم بعض اهل العلم فی رشدین بن سعد و

کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن ابی عمر سے کہ کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض نے جب کوئی آدمی داخل ہو اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو وہ بیٹھے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور پہلا قول صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے علاء بن خالد قرشی نے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا تھا سو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بیٹھ گیا حسن نے یہ فعل تو فقط واسطے اتباع حدیث کے کیا ہے اور انہوں نے روایت کی یہ حدیث جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب بیان میں مکروہ ہونے کلام کے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا دوسرے آدمی کو اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کہ چپ کر تو اس نے لغو کہا[1] اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ انہوں نے آدمی کے کلام کرنے کو مکروہ جانا ہے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کہا انہوں نے اگر کوئی غیر شخص کلام کرتا ہو تو اسکو سوائے اشارہ کے منع نہ کرے اور اختلاف کیا انہوں نے سلام کے جواب دینے میں اور چھینک کے جواب دینے میں پس بعض اہل علم نے رخصت دی سلام کے جواب دینے میں اور چھینک کے جواب دینے میں اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نے تابعین وغیرہ سے اس امر کو مکروہ جانا ہے اور یہ قول ہے شافعی کا

باب جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندنا مکروہ ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندیں تو انہوں نے دوزخ کی طرف پل بنا لیا۔ اور اس باب میں جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے کیونکہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ مکروہ جانا انہوں نے یہ کہ آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندے اور انہوں نے اس مسئلہ میں تشدد کیا ہے۔ اور بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں کلام کیا ہے اور اسکو

[1] یعنی اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو دیکھے کہ وہ باتوں میں مشغول ہے تو اسکو اتنا کہنا کہ چپ کر منع ہے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ اسکے کہنے کو نہ مانے اور اس سے جھگڑنا شروع کرے پھر دونوں میں لڑائی ہو جائے

شعبة من قبل حفظه **باب** ما جاء فی کراهیة الاحتباء والامام یخطب **حدثنا** محمد بن حمید الرازی والعباس بن محمد الدوری قالا نا ابو عبد الرحمٰن المقری عن سعید بن ابی ایوب قال حدثنی ابو مرحوم عن سهل بن معاذ عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الحبوة یوم الجمعة والامام یخطب **قال** ابو عیسیٰ وهذا حدیث حسن وابو مرحوم اسمه عبد الرحیم بن میمون وقد کره قوم من اهل العلم الحبوة یوم الجمعة والامام یخطب ورخص فی ذلك بعضهم منهم عبد الله بن عمر وغیره وبه یقول احمد واسحاق لا یریان بالحبوة والامام یخطب باسا **باب** ما جاء فی کراهیة رفع الایدی علی المنبر **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا حصین قال سمعت عمارة بن رویبة وبشر بن مروان یخطب فرفع یدیه فی الدعاء فقال عمارة قبح الله هاتین الیدیتین القصیتین لقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وما یزید علی ان یقول هکذا واشار هشیم بالسبابة **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی اذان الجمعة **حدثنا** احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن ابن ابی ذئب عن الزهری عن السائب بن یزید قال کان الاذان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر اذا خرج الامام اقیمت الصلوة فلما کان عثمان زاد النداء الثالث علی الزوراء **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الکلام بعد نزول الامام من المنبر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود الطیالسی نا جریر بن حازم عن ثابت عن انس بن مالك قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یکلم بالحاجة اذا نزل عن المنبر **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث لا نعرفه الا من حدیث جریر بن حازم سمعت محمدا یقول وهم جریر بن حازم فی هذا الحدیث والصحیح ما روی عن ثابت عن انس قال اقیمت الصلوة فاخذ رجل بید النبی صلی الله علیه وسلم فما زال یکلمه حتی نعس بعض القوم قال محمد والحدیث هو هذا وجریر بن حازم ربما یهم فی الشیء وهو صدوق قال محمد وهم جریر بن حازم فی حدیث ثابت عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اقیمت الصلوة فلا تقوموا حتی

حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے **باب** بیان میں مکروہ ہونے احتبا کے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید رازی اور عباس بن محمد دوری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو عبد الرحمٰن مقری نے سعید بن ابی ایوب سے کہا حدیث کی مجھ سے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن احتبا بیٹھنے سے منع کیا ہے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم نام اُسکا عبد الرحیم بن میمون ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے احتبا بیٹھنا جمعہ کے دن مکروہ جانا ہے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور بعض نے اسمیں رخصت دی ہے اُنمیں سے عبد اللہ بن عمر وغیرہ ہیں اور یہی کہتے ہیں امام احمد اور اسحاق یہ دونوں احتبا بیٹھنے کو اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کچھ خوف نہیں جانتے **باب** منبر پر ہاتھ اُٹھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حصین نے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ سے اس حالت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھ رہا تھا پس اُسنے دعا میں دونوں ہاتھ اُٹھائے پس کہا عمارہ نے اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے ہاتھوں کو خوار کرے البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حالانکہ وہ اسطرح اشارت کرنے سے زیادہ نہ کرتے تھے اور ہشیم نے انگلی سبابہ سے اشارت کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جمعہ کی اذان کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن خالد خیاط نے ابن ابی ذئب سے اُسنے زہری سے اُنے سائب بن یزید سے کہا اُسنے اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اسوقت ہوتی تھی جب امام نکلتا تھا۔ نماز کے لیے تکبیر ہو گئی جب حضرت عثمان کا زمانہ ہوا تو انہوں نے تیسری اذان زورا پر زیادہ کر دی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کلام کرنے کے بیان میں بعد اترنے امام کے منبر سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے جریر بن حازم نے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے لیے کلام کر لیتے تھے جب منبر سے اُترتے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق جریر بن حازم سے سنا میں نے محمد سے کہ کہتا جریر بن حازم نے اس حدیث میں وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے بواسطہ ثابت کے انس سے کہا اُسنے نماز کے لیے تکبیر ہو گئی پس ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا سو بہت دیر تک آپ سے کلام کرتا رہا یہانتک کہ بعض آدمی سو گئے کہا محمد نے وہ حدیث یہ ہے اور جریر بن حازم اکثر اوقات کسی چیز میں وہم کرتا ہے اور وہ سچا ہے۔ کہا محمد نے وہم کیا ہے جریر بن حازم نے حدیث ثابت میں جو بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا آپ نے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو کھڑے نہ ہو جب تک

در خشد یں آنحضرت نے اس احتمال کے رفع کرنے کے لیے بالکل ایسا حکم فرما دیا کہ کوئی کسی کو بری بات سے بھی منع نہ کرے ۱۲ ملہ احتبا بیٹھنا یہ ہے کہ آدمی اس طرح سے بیٹھے کہ ٹانگوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں سے حلقہ کرے یا کسی کپڑے سے صاحب مجمع البحار نے لکھا ہے کہ یہ اسواسطے ہے کہ عموماً بیٹھنے کے وقت آدمی ننگا ہو جاتا ہے مگر اسی وجہ پر جمعہ اور خطبہ کی قید کا کچھ فائدہ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ننگا ہونا ہر حالت میں منع ہے پس اگر کر بیٹھنا بھی ہر حالت میں منع ہوگا اور احتمال ہے کہ یہ دونوں قیدیں جو حدیث میں وارد ہوئی ہیں اتفاقی ہیں اور دوسرا اس علت سے یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ اگر پاجامہ پہنا ہو تو اگر کر

ترونی قال محمد ویروی عن حماد بن زید قال کنا عند ثابت البنانی فحدث حجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ ابن ابی قتادۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی فوھم جریر فظن ان ثابتا حدثھم عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن ثابت عن انس قال لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما تقام الصلوٰۃ یکلمہ الرجل تقوم بینہ وبین القبلۃ فما زال یکلمہ ولقد رایت بعضنا ینعس من طول قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسی وھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی القراءۃ فی صلوٰۃ الجمعۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حاتم بن اسمعیل عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن عبید اللہ بن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استخلف مروان ابا ھریرۃ علی المدینۃ وخرج الی مکۃ فصلی بنا ابو ھریرۃ الجمعۃ فقرء سورۃ الجمعۃ وفی السجدۃ الثانیۃ اذا جاءک المنافقون قال عبید اللہ فادرکت ابا ھریرۃ فقلت لہ تقرأ بسورتین کان علی یقرء ھما بالکوفۃ فقال ابو ھریرۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بھما وفی الباب عن ابن عباس والنعمان بن بشیر وابی عنبۃ الخولانی **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقرأ فی صلوٰۃ الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ **باب** ما جاء فی ما یقرأ بہ فی صلوٰۃ الصبح یوم الجمعۃ **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن مخول بن راشد عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یوم الجمعۃ فی صلوٰۃ الفجر تنزیل السجدۃ وھل اتی علی الانسان وفی الباب عن سعد وابن مسعود وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی سفیان الثوری وغیر واحد عن مخول **باب** فی الصلوٰۃ قبل الجمعۃ وبعدھا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن الزھری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین وفی الباب عن جابر

کہ مجھے دیکھ لو۔ کہا محمد نے اور مروی ہے حماد بن زید سے کہا اُنہنے ہم ثابت بنانی کے پاس تھے سو حدیث بیان کی حجاج صواف نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب نماز کے لیے تکبیر ہوجائے تو کھڑے نہو یہانتک کہ مجھے دیکھ لو پس جریر نے وہم کیا یعنی سو گمان کیا اُسنے کہ ثابت نے حدیث کی ہے انکو انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے البتہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے بعد اسکے کہ نماز کے لیے تکبیر ہو چکی کہ ایک مرد آپسے کلام کر رہا تہا وہ مرد درمیان آپکے اور قبلہ کے کھڑا ہوا تہا پس بہت دیر تک آپسے کلام کرتا رہا اور البتہ دیکھا مینے بعض لوگوں کو کہ بسبب بہت دیر تک کھڑے رہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو گئے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** نماز جمعہ کی قراءت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے کہا اُسنے مروان نے ابو ہریرہ کو مدینہ پر اپنا خلیفہ بنایا اور آپ مکہ کی طرف گیا پس ہمکو ابو ہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی سو اُسنے سورت جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت مین اذا جاءک المنافقون۔ کہا عبید اللہ نے پھر مینے ابو ہریرہ سے ملاقات کی اور اُس سے کہا آپ وہ دو سورتین پڑھتے ہین جنکو حضرت علیؓ کوفہ مین پڑھا کرتے تھے کہا ابو ہریرہ نے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ دو سورتین پڑھتے تھے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عتبہ خولانی سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نماز جمعہ مین یہ سورتین پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ **باب** اس بیان مین کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز مین کیا قراءت پڑھی جائے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے مخول بن راشد سے اُسنے مسلم بطین سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز مین تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے اور اس باب مین روایت ہے سعد اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری اور کئی اور لوگوں نے مخول سے **باب** قبل جمعہ کے اور بعد اسکے نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ بعد جمعہ کے دو رکعتین پڑھتے تھے اور اس باب مین روایت ہے جابر سے

---

* یعنی کسی حالت مین منع نہین ۱۲ سلہ مولف کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل جمعہ کے سنتین مؤکدہ آنحضرت سے ثابت نہین اسلیے کہ مولف نے کوئی روایت آنحضرت سے جو اس مسئلہ پر دلالت کرے ذکر نہین کی اور فعل ابن مسعود کا وہ مطلق تطوع پر دلالت کرتا ہے نہ مؤکدہ پر اور ایسا ہی عبد اللہ بن عمر کا فعل مطلق تطوع پر دال ہے کیونکہ کبھی وہ چار رکعتین اور کبھی چھے اور کبھی اس سے کم اور کبھی زیادہ جیسا کہ موقعہ ملتا پڑھتا اور یہی لائق ہے اُس شخص کو جو مسجد مین آوے کہ امام کے نکلنے تک نوافل مین مشغول رہے جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ مین ہے من اغتسل یوم الجمعۃ ثم اتی المسجد فصلی ما قدر لہ ثم انصت الخ سبب قوی تر یہ دلیل ہے کہ دلالت کرتی ہے کہ قبل جمعہ کے دو رکعتین مسنون ہین ما من صلوٰۃ مفروضۃ الا وبین یدیہا رکعتان یعنی کوئی نماز فرضی نہین ہے جسکے قبل دو رکعتین نہون اسکو ابن حبان عبد اللہ بن زبیر سے مرفوعًا لایا یہ دلیل اگرچہ قوی ہے مگر تخصیص اسکی ممکن ہے۔ زیادہ توضیح اسکی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری مین موجود ہے ۱۲

قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روى عن نافع عن ابن عمر ايضا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول الشافعى واحمد حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر انه كان اذا صلى الجمعة انصرف فصلى سجدتين فى بيته ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك قال ابو عيسى هذا الحديث حسن صحيح حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن على نا على بن المدينى عن سفيان بن عيينة قال كنا نعد سهيل بن ابى صالح ثبتا فى الحديث قال ابو عيسى هذا حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وروى عن عبد الله بن مسعود انه كان يصلى قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا وروى عن على بن ابى طالب انه امر ان يصلى بعد الجمعة ركعتين ثم اربعا وذهب سفيان الثورى وابن المبارك الى قول ابن مسعود قال اسحاق ان صلى فى المسجد يوم الجمعة صلى اربعا ان صلى فى بيته صلى ركعتين واحتج بان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى بعد الجمعة ركعتين فى بيته وبحديث النبى صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا قال ابو عيسى وابن عمر هو الذى روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يصلى بعد الجمعة ركعتين فى بيته وابن عمر بعد النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى المسجد بعد الجمعة ركعتين وصلى بعد الركعتين اربعا حدثنا بذلك ابن ابى عمر نا سفيان عن ابن جريج عن عطاء قال رايت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم صلى بعد ذلك اربعا حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومى نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار قال ما رايت احدا انص للحديث من الزهرى وما رايت احدا الدراهم اهون عنده منه ان كانت الدراهم عنده بمنزلة البعر قال ابو عيسى سمعت ابن ابى عمر يقول سمعت سفيان بن عيينة يقول كان عمرو بن دينار اسن من الزهرى باب فيمن يدرك من الجمعة ركعة حدثنا نصر بن على وسعيد بن عبد الرحمن وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن ابى سلمة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من ادرك من الصلوٰة ركعة فقد ادرك الصلوٰة

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے بھی اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی کہا ہے شافعی اور احمد نے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ جب وہ نماز جمعہ کی پڑھ لیتا تو واپس ہوتا اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتا پھر کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح کیا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چاہیے کہ چار رکعت پڑھے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مدینی نے سفیان بن عیینہ سے کہا اُسنے ہم سہیل بن ابی صالح کی حدیث قوی شمار کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور بعد اُسکے چار رکعتیں پڑھتا تھا اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ اُسنے حکم دیا ہے کہ بعد جمعہ کے دو رکعتیں پڑھی جائیں پھر چار اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر جمعہ کے دن مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور اگر گھر میں نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور اس سے اُسنے دلیل پکڑی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد جمعہ کے اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس حدیث سے کہ جو شخص تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چاہیے کہ چار رکعت پڑھے کہا ابو عیسیٰ نے اور وہ ابن عمر ہے کہ جسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت بعد جمعہ کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور ابن عمر نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمعہ کے مسجد میں دو رکعتیں پڑھی ہیں اور بعد دو رکعتوں کے چار حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن جریج سے اُسنے عطا سے کہا اُسنے دیکھا مینے ابن عمر کو کہ نماز پڑھی اُسنے بعد جمعہ کے دو رکعتیں پھر نماز پڑھی اُسنے بعد اُنکے چار رکعتیں حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا اُسنے مینے کوئی شخص نہیں دیکھا جو زہری سے زیادہ حدیث پہچانتا ہو اور مینے کسیکو نہیں دیکھا کہ روپیہ اسکے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر ہو بیشک روپیہ اسکے نزدیک مینگنی کی قدر رکھتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے مینے ابن ابی عمر سے سُنا ہے کہ کہتا سُنا مینے سفیان بن عیینہ سے کہ کہتا عمرو بن دینار زہری سے بڑی عمر کا تھا باب اُس شخص کے بیان میں جو جمعہ سے ایک رکعت پالے حدیث کی ہمسے نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمن اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اور سنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا آپنے جو شخص ایک رکعت نماز سے پاوے تو اُسنے نماز کو پا لیا

سلہ مولف کی غرض اس سے یہ ہے کہ اسحاق نے جو وجہ تطبیق کی بیان کی ہے کہ اگر گھر میں نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے ٹھیک نہیں کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہ روایت کی ہے کہ آنحضرت بعد جمعہ کے اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے حالانکہ خود ابن عمر بعد جمعہ کے مسجد میں دو رکعتیں پڑھتا تھا اور بعد دو کے چار کل چھ رکعتیں ١٢

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالوا من ادرك ركعة من الجمعة صلی الیها اخری ومن ادركهم جلوسا صلی اربعا وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق **باب** فی القائلة یوم الجمعة **حدثنا** علی بن حجر نا عبد العزیز بن ابی حازم وعبد الله بن جعفر عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال ما كنا نتغدی فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا نقیل الا بعد الجمعة وفی الباب عن انس بن مالك **قال** ابو عیسی حدیث سهل بن سعد حدیث حسن صحیح **باب** فی من یتعس یوم الجمعة انه یتحول من مجلسه **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عبدة بن سلیمان وابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحاق عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا نعس احدكم یوم الجمعة فلیتحول عن مجلسه ذلك **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی السفر یوم الجمعة **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معاویة عن الحجاج عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم عبد الله بن رواحة فی سریة فوافق ذلك یوم الجمعة فغدا اصحابه فقال اتخلف فاصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم الحقهم فلما صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم راٰه فقال له ما منعك ان تغدو مع اصحابك قال اردت ان اصلی معك ثم الحقهم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادركت فضل غدوتهم **قال** ابو عیسی هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال شعبة لم یسمع الحكم من مقسم الا خمسة احادیث وعدها شعبة ولیس هذا الحدیث فیما عدها شعبة وكان هذا الحدیث لم یسمعه الحكم من مقسم وقد اختلف اهل العلم فی السفر یوم الجمعة فلم یر بعضهم باسا بان یخرج یوم الجمعة فی السفر ما لم تحضر الصلوٰة وقال بعضهم اذا اصبح فلا یخرج حتی یصلی الجمعة **باب** فی السواك والطیب یوم الجمعة **حدثنا** علی بن الحسن الكوفی نا ابو یحیی اسماعیل بن ابراهیم التیمی عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حقا

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل ہے اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اسی پر ہے کہا اُن لوگوں نے جو شخص ایک رکعت جمعہ سے پائے تو اُسکے ساتھ اور ایک رکعت پڑھے اور جو کوئی اُنسے التحیات میں ملے تو چار رکعت پڑھے اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جمعہ کے دن قیلولہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم اور عبد اللہ بن جعفر نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانا اور قیلولہ بعد جمعہ کے کرتے تھے اور اِس باب میں روایت ہے انس بن مالک سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن صحیح ہے **باب** جو شخص جمعہ کے وقت اونگھے تو چاہیے کہ اپنی جگہہ سے اور جگہہ پھر بیٹھے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور ابو خالد احمر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب کوئی تم میں سے جمعہ کے دن اونگھے تو چاہیے کہ اُسجگہہ سے اور جگہہ پھر بیٹھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جمعہ کے دن سفر کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے حجاج سے اُسنے حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا پس اتفاقاً وہ دن جمعہ کا تھا سو اُسکے ساتھی صبح کو روانہ ہوگئے اور اُسنے کہا میں پیچھے رہتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں پھر اُنکو ملجاؤنگا پس جب اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اُسکو دیکھا اور فرمایا کس چیز نے تجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح کے وقت جانے سے منع کیا ہے کہا اُسنے میں نے ارادہ کیا تھا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں پھر آپ سے ملجاؤں پس فرمایا آپ نے اگر تو خرچ کرے کہ جو کچھ زمین پر ہے تو اُنکی صبح کی فضیلت کو نہ پاسکیگا **کہا** ابو عیسیٰ نے اِس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے حکم نے مقسم سے سوائے پانچ حدیثوں کے اور کوئی حدیث نہیں سُنی اور شعبہ نے اِن حدیثوں کو شمار کیا ہے اور یہ حدیث اُن حدیثوں میں نہیں ہے جنکو شعبہ نے شمار کیا ہے اور گویا یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سُنی اور اہل علم نے جمعہ کے دن سفر کرنے میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے جمعہ کے دن سفر نکلنے میں کچھ خوف نہیں کیا جبتک کہ نماز کا وقت حاضر نہ ہو اور کہا بعض نے جب صبح ہو جائے تو نہ نکلے تاکہ جمعہ پڑھ لے **باب** جمعہ کے سواک کرنے اور خوشبو کے لگانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حسن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو یحییٰ یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبد الرحمان بن ابی لیلےٰ سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے

علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمعة ولیمس احدهم من طیب اهله فان لم یجد فالماء له طیب وفی الباب عن ابی سعید وشیخ من الانصار قال حدثنا احمد بن منیع نا هشیم عن یزید بن ابی زیاد نحوه بمعناه **قال** ابو عیسی حدیث البراء حسن ورواية هشیم احسن من رواية اسماعیل بن ابراهیم التیمی واسماعیل بن ابراهیم التیمی یضعف فی الحدیث

ابواب العیدین

باب فی المشی یوم العید **حدثنا** اسماعیل بن موسی نا شریک عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال من السنة ان تخرج الی العید ماشیا وان تاکل شیئا قبل ان تخرج **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن والعمل علی هذا الحدیث عند اکثر اهل العلم یستحبون ان یخرج الرجل الی العید ماشیا وان لا یرکب الا من عذر

باب فی صلوة العیدین قبل الخطبة **حدثنا** محمد بن المثنی نا ابو اسامة عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم وابوبکر وعمر یصلون فی العیدین قبل الخطبة ثم یخطبون وفی الباب عن جابر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان صلوة العیدین قبل الخطبة ویقال ان اول من خطب قبل الصلوة مروان بن الحکم

باب ان صلوة العیدین بغیر اذان ولا اقامة **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم العیدین غیر مرة ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامة وفی الباب عن جابر بن عبد الله وابن عباس **قال** ابو عیسی وحدیث جابر بن سمرة حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان لا یؤذن لصلوة العیدین ولا لشئ من النوافل

باب القراءة فی العیدین **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن ابراهیم بن محمد بن المنتشر عن ابیه عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعة بسبح اسم ربک الاعلی وهل اتاک حدیث الغاشیة وربما اجتمعا فی یوم واحد فیقرأ بهما وفی الباب عن ابی واقد وسمرة ابن جندب وابن عباس

مسلمانوں پر کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو لگائے سو اگر نہ پائے تو پانی ہی اسکے لیے خوشبو ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ایک شیخ سے انصار سے کہا ترمذی نے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے یزید بن ابی زیاد سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی احسن ہے روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے

ابواب العیدین

باب عیدین کی طرف پیادہ چلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے سنت ہے یہ کہ تو عید کی طرف پیادہ نکلے اور نکلنے سے پہلے کچھ کھائے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر ہے یہ لوگ مستحب جانتے ہیں کہ آدمی عید کی طرف پیادہ جائے اور بلا عذر سوار نہ ہووے

باب خطبہ سے پہلے نماز عیدین پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر دونو عیدوں میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے پھر خطبہ پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ نماز دونو عیدوں کی خطبہ سے پہلے ہے اور کہا گیا ہے کہ پہلے پہل جس شخص نے نماز سے پہلے خطبہ پڑھا ہے وہ مروان بن حکم ہے

باب اس بیان میں کہ نماز عیدین کی بغیر اذان اور تکبیر کے ہے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مرتبہ نماز دونو عیدوں کی پڑھی ہے بغیر اذان اور تکبیر کے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث جابر بن سمرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ دونو عیدوں کی نماز کے لیے اذان نہ دی جائے اور نہ کسی نفل کے واسطے

باب دونو عیدوں میں قراءت کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونو عیدوں اور جمعہ میں یہ سورتیں پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ اور کبھی وہ دونو یعنی عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاتے تو ان دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم

قال ابو عيسى حديث النعمان بن بشير حديث حسن صحيح وهكذا روى سفيان الثوري ومسعر عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر مثل حديث ابي عوانة واما ابن عيينة فيختلف عليه في الرواية فيروى عنه عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن حبيب بن سالم عن ابيه عن النعمان بن بشير ولا يعرف لحبيب بن سالم رواية عن ابيه وحبيب بن سالم هو مولى النعمان بن بشير وروى عن النعمان بن بشير احاديث وقد روى عن ابن عيينة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر نحو رواية هؤلاء وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقرأ في صلوة العيدين بقاف واقتربت الساعة وبه يقول الشافعي **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن بن عيسى نا مالك عن ضمرة ابن سعيد المازني عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عمر بن الخطاب سأل ابا واقد الليثي ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ به في الفطر والاضحى قال كان يقرأ بقاف والقران المجيد واقتربت الساعة وانشق القمر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا ابن عيينة عن ضمرة بن سعيد بهذا الاسناد نحوه **قال** ابو عيسى وابو واقد الليثي اسمه الحارث بن عوف **باب** في التكبير في العيدين **حدثنا** مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء المديني نا عبد الله بن نافع عن كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم كبر في العيدين في الاولى سبعا قبل القراءة وفي الاخرة خمسا قبل القراءة وفي الباب عن عائشة وابن عمر وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث جد كثير حديث حسن وهو احسن شيء روي في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم واسمه عمرو بن عوف المزني والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهكذا روي عن ابي هريرة انه صلى بالمدينة نحو هذه الصلوة وهو قول اهل المدينة وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحاق وروي عن ابن مسعود انه قال في التكبير في العيدين تسع تكبيرات في الركعة الاولى خمس تكبيرات قبل القراءة وفي الركعة الثانية يبدأ بالقراءة ثم يكبر اربعا مع تكبيرة الركوع وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابی عوانہ کے اور ابن عیینہ پر تو روایت میں اختلاف کیا گیا ہے[1] پس روایت کرتا ہے اس سے ابراہیم بن منتشر اپنے باپ سے وہ حبیب بن سالم سے وہ اپنے باپ سے وہ نعمان بن بشیر سے۔ اور نہیں پہچانی گئی کوئی روایت حبیب بن سالم کی اپنے باپ سے۔ اور حبیب بن سالم وہ نعمان بن بشیر کا غلام ہے اور نعمان بن بشیر کی کئی حدیثیں مروی ہیں۔ اور مروی ہے ابن عیینہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل روایت انکے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دونوں عیدوں میں سورہ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے۔ اور یہی کہتا ہے شافعی **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ضمرہ بن سعید مازنی سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے ابا واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور اضحیٰ میں کیا قرأت پڑھتے تھے کہا ابو واقد نے کہا پڑھتے تھے قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ **باب** عیدوں میں تکبیر کا بیان **حدیث** کی ہمسے مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نافع نے کثیر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عیدوں میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں قرأت سے پہلے کہیں اور دوسری میں پانچ قرأت سے پہلے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے کثیر کے دادا کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث سب سے اچھی ہے جو اس باب میں مروی ہیں اور نام اُسکا عمرو بن عوف مزنی ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسپر ہے اور ایسا ہی ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اُسنے مدینہ میں اسی طرح نماز پڑھی۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا اُسنے دونوں عیدوں کی تکبیروں کے باب میں کل نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت پہلے پڑھے پھر چار تکبیریں مع تکبیر رکوع کے کہے۔ اور مروی ہے کئی ایک لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مثل اسکے

[1] اختلاف انکا آپس میں لفظ ابیہ میں ہے درمیان حبیب بن سالم اور نعمان بن بشیر کے ۱۲ ۞ ۞

وهو قول اهل الكوفة وبه يقول سفيان الثوري **باب** لا صلوة قبل العيدين ولا بعدها **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي انا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فصلى ركعتين ثم لم يصل قبلها ولا بعدها وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق وقد راى طائفة من اهل العلم الصلوة بعد صلوة العيدين وقبلها من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم والقول الاول اصح **حدثنا** الحسين بن حريث ابو عمار نا وكيع عن ابان بن عبد الله البجلي عن ابي بكر بن حفص وهو ابن عمر بن سعد بن ابي وقاص عن ابن عمر انه خرج يوم عيد ولم يصل قبلها ولا بعدها وذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم فعله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** في خروج النساء في العيدين **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا منصور وهو ابن زاذان عن ابن سيرين عن ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج الابكار والعواتق وذوات الخدور والحيض في العيدين فاما الحيض فيعتزلن المصلى ويشهدن دعوة المسلمين قالت احداهن يا رسول الله ان لم يكن لها جلباب قال فلتعرها اختها من جلبابها **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم عن هشام بن حسان عن حفصة ابنة سيرين عن ام عطية بنحوه وفي الباب عن ابن عباس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ام عطية حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث ورخص للنساء في الخروج الى العيدين وكرهه بعضهم وروي عن ابن المبارك انه قال اكره اليوم الخروج للنساء في العيدين فان ابت المرأة الا ان تخرج فليأذن لها زوجها ان تخرج في اطمارها ولا تتزين فان ابت ان تخرج كذلك فللزوج ان يمنعها عن الخروج ويروى عن عائشة قالت لو راى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل ويروى عن سفيان الثوري انه

اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری **باب** قبل عید کے اور بعد اُسکے نماز درست نہین ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا اُسنے سُنا مینے سعید بن جبیر سے کہ حدیث بیان کرتا تھا ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نکلے پس دو رکعتین پڑہی پھر پہلے اُس سے اور بعد اُسکے نماز نہین پڑہی اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید سے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسپر ہے اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے بعد دونو عید دن کے اور پہلے انکے نماز پڑہنے کو جائز رکھا ہے اور پہلا قول صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابان بن عبد اللہ بجلی سے اُسنے ابی بکر بن حفص سے اور یہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ وہ عید کے دن نکلا اور اُسنے پہلے عید کے اور بعد اُسکے نماز نہ پڑہی اور ذکر کیا اُسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عیدین مین عورتون کے نکلنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے منصور نے جو بیٹا زاذان کا ہے ابن سیرین سے اُسنے ام عطیہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باکرہ اور کنوارین اور پردے والیون اور حائضہ کو عیدین مین نکالتے تھے۔ اور بہر حال حیض والیون کو حکم کرتے تھے کہ مصلے سے کنارے بیٹھین اور مسلمانونکی دعا مین حاضر ہون ایک نے ان مین سے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے چادر نہ ہو فرمایا آپنے چاہیے کہ بہن اُسکی اُسکو عاریۃً دے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ہشام بن حسان سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے ام عطیہ سے مثل اُسکے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور جابر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ام عطیہ کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہین اور عورتونکو عیدین کی طرف نکلنے کی رخصت دی ہے اور بعض نے اس بات کو مکروہ جانا ہے۔ اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا اُسنے مین آج کے دن عورتون کے عیدین مین نکلنے کو مکروہ جانتا ہون پس اگر انکار کرے عورت مگر کہ نکلے (یعنی نکلنے پر اصرار کرے) تو چاہیے کہ خاوند اسکا اُسکو بُرانے کپڑون مین نکلنے کا اذن دے اور زینت نہ کرے پس اگر اسطرح نکلنے سے انکار کرے پس خاوند کو جائز ہے کہ نکلنے سے منع کرے اور مروی ہے عائشہ سے کہ کہا اُسنے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ جو کچھ عورتون نے بدعات نکالی ہین تو اُنکو مسجد سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتین منع کی گئی ہین اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ اُسنے

ف یعنی آنحضرت نے صرف دو رکعتین عید کی پڑہین اول اور بعد عید کے نفل نہین پڑہی کہا ابن حجر نے یہ حدیث ایک وقت کا قصہ ہے اس سے عموم ثابت نہین ہوتا جو ممانعت پر دلالت کرے اور احتمال ہے کہ یہ حکم مختص ساتھ امام کے ہو نہ ساتھ مقتدی کے یا مختص ساتھ عیدگاہ کے ہو نہ ساتھ گھر کے ان سب مین سلف کا اختلاف ہے ۱۲

كره اليوم الخروج للنساء الى العيد **باب ما جاء** فى خروج النبى صلى الله عليه وسلم الى العيد فى طريق ورجوعه من طريق اخر **حدثنا** عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى الكوفى وابو زرعة قالا نا محمد بن الصلت عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم العيد فى طريق رجع فى غيره و فى الباب عن عبد الله بن عمر وابى رافع **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن غريب وروى ابو تميلة ويونس بن محمد هذا الحديث عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر بن عبد الله وقد استحب بعض اهل العلم للامام اذا خرج فى طريق ان يرجع فى غيره اتباعا لهذا الحديث وهو قول الشافعى وحديث جابر كانه اصح **باب** فى الاكل يوم الفطر قبل الخروج **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلى و فى الباب عن على وانس **قال** ابو عيسى حديث بريدة بن حصيب الاسلمى حديث غريب وقال محمد لا اعرف لثواب بن عتبة غير هذا الحديث وقد استحب قوم من اهل العلم ان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم شيئا ويستحب له ان يفطر على تمر ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع **حدثنا** قتيبة نا هشيم عن محمد بن اسحاق عن حفص بن عبد الله بن انس عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يفطر على تمرات يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **ابواب السفر باب** التقصير فى السفر **حدثنا** عبد الوهاب بن عبد الحكم الوراق البغدادى نا يحيى بن سليم عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال سافرت مع النبى صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر وعثمان فكانوا يصلون الظهر والعصر ركعتين ركعتين لا يصلون قبلها ولا بعدها وقال عبد الله لو كنت مصليا قبلها او بعدها لاتممتها و فى الباب عن عمر وعلى وابن عباس وانس وعمران بن حصين وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن سليم مثل هذا وقال محمد بن اسماعيل وقد روى هذا الحديث عن عبيد الله ابن عمر عن رجل من ال سراقة

آج کے دن عورتوں کے عید کی طرف نکلنے کو مکروہ جانا ہے **باب** بیان میں نکلنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عید کی طرف ایک راستہ سے اور واپس ہونے آپ کے دوسرے راستہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ کوفی اور ابو زرعہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن صلت نے فلیح بن سلیمان سے اُسنے سعید بن حارث سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن جب ایک راستہ میں نکلتے تو دوسرے راستہ سے واپس ہوتے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر اور ابی رافع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے فلیح بن سلیمان سے اُسنے سعید بن حارث سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے۔ اور بعض اہل علم نے امام کے واسطے مستحب جانا ہے کہ جب ایک راستہ میں نکلے تو دوسرے راستہ سے واپس ہو واسطے بموجب اتباع اس حدیث کے۔ اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا صحیح ہے **باب** عید فطر کے دن نکلنے سے پہلے کھانا چاہیے **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے ثواب بن عتبہ سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نہیں نکلتے تھے تاکہ کھانا کھا لیتے۔ اور عید اضحیٰ کے دن کھانا نہیں کھاتے تھے تاکہ نماز پڑھ لیتے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے۔ اور کہا محمد نے میں ثواب بن عتبہ کے واسطے سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں پہچانتا۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مستحب جانا ہے کہ کوئی شخص عید فطر کے دن نہ نکلے تاکہ کچھ کھانا کھائے اور مستحب ہے کہ کھجوروں پر افطار کرے۔ اور عید اضحیٰ کے دن کھانا نہ کھائے تاکہ واپس ہولے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے محمد بن اسحق سے اُسنے حفص بن عبید اللہ بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن مصلیٰ کی طرف نکلنے سے پہلے کھجوروں پر افطار کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ابواب السفر باب** سفر میں قصر کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد الوہاب بن عبد الحکم وراق بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سلیم نے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ سفر کیا ہے سو وہ ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اُسکے پہلے اور اُسکے بعد نماز نہ پڑھتے تھے اور کہا عبد اللہ نے اگر مجھے پہلے اور بعد اُسکے نماز پڑھنی ہوتی تو اُسی کو پورا پڑھتا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحییٰ بن سلیم سے مثل اسکے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی ایک مرد سے جو آل سراقہ سے

عن ابن عمر **قال** ابو عیسی وقد روی عن عطیۃ العوفی عن ابن عمر ان النبی صلعم کان یتطوع فی السفر قبل الصلوۃ وبعدھا وقد صح عن النبی صلعم انہ کان یقصر فی السفر وابو بکر وعمر وعثمان صدرا من خلافتہ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلعم وغیرھم وقد روی عن عائشۃ انھا کانت تتم الصلوۃ فی السفر والعمل علی ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وھو قول الشافعی واحمد واسحاق الا ان الشافعی یقول التقصیر رخصۃ لہ فی السفر فان اتم الصلوۃ اجزأ عنہ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا علی ابن زید بن جدعان عن ابی نضرۃ قال سئل عمران بن حصین عن صلوۃ المسافر فقال حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین وحججت مع ابی بکر فصلی رکعتین ومع عمر فصلی رکعتین ومع عثمان ست سنین من خلافتہ او ثمان سنین فصلی رکعتین **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن المنکدر وابراھیم بن میسرۃ انھما سمعا انس بن مالک قال صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ العصر رکعتین ھذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا ھشیم عن منصور بن زاذان عن ابن سیرین عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المدینۃ الی مکۃ لا یخاف الا رب العلمین فصلی رکعتین **قال** ابو عیسی ھذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی کم تقصر الصلوۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا یحیی بن ابی اسحاق الحضرمی نا انس بن مالک قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصلی رکعتین قال قلت لانس کم اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا وفی الباب عن ابن عباس وجابر **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اقام فی بعض اسفارہ تسع عشرۃ یصلی رکعتین قال ابن عباس فنحن اذا اقمنا ما بیننا وبین تسع عشرۃ صلینا رکعتین وان زدنا علی ذلک اتممنا الصلوۃ

ہے اُسنے ابن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہی عطیہ عوفی سے بواسطہ ابن عمر کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور بعد اسکے نفل پڑھتے تھے۔ اور صحیح ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر سفر میں قصر کرتے تھے اور حضرت عثمان بھی ابتدا زمانہ اپنی خلافت سے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے۔ اور مروی ہی حضرت عائشہ رض سے کہ وہ سفر میں نماز پوری پڑھتی تھیں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُسکے اصحاب سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مگر یہ کہ امام شافعی کہتے ہیں قصر کرنا سفر میں رخصت ہی پس اگر نماز پوری پڑھے تو اُس سے کافی ہو جاتی ہی **حدیث** کی ہے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید بن جدعان نے ابی نضرہ سے کہا اُسنے عمران بن حصین مسافر کی نماز کی بابت سوال کیے گئے پس کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا پس آپنے دو رکعتین پڑھیں اور میں نے حضرت ابو بکر رض کے ساتھ حج کیا سو اُنہوں نے بھی دو رکعتین پڑھیں۔ اور حضرت عمر رض کے ساتھ بھی حج کیا پس انہوں نے بھی دو رکعتین پڑھیں۔ اور حضرت عثمان رض کے ساتھ چھ یا آٹھ سال اُنکی خلافت سے حج کیا پس انہوں نے بھی دو رکعتین پڑھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے یہ کہ اُنہوں نے سُنا انس بن مالک سے کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعتین پڑھیں۔ اور ذی الحلیفہ میں عصر دو رکعتین پڑھیں یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے منصور بن زاذان سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے سوائے پروردگار عالمین کے کسی کا خوف نکرتے تھے پس آپنے دو رکعتین پڑھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ کتنے روز نماز قصر کیجائے **حدیث** کی ہے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی اسحٰق حضرمی نے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے پس آپنے دو رکعتین پڑھیں کہا یحییٰ نے میں نے انس سے کہا کہ کسی قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اقامت فرمائی کہا اُسنے دس دن۔ اور اس باب میں روایت ہی ابن عباس اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہی اور مروی ہی بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت نے بعض سفروں میں اُنیس روز قیام کیا اسحالت میں کہ دو رکعتین پڑھتے تھے کہا ابن عباس نے پس اگر ہم اُنیس روز کے درمیان اقامت کرینگے تو دو رکعتین پڑھینگے اور اگر اس سے زیادتی کرینگے تو نماز پوری پڑھینگے

سلہ یعنی ہمنے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتین پڑھیں پھر ہم سفر کو چلے جب ذی الحلیفہ میں پہنچے جو مدینہ سے تقریباً تین چار میل ہی تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا وہاں عصر کی نماز دو رکعت قصر کرکے پڑھی۔ اور سفر میں سنت پڑھنی منع نہیں پڑھے تو جائز ہے نہ پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ اور عبد اللہ بن عمر نے جو سنتین پڑھنے والوں کو منع کیا ہی وہ شاید اسلیے منع کیا ہی کہ انکو موکدہ نہ تصور کریں اور ضرور جانکر نہ پڑھیں بلکہ مطلق نوافل تو کچھ منع نہیں جیسا کہ خود عبد اللہ بن عمر سے مروی ہی کہ آنحضرت سفر میں سنتین پڑھتے تھے اس باب سے مولف کی یہ غرض ہی کہ نماز رباعی کو سفر میں قصر کرنا ہی چاہیے

سلہ یہ کلام راوی نے اسلیے ذکر کیا ہے کہ نماز کا قصر کرنا خوف کے واسطے نہیں بلکہ سفر کے واسطے خاص حکم علیحدہ ہے ۱۲

وروی عن علی انه قال من اقام عشرة ایام اتم الصلوة وروی عن ابن عمر انه قال من اقام خمسة عشر یوما اتم الصلوة وروی عنه ثنتی عشرة وروی عن سعید بن المسیب انه قال اذا اقام اربعا صلی اربعا وروی ذلك عنه قتادة وعطاء الخراسانی وروی عنه داود بن ابی هند خلاف هذا واختلف اهل العلم بعد فی ذلك فاما سفیان الثوری واهل الکوفة فذهبوا الی توقیت خمس عشرة وقالوا اذا اجمع علی اقامة خمس عشرة اتم الصلوة وقال الاوزاعی اذا اجمع علی اقامة ثنتی عشرة اتم الصلوة وقال مالك والشافعی واحمد اذا اجمع علی اقامة اربع اتم الصلوة واما اسحاق فرای اقوی المذاهب فیه حدیث ابن عباس قال لانه روی عن النبی صلی الله علیه وسلم ثم تاوله بعد النبی صلی الله علیه وسلم اذا اجمع علی اقامة تسع عشرة اتم الصلوة ثم اجمع اهل العلم علی ان للمسافر ان یقصر ما لم یجمع اقامة وان اتی علیه سنون **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن عاصم الاحول عن عکرمة عن ابن عباس قال سافر رسول الله صلی الله علیه وسلم سفرا فصلی تسعة عشر یوما رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی فیما بیننا وبین تسع عشرة رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذلك صلینا اربعا **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب صحیح

باب ماجاء فی التطوع فی السفر **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن صفوان بن سلیم عن ابی بسرة الغفاری عن البراء بن عازب قال صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمانیة عشر سفرا فما رایته ترك الرکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظهر وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث البراء حدیث غریب قال وسالت محمدا عنه فلم یعرفه الا من حدیث اللیث بن سعد ولم یعرف اسم ابی بسرة الغفاری ورآه حسنا وروی عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یتطوع فی السفر قبل الصلوة ولا بعدها وروی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یتطوع فی السفر ثم اختلف اهل العلم بعد النبی صلی الله علیه وسلم فرای بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان یتطوع الرجل فی السفر وبه یقول احمد واسحاق ولم یر طائفة من اهل العلم ان یصلی قبلها ولا بعدها ومعنی من لم یتطوع فی السفر قبول الرخصة ومن تطوع فله فی ذلك فضل کثیر وهو قول اکثر اهل العلم یختارون التطوع فی السفر

اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے جو کوئی دس روز اقامت کرے تو نماز کو پوری کرے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ کہا اُسنے جو شخص کہ پندرہ دن اقامت کرے نماز کو پوری کرے اور بارہ دن بھی اُس سے مروی ہیں اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا اُسنے جب چار روز اقامت کرے تو چار رکعت پڑھے اور روایت کیا ہے یہ اُس سے قتادہ اور عطاء خراسانی نے۔ اور داؤد بن ابی ہند نے اسکے خلاف روایت کیا ہے اور اہل علم نے پیچھے اسکے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے۔ پس سفیان ثوری اور اہل کوفہ تو پندرہ دن کی طرف گئے ہیں اور کہا انہوں نے جب پندرہ روز اقامت پوری کرے تو نماز کو تمام کرے اور کہا اوزاعی نے جب بارہ دن پورے ٹھیرے تو نماز کو تمام کرے۔ اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے جب چار روز پورے ٹھیرے تو نماز کو تمام کرے۔ اور بہر حال اسحاق تو قوی تر مذہب اس مسئلہ میں حدیث ابن عباس کی جانتا ہے کہا اُسنے اسلیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے پھر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عباس نے اسپر عمل کرکے کہا ہے کہ جب اُنیس دن کے ٹھیرنے کا قصد کرے تو نماز کو تمام کرے پھر اہل علم نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ مسافر کے لیے جائز ہے کہ جبتک نیت اقامت نکرے قصر کرتا رہے اگرچہ اسپر کئی برس گذر جائیں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے عاصم الاحول سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا پس آپ اُنیس روز دو رکعت پڑھتے رہے کہا ابن عباس نے پس ہم بھی اُنیس روز سفر درمیان دو دو رکعتیں پڑھینگے پس اگر اس سے زیادہ اقامت کرینگے تو چار رکعتیں پڑھینگے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

باب سفر میں نفل پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے صفوان بن سلیم سے اُسنے ابی بسرہ غفاری سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں سو میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپنے دو رکعتوں کو وقت ڈھلنے آفتاب کے قبل ظہر کے چھوڑا ہو اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے کہا ترمذی نے میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو نہ پہچانا اُنہوں نے اس حدیث کو مگر طریق لیث بن سعد سے اور نام ابی بسرہ کا بھی اُسنے نہ پہچانا اور اسکو حسن جانا۔ اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور پیچھے نفل نہ پڑھتے تھے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سفر میں نفل پڑھتے تھے پھر اہل علم نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمیں اختلاف کیا ہے سو بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہے کہ آدمی سفر میں نفل پڑھے اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور ایک جماعت نے اہل علم سے نماز سے پہلے اور پیچھے نفل پڑھنے کو درست نہیں رکھا۔ اور مراد اس سے کہ جنہے سفر میں نفل نہیں پڑھی یہ ہیں کہ اُسنے رخصت کو قبول کر لیا اور جو کوئی نفل پڑھے تو اُسکے واسطے بہت ثواب ہے اور یہ قول اکثر اہل علم کا ہے کہ سفر میں نفل پڑھنے کو پسند کرتے ہیں

حدثنا علی بن حجر نا حفص بن غیاث عن حجاج عن عطیة عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فی السفر رکعتین وبعدھا رکعتین **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن وقد رواہ ابن ابی لیلی عن عطیة ونافع عن ابن عمر **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی نا علی بن ھاشم عن ابن ابی لیلی عن عطیة ونافع عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر والسفر فصلیت معہ فی الحضر الظہر اربعا وبعدھا رکعتین وصلیت معہ فی السفر الظہر رکعتین وبعدھا رکعتین والعصر رکعتین ولم یصل بعدھا شیئا والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلث رکعات لا ینقص فی حضر ولا سفر وھی وتر النہار وبعدھا رکعتین **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن سمعت محمدا یقول ما روی ابن ابی لیلی حدیثا اعجب الی من ھذا **باب** ما جاء فی الجمع بین الصلوتین **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوة تبوک اذا ارتحل قبل زیغ الشمس اخر الظہر الی ان یجمعھا الی العصر فیصلیھما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظہر وصلی الظہر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیھا مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاھا مع المغرب وفی الباب عن علی وابن عمر وانس وعبد اللہ بن عمرو وعائشة وابن عباس واسامة بن زید وجابر **قال** ابو عیسی وروی علی بن المدینی عن احمد بن حنبل عن قتیبة ھذا الحدیث وحدیث معاذ حدیث حسن غریب تفرد بہ قتیبة لا نعرف احدا رواہ عن اللیث غیرہ وحدیث اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ حدیث غریب والمعروف عند اھل العلم حدیث معاذ من حدیث ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع فی غزوة تبوک بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء رواہ قرة بن خالد وسفیان الثوری ومالک وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی وبھذا الحدیث یقول الشافعی واحمد واسحاق یقولان لا باس ان یجمع بین الصلوتین فی السفر فی وقت احدھما

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے حجاج سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز دو رکعت پڑہی اور بعد اُسکے دو رکعتین پڑہین کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو ابن ابی لیلےٰ نے عطیہ اور نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے محمد ابن عبید محاربی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ہاشم نے ابن ابی لیلےٰ سے اُسنے عطیہ اور نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا اُسنے میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر اور سفر مین نماز پڑہی ہے سو میںنے آپ کی ساتھ حضر مین ظہر کی چار رکعتین پڑہی ہین اور بعد اُسکے دو۔ اور آپ کے ساتھ سفر مین ظہر کی دو رکعتین پڑہی ہین اور بعد اُسکے دو اور عصر کی دو رکعتین۔ اور بعد اُسکے آپ نے کوئی نماز نہین پڑہی اور مغرب حضر اور سفر مین برابر ہے تین رکعات۔ حضر اور سفر مین کم نہین ہوتی اور یہ وتر دن کی ہے اور بعد اُسکے دو رکعتیں پڑہی ہین۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے میںنے محمد سے سُنا ہے کہتا میرے نزدیک ابن ابی لیلےٰ نے اس حدیث سے کوئی حدیث عمدہ روایت نہین کی **باب** درمیان دو نمازون کے جمع کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک مین تھے۔ جب آفتاب ڈہلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو موخر کرتے یہان تک کہ اُسکو عصر تک موخر کرتے پہر اُن دونو کو جمع کرکے پڑہتے۔ اور جب بعد ڈہلنے آفتاب کے کوچ کرتے تو عصر کو ظہر کی جلدی ہی کرتے اور ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑہتے پہر سیر کرتے۔ اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو موخر کرتے یہان تک کہ اُسکو عشا کے ساتھ پڑہتے اور جب بعد مغرب کے کوچ کرتے تو عشا کی جلدی ہی کرتے اور اُسکو مغرب کے ساتھ پڑہتے اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی رضؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور اسامہ بن زید اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کی ہے یہ حدیث علی بن مدینی نے احمد بن حنبل سے اُسنے قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن غریب ہے قتیبہ اس سے منفرد ہوا ہے ہم نہین جانتے کہ سوائے اُسکے اور کسی نے لیث سے روایت کی ہو اور حدیث لیث کی جو یزید بن ابی حبیب سے ہے اُسنے روایت کی ہے ابی الطفیل سے اُسنے معاذ سے غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے جو طریق ابی الزبیر سے بواسطہ ابی الطفیل کے معاذ سے ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک مین ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا۔ روایت کیا اسکو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی اور لوگون نے ابی الزبیر مکی سے اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ سفر مین دو نمازون کو ایک وقت مین جمع کرنے مین کچھ خوف نہین

حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه استغيث على بعض اهله فجدّ به السير واخّر المغرب
حتّٰى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جدّ به السّير **قال**
ابو عيسٰى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى صلوٰة الاستسقاء **حدثنا** يحيى بن موسٰى نا عبد الرزاق نا معمر
عن الزهرى عن عبّاد بن تميم عن عمّه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقى فصلّى بهم ركعتين جهر
بالقراءة فيهما وحوّل رداءه ورفع يديه واستسقى واستقبل القبلة وفى الباب عن ابن عبّاس وابى هريرة وانس وابى اللحم
قال ابو عيسٰى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول الشافعى واحمد واسحٰق وا
عم عباد بن تميم هو عبد الله بن زيد بن عاصم المازنى **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال عن
يزيد بن عبد الله عن عمير مولى ابى اللحم عن ابى اللحم انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم عند احجار الزيت يستسقى وهو مقنع
بكفيه يدعو **قال** ابو عيسٰى كذا قال قتيبة فى هذا الحديث عن ابى اللحم ولا نعرف له عن النبى صلى الله عليه وسلم الا هذا الحديث الواحد
وعمير مولى ابى اللحم قد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم احاديث وله صحبة **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسماعيل عن هشام بن اسحٰق
وهو ابن عبد الله بن كنانة عن ابيه قال ارسلنى الوليد بن عقبة وهو امير المدينة الى ابن عباس اسأله عن استسقاء رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاتيته فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج متبذّلا متواضعا متضرّعا حتّٰى اتى المصلّى فلم يخطب خطبتكم
هذه ولكن لم يزل فى الدعاء والتضرع والتكبير وصلّى ركعتين كما كان يصلّى فى العيد **قال** ابو عيسٰى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن هشام بن اسحاق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه فذكر نحوه وزاد فيه متخشّعا **قال** ابو عيسٰى
هذا حديث حسن صحيح وهو قول الشافعى قال يصلى صلوٰة الاستسقاء نحو صلوٰة العيدين يكبر

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ وہ اپنی ایک بیوی کے لیے اعانت
طلب کیا گیا تو اُسنے سیر مین کوشش کی اور مغرب کو موخر کیا یہانتک کہ سرخی غائب ہو گئی پھر سواری سے اُترا اور دو نمازون کو جمع کیا
پھر عبد اللہ بن عمر نے لوگون کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے جب کہ اُنکو سیر مین جلدی ہوتی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن
صحیح ہے **باب** نماز استسقا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُنھون نے
عباد بن تمیم سے اُسنے اپنے چچا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ نماز استسقا پڑھنے کے لیے نکلے سو آپنے اُنکو دو رکعتین پڑھائین اُن دونون
مین قرأت اونچی پڑھی اور اپنی چادر کو پھیرا۔ اور ہاتھونکو بلند کیا اور مینھ طلب کیا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ
اور انس اور ابی اللحم سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے۔ اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور
اسحاق۔ اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے لیث سے اُسنے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے
اُسنے یزید بن عبد اللہ سے اُسنے عمیر سے جو ابی اللحم کا غلام ہے اُسنے ابی اللحم سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت (نام جگہ کا ہے مدینہ کے قریب)
کے پاس دیکھا اسی حالت مین کہ ہاتھون مبارک کو کھڑا کرکے دعا مانگ رہے تھے کہا ابو عیسی نے ایسا ہی کہا قتیبہ نے اس حدیث مین یہ روایت ہے ابی اللحم
سے اور سوا اس حدیث ایک کے کوئی اور حدیث اسکی آنحضرت سے معروف نہین۔ اور عمیر جو ابی اللحم کا غلام ہے اُسنے کئی حدیثین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہین اور اسکی آنحضرت سے صحبت ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے ہشام بن اسحاق سے اور یہ عبد اللہ بن کنانہ کا
بیٹا ہے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مجھے ولید بن عقبہ نے جو مدینہ کا حاکم تھا ابن عباس کیطرف بھیجا کہ اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال پوچھو (سو مینے
اُس سے ملاقات کی (اور پوچھا) پس کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جریدہ حالت مین تواضع اور عاجزی کرتے ہوے نکلے تا کہ مصلے پاس آئے اور تمہارے
اس خطبہ کیطرح خطبہ نہین پڑھا لیکن بہت دیر تک دعا اور عاجزی اور تکبیر مین رہے اور دو رکعتین پڑھین جیسا کہ عید کے لیے پڑھتے تھے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن
صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث بیان کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے اُسنے اپنے باپ سے پس ذکر
کیا اُسنے مثل اسکی اور متخشعا کا لفظ زیادہ ذکر کیا یعنی خشوع کرتے ہوے نکلے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی ہے قول شافعی کا کہ نماز استسقا کی نماز عیدین کیطرح پڑھے

---

[1] عبید اللہ بن عمر کی بیوی صفیہ بیمار تھی اُنکو بیوی کی خبر راستہ مین پہونچی تو اُنسے راہ مین سیر مین جلدی کی اور دو نمازونکو جمع کرکے پڑھا جیسا کہ متن مین مذکور ہے ۱۲ لمعات شرح مین

فی الرکعۃ الاولی سبعا و فی الثانیۃ خمسا واحتج بحدیث ابن عباس **قال** ابو عیسٰی وروی عن مالک بن انس انہ قال لا یکبر فی صلوٰۃ الاستسقاء کما یکبر فی صلوٰۃ العیدین

باب فی صلوٰۃ الکسوف

حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد سجدتین والاخری مثلہا وفی الباب عن علی وعائشۃ وعبد اللہ بن عمرو والنعمان بن بشیر والمغیرۃ بن شعبۃ وابی مسعود وابی بکرۃ وسمرۃ وابن مسعود واسماء ابنۃ ابی بکر وابن عمر وقبیصۃ الهلالی وجابر بن عبد اللہ وابی موسی وعبد الرحمن بن سمرۃ وابی بن کعب **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف اربع رکعات فی اربع سجدات وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق قال واختلف اهل العلم فی القرأۃ فی صلوٰۃ الکسوف فرای بعض اهل العلم ان یسر بالقراءۃ فیها بالنهار ورای بعضهم ان یجهر بالقراءۃ فیها کنحو صلوٰۃ العیدین والجمعۃ وبہ یقول مالک واحمد واسحٰق یرون الجهر فیها قال الشافعی لا یجهر فیها وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلتا الروایتین صح عنہ انہ صلی اربع رکعات فی اربع سجدات وصح عنہ انہ صلی ست رکعات فی اربع سجدات وهذا عند اهل العلم جائز علی قدر الکسوف ان تطاول الکسوف فصلی ست رکعات فی اربع سجدات فهو جائز وان صلی اربع رکعات فی اربع سجدات واطال القراءۃ فهو جائز ویری اصحابنا ان یصلی صلوٰۃ الکسوف فی جماعۃ فی کسوف الشمس والقمر **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن عروۃ عن عائشۃ انها قالت خسف الشمس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس فاطال القراءۃ ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع راسہ فاطال القراءۃ وهی دون الاولی ثم رکع فاطال الرکوع وهو دون الاول ثم رفع راسہ فسجد ثم فعل ذلک فی الرکعۃ الثانیۃ

پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہو اور دوسری میں پانچ۔ اور دلیل پکڑی شافعی نے ساتھ حدیث ابن عباس کے کہا ابو عیسٰی نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہا آپ نے نماز استسقا میں تکبیر نہ کہے جیسا کہ عیدین کی نماز میں تکبیر کہتا ہے **باب** نماز کسوف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے گہن میں نماز پڑھی سو آپ نے قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر قرأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور دوسری رکعت مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور قبیصہ ہلالی اور جابر بن عبد اللہ اور ابی موسی اور عبد الرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھی آپ نے گہن میں چار رکوع چار سجدوں میں اور ساتھ اسکے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا ابو عیسٰی نے اور اہل علم نے نماز گہن کی قرأت میں اختلاف کیا ہے۔ سو بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ قرأت اسمیں دن میں آہستہ پڑھے اور بعض کا مذہب ہے کہ اسمیں قرأت پکار کر پڑھے مثل نماز عیدین اور جمعہ کے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور احمد اور اسحاق انکا مذہب اسمیں قرأت اونچی پڑھنے کا ہے۔ کہا شافعی نے قرأت اسمیں اونچی نہ پڑھے۔ اور نبی صلعم سے دونوں روایتیں ثابت ہیں ایک یہ ثابت ہے کہ آپ نے چار رکوع چار سجدوں میں کیے دوسرے یہ ثابت ہے کہ آپ نے چھ رکوع چار سجدوں میں کیے۔ اور یہ اہل علم کے نزدیک جائز ہے موافق قدر گہن کے اگر گہن دیر تک رہے اور چھ رکوع چار سجدوں میں کرے تو جائز ہے۔ اور اگر چار رکوع چار سجدوں میں کرے اور قرأت کو لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور ہمارے اصحاب کا یہ مذہب ہے کہ نماز گہن آفتاب اور چاند کی جماعت سے پڑھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب کو گہن لگا سو رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو نماز پڑھائی پس قرأت کو لمبی کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا۔ پھر سر مبارک کو اٹھایا اور قرأت کو لمبی کیا اور یہ قرأت پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا۔ اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر مبارک کو اٹھایا اور سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعتمیں بھی ایسا ہی کیا

۱؎ استسقا خشک سالی میں اللہ تعالی سے وجہ مخصوص پر جو شرع میں ثابت ہو مینہ مانگنے کو کہتے ہیں اور استسقا تین طرح پر آنحضرت سے مروی ہے ایک محض دعا یعنی اللہ تعالی سے طلب کرنی خواہ ہر حالت میں ہو دوسرے یہ کہ نماز کے بعد (خواہ نفلی ہو) دعا مانگنی تیسرے یہ کہ جنگل میں جا کر دو رکعتوں کے خطبہ پڑھ کے دعا مانگنی یہی مذہب ہے امام مالک اور ابو یوسف اور محمد کا۔ امام احمد سے خطبہ مروی نہیں بلکہ اسکی جگہ دعا اور استغفار پڑھنا چاہیے جمہور کے نزدیک جنگل میں جا کر نماز پڑھنی سنت ہے برخلاف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور متاخرین حنفیہ کا فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ یہ دو رکعت مشروع ہیں۔ زاد المعاد میں لکھا ہے کہ استسقا آنحضرت سے چھ طور پر ثابت ہے۔ والتوضیح فی فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری ١٢ منہ

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح وبهذا الحديث يقول الشافعي واحمد واسحاق يرون صلوٰة الكسوف اربع ركعات في اربع سجدات قال الشافعي يقرأ في الركعة الاولى بام القرآن ونحوا من سورة البقرة سرًّا ان كان بالنهار ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قراءته ثم رفع راسه بتكبير وثبت قائما كما هو وقرأ ايضا بام القرآن ونحوا من آل عمران ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قرائته ثم رفع راسه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتين تامتين ويقيم في كل سجدة نحوا مما اقام في ركوعه ثم قام فقرأ بام القرآن ونحوا من سورة النساء ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قرائته ثم رفع راسه بتكبير وثبت قائما ثم قرأ نحوا من سورة المائدة ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قرائته ثم رفع فقال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتين ثم تشهد وسلم **باب** كيف القرأة في الكسوف **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن الاسود بن قيس عن ثعلبة بن عباد عن سمرة بن جندب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في كسوف لا نسمع له صوتا وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسىٰ حديث سمرة بن جندب حديث حسن صحيح غريب وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وهو قول الشافعي **حدثنا** ابو بكر محمد بن ابان نا ابراهيم بن صدقة عن سفيان بن حسين عن الزهري عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلوٰة الكسوف وجهر بالقرأة فيها **قال** ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح وروى ابو اسحاق الفزاري عن سفيان بن حسين نحوه وبهذا الحديث يقول مالك واحمد واسحاق **باب** ما جاء في صلوٰة الخوف **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلوٰة الخوف باحدى الطائفتين ركعة والطائفة الاخرى مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا في مقام اولئك وجاء اولئك فصلى بهم ركعة اخرى ثم سلم عليهم فقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وفي الباب عن جابر وحذيفة وزيد بن ثابت وابن عباس وابي هريرة وابن مسعود وسهل بن ابي حثمة وابن عياش الزرقي واسمه زيد بن صامت وابي بكرة **قال** ابو عيسىٰ وقد ذهب مالك بن انس في صلوٰة الخوف الى حديث سهل بن ابي حثمة وهو قول الشافعي وقال احمد قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی حدیث کے کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نماز گہن کی چار رکوع میں چار سجدوں میں۔ کہا شافعی نے پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ بقر آہستہ پڑھے اگر دن ہو۔ پھر اسی قرأت کی برابر رکوع لمبا کرے پھر سر کو تکبیر کے ساتھ اٹھائے اور کھڑا ہو کر ٹھہرا رہے جیسا کہ ہے اور پھر الحمد اور سورۂ آل عمران پڑھے پھر اسی قرأت کی برابر رکوع لمبا کرے پھر سر کو اٹھاتے پھر کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ پھر پورے دو سجدے کرے اور ہر ایک سجدہ میں اتنا ٹھہرے جتنا کہ رکوع میں ٹھہرا ہے پھر کھڑا ہو اور الحمد اور سورۂ نساء پڑھے پھر اسی قرأت کی برابر رکوع لمبا کرے۔ پھر سر کو تکبیر کے ساتھ اٹھائے اور کھڑا ہو کر ٹھہرا رہے پھر سورۂ مائدہ پڑھے۔ پھر اسی قرأت کی برابر رکوع لمبا کرے پھر سر اٹھائے اور کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پھر دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرے **باب** گہن میں قرأت کس طرح ہی **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسود بن قیس سے اسنے ثعلبہ بن عباد سے اسنے سمرہ بن جندب سے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن صحیح غریب ہے اور بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ اور یہ قول شافعی کا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے کہا۔ حدیث کی ہم سے ابراہیم بن صدقہ نے سفیان بن حسین سے اسنے زہری سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھی اور اس میں قرأت اونچی پڑھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے مثل اسکے اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے مالک اور احمد اسحاق **باب** نماز خوف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اسنے سالم سے اسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی ساتھ ایک دونوں گروہوں کے ایک رکعت پڑھی اور گروہ دوسرا سامنے دشمن کے تھا پھر وہ لوگ پھر گئے اور ان لوگوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور وہ لوگ آئے۔ پس آپ نے انکے ساتھ دوسری رکعت پڑھی۔ پھر آپ نے انپر سلام پھیرا پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت کو پوری کیا اور وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت کو پوری کیا اور اس باب میں روایت ہے جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی اور نام اسکا زید بن صامت ہے اور ابی بکرہ رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مالک بن انس نماز خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کیطرف گیا ہے اور یہی کہا شافعی نے اور کہا احمد نے نماز خوف کئی نبی صلعم سے کئی طرح مروی ہے

صلوٰۃ الخوف علی اوجہ وما اعلم فی ہذا الباب الا حدیثا صحیحا واختار حدیث سھل بن ابی حثمۃ وھکذا قال اسحٰق بن ابراہیم قال ثبتت الروایات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الخوف ورای ان کل ماروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الخوف فہو جائزۃ وھذا علی قدر الخوف قال اسحٰق ولسنا نختار حدیث سھل بن ابی حثمۃ علی غیرہ من الروایات وحدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواہ موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان نا یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات بن جبیر عن سھل بن ابی حثمۃ انہ قال فی صلوٰۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ وتقوم طائفۃ منھم معہ وطائفۃ من قبل العدو وجوھھم الی العدو فیرکع بھم رکعۃ ویرکعون لانفسھم رکعۃ ویسجدون لانفسھم سجدتین فی مکانھم ثم یذھبون الی مقام اولئک ویجیٔ اولئک فیرکع بھم رکعۃ ویسجد بھم سجدتین فھی لہ ثنتان ولھم واحدۃ ثم یرکعون رکعۃ ویسجدون سجدتین قال محمد بن بشار فسالت یحیی بن سعید عن ھذا الحدیث فحدثنی عن شعبۃ عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن صالح بن خوات عن سھل بن ابی حثمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری وقال لی اکتبہ الی جنبہ ولست احفظ الحدیث ولکنہ مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری **قال** ابو عیسی وھذا حدیث حسن صحیح لم یرفعہ یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد وھکذا رواہ اصحاب یحیی بن سعید الانصاری موقوفا ورفعہ شعبۃ عن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد وروی مالک بن انس عن یزید بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فذکر نحوہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وبہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحاق وروی عن غیر واحد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باحدی الطائفتین رکعۃ رکعۃ فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان ولھم رکعۃ رکعۃ **باب** ما جاء فی سجود القرآن **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد اللہ بن وھب عن عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی ھلال عن عمر الدمشقی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سجدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرۃ سجدۃ منھا التی فی النجم وفی الباب عن علی وابن عباس وابی ھریرۃ وابن مسعود وزید بن ثابت

اور مین اس باب مین تمام حدیثون کو صحیح ہی جانتا ہون اور مین حدیث سہل بن ابی حثمہ کی اختیار کرتا ہون اور ایسا ہی کہا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہا اُنہنے ہم ہی نبی صلعم سے نماز خوف کی بارہ مین کئی روایات ثابت کرتے ہین اور کہا اُسنے اور جو روایت کہ نبی صلعم سے نماز خوف مین مروی ہے سو وہ جائز ہے اور یہ خوف کے اندازے پر ہے کہا اسحاق نے ہم سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور روایتون پر اختیار نہین کرتے۔ اور حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور روایت کیا اُسکو موسی بن عقبہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے یحیی بن سعید قطان سے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے اُسنے صالح بن خوات بن جبیر سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے یہ کہ کہا اُسنے نماز خوف مین امام قبلہ کے سامنے کھڑا ہو اور ایک جماعت اُنمین سے اُسکے ساتھ کھڑی ہو۔ اور ایک جماعت سامنے دشمن کے منھ اُنکے دشمن کی طرف ہون پس امام اُنکے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور بذات خود ایک رکوع اور دو سجدے اسی مکان مین کر لین پھر اُنکی جگہ چلی جاوین اور وہ جماعت آوے پس امام انکے ساتھ ایک رکوع کرے اور دو سجدے سو وہ نماز امام کے واسطے دو رکعت ہو جاویگی اور انکے لیے ایک رکعت پھر وہ لوگ ایک رکوع اور دو سجدے کر لین کہا محمد بن بشار نے مینے یحیی بن سعید سے اس حدیث کی بابت سوال کیا پس اُسنے مجھے شعبہ سے روایت کی اُسنے عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے صالح بن خوات سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری کے اور مجھے اُسنے کہا اسکو اُسکے کنارہ لکھدے اور مین اس حدیث کو یاد نہین رکھتا۔ لیکن وہ حدیث مثل یحیی بن سعید الانصاری کے ہے کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسکو یحیی بن سعید الانصاری نے قاسم بن محمد سے مرفوع نہین کیا۔ اور ایسا ہی یحیی بن سعید انصاری کے ساتھیون نے اسکو موقوف روایت کیا ہے۔ اور مرفوع کیا ہے اسکو شعبہ نے عبد الرحمن بن قاسم بن محمد سے اور روایت کی ہے مالک بن انس نے یزید بن رومان سے اُنہنے صالح بن خوات سے اُسنے اُس شخص سے کہ جسنے نبی صلعم کے ساتھ نماز خوف کی پڑھی ہے پس اُسنے اُسکے مثل ذکر کیا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کئی ایک سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے ساتھ ایک کے دونون گروہون سے ایک ایک رکعت پڑھی پس وہ نماز نبی صلعم کے لیے دو رکعت ہو گئی اور انکے لیے ایک ایک رکعت **باب** سجود قرآن کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے عمر دمشقی سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کیے ہین ایک انمین سے وہ ہے جو سورۂ نجم مین ہے اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت

وعمرو بن العاص قال ابو عيسى حديث ابى الدرداء حديث غريب لا نعرفه الا من حديث سعيد بن ابى هلال عن عمر الدمشقى حدثنا عبد الله
بن عبد الرحمن نا عبد الله بن صالح نا الليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال عن عمر وهو ابن حيان الدمشقى قال سمعت مخبرا يخبرنى عن ام الدرداء عن ابى الدرداء
قال سجدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم احدى عشرة سجدة منها التى فى النجم وهذا اصح من حديث سفيان بن وكيع عن عبد الله
بن وهب **باب** فى خروج النساء الى المساجد **حدثنا** نصر بن على نا عيسى بن يونس عن الاعمش عن مجاهد قال كنا عند ابن عمر
فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذنوا للنساء بالليل الى المساجد فقال ابنه والله لا ناذن لهن يتخذنه دغلا فقال فعل الله
بك وفعل اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول لا ناذن وفى الباب عن ابى هريرة وزينب امراة عبد الله ابن مسعود وزيد بن مسعود
وزيد بن خالد **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** فى كراهية البزاق فى المسجد **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى
بن سعيد عن سفيان عن منصور عن ربعى بن حراش عن طارق بن عبد الله المحاربى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنت
فى الصلوة فلا تبزق عن يمينك ولكن خلفك او تلقاء شمالك او تحت قدمك اليسرى وفى الباب عن ابى سعيد وابن عمر وانس وابى هريرة
قال ابو عيسى حديث طارق حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وسمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول لم يكذب
ربعى بن حراش فى الاسلام كذبة وقال عبد الرحمن بن مهدى اثبت اهل الكوفة منصور بن المعتمر **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن
قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البزاق فى المسجد خطيئة وكفارتها دفنها **قال** ابو عيسى هذا حديث
حسن صحيح **باب** فى السجدة فى اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك الذى خلق **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا سفيان بن عيينة عن
ايوب بن موسى عن عطاء بن ميناء عن ابى هريرة قال سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى اقرأ باسم ربك واذا السماء انشقت
حدثنا قتيبة نا سفيان عن يحيى بن سعيد عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن ابى بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام

اور عمرو بن العاص سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سعید بن ابی ہلال سے جو راوی ہیں عمر دمشقی سے
حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے اُنہوں نے سعید بن ابی ہلال سے
اُنہوں نے عمر سے جو بیٹا حیان دمشقی کا ہے کہا اُسنے سُنا میں نے ایک مخبر سے جو خبر دیتا تھا ام الدرداء سے اُسنے روایت کی ابی الدرداء سے کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کیے ہیں ایک اُنمیں سے وہ ہے جو سورہ نجم میں ہے اور یہ صحیح ہے حدیث سفیان بن وکیع سے جو روایت کی اُنہوں نے عبداللہ بن وہب سے **باب**
مسجدوں کی طرف عورتوں کے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُنہوں نے مجاہد سے کہا اُنہوں نے تھے ہم ابن عمر
کے پاس تھے پس کہا اُنہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو رات میں مسجدوں کی طرف نکلنے کا اذن دو پس کہا اُسکے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی
ہم اُنکو اذن نہیں دینگے وہ تو ایک حیلہ پکڑ لینگی پس کہا عبداللہ نے اللہ تعالیٰ تجھے خوار کرے میں کہتا ہوں فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے ہم اذن[1]
نہیں دینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بیوی ہیں اور زید بن مسعود اور زید بن خالد سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے
باب مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے
ربعی بن حراش سے اُنہوں نے طارق بن عبداللہ محاربی سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نماز میں ہو تو اپنی داہنی طرف نہ تھوک لیکن اپنے
پیچھے یا بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر اور انس اور ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طارق کی
حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور سُنا میں نے جارود سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا ربعی بن حراش نے حالت اسلام میں کوئی جھوٹھ نہیں بولا اور کہا
عبد الرحمان بن مہدی نے اہل کوفہ سے قوی تر منصور بن معتمر ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کرنا اُسکا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اذا السماء انشقت اور
اقرأ باسم ربک الذی خلق کے سجدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ سے اُنہوں نے عطاء بن میناء سے
اُنہوں نے ابو ہریرہ سے کہا اُنہوں نے سجدہ کیا ہمنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرأ باسم ربک اور اذا السماء انشقت میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے
سفیان نے اُنہوں نے یحییٰ بن ابی سعید سے اُنہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُنہوں نے عمر بن عبد العزیز سے اُنہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمان بن حارث بن ہشام سے

[1] یعنی میں آنحضرت کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اپنی رائے سے اسکا مقابلہ کرتا ہے عورتوں کا مسجد کی طرف نماز کے واسطے آنا جائز ہے مگر بشرطیکہ فساد سے امن ہو جیسا کہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ہے کہ اگر آنحضرت اسوقت کا حال دیکھتے کہ عورتوں نے جو کچھ بدعات نکالے ہیں تو انکو مسجد کی طرف آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی ہیں ۱۲

عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم مثله وفی الحديث اربعة من التابعين بعضهم عن بعض **قال** ابو عيسی حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم يرون السجود فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك **باب** ما جاء فی السجدة فی النجم **حدثنا** هارون بن عبد الله البزاز نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال سجد رسول الله صلی الله عليه وسلم فيها يعنی النجم والمسلمون والمشركون والجن والانس وفی الباب عن ابن مسعود وابی هريرة **قال** ابو عيسی حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم يرون السجود فی سورة النجم وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم ليس فی المفصل سجدة وهو قول مالك بن انس والقول الاول اصح وبه يقول الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء من لم يسجد فيه **حدثنا** يحيی بن موسی نا وكيع عن ابن ابی ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن عطاء بن يسار عن زيد بن ثابت قال قرأت علی رسول الله صلی الله عليه وسلم النجم فلم يسجد فيها **قال** ابو عيسی حديث زيد بن ثابت حديث حسن صحيح وتاول بعض اهل العلم هذا الحديث فقال انما ترك النبی صلی الله عليه وسلم السجود لان زيد بن ثابت حين قرأ فلم يسجد لم يسجد النبی صلی الله عليه وسلم وقالوا السجدة واجبة علی من سمعها ولم يرخصوا فی تركها وقالوا ان سمع الرجل وهو علی غير وضوء فاذا توضأ سجد وهو قول سفيان واهل الكوفة وبه يقول اسحاق وقال بعض اهل العلم انما السجدة علی من اراد ان يسجد فيها والتمس فضلها ورخصوا فی تركها قالوا ان اراد ذلك واحتجوا بالحديث المرفوع حديث زيد بن ثابت قال قرأت علی النبی صلی الله عليه وسلم النجم فلم يسجد فقالوا لو كانت السجدة واجبة لم يترك النبی صلی الله عليه وسلم زيدا حتی كان يسجد ويسجد النبی صلی الله عليه وسلم واحتجوا بحديث عمر انه قرأ سجدة علی المنبر فنزل فسجد ثم قرأها فی الجمعة الثانية فتهيأ الناس للسجود فقال انها لم تكتب علينا الا ان نشاء فلم يسجد ولم يسجدوا وذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول الشافعی واحمد

اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اِس حدیث میں چار تابعی ہیں بعض بعض سے روایت کرتے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اِسیر ہے کہ سورۃ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں سجدہ ہے **باب** سورۂ نجم کے سجدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے ابی ایوب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسمیں (یعنی نجم میں) اور مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے۔ اور اِس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابوہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اِسیر ہے کہ سورۂ نجم میں سجدہ ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور یہ قول مالک بن انس کا ہے اور پہلا قول صحیح ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رضی اللہ عنہم اجمعین **باب** جسنے اسمیں سجدہ نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے یحییٰ ابن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابن ابی ذئب سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے زید بن ثابت سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم پڑھی پس آپ نے اُسمیں سجدہ نہ کیا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ تو اسلیے ترک کیا ہے کہ زید بن ثابت نے جبکہ پڑھا تھا تو سجدہ نہیں کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہیں کیا اور کہا انہوں نے سجدہ واجب ہے اُسپر جو اُسکو سُنے اور اُسکے ترک کرنے میں انہوں نے رخصت نہیں دی اور کہا انہوں نے اگر آدمی اسحالت میں سُنے کہ بے وضو ہو تو جسوقت وضو کرے سجدہ کرے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتا ہے اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے سجدہ اُسی شخص پر ہے جو سجدہ کرنے کا ارادہ کرے اور اُسکی فضیلت کو چاہے اور انہوں نے اُسکے ترک کرنے میں رخصت دی ہے کہا انہوں نے اگر اُسکی مرضی ہو تو سجدہ کرے) اور دلیل حدیث مرفوع زید بن ثابت کی ہے کہا انہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے اسمیں سجدہ نہ کیا پس کہا انہوں نے اگر سجدہ واجب ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی زید کو نہ چھوڑتے تاکہ وہ سجدہ کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سجدہ کرتے اور نیز دلیل انکی حدیث حضرت عمر رض کی ہے کہ انہوں نے منبر پر آیت سجدہ پڑھی پس اُسمیں سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ میں بھی اسکو پڑھا اور لوگ سجدہ کرنے کے ملنے تیار ہوئے پس فرمایا آپنے یہ سجدہ ہمپر واجب نہیں کیا گیا مگر کہ ہماری مرضی ہو۔ پس انہوں نے سجدہ نہ کیا۔ اور اہل علم اسکی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا

[1] غرض انکی یہ ہے کہ قاری بمنزلہ امام کے سامع کے لیے ہوتا ہے پس اگر قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی سجدہ نہیں ہوتا اور بعض لوگوں نے جواب دیا ہے کہ سجدہ متصل پڑھنے کے ساتھ ہی واجب نہیں ہوتا تھا ہو کہ آنحضرت نے کسی اور وقت میں کرلیا ہو یا قرات اُسنے مکروہ وقت میں پڑھی ہو یا اسواسطے اسوقت نہ کیا ہو کہ معلوم ہوجائے کہ جلدی بجالانا اسکا واجب نہیں و لہذا سکا یہ ہے کہ احکام شرعی احتمالات سے ثابت نہیں ہوتے

باب ما جاء فی السجدة فی ص **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یسجد فی ص قال ابن عباس ولیست من عزائم السجود **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح واختلف اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی هذا فرای بعض اهل العلم ان یسجد فیها وهو قول سفیان وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق وقال بعضهم انها توبة نبی ولم یروا السجود فیها **باب** فی السجدة فی الحج **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قلت یا رسول الله فضلت سورة الحج بان فیها سجدتین قال نعم ومن لم یسجدهما فلا یقرأهما **قال** ابو عیسی هذا حدیث لیس اسناده بالقوی واختلف اهل العلم فی هذا فروی عن عمر بن الخطاب وابن عمر انهما قالا فضلت سورة الحج بان فیها سجدتین وبه یقول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق ورای بعضهم فیها سجدة وهو قول سفیان الثوری ومالک واهل الکوفة **باب** ما جاء ما یقول فی سجود القرآن **حدثنا** قتیبة نا محمد بن یزید بن خنیس نا الحسن بن محمد بن عبید الله بن ابی یزید قال قال لی ابن جریج یا حسن اخبرنی عبید الله بن ابی یزید عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی رایتنی اللیلة وانا نائم کانی اصلی خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودی فسمعتها وهی تقول اللهم اکتب لی بها عندک اجرا وضع عنی بها وزرا واجعلها لی عندک ذخرا وتقبلها منی کما تقبلتها من عبدک داود قال الحسن قال لی ابن جریج قال لی جدک قال ابن عباس فقرأ النبی صلی الله علیه وسلم سجدة ثم سجد فقال ابن عباس فسمعته وهو یقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة وفی الباب عن ابی سعید **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب من حدیث ابن عباس لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی العالیة عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجهی للذی خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح

باب سورۂ ص کے سجدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سورۂ ص میں سجدہ کرتے تھے۔ کہا ابن عباس نے اور یہ موکدہ سجدوں سے نہیں ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسمیں اختلاف کیا ہے پس بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ اسمیں سجدہ کرے اور یہ قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے یہ ایک نبی کی توبہ ہے اور انہوں نے اسمیں سجدہ نہیں دیکھا۔ **باب** سورۂ حج کے سجدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے مشرح بن ہاعان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ یہ سورۂ حج اسلیے فضیلت دیگئی ہے کہ اسمیں دو سجدہ ہیں فرمایا آپ نے ہاں۔ اور جو شخص ان دونو کو بجا نہ لاوے تو چاہیے کہ انکو پڑھے ہی نہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ایسی ہے کہ سند اسکی قوی نہیں۔ اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے پس عمر بن الخطاب اور ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سورۂ حج اسلیے فضیلت دیگئی ہے کہ اسمیں دو سجدے ہیں۔ اور یہی کہتا ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور بعض نے گمان کیا ہے کہ اسمیں ایک سجدہ ہے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا ہے **باب** اس بیان میں کہ قرآن کے سجدہ میں کیا پڑھے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید بن خنیس نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا انہوں نے مجھ سے ابن جریج نے کہا اے حسن مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے ابن عباس سے خبر دی ہے کہ کہا انہوں نے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہا اسنے یا رسول اللہ میں نے آج رات میں دیکھا ہے اس حالت میں کہ سوتا تھا گویا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں پس میں نے سجدہ کیا سو درخت نے بھی میرے سجدہ کرنیکے واسطے سجدہ کیا پس میں نے سنا کہ وہ یہ کہتا تھا اللہم اکتب لی الخ اے اللہ میرے لیے بسبب اس سجدہ کے اپنے پاس ثواب لکھ اور بسبب اسکے مجھ سے گناہ دور کر اور اسکو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور مجھ سے اسکو قبول کر جیسا کہ تونے بندے اپنے داؤد سے قبول کیا ہے کہا حسن نے مجھ سے ابن جریج نے کہا کہ تیرے دادے نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ ابن عباس نے کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا پھر کہا ابن عباس نے سنا میں نے آنحضرت سے کہ وہ کہتے تھے مثل اسکے کہ خبر دی تھی مرد نے قول درخت سے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث جو ابن عباس سے ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد حذاء نے ابی العالیہ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن کے سجدہ میں کہتے تھے سجد وجہی للذی الخ سجدہ کیا ہے میرے منہ نے اس ذات کیواسطے جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکو کان اور آنکھ کو پھاڑا ساتھ مدد اور قوت اپنی کے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف جیسا کہ نسائی کی روایت میں ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی ص وقال سجدها داود علیہ السلام توبة ونسجدها شکرا یعنی حضرت داؤد نے یہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور ہم شکر کے واسطے کرتے ہیں غرض اس سے یہ ہے کہ یہ سجدہ حضرت داؤد نے اپنی توبہ کے واسطے کیا تھا پس موکدہ نہیں ہے جو قرآن کے متعلق ہو ۱۲

باب ما ذكر فى من فاته حزبه من الليل فقضاه بالنهار **حدثنا** قتيبة نا ابو صفوان عن يونس عن ابن شهاب ان السائب ابن يزيد وعبيد الله اخبراه عن عبد الرحمن بن عبد القارى قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شئ منه فقرأه ما بين صلوة الفجر وصلوة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو صفوان اسمه عبد الله بن سعيد المكى وروى عنه الحميدى وكبار الناس **باب** ما جاء من التشديد فى الذى يرفع راسه قبل الامام **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن محمد بن زياد وهو ابو الحارث البصرى ثقة عن ابى هريرة قال قال محمد صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذى يرفع راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار قال قتيبة قال حماد قال لى محمد بن زياد انما قال اما يخشى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومحمد بن زياد هو بصرى ثقة يكنى ابا الحارث **باب** ما جاء فى الذى يصلى الفريضة ثم يؤم الناس بعد ذلك **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله ان معاذ بن جبل كان يصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب ثم يرجع الى قومه فيؤمهم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اصحابنا الشافعى واحمد واسحاق قالوا اذا ام الرجل القوم فى المكتوبة وقد كان صلاها قبل ذلك ان صلوة من ائتم به جائزة واحتجوا بحديث جابر فى قصة معاذ وهو حديث صحيح وقد روى من غير وجه عن جابر وروى عن ابى الدرداء انه سئل عن رجل دخل المسجد والقوم فى صلوة العصر وهو يحسب انها صلوة الظهر فائتم به قال صلوته جائزة وقد قال قوم من اهل الكوفة اذا ائتم قوم بامام وهو يصلى العصر وهم يحسبون انها الظهر فصلى بهم واقتدوا به فان صلوة المقتدى فاسدة اذا اختلف نية الامام والماموم

باب اس بیان میں کہ جسکو رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور دن میں اسکو قضا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو صفوان نے یونس سے اُنہے ابن شہاب سے یہ کہ سائب بن یزید اور عبید اللہ نے اُسکو خبر دی ہے عبد الرحمان بن عبد القاری سے کہا اُسنے سُنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی اپنے تمام وظیفہ سے یا کچھ حصہ وظیفہ سے سو جائے پھر اُسکو درمیان نماز فجر اور ظہر کے پڑھ لے تو اُسکے واسطے لکھا جاتا ہے گویا کہ رات میں پڑھا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو صفوان کا نام عبد اللہ بن سعید مکی ہے اور اُس سے حمیدی اور بڑے بڑے لوگوں نے روایت کی ہے۔ **باب** اس شخص کی تشدید کے بیان میں کہ جو اپنے سر کو امام سے پہلے اُٹھائے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے محمد بن زیاد سے اور یہ ابو الحارث بصری ثقہ ہے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ڈرتا وہ شخص کہ جو اپنے سر کو امام سے پہلے اُٹھائے اس سے کہ اللہ اُسکے سر کو گدہے کا سر بنا دے۔ کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہ کہا مجھے محمد بن زیاد نے کہ آپنے یہ الفاظ فرمائے ہیں کیا نہیں ڈرتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن زیاد وہ بصری ہے ثقہ ہے کنیت اُسکی ابا الحارث ہے **باب** اس بیان میں کہ جسنے فرضوں کی نماز پڑھ لی پھر بعد اُسکے اُسنے لوگوں کی امامت کرائی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب کی پڑھتا تھا پھر اپنی قوم کی طرف آتا اور اُنکی امامت کراتا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل ہمارے اصحاب کے نزدیک جو شافعی اور احمد اور اسحاق ہیں اسپر ہے کہ کہا انہوں نے جب کوئی مرد کسی قوم کی فرضوں میں امامت کرائے اُسحالت میں کہ اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو تو نماز اُسکی جو اُسکے ساتھ اقتدا کرے جائز ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث جابر کے جو قصہ معاذ میں ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے جابر سے مروی ہے۔ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ اُسکی بابت سوال کیا گیا کہ ایک مرد مسجد میں داخل ہوا اُسحالت میں کہ لوگ نماز عصر میں ہیں اور وہ شخص گمان کرتا ہے کہ یہ نماز ظہر کی ہے پس اُس نے اقتدا کی کہا ابی الدرداء نے نماز اُسکی جائز ہے۔ اور ایک قوم نے اہل کوفہ سے کہا ہے کہ جب کسی قوم نے امام کے ساتھ اقتدا کی۔ اُسحالت میں کہ وہ امام نماز عصر کی پڑھ رہا تھا اور وہ لوگ گمان کرتے تھے کہ یہ نماز ظہر کی ہے پس اُسنے اُسکو پڑھائی اور انہوں نے اُسکے ساتھ اقتدا کیا پس نماز مقتدی کی فاسد ہے جبکہ نیت امام اور مقتدی کی مختلف ہو

ف کہا ابن حجر نے احتمال ہے کہ یہ امر واقعی ہو پس اس صورت میں یہ مسخ خاص ہوگا اور منع جو ہے وہ مسخ عام ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے مسخ کئے ہیں ایک شکل سے دوسری شکل ہو جانا یعنی مسخ کی نفی جو ابن بطال نے کی ہے وہ مسخ عام ہے کہ عام امت مسخ نہیں ہوگی خاص کسی فرد کی نفی وارد نہیں ہوئی پس اگر اس حکم کو حقیقت پر حمل کیا جاوے تو صورت مسخ خاص کی ہوگی نہ عام کی جو ممتنع ہے جیسا کہ اسکی تائید حکایت کرتی ہے کہ ایک محدث دمشق شہر میں حدیث پڑھنے کے لئے ایک استاذ مشہور سے گیا اور اُس سے تمام حدیث پڑھی مگر منہ کو سبب پردہ کے جو اُس استاد نے اپنے چہرہ پر ڈالا ہوا تھا نہ دیکھا جب بہت مدت تک اُس استاد کے پاس رہا اور استاد نے معلوم کیا کہ اسکو حدیث کی حرص بہت ہے تو ایک روز اپنے منہ سے پردہ اُٹھایا تو اُسنے دیکھا کہ منہ اسکا گدہے کی طرح ہے تو استاد نے کہا اے میرے بیٹے خوف کر اس بات سے کہ امام سے پہلے سر کو جلدی اُٹھائے کیونکہ میں نے جب یہ حدیث دیکھی تھی تو میں نے جانا کہ اسطرح کہاں ہو سکتا ہے میں نے جلدی سے اپنا سر امام سے پہلے اُٹھایا اسواسطے اللہ تعالیٰ نے میرا منہ گدہے کی طرح کر دیا ہے اور یہی احتمال ہے کہ یہ آپنے اُسکی بلادت کے واسطے فرمایا ہے یعنی وہ شخص بیوقوف ہے جو امام سے پہلے سر اُٹھائے ۱۲

باب ما ذكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا خالد بن عبد الرحمن قال حدثني غالب القطان عن بكر بن عبد الله المزني عن انس بن مالك قال كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر بن عبد الله و ابن عباس وقد روى هذا الحديث وكيع عن خالد بن عبد الرحمن **باب** ما ذكر مما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلوة الصبح حتى تطلع الشمس **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر قعد في مصلاه حتى تطلع الشمس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن معاوية الجمحي البصري نا عبد العزيز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تامة تامة تامة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وسالت محمد بن اسمعيل عن ابي ظلال فقال هو مقارب الحديث قال محمد واسمه هلال **باب** ما ذكر في الالتفات في الصلوة **حدثنا** محمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا الفضل بن موسى عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن ثور بن زيد عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلوة يمينا وشمالا ولا يلوي عنقه خلف ظهره **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وقد خالف وكيع الفضل بن موسى في روايته **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن بعض اصحاب عكرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلوة فذكر نحوه وفي الباب عن انس و عائشة **حدثنا** مسلم بن حاتم البصري ابو حاتم نا محمد بن عبد الله الانصاري عن ابيه عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن انس قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني اياك والالتفات في الصلوة فان الالتفات في الصلوة هلكة فان كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **حدثنا** صالح بن عبد الله

باب گرمی اور سردی[1] میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے غالب قطان نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب ہم نماز پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچاؤ کے واسطے سجدہ کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے اور روایت کیا اس حدیث کو وکیع نے خالد بن عبد الرحمان سے **باب** اس بیان میں کہ نماز صبح کے بعد مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے یہانتک کہ آفتاب طلوع کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے مصلے میں بیٹھے رہتے یہانتک کہ آفتاب طلوع کرتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ظلال نے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھکر اللہ کی یاد کرتا رہا یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر اُسنے دو رکعتیں پڑھیں تو اُسکے لیے مثل ثواب حج اور عمرہ کے ہے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے پورے پورے حج کا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے ابی ظلال کی بابت پوچھا تو کہا اُسنے وہ حدیث میں ثقہ ہے اور کہا محمد نے اور نام اسکا ہلال ہے **باب** نماز میں التفات کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور کئی ایک لوگوں نے کہا انھوں نے کہ حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے عبد اللہ بن ابی سعید بن ابی ہند سے اُسنے ثور بن زید سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں گوشہ آنکھ کا پھیرتے تھے اور گردن مبارک کو پیچھے پیٹھ کے نہیں پھیرتے تھے - **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور وکیع نے فضل بن موسیٰ کی اس روایت میں مخالفت کی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ کے ساتھیوں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں گوشہ آنکھ کا پھیرتے تھے پس اسی طرح ذکر کیا اور اس باب میں روایت ہے انس اور عائشہ سے **حدیث** کی ہمسے مسلم بن حاتم بصری ابو حاتم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے نماز میں التفات کرنے سے پرہیز کر کیونکہ نماز میں التفات کرنا ہلاکت ہے پس اگر تجھے ضروری ہو تو نفلوں میں التفات کر نہ فرضوں میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے

[1] سردی کا ذکر حدیث میں نہیں ہے مگر مولف نے گرمی پر ہی قیاس کیا ہے ۱۲ ز ز

نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابی الشعثاء عن ابیه عن مسروق عن عائشة قالت سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الالتفات في الصلوة قال هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلوة الرجل **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب **باب** ما ذکر في الرجل يدرك الامام ساجدا كيف يصنع **حدثنا** هشام بن يونس الكوفي نا المحاربي عن الحجاج بن ارطاة عن ابي اسحاق عن هبيرة عن علي وعن عمرو بن مرة عن ابن ابي ليلى عن معاذ بن جبل قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتى احدكم الصلوة والامام على حال فليصنع كما يصنع الامام **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب لا نعلم احدا اسنده الا ما روي من هذا الوجه والعمل على هذا عند اهل العلم قالوا اذا جاء الرجل والامام ساجد فليسجد ولا تجزئه تلك الركعة اذا فاته الركوع مع الامام واختار عبد الله بن المبارك ان يسجد مع الامام وذكر عن بعضهم فقال لعله لا يرفع راسه من تلك السجدة حتى يغفر له **باب** كراهية ان ينتظر الناس الامام وهم قيام عند افتتاح الصلوة **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني خرجت وفي الباب عن انس وحديث انس غير محفوظ **قال** ابو عیسی حديث ابي قتادة حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم وغيرهم ان ينتظر الناس الامام وهم قيام وقال بعضهم اذا كان الامام في المسجد واقيمت الصلوة فانما يقومون اذا قال المؤذن قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة وهو قول ابن المبارك **باب** ما ذکر في الثناء على الله والصلوة على النبي صلی الله علیه وسلم قبل الدعاء **حدثنا** محمود بن غيلان نا يحيى بن آدم نا ابو بكر بن عياش عن عاصم عن زر بن حبيش عن عبد الله قال كنت اصلي والنبي صلی الله علیه وسلم وابو بكر وعمر معه فلما جلست بدأت بالثناء على الله ثم الصلوة على النبي صلی الله علیه وسلم ثم دعوت لنفسي فقال النبي صلی الله علیه وسلم سل تعطه سل تعطه وفي الباب عن فضالة بن عبيد **قال** ابو عیسی حديث عبد الله

حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا آپنے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات[ف۱] کرنیکی بابت سوال کیا فرمایا آپ نے یہ ایک جھپٹ ہے کہ شیطان آدمی کی نماز سے جھپٹ لیجاتا ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ آدمی امام کو سجدہ کی حالت میں پاوے تو کیا کرے **حدیث** کی ہم سے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ہبیرہ سے اُسنے علی سے اور روایت ہے عمرو بن مرہ سے اُسنے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا ان دونوں نے (یعنی علی اور معاذ بن جبل نے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم سے نماز کو آئے اس حالت میں کہ امام کسی حال پر ہو تو چاہیے کہ کرے جیسا کہ امام کرتا ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسکو مسند کیا ہو مگر اسیوجہ سے جو روایت کی گئی ہے اور عمل اہل علم کا اسی پر ہے کہا انہوں نے جب کوئی آدمی آوے ایسی حالت میں کہ امام سجدہ میں ہو تو چاہیے کہ سجدہ کرے اور یہ رکعت اسکے لیے نہیں گنی جاوے گی جبکہ رکوع اسکا امام کے ساتھ فوت ہو گیا ہو۔ اور عبد اللہ بن مبارک نے[ف۲] امام کے ساتھ سجدہ کرنے کو پسند کیا ہے اور اُنے بعض لوگوں سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ شاید کہ وہ اس سجدہ سے سر نہ اُٹھائے تاکہ اُسکے لیے بخشش ہو جاوے **باب** اس کراہت کے بیان میں کہ لوگ نماز کے شروع کرنیکے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظاری کریں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جاوے تو کھڑے مت ہو تا کہ مجھے دیکھ لو کہ میں نکلا ہوں۔ اور اسباب میں روایت ہے انس سے اور حدیث انس کی محفوظ نہیں ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی قتادہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مکروہ جانا ہے کہ لوگ کھڑے ہو کر امام کی انتظاری کریں اور کہا بعض نے جب امام مسجد میں ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو لوگ اسوقت کھڑے ہوں جبکہ موذن قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ کہے اور یہ قول ہے ابن مبارک کا **باب** بیان میں اللہ تعالیٰ کی صفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے دعا سے پہلے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر بھی میرے ساتھ تھے پس جب التحیات میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر اپنی لیے دعا کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر قبول کیا جاویگا سوال کر قبول کیا جاویگا اور اسباب میں روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبد اللہ کی

ف۱ التفات کے معنی ادھر اُدھر دیکھنے کے ہیں اور یہ تین قسم ہے ایک یہ کہ صرف آنکھ کو پھیرے اور منہ کو نہ پھیرے یہ صورت بلا کراہت جائز ہے اور یہی صورت آنحضرت سے منقول ہے کہ آنحضرت نماز میں آنکھوں سے التفات کرتے تھے دوسری یہ کہ منہ کو ادھر پھیرے مگر سینہ کو نہ پھیرے کہ منہ اُسکا قبلہ سے نہ پھرے اور یہ مکروہ ہے صرف اُنمیں تیسری قسم یہ ہے کہ گردن کو سینہ سمیت قبلہ سے پھیرے اور یہ حرام ہے مفسد نماز ہے ف۲ عبد اللہ بن مبارک نے امام کے ساتھ سجدہ میں ملنا...

حدیث حسن صحیح وروی احمد بن حنبل عن یحیی بن آدم ھذا الحدیث مختصرا **باب ما ذکر فی تطییب المساجد** حدثنا محمد بن حاتم البغدادی نا عامر بن صالح الزبیری نا ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان ینظف وتطیب **حدثنا** ھناد نا عبدۃ ووکیع عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر فذکر نحوہ وھذا اصح من الحدیث الاول **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر فذکر نحوہ وقال سفیان ببناء المساجد فی الدور یعنی القبائل **باب ما جاء ان صلوٰۃ اللیل والنھار مثنی مثنی** **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مہدی نا شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن الازدی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ اللیل والنھار مثنی مثنی **قال** ابو عیسی اختلف اصحاب شعبۃ فی حدیث ابن عمر فرفعہ بعضھم ووقفہ بعضھم وروی عن عبد اللہ العمری عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا والصحیح ما روی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی وروی الثقات عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکروا فیہ صلوٰۃ النھار وقد روی عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی باللیل مثنی مثنی وبالنھار اربعا وقد اختلف اھل العلم فی ذلک فرای بعضھم ان صلوٰۃ اللیل والنھار مثنی مثنی وھو قول الشافعی واحمد وقال بعضھم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی ورأوا صلوٰۃ التطوع بالنھار اربعا مثل الاربع قبل الظھر وغیرھا من صلوٰۃ التطوع وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واسحاق **باب کیف کان یتطوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنھار** **حدثنا** محمود بن غیلان نا وھب بن جریر نا شعبۃ عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرۃ قال سألنا علیا عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النھار فقال انکم لا تطیقون ذلک فقلنا من اطاق ذلک منا فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت الشمس من ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند العصر صلی رکعتین واذا کانت الشمس من ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند الظھر صلی اربعا ویصلی قبل الظھر اربعا وبعدھا رکعتین وقبل العصر اربعا یفصل بین کل رکعتین بالتسلیم

حسن صحیح ہے۔ اور احمد حنبل نے یہ حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصر روایت کی ہے **باب** مسجد وں کے پاک اور صاف رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن حاتم بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عامر بن صالح زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہؓ سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم کیا ہے اور یہ کہ پاک اور صاف رکھی جاویں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے پس اسی طرح ذکر کیا اور یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے پس ذکر کیا اسی طرح ذکر کیا اور کہا سفیان نے گھروں میں مسجد بنانیکی مراد اس سے قبائل ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعتیں ہیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلی بن عطا سے اُنہوں نے علی ازدی سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے کہا ابو عیسیٰ نے شعبہ کے ساتھیوں نے ابن عمرؓ کی حدیث میں اختلاف کیا ہے پس بعض نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے موقوف اور مروی ہے عبید اللہ عمری سے اُنہوں نے روایت کی نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور صحیح یہ ہے جو بواسطہ ابن عمرؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے۔ اور روایت کی کئی ثقہ نے عبد اللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُنہوں نے دن کی نماز کا ذکر اسمیں نہیں کیا اور مروی ہے عبید اللہ سے اُنہوں نے روایت کی نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ رات میں دو دو رکعت نماز پڑھتا تھا اور دن میں چار اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے سو بعض کا یہ مذہب ہے کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور کہا انہوں نے کہ نماز نفلی دن میں چار رکعت ہے مثل چار رکعت کے جو قبل ظہر کے ہیں اور مثل غیر اسکے نماز نفلی ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کس طرح نفل پڑھتے تھے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے عاصم بن ضمرہ سے کہا اُنہوں نے ہم نے حضرت علیؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کی نماز کا حال پوچھا پس فرمایا حضرت علیؓ نے تم وہ طاقت نہیں رکھتے ہیں کہا ہم نے کون شخص ہم میں سے وہ طاقت رکھتا ہے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب مشرق سے مثل ہیئت اپنی کے مغرب سے عصر کے وقت پر پہنچتا تو دو رکعتیں (اشراق) کی پڑھتے اور جب آفتاب مشرق سے مثل ہیئت اپنی کے مغرب سے ظہر کے وقت پر پہنچتا تو چار رکعت (ضحیٰ) پڑھتے اور پہلے ظہر سے چار رکعت پڑھتے اور بعد اسکے دو رکعت اور پہلے عصر کے چار ہر دو رکعتوں میں فاصلہ کرتے ساتھ سلام کے

اسلیے پسند کیا ہے کہ شاید آدمی اسی سجدہ میں ہی مرا ڈ تنہا پیسے پہلے بخشا جاوے ۱۲ ملا مراد اس سے محلہ اور قبیلہ ہے حکمت اس حکم میں کہ ہر ایک محلے والے اپنے اپنے محلہ میں مسجد بنائیں یہ ہے کہ اگر مسجدیں دور دور ہوں تو کبھی کم سبب کسی عذر کے دور کی مسجد میں جا نہیں سکتا پس ثواب مسجد اور جماعت سے محروم رہتا ہے پس اس آسانی کے واسطے محلہ میں مسجد بنانیکا حکم دیے گئے ہیں۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے مسجد کا پاک اور صاف رکھنا یہ ہے کہ اسکو اوس گرد و غبار سے صاف کیا جاوے اور پانی یا عطر خوشبو کا چاہے ۱۲ ملا فرضوں کے سوا اور نوافل حنفیہ کے مذہب میں امام شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ دن اور رات میں دو دو رکعت ہیں یعنی سب نوافل خواہ موکدہ ہوں یا غیر موکدہ دو دو پر سلام پھیرنا چاہیے اور کہا سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق نے دن میں چار رکعت پر سلام پھیرے اور رات میں دو دو پر ۱۲ ملا یعنی تم اس طرح پابندی وغیرہ اور محافظت نماز کی آنحضرت کی طرح نہیں کر سکتے ۱۲

على الملائكة المقربين والنبيين والمرسلين ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن
ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وقال اسحاق بن ابرهیم
احسن شئ روی فی تطوع النبی صلی الله علیه وسلم بالنهار هذا وروی عن ابن المبارک انه کان یضعف هذا الحدیث وانما ضعفه عندنا
والله اعلم لانه لا یروی مثل هذا عن النبی صلی الله علیه وسلم الا من هذا الوجه عن عاصم بن ضمرة عن علی وعاصم بن ضمرة هو ثقة
عند بعض اهل الحدیث قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید القطان قال سفیان کنا نعرف فضل حدیث عاصم بن ضمرة علی حدیث
الحارث **باب** فی کراهیة الصلوة فی لحف النساء **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی نا خالد بن الحارث عن اشعث وهو ابن
عبد الملک عن محمد بن سیرین عن عبد الله بن شقیق عن عائشة کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلی فی لحف نسائه **قال**
ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی فی ذلک رخصة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما یجوز من المشی والعمل فی
صلوة التطوع **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن بُرد بن سنان عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت
جئت ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی البیت والباب علیه مغلق فمشی حتی فتح لی ثم رجع الی مکانه ووصفت
الباب فی القبلة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب **باب** ما ذکر فی قراءة سورتین فی رکعتین **حدثنا** محمود
بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل قال سال رجل عبد الله بن مسعود عن هذا الحرف
غیر آسن او یاسن قال کل القران قرأت غیر هذا قال نعم قال ان قوما یقرؤنه ینثرونه نثر الدقل لا یجاوز تراقیهم انی لاعرف
السور النظائر التی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرن بینهن قال فامرنا علقمة فساله فقال عشرون سورة من المفصل کان النبی صلی الله علیه
وسلم یقرن بین کل سورتین فی کل رکعة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی فضل المشی الی المسجد وما یکتب له من الاجر فی خطاه

فرشتوں مقربین پر اور نبیوں اور رسولوں پر اور اُنپر جو اُنکے پیچھے چلتے ہیں مومنوں اور مسلمانوں سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنے نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر
نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور
کہا اسحاق بن ابراہیم نے عمدہ تر تمام حدیثوں سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نفلوں کی بابت مروی ہیں یہ حدیث ہے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ وہ
اس حدیث کو ضعیف جانتا تھا اور وجہ ضعف کی ہمارے نزدیک واللہ اعلم یہ ہے کہ مثل اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مروی نہیں مگر اسی وجہ سے جو
بواسطہ عاصم بن ضمرہ کے علی سے ہے۔ اور عاصم بن ضمرہ بعض اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہ کہا سفیان نے
ہم فضیلت حدیث عاصم بن ضمرہ کی حارث کی حدیث پر پہچانتے ہیں **باب** عورتوں کے لحاف میں نماز کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن
عبد الاعلے نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے اشعث سے اور وہ بیٹا عبد الملک کا ہے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت
بھی مروی ہے **باب** اس بیان میں کہ جائز ہے چلنا اور کام کرنا نفلی نماز میں **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یعنے یحییٰ بن خلف نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے
برد بن سنان سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند کیا ہوا تھا پس آپ چلے تاکہ
دروازہ میرے واسطے کھول دیا پھر اپنی جگہہ کی طرف چلے گئے اور بیان کیا حضرت عائشہ نے کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** ایک
رکعت میں دو سورتوں کے پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے
کہا اُسنے ایک مرد نے عبد اللہ بن مسعود سے اس حرف کی بابت سوال کیا غیر آسن او یاسن کہا اُسنے[1] تو نے تمام قران پڑھ لیا ہے سوا اسکے کہا اُسنے ہاں کہا اُسنے ایک قوم
پڑھتی ہے اسکو اسحالت میں کہ اہتمام کرتی ہے اہتمام کرنا ردی کھجوروں کا کہ اُنکی ہنسلی سے نیچے نہیں اُترتا میں پہچانتا ہوں اُن برابر برابر سورتوں کو جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جمع کرتے تھے کہا ابا وائل نے سو ہمنے علقمہ سے امر کیا پس اُسنے عبد اللہ سے سوال کیا کہا عبد اللہ نے بیس سورتیں ہیں مفصل سے کہ جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو دو سورتوں کو ایک
رکعت میں جمع کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت کے بیان میں اور اس بیان میں کہ جو کچھ ثواب اسکے قدموں میں لکھا گیا ہے

[1] یعنے اُسنے ابن مسعود سے سوال کیا کہ کلام اللہ میں جو یہ لفظ آتا ہے غیر آسن ہے یا غیر یاسن ابن مسعود نے کہا کیا تجھے یہی لفظ باقی رہتا ہے اور تمام قرآن تو نے پڑھ لیا ہے
اُسنے جواب دیا کہ ہاں تمام قرآن پڑھ لیا ہے ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود قال نبانا شعبة عن الاعمش سمع ذکوان عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ الرجل فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوٰة لا یخرجه او قال لا ینھزه الا ایاھا لم یخط خطوة الا رفعه اللہ بھا درجة او حط عنه بھا خطیئة **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماذکر فی الصلوٰة بعد المغرب انه فی البیت افضل **حدثنا** محمد بن بشار نا ابراھیم بن ابی الوزیر نا محمد بن موسی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرة عن ابیه عن جده قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد بنی عبد الاشھل المغرب فقام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذه الصلوٰة فی البیوت **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب لا نعرفه الا من ھذا الوجه والصحیح ما روی عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الرکعتین بعد المغرب فی بیته وقد روی عن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب فما زال یصلی فی المسجد حتی صلی العشاء الاخرة ففی ھذا الحدیث دلالة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الرکعتین بعد المغرب فی المسجد **باب** فی الاغتسال عندما یسلم الرجل **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن الاغر بن الصباح عن خلیفة ابن حصین عن قیس بن عاصم انه اسلم فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر وفی الباب عن ابی ھریرة **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن لا نعرفه الا من ھذا الوجه والعمل علیه عند اھل العلم یستحبون للرجل اذا اسلم ان یغتسل ویغسل ثیابه **باب** ماذکر من التسمیة فی دخول الخلاء **حدثنا** محمد بن حمید الرازی نا الحکم بن بشیر بن سلمان نا خلاد الصفار عن الحکم بن عبد اللہ النصری عن ابی اسحاق عن ابی جحیفة عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب لا نعرفه الا من ھذا الوجه واسناده لیس بذاك وقد روی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فی ھذا **باب** ماذکر من سیماء ھذه الامة من آثار السجود والطھور یوم القیمة **حدثنا** ابو الولید الدمشقی نا الولید بن مسلم قال قال صفوان بن عمرو اخبرنی

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے یہ کہ سُنا اُسنے ذکوان سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب کسی آدمی نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کی طرف نکلتا نہیں نکالا اسکو یا فرمایا آپنے نہیں کھڑا کیا اُسکو (شک راوی میں ہے واحد) مگر اسی نماز نے تو جو کوئی قدم اُٹھائیگا تو اللہ تعالیٰ اُسکے سبب ایک درجہ بلند کریگا اور ایک گناہ دور کریگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ جو کچھ مغرب کے پیچھے کی نماز میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ نماز گھر میں افضل ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن ابی وزیر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد الاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پھر آدمی کھڑے ہو کر نفل پڑھنے لگے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اس نماز کو گھر میں پڑھا کرو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور صحیح وہ ہے جو ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر بہت دیر تک مسجد میں نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ آپنے عشا کی نماز پڑھی پس اس حدیث میں دلالت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں کو کہ بعد مغرب کے ہیں مسجد میں پڑھا ہے **باب** بیان غسل کرنے کا وقت مسلمان ہونے کسی مرد کے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اغر بن صباح سے اُسنے خلیفہ بن حصین سے اُسنے قیس بن عاصم سے یہ کہ وہ اسلام لایا پس اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے نہانیکا امر کیا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ مستحب ہے واسطے اُس مرد کے جو اسلام لائے یہ کہ نہائے اور کپڑوں کو دھوئے **باب** پاخانہ میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن بشیر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے خلاد صفار نے حکم بن عبد اللہ نصری سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی جحیفہ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پردہ درمیان جنوں کی آنکھوں کے اور شرمگاہ بنی آدم کے جبکہ کوئی تم میں سے پاخانہ میں داخل ہو یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور سند اسکی قوی نہیں اور مروی ہے بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور چیز بھی اس باب میں **باب** قیامت کے دن اس امت کی علامت کے بیان میں سجود اور طہارت کی نشانیوں سے **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ولید بن مسلم نے کہا اُسنے کہا صفوان بن عمرو نے خبر دی

يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال امتي يوم القيمة غر من السجود محجلون من الوضوء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث عبد الله بن بسر **باب** ما يستحب من التيمن في الطهور **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابي الشعثاء عن ابيه عن مسروق عن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحب التيمن في طهوره اذا تطهر وفي ترجله اذا ترجل وفي انتعاله اذا انتعل وابو الشعثاء اسمه سليم بن اسود المحاربي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ذكر قدر ما يجزئ من الماء في الوضوء **حدثنا** هناد نا وكيع عن شريك عن عبد الله بن عيسى عن ابن جبير عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يجزئ في الوضوء رطلان من ماء **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث شريك على هذا اللفظ وروى شعبة عن عبد الله بن عبد الله بن جبر عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي **باب** ما ذكر في نضح بول الغلام الرضيع **حدثنا** بندار نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة عن ابي حرب بن ابي الاسود عن ابيه عن علي بن ابي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في بول الغلام الرضيع ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية قال قتادة وهذا ما لم يطعما فاذا طعما غسلا جميعا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن رفع هشام الدستوائي هذا الحديث عن قتادة ووقفه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ولم يرفعه **باب** ما ذكر في الرخصة للجنب في الاكل والنوم اذا توضأ **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للجنب اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام ان يتوضأ وضوءه للصلوة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما ذكر في فضل الصلوة **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا عبيد الله بن موسى نا غالب ابو بشر عن ايوب بن عائذ الطائي عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن كعب بن عجرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اعيذك يا كعب بن عجرة من امراء يكونون من بعدي فمن غشي ابوابهم فصدقهم في كذبهم واعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه

مجھ سے یزید بن خمیر نے عبداللہ بن بسر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے امت میری قیامت کے دن سفید مونہہ ہو گی سجود سے پنج کلیان ہو گی وضو سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے یعنی طریق عبداللہ بن بسر سے **باب** اس بیان میں کہ مستحب ہے طہارت میں داہنی طرف سے شروع ہونا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالاحوص نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع ہونے کو اپنی طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتا پہننے میں جب جوتا پہنتے اور ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کسقدر پانی وضو میں کافی ہو سکتا ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شریک سے اُنہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے اُنہوں نے ابن جبیر سے اُنہوں نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو میں دو رطل پانی کے کافی ہوتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے ان الفاظ پر اور روایت کی شعبہ نے عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر سے اُنہوں نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ایک مد کے وضو کرتے تھے اور ساتھ پانچ مد کے غسل کرتے تھے **باب** لڑکے شیرخوار کے پیشاب پر پانی چھڑکنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے قتادہ سے اُنہوں نے ابی حرب بن ابی الاسود سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے لڑکے شیرخوار کے پیشاب کے باب میں کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے کہا قتادہ نے یہ حکم جبتک ہے کہ کھانا نہ کھائیں پس جب کھانا کھالیں تو دونو کا پیشاب دھویا جاوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے ہشام دستوائی نے اس حدیث کو قتادہ سے مرفوع کیا ہے اور بواسطہ سعید بن ابی عروبہ کے قتادہ سے وقف کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا **باب** جنبی جبکہ وضو کرے تو اسکو کھانے اور سونے میں رخصت ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے عطاء خراسانی سے اُنہوں نے یحییٰ بن یعمر سے اُنہوں نے عمار سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت دی ہے جبکہ ارادہ کھانے یا پینے یا سونے کا کرے یہ کہ نماز کی طرح وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے غالب یعنی ابو بشر نے ایوب بن عائذ طائی سے اُنہوں نے قیس بن مسلم سے اُنہوں نے طارق بن شہاب سے اُنہوں نے کعب بن عجرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ دیتا ہوں میں تجھے اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے جو میرے پیچھے ہونگے سو جو کوئی اُنکے دروازے پر جائیگا اور اُنکے جھوٹ میں اُنکو سچ جانیگا اور اُنکے ظلم پر اُنکی مدد کریگا تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اُس سے ہوں

لہ غیر محجل اُس گھوڑے کو بولتے ہیں جسکے اگلے پچھلے پاؤں اور مونہہ سفید ہو آنحضرتؐ کی امت کے بھی ہاتھ اور پاؤں اور مونہ بسبب وضو کے قیامت کے روز سفید ہونگے اسی علامت سے پہچانے جائینگے

ولا یرد علی الحوض ومن غشی ابوابہم او لم یغش ولم یصدقہم فی کذبہم ولم یعنہم علی ظلمہم فہو منی وانا منہ وسیرد علی الحوض یا کعب بن عجرۃ الصلوۃ برہان والصوم جُنّۃ حصینۃ والصدقۃ تطفی الماء النار یا کعب بن عجرۃ انہ لا یربو لحم نبت من سحت الا کانت النار اولی بہ **قال** ابوعیسی ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وسالت محمدا عن ہذا الحدیث فلم یعرفہ الا من حدیث عبید اللہ بن موسی واستغربہ جدا وقال محمد حدثنا ابن نمیر عن عبید اللہ بن موسی عن غالب بہذا **باب** منہ **حدثنا** موسی بن عبد الرحمن الکوفی نا زید بن الحباب نا معاویۃ بن صالح قال حدثنی سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال اتقوا اللہ ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شہرکم وادوا زکوۃ اموالکم واطیعوا ذا امرکم تدخلوا جنۃ ربکم قال قلت لابی امامۃ منذ کم سمعت ہذا الحدیث قال سمعت وانا ابن ثلثین سنۃ **قال** ابوعیسی ہذا حدیث حسن صحیح **اخر ابواب الصلوۃ**

ابواب الزکوۃ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منع الزکوۃ من التشدید **حدثنا** ہناد بن السری نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن معرور بن سوید عن ابی ذر قال جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی ظل الکعبۃ قال فرآنی مقبلا فقال ہم الاخسرون ورب الکعبۃ یوم القیمۃ قال فقلت مالی لعلہ انزل فیّ شیء قال قلت من ہم فداک ابی وامی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم الاکثرون الا من قال ہکذا وہکذا وہکذا فحثی بین یدیہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یموت رجل فیدع ابلا او بقرا لم یؤد زکوتہا الا جاءتہ یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تطأہ باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما نفدت اخراہا عادت علیہ اولاہا حتی یقضی بین الناس

اور نہ وہ میرے حوض پر آئیگا۔ اور جو کوئی انکے دروازے پر جائیگا یا فرمایا نہ جائیگا اور انکے جھوٹ میں انکو سچا نہ جانیگا اور انکے ظلم پر انکی مدد نہ کریگا سو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے حوض پر آئیگا۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل اسلام کی ہے اور روزہ ڈھال ہے (گناہ) سے منع کرتا ہے اور صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتا ہے اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا کوئی گوشت کہ اگتا ہے حرام سے مگر کہ آگ اسکے حق میں بہت لائق ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے۔ اور میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو نہ پہچانا انہوں نے اسکو مگر طریق عبید اللہ بن موسیٰ سے اور اسکو بہت غریب جانا۔ اور کہا محمد نے حدیث کی ہمسے ابن نمیر نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے ساتھ اسکے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھسے سلیم بن عامر نے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا آپ نے ڈرو اللہ سے جو رب تمہارا ہے اور اپنی پانچوں نمازیں پڑھو۔ اور ایک ماہ کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اور فرمانبرداری کرو (حاکم کی) جب تمکو کوئی امر کرے اپنے رب کے جنت میں داخل ہوگے کہا راوی نے میں نے ابی امامہ سے کہا کس مدت سے تو نے یہ حدیث سنی ہے کہا اُسنے سنی میں نے اس حالت میں کہ میں تیس برس کا تھا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ ہے خاتمہ ابواب نماز کا

ابواب زکوٰۃ

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** بیان میں تشدید کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے منع کرنے میں وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابی ذر سے کہا انہوں نے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حالت میں کہ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے کہا ابوذر نے سو مجھے آنحضرت نے آتے ہوئے دیکھا پھر فرمایا وہ ٹوٹے والے ہیں قیامت کے روز قسم ہے رب کعبہ کی کہا ابوذر نے میں نے کہا مجھ کو کیا ہے شاید کوئی حکم میرے حق میں نازل ہوا ہے کہا ابوذر نے میں نے کہا کون ہیں وہ لوگ میری ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لوگ مال جمع کرنیوالے ہیں مگر جس کسی نے دیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح سو آپ نے اپنے آگے اور دائیں اور بائیں چلو بھر کر دیا پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ میں میری جان ہے جو کوئی آدمی مرتا ہے اور اونٹ اور گائے ایسی چھوڑتا ہے کہ انکی زکوٰۃ اُسنے ادا نہیں کی تو وہ قیامت کے روز پہلی حالت سے بزرگ اور فربہ ہو کر اسکے پاس آئینگی اسکو اپنے پاؤں سے روندینگی اور سینگوں سے مارینگی جس وقت آخر کی ختم ہو جائینگی تو پھر پہلی اُس پر لوٹ آئینگی یہانتک کہ لوگوں میں فیصلہ ہو جائیگا۔

۱؎ یعنی مال جمع کرنیوالے لوگ قیامت کے روز ٹوٹے میں پڑینگے مگر انمیں سے وہ لوگ بچینگے جو اپنے آگے اور دائیں اور بائیں چلو بھر بھر کر مال خرچ کرتے ہیں یعنی جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں زکوٰۃ کے معنی لغت میں تطہیر یعنی پاک کرنے اور اصلاح کے ہیں اور شرع میں اُس مال پر اسکا اطلاق ہوتا ہے جو مال سے وجہ مخصوص پر نکالا جاوے اور اسکو زکوٰۃ اسلیے بولتے ہیں کہ یہ مال کو خباثت سے پاک کرتی ہے ۱۲ ۲؎ یعنی جس شخص نے اونٹ اور گائے کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی قیامت کے روز وہ اونٹ اور گائے پہلی حالت سے بزرگ اور فربہ ہوکر میدان محشر میں حاضر ہونگی اور اسکو روندنا اور مارنا شروع کرینگی یعنی گول کے گول اسکو باری باری روندتے اور مارتے جاینگے جب تمام ایک دفعہ روند چکینگے تو پھر پہلا اسکو روندنا شروع کریگا تاکہ ختم ہونگے اسی طرح اسکے ساتھ تمام خلقت کے حساب و کتاب ہونے تلک ہوتا رہیگا ۱۲

وفی الباب عن ابی ھریرة مثله وعن علی بن ابی طالب قال لعن مانع الصدقة وقبیصة بن ھلب عن ابیه وجابر بن عبد الله
وعبد الله بن مسعود **قال** ابو عیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح واسم ابی ذر جندب بن السکن ویقال ابن جنادة
حدثنا عبد الله بن منیر عن عبید الله بن موسی عن سفیان الثوری عن حکیم بن الدیلم عن الضحاک بن مزاحم قال الاکثرون
اصحاب عشرة **باب** ما جاء اذا ادیت الزکوة فقد قضیت ما علیك **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی نا عبد الله بن
وھب نا عمرو بن الحارث عن دراج عن ابن حجیرة عن ابی ھریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ادیت زکوة مالك فقد قضیت
ما علیك **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه انه ذکر الزکوة فقال رجل یا رسول
الله ھل علی غیرھا فقال لا الا ان تطوع وابن حجیرة ھو عبد الرحمن بن حجیرة البصری **حدثنا** محمد بن اسماعیل نا علی بن
عبد الحمید الکوفی نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس قال کنا نتمنی ان یبتدی الاعرابی العاقل فیسال النبی صلی الله علیه
وسلم ونحن عنده فبینا نحن کذلك اذ اتاه اعرابی فجثی بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد ان رسولك اتانا فزعم لنا
انك تزعم ان الله ارسلك فقال النبی صلی الله علیه وسلم نعم قال فبالذی رفع السماء وبسط الارض ونصب الجبال الله ارسلك
فقال النبی صلی الله علیه وسلم نعم قال فان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علینا خمس صلوات فی الیوم واللیلة فقال النبی صلی
الله علیه وسلم نعم قال فبالذی ارسلك الله امرك بھذا قال نعم قال فان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علینا صوم شھر فی السنة
فقال النبی صلی الله علیه وسلم صدق قال فبالذی ارسلك الله امرك بھذا فقال النبی صلی الله علیه وسلم نعم قال فان رسولك
زعم لنا انك تزعم ان علینا فی اموالنا الزکوة فقال النبی صلی الله علیه وسلم صدق قال فبالذی ارسلك الله امرك بھذا قال النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ سے مثل اسکی۔ اور علی بن ابی طالبؓ سے بھی کہ کہا اُنہوں نے لعنت ہے صدقہ کے منع کرنے والے کو اور روایت کی قبیصہ بن
ہلب نے اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعود سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن صحیح ہے۔ اور نام ابی ذر کا جندب
بن السکن ہے اور کہا گیا ہے ابن جنادہ **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن منیر نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے حکیم بن دیلم سے اُنہوں نے ضحاک
بن مزاحم سے کہا اُنہوں نے بہت مال جمع کرنے والے وہ ہیں جو دس ہزار کے مالک ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب تو نے زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنے
فرض کو ادا کر دیا **حدیث** کی ہم سے عمرو بن حفص شیبانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن حارث نے دراج سے
اُنہوں نے ابن حجیرہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھ پر
سوائے اسکے کچھ اور بھی ہے فرمایا آپ نے کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ ادا کرے اور ابن حجیرہ وہ عبد الرحمان بن حجیرہ بصری ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل
نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن عبد الحمید کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے ہم خواہش کرتے تھے
کہ کوئی اعرابی عاقل ظاہر آوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے اُس حالت میں کہ ہم آپ کے پاس ہوں پس اُس وقت میں کہ ہم اسطرح
تھے کہ ایک اعرابی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زانو بیٹھ گیا پس کہا اُسنے اے محمدؐ آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور ہمکو کہنے لگا
کہ آپ کہتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آسمان کو بلند کیا
اور زمین کو بچھایا ہے اور پہاڑوں کو گاڑا ہے کیا آپ کو اللہ تعالےٰ نے رسول کر کے بھیجا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں
کہا اعرابی نے آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو رسول کیا ہے کیا تجھے اللہ نے یہ حکم دیا ہے فرمایا آپ نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کا
قاصد ہمکو کہتا ہے کہ ہم پر برس میں ایک ماہ کے روزے ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس
ذات کی کہ جسنے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ حکم دیا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں۔ کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہمکو کہتا ہے کہ آپ نے
فرمایا ہے کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو بھیجا
ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

نعم قال ان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علينا الحج الى بيت الله من استطاع اليه سبيلا فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم
قال فبالذي ارسلك الله آمرك بهذا قال نعم فقال والذي بعثك بالحق لا ادع منهن شيئا ولا اجاوزهن ثم وثب فقال النبي
صلى الله عليه وسلم ان صدق الاعرابي دخل الجنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي من غير هذا الوجه عن انس عن النبي
صلى الله عليه وسلم سمعت محمد بن اسمعيل يقول قال بعض اهل الحديث فقه هذا الحديث ان القراءة على العالم والعرض
عليه جائز مثل السماع واحتج بان الاعرابي عرض على النبي صلى الله عليه وسلم فاقر به النبي صلى الله عليه وسلم **باب**
ما جاء في زكوة الذهب والورق **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا ابو عوانة عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة
عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن صدقة الخيل والرقيق فهاتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما
درهم وليس في تسعين ومائة شيء فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم وفي الباب عن ابي بكر الصديق وعمرو بن حزم
قال ابو عيسى روى هذا الحديث الاعمش وابو عوانة وغيرهما عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي وروى سفيان الثوري
وابن عيينة وغير واحد عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال كلاهما عندي
صحيح عن ابي اسحاق يحتمل ان يكون عنهما جميعا **باب** ما جاء في زكوة الابل والغنم **حدثنا** زياد بن ايوب البغدادي وابراهيم
بن عبد الله الهروي ومحمد بن كامل المروزي المعنى واحد قالوا نا عباد بن العوام عن سفيان بن حسين عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن
ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب كتاب الصدقة فلم يخرجه الى عماله حتى قبض فقرنه بسيفه فلما قبض عمل به ابو بكر حتى قبض وعمر حتى قبض و
كان فيه في خمس من الابل شاة وفي عشر شاتان وفي خمس عشرة ثلث شياه وفي عشرين اربع شياه وفي خمس وعشرين بنت مخاض الى خمس وثلاثين فاذا زادت

ہاں۔ کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہم کو کہتا ہے کہ فرمایا آپ نے ہم پر خانہ کعبہ کا حج ہے اس شخص پر جو اس کی طرف طاقت رکھتا ہو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں
کہا اعرابی نے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے فرمایا آپ نے ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو
ساتھ حق کے بھیجا ہے میں اس سے کوئی چیز نہیں چھوڑونگا اور نہ اس سے تجاوز کرونگا پھر وہ کھڑا ہوا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو جنت میں
داخل ہوگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل
سے کہ کہتا بعض اہل حدیث نے کہا ہے کہ فقہ[1] اس حدیث کی یہ ہے کہ عالم پر پڑھنا اور پیش کرنا جائز ہے مثل سماع کے اور دلیل انکی یہ ہے کہ اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ساتھ اقرار کیا **باب** سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک
بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی اسحاق سے اُنہنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے گھوڑے
اور غلام کا صدقہ معاف کر دیا ہے سو چاندی کا صدقہ تو ادا کرو ہر چالیس درم سے ایک درم۔ اور ایک سو نوے میں کچھ صدقہ[2] نہیں ہے سو جب وہ سو کو پہونچیں تو اسمیں پانچ
درم ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیقؓ اور عمرو بن حزم سے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو اعمش اور ابو عوانہ وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم
بن ضمرہ سے اُسنے علیؓ سے۔ اور روایت کیا سفیان ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علیؓ سے کہا ترمذی نے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل
اس حدیث کی بابت سوال کیا تو اُسنے کہا دونوں طریق میرے نزدیک صحیح ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ دونوں (یعنی حارث اور عاصم) سے مروی ہو۔ **باب** اونٹ اور بکریوں
کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے اور ابراہیم بن عبد اللہ ہروی اور محمد بن کامل مروزی (انکے الفاظ میں فرق ہے معنی واحد ہیں) کہا
انہوں نے حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے سفیان بن حسین سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب
صدقہ کے باب میں لکھی اور اسکو اپنے عاملوں کی طرف بھیجنے نہ پائے کہ فوت ہوگئے اور آپ نے اسکو اپنی تلوار کے ساتھ ملا رکھا تھا سو جب فوت ہوگئے تو حضرت ابو بکرؓ
نے اسکے موافق عمل کیا تاآنکہ وہ بھی فوت ہوگئے۔ اور عمرؓ نے بھی عمل کیا تاکہ یہ بھی فوت ہوگئے اور اسمیں لکھا تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں ہیں اور پندرہ میں
تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض[3] چھتیس تک پس جب اس سے زیادہ ہو جائیں

[1] فقہ اس حدیث کی یہ ہے یعنی اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر شاگرد استاد کو پڑھکر سنائے تو جائز ہے یعنی اسکا حکم سماع کا ہے کیونکہ اعرابی آپ کو سناتا رہا اور آپ اسکا اقرار کرتے رہے ہیں
اس حدیث سے مولف کی یہ غرض ہے کہ اگر کسی نے زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنا فرضی حق ادا کر دیا جیسا کہ اس اعرابی نے جبکہ تمام احکام جو بیان کرنے تھے بیان کر چکا تو کہا میں اس سے زیادہ نہیں کرونگا اور نہ اس سے تجاوز کرونگا
اور اس میں ہے زکوٰۃ بھی ہے تو فرمایا آپ نے اگر اسنے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا پس آپ کے اس قول مبارک سے کہ جنت میں داخل ہوگا ثابت ہوا کہ اسنے اپنا فرض ادا کر دیا ہے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ گھوڑے اور غلام کا صدقہ پہلے واجب تھا بعد اسکے آپ نے حکم منسوخ کر دیا ہے اور سونے کا ذکر حدیث باب میں ذکر نہیں مگر مولف نے چاندی پر قیاس کیا ہے۔ اگر دو سو درم سے ایک درم
بھی کم ہو تو اسمیں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب پورے دو سو ہو جائیں تو پھر چالیسواں حصہ کرنا ہے یعنی دو سو سے پانچ درم ایسا ہی سونے میں ہے کہ اسمیں بھی چالیسواں حصہ ہے ۱۲

ففیھا بنت لبون الی خمس و اربعین فاذا زادت ففیھا حقۃ الی ستین فاذا زادت ففیھا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا زادت ففیھا ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت ففیھا حقتان الی عشرین ومائۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل خمسین حقۃ وفی کل اربعین ابنۃ لبون وفی الشاۃ فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فاذا زادت فشاتان الی مائتین فاذا زادت فثلث شیاہ الی ثلثمائۃ شاۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ شاۃ ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ ثم لیس فیھا شیء حتی تبلغ اربع مائۃ ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع مخافۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بالسویۃ ولا یؤخذ فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عیب وقال الزھری اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا ثلث خیار وثلث اوساط وثلث شرار واخذ المصدق من الوسط ولم یذکر الزھری البقر وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وبھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ وابی ذر وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن والعمل علی ھذا الحدیث عند عامۃ الفقہاء وقد روی یونس بن یزید وغیر واحد عن الزھری عن سالم ھذا الحدیث ولم یرفعوہ وانما رفعہ سفیان بن حسین **باب** ما جاء فی زکوۃ البقر **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی وابو سعید الاشج قالا نا عبد السلام بن حرب عن خصیف عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ثلثین من البقر تبیع او تبیعۃ وفی کل اربعین مسنۃ وفی الباب عن معاذ بن جبل **قال** ابو عیسی ھکذا روی عبد السلام بن حرب عن خصیف وعبد السلام ثقۃ حافظ وروی شریک ھذا الحدیث عن خصیف عن ابی عبیدۃ عن ابیہ عن عبد اللہ وابو عبیدۃ بن عبد اللہ لم یسمع من ابیہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق

تو ان میں بنت لبون ہے پینتالیس تک پس جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں حقہ ہے ساٹھ تک۔ اور جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں جذعہ ہے پچھتر تک اور جب اس سے بڑھ جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اور جب اس سے بڑھ جائیں تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس[120] تک۔ اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس میں بنت لبون[1] اور بکریوں میں چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس[120] تک اور جب اس سے بڑھیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک اور جب اس سے بڑھیں تو تین بکریاں ہیں تین سو بکری تک اور جب تین سو بکری سے ایک بکری بھی بڑھیگی تو ہر ایک سیکڑے میں ایک بکری ہے پھر ان میں کچھ صدقہ نہیں تاکہ چار سو ہو جائیں اور خوف صدقہ سے متفرقین کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمعین میں تفریق کیجائے اور جو کچھ کہ حصہ شریکین کا ہے وہ ایک دوسرے پر ساتھ برابری کے رجوع کریں اور نہ لیجائے صدقہ میں بڑھیا اور نہ عیب والی۔ اور کہا زہری نے جب صدقہ لینے والا آوے تو بکریاں تین حصے کیجائیں ایک تہائی عمدہ قسم کی دوسری تہائی اوسط قسم کی تیسری تہائی ناقص قسم کی اور صدقہ لینے والا اوسط قسم سے لے اور زہری نے گائے کا حال ذکر نہیں کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق سے اور بہز بن حکیم سے جو اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے اور ابی ذر اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور عامہ فقہا کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث یونس بن یزید اور کئی ایک نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا اور مرفوع تو اسکو فقط سفیان بن حسین نے کیا ہے **باب** گائے کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید محاربی اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تیس گائے میں ایک بچھڑا ہے یا بچھڑی اور ہر چالیس میں مسنہ ہے اور اس باب میں روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا ابو عیسیٰ نے ایسے ہی روایت کی ہے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اور عبد السلام ثقہ حافظ ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث شریک نے خصیف سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ سے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے

[1] یعنی اگر ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو اگر ہر چالیس پر ہیں تو بنت لبون کا ادا کرنا واجب ہے اور اگر پچاس پر ہیں تو حقہ۔ بنت مخاض اسکو کہتے ہیں جسپر ایک سال گذر چکا ہو اور دوسرا سال شروع ہو اور بنت لبون وہ ہے جسپر دوسرا سال گذر کر تیسرا شروع ہو اور حقہ وہ ہے جسپر چوتھا سال گذرتا ہو اور جذعہ وہ ہے جو پانچویں سال میں ہو ۱۲ [2] کرمانی نے شرح میں لکھا ہے کہ علما کا اجماع اسپر ہے کہ چالیس سے کم بکریوں میں کوئی بکری واجب نہیں اور اسپر بھی اجماع ہے کہ ایک سو اکیس میں دو بکریاں ہیں اور تین سو میں تین بکریاں اور جب تین سو سے ایک بھی بڑھیگی تو انمیں کچھ نہیں چار سو تک اور جب چار سو پوری ہو جائینگی تو انمیں چار بکریاں ہیں بعد اسکے ہر سیکڑے میں ایک بکری ہے یہ قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور ثوری اور اسحاق اور اوزاعی اور علی اور ابن مسعود کا اور کہا شعبی اور نخعی نے جب تین سو سے ایک بھی بڑھ گئی تو انمیں چار بکریاں واجب ہیں چار سو تک اور جب چار سو سے ایک بڑھیگی تو پانچ واجب ہیں اور یہ ایک روایت امام احمد سے بھی ہے ۱۲ [3] امام مالک نے موطا میں اسکی تفسیر اسطرح نقل کی ہے کہ متفرق نہ جمع کیا جاوے مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس چالیس بکریاں ہیں جب صدقہ لینے والا آیا اور اسکے آنیکا علم ہوا تو انہوں نے ملکر ایک گلہ بنا لیا اس صورت میں ہر ایک سو بیس سے ایک بکری ادا کرنی پڑی برخلاف اس صورت کے کہ اگر علیحدہ علیحدہ رہتے تو چالیس میں سے ایک ہر ایک کو ادا کرنی لازم تھی آنحضرت نے اس حیلہ سے منع کر دیا اور اگر صدقہ دینے سے علیحدہ علیحدہ ہو کر صدقہ کے وقت جمع ہو جاویں تاکہ صدقہ کم دینا پڑے اور مجتمعین میں تفریق کیجائے اس طور سے کہ مثلاً دو شریکوں میں دو سو دو بکری ہیں پس انکو اس صورت میں تین بکریاں دینی ہیں اور اگر علیحدہ علیحدہ کریں تو ہر ایک پر ایک ایک بکری دینی ہوگی پس آنحضرت نے اس سے بھی منع کیا ہے ۱۲ [4] مثلاً اگر دو آدمیوں میں اسی اونٹ مشترک ہیں یا ایک چالیس دوسرے کے پچیس ایسی ہر ایک اپنے حصہ کے موافق ادا کرے

عن معاذ بن جبل قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم الى اليمن فامرني ان اخذ من كل ثلثين بقرة تبيعا او تبيعة ومن كل اربعين مسنة
ومن كل حالم دينارا او عدله معافر قال ابو عيسى هذا حديث حسن وروى بعضهم هذا الحديث عن سفيان عن الاعمش عن
ابي وائل عن مسروق ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فامره ان ياخذ وهذا اصح حدثنا محمد بن بشار نا محمد
بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سالت ابا عبيدة هل تذكر من عبد الله شيئا قال لا باب ما جاء في كراهية اخذ خيار المال في
الصدقة حدثنا ابو كريب نا وكيع نا زكريا بن اسحاق المكي نا يحيى بن عبد الله بن صيفي عن ابي معبد عن ابن عباس ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال انك تاتي قوما اهل كتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله فان هم اطاعوا
لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة
اموالهم تؤخذ من اغنيائهم وترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانها ليس بينها وبين
الله حجاب وفي الباب عن الصنابحي قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وابو معبد مولى ابن عباس اسمه نافذ باب
ما جاء في صدقة الزرع والتمر والحبوب حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى المازني عن ابيه عن ابي سعيد الخدري
قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس فيما دون خمس خمسة ذود صدقة وليس فيما دون خمس خمسة اواق صدقة وليس فيما دون
خمسة اوسق صدقة وفي الباب عن ابي هريرة وابن عمر وجابر وعبد الله بن عمرو حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي
نا سفيان وشعبة ومالك بن انس عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث
عبد العزيز عن عمرو بن يحيى قال ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح

اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے سے ایک بچھڑا یا بچھڑی لون اور ہر چالیس سے
مسنہ اور ہر ایک بالغ سے ایک دینار یا برابر اسکے کپڑے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے
ابی وائل سے اُسنے مسروق سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور اُنکو صدقہ لینے کا حکم دیا اور یہ صحیح ہے حدیث کی ہم سے
محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سوال کیا مینے ابا عبیدہ سے کیا تو عبد اللہ سے کوئی حدیث یاد
رکھتا ہے کہا اُسنے نہیں باب صدقہ مین عمدہ مال لینا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق
مکی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے ابی معبد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا پس فرمایا
آپ نے تو ایسی قوم کے پاس جاتا ہے جو اہل کتاب ہیں پس اُنکو کلمہ شہادت کیطرف بُلا کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور مین رسول اللہ کا ہون پس اگر وہ
اس امر کی اطاعت کرلین تو اُنکو خبر دے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازین دن اور رات مین فرض کی ہین پس اگر وہ اسکی بھی اطاعت کرلین تو اُنکو خبر دے کہ
اللہ تعالیٰ نے اُنپر صدقہ اُنکے مالون کا فرض کیا ہے اُنکے دولتمندون سے لیاجاوے اور اُنکے فقیرون پر ردکیاجاوے پس اگر وہ اسکی بھی اطاعت کرلین تو تو عمدہ
مال لینے سے بچیو اور مظلوم کی بددعا سے ڈریو کیونکہ درمیان اُسکے اور اللہ تعالیٰ کے پردہ نہیں ہے یعنی جلدی قبول ہوتی ہے اور اس باب
مین روایت ہے صنابحی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور ابو معبد ابن عباس کا غلام ہے نام اُسکا نافذ ہے باب زراعت اور میوے اور
دانون کے صدقہ کے بیان مین حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری
سے کہا اُسنے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ اور نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوٰۃ اور نہیں پانچ وسق سے
کمتر چھوارے مین زکوٰۃ اور اسباب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انس نے عمرو بن یحییٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مثل حدیث عبد العزیز کے جو عمرو بن یحییٰ سے ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے ۔

یہ حدیث صدقہ کے رجوع کرنے ۱۲ ؎۱ بچھڑی بچھڑا جو ایک سال کا ہو اور مسنہ وہ ہے جو تیسرے سال مین ہو اور معاذ کو حکم دیا کہ ہر ایک کافر بالغ سے سال مین ایک دینار جزیہ لیا جاوے یا دینار کی قیمت کے
برابر کپڑے وغیرہ لیے جاوین ۱۲ ؎۲ اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تول کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے
تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث مین النصاب کا بیان ہے کہ اس سے کمتر مین زکوٰۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جبتک پانچ من نہو اُسمین زکوٰۃ نہیں اور یہ حدیث اُنکی دلیل
ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ حد مقرر نہین تھوڑی اور بہت مین زکوٰۃ ہے یعنے دسوان حصہ ۱۲

وقد روی من غیر وجه عنه والعمل علی هذا عند اهل العلم ان لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة والوسق ستون صاعا وخمسة اوسق ثلثمائة صاع وصاع النبی صلی الله علیه وسلم خمس ارطال وثلث وصاع اهل الکوفة ثمانیة ارطال ولیس فیما دون خمسة اواق صدقة والوقیة اربعون درهما وخمس اواق مائتا درهم ولیس فیما دون خمس ذود یعنی لیس فیما دون خمس من الابل صدقة فاذا بلغت خمسا وعشرین من الابل ففیها ابنة مخاض وفیما دون خمس وعشرین من الابل فی کل خمس من الابل شاة **باب** ماجاء لیس فی الخیل والرقیق صدقة **حدثنا** محمد بن العلاء ابوکریب ومحمود بن غیلان قالا نا وکیع عن سفیان وشعبة عن عبد الله بن دینار عن سلیمان بن یسار عن عراك بن مالك عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس علی المسلم فی فرسه ولا عبده صدقة وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وعلی **قال** ابوعیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم انه لیس فی الخیل السائمة صدقة ولا فی الرقیق اذا کانوا للخدمة صدقة الا ان یکونوا للتجارة فاذا کانوا للتجارة ففی اثمانهم الزکوة اذا حال علیها الحول **باب** ماجاء فی زکوة العسل **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری نا عمرو بن ابی سلمة التنیسی عن صدقة بن عبد الله عن موسی بن یسار عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی العسل فی کل عشرة ازق زق وفی الباب عن ابی هریرة وابی سیارة المتعی وعبد الله بن عمرو **قال** ابوعیسی حدیث ابن عمر فی اسناده مقال ولا یصح عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الباب کبیر شیء والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وبه یقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لیس فی العسل شیء **باب** ماجاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی یحول علیه الحول **حدثنا** یحیی بن موسی نا هارون بن صالح الطلحی نا عبد الرحمن بن زید بن اسلم عن ابیه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استفاد مالا فلا زکوة علیه حتی یحول علیه الحول وفی الباب عن سرّاء بنت نبهان **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی نا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال من استفاد مالا فلا زکوة فیه حتی یحول علیه الحول عند ربه

اور اس سے کئی وجہ سے مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ نہیں ہے پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ۔ اور وسق ساٹھ صاع کا ہے اور پانچ وسق تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دو سو درم کے اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں یعنے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے پس جب پچیس ۲۵ اونٹ ہو جائیں تو اُن میں بنت مخاض ہے اور کم میں پچیس اونٹوں سے پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے **باب** اس بیان میں کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علا یعنی ابوکریب اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان اور شعبہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے سلیمان بن یسار سے اُنہوں نے عراک بن مالک سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اُسکے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور علی سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسیپر ہے کہ گھوڑے چرنے والے میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ غلام میں زکوٰۃ ہے جبکہ خدمت کے لیے ہوں مگر یہ کہ تجارت کے لیے ہوں پس جب تجارت کے لیے ہوں تو اُنکی قیمت میں زکوٰۃ ہے جب اُنپر سال گذر جائے **باب** شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن ابی سلمہ تنیسی نے صدقہ بن عبد اللہ سے اُنہوں نے موسیٰ بن یسار سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے حق میں کہ دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سیارہ متعی اور عبد اللہ بن عمرو سے **کہا** ابوعیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی سند میں گفتگو ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی عمدہ روایت صحیح نہیں ہوئی اور اکثر اہل علم کی رائے اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض اہل علم نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے **باب** اس بیان میں کہ حاصل کردہ مال پر زکوٰۃ نہیں تاکہ اسپر سال گذر لے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ہارون بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مال حاصل کرے تو اسپر زکوٰۃ نہیں تاکہ اسپر ایک سال گذر جائے اور اس باب میں روایت ہے سرّاء بنت نبہان سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے جو شخص مال حاصل کرے تو اسپر زکوٰۃ نہیں تاکہ اسپر ایک سال اُسکے مالک کے پاس گذر جائے

وهذا اصح من حديث عبد الرحمن بن زيد بن اسلم قال ابو عيسى ورواه ايوب وعبيد الله بن عمر وغير واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفا وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث ضعفه احمد بن حنبل وعلي بن المديني وغيرهما من اهل الحديث وهو كثير الغلط وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان لا زكوة في المال المستفاد حتى يحول عليه الحول وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد بن حنبل واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا كان عنده مال تجب فيه الزكوة ففيه الزكوة وان لم يكن عنده سوى المال المستفاد مال تجب فيه الزكوة لم تجب عليه في المال المستفاد زكوة حتى يحول عليه الحول فان استفاد مالا قبل ان يحول عليه الحول فانه يزكي المال المستفاد مع ماله الذي وجبت فيه الزكوة وبه يقول سفيان الثوري واهل الكوفة

باب ما جاء ليس على المسلمين جزية **حدثنا** يحيى بن اكثم نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلح قبلتان في ارض واحدة وليس على المسلمين جزية **حدثنا** ابو كريب نا جرير عن قابوس بهذا الاسناد نحوه وفي الباب عن سعيد بن زيد وجد حرب بن عبيد الله الثقفي **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس قد روي عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا والعمل على هذا عند عامة اهل العلم ان النصراني اذا اسلم وضعت عنه جزية رقبته وقول النبي صلى الله عليه وسلم ليس على المسلمين جزية عشور انما يعني به جزية الرقبة وفي الحديث ما يفسر هذا حيث قال انما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين عشور

باب ما جاء في زكوة الحلي **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي وائل عن عمرو بن الحارث بن المصطلق عن ابن اخي زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيمة

اور یہ حدیث صحیح ہے۔ عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اسکو ایوب اور عبید اللہ اور کئی ایک نے نافع سے اُنہنے ابن عمر سے موقوف اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم حدیث مین ضعیف ہی۔ اور احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ نے اہل حدیث سے اسکو ضعیف کیا ہی۔ اور یہ بہت غلطی کرنے والا ہی۔ اور کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مروی ہی کہ مال حاصل شدہ[1] مین زکوۃ نہین تاکہ اسپر ایک سال کامل گذر جائے۔ اور یہی کہتا ہی مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے جبکہ پاس کسی شخص کے ایسا مال ہو کہ جسمین زکوۃ واجب ہو تو اُس مال حاصل شدہ مین بھی زکوۃ ہی۔ اور اگر اُسکے پاس سوائے مال حاصل شدہ کے کوئی ایسا مال نہو کہ جسمین زکوۃ واجب ہے تو اس مال حاصل شدہ مین بھی زکوۃ واجب نہین۔ تاکہ اُسپر ایک سال گذر جائے۔ پس اگر اُسنے ایک سال گذرنے سے پہلے کچھ مال حاصل کیا ہو تو چاہیے کہ مال حاصل شدہ کو ساتھ اُس مال کے کہ جسمین زکوۃ واجب ہو چکی ہی پاک کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہین سفیان ثوری اور اہل کوفہ

باب اس بیان مین کہ مسلمانون پر جزیہ نہین **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن اکثم نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبلے ایک زمین مین بہتر نہین اور نہ مسلمانون پر جزیہ ہی۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور اس باب مین روایت ہی سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی مروی ہی قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عامہ اہل علم کے نزدیک عمل اسپر ہی کہ عیسائی جسوقت اسلام لاوے تو اسکی گردن کا جزیہ اُس سے معاف کیا جاوے۔ اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانون پر جزیہ عشور کا نہین ہی مراد اس سے جزیہ گردن کا ہی اور حدیث مین وہ الفاظ ہین جو اُسکی یہ تفسیر کرتے ہین کیونکہ فرمایا آپنے عشور کو فقط یہود اور نصاریٰ پر ہی مسلمانون پر عشور نہین

باب زیور کی زکوۃ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عمرو بن حارث بن مصطلق سے اُسنے زینب کے بھتیجے سے جو عبد اللہ کی بیوی سے اُسنے زینب عبد اللہ کی بیوی سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیورون سے ہو کیونکہ تم قیامت کے دن دوزخ مین بہت جانے والے ہو

---

[1] مال حاصل شدہ وہ ہے جو کہ درمیان سال کے حاصل ہو ہبہ یا میراث وغیرہ سے اور پہلے مال کے منافع مین سے نہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ وہ پہلے مال سے لاحق نہین ہوتا بلکہ اسکے واسطے نیا سال گذرنا چاہیے کہ زکوۃ واجب ہو۔ اور امام اعظم رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ وہ اسی مال مین ہی پہلے مال سے لاحق ہو جاتا ہے اور وہ مال حاصل شدہ کہ جو پہلے مال کا منافع ہو اسمین خلاف نہین ہی بلکہ وہ اتفاقاً اول مال سے لاحق ہوتا ہے

حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل يحدث عن عمرو ابن الحارث بن اخي زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا اصح من حديث ابي معاوية وابو معاوية وهم في حديثه فقال عمرو بن الحارث عن ابن اخي زينب والصحيح انما هو عمرو بن الحارث بن اخي زينب وقد روي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه راى في الحلي زكوٰة وفي اسناده مقال واختلف اهل العلم في ذلك فراى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين في الحلي زكوٰة ما كان منه ذهب وفضة وبه يقول سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك وقال بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر وعائشة وجابر بن عبد الله وانس بن مالك ليس في الحلي زكوٰة وهكذا روي عن بعض فقهاء التابعين وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ايديهما سواران من ذهب فقال لهما اتؤديان زكوته فقالتا لا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحبان ان يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فاديا زكوته **قال** ابو عيسى هذا حديث قد رواه المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب نحو هذا والمثنى بن الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء **باب** ما جاء في زكوٰة الخضراوات **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن الحسين عن محمد بن عبد الرحمن بن عبيدة عن عيسى بن طلحة عن معاذ انه كتب الى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله عن الخضراوات وهي البقول فقال ليس فيها شيء **قال** ابو عيسى اسناد هذا الحديث ليس بصحيح وليس يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء وانما يروى هذا عن موسى بن طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے اعمش سے کہا اُسنے مینے سنا ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا عمرو بن حارث سے جو بھتیجا زینب کا ہے جو عبد اللہ کی بیوی ہے اسنے زینب عبد اللہ کی بیوی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ صحیح ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابو معاویہ نے اپنی حدیث مین وہم کیا ہے کہا اُسنے عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یہ ہے عمرو ابن الحارث بن اخی زینب اور مروی ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے زیور مین زکوۃ ہے اور اسکی سند مین کلام ہے اور اہل علم نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے سو بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ اس زیور مین زکوۃ ہے جو سونا چاندی سے ہو اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن المبارک۔ اور کہا بعض اصحاب نے انمین سے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک ہین کہ زیور مین زکوۃ نہین اور اسی طرح بعض فقہاے تابعین سے مروی ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے دو عورتون سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور ان دونون کے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے پس آپنے اُن دونون سے فرمایا کہ کیا انکی زکوۃ ادا کرتی ہو سو کہا اُن دونون نے کہ نہین پھر ان دونوکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو یہ بات کہ تمکو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہنائے۔ کہا اُن دونون نے نہین فرمایا آپ نے پس انکی زکوۃ ادا کیا کرو کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے بھی مثل اسکے روایت کی ہے اور مثنی ابن صباح اور ابن لہیعہ یہ دونون حدیث مین ضعیف ہین اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح ثابت نہین ہوئی **باب** ترکاریون کی زکوۃ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے حسین سے اُسنے محمد بن عبد الرحمن بن عبیدہ سے اُسنے عیسی بن طلحہ سے اُسنے معاذ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھا کہ سبزیون مین کیا حکم ہے اور سبزی ترکاریون کو بولتے ہین۔ پس فرمایا آپنے اسمین کچھ زکوۃ نہین کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی سند صحیح نہین۔ اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح ثابت نہین ہوئی اور یہ حدیث بواسطہ موسی بن طلحہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل مروی ہے

---

(۱) یہی مذہب ہے امام ابو یوسف اور محمد کا کہ ترکاریون مین زکوۃ نہین ہے اور امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہین کہ ہر ایک قسم ترکاری مین زکوۃ ہے دلیل اسکی یہ حدیث ہے مما اخرجت الارض ففیہ العشر یعنے جو چیز زمین نکالے اسمین دسوان حصہ ہے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث عام ہے تخصیص اسکی اس حدیث سے ممکن ہے

والعمل على هذا عند اهل العلم انه ليس في الخضروات صدقة **قال** ابو عيسى والحسن هو ابن عمارة وهو ضعيف عند اهل الحديث ضعفه شعبة وغيره وتركه عبد الله بن المبارك **باب** ما جاء في الصدقة فيما يسقى بالانهار وغيرها **حدثنا** ابو موسى الانصاري نا عاصم بن عبد العزيز المديني نا الحارث بن عبد الرحمن بن ابي ذباب عن سليمان بن يسار و بسر بن سعيد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما سقت السماء والعيون العشر وفيما سقي بالنضح نصف العشر وفي الباب عن انس بن مالك وابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى وقد روى هذا الحديث عن بكير بن عبد الله بن الاشج وعن سليمان بن يسار و بسر بن سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وكان هذا الحديث اصح وقد صح حديث ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب وعليه العمل عند عامة الفقهاء **حدثنا** احمد بن الحسن نا سعيد بن ابي مريم نا ابن وهب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سن فيما سقت السماء والعيون او كان عثريا العشور وفيما سقي بالنضح نصف العشر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في زكوة مال اليتيم **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن موسى نا الوليد بن مسلم عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس فقال الا من ولي يتيما له مال فليتجر فيه ولا يتركه حتى تاكله الصدقة **قال** ابو عيسى وانما روي هذا الحديث من هذا الوجه وفي اسناده مقال لان المثنى بن الصباح يضعف في الحديث وروى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن شعيب ان ابن عمر بن الخطاب فذكر هذا الحديث وقد اختلف اهل العلم في هذا الباب فراى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في مال اليتيم زكوة منهم عمر وعلي وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعي واحمد واسحاق وقالت طائفة من اهل العلم ليس في مال اليتيم زكوة وبه يقول سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك وعمرو بن شعيب هو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص وشعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو وقد تكلم يحيى بن سعيد في حديث عمرو بن شعيب

اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ ترکاریوں میں زکوۃ نہیں ہے کہا ابو عیسی نے اور حسن وہ ابن عمارہ ہے اور اہل حدیث کے نزدیک وہ ضعیف ہے شعبہ وغیرہ نے اسکو ضعیف کیا ہے۔ اور چھوڑ دیا اسکو عبد اللہ بن مبارک نے **باب** اس چیز کی زکوۃ کے بیان میں جو نہروں وغیرہ سے پلائی جائے ہم سے حدیث کی ہے ابو موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہے عاصم بن عبد العزیز مدینی نے کہا حدیث کی ہے حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب نے سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں کہ جسکو بارش اور چشموں سے پانی ملے اسمیں دسواں حصہ ہے۔ اور فرمایا اسمیں جو ڈولوں (یا کوئیں) سے پلائی جائے اسمیں بیسواں حصہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ بکیر بن عبد اللہ بن اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل گویا یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث ابن عمر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں ہے وہ صحیح ہے اور عام فقہا کے نزدیک عمل اسی پر ہے حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے ابن شہاب سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کیا آپنے اُس زمین میں کہ جسکو بارش اور چشموں سے پانی ملے یا سیرابی ہو دسواں حصہ۔ اور اس زمین میں جو ڈولوں سے پلائی جائے بیسواں حصہ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** یتیم کے مال کی زکوۃ کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے مثنی بن صباح سے اسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا خبردار اگر جو کوئی ایسے یتیم کا والی ہو کہ جسکے پاس مال ہو تو چاہیے کہ اسمیں تجارت کرے اور اسکو چھوڑ نہ دے کہ اُسکو زکوۃ ہی کھا جاوے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث فقط اسی وجہ سے مروی ہے اور اسکی سند میں کلام ہے کہ مثنی بن صباح حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے۔ اور بعضنے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب نے ذکر کیا اس حدیث کو اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے پس کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مذہب ہے کہ یتیم کے مال میں زکوۃ ہے انمیں سے عمر اور علی اور عائشہ اور ابن عمر ہیں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور کہا ایک گروہ نے اہل علم سے کہ یتیم کے مال میں زکوۃ نہیں ہے۔ اور اسی کے ساتھ قائل ہوا ہے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور عمرو بن شعیب جو بیٹا ہے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کا حالانکہ شعیب نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے سنا ہے۔ اور یحیی بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں کلام کیا ہے

وقال هو عندنا واه ومن ضعفه فانما ضعفه من قبل انه يحدث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو واما اكثر اهل الحديث فيحتجون بحديث عمرو بن شعيب ويثبتونه منهم احمد واسحاق وغيرهما **باب** ما جاء ان العجماء جرحها جبار وفي الركاز الخمس **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار وفي الركاز الخمس وفي الباب عن انس بن مالك وعبد الله بن عمرو وعبادة بن الصامت وعمرو بن عوف المزني وجابر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الخرص **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسي نا شعبة قال اخبرني خبيب بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الرحمن بن مسعود بن دينار يقول جاء سهل بن ابي حثمة الى مجلسنا فحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع وفي الباب عن عائشة وعتاب بن اسيد وابن عباس **قال** ابو عيسى والعمل على حديث سهل بن ابي حثمة عند اكثر اهل العلم في الخرص وبحديث سهل بن ابي حثمة يقول اسحاق واحمد والخرص اذا ادركت الثمار من الرطب والعنب مما فيه الزكوة بعث السلطان خارصا فخرص عليهم والخرص ان ينظر من يبصر ذلك فيقول يخرج من هذا من الزبيب كذا ومن التمر كذا وكذا فيحصي عليهم وينظر مبلغ العشر من ذلك فيثبت عليهم ثم يخلي بينهم وبين الثمار فيصنعون ما احبوا واذا ادركت الثمار اخذ منهم العشر هكذا فسره بعض اهل العلم وبهذا يقول مالك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المديني نا عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث على الناس من يخرص عليهم كرومهم وثمارهم وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في زكوة الكروم انها تخرص كما يخرص النخل ثم تؤدى زكوته زبيبا كما تؤدى زكوة النخل تمرا

اور کہا کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک واہی ہے اور جسنے اسکو ضعیف کیا ہے اسنے اسکو اسوجہ سے ضعیف کیا ہے کہ وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کی کتاب سے حدیث کرتا ہے۔ اور اکثر اہل حدیث عمرو بن شعیب کی حدیث سے حجت پکڑتے ہیں اور اسکو ثابت رکھتے ہیں انہیں سے احمد اور اسحاق وغیرہ ہیں **باب** اس بیان میں کہ جانور کے مارنے میں بدلہ نہیں اور دفینہ جاہلیت میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہنے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ سے اسنے ابی ہریرہ سے انہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جانور کے مارنے میں بدلہ نہیں[1] اور کان میں بدلہ نہیں اور کوئیں میں بدلہ نہیں۔ اور دفینہ جاہلیت میں پانچواں حصہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** درخت پر تخمینہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے خبیب بن عبدالرحمن نے کہا سنا میں نے عبدالرحمن بن مسعود بن دینار سے کہ کہتا سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس کی طرف آیا اور اسنے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی چیز کا تخمینہ کیا کرو تو لے لو اور تہائی کو (تخمینہ سے) چھوڑ دیا کرو۔ پس اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی تو چھوڑ دو اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور اکثر اہل علم کے نزدیک تخمینہ کے باب میں عمل سہل بن حثمہ کی حدیث پر ہے اور حدیث بیان کرتا ہے سہل بن ابی حثمہ کہ کہتا اسحاق اور احمد تخمینہ یوں ہے کہ جب میوہ کھجور اور انگور سے یعنی ان چیزوں سے کہ جنمیں زکوۃ واجب ہے پکنے کے قریب پہونچیں تو سلطان کسی تخمینہ کرنیوالے کو بھیجے وہ انپر تخمینہ کرے اور تخمینہ یہ ہے کہ جو کوئی اس امر کی بصارت رکھتا ہے دیکھکر کہدے کہ اس منقے سے اسقدر نکلے گا اور ان کھجوروں سے اسقدر اور اسقدر سو انپر تخمینہ لگا دے اور دیکھے کہ اس عشر تک پہونچا ہے تو انپر عشر ثابت کرے پھر انکا اور میوہ کا راستہ چھوڑ دے پس وہ کریں جو چاہتے ہیں اور جب میوہ پختہ ہو جائے تو انپر عشر لیوے ایسا ہی بعض اہل علم نے اسکی تفسیر کی ہے اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہمسے ابو عمرو یعنی مسلم بن عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نافع نے محمد بن صالح تمار سے اسنے ابن شہاب سے اسنے سعید بن مسیب سے اسنے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف بھیجتے تھے اس شخص کو جو انپر انکے انگوروں کی اور میووں کی جانچ کرے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوۃ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اسکی جانچ کی جاوے جیسا کہ کھجوروں کی جانچ کی جاتی ہے پھر اسکی زکوۃ اسوقت ادا کیجاوے کہ منقی ہو جاوے جیسا کہ کھجوروں کی زکوۃ حالت تمر میں ادا کیجاتی ہے

[1] یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اسکے مالک پر ڈانڈ نہیں اور اگر مزدور نے کوئیاں کھدوانے اور کان کھودنے میں گر کر مر جاوے یا اسپر وہ کوئیاں گر پڑنے سے مر جاوے تو کھدوانے والے پر کوئی ڈانڈ نہیں ہے اور دفینہ میں یعنی جو مال زمین سے ملجائے اسمیں پانچواں حصہ دینا پڑتا ہے ۱۲

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب وقد روی ابن جریج هذا الحدیث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة وسألت
محمدا عن هذا فقال حدیث ابن جریج غیر محفوظ وحدیث سعید بن المسیب عن عتاب بن اسید اصح باب
ماجاء فی العامل علی الصدقة بالحق حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا یزید بن عیاض عن عاصم بن عمر بن قتادة ح
وحدثنا محمد بن اسمعیل نا احمد بن خالد عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول العامل علی الصدقة بالحق کالغازی فی سبیل الله حتی یرجع الی بیته قال
ابو عیسی حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن ویزید بن عیاض ضعیف عند اهل الحدیث وحدیث محمد بن اسحاق اصح
باب فی المعتدی فی الصدقة حدثنا قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالک قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم المعتدی فی الصدقة کمانعها قال وفی الباب عن ابن عمر وام سلمة وابی هریرة قال ابو عیسی
حدیث انس حدیث غریب من هذا الوجه وقد تکلم احمد بن حنبل فی سعد بن سنان وهکذا یقول اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب
عن سعد بن سنان عن انس بن مالک قال ابو عیسی سمعت محمدا یقول والصحیح سنان بن سعد وقوله المعتدی فی الصدقة
کمانعها یقول علی المعتدی من الاثم کما علی المانع اذا منع باب ماجاء فی رضی المصدق حدثنا علی بن حجر نا محمد بن یزید
عن مجالد عن الشعبی عن جریر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اتاکم المصدق فلا یفارقنکم الا عن رضی حدثنا ابو عمار
نا سفیان عن داود عن الشعبی عن جریر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه قال ابو عیسی حدیث داود عن الشعبی
اصح من حدیث مجالد وقد ضعف مجالدا بعض اهل العلم وهو کثیر الغلط باب ماجاء ان الصدقة توخذ من الاغنیاء
فترد علی الفقراء حدثنا علی بن سعید الکندی نا حفص بن غیاث عن اشعث عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه

کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے (اور مؤلف
کہتا ہے کہ) مین نے اسکی بابت محمد (یعنی محمد بن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا تو کہا اُسنے حدیث ابن جریج کی محفوظ نہین ہے
اور حدیث سعید بن مسیب کی جو عتاب بن اسید سے ہے وہ صحیح ہے باب اس شخص کی فضیلت کے بیان مین جو صدقے کا کام ساتھ حق کے کرے
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث ہمسے یزید بن عیاض نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ح اور حدیث
کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن خالد نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے
رافع بن خدیج سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے کہ فرماتے وہ شخص کہ صدقے پر ساتھ حق کے کام کرے مثل غازی کے ہے
اللہ تعالی کے رستے مین یہانتک کہ اپنے گھر کی طرف رجوع کرے کہا ابو عیسی نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض اہل حدیث کے
نزدیک ضعیف ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی صحیح تر ہے باب اس شخص کے بیان مین جو صدقہ مین تجاوز کرے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا
حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے سعد بن سنان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص صدقے مین تجاوز کرے مثل منع کرنے والے کے ہے۔ کہا (مؤلف نے) اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے
کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی اس وجہ سے غریب ہے۔ اور احمد بن حنبل نے سعد بن سنان کے حق مین کلام کیا ہے اور ایسا ہی کہتا ہے لیث بن سعد
یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے کہا ابو عیسی نے سنا مینے محمد سے کہ کہتا اور صحیح سنان بن سعد ہے۔ اور قول آنحضرت کا کہ
تجاوز کرنے والا صدقہ مین مثل منع کرنے والے کے ہے۔ کہتا ہے کہ تجاوز کرنے والے پر گناہ ہے جیسے کہ منع کرنے والے پر گناہ ہے جب وہ منع کرے
باب صدقہ لینے والے کی رضا کے بیان مین حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جریر سے
کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے پاس صدقہ لینے والا آوے تو چاہیے کہ تمسے جدا نہووے مگر رضامندی سے حدیث کی ہمسے ابو عمار نے کہا
حدیث کی ہمسے سفیان نے داود سے اُسنے شعبی سے اُسنے جریر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کہا ابو عیسی نے حدیث داود کی جو شعبی سے ہے مجالد کی
حدیث سے صحیح ہے اور مجالد کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے اور یہ بہت غلطی کرتا ہے باب اس بیان مین کہ زکوۃ غنیوں سے لیجاوے اور فقیرون کو دیجاوے حدیث کی ہمسے
علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اُسنے عون بن ابی جحیفہ (سوائی کوفی) سے اُسنے اپنے باپ سے

قال تدم علینا مصدق النبی صلعم فاخذ الصدقۃ من اغنیائنا فجعلہا فی فقرائنا وکنت غلاما یتیما فاعطانی منہا قلوصا وفی الباب عن ابن عباس قال ابو عیسٰی حدیث ابی جحیفۃ حدیث حسن غریب **باب** من تحل لہ الزکوۃ **حدثنا** قتیبۃ وعلی بن حجر قال قتیبۃ حدثنا شریک وقال علی انا شریک المعنی واحد عن حکیم بن جبیر عن محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید عن ابیہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیٰمۃ ومسئلتہ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ وما یغنیہ قال خمسون درہما او قیمتہا من الذہب وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وقد تکلم شعبۃ فی حکیم بن جبیر من اجل ہذا الحدیث **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن ادم نا سفیان عن حکیم بن جبیر بہذا الحدیث فقال لہ عبد اللہ بن عثمان صاحب شعبۃ لو غیر حکیم حدث بہذا فقال لہ سفیان وما لحکیم لا یحدث عنہ شعبۃ قال نعم قال سفیان سمعت زبیدا یحدث بہذا عن محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید والعمل علی ہذا عند بعض اصحابنا وبہ یقول الثوری وعبد اللہ بن المبارک واحمد واسحاق قالوا اذا کان عند الرجل خمسون درہما لم تحل لہ الصدقۃ ولم یذہب بعض اہل العلم الی حدیث حکیم بن جبیر ووسعوا فی ہذا وقالوا اذا کان عندہ خمسون درہما او اکثر وہو محتاج فلہ ان یاخذ من الزکوۃ وہو قول الشافعی وغیرہ من اہل الفقہ والعلم **باب** ما جاء ما یحل لہ الصدقۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی نا سفیان ح وثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان عن سعد بن ابراہیم عن ریحان بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی وفی الباب عن ابی ہریرۃ وحبشی بن جنادۃ وقبیصۃ بن المخارق

کہا اُسنے ہمارے پاس نبی صلعم کا زکوٰۃ لینے والا آیا تو اُسنے ہمارے غنیون سے زکوۃ لی اور ہمارے فقیرون کو دیدی اور مین اسوقت یتیم لڑکا تھا مجھے بھی اُسنے اُس سے ایک اونٹنی دی اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن غریب ہی **باب** اُس شخص کے بیان مین کہ جسکو زکوۃ لینی حلال ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور علی بن حجر نے کہا قتیبہ نے حدیث کی ہمسے شریک نے اور کہا علی نے خبر دی ہمکو شریک نے معنے دونون کے ایک ہین حکیم بن جبیر سے اسنے محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سوال کرے آدمیون سے اس حالت مین کہ اُسکے پاس اسقدر ہو کہ اسکو غنی کرے تو وہ قیامت کے دن آویگا اسی حالت مین کہ سوال اسکا اسکے منھ مین[1] زخم ہوگا۔ کسی نے کہا اور کسقدر اسکو غنی کرتا ہے۔ فرمایا آپ نے پچاس درم یا قیمت اسکی سونے سے اور اس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور شعبہ نے حکیم بن جبیر کے حق مین اسی حدیث کے سبب سے کلام کیا ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حکیم بن جبیر سے ساتھ اس حدیث کے۔ پس سفیان کو عبد اللہ بن عثمان نے کہا جو شعبہ کا ساتھی ہے کہ کاش کہ حکیم کے سواے کوئی اور یہ حدیث روایت کرتا۔ پس عبد اللہ بن عثمان کو سفیان نے کہا اور حکیم کو کیا ہے کیا اس سے شعبہ روایت نہین کرتا کہا اُسنے ہان۔ کہا سفیان نے سنا مین نے زبید سے کہ حدیث کرتا تھا ساتھ اسکے محمد بن عبد الرحمان بن یزید سے اور ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک عمل اسپر ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہی ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ کہا انھون نے جب کسی مرد کے پاس پچاس درم ہون تو اسکے لیے زکوۃ لینی حلال نہین اور بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کی طرف نہین گئے۔ اور انھون نے اسمین فراخی کی ہے اور کہا ہے کہ جب اسکے پاس پچاس درم یا زیادہ ہون اور اسکو انکی حاجت ہو تو اسکے لیے زکوۃ سے لینا جائز ہے۔ اور یہ قول ہے شافعی وغیرہ اہل فقہ اور علم سے **باب** اُس شخص کے بیان مین کہ جسکو زکوۃ لینی حلال نہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُسنے ریحان بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین حلال زکوۃ لینی غنی کو اور نہ قوی تندرست کو۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ رضا اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے۔

[1] خموش اور خدوش اور کدوح کے معنے ایک ہی ہین یعنے جو شخص لوگون سے اپنے پاس پچاس درم یا پچاس درم کا مال ہوتے ہوئے لوگون سے سوال کرے تو قیامت کے روز منھ اسکا سوال کے سبب سے زخمی ہوگا ۱۲

قال ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن وقد روی شعبۃ عن سعد بن ابراہیم ہذا الحدیث بہذا الاسناد ولم یرفعہ وقد رُوی فی غیر ہذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل المسئلۃ لغنی ولا لذی مرّۃ سوی واذا کان الرجل قویا محتاجا ولم یکن عندہ شیء فتصدق علیہ اجزأ عن المتصدِّق عند اہل العلم ووجہ ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم علی المسئلۃ **حدثنا** علی بن سعید الکندی نا عبد الرحیم بن سلیمان عن مجالد عن عامر عن حُبشیّ بن جنادۃ السلولی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وہو واقف بعرفۃ اتاہ اعرابیٌّ فاخذ بطرف ردائہ فسالہ ایاہ فاعطاہ وذہب فعند ذلک حرمت المسالۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسألۃ لا تحل لغنی ولا لذی مرّۃ سوی الا لذی فقر مُدْقعٍ او غرمٍ مفظعٍ ومن سال الناس لیثری بہ مالہ کان خموشا فی وجہہ یوم القیمۃ ورضفا یاکلہ من جہنم فمن شاء فلیُقِلّ ومن شاء فلیکثِر **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم عن عبد الرحیم بن سلیمان نحوہ **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ

باب من تحل لہ الصدقۃ من الغارمین وغیرہم

حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک وفی الباب عن عائشۃ وجویریۃ وانسؓ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی کراہیۃ الصدقۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واہل بیتہ ومَوالیہ

حدثنا بندار نا مکی بن ابراہیم ویوسف بن سعید الضبعی قالا نا بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بشیء سال اصدقۃ ہی ام ہدیۃ فان قالوا صدقۃ لم یاکل وان قالوا ہدیۃ اکل وفی الباب عن سلمان وابی ہریرۃ وانس والحسن بن علی وابی عمیرۃ جد معرف بن واصل واسمہ رشید بن مالک

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث ساتھ اس اسناد کے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور غیر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نہیں حلال سوال کرنا غنی کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب کوئی مرد قوی محتاج ہو اور اسکے پاس کوئی چیز نہ ہو پس اسپر صدقہ کیا جاوے تو اہل علم کے نزدیک صدقہ دینے والے کیطرف سے ادا ہو جاویگا اور وجہ اس حدیث کی نزدیک بعض اہل علم کے یہ کہ نہیں حلال صدقہ غنی کو یعنی سوال پر محمول ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحیم بن سلیمان نے مجالد سے اسنے عامر سے اسنے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا اُسنے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں اس حالت میں کہ آپ عرفہ میں کھڑے ہوئے تھے کہ آپکے پاس ایک اعرابی آیا اور اُسنے آپ کی چادر مبارک کا ایک دامن پکڑ لیا اور اُسنے آپ سے مانگی سو آپنے اسکو دیدی اور چلا گیا پس اسوقت میں سوال کرنا حرام ہوا یعنی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال کرنا نہیں حلال غنی کو اور نہ قوی تندرست کو مگر اس فقیر کو جو نہایت ذلت کو پہونچا ہو یا بہت ضروری حاجت والے کو اور جو اسواسطے لوگوں سے سوال کرے کہ اپنا مال زیادہ کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اسکے منھ میں زخم اور جلتا ہوگا جو دوزخ سے اسکو کھائیگا سو جو شخص چاہے تو کم کرے اور جو کوئی چاہے پس زیادہ کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے عبد الرحیم بن سلیمان سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے **باب** اُس شخص کے بیان میں کہ جسکو زکوٰۃ لینی حلال ہے قرضدار وغیرہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے عیاض بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص بسبب خریدنے میووں کے مصیبت زدہ ہوا۔ اور اُسکا قرض بہت ہو گیا۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر صدقہ کرو سو لوگوں نے اسپر صدقہ کیا۔ پس وہ صدقہ اُسکے قرض کے پورا کرنے کو نہ پہونچ سکا۔ پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسکے قرضخواہ کو کہ لو جو تم پاتے ہو اور اسکے سواے اور تمہارے واسطے کچھ نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ و جویریہ و انس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ صدقہ لینا نبی صلعم کو اور آپکے اہل بیت اور غلاموں کو مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے مکی بن ابراہیم اور یوسف بن سعید ضبعی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب کوئی چیز آپکے پاس آتی تو سوال کرتے کہ کیا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے۔ سو اگر لوگ کہتے کہ یہ صدقہ ہے تو نہ کھاتے اور اگر کہتے کہ ہدیہ ہے تو کھا لیتے۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ اور انس اور حسن بن علی اور ابی عمیرہ سے جو دادا ہے معرف بن واصل کا ہے اور نام اسکا رشید بن ملک ہے

وميمون او مهران وابن عباس وعبد الله بن عمرو وابی رافع وعبد الرحمن بن علقمة وقد روی هذا الحديث ايضا عن عبد الرحمن بن علقمة
عن عبد الرحمن بن ابی عقيل عن النبی صلی الله عليه وسلم وجد بهز بن حكيم اسمه معاوية بن حيدة القشيری **قال** ابو عيسی حديث
بهز بن حكيم حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحكم عن ابن ابی رافع عن ابی رافع ان رسول
الله صلی الله عليه وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال لابی رافع اصحبنی كيما تصيب منها فقال لا حتی آتی رسول الله
صلعم فاساله وانطلق الی النبی صلعم فساله فقال ان الصدقة لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسهم قال وهذا حديث حسن صحيح وابو رافع
مولی النبی صلی الله عليه وسلم اسمه اسلم وابن ابی رافع هو عبيد الله بن ابی رافع كاتب علی بن ابی طالب **باب** ما جاء فی الصدقة علی ذی القرابة
حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عاصم عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن عمها سلمان بن عامر يبلغ به النبی صلی الله
عليه وسلم قال اذا افطر احدكم فليفطر علی تمر فانه بركة فان لم يجد تمرا فالماء فانه طهور وقال الصدقة علی المسكين صدقة وهی علی ذی الرحم
ثنتان صدقة وصلة وفی الباب عن زينب امرأة عبد الله بن مسعود وجابر وابی هريرة **قال** ابو عيسی حديث سلمان بن عامر حديث
حسن والرباب هی ام الرائح ابنة صليع وهكذا روی سفيان الثوری عن عاصم عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن عمها سلمان بن عامر
عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هذا الحديث وروی شعبة عن عاصم عن حفصة بنت سيرين عن سلمان بن عامر ولم يذكر فيه
عن الرباب وحديث سفيان الثوری وابن عيينة اصح وهكذا روی ابن عون وهشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن
الرباب عن سلمان بن عامر **باب** ما جاء ان فی المال حقا سوی الزكوة **حدثنا** محمد بن مدويه نا الاسود بن عامر عن شريك
عن ابی حمزة عن الشعبی عن فاطمة ابنة قيس قالت سالت او سئل النبی صلی الله عليه وسلم عن الزكوة فقال ان فی المال
لحقا سوی الزكوة ثم تلا هذه الآية التی فی البقرة لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ الآية

اور میمون سے یا مہران سے اور ابن عباس سے اور عبد اللہ بن عمرو سے اور ابی رافع اور عبد الرحمن بن علقمہ سے رضی اللہ عنہم اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن
بن علقمہ سے بھی اُنھوں نے روایت کی عبد الرحمن بن ابی عقیل سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابو عیسیٰ نے
حدیث بہز بن حکیم کی حسن غریب ہے حدیث کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حکم سے اُنھوں نے ابن ابی رافع سے اُنھوں نے ابی رافع سے
یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو جو قبیلہ بنی مخزوم سے تھا صدقے پر بھیجا تو اُسنے ابی رافع سے کہا تو میرے ساتھ چل تاکہ تو صدقے سے کچھ حاصل
کرے پس کہا اُسنے نہیں تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دریافت کرلوں سو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اور آپ سے اُسنے پوچھا پس
فرمایا آپنے صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں اور غلام کسی قوم کے اُنھیں میں سے ہوتے ہیں کہا سولت نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
غلام ہے نام اسکا اسلم ہے اور ابن ابی رافع وہی عبید اللہ بن ابی رافع ہے جو کاتب ہے علی بن ابی طالب کا **باب** قرابت والوں پر صدقہ کرنے کے بیان میں حدیث کی
ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے اپنے چچا سے جو سلمان بن عامر ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تک پہونچاتا ہے کہ فرمایا آپنے جب کوئی تم میں سے افطار کرے تو چاہیے کہ کھجور دن پر افطار کرے کیونکہ یہ برکت ہے پس اگر کھجور نہ پائے تو پانی کیونکہ یہ پاک ہے اور فرمایا آپنے
صدقہ مسکین پر تو صدقہ ہی ہے اور ذوی قرابت پر صدقہ اور صلہ رحمی ہے اور اس باب میں روایت ہے زینب عبد اللہ بن مسعود کی بیوی سے اور جابر اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث
سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب وہ ام الرائح بنت صلیع ہے اور ایسی ہی روایت کی ہے سفیان ثوری نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے
اُسنے اپنے چچا سے جو سلمان بن عامر ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے
سلمان بن عامر سے اور اس میں حفصہ نے رباب کا ذکر نہیں کیا اور روایت سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہے ابن عون اور ہشام بن حسان
نے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے **باب** اس بیان میں کہ مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی حق ہے حدیث کی ہم سے محمد بن مدویہ نے
کہا حدیث کی ہم سے اسود بن عامر نے شریک سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے کہا اُنھوں نے میں نے یا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
زکوٰۃ کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے بیشک مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی حق ہے پھر آپ نے یہ آیت واسطے اپنی تصدیق کے پڑھی لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ الآیۃ

ف ابی رافع آنحضرت صلعم کا غلام تھا۔ اور غلاموں کا وہی حکم ہوتا ہے جو اُنکے مالکوں کا ہو۔ اور چونکہ صدقہ لینا ہمارے لیے حلال نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے مالوں کی میل ہے
لہذا تیرے لیے بھی حلال نہیں ۔ ۱۲

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن الطفيل عن شريك عن ابي حمزة عن عامر عن فاطمة بنت قيس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في المال حقا سوى الزكوة **قال** ابو عيسى هذا حديث اسناده ليس بذاك وابو حمزة ميمون الاعور يضعف وروى بيان واسمعيل بن سالم عن الشعبي هذا الحديث قوله وهذا اصح **باب** ما جاء في فضل الصدقة **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن سعيد المقبري عن سعيد بن يسار انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصدق احد بصدقة من طيب ولا يقبل الله الا الطيب الا اخذها الرحمن بيمينه وان كانت تمرة تربو في كف الرحمن حتى تكون اعظم من الجبل كما يربي احدكم فلوه او فصيله وفي الباب عن عائشة وعدي بن حاتم وانس وعبد الله بن ابي اوفى وحارثة بن وهب وعبد الرحمن بن عوف وبريدة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا موسى بن اسمعيل نا صدقة بن موسى عن ثابت عن انس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الصوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظيم رمضان قال فاي الصدقة افضل قال صدقة في رمضان **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وصدقة بن موسى ليس عندهم بذلك القوي **حدثنا** عقبة بن مكرم البصري نا عبد الله بن عيسى الخزاز عن يونس بن عبيد عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفي غضب الرب وتدفع ميتة السوء قال هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا وكيع نا عباد بن منصور نا القاسم بن محمد قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقبل الصدقة وياخذها بيمينه فيربيها لاحدكم كما يربي احدكم مهره حتى ان اللقمة لتصير مثل احد وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل وهو الذي يقبل التوبة عن عباده وياخذ الصدقات ويمحق الله الربوا ويربي الصدقات

قال هذا حديث صحيح وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا

حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن طفیل نے شریک سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے عامر سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بیشک مال میں سوائے زکوۃ کے اور بھی حق ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد ٹھیک نہیں اور ابو حمزہ میمون اعور ضعیف کیا گیا ہے اور روایت کی بیان اور اسمٰعیل بن سالم نے شعبی سے یہ حدیث قول اُسکا۔ اور یہ صحیح ہے **باب** صدقہ کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید مقبری سے اُسنے سعید بن یسار سے یہ کہ سنا اُسنے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حلال روزی سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ قبول بھی نہیں کرتا سوائے حلال کے تو اُسکو اللہ تعالیٰ اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پلتا ہے تاکہ وہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ تم اپنے بچھیرے کو یا بچھڑے کو پالتے ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبد الرحمن بن عوف اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسیٰ نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے فرمایا آپنے شعبان بسبب تعظیم رمضان کے کہا اُسنے پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا آپنے رمضان میں صدقہ کرنا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عیسیٰ خزاز نے یونس بن عبید سے اُسنے حسن سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کا غصہ دور کرتا ہے اور بری حالت کو دفع کرتا ہے کہا مولف نے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن محمد نے کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے اور اُسکو داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہے پس اُسکو تمہارے لیے پالتا ہے جیسے کہ تم بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ ایک لقمہ بھی مثل پہاڑ احد کے ہو جاتا ہے۔ اور تصدیق اُسکی کتاب اللہ عز وجل میں ہے۔ ہو الذی یقبل التوبۃ الخ اور وہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ کو اپنی بندوں سے اور قبول کرتا ہے خیراتوں کو اور مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے خیراتوں کو کہا مولف نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ عائشہ کے نبی صلعم سے مثل اسکے

ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا میں دے تو اُسکا ثواب بے حساب ہے۔ اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپیہ خرچ کرے تو خدا اُسکو ہرگز قبول نہیں کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان خرچنے میں حلال مال کا خیال رکھیں تھوڑے بہت کا خیال نہ کریں ۱۲

وقد قال غير واحد من اهل العلم في هذا الحديث وما يشبه هذا من الروايات من الصفات و نزول الرب تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا قالوا قد تثبت الروايات في هذا ويؤمن بها ولا يتوهم ولا يقال كيف هكذا روي عن مالك بن انس و سفيان بن عيينة وعبد الله بن المبارك انهم قالوا في هذه الاحاديث امروها بلا كيف وهكذا قول اهل العلم من اهل السنة والجماعة واما الجهمية فانكرت هذه الروايات وقالوا هذا تشبيه وقد ذكر الله تبارك وتعالى في غير موضع من كتابه اليد والسمع والبصر فتاولت الجهمية هذه الايات ففسروها على غير ما فسر اهل العلم وقالوا ان الله لم يخلق آدم بيده وقالوا انما اليد القوة وقال اسحاق بن ابراهيم انما يكون التشبيه اذا قال يد كيد او مثل يد او سمع كسمع او مثل سمع فاذا قال سمع كسمع او مثل سمع فهذا التشبيه واما اذا قال كما قال الله يد وسمع وبصر ولا يقول كيف ولا يقول مثل سمع ولا كسمع فهذا لا يكون تشبيها وهو كما قال الله تبارك وتعالى في كتابه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير

باب ما جاء في حق السائل **حدثنا** قتيبة نا الليث عن سعيد بن ابي هند عن عبد الرحمن بن بجيد عن جدته ام بجيد وكانت ممن بايع النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسكين ليقوم على بابي فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدي له شيئا تعطيه اياه الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه في يده وفي الباب عن علي وحسين بن علي وابي هريرة وابي امامة **قال** ابو عيسى حديث ام بجيد حديث حسن صحيح

باب ما جاء في اعطاء المؤلفة قلوبهم **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا يحيى بن آدم عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن صفوان بن امية

اور کہا ہے کئی ایک اہل علم نے اس حدیث میں اور جو روایت کہ اسکے مشابہ ہے صفات سے اور اللہ تبارک تعالیٰ کے نزول سے ہر ایک رات میں آسمان دنیا کی طرف کہا انہوں نے کہ روایتیں اس مسئلہ میں ثابت کرتے ہیں اور انکے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور توہم نہ کیا جاوے اور نہ کہا جاوے کہ وہ کسطرح ہے مروی ہے مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے جاری رکھو انکو بلا کیفیت پس اسیطرح ہے قول اہل علم کا سنت و جماعت سے اور بہرحال جہمیہ نے تو ان روایتوں کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تشبیہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی جگہہ ہاتھ اور کان اور آنکھ کا ذکر کیا ہے پس جہمیہ نے تو ان روایتوں کی تاویل کی ہے اور تفسیر کیا انہوں نے انکو سوائے اس تفسیر کے جو اہل علم نے کی ہے اور کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا نہیں کیا۔ اور کہا انہوں نے کہ معنی ہاتھ کے قوت کے ہیں۔ اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے تشبیہ تو اسوقت ہوتی ہے جب یوں کہا جائے ہاتھ مثل ہاتھ کے یا مانند ہاتھ کے یا کان مثل کان کے یا مانند کان کے پس جب کہے کان مثل کان کے یا مانند کان کے یہ تشبیہ ہے۔ اور اگر کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ہاتھ اور کان اور آنکھ اور نہ کہے کہ وہ کسطرح ہے اور نہ کہے مثل کان کے اور نہ مانند کان کے تو یہ تشبیہ نہیں ہوتی اور وہ یہ ہے جیسا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لیس کمثلہ شیء الخ یعنے نہیں ہے مانند اسکے کوئی شے اور وہ سننے والا ہے دیکھنے والا۔

باب سوالی کے حق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید بن ابی ہند سے اُسنے عبدالرحمٰن بن بجید سے اُسنے اپنی دادی ام بجید سے اور یہ ان لوگوں سے تھی کہ جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی ہے یہ کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کبھی فقیر میرے دروازے پر آ کھڑا ہوتا ہے کہ میں کوئی چیز (گھر میں) پاتی نہیں کہ اُسکو دوں پس فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تو کوئی ایسی چیز نہ پاوے کہ اُسکو دے مگر کھر جلا ہوا تو وہی ہاتھ میں دیدے۔ اور اس باب میں روایت ہے علیؓ اور حسینؓ بن علیؓ اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام بجید کی حسن صحیح ہے۔

باب مولفۃ القلوب کے دینے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن ابی علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے اُسنے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے صفوان بن امیہ سے

ف یعنی اہل سنت اور جماعت کا یہ مذہب ہے کہ وہ حدیثیں کہ جنمیں اس قسم کے صفات پروردگار کے منقول ہیں کہ وہ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور اسکو ہاتھ پاؤں کان وغیرہ ہیں ثابت ہیں انکی تاویل کی ضرورت کچھ نہیں بلکہ انکو اپنے اصل پر ہی رکھنا چاہیے جہمیہ کہتے ہیں یہ کہ الفاظ اپنے اصلی معنے پر محمول نہیں بلکہ انکے موافق جو کچھ تاویل مناسب ہوگی کیجاویگی مثلاً ہاتھوں سے مراد قوت ہے کیونکہ یہ الفاظ تشبیہ کے ہیں اور پروردگار تشبیہ سے پاک ہے۔ مولف کی غرض یہ ہے کہ یہ تشبیہ نہیں کیونکہ اسحاق بن ابراہیم نے ذکر کیا ہے کہ تشبیہ اسطرح ذکر کرتے ہیں کہ ہاتھ مثل ہاتھ کے ہے یا مانند ہاتھ کے۔ علی ہذا القیاس اور سب کا حال ہے فقط الفاظ کے ذکر کرنے سے کہ اُسکے واسطے ہاتھ یا کان ہیں تشبیہ لازم نہیں آتی پس ان الفاظ کے معانی بلا کیفیت ثابت ہیں پر تشبیہ میں دلالت ہوتی ہے کہ مشارکت ایک چیز کی دوسری کے ساتھ کسی چیز میں ہوتی ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ جب صفات بندوں کو صفات رب سے تشبیہ دیجاوے اور قرآن میں تو کہیں بھی مذکور نہیں یعنی ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ کے ہاتھ کان وغیرہ صفات جو کچھ منقول ہیں سب ٹھیک ہیں مگر کیفیت انکی کسطرح ہیں مجہول ہے واللہ اعلم بالصواب

قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین وانہ لابغض الخلق الی فما زال یعطینی حتی انہ لاحب الخلق الی **قال** ابو عیسیٰ حدثنی الحسن بن علی بھذا اوشبہہ وفی الباب عن ابی سعید **قال** ابو عیسیٰ حدیث صفوان رواہ معمر وغیرہ عن الزہری عن سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ھذا الحدیث اصح واشبہ انما ھو سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ وقد اختلف اھل العلم فی اعطاء المؤلفۃ قلوبہم فرای اکثر اھل العلم ان لا یعطوا وقالوا انما کانوا قوما علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتالفھم علی الاسلام حتی اسلموا ولم یروا ان یعطوا الیوم من الزکوٰۃ علی مثل ھذا المعنی وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وغیرہم وبہ یقول احمد واسحاق وقال بعضہم من کان الیوم علی مثل حال ھؤلاء ورای الامام ان یتالفھم علی الاسلام فاعطاھم جاز ذلک وھو قول الشافعی **باب** ماجاء فی المتصدق یرث صدقتہ **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسھر عن عبد اللہ بن عطاء عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی کنت تصدقت علی امی بجاریۃ وانھا ماتت قال وجب اجرک وردھا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ کان علیھا صوم شھر افاصوم عنھا قال صومی عنھا قالت یا رسول اللہ انھا لم تحج قط افاحج عنھا قال نعم حجی عنھا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرف من حدیث بریدۃ الا من ھذا الوجہ وعبد اللہ بن عطاء ثقۃ عند اھل الحدیث والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم ان الرجل اذا تصدق بصدقۃ ثم ورثھا حلت لہ وقال بعضہم انما الصدقۃ شیٔ جعلھا للہ فاذا ورثھا فیجب ان یصرفھا فی مثلہ وروی سفیان الثوری وزھیر بن معاویۃ ھذا الحدیث عن عبد اللہ بن عطاء **باب** ماجاء فی کراھیۃ العود فی الصدقۃ

کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حنین کے دن کچھ مال دیا۔ اور آنحضرت میرے نزدیک تمام خلقت سے بُرے تھے سو بہت مدت تک مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے تا کہ وہ سب خلقت سے میرے نزدیک محبوب ہوگئے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی مجھے حسن بن علی نے ساتھ اسکے یا مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کیا اسکو معمر وغیرہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے یہ کہ صفوان بن امیہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیا۔ گویا یہ حدیث بہت صحیح اور عمدہ ہے کیونکہ صحیح یہی ہے سعید بن المسیب ان صفوان بن امیہ۔ اور اہل علم نے مولفۃ[1] القلوب کے دینے میں اختلاف کیا ہے سو اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ انکو کچھ نہ دیا جاوے اور کہا انہوں نے یہ قوم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی آنحضرت اسلام پر انکی محبت کرتے تھے تا کہ وہ مسلمان ہوگئے۔ اور انہوں نے آج کے دن مال زکوٰۃ سے ان[2] پر دینے کو جائز نہیں رکھا۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا ہے۔ اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض نے جو کوئی آج کے دن بھی اس طریق پر ہو۔ اور امام انکے تالیف قلوب کو اسلام پر مناسب سمجھے اور انکو کچھ دے تو جائز ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا۔ **باب** اس بیان میں کہ صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث ہو سکتا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد اللہ بن عطاء سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپکے پاس ایک عورت آئی پس کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور میری ماں مرگئی تھی فرمایا آپ نے تیرا اجر واجب ہوچکا اور میراث نے تجھے وہ لونڈی الٹی دی کہا اُس عورت نے یا رسول اللہ میری ماں پر ایک مہینے کے روزے تھے کیا میں اسکی طرف سے روزہ رکھوں فرمایا آپ نے اسکی طرف سے روزے رکھ کہا اُس عورت نے یا رسول اللہ اُسنے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں اسکی طرف سے حج کروں فرمایا آپنے ہاں اُسکی طرف سے حج کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانی گئی حدیث بریدہ کی مگر اسی وجہ سے اور عبد اللہ بن عطاء اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ جب کوئی مرد کچھ صدقہ کرے پھر اسکا وارث ہو تو اسکو حلال ہے اور کہا بعض نے صدقہ تو ایسی چیز ہے کہ اُسنے اُسکو اللہ تعالیٰ کے واسطے کیا ہے سو جب وارث ہو تو اسکے مثل میں خرچ کرے اور روایت کیا سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عطاء سے **باب** اس بیان میں کہ صدقہ میں رجوع کرنا مکروہ ہے۔

[1] یعنی اس روایت میں صحیح الفاظ اسی طرح ہیں عن سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ یعنی سعید بن مسیب جو صفوان بن امیہ سے روایت کرتا ہے بواسطہ لفظ ان کے ہے نہ (عن) کے۔ [2] مولفۃ القلوب وہ ہیں جنکے دلوں کو محبت کی جاوے کچھ مال وغیرہ دیکر یعنی یہ لوگ وہ ہیں جو نئے نئے اسلام لائے ہوں۔ آنحضرت کا یہ دستور تھا کہ جو لوگ نئے نئے اسلام لانے تھے انکو ضرور کچھ نہ کچھ دیتے تھے تا ایسا نہو کہ وہ بسبب تنگی اور مسافری اور جدائی والدین وغیرہ کے دین اسلام نہ چھوڑ دیں۔ اور حق یہی ہے کہ ان لوگوں کا ہر ایک زمانہ میں لحاظ رکھا جاوے چنانچہ آجکل کے لوگ خود اس امر کو بخوبی جانتے ہیں [3] یعنی جب کوئی شخص اپنے وارث کو کوئی چیز بطور صدقہ دے اور پھر وہ وارث وہ چیز چھوڑ کر مر جاوے اور سوا اس کے اور کوئی وارث بھی اسکا نہو تو صدقہ دینے والا کو اپنی وہ چیز بطور میراث کے لینی درست ہے کیونکہ اسکی نظیر یہ ہے کہ آنحضرت نے جو صدقہ میں

حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن عمر انه حمل على فرس في سبيل الله
ثم رآها تباع فاراد ان يشتريها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعد في صدقتك قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا
عند اكثر اهل العلم **باب** ما جاء في الصدقة عن الميت **حدثنا** احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن اسحاق قال حدثني
عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس ان رجلا قال يا رسول الله ان امي توفيت افينفعها ان تصدقت عنها قال نعم قال فان لي مخرفا
فاشهدك اني قد تصدقت به عنها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وبه يقول اهل العلم يقولون ليس شيء يصل الى الميت الا الصدقة
والدعاء وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ومعنى قوله ان لي
مخرفا يعني بستانا **باب** ما جاء في نفقة المرأة من بيت زوجها **حدثنا** هناد نا اسماعيل بن عياش نا شرحبيل بن مسلم الخولاني
عن ابي امامة الباهلي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها
الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا وفي الباب عن سعد بن ابي وقاص واسماء ابنة ابي بكر وابي هريرة
وعبد الله بن عمرو وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابي امامة حديث حسن **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو
بن مرة قال سمعت ابا وائل يحدث عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا تصدقت المرأة من بيت زوجها كان لها به اجر
وللزوج مثل ذلك وللخازن مثل ذلك ولا ينقص كل واحد منهم من اجر صاحبه شيئا له بما كسب ولها بما انفقت **قال** ابو عيسى هذا
حديث حسن **حدثنا** محمود بن غيلان نا المؤمل عن سفيان عن منصور عن ابي وائل عن مسروق عن عائشة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا اعطت المرأة من بيت زوجها بطيب نفس غير مفسدة كان لها مثل اجره لها ما نوت حسنا

حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے
ایک گھوڑا راہ خدا میں خیرات کو دیا پھر دیکھا (حضرت عمرؓ نے کہ وہ گھوڑا بازار میں) فروخت ہو رہا ہے تو اسکے خریدنے کا ارادہ کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
صدقہ میں رجوع نہ کر یعنی خرید نہ کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** میت کی طرف سے صدقہ کرنے کے بیان
میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق نے کہا حدیث کی مجھسے عمرو بن دینار نے عکرمہ سے
انہوں نے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی ہے کیا اسکو نفع دیتا ہے اگر میں اسکی طرف سے صدقہ کروں فرمایا آپؐ نے ہاں کہا اس
مرد نے میرا ایک باغ ہے پس میں آپ کو گواہ رکھتا ہوں کہ میں نے اسکو اسکی طرف سے صدقہ کر دیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ساتھ اسی کے
کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کی طرف نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مرسل۔ اور معنی مخرفاً کے باغ کے ہیں **باب** بیان میں خرچ کرنے بیوی کے اپنے خاوند کے گھر سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی
ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابی امامہ باہلی سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
خطبہ سال حجۃ الوداع میں۔ چاہیے کہ کوئی عورت کچھ چیز اپنے خاوند کے گھر سے بغیر خاوند کے اذن کے خرچ نہ کرے کسی نے کہا یا رسول اللہ طعام بھی نہ خرچ
کرے فرمایا آپؐ نے یہی تو ہمارے مالوں سے عمدہ مال ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت ابی بکر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو
اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے انہوں نے
عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ
کرے تو اسکو اسکے بدلے ثواب ہے اور خاوند کے واسطے بھی اتنا ہی ہے۔ اور خزانچی کے واسطے بھی اتنا ہی ہے اور کوئی شخص ان میں سے اپنے صاحب کا اجر کم
نہیں کریگا۔ خاوند کے لیے اسواسطے کہ اسنے کمایا ہے اور عورت کے لیے اسواسطے کہ اسنے خرچ کیا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
عورت اپنے خاوند کے گھر سے ساتھ خوشی نفس کے بدون لٹائے کچھ مال دے (اللہ کی راہ میں) تو اسکے لیے ثواب مرد کے برابر ہوتا ہے عورت کو اسلیے کہ اسنے نیت اچھی کی ہے

رجوع کرنے سے منع کیا ہے یہ وہ رجوع نہیں جو منع ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی آدمی کسی غریب کی طرف سے روپے رکھے اور خرچ کرے تو جائز ہے [illegible]
پھر اور کیا رہا عورت کو مرد کے مال سے خرچ کرنا منع ہے وجہ اسکی زیادہ ہو [illegible] مشہور ہے اس سے زیادہ خرچ کرے یا اسکی نیت خراب کرنے کی ہو جیسا کہ بخاری کی روایت اور اسکے آخر کی روایت میں [illegible]
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطعمت المرأۃ من بیت زوجها غیر مفسدة لها اجرها وله مثله وللخازن مثل ذلك له بما اكتسب ولها بما انفقت حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے [illegible]
کھانا کسی کو دیوے بدون لٹائے تو اسکو ثواب دینے کا ہے اور اسکے خاوند کو کمانے کا اور ایسا ہی رکھنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ نہ گھٹے گا ایک دوسرے سے ثواب کو یعنی ہر ایک کو پورا ثواب ملیگا بدون لٹانے کے [illegible]

والغازن مثل ذلك **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو اصح من حدیث عمرو بن مرة عن ابی وائل وعمرو بن مرة لا یذکر فی حدیثه عن مسروق

باب ما جاء فی صدقة الفطر **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن زید بن اسلم عن عیاض بن عبد الله عن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوة الفطر اذ کان فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط فلم نزل نخرجه حتی قدم معاویة المدینة فتکلم فکان فیما کلم به الناس انی لاری مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر قال فاخذ الناس بذلك قال ابو سعید فلا ازال اخرجه کما کنت اخرجه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم یرون من کل شیء صاعا وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم من کل شیء صاع الا من البر فانه یجزئ نصف صاع وهو قول سفیان الثوری وابن المبارك واهل الکوفة یرون نصف صاع من بر **حدثنا** عقبة بن مکرم البصری نا سالم بن نوح عن ابن جریج عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث منادیا فی فجاج مکة الا ان صدقة الفطر واجبة علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواه صاع من طعام **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب حسن **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقة الفطر علی الذکر والانثی والحر والمملوك صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس الی نصف صاع من بر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی سعید وابن عباس وجد الحارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب وثعلبة بن ابی صعیر وعبد الله بن عمرو **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك

اور خزانچی کے واسطے بھی مثل اسکے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے جو ابی وائل سے ہے زیادہ صحیح ہے اور عمرو بن مرہ نے اپنی حدیث میں مسروق کا ذکر نہیں کیا **باب** صدقۂ فطر کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُسنے عیاض بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے نکالتے تھے ہم زکوٰۃ عید فطر کی اُس وقت میں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جَو سے یا ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع منقیٰ سے یا ایک صاع پنیر سے پس ہمیشہ ہی ہم نکالتے رہے تاکہ معاویہ مدینے میں آیا تو اُسنے خطبہ پڑھا اور اُسنے خطبہ میں یہ بات لوگوں سے سُنائی کہ میں جانتا ہوں کہ دو مُد شام کی گیہوں سے کھجوروں کی ایک صاع کے برابر ہوتی ہیں کہا راوی نے پھر لوگوں نے ساتھ اسکے تمسک کر لیا کہا ابو سعید نے میں تو ہمیشہ ہی اُسی طرح نکالتا رہونگا جیسا کہ پہلے نکالتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک چیز سے ایک صاع ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ ہر ایک چیز سے ایک صاع ہے مگر گیہوں سے اس سے نصف صاع کافی ہو جاتی ہے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور اہل کوفہ بھی نصف صاع گیہوں جائز رکھتے ہیں۔ **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہم سے سالم بن نوح نے ابن جریج سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مکہ کی گلیوں میں آواز دینے کیلیے بھیجا کہ خبردار صدقہ فطر کا واجب ہے ہر ایک مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام لڑکا ہو یا بڑا دو مُد گیہوں سے اور سوائے اسکے ایک صاع طعام سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب حسن ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُس نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا مرد اور عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجوروں سے اور ایک صاع جَو سے کہا راوی نے لوگ گیہوں کی نصف صاع کی طرف پھر گئے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عباس اور جد حارث بن عبد الرحمان بن ابی ذباب سے اور ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبد اللہ بن عمرو سے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے مالک سے

کہ اتنا نہ دے کہ اُسکے لڑکے نزمریں ہو سلہ صدقہ فطر میں کئی طرح کا اختلاف ہے اوّلاً امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور امام ابو حنیفہ رہ کے نزدیک واجب۔ ثانیاً امام شافعی رہ کے نزدیک ہر ایک مسلمان پر واجب ہے اور امام ابو حنیفہ رہ کے نزدیک اُس شخص پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو اگرچہ اُسپر سال نہ گذرا ہو ثالثاً امام شافعی رہ کے نزدیک ہر ایک چیز سے ایک صاع واجب ہے اور امام ابو حنیفہ رہ فرماتے ہیں کہ گیہوں اور منقیٰ کے سوا اور سب چیز سے صاع ہے اور ان دونوں میں نصف صاع وللتّا صاع ابو حنیفہ رہ کے نزدیک آٹھ رطل عراقی کی ہے اور امام شافعی رہ کے نزدیک ۵⅓ یعنی پانچ اور تہائی رطل مدنی کی ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ صاع

عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض زكوة الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعير على كل حر
عبد ذكر او انثى من المسلمين **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح رواه مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم نحو حديث ايوب وزاد فيه من المسلمين ورواه غير واحد عن نافع ولم يذكروا فيه من المسلمين واختلف
اهل العلم في هذا فقال بعضهم اذا كان للرجل عبيد غير المسلمين لم يؤد عنهم صدقة الفطر وهو قول مالك والشافعي واحمد
وقال بعضهم يؤدي عنهم وان كانوا غير مسلمين وهو قول الثوري وابن المبارك واسحاق **باب** ما جاء في تقديمها قبل
الصلوة **حدثنا** مسلم بن عمرو بن مسلم ابو عمرو الحذاء المديني قال حدثني عبد الله بن نافع عن ابن ابي الزناد عن موسى بن عقبة
عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر باخراج الزكوة قبل الغدو للصلوة يوم الفطر **قال** ابو عيسى هذا
حديث حسن غريب صحيح وهو الذي يستحبه اهل العلم ان يخرج الرجل صدقة الفطر قبل الغدو الى الصلوة **باب** ما جاء في تعجيل
الزكوة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا سعيد بن منصور نا اسمعيل بن زكريا عن الحجاج بن دينار عن الحكم بن عتيبة عن حجية
بن عدي عن علي ان العباس سال رسول الله صلى الله عليه وسلم في تعجيل الصدقة قبل ان تحل فرخص له في ذلك **حدثنا**
القاسم بن دينار الكوفي نا اسحاق بن منصور عن اسرائيل عن الحجاج بن دينار عن الحكم بن جحل عن حجر العدوي عن علي عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال لعمر انا قد اخذنا زكوة العباس عام الاول للعام وفي الباب عن ابن عباس لا اعرف حديث تعجيل الزكوة من حديث
اسرائيل عن الحجاج بن دينار الا من هذا الوجه وحديث اسمعيل بن زكريا عن الحجاج عندي اصح من حديث اسرائيل عن الحجاج
بن دينار وقد روي هذا الحديث عن الحكم بن عتيبة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وقد اختلف اهل العلم في تعجيل الزكوة
قبل محلها فرأى طائفة من اهل العلم ان لا يعجلها وبه يقول سفيان الثوري قال احب الي ان لا يعجلها وقال اكثر اهل العلم ان عجلها
قبل محلها اجزأت عنه وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق

اُسنے نافع سے اُسنے عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی زکوٰۃ فطر کی رمضان سے ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جَو سے ہر ایک آزاد
اور غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن صحیح ہے روایت کیا اسکو مالک نے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مثل حدیث ایوب کے اور من المسلمین کا لفظ اُسنے زیادہ کیا ہے۔ اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے نافع سے اور انہوں نے لفظ من المسلمین کا ذکر
نہیں کیا اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے پس کہا بعض نے جب کسی آدمی کے غلام کافر ہوں تو اُنکے صدقہ فطر کا ادا نہ کیا جاوے اور یہ قول ہے امام
مالک اور شافعی اور احمد کا۔ اور کہا بعض نے اُنسے بھی ادا کیا جاوے اگرچہ مسلمان نہوں۔ اور یہ قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا **باب** اس بیان
میں کہ صدقہ فطر نماز سے پہلے دینا چاہیے **حدیث** کی ہمسے مسلم بن عمرو بن مسلم یعنی ابو عمرو خذاء مدینی نے کہا حدیث کی مجھسے عبد اللہ بن نافع نے ابن ابی زناد سے
اُسنے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن عید کے نماز کی طرف جانے سے پہلے زکوٰۃ کے نکالنے کا حکم کرتے تھے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مستحب ہے کہ ہر ایک مرد صدقہ فطر کا نماز کیطرف جانے سے پہلے ادا کرے **باب** زکوٰۃ کے جلد
ادا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن زکریا نے
حجاج بن دینار سے اُسنے حکم بن عتیبہ سے اُسنے حجیہ بن عدی سے اُسنے علیؓ سے یہ کہ حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سال گذرنے سے پہلے
جلدی صدقہ ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپنے اُنکو اُسمیں رخصت دی **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے
اسرائیل سے اُسنے حجاج بن دینار سے اُسنے حکم بن حجل سے اُسنے حجر عدی اور علیؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے حضرت عمرؓ سے ہمنے دوسرے سال کی زکوٰۃ
عباس کی پہلے سال میں ہی لے لی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے۔ میں نہیں جانتا حدیث جلدی زکوٰۃ ادا کرنے کی جو بواسطہ اسرائیل کے حجاج بن
دینار سے ہے مگر اسی وجہ سے۔ اور حدیث اسمٰعیل بن زکریا کی جو حجاج سے ہے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اُس حدیث سے جو بواسطہ اسرائیل کے حجاج بن دینار سے ہے
اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ حکم بن عتیبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور اہل علم نے اپنے وقت سے پہلے زکوٰۃ کے ادا کرنے میں اختلاف کیا ہے پس ایک جماعت
کا اہل علم سے یہ مذہب ہے کہ جلدی ادا نہ کرے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری کہا سفیان نے میں یہ دوست رکھتا ہوں (کہ وقت سے پہلے) ادا نہ
کیا جاوے۔ اور اکثر اہل علم نے کہا ہے اگر وقت سے پہلے ادا کر دے تو اُس سے ادا ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔

باب ما جاء فی النہی عن المسألۃ **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن بیان ابن بشیر عن قیس بن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لان یغدو احدکم فیحتطب علی ظھرہ فیتصدق منہ و یستغنی بہ عن الناس خیر لہ من ان یسأل رجلا اعطاہ او منعہ ذلک فان الید العلیا خیر من الید السفلی وابدأ بمن تعول وفی الباب عن حکیم بن حزام وابی سعید الخدری والزبیر بن عوام وعطیۃ السعدی وعبد اللہ بن مسعود و مسعود بن عمرو وابن عباس وثوبان وزیاد بن الحارث الصدائی وانس وحبشی بن جنادۃ وقبیصۃ بن مخارق وسمرۃ وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح غریب یستغرب من حدیث بیان عن قیس **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن زید بن عقبۃ عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسألۃ کد یکد بھا الرجل وجھہ الا ان یسأل الرجل سلطانا او فی امر لا بد منہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح

ابواب الصوم

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی فضل شھر رمضان بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء بن کریب نا ابوبکر بن عیاش عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النیران

باب سوال کرنے کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے بیان بن بشیر سے اُسنے قیس بن حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ صبح سے جائے کوئی تم مین سے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیان اُٹھائے پس اُس سے صدقہ کرے اور بسبب اُسکے لوگون سے مستغنی ہو بہتر ہے واسطے اُسکے اس بات سے کہ سوال کرے کسی آدمی سے کہ اُسکو دے یا نہ دے اُسکو کیونکہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کرے اور اس باب مین روایت ہے حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبد اللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح غریب ہے غرابت اسکی بواسطہ بیان کے ہے جو راوی ہے قیس سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے زید بن عقبہ سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے زخم لگاتا ہے آدمی ساتھ اسکے مُنھ اپنے کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی بادشاہ کو ایسے امر مین کہ جس سے چارہ نہین۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ابواب الصوم

بیان مین روزہ کے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ **باب** بیچ بیان فضیلت مہینے رمضان کے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب یعنے محمد بن علاء بن ابی کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر بن عیاش نے اُسنے روایت کی ہے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے روایت کی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مہینے رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے۔

سلہ یعنے اول اپنے اہل و عیال کو دینا فرض ہے اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے ۱۲ سلہ صوم کے معنی لغت مین ہین مطلق بند رہنے کے اور شرع مین کہتے ہین مطلق بند رہنے کو کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے سے کسی چیز کے اندر بدن کے کہ اُسکو حکم اندر کا ہے فجر سے غروب آفتاب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہو اور حیض و نفاس سے پاک ہو اور فائدے اسکے دو ہین ایک یہ کہ اُس سے سب اعضا سُست ہو جاتے ہین پس خواہش گناہ کی کم ہو جاتی ہے دوسرا یہ کہ دل کدورتون سے پاک و صاف ہو جاتا ہے ۱۲ لمعات اور مرقات سلہ یعنے اسواسطے کہ وسوسہ نہ ڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نشانی اُسکی یہ ہے کہ اکثر گنہگار ان دنون مین گناہ سے پرہیز کرتے ہین اور بعضون مین جو اسکے برخلاف پایا جاتا ہے تو وہ بسبب عادت قدیمہ کے ہے جو پہلے شیطان کے بہکانے سے نفس مین بیٹھی ہوئی ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ کے یعنے عبادت مین بہت کوشش کرے کیونکہ یہ ایسا وقت ہے کہ دیا جاتا ہے ثواب بہت تھوڑے عمل پر ۱۲

فلم يفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادي منادٍ يا باغي الخير اقبل ويا باغي الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابن مسعود وسلمان **حدثنا** هناد نا عبدة والمحاربي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان وقامه ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه هذا حديث صحيح **قال** ابو عيسى وحديث ابي هريرة الذي رواه ابوبكر بن عياش حديث غريب لا نعرفه من رواية ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة الا من حديث ابي بكر وسالت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث فقال نا الحسن ابن الربيع نا ابو الاحوص عن الاعمش عن مجاهد قوله قال اذا كان اول ليلة من شهر رمضان فذكر الحديث قال محمد وهذا اصح عندي من حديث ابي بكر بن عياش **باب** ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بيوم ولا بيومين الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فعدوا ثلثين ثم افطروا وفي الباب عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اخبرنا منصور بن المعتمر عن ربعي بن حراش عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو هذا **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح

سو نہیں کھولا جاتا ہے اُس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے سو نہیں بند کیا جاتا ہے اُس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ اے طلب کرنے والے نیکی کے متوجہ ہو طرف اللہ کے اور اے طلب کرنے والے برائی کے باز رہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہیں آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنے اللہ تعالیٰ اس مہینے کی برکت سے بہت بندوں کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان رضہ سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ اور محاربی نے اُنہوں نے روایت کی ہے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی ہے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے اُسنے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رمضان کے روزے رکھےگا اور اُسمیں جاگےگا اور نماز پڑھیگا ایمان[1] سے اور واسطے چاہنے ثواب کے تو اُسکے پہلے گناہ بخشے جاوینگے اور جو کوئی شب قدر میں جاگیگا یعنے نماز پڑھیگا ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے تو اُسکے گناہ بخشے جاوینگے یہ حدیث صحیح ہے **کہا** ابو عیسیٰ یعنے امام ترمذی نے اور ابو ہریرہ رضہ کی حدیث جو ابو بکر بن عیاش نے روایت کی ہے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو روایت سے ابی بکر بن عیاش کے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے مگر حدیث سے مثل ابی بکر کے یعنی ابو بکر کے سوائے اُسکے کسی نے یہ حدیث روایت نہیں کی اور میں نے محمد بن اسماعیل یعنے امام بخاری سے اس حدیث کا حال پوچھا سو اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو حسن بن ربیع نے اُسے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُسنے روایت کی ہے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے مجاہد سے قول اُسکا اُسنے کہا کہ جب ہوتی ہے رمضان کی پہلی رات پھر ساری حدیث ذکر کی امام بخاری نے کہا کہ یہ زیادہ تر صحیح[2] ہے نزدیک میرے ابو بکر بن عیاش کی حدیث سے **باب** رمضان سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھو یعنے تاکہ نشاط حاصل ہو یا نفل اور فرض مل نہ جاویں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے اُسنے روایت کی ہے محمد بن عمرو سے اُسنے ابو سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن کا روزہ نہ رکھو مگر یہ[3] کہ موافق پڑ جائے یہ روزہ اُس روزے سے جو کسی کے روزہ رکھنے کی عادت ہو روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر بدلی گھرے تم پر تو تیس دن گن کر روزے رکھو پھر روزہ کھولو اور اس باب میں حضرت صلعم کے بعض اصحاب سے روایت ہے خبر دی ہمکو منصور بن معتمر نے اُسنے ربعی بن حراش سے روایت کی ہے اُسنے حضرت صلعم کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے وہ حضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں مثل اس حدیث کے امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی حسن صحیح ہے

[1] ایمان سے یعنے سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ لوگوں کے ڈر سے ہو اور نہ کسی کے دکھانے سنانے کے لیے ہو ۱۲ [2] یعنے زیادہ تر صحیح یہی بات ہے کہ یہ مجاہد کا قول ہے حدیث نہیں ۱۲ [3] یعنی عادت اسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھا کرتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہیں اُسدن کا روزہ رکھنا اُس سے معلوم ہوا کہ جسکو عادت نہو وہ روزہ نہ رکھے بعضے کہتے ہیں یہ نہی تنزیہی ہے ۱۲

والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا ان يتعجل الرجل بصيام قبل دخول شهر رمضان لمعنى رمضان وان كان رجل يصوم صوما فوافق صيامه ذلك فلا باس به عندهم **حدثنا** هناد نا وكيع عن علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا شهر رمضان بصيام قبله بيوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صوما فليصمه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في كراهية صوم يوم الشك **حدثنا** ابو سعيد عبد الله بن سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قيس عن ابي اسحاق عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار بن ياسر فاتي بشاة مصلية فقال كلوا فتنحى بعض القوم فقال اني صائم فقال عمار من صام اليوم الذي شك فيه فقد عصى ابا القاسم وفي الباب عن ابي هريرة وانس **قال** ابو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وبه يقول سفيان الثوري ومالك بن انس وعبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحاق كرهوا ان يصوم الرجل اليوم الذي يشك فيه وراى اكثرهم ان صامه وكان من شهر رمضان ان يقضي يوما مكانه **باب** ماجاء في احصاء هلال شعبان لرمضان **حدثنا** مسلم بن حجاج نا يحيى نا ابو معاوية عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا هلال شعبان لرمضان **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة لا نعرفه مثل هذا الا من حديث ابي معاوية

اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھا ہے اُنہوں نے یہ کہ جلدی کرے کوئی مرد ساتھ روزے کے پہلے داخل ہونے سے مہینے رمضان کے واسطے تعظیم رمضان[1] کے اور اگر کسی شخص کے روزہ رکھنے کی عادت ہو سو اُسکا روزہ اُس دن کے موافق پڑ جاوے تو اُسکا کچھ ڈر نہیں ہے نزدیک اُنکے **حدیث** کی ہے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے علی بن مبارک سے روایت کی ہے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے اُسنے ابی سلمہ سے روایت کی ہے اُسنے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کرو[2] مہینے رمضان کی کہ اُس سے پہلے ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھو مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اُسکا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ **حدیث** بیان کی ہے ابو سعید عبد اللہ بن سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اُسنے روایت کی ہے عمرو بن قیس سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے صلہ بن زفر سے اُسنے کہا کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے سو بھُنی بکری اُنکے پاس لائی گئی سو عمار نے کہا کہ کھاؤ سو قوم سے ایک آدمی کنارے ہوا سو عمار بن یاسر نے کہا کہ جو شخص کہ روزہ رکھے اُسدن جو شک کیا جاتا ہے[3] اُسمیں تحقیق نافرمانی کی اُسنے ابو القاسم کی یعنے حضرت ؐ کی اور اِس باب میں ابوہریرہ اور انس رضؓ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے حضرت ؐ کے اصحاب سے اور جو اُنکے پیچھے ہیں تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق مکروہ رکھا ہے اُنہوں نے یہ کہ روزہ رکھے مرد اُسدن جو شک کیا جاتا ہے اُسمیں اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ اگر کوئی اُسدن روزہ رکھے اور بعد کو معلوم ہو جاوے کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اُسکے بدلے ایک دن قضا روزہ رکھے **باب** شعبان کے مہینے کے دن گنتی دینا تاکہ رمضان کا آنا معلوم ہو۔ **حدیث** بیان کی ہے مسلم بن حجاج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یحییٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اُسنے روایت کی ہے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابوہریرہ رضؓ سے اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنو مہینا شعبان[4] کا واسطے رمضان کے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی اسطرح ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث ابو معاویہ سے

---

[1] مراد اِس سے شک کا روزہ نہیں بلکہ مراد اِس سے وہ روزہ ہے جو محض رمضان کی تعظیم اور پیشوائی کے لیے رکھا جاوے سو معلوم ہوا کہ یہ روزہ درست نہیں ہے
[2] اِس سے بھی معلوم ہوا کہ اخیر شعبان سے محض رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزے رکھنا درست نہیں ۱۲ [3] شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے معلوم نہو وے تو اُسکو شک کا دن کہتے ہیں اسلیے کہ احتمال ہے کہ رمضان کا دن نہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کا دن ہو اور اگر مطلع صاف ہو اُس شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہیں پس شک کے دن روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور دوسرے واجب کے مکروہ ہے مگر نفلی روزہ رکھنا اُسدن مکروہ نہیں یہ قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور مالک وغیرہ کا مگر ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کا روزہ منع ہے خواہ فرض ہو خواہ نفل ہو ۱۲ [4] اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہنا مستحب ہے ۱۲

صحیح ما روی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقدموا شهر رمضان بیوم ولا بیومین
وهکذا روی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة نحو حدیث محمد بن عمرو اللیثی **باب** ما جاء ان الصوم لرؤیة الهلال
والافطار له **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان حالت دونه غیابة فاکملوا ثلاثین یوما وفی الباب عن ابی هریرة و
ابی بکرة وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عنه من غیر وجه **باب** ما جاء ان الشهر
یکون تسعا وعشرین **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة قال اخبرنی عیسی بن دینار عن ابیه عن عمرو بن الحارث بن
ابی ضرار عن ابن مسعود قال ما صمت مع النبی صلی الله علیه وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا ثلثین وفی الباب عن عمر وابی هریرة
وعائشة وسعد بن ابی وقاص وابن عباس وابن عمر وانس وجابر وام سلمة وابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الشهر یکون
تسعا وعشرین **حدثنا** علی بن حجر نا اسماعیل بن جعفر عن حمید عن انس انه قال آلی رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسائه
شهرا فاقام فی مشربة تسعا وعشرین یوما قالوا یا رسول الله انك آلیت شهرا فقال الشهر تسع وعشرون **قال** ابو عیسی هذا
حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصوم بالشهادة **حدثنا** محمد بن اسماعیل نا محمد بن الصباح نا الولید بن ابی ثور عن سماك
عن عکرمة عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی رایت الهلال

اور صحیح وہ ہے جو روایت کی گئی ہے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی ہے ابو سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کرو مہینے رمضان کی کہ ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھو اور اسیطرح روایت کی گئی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ رضؓ سے مثل حدیث محمد بن عمرو لیثی کے **باب** روزہ رکھنا بعد چاند دیکھنے کے ہے اور روزہ کھولنا بھی بعد چاند دیکھنے کے ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُسنے روایت کی ہے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھو روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور روزہ کھولو بعد دیکھنے چاند کے یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے اور اگر اُسکے درمیان کوئی بدلی حائل ہو تو تیس[1] دن پورے کرو۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے اُس سے کئی طرح پر۔ **باب** مہینا کبھی انتیس[2] دن کا ہوتا ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا خبر دی مجکو عیسیٰ بن دینار نے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے عمرو بن حارث بن ابی ضرار سے اُسنے ابن مسعود رضؓ سے اُسنے کہا کہ جو روزے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس دن رکھے ہیں وہ زیادہ ہیں اُس سے جو ہمنے تیس دن رکھے ہیں اور اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابی بکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے روایت کی ہے حمید سے اُسنے انس رضؓ سے اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی اپنی بی بیوں سے جدا رہنے کی ایک مہینا سو آپ بالاخانے میں انتیس[3] دن ٹھہرے یعنے انتیس دن کے بعد آپ بی بیوں کے پاس گئے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ نے مہینے کی قسم کھائی تھی یعنے ابھی ایک دن باقی ہے آپ نے فرمایا مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** گواہی سے روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن صباح نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ولید بن ابی ثور نے اُسنے روایت کی ہے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے اُسنے کہا کہ ایک جنگلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اُسنے کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہے

---

[1] یعنے شعبان کے تیس دن پورے کرو اور اسی طرح اگر عید کا چاند بھی بسبب بدلی وغیرہ کے نظر نہ آوے تو رمضان کے تیس دن پورے کرو ۱۲ [2] یعنے قسم کھائی کہ میں اپنی بی بیوں کے پاس ایک مہینا نہیں جاؤنگا اور یہ قسم آپ نے اسواسطے کھائی کہ ازواج مطہرات آپ سے خرچ زیادہ چاہتی تھیں آپ کو اسکا اقرار کرنا ناگوار گذرا ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ کبھی مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ۱۲

فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا حدثنا ابو کریب نا
حسین الجعفی عن زائدۃ عن سماک بن حرب نحوہ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس فیہ اختلاف وروی سفیان الثوری وغیرہ
عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا واکثر اصحاب سماک رووا عن سماک عن عکرمۃ عن النبی صلی اللہ
مرسلا والعمل علی ہذا الحدیث عند اکثر اہل العلم قالوا تقبل شہادۃ رجل واحد فی الصیام وبہ یقول ابن المبارک والشافعی واحمد
وقال اسحاق لا یصام الا بشہادۃ رجلین ولم یختلف اہل العلم فی الافطار انہ لا یقبل فیہ الا شہادۃ رجلین **باب** ما جاء شہرا
عید لا ینقصان حدثنا یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابی بکرۃ حدیث حسن وقد روی
ہذا الحدیث عن عبد الرحمن ابن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا قال احمد معنی ہذا الحدیث شہرا عید لا ینقصان
یقول لا ینقصان معا فی سنۃ واحدۃ شہر رمضان وذو الحجۃ ان نقص احدہما تم الاخر وقال اسحاق معناہ لا ینقصان یقول وان کان
تسعا وعشرین فہو تمام غیر نقصان وعلی مذہب اسحاق یکون ینقص الشہران معا فی سنۃ واحدۃ **باب** ما جاء لکل اہل بلد رؤیتہم
حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر نا محمد بن ابی حرملۃ اخبرنی کریب ان ام الفضل بنت الحارث بعثتہ الی معاویۃ بالشام
قال فقدمت الشام فقضیت حاجتہا

سو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور مقرر ہیں اللہ کا رسول ہوں اُسنے کہا ہاں حضرت
نے فرمایا کہ اے بلال لوگوں میں پکار دے کہ کل روزہ رکھیں **حدیث** کی ہے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسین جعفی نے اُسنے روایت
کی ہے زائدہ سے اُسنے سماک بن حرب سے مثل اُسکے کہا ابو عیسی نے کہ ابن عباس کی اس حدیث میں اختلاف ہے اور سفیان ثوری وغیرہ نے سماک
بن حرب سے روایت کی ہے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اکثر اصحاب سماک نے عکرمہ سے مرسل روایت کی ہے اور
عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں قبول کیجاویگی گواہی ایک مرد کی روزے کے چاند میں۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ابن مبارک
اور امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ نہ روزہ رکھا جاوے مگر ساتھ گواہی دو مرد دن کے اور نہیں اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ چاند عید کے
کہ مقرر نہیں قبول کیجاویگی بیچ اسکے مگر گواہی دو مرد دن کی **باب** اس بیان میں کہ دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے **حدیث** بیان
کی ہمسے یحیی بن خلف بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے روایت کی ہے خالد حذاء سے اُسنے عبد الرحمان بن ابی بکرہ سے اُسنے
اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ کہا ابو عیسی نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے
اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث عبد الرحمان بن ابی بکرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل امام احمد نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ یہ دونوں
مہینے اکٹھے ایک برس میں ناقص نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحجہ یعنی انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس
دن کا ہوگا۔ اور اسحاق نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہیں کہ اگرچہ ایک انتیس دن کا ہو پس وہ تمام ہی ناقص نہیں یعنے ثواب اسکا پورا ہی ملتا ہے کم نہیں ہوتا
اور اسحاق کے مذہب پر دونوں مہینے ایک سال میں اکٹھے ناقص ہو جاوینگے **باب** ہر شہر والوں کے لیے اپنا چاند دیکھنا ہے **حدیث** بیان
کی ہمسے علی بن حجر نے کہا اُسنے حدیث بیان کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ابی حرملہ نے اُسنے کہا خبر دی مجکو کریب نے کہ مقرر
ام الفضل حارث کی بیٹی نے اُسکو معاویہ کیطرف شام میں بھیجا اسنے کہا سو میں شام میں پہنچا اور اپنی حاجت کو پورا کیا

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گواہی مستور الحال کی یعنے جسکا فسق معلوم نہو مقبول ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند میں ایک کی گواہی مقبول ہے یہ قول امام ابوحنیفہ
کا ہے اور امام شافعی اور مالک کہتے ہیں کہ دو گواہ کا ہونا شرط ہے اور عید کے چاند کے واسطے اگر ابر وغیرہ ہو تو دو گواہ کا ہونا شرط ہے اور اگر مطلع صاف ہو تو جماعت کثیر کا
دیکھنا شرط ہے جس سے ظن غالب حاصل ہو جاوے ۱۲ سلہ اسکا معنے یا تو یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے ہیں اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا
کامل ہوگا یا یہ معنے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگر گنتی میں ایک ناقص ہو اور
ایک کامل ہو یا دونوں انتیس دن کے ہوں تو ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ۱۲ سلہ یعنے ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں کے واسطے
کافی نہیں ہے۔

واستہل علی ہلال رمضان وانا بالشام فراینا الہلال لیلۃ الجمعۃ ثم قدمت المدینۃ فی اخر الشہر فسالنی ابن عباس ثم ذکر الہلال فقال متی رایتم الہلال فقلت رایناہ لیلۃ الجمعۃ فقال انت رأیتہ لیلۃ الجمعۃ فقلت رأہ الناس وصاموا وصام معاویۃ فقال لکن رایناہ لیلۃ السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلثین یوما او نراہ فقلت الا نکتفی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ قال لا ہکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم ان لکل اہل بلد رؤیتہم **باب** ما جاء ما یستحب علیہ الافطار **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی نا سعید بن عامر نا شعبۃ عن عبد العزیز بن صہیب عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد تمرا فلیفطر علیہ ومن لا فلیفطر علی ماء فان الماء طہور وفی الباب عن سلمان بن عامر **قال** ابو عیسی حدیث انس لا نعلم احدا رواہ عن شعبۃ مثل ہذا غیر سعید بن عامر وہو حدیث غیر محفوظ ولا نعلم لہ اصلا من حدیث عبد العزیز ابن صہیب عن انس وقد روی اصحاب شعبۃ ہذا الحدیث عن شعبۃ عن عاصم الاحول عن حفصۃ ابنۃ سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہذا اصح من حدیث سعید بن عامر وہکذا رووا عن شعبۃ عن عاصم عن حفصۃ ابنۃ سیرین عن سلمان بن عامر ولم یذکر فیہ شعبۃ عن الرباب والصحیح ما روی سفیان الثوری وابن عیینۃ وغیر واحد عن عاصم الاحول عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر وابن عون یقول عن ام الرائح بنت صلیع عن سلمان بن عامر والرباب ہی ام الرائح **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن عاصم الاحول

اور پکارا گیا اوپر میرے چاند رمضان کا اور حالانکہ میں ابھی شام ہی میں تھا سو ہمنے جمعرات کو چاند دیکھا پھر میں مدینے میں آیا رمضان کے اخیر میں سو ابن عباس نے مجھسے پوچھا پھر چاند کا ذکر کیا اور کہا کہ تمنے چاند کو کب دیکھا تھا میں نے کہا کہ ہمنے جمعرات کو دیکھا تھا سو کہا کہ تونے خود بھی جمعرات کو دیکھا تھا۔ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ لوگوں نے دیکھا تھا سو لوگوں نے روزہ رکھا اور معاویہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباسؓ نے کہا کہ لیکن ہمنے تو جمعے کی رات کو دیکھا تھا سو ہم ہمیشہ روزہ رکھینگے یہانتک کہ تیس دن پورے کریں یا چاند کو دیکھیں سو میں نے کہا کہ کیا ہم معاویہؓ کے دیکھنے اور روزہ رکھنے پر کفایت نہ کریں ابن عباسؓ نے کہا نہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے اسیطرح ہمکو حکم کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ ہر شہر والوں کے لیے چاند دیکھنا ضرور ہے۔ دوسرے کی رویت کافی نہیں۔

باب کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن عامر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے روایت کی ہے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے اُسپر اور جو کوئی کھجور نہ پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے پانی پر پس تحقیق پانی پاک کرنے والا ہے۔ اور اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت آچکی ہے کہا ابو عیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کہ انس کی اس حدیث کو اسطرح شعبہ سے سعید کے سوا کسی نے روایت کیا ہو اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے ہم اسکی کچھ اصل نہیں جانتے حدیث سے عبد العزیز بن صہیب کے انس سے اور مقرر شعبہ کے اصحاب نے یہ حدیث شعبہ سے روایت کی ہے اُسنے عاصم احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یہ حدیث زیادہ تر صحیح ہے سعید بن عامر کی حدیث سے اور اسیطرح روایت کی ہے انہوں نے شعبہ سے اُسنے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں شعبہ نے واسطہ رباب کا۔ اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ہے سفیان اور ابن عیینہ وغیرہ نے عاصم احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتے ہیں ام رائح بنت صلیع سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور ام الرائح رباب ہی کا نام ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اُسنے عاصم احول سے۔

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع کا معتبر ہے اور یہی ہے مذہب امام شافعی رح کا دور شہروں میں ۱۲ ف۲ اگر کسی شہر میں سے بعض لوگ چاند دیکھ لیں تو اُس شہر کے سب لوگوں پر روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اسمیں کسی امام کو اختلاف نہیں اور ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں کے لیے حجت ہونا مختلف فیہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر کے لیے حجت ہے خواہ شہر دوسرا قریب ہو یا بعید ہو اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ نزدیک شہر کے واسطے حجت ہے دور کے واسطے حجت نہیں ۱۲

ح وثنا هناد نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن حفصة ابنة سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
يحيى بن رافع نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي
على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب**
ما جاء ان الفطر يوم تفطرون والاضحى يوم تضحون **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابرهيم بن المنذر نا اسحاق بن جعفر بن محمد قال حدثني
عبد الله بن جعفر عن عثمان بن محمد عن المقبري عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الصوم يوم تصومون والفطر يوم تفطرون
والاضحى يوم تضحون **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن وفسر بعض اهل العلم هذا الحديث فقال انما معنى هذا الصوم والفطر مع الجماعة
وعظم الناس **باب** ما جاء اذا اقبل الليل وادبر النهار فقد افطر الصائم **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام
بن عروة عن ابيه عن عاصم بن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل الليل وادبر النهار وغابت الشمس
فقد افطرت وفي الباب عن ابن ابي اوفى وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تعجيل الافطار
حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي حازم

ح اور نیز حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اُسنے روایت کی ہے عاصم احول سے اُسنے حفصہ بیٹی سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان
بن عامر ضبی سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر سو اگر کھجور
نہ پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنے والا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد
بن رافع نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن سلیمان نے اُسنے روایت کی ہے
ثابت سے اُسنے روایت کی ہے انس رضہ سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کھولتے پہلے نماز مغرب کے چند تازی کھجوروں
اور اگر تازہ نہوتیں تو روزہ کھولتے خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہوتیں تو پیتے چند چلو پانی کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ عید فطر وہ دن ہے جسمیں کہ تم روزہ کھولتے ہو اور عید اضحیٰ وہ دن ہے جسمیں کہ تم قربانی کرتے ہو **حدیث**
بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن منذر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحق بن جعفر بن محمد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی
ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے اُسنے روایت کی ہے عثمان بن محمد سے اُسنے مقبری سے اُسنے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ صوم وہ دن ہے کہ روزہ رکھتے ہو تم اُسمیں اور فطر وہ دن ہے کہ اُسمیں تم روزہ کھولتے ہو اور اضحیٰ وہ دن ہے کہ اُسمیں تم قربانی کرتے ہو کہا
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور تفسیر کیا بعض اہل علم نے اس حدیث کی پس کہا سوائے اسکے نہیں معنے اسکے یہ ہیں کہ روزہ اور افطار
ساتھ جماعت کے اور سب لوگوں کے مقبول ہوتا ہے **باب** جب آوے رات اور جاوے دن پس تحقیق روزہ کھولے روزہ دار **حدیث**
بیان کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے اُسنے روایت کی ہے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عاصم بن
عمر سے اُسنے روایت کی ہے عمر بن خطاب رضہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آوے رات اور جاوے دن اور
ڈوب جاوے سورج تو روزہ کھولا تو نے یعنے تب روزہ کھولنے کا وقت ہوجاتا ہے۔ اور اس باب میں ابن ابی اوفی اور ابی سعید رضہ سے بھی
روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عمر کی حسن صحیح ہے **باب** روزہ جلدی کھولنا چاہیے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُسنے روایت کی ہے سفیان سے اُسنے ابی حازم سے

سلہ اسکو تحویل کی ہے کہتے ہیں یعنے ایک اسناد سے دوسری اسناد کی طرف پھرنا اور عطف اسکا محمود پر پڑتا ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ
تازی کھجوروں سے روزہ کھولے اور اگر وہ میسر نہوں تو خشک سے کھولے اگر وہ بھی میسر نہوں تو پانی سے کھولے اور شاید شیرینی سے بھی معدہ کو تقویت ہوتی ہوگی ۱۲
سلہ یعنے جب لوگ روزہ رکھیں تو تم بھی روزہ رکھو اور جب لوگ افطار کریں تو تم بھی افطار کر ڈالو کہ اسمیں سب اہل اسلام کی موافقت ہے ایسا نکرو کہ لوگ افطار کریں
اور تم روزہ رکھو یا برعکس اسکے کہ ایسا روزہ مقبول نہیں ۱۲ سلہ یعنے حکماً روزہ کھول چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہیں اور بعضوں نے کہا داخل ہوا وقت افطار
میں اور یہ بھی محکم ہے کہ کہا جاوے کہ چاہیے کہ افطار کرے ۱۲ ع

حدثنا الانصاری نا ابو مصعب قراءة عن مالك بن انس عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر وفی الباب عن ابی هريرة وابن عباس وعائشة وانس بن مالك **قال** ابو عيسى حديث سهل بن سعد حديث حسن صحيح وهو الذی اختاره اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم استحبوا تعجيل الفطر وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاری نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعی عن قرة عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل احب عبادی الی اعجلهم فطرا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا ابو عاصم وابو المغيرة عن الاوزاعی نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن ابی عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقلنا يا ام المؤمنين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الفطر ويعجل الصلوة والاخر يؤخر الافطار ويؤخر الصلوة قالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود قالت هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والاخر ابو موسى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو عطية اسمه مالك بن ابی عامر الهمدانی ويقال مالك بن عامر الهمدانی وهو اصح **باب** ما جاء فی تاخير السحور **حدثنا** يحيى بن موسى نا ابو داود الطيالسی نا هشام الدستوائی عن قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة قال قلت كم كان قدر ذلك قال قدر خمسين اية **حدثنا** هناد نا وكيع عن هشام بنحوه الا انه قال قدر قراءة خمسين اية وفی الباب عن حذيفة **قال** ابو عيسى حديث زيد بن ثابت حديث حسن صحيح وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق استحبوا تاخير السحور

ح اور خبر دی ہمکو ابو مصعب نے اُسنے قراۃً روایت کی ہے مالک بن انس سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اُسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے روزہ کھولنے میں[1] اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے مستحب رکھا ہے اُنھوں نے جلدی کھولنا روزہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے اُسنے روایت کی ہے اوزاعی سے اُسنے قرہ سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ سب بندون میں بہت پیارا میرے نزدیک وہ شخص ہے جو جلدی کرے روزہ کھولنے میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عاصم اور ابو مغیرہ نے اوزاعی سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے روایت کی ہے ابی عطیہ سے اُسنے کہا کہ مین اور مسروق عائشہ رضہ کے پاس گئے سو ہمنے کہا کہ اے ام المؤمنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دو شخص ہین اُنمین سے ایک تو روزہ جلدی کھولتا ہے اور نماز جلدی پڑہتا ہے اور دوسرا دیر سے روزہ کھولتا ہے اور دیر سے نماز پڑہتا ہے عائشہ نے کہا اُنمین کون جلدی روزہ کھولتا ہے اور جلدی نماز پڑہتا ہے ہمنے کہا عبد اللہ بن مسعود عائشہ رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح کیا ہے اور دوسرے ابو موسیٰ تھے[2] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے اور اُسکو مالک بن عامر بھی کہتے ہیں اور یہ زیادہ ترصحیح ہے **باب** دیر سے سحری کھانے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشام دستوائی نے اُسنے روایت کی ہے قتادہ سے اُسنے روایت کی ہے انس رضہ سے اُسنے روایت کی ہے زید بن ثابت سے اُسنے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ سحری کھائی پھر ہم کھڑے ہوئے طرف نماز کے مین نے کہا فاصلہ سحری اور نماز مین کسقدر دیر تھی اُسنے کہا قدر پچاس آیت کے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ہشام سے مثل اُسکے مگر اُسنے کہا کہ قدر پڑہنے پچاس آیت کے دیر تھی۔ اور اس باب مین حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث زید بن ثابت کی حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہین امام شافعی اور احمد اور اسحاق یہ لوگ مستحب کہتے ہین سحری مین دیر کرنے کو۔

---

[1] بہت پیارا اسلیے ہوتا ہے کہ متابعت کرتا ہے سنت کی اور مخالفت کرتا ہے اہل کتاب کی اور روافض کی ۱۲

[2] عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اُنھون نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسیٰ نے جواز پر عمل کیا یا شاید کسی عذر سے کیا ہوگا یا کبھی کبھی کرتے ہونگے پس معلوم ہوا کہ جلدی روزہ کھولنے میں بڑا ثواب ہے ۱۲ ع

باب ماجاء فی بیان الفجر **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبد الله بن النعمان عن قیس بن طلق بن علی قال حدثنی ابی طلق ابن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کلوا واشربوا ولا یهیدنکم الساطع المصعد وکلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر و فی الباب عن عدی بن حاتم وابی ذر وسمرة **قال** ابو عیسی حدیث طلق بن علی حدیث حسن غریب من هذا الوجه والعمل علی هذا عند اهل العلم انه لا یحرم علی الصائم الاکل والشرب حتی یکون الفجر الاحمر المعترض وبه یقول عامة اهل العلم **حدثنا** هناد ویوسف بن عیسی قالا نا وکیع عن ابی هلال عن سوادة بن حنظلة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یمنعکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی التشدید فی الغیبة للصائم **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا عثمان بن عمر قال وثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة بان یدع طعامه وشرابه وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی فضل السحور **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة وعبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم قال تسحروا فان فی السحور برکة وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس وعمرو بن العاص والعرباض بن ساریة وعتبة بن عبد وابی الدرداء **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی الله

باب فجر کے بیان میں یعنے صبح صادق کب ہوتی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ملازم بن عمرو نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن نعمان نے قیس بن طلق بن علی سے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابی طلق بن علی نے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو نہ روکے تمکو سحری کھانے سے صبح کاذب اور کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہووے واسطے تمہارے صبح سرخ یعنے صبح صادق۔ اور اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلق بن علی کی حسن غریب ہے اسوجہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ نہیں حرام ہوتا ہے روزے دار پر کھانا اور پینا یہانتک کہ ظاہر ہووے صبح سرخ چوڑی اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اکثر اہل علم **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد اور یوسف بن عیسیٰ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ابی ہلال سے اُسنے روایت کی ہے سواد بن حنظلہ سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ روکے تمکو سحری کھانے سے اذان بلال کی اور نہ فجر لمبی[1] ولیکن فجر پھیلنے والی بیچ کنارے آسمان کے یعنے صبح صادق کے بعد کھانا پینا درست نہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** روزے دار کو غیبت کرنے میں بڑا گناہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسےٰ محمد بن مثنےٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن عمر نے کہا اور حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باطل[3] بولنا اور بُرا کام کرنا نہ چھوڑے یعنے روزے میں تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں اسکا کہ چھوڑے کھانا اپنا اور پینا اپنا اور اس باب میں انس رضہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سحری کھانے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب سے اُنہوں نے روایت کی ہے انس رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسلیے کہ مقرر سحری کھانے میں برکت ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضہ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] مراد اس سے صبح صادق ہے اور قید حمرت کی واسطے غالب کے ہے والا اول طلوع میں سرخی نہیں ہوتی ۱۲ [2] مراد اس سے صبح کاذب ہے کہ وہ لمبی ہوتی ہے چوڑی نہیں ہوتی ۱۲ [3] باطل بولنا وہ کلام ہے جسکے بولنے میں گناہ لازم آوے یعنے کفر کی باتیں کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور گالیاں دینی اور بہتان کرنا اور لعنت کرنی پس مراد یہ ہے کہ جو شخص روزے میں باطل بولنا نہ چھوڑے خدائے تعالےٰ اُسکے روزے کو قبول نہیں کرتا اور اسکی طرف نظر عنایت کی نہیں کرتا اور مشائخوں نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم ہے ایک عوام کا وہ یہ ہے کہ باز رہے کھانے اور پینے اور جماع سے اور ایک خواص کا وہ یہ ہے کہ باز رکھے نفس کو حرام اور مکروہ سے بلکہ مباح سے بھی جو کسر نفس کے منافی ہے اور ایک اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ سوائے حق کے کسی چیز کی طرف التفات نہ کرے ۱۲

علیہ وسلم انہ قال فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتب اکلۃ السحر حدثنا بذلک قتیبۃ نا اللیث عن موسی بن علی عن ابیہ عن ابی قیس مولی عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وھذا حدیث حسن صحیح واہل مصر یقولون موسی بن علی واہل العراق یقولون موسی بن علیّ وھو موسی بن علیّ بن رباح اللخمی **باب** ماجاء فی کراہیۃ الصوم فی السفر **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی مکۃ عام الفتح فصام حتی بلغ کراع الغمیم وصام الناس معہ فقیل لہ ان الناس قد شق علیہم الصیام وان الناس ینظرون فیما فعلت فدعا بقدح من ماءٍ بعد العصر فشرب والناس ینظرون الیہ فافطر بعضہم وصام بعضہم فبلغہ ان ناسا صاموا فقال اولئک العصاۃ وفی الباب عن کعب بن عاصم وابن عباس وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس من البر الصیام فی السفر واختلف اہل العلم فی الصوم فی السفر فرای بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان الفطر فی السفر افضل حتی رای بعضہم علیہ الاعادۃ اذا صام فی السفر واختار احمد واسحاق الفطر وقال بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان وجد قوۃ فصام فحسن وھو افضل وان افطر فحسن وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک وقال الشافعی انما معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس من البر الصیام فی السفر وقولہ حین بلغہ ان ناسا صاموا فقال اولئک العصاۃ فوجہ ھذا اذا لم یحتمل قلبہ قبول رخصۃ اللہ تعالی

کہ آپ نے فرمایا فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزے اہل کتاب کے یعنے یہود اور نصاریٰ کے کھانا سحری کا ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمکو ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو لیث نے موسیٰ بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی قیس مولی عمرو بن عاص سے اُسنے روایت کی ہے عمرو بن عاص سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنے ساتھ زبر لام کے اور اہل عراق موسیٰ بن عُلی کہتے ہیں یعنے ساتھ زبر لام کے اور وہ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہے **باب** اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہے قتیبہ نے کہا اُسنے حدیث بیان کی ہے عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف نکلے سو آپ چلے یہانتک کہ پہنچے کراع غمیم میں (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے سو) اور لوگوں نے آپکے ساتھ روزہ رکھا سو کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ لوگوں پر روزہ مشکل ہوگیا ہے اور لوگ دیکھتے ہیں آپ جو کرتے ہیں۔ سو آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد نماز عصر کے سو آپ نے پانی پیا اور لوگ آپ کی طرف دیکھتے تھے سو بعضوں نے روزہ کھولا اور بعضوں نے نہ کھولا سو آپ کو خبر پہنچی کہ بعضوں نے روزہ نہیں کھولا سو فرمایا کہ یہ ہیں پکے گنہگار اور اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ روزہ رکھنے کے سفر میں سو بعض اہل علم کا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہانتک کہ بعضے کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو اُسکا دوہرانا واجب ہے یعنی سفر میں روزہ رکھنا اُنکے نزدیک درست نہیں اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک مختار یہ ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھے اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر نہ رکھے تو بھی درست ہے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک کا ہے۔ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ معنے اس حدیث کا (کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں) اور اس حدیث کا کہ یہ ہیں پکے گنہگار) یہ ہے کہ جب دل اُسکا اللہ کی رخصت کے قبول کرنے

لہ یعنی اسواسطے کہ خدا نے اسکو ہمارے واسطے مباح کیا ہے اور اہل کتاب پر حرام کیا ہے ۱۲ ؎ اکثر علماء کا اتفاق ہے اسپر کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر تکلیف ہوتی ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر مشقت ہوتی ہے تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور سفر طاعت اور سفر معصیت برابر ہیں نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے بیچ افطار کرنے روزے کے اور امام شافعی رح کے نزدیک سفر معصیت میں روزہ ترک کرنا جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور ثوری وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر طاقت ہو تو سفر میں روزہ افضل ہے واسطے پاک ہونے ذمہ کے اور واسطے آسان ہونے کے موافقت سے مسلمانوں کے اور مشکل ہونے قضا کے بعد رمضان کے اور امام احمد اور اسحاق اور سعید بن مسیب اور اوزاعی کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا مطلق افضل ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ جو آسان ہو وہ افضل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دونوں برابر ہیں اور آدمی کو اختیار ہے جو چاہے کرے ۱۲ لمعات

فاما من رای الفطر مباحا وصام وقوی ذلک فهو احب الی **باب** ماجاء فی الرخصة فی الصوم فی السفر **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمی سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصوم فی السفر وکان یسرد الصوم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر وفی الباب عن انس بن مالک وابی سعید وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمرو وابی الدرداء وحمزة ابن عمرو الاسلمی **قال** ابو عیسی حدیث عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمی سال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا بشر بن المفضل عن سعید بن یزید ابی سلمة عن ابی نضرة عن ابی سعید قال کنا نسافر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شهر رمضان فما یعاب علی الصائم صومه ولا علی المفطر فطره **حدثنا** نصر بن علی نا یزید بن زریع نا الجریری ح و نا سفیان بن وکیع نا عبد الاعلی عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال کنا نسافر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر فلا یجد المفطر علی الصائم ولا الصائم علی المفطر وکانوا یرون انه من وجد قوة فصام فحسن ومن وجد ضعفا فافطر فحسن **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرخصة للمحارب فی الافطار **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن یزید بن ابی حبیب عن معمر ابن ابی حییة عن ابن المسیب انه ساله عن الصوم فی السفر فحدث ان عمر بن الخطاب قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان غزوتین یوم بدر والفتح فافطرنا فیهما وفی الباب عن ابی سعید **قال** ابو عیسی حدیث عمر لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روی عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه امر بالفطر فی غزوة غزاها

اور روزہ کھولنے کو درست نہ جانے تو اسکو سفر مین روزہ رکھنا بہتر نہین۔ لیکن جو شخص روزہ نہ رکھنے کو مباح جانے اور روزہ رکھے اور اسپر قدرت رکھتا ہو تو وہ بہت پیارا ہے طرف میرے **باب** سفر مین روزہ رکھنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ روایت کرتا ہے عائشہ رضہ سے کہ مقرر حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر مین روزے کا حکم پوچھا اور وہ متواتر روزے رکھا کرتا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھ اور اگر چاہے تو نہ رکھ۔ اور اس باب مین انس بن مالک اور ابی سعید اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی الدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عائشہ رضہ کی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے سعید بن یزید ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابی نضرہ سے اُسنے روایت کی ہے ابو سعید رضہ سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے مین سفر کرتے تھے سو نہ عیب کیا جاتا تھا روزہ دار پر روزہ اُسکا اور نہ روزہ کھولنے پر کھولنا اُسکا۔ **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریری نے ح اور خبر دی ہمکو سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلےٰ نے اُسنے کہا روایت کی ہے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے سو بعضے ہم مین سے روزہ دار ہوتے تھے اور بعضے روزہ افطار کرنے والے ہوتے تھے سو نہ غصہ کرتا تھا روزہ دار افطار کرنے والے پر اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر اور اصحاب دیکھتے تھے کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو اور روزہ رکھے تو بہت اچھا کیا اُسنے اور جو کوئی ضعیف ہو پس روزہ نہ رکھے تو بہت اچھا کیا اُسنے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** لڑنے والے کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی ہے معمر بن ابی حییہ سے اُسنے ابن مسیب سے کہ اُسنے اُس سے سفر مین روزے کا حکم پوچھا سو ابن مسیب نے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان شریف مین دو جنگ کیے ایک جنگ بدر کے دن اور ایک فتح مکہ کے دن سو ہمنے دونون مین روزہ کھول ڈالا اور اس باب مین ابو سعید رضہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے کہ ہم عمر رضہ کی حدیث کو نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابو سعید رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم کیا آپ نے ساتھ روزہ کھولنے کے ایک جنگ مین جسکو آپنے کیا تھا

وقد روی عن عمر بن الخطاب بنحو ھذا انہ رخص فی الافطار عند لقاء العدو و بہ یقول بعض اھل العلم **باب** ماجاء
فی الرخصۃ فی الافطار للحبلی والمرضع **حدثنا** ابو کریب ویوسف بن عیسی قالا نا وکیع نا ابو ھلال عن عبد اللہ بن سوادۃ
عن انس بن مالک رجل من بنی عبد اللہ بن کعب قال اغارت علینا خیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فوجدتہ یتغدی فقال ادن فکل فقلت انی صائم فقال ادن احدثک عن الصوم او الصیام ان اللہ وضع عن المسافر شطر
الصلوۃ وعن الحامل والمرضع الصوم او الصیام واللہ لقد قالھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلیھما او احدھما یا لھف نفسی ان لا
اکون طعمت من طعام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن ابی امیۃ **قال** ابو عیسی حدیث انس بن مالک الکعبی حدیث
حسن ولا نعرف لانس بن مالک ھذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھذا الحدیث الواحد والعمل علی ھذا عند بعض اھل
العلم وقال بعض اھل العلم الحامل والمرضع یفطران ویقضیان ویطعمان وبہ یقول سفیان ومالک والشافعی واحمد وقال بعضھم یفطران ویطعمان ولا قضاء علیھما
وان شاءتا قضتا ولا اطعام علیھما وبہ یقول اسحاق **باب** ماجاء فی الصوم عن المیت **حدثنا** ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر
عن الاعمش عن سلمۃ بن کھیل ومسلم البطین عن سعید بن جبیر وعطاء ومجاھد عن ابن عباس قال جاءت امرأۃ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان اختی ماتت وعلیھا صوم شھرین متتابعین قال ارأیت لو کان علی اختک دین اکنت تقضیہ قالت نعم قال فحق اللہ احق

اور تحقیق روایت کی گئی ہے حضرت عمر بن خطاب رض سے مثل اسکے کہ انہوں نے رخصت دی روزہ کھولنے کے وقت ملنے دشمن کے یعنے لڑائی میں۔ اور ساتھ اسی کے
قائل ہیں بعض اہل علم۔ **باب** حمل والی عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ کھولنے کی اجازت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب
اور یوسف بن عیسی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو ہلال نے عبد اللہ بن سوادہ سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے
جو ایک مرد ہے قبیلے سے بنی عبد اللہ بن کعب کے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے[1] ہم پر لوٹ کی سو میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا یعنے فریاد کرنے کو سو میں نے آپ کو کھانا کھاتے پایا سو آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کھا سو میں نے کہا کہ میں روزے دار
ہوں سو فرمایا کہ نزدیک آ، میں تجکو روزے کی حدیث سناتا ہوں مقرر اللہ تعالی نے موقوف کر دی ہے مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا
ہے حمل والی عورت اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ قسم ہے خدا کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں لفظ فرمائے ہیں یا ایک لفظ یعنے
صوم اور صیام پس اے افسوس جان میری پر کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام سے کھانا نہ کھایا۔ اور اس باب میں ابی امیہ سے بھی
روایت ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم واسطے انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے
اس ایک حدیث کے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعض اہل علم نے کہا کہ حمل والی اور دودھ پلانے والی روزہ افطار کریں[2] اور
قضا کریں اور کھانا کھلاویں یعنے روزہ افطار کرنے کے بدلے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان اور مالک اور شافعی اور احمد اور بعضے کہتے ہیں
کہ وہ دونوں روزہ افطار کریں اور اُسکے بدلے کھانا کھلاویں اور اُنپر قضا واجب نہیں۔ اور اگر چاہیں[3] تو قضا کریں۔ اور نہیں واجب ہے اُنپر
کھانا کھلانا اور ساتھ اسی کے قائل ہے اسحاق۔ **باب** مردے کی طرف سے روزہ رکھنے کا بیان۔ **حدیث** بیان کی ہمسے
ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے سلمہ بن کہیل سے اور مسلم بطین سے وہ روایت کرتے
ہیں سعید بن جبیر سے اور عطا اور مجاہد سے انہوں نے روایت کی ہے ابن عباس رض سے اُسنے کہا کہ ایک عورت حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئی سو اُسنے کہا کہ میری بہن مر گئی ہے اور اُسپر روزے ہیں دو مہینے کے پے در پے حضرت ص نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو
کہ اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو اُسکو ادا کرتی یا نہیں اُسنے کہا ہاں ادا کرتی حضرت نے فرمایا سو خدا کا حق زیادہ تر لائق ہے

[1] یہ لوگ مسلمان تھے اصحاب نے بیخبری سے انکو لوٹ لیا وہ حضرت ص کے پاس فریاد کو آئے ۱۲ [2] یعنے ہر روزے کے بدلے ایک روزہ قضا رکھیں اور ایک مسکین کو کھا
کھلاویں ۱۲ [3] یعنی افطار کے بدلے صرف ایک چیز واجب ہوتی ہے خواہ کھانا کھلاوے خواہ قضا رکھے ۱۲ [4] ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مردے کی طرف سے روزے کی قضا
واجب ہے یہ قول ایک جماعت کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہے امام احمد رح اور یہی ہے ایک قول شافعی رح کا اور امام نووی نے اسکی تصحیح کی ہے اور بعضے شافعیہ کہتے ہیں کہ روزے
اور کھانا کھلانے میں اختیار ہے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ میت کی طرف سے ولی روزہ نہ رکھے یہ قول ہے امام ابو حنیفہ رح اور مالک رح کا وہ اسکی تاویل کرتے
ہیں کہ مراد روزے سے کھانا ہے مگر یہ تاویل ظاہر حدیث کے مخالف ہے ۱۲ واللہ اعلم

وفی الباب عن بریدة وابن عمرو وعائشة رض **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عباس رض حدیث حسن صحیح

حدثنا ابو کریب نا ابو خالد الاحمر عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ قال محمد وقد روی غیر ابی خالد عن الاعمش مثل روایة ابی خالد **قال** ابو عیسٰی وروی ابو معاویة وغیر واحد ھذا الحدیث عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یذکروا فیہ عن سلمة بن کھیل ولا عن عطاء ولا عن مجاھد **باب** ماجاء فی الکفارة

حدثنا قتیبة نا عبثر عن اشعث عن محمد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عمر لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ والصحیح عن ابن عمر موقوف قولہ واختلف اھل العلم فی ھذا فقال بعضھم یصام عن المیت وبہ یقول احمد واسحاق قالا اذا کان علی المیت نذر صیام یصام عنہ واذا کان علیہ قضاء رمضان اطعم عنہ وقال مالک وسفیان والشافعی لا یصوم احد عن احد واشعث ھو ابن سوار ومحمد ھو محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی **باب** ماجاء فی الصائم یذرعہ القیء **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی نا عبد الرحمن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا یفطرن الصائم الحجامة والقیء والاحتلام **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ وقد روی عبد اللہ بن زید بن اسلم وعبد العزیز بن محمد وغیر واحد ھذا الحدیث عن زید بن اسلم مرسلا ولم یذکروا فیہ عن ابی سعید وعبد الرحمن بن زید بن اسلم یضعف فی الحدیث سمعت ابا داود السجزی یقول سالت احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم فقال اخوہ عبد اللہ بن زید لا باس بہ و سمعت محمدا یذکر عن علی بن عبد اللہ ابن زید بن اسلم ثقة وعبد الرحمان بن زید بن اسلم ضعیف

اور اس باب میں بریدہ اور ابن عمرو اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اعمش سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے امام بخاری نے کہا کہ تحقیق روایت کی ہے ابی خالد کے غیر نے اعمش سے مثل روایت ابی خالد کے کہا ابو عیسٰی نے ابو معاویہ وغیرہ نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے اُنہوں نے مسلم بطین سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اسمیں واسطہ سلمہ بن کہیل کا اور نہ عطاء کا اور نہ مجاہد کا **باب** کفارہ کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبثر نے اشعث سے اُنہوں نے روایت کی ہے محمد سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرجاوے اور اُسپر مہینے روزے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اُسکی طرف سے بدلے ہر دن کے ایک مسکین **کہا** ابو عیسٰی نے کہ ہم ابن عمر کی حدیث کو نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی وجہ سے اور صحیح ابن عمر سے موقوف ہے قول اُسکا اور اہل علم کو اسمیں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزہ رکھا جاوے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جب مردے پر روزہ نذر کا ہو تو اُسکی طرف سے روزہ رکھا جاوے اور اگر اُسپر رمضان کی قضا ہو تو اُسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے اور مالک اور سفیان اور شافعی کہتے ہیں کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے۔ اور اشعث وہ بیٹا سوار کا ہے اور محمد وہ ابن عبد الرحمان بن ابی لیلے ہے۔ **باب** جب روزے دار پر قے غلبہ کرے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبید محاربی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے روایت کی ہے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں توڑتیں روزہ روزہ دار کا سینگی اور قے یعنی جو آپ سے آوے اور احتلام **کہا** ابو عیسٰی نے کہ ابو سعید کی یہ حدیث محفوظ نہیں اور تحقیق روایت کی عبد اللہ بن زید بن اسلم اور عبد العزیز بن محمد وغیرہ نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے اسمیں واسطہ ابو سعید کا۔ اور عبد الرحمان بن زید بن اسلم ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں میں نے ابا داؤد سنجری سے سُنا کہتا تھا میں نے احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کا حال پوچھا سو اُنہوں نے کہا کہ اُسکے بھائی عبد اللہ بن زید کا کچھ ڈر نہیں اور میں نے محمد یعنے بخاری سے سُنا کہ ذکر کرتے تھے علی بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہے اور عبد الرحمان بن زید بن اسلم ضعیف ہے

---

۱ امام شافعی رح کے نزدیک کل مال سے لیا جاوے خواہ مردے نے وصیت کی ہے خواہ نہ کی ہو اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک اگر میت کی ہو تو تہائی مال سے لیا جاوے ۱۲ ۲ اور بدلے ہر دن کے دو دو سیر گیہوں سے یا چار چار سیر جَو یا قیمت اُنکی اور اسیقدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے ۱۲ ۳ یہ مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہے اور یہی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے اور ایک جماعت اصحاب سے کہ وہ سعد بن ابی وقاص۔ اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن ارقم اور ام سلمہ ہیں اور امام احمد اور ایک جماعت علماء کا یہ مذہب ہے کہ سینگی لگانے والا اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور جمہور کہتے ہیں کہ مراد اس سے کہ قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھینچوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا اسواسطے کہ نہیں امن ہے اُسکو اس سے کہ پہنچ جاوے کوئی چیز اُسکے پیٹ

قال محمد ولا اروی عنه شیئًا **باب** ماجاء فی من استقاء عمدًا **حدثنا** علی بن حجر نا عیسی بن یونس عن هشام بن حسان عن ابن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من ذرعه القیٔ فلیس علیه قضاء ومن استقاء عمدًا فلیقض وفی الباب عن ابی الدرداء وثوبان وفضالة بن عبید **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث هشام عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم الا من حدیث عیسی ابن یونس وقال محمد لا اراه محفوظا **قال** ابو عیسی وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا یصح اسناده وروی عن ابی الدرداء وثوبان وفضالة بن عبید ان النبی صلی الله علیه وسلم قاء فافطر وانما معنی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم کان صائمًا متطوعًا فقاء فضعف فافطر لذلک هکذا روی فی بعض الحدیث مفسرا والعمل عند اهل العلم علی حدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان الصائم اذا ذرعه القیٔ فلا قضاء علیه واذا استقاء عمدا فلیقض وبه یقول الشافعی وسفیان الثوری واحمد واسحاق

باب ماجاء فی الصائم یاکل ویشرب ناسیا **حدثنا** ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر عن حجاج عن قتادة عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اکل او شرب ناسیًا فلا یفطر فانما هو رزق رزقه الله **حدثنا** ابو سعید نا ابو اسامة عن عوف عن ابن سیرین وخلاس عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله او نحوه وفی الباب عن ابی سعید وام اسحاق الغنویة **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال مالک بن انس اذا اکل فی رمضان ناسیًا فعلیه القضاء والاول اصح

باب ماجاء فی الافطار متعمدا **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت نا ابو المطوس عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

امام بخاری نے کہا کہ میں اُس سے کچھ روایت نہیں کرتا **باب** جو شخص جان بوجھکر قے لاوے یعنی اُنگلی وغیرہ حلق میں ڈالکر قصداً لقمہ لادے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسٰی بن یونس نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی ہے ابن سیرین سے اُسنے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو قے غلبہ کرے یعنی آپ سے آجاوے تو اُسپر قضا نہیں اور جو شخص قے لاوے قصداً تو چاہیے کہ قضا کرے اور اس باب میں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث سے ہشام کے ابن سیرین سے ابی ہریرہ رضہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر حدیث سے عیسٰی بن یونس کے امام بخاری نے کہا کہ میں اسکو محفوظ نہیں جانتا ہوں کہا ابو عیسٰی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے ابو ہریرہ رضہ سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں صحیح ہے اسناد اُسکی اور روایت کی گئی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پس روزہ افطار کیا اور سوائے اسکے نہیں کہ معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار تھے نفلی روزے سے سو آپنے قے کی پس ضعیف ہوگئے سو افطار کیا واسطے اُسکے اسیطرح روایت کی گئی ہے بعض حدیثوں میں مفسر طور پر عمل نزدیک اہل علم کے ابو ہریرہ کی حدیث پر ہے جو نبی صلعم سے روایت ہے کہ جب روزہ دار کو قے غلبہ کرے تو اُسپر قضا نہیں اور جب عمداً قے کرے تو چاہیے کہ روزہ قضا کرے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق **باب** اگر روزہ دار بھول کر کھالیوے اور پی لیوے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے حجاج سے اُسنے روایت کی ہے قتادہ سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھالیوے اور پی لیوے بھول کر تو روزہ نہیں توڑتا پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ رزق ہے جو خدا نے اُسکو دیا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے عوف سے اُسنے روایت کی ہے ابن سیرین اور خلاس سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس باب میں ابی سعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ اگر رمضان میں بھول کر کھا جاوے تو اُسپر قضا ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** جان بوجھکر روزہ کھولنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیٰی بن سعید اور عبد الرحمان بن مہدی نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو المطوس نے باپ اپنے سے اُسنے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من افطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وسمعت محمدا يقول ابو المطوس اسمه يزيد ابن المطوس ولا اعرف له غير هذا الحديث

باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي وابو عمار المعنى واحد واللفظ لفظ ابي عمار قالا نا سفيان بن عُيينة عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال اتاه رجل فقال يا رسول الله هلكت قال وما اهلكك قال وقعتُ على امراتي في رمضان قال هل تستطيع ان تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال فهل تستطيع ان تطعم ستين مسكينا قال لا قال اجلس فجلس فاُتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر والعرق المكتل الضخم قال تصدق به فقال ما بين لابتيها احد افقر منا قال فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت انيابه قال خذه فاطعمه اهلك وفي الباب عن ابن عمر وعائشة وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم في من افطر في رمضان متعمدا من جماع واما من افطر متعمدا من اكل او شرب فان اهل العلم قد اختلفوا في ذلك فقال بعضهم عليه القضاء والكفارة وشبهوا الاكل والشرب بالجماع وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واسحاق وقال بعضهم عليه القضاء ولا كفارة عليه لانه انما ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم الكفارة في الجماع ولم يذكر عنه في الاكل والشرب وقالوا لا يشبه الاكل والشرب الجماع وهو قول الشافعي واحمد وقال الشافعي وقول النبي صلى الله عليه وسلم للرجل الذي افطر فتصدق عليه خذه فاطعمه اهلك يحتمل

کہ جو شخص روزہ توڑے قصدًا ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہین بدلا اُتارتا اُس سے روزہ رکھنا تمام عمر کا اگرچہ روزے رکھے تمام عمر کہا ابو عیسیٰ نے کہ ہم یہ حدیث ابی ہریرہ کی نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے اور مین نے محمد سے سُنا کہتا تھا کہ ابو المطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور مین نہین جانتا واسطے اسکے سوا اِس حدیث کے

باب رمضان کے روزہ توڑنے کے کفارہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی جہضمی اور ابو عمار نے معنی ایک ہے اور لفظ ابی عمارہ کا ہے اُن دونون نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی ہے حمید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابو ہریرہ رضی سے کہ ایک مرد حضرت ؐ کے پاس آیا سو عرض کی کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا یعنی بسبب گناہ کرنے کے فرمایا کس چیز نے تجکو ہلاک کیا کہا کہ گرا مین اپنی عورت پر اور جماع کیا رمضان مین فرمایا کیا طاقت رکھتا ہی تو کہ بردہ آزاد کرے اُسنے کہا نہین فرمایا پس کیا تو طاقت رکھتا ہی یہ کہ روزے رکھے دو مہینے پے در پے اُسنے کہا کہ نہین فرمایا پس کیا طاقت رکھتا ہی تو کہ ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا دے اُسنے کہا کہ نہین فرمایا کہ بیٹھ جا سو بیٹھ گیا سو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا کہ اُسمین کھجورین تھین اور عرق بڑے تھیلے کو کہتے ہین سو فرمایا پس لیکر دے اُنکو سو اُسنے کہا کہ نہین درمیان دونون طرفون مدینے کے کوئی زیادہ محتاج ہم سے سو حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان ظاہر ہوئین فرمایا اسکو لیجا اور اپنے گھر والون کو کھلا اور اس باب مین ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور عمل اس حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے اُس شخص کے حق مین جو روزہ توڑے رمضان کا قصدًا جماع سے اور جو شخص کہ روزہ توڑے جانکر کھانے یا پینے سے تو اہل علم کو اُسمین اختلاف ہی سو بعضے کہتے ہین کہ اُسپر قضا اور کفارہ دونون آتے ہین اور مشابہ کیا ہی اُنھون نے کھانے اور پینے کو ساتھ جماع کے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہین کہ اُسپر قضا ہی اور کفارہ نہین اسواسطے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے صرف جماع مین کفارہ منقول تھی کھانے اور پینے مین آپ سے کفارہ منقول نہین ہے کہتے ہین کہ کھانا پینا جماع کی مانند نہین یہ قول شافعی اور احمد کا ہی شافعی نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانا واسطے اُس شخص کے جسنے روزہ توڑا تھا اور اُسپر صدقہ کیا گیا کہ اسکو پکڑ اور اپنے گھر والون کو کھلا کئی معنے کا احتمال ہی

سلہ بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ سفر وغیرہ ہی اور مراد یہ ہی کہ ثواب روزے فرض کا اِس درجہ تک ہی کہ روزہ نفل سے ہاتھ نہین آتا اگرچہ تمام عمر روزہ رکھے اور ابن حجر نے کہا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اسکے بدلے تمام عمر روزہ رکھے تو کفایت نہین کرتا چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہی اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہی کہ کفایت کرتا ہی ایک دن بدلے ایک دن کے یعنے فرض ادا ہوجاتا ہی اور اگر رکھکر توڑے تو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے ١٢

مثل هذا معاني يحتمل ان يكون الكفارة على من قدر عليها وهذا الرجل لم يقدر على الكفارة فلما اعطاه النبي صلى الله عليه وسلم شيئا وملكه قال الرجل ما احد افقر اليه منا فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذه فاطعمه اهلك لان الكفارة انما تكون بعد الفضل عن قوته واختار الشافعي لمن كان على مثل هذا الحال ان يأكله وتكون الكفارة عليه دينا فمتى ما ملك يوما كفر

باب ماجاء في السواك للصائم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن عبيد الله بن عامر بن ربيعة عن ابيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ما لا احصي يتسوك وهو صائم وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسى حديث عامر بن ربيعة حديث حسن والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون بالسواك للصائم باسا الا ان بعض اهل العلم كرهوا السواك للصائم بالعود الرطب وكرهوا له السواك اخر النهار ولم ير الشافعي بالسواك باسا اول النهار واخره وكره احمد واسحاق السواك اخر النهار

باب ماجاء في الكحل للصائم **حدثنا** عبد الاعلى بن واصل نا الحسن بن عطية نا ابو عاتكة عن انس بن مالك قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم قال اشتكت عيني افاكتحل وانا صائم قال نعم وفي الباب عن ابي رافع **قال** ابو عيسى حديث انس حديث اسناده ليس بالقوي ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شئ وابو عاتكة يضعف واختلف اهل العلم في الكحل للصائم

کہ کفارہ اُسپر واجب ہے[51] جو اُسکی قدرت رکھے اور یہ مرد کفارہ پر قادر نہیں تھا سو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کوئی چیز دی اور اُسکی ملک کر دی تو اُسنے کہا کہ ہمسے زیادہ کوئی محتاج نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو پکڑلے اور اپنے اہل کو کھلا اسواسطے کہ کفارہ تو صرف واجب اُسوقت ہوتا ہے جب رزق قوت سے زیادہ ہے اور اختیار کیا ہے شافعی نے واسطے اُس شخص کے جو اِس حال پر ہو کہ اُسکو کھالیوے اور کفارہ اُسکے ذمہ پر قرض رہے گا سو جب مالک ہو تو کفارہ ادا کرے

باب روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اُسقدر کہ نہیں گن سکتا مسواک کرتے تھے اور وہ ہوتے روزہ سے اور اِس باب میں عائشہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عامر بن ربیعہ کی یہ حدیث حسن ہے اور عمل اِسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ روزہ دار کو مسواک سے کچھ گناہ نہیں مگر بعض اہل علم کہتے ہیں کہ روزہ دار کو تر لکڑی سے مسواک کرنی مکروہ ہے اور دو پہر سے پیچھے مسواک کرنی بھی مکروہ ہے اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ مسواک سے کچھ ڈر نہیں نہ دو پہر سے پہلے اور نہ پیچھے اور مکروہ رکھا ہے احمد اور اسحاق نے مسواک کو پیچھے دو پہر کے[52][53]

باب روزہ دار کو آنکھ میں سرمہ ڈالنا جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الاعلی بن واصل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن عطیہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عاتکہ نے انس بن مالک سے اُسنے کہا کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میری آنکھیں دُکھتی ہیں کیا میں سرمہ لگاؤں اور میں روزہ دار ہوں حضرت نے فرمایا کہ ہاں لگالے۔ اور اِس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رض کی اسناد قوی نہیں اور اِس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز ثابت نہیں۔ اور ابو عاتکہ راوی ضعیف ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے روزے دار کو سرمہ لگانے میں[54]

---

[51] جو شخص رمضان میں قصداً روزہ توڑ ڈالے خواہ جماع سے خواہ کھانے پینے سے تو اُسپر کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب مذکور سے کہ بردہ آزاد کرے یہ میسر نہو تو دو مہینے کے روزے رکھے پے در پے یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے یا دو دو سیر گیہوں اور چار چار سیر جو دے یا دو وقت پیٹ بھر کے کھلاوے اور آنحضرت صلی نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمیں علماء کو اختلاف ہے کہ اُسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہیں اکثر کہتے ہیں کہ ادا ہو گیا اور یہ اُسی کے ساتھ خاص تھا اور کو درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کفارہ اُسکے ذمہ پر رہا اسواسطے کہ کفارہ بالفعل واجب ہوتا اُس وقت ہے جب قوت اہل سے زیادہ بچے اور نہیں تو ذمہ پر رہتا ہے جب مقدور ہو ادا کرے جیسا کہ متن میں مذکور ہے پس حضرت نے اُسکو اجازت دی کہ بالفعل اُسکو مقدور نہیں تھا جب مقدور ہو گا ادا کریگا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا اب منسوخ ہے ۱۲ واللہ اعلم بالصواب [52] یعنے احتمال ہے کہ حضرت نے اُسکو بالفعل کفارہ ادا کرنا اسواسطے فرمایا ہو کہ اُسوقت اُسکا رزق قوت سے زیادہ نہیں تھا پس یعنے اب لپنے اہل کو کھلا جب مقدور ہو ادا کرنا اور احتمال ہے کہ یہ حکم اُسی شخص کے ساتھ خاص ہو اور احتمال ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو پس باوجود ان احتمالات اور حدیث صریح کے اُس شخص کے قصے سے استدلال کرنا کفارہ کے ساقط ہونے پر صحیح نہیں ۱۲ [53] یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ روزے دار کو مسواک کرنی درست ہے ہر وقت اور صریح کی اسنا اور بہت حدیثیں اِس طرح کی آئی ہیں اور علماء کو اسمیں اختلاف ہے امام مالک اور ابو حنیفہ جائز رکھتے ہیں خواہ دو پہر سے پہلے ہو یا پیچھے اور خواہ مسواک تر ہو یا خشک اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ تر لکڑی سے مسواک کرنی مکروہ ہے ۱۲ ح [54] اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو سرمہ لگانا درست ہے مکروہ نہیں اور یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی کا اگرچہ مزا اُسکا حلق میں ظاہر ہو اور بعضے مکروہ کہتے ہیں جیسا کہ متن میں مذکور ہے اور امام مالک سے دو قول ہیں ۱۲ ع

فكرهه بعضهم وهو قول سفيان وابن المبارك واحمد واسحاق ورخص بعض اهل العلم في الكحل للصائم وهو قول الشافعي **باب** ماجاء في القبلة للصائم **حدثنا** هناد وقتيبة قالا نا ابو الاحوص عن زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل في شهر الصوم وفي الباب عن عمر بن الخطاب وحفصة وابي سعيد وام سلمة وابن عباس وانس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القبلة للصائم فرخص بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في القبلة للشيخ ولم يرخصوا للشاب مخافة ان لا يسلم له صومه والمباشرة عندهم اشد وقد قال بعض اهل العلم القبلة تنقص الاجر ولا تفطر الصائم وراوا ان للصائم اذا ملك نفسه ان يقبل واذا لم يامن على نفسه ترك القبلة ليسلم له صومه وهو قول سفيان الثوري والشافعي **باب** ماجاء في مباشرة الصائم **حدثنا** ابن ابي عمر نا وكيع نا اسرائيل عن ابي اسحاق عن ابي ميسرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يباشرني وهو صائم وكان املككم لاربه **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو ميسرة اسمه عمرو بن شرحبيل ومعنى لاربه يعني لنفسه **باب** ماجاء لا صيام لمن لم يعزم من الليل **حدثنا** اسحاق بن منصور نا ابن ابي مريم نا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له **قال** ابو عيسى حديث حفصة حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد روي عن نافع عن ابن عمر قوله وهو اصح وانما معنى هذا عند بعض اهل العلم لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل طلوع الفجر في رمضان او في قضاء رمضان او في صيام نذر اذا لم ينوه من الليل لم يجزه واما صيام التطوع فمباح له ان ينويه بعد ما اصبح وهو قول الشافعي واحمد واسحاق

سو بعضے اسکو مکروہ کہتے ہیں یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم نے روزہ دار کو سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے یہ قول شافعی کا ہے **باب** روزہ دار کو بوسہ لینے کا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابوالاحوص نے زیاد بن علاقہ سے اُنہوں نے روایت کی عمرو بن میمون سے اُنہوں نے روایت کی عائشہ رضہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے مہینے رمضان میں یعنی روزے سے اور اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے یا نہیں سو بعض اصحاب نے اجازت دی ہے کہ بڈھے مرد کو بوسہ لینا درست ہے اور اُنھوں نے جوان کو اجازت نہیں دی اس خوف سے کہ اسکا روزہ سلامت نہ رہے اور مباشرت اُنکے نزدیک زیادہ تر سخت ہے بوسہ سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بوسہ سے ثواب کم ہو جاتا ہے لیکن روزہ کو نہیں توڑتا اور کہتے ہیں کہ اگر روزہ دار اپنی جان پر قابو رکھتا ہے تو بوسہ لینا درست ہے اور اگر اپنی جان پر قابو نہ رکھتا ہو تو بوسہ کو ترک کرے تاکہ روزہ اُسکا سلامت رہے یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے **باب** روزہ دار کو مباشرت کرنے کا کیا حکم ہے یعنی مرد کو اپنی عورت کے بدن سے بدن لگانا درست ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے ابی اسحٰق سے اُسنے روایت کی ہے ابی میسرہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت کرتے مجھسے اور آپ روزے سے ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر واسطے حاجت اپنی کے یعنی شہوت کے یا امین تھے جماع سے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے اُنہوں نے روایت کی ہے عائشہ سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے اور ہوتے روزے سے اور تھے زیادہ تر قابو رکھنے والے تم سے واسطے نفس اپنے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی اربہ کا یہ ہے کہ واسطے نفس اپنے کے یعنی اپنے نفس پر زیادہ قابو رکھتے تھے **باب** جو رات کو روزہ کی نیت کرے اُسکا روزہ درست نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابی مریم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ایوب نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی ہے ابن شہاب سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حفصہ سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جو کوئی فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اُسکا روزہ درست نہیں کہا ابو عیسیٰ نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی طرق سے اور روایت کی گئی ہے نافع سے اُسنے ابن عمر سے قول اُسکا اور یہی زیادہ تر صحیح ہے یعنی اسکا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اسکا نزدیک اہل علم کے یہ ہے کہ جو کوئی فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے تو اُسکا روزہ درست نہیں خواہ روزہ رمضان کا ہو خواہ قضاء رمضان کا خواہ نذر کا جب رات سے نیت نہ کرے تو وہ روزہ اُسکے لیے کافی نہیں اور اگر نفلی روزہ ہو تو فجر سے پیچھے بھی نیت کرنی درست ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا

سلہ امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ اگر جماع اور انزال سے امن ہو تو روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے ورنہ نہیں اور موطا محمد میں ہے کہ اسسے باز رہنا افضل ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ اگر بوسہ سے شہوت کا جوش نہ آئے تو درست ہے ورنہ درست نہیں اور مباشرت فاحشہ مکروہ ہے نزدیک محمد کے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جماع سے امن ہو تو مباشرت درست

باب ما جاء في افطار الصائم المتطوع **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن ابن ام هانئ عن ام هانئ قالت كنت قاعدة عند النبي صلى الله عليه وسلم فاتي بشراب فشرب منه ثم ناولني فشربت منه فقلت اني اذنبت فاستغفر لي قال وما ذاك قالت كنت صائمة فافطرت فقال امن قضاء كنت تقضينه قالت لا قال فلا يضرك وفي الباب عن ابي سعيد وعائشة حديث ام هانئ في اسناده مقال والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الصائم المتطوع اذا افطر فلا قضاء عليه الا ان يحب ان يقضيه وهو قول سفيان الثوري واحمد واسحاق والشافعي **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة قال كنت اسمع سماك ابن حرب يقول احد ابني ام هانئ حدثني فلقيت انا افضلهم وكان اسمه جعدة وكانت ام هانئ جدته فحدثني عن جدته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها فدعى بشراب فشرب ثم ناولها فشربت فقالت يا رسول الله اما اني كنت صائمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصائم المتطوع امين نفسه ان شاء صام وان شاء افطر قال شعبة قلت له انت سمعت هذا من ام هانئ قال لا اخبرني ابو صالح واهلنا عن ام هانئ وروى حماد بن سلمة هذا الحديث عن سماك فقال عن هارون ابن بنت ام هانئ عن ام هانئ ورواية شعبة احسن هكذا حدثنا محمود بن غيلان عن ابي داود فقال امين نفسه وحدثنا غير محمود عن ابي داود فقال امير نفسه او امين نفسه على الشك وهكذا روي من غير وجه عن شعبة امير او امين نفسه على الشك **حدثنا** هناد نا وكيع عن طلحة بن يحيى عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل عندكم شئ قالت قلت لا قال فاني صائم

باب نفلی روزہ دار کو روزہ کھول لینا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُسنے سماک ابن حرب سے اُسنے ابن ام ہانی سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی سو آپ کے پاس شربت لایا گیا سو آپ نے اُس سے پیا پھر مجکو دیا سو اُس سے مین نے پیا سو مین نے عرض کی کہ مقرر مین نے گناہ کیا سو آپ میرے واسطے بخشش مانگیے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے مین نے کہا مین روزہ دار بھی سو مین نے روزہ توڑ ڈالا حضرت نے فرمایا کیا قضا روزہ تھا جسکو تو قضا کرتی تھی اُسنے کہا نہین فرمایا سو تجکو کچھ ضرر نہین دیگا۔ اور اس باب مین ابی سعید اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے۔ اور ام ہانی کی حدیث کی اسناد مین کلام ہے اور عمل اُسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر نفلی روزہ دار روزہ توڑ ڈالے تو اُسپر قضا نہین مگر یہ کہ پسند رکھے اُسکے قضا کرنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے کہا مین سُنتا تھا اور سماک بن حرب کہتا تھا کہ ام ہانی کی اولاد سے کسی نے مجکو حدیث بیان کی سو مین اُنکے افضل کو ملا اور نام اُنکا جعدہ تھا اور ام ہانی اُسکی دادی تھی سو اُسنے مجکو اپنی دادی سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پاس آئے سو آپ نے شربت منگایا اور پیا پھر اُسکو دیا سو اُسنے پیا پھر اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ خبردار رہو کہ مقرر مین روزے دار تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفلی روزے دار اپنی جان کا امین اور مختار ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو توڑ ڈالے شعبہ کہتا ہے کہ مین نے اُس سے کہا کہ کیا تو نے ام ہانی سے یہ حدیث سُنی ہے اُسنے کہا نہین خبر دی مجکو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والون نے ام ہانی سے اور روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے اور اُسنے روایت کی ہارون سے جو نواسہ ہے ام ہانی کا اُسنے ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اسیطرح حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے ابی داؤد سے سو کہا کہ اپنے نفس کا امین ہے اور حدیث بیان کی ہمسے محمود کے غیر نے ابی داؤد سے سو کہا کہ اپنے نفس کا امیر اور مختار ہے یا امین ہے ساتھ شک کے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے کئی طرح پر شعبہ سے ساتھ شک کے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے طلحہ بن یحییٰ سے اُسنے روایت کی ہے اپنی پھوپھی سے اُسنے عائشہ بنت طلحہ سے اُسنے عائشہ ام المومنین سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے پس فرمایا آپنے کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے کہا عائشہ رض نے مین نے کہا کہ نہین فرمایا آپ نے کہ مین روزہ دار ہون

ف۱ اور امام مالک کے نزدیک کل روزون مین نیت فرض ہے خواہ فرضی ہو یا نفلی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی روزے مین فرضی نہین خواہ فرضی ہو یا نفلی ۱۲

حدثنا محمود بن غيلان نا بشر بن السری عن سفيان عن طلحة بن يحيى عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت ان كان النبی صلى الله عليه وسلم ياتينی فيقول اعندك غداء فاقول لا فيقول انی صائم قالت فاتانی يوما فقلت يا رسول الله انه قد اهديت لنا هدية قال وما هی قلت حيس قال اما انی اصبحت صائما قالت ثم اكل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء فی ايجاب القضاء عليه **حدثنا** احمد بن منيع نا كثير بن هشام نا جعفر بن برقان عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت كنت انا وحفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فبدرتنی اليه حفصة وكانت ابنة ابيها فقالت يا رسول الله انا كنا صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه قال اقضيا يوما آخر مكانه **قال** ابو عيسى وروى صالح بن ابی الاخضر ومحمد بن ابی حفصة هذا الحديث عن الزهری عن عروة عن عائشة مثل هذا وروى مالك بن انس ومعمر وعبيد الله بن عمر وزياد بن سعد وغير واحد من الحفاظ عن الزهری عن عائشة مرسلا ولم يذكروا فيه عن عروة وهذا اصح لانه روی عن ابن جريج قال سالت الزهری فقلت احدثك عروة عن عائشة قال لم اسمع من عروة فی هذا شيئا ولكن سمعت فی خلافة سليمان بن عبد الملك من ناس عن بعض من سال عائشة عن هذا الحديث **حدثنا** بهذا علی بن عيسى بن يزيد البغدادی نا روح بن عبادة عن ابن جريج فذكر الحديث وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث فراوا عليه القضاء اذا افطر وهو قول مالك بن انس

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے اُسنے سفیان سے اُسنے طلحہ بن یحیی سے اُسنے عائشہ بنت طلحہ سے اُسنے حضرت عائشہ ام المومنین سے اُسنے کہا کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے تھے پس پوچھتے کہ کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے سو مین کہتی کہ نہین۔ سو فرماتے کہ مین روزہ دار ہون یعنے مین نے نیت روزہ کی کر لی ہے کہا پھر ایک روز میرے پاس آئے مینے عرض کی کہ یا حضرتؐ ہمکو کچھ ہدیہ بھیجا گیا ہے فرمایا وہ کیا ہے مینے کہا حیس (ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے بطور حلوا کے جو گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے) فرمایا خبردار ہو کہ مقرر مین صبح کو روزہ دار تھا۔ کہا عائشہ نے پھر آپ نے اُس سے کھایا کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **باب** اگر نفلی روزہ توڑے تو اُسکی قضا واجب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو کثیر بن ہشام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن برقان نے زہری سے اُسنے روایت کی ہے عروہ سے اُسنے روایت کی ہے عائشہؓ سے اُسنے کہا کہ مین اور حفصہ دونون روزہ دار تھین سو ہمارے سامنے کھانا لایا گیا جسکی ہمنے خواہش کی سو ہمنے اُس سے کھایا سو حضرتؐ تشریف لائے سو حفصہ نے آپ کی طرف مجھسے جلدی کی یعنی مجھ سے پہلے حضرتؐ سے کہدیا۔ اور تھی بیٹی اپنے باپ کی یعنی اپنے باپ کی طرح دلیر تھی سو اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ ہم روزہ دار تھین سو سامنے لایا گیا ہمارے کھانا جسکی ہم خواہش رکھتی تھین سو ہمنے اُس سے کھایا فرمایا آپ نے کہ تم اُسکے بدلے ایک دن قضا کرو کہا ابو عیسی نے روایت کی ہے صالح بن ابی اخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے مثل اُسکے اور روایت کی ہے مالک بن انس اور معمر اور عبید اللہ بن عمر اور زیاد بن سعد وغیرہ بہت حفاظ نے زہری سے اُسنے روایت کی ہے عائشہؓ سے مرسل اور نہین ذکر کیا اُنھون نے اسمین واسطہ عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ ابن جریج سے روایت ہے کہ مین نے زہری سے پوچھا کہ کیا تجکو عروہ نے عائشہ سے حدیث بیان کی ہے اُسنے کہا مین نے عروہ سے اس باب مین کوئی خبر نہین سُنی لیکن مینے سلیمان بن عبد الملک کی خلافت مین بعض لوگون سے سُنا۔ وہ روایت کرتے تھے اُس شخص سے جسنے عائشہؓ سے یہ حدیث پوچھی حدیث بیان کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن عیسی بن یزید بغدادی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے ابن جریج سے۔ پس ذکر کی ساری حدیث اور تحقیق گئی ہے ایک قوم اہل علم کی حضرت کے اصحاب وغیرہ سے طرف اس حدیث کے سو کہتے ہین کہ اگر کوئی نفلی روزہ توڑے تو اُسپر قضا آتی ہے۔ اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزہ نفلی کا جائز ہے۔ اور یہی مذہب ہے اکثر علمار رحمہم اللہ کا۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہین کہ واجب ہے تمام کرنا اُسکا اور نہین جائز ہے کھولنا اُسکا مگر ساتھ عذر ضیافت کے۔ اور واجب ہے قضا اُسکی اگر افطار کرے۔ پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ یہ افطار بسبب کسی عذر کے تھا مگر قول امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کو ترجیح ہے۔ چنانچہ ترمذی نے عدم افطار روزہ نفلی کے واسطے باب باندھا ہے ۱۲ واللہ اعلم

باب ماجاء فی وصال شعبان برمضان **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابی سلمة عن ام سلمة قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرین متتابعین الا شعبان ورمضان وفی الباب عن عائشة رض **قال** ابو عیسی حدیث ام سلمة حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن ابی سلمة عن عائشة رض انھا قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شھر اکثر صیاما منہ فی شعبان کان یصومہ الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ **حدثنا** بذلک ھناد نا عبدة عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن عائشة رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وروی سالم ابو النضر وغیر واحد ھذا الحدیث عن ابی سلمة عن عائشة رض نحو روایة محمد بن عمرو وقد روی عن ابن المبارک انہ قال فی ھذا الحدیث وھو جائز فی کلام العرب اذا صام اکثر الشھر ان یقال لہ صام الشھر کلہ ویقال قام فلان لیلتہ اجمع ولعلہ تعشی واشتغل ببعض امرہ کان ابن المبارک قد رای کلا الحدیثین متفقین یقول انما معنی ھذا الحدیث انہ کان یصوم اکثر الشھر

باب ماجاء فی کراھیة الصوم فی النصف الباقی من شعبان لحال رمضان **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ علی ھذا اللفظ ومعنی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم ان یکون الرجل مفطرا فاذا بقی شیء من شعبان اخذ فی الصوم لحال شھر رمضان وقد روی عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یشبہ قولہ وھذا حیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب شعبان کے مہینے کو رمضان کے ساتھ ملانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے روایت کی ہو منصور سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ام سلمہ سے اُسنے کہا کہ میں نے حضرت کو نہیں دیکھا کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے کے پے درپے مگر شعبان اور رمضان کے اور اس باب میں عائشہ رض سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسی نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہو۔ اور نیز روایت کی گئی ہو یہ حدیث ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہو عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں کہ بہت روزہ رکھتے ہوں وہ بہ نسبت شعبان[1] کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے کم نہ رکھتے تھے بلکہ تمام شعبان روزے رکھتے تھے **حدیث** بیان کی ہمکو ساتھ اسکے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو سلمہ نے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور روایت کی ہو سالم ابو نضر اور کئی ایک لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہو عائشہ رض سے مثل روایت محمد بن عمرو کے اور روایت کی گئی ہو ابن مبارک سے کہ اُسنے اس حدیث کی تفسیر میں کہا۔ اور یہ بات جائز ہو عرب کے کلام میں کہ جب کوئی مہینے سے اکثر دن روزے رکھے تو جائز ہو کہ کہا جاوے کہ اُسنے تمام مہینے روزے رکھے اور کہا جاتا ہے کہ فلان آدمی تمام رات کھڑا ہوا اور امید ہو کہ اُسنے رات کا کھانا کھایا ہوگا اور بعض کام میں مشغول ہوا ہوگا گویا ابن مبارک کہتا ہو کہ دونوں حدیثیں موافق ہیں مخالف نہیں کہتا ہو معنے اس حدیث کا یہ ہو کہ اکثر مہینے روزے[2] رکھتے تھے

باب رمضان کی پیشوائی کے واسطے شعبان کے پچھلے نصف میں روزہ رکھنا مکروہ ہو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی ہو اپنے باپ سے اُسنے ابو ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان سے نصف مہینا باقی رہے تو پھر کوئی روزہ نہ رکھو کہا ابو عیسی نے ابو ہریرہ رض کی حدیث حسن صحیح ہو نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اسی لفظ پر اور معنی اس حدیث کا نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہو کہ آدمی اول شعبان سے کوئی روزہ نہ رکھے۔ سو جب شعبان کے مہینے سے کچھ دن باقی رہیں تو رمضان کی پیشوائی کے واسطے روزہ رکھنا شروع کرے (پس یہ منع ہے) اور تحقیق روایت کی گئی ہو ابی ہریرہ رض سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز جو مشابہ ہو قول اس بعض کو اور یہ حدیث جس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

[1] یعنے شعبان میں اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینوں میں اتنے نہ رکھتے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینے کو رمضان کے ساتھ جوڑنا جائز ہے بشرطیکہ ہمیشہ شعبان میں روزہ رکھنے کی عادت ہو اور جو محض رمضان کی تعظیم اور پیشوائی کے واسطے روزہ رکھے تو اسکو درست نہیں ۱۲ یعنی ایک حدیث میں لفظ کل آیا ہو اور دوسری میں لفظ اکثر کا آیا ہو تو مراد کل سے اکثر ہو۔ پس اس سے دونوں حدیثوں میں تطبیق حاصل ہے ۱۲

لا تقدموا شهر رمضان بصيام الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم وقد دل فی هذا الحديث انما الكراهية علی من يتعمد الصيام لحال رمضان **باب** ما جاء فی ليلة النصف من شعبان **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا الحجاج بن ارطاة عن يحيی بن ابی كثير عن عروة عن عائشة رضی قالت فقدت رسول الله صلی الله عليه وسلم ليلة فخرجت فاذا هو بالبقيع فقال اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تبارك وتعالی ينزل ليلة النصف من شعبان الی سماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب وفی الباب عن ابی بكر الصديق **قال** ابو عيسی حديث عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الحجاج وسمعت محمدا يقول يضعف هذا الحديث وقال يحيی بن ابی كثير لم يسمع من عروة قال محمد والحجاج لم يسمع من يحيی بن ابی كثير **باب** ما جاء فی الصوم المحرم **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن ابی بشر عن حميد بن عبد الرحمن الحميدی عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم افضل الصيام بعد صيام شهر رمضان شهر الله المحرم **قال** ابو عيسی حديث ابی هريرة حديث حسن **حدثنا** علی بن حجر قال نا علی بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحق عن نعمان بن سعد عن علی قال ساله رجل فقال ای شهر تامرنی ان اصوم بعد شهر رمضان فقال له ما سمعت احدا يسال عن هذا الا رجلا سمعته يسال رسول الله صلی الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقال يا رسول الله ای شهر تامرنی ان اصوم بعد شهر رمضان قال ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله فيه يوم تاب الله فيه علی قوم ويتوب فيه علی قوم اخرين

قال ابو عيسی هذا حديث حسن غريب

کہ پیشوائی کرو مہینے رمضان کی ساتھ روزے کے مگر یہ کہ موافق پڑ جاوے یہ روزہ اُس روزے کے جسکو کوئی ہمیشہ رکھا کرتا ہو۔ اور تحقیق اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ یہ کراہت صرف اُس شخص کے واسطے ہے جو رمضان کی پیشوائی کے واسطے قصداً روزہ رکھے **باب** مہینے شعبان کی پندرھوین رات کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُس نے کہا کہ مین نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گم کیا سو مین نکلی سو ناگہان آپ بقیع (مدینے کے قبرستان کا نام ہے) مین تھے سو فرمایا کیا تو نے خوف کیا تھا کہ خدا اور اُسکا رسول تجھپر ظلم کرے مینے عرض کی کہ یا حضرت مین نے گمان کیا تھا کہ آپ اپنی کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہین سو فرمایا کہ خدا بابرکت اور بلند نزول فرماتا ہے شعبان کی پندرھوین رات مین طرف آسمان دنیا کے پس بخشتا ہے لوگون کو زیادہ تر گنتی بالون بکریان کلب کی سے۔ اور اس باب مین ابوبکر صدیق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ عائشہ کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر اسی طریق سے یعنی حجاج کی حدیث سے اور مین نے بخاری سے سنا کہتے تھے کہ حجاج ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اور کہا کہ یحیی بن ابی کثیر نے عروہ سے نہین سُنا اور بخاری نے کہا کہ حجاج نے یحیی بن ابی کثیر سے نہین سُنا **باب** مہینے محرم کے روزے کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن حمیدی سے اُسنے ابوہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت افضل روزے بعد روزے رمضان کے روزہ مہینا اللہ کا ہے کہ محرم ہے کہا ابو عیسی نے ابوہریرہ کی حدیث حسن ہے حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے عبد الرحمان بن اسحاق سے اُسنے روایت کی ہے نعمان بن سعد سے اُسنے علی مرتضی سے کہ کسی مرد نے اُن سے پوچھا کہ کون مہینا ہے کہ آپ مجھے حکم کرتے ہین کہ مین اسمین روزہ رکھون بعد مہینے رمضان کے سو علی نے کہا کہ مینے کسی کو نہین سُنا کہ اسنے اس سے سوال کیا ہو مگر ایک مرد کو سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا تھا اور مین آپ کے پاس بیٹھا تھا سو اُسنے کہا کہ یا حضرت آپ مجکو کس مہینے کا حکم کرتے ہین کہ مین اسمین روزے رکھون بعد مہینے رمضان کے۔ فرمایا اگر تو روزہ رکھنے والا ہو بعد مہینے رمضان کے تو محرم کا روزہ رکھ کہ وہ اللہ کا مہینا ہے اسمین ایک دن ہے جسمین اللہ نے توبہ قبول کی ایک قوم کی اور توبہ قبول کریگا اسمین ایک اور قوم کی

کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے

---

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرھوین رات کی بڑی فضیلت ہے کہ اسمین بیشمار آدمی بخشے جاتے ہین۔ اسمین چراغ جلانے یا آتشبازی چھوڑنی حرام ہے ۵۲ بکریان کلب کی۔ کلب عرب مین ایک قبیلہ کا نام ہے بکریون کی کثرت اور زیادتی مین باعتبار اور قبیلہ کے شہرت رکھتا ہے ۱۲ ۵۳ ایک قوم سے مراد بنی اسرائیل یعنی قوم موسے علیہ الصلوۃ والسلام کی ہے کہ خداوند تعالی نے فرعون کے عذاب سے اسکو نجات دی ۱۲ منہ ظلہ

باب ماجاء فی صوم یوم الجمعة **حدثنا** القاسم بن دینار نا عبید اللہ بن موسیٰ وطلق بن غنام عن شیبان عن عاصم عن زر عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرۃ کل شہر ثلثۃ ایام وقل ما کان یفطر یوم الجمعۃ وفی الباب عن ابن عمر وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ حدیث حسن غریب وقد استحب قوم من اہل العلم صیام یوم الجمعۃ وانما یکرہ ان یصوم یوم الجمعۃ لا یصوم قبلہ ولا بعدہ قال وروی شعبۃ عن عاصم ہذا الحدیث ولم یرفعہ **باب** ماجاء فی کراہیۃ صوم یوم الجمعۃ وحدہ **حدثنا** ہناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ وفی الباب عن علی وجابر وجنادۃ الازدی وجویریۃ وانس وعبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم یکرہون ان یختص یوم الجمعۃ بصیام لا یصوم قبلہ ولا بعدہ وبہ یقول احمد واسحٰق **باب** ماجاء فی صوم یوم السبت **حدثنا** حمید بن مسعدۃ نا سفیان بن حبیب عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد اللہ بن بسر عن اختہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبۃ او عود شجرۃ فلیمضغہ **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن ومعنی الکراہیۃ فی ہذا ان یختص الرجل یوم السبت بصیام لان الیہود یعظمون یوم السبت

باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی الفلاس نا عبد اللہ بن داؤد

باب جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قاسم دینار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اور طلق بن غنام نے شیبان سے اُسنے روایت کی ہو عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اول مہینے سے تین دن۔ اور کم تھے کہ افطار کرتے دن جمعہ کے اور اس باب مین ابن عمر اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسےٰ نے کہ عبد اللہ بن مسعود کی یہ حدیث حسن غریب ہو اور اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنا مستحب اور مکروہ تو اس صورت مین ہو کہ روزہ رکھے دن جمعہ کے اور نہ روزہ رکھے پہلے اس سے اور نہ پیچھے اُس سے کہا اور روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور نہین مرفوع کیا اسکو **باب** تنہا جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہو **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہو ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھے ایک تمھارا دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اُس سے یا پیچھے اُس سے اور اس باب مین علی اور جابر اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انس اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہو۔ اور عمل اسپر ہو نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہین یہ کہ خاص کرے کوئی شخص دن جمعہ کا ساتھ روزے کے کہ نہ روزہ رکھے پہلے اُس سے اور نہ پیچھے اُس سے اور ساتھ اسکے قائل ہو احمد اور اسحاق **باب** ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حبیب نے ثور بن یزید سے اُسنے روایت کی ہو خالد بن معدان سے اُسنے عبد اللہ بن بسر سے اُسنے روایت کی ہو اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے یعنی اکیلا مگر اس صورت مین کہ فرض کیا جاوے تمپر۔ پس اگر نہ پاوے ایک تمھارا اگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چاوے اُسکو کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور وجہ کراہیت کی اسمین یہ ہو کہ خاص کرے آدمی دن ہفتے کو ساتھ روزے کے اسواسطے کہ یہود ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے ہین **باب** پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی فلاس نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن داؤد نے

ف۱ جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے اسواسطے منع کیا ہو کہ آدمی کو ضعف لاحق نہو جائے جو جمعہ کے وظائف سے مانع ہو اسی کو اختیار کیا ہے نووی نے اور بعضے کہتے ہین کہ علت نہی کی ترک موافقت یہود کی ہے ایک دن مین یعنے ایک دن کو خاص مت کرو جیسے کہ یہود نے ہفتے کو خاص کیا ہے ۱۲ ف۲ یہ نہی صرف اُس صورت مین ہو جب کہ ہفتے کا تنہا روزہ رکھے اسمین مطلق روزہ رکھنا منع نہین۔ اور داعی طرف اسکے مخالفت یہود کی ہے۔ اور جمہور کہتے ہین کہ نہی ہفتہ اور جمعہ کے تنہا روزہ رکھنے کی تنزیہی ہے تحریمی نہین ۱۲ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ ف۳ یعنے اگر ہفتے کا روزہ رکھا ہو تو افطار کرے اگر افطار کی چیز نہ پاوے تو انگور کے پوست یا لکڑی سے روزہ توڑ ڈالے اس سے معلوم ہوا کہ نہی تحریمی ہو ۱۲ واللہ اعلم

عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن ربيعة الجرشي عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم الاثنين والخميس وفي الباب عن حفصة وابي قتادة واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد ومعاوية بن هشام قالا نا سفيان عن منصور عن خيثمة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من الشهر السبت والاحد والاثنين ومن الشهر الاخر الثلثاء والاربعاء والخميس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وروى عبد الرحمن بن مهدي هذا الحديث عن سفيان ولم يرفعه **حدثنا** محمد بن يحيى نا ابو عاصم عن محمد بن رفاعة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض عملي وانا صائم **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة في هذا الباب حديث حسن غريب **باب** ماجاء في صوم الاربعاء والخميس **حدثنا** الحسين بن محمد الجريري ومحمد بن مدويه قالا نا عبيد الله بن موسى نا هارون بن سلمان عن عبيد الله المسلم القرشي عن ابيه قال سالت او سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن صيام الدهر فقال ان لاهلك عليك حقا ثم قال صم رمضان والذي يليه وكل اربعاء وخميس فاذا انت قد صمت الدهر وافطرت وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسى حديث مسلم القرشي حديث غريب وروى بعضهم عن هارون بن سلمان عن مسلم بن عبيد الله عن ابيه **باب** ماجاء في فضل صوم يوم عرفة **حدثنا** قتيبة واحمد بن عبدة الضبي قالا نا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبد الله بن معبد الزماني عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صيام يوم عرفة اني احتسب على الله ان يكفر السنة التي بعده والسنة التي قبله وفي الباب عن ابي سعيد

ثور بن یزید سے اُسنے روایت کی ہی خالد بن معدان سے اُسنے ربیعہ جرشی سے اُسنے عائشہ رضی سے اُسنے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصد کرتے روزے پیر اور جمعرات کا اور اِس باب مین حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عائشہ کی حسن غریب ہی اِس طریق سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد اور معاویہ بن ہشام نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی ہی خیثمہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور کسی مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور عبد الرحمان بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے روایت کی ہی اور اُسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نے محمد بن رفاعہ سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہی ابو ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرض کیے جاتے ہین عمل یعنے درگاہ رب العزت مین دن پیر اور جمعرات کے سو مین دوست رکھتا ہون یہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین روزے سے ہون کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ رض کی حدیث اِس باب مین حسن غریب ہی **باب** بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن محمد جریری نے اور محمد بن مدویہ نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہارون بن سلمان نے عبید اللہ بن مسلم قرشی سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا حضرت پوچھے گئے تمام عمر روزہ رکھنے سے سو فرمایا کہ واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہی پھر فرمایا روزے رکھ رمضان کے اور اُس مہینے کے جو اُسکے ساتھ متصل ہی یعنے شوال کے چھ روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اُسوقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ اور اِس باب مین عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے مسلم قرشی کی یہ حدیث غریب ہی اور روایت کی ہی بعض نے ہارون بن سلمان سے اُسنے مسلم بن عبید اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے **باب** عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ بن معبد زمانی سے اُسنے روایت کی ہی ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کے دن روزہ رکھنا امید رکھتا ہون خدا سے کہ اُتار ڈالے گناہ اُس برس کے جو اُس کے پیچھے ہی۔ اور اُس برس کے جو اُس سے پہلے ہی[۱] اور اِس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہی

---

[۱] اگر کوئی کہے کہ پچھلے سال کے گناہ کسطرح معاف کیے جاوینگے حالانکہ ابھی اُسپر کوئی گناہ نہین سو جواب اُسکا یہ ہی کہ مراد اُس سے یہ ہی کہ خدائے تعالےٰ اُسکو گناہ سے محفوظ رکھے گا یا اُسکو اسقدر ثواب ملیگا یا اگر گناہ ہون تو بخشے جاوینگے ۱۲

قال ابو عیسی حدیث ابی قتادة حدیث حسن وقد استحب اهل العلم صیام یوم عرفة الا بعرفة **باب** ما جاء فی کراهیة
صوم یوم عرفة بعرفة **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن علیة نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه
وسلم افطر بعرفة وارسلت الیه ام الفضل بلبن فشرب وفی الباب عن ابی هریرة وابن عمر وام الفضل **قال** ابو عیسی
حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر قال حججت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فلم یصمه یعنی یوم عرفة
ومع ابی بکر فلم یصمه ومع عمر فلم یصمه والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم یستحبون الافطار بعرفة لیتقوی به الرجل علی الدعاء
وقد صام بعض اهل العلم یوم عرفة بعرفة **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینة واسمعیل بن ابراهیم
عن ابن ابی نجیح عن ابیه قال سئل ابن عمر عن صوم یوم عرفة قال حججت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فلم یصمه ومع ابی بکر فلم یصمه
ومع عثمان فلم یصمه وانا لا اصومه ولا آمر به ولا انهی عنه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وابو نجیح اسمه یسار وقد سمع من
ابن عمر وقد روی هذا الحدیث ایضا عن ابن ابی نجیح عن ابیه عن رجل عن ابن عمر **باب** ما جاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء
حدثنا قتیبة واحمد بن عبدة الضبی قالا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن عبد اللہ بن معبد الزمانی عن ابی قتادة
ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال صیام یوم عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبله وفی الباب عن علی ومحمد بن
صیفی وسلمة بن الاکوع وهند بن اسماء وابن عباس والربیع بنت معوذ بن عفراء وعبد الرحمن بن سلمة الخزاعی عن عمه و
عبد اللہ بن الزبیر ذکروا عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه حث علی صیام یوم عاشوراء **قال** ابو عیسی لا نعلم فی شیء من
الروایات انه قال صیام یوم عاشوراء کفارة سنة الا فی حدیث ابی قتادة وبحدیث ابی قتادة یقول احمد واسحق **باب** ما جاء فی الرخصة فی ترک صوم یوم عاشوراء [۲]

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو قتادہ کی یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے مگر عرفات میں اُس دن روزہ رکھنا منع ہے **باب** عرفہ کے
دن عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے عکرمہ سے اُسنے روایت
کی ہے ابن عباس رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ افطار کیا اور ام الفضل نے آپکے پاس دودھ بھیجا سو آپنے پیا اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عمر اور
ام الفضل سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ابن عمر سے اُسنے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپنے عرفہ کے
دن روزہ نہ رکھا اور حج کیا ساتھ ابی بکر رضہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہ رکھا اور حج کیا ساتھ عمر رضہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہ رکھا اور عمل اُسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے
کہتے ہیں کہ عرفات میں روزہ افطار کرنا مستحب ہے تاکہ قوت حاصل کرے مرد ساتھ اُسکے دعا پر[۱] اور بعض اہل علم نے عرفہ کے عرفات میں روزہ رکھا ہے **حدیث** بیان
کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے
کہا سوال کیے گئے ابن عمر روزہ رکھنے سے دن عرفے کے اُسنے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپنے اُسکا روزہ نہیں رکھا اور ساتھ ابی بکر رضی
اللہ عنہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہیں رکھا اور ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہیں رکھا اور میں نہ روزہ
رکھتا ہوں اور نہ اُسکا حکم کرتا ہوں اور نہ اُس سے منع کرتا ہوں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہے اور اُسنے سنا ہے ابن عمر سے اور تحقیق
روایت کی گئی ہے نیز یہ حدیث ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابن عمر سے **باب** عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی
ترغیب دینا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر نے اُسنے روایت کی عبد اللہ
بن معبد زمانی سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا امید رکھتا ہوں خدا سے کہ اُتار ڈالے گناہ اُس سال کے
جو اُس سے پہلے ہے اور اس باب میں علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباس رضہ اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبد الرحمان بن سلمہ خزاعی
اپنے چچا سے اور عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے ذکر کیا اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی **کہا** ابو عیسیٰ نے
ہم نہیں جانتے بیچ کسی چیز کے روایتوں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عاشورے کا روزہ ایک سال کے گناہ اُتار ڈالتا ہے مگر قتادہ کی حدیث میں اور
ساتھ اسی حدیث کے قائل ہے احمد اور اسحاق **باب** عاشورہ کے دن روزہ ترک کرنا جائز ہے۔

[۱] اسلیے کہ بسبب ضعف کے دعا کے افعال میں قصور واقع ہوگا ۱۲ ع [۲] امام محمد نے موطا میں لکھا ہے کہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ فرض تھا
سو جب روزہ رمضان کا فرض ہوا تو عاشورے کی فرضیت منسوخ ہوگئی پس وہ نفلی روزہ ہے جو چاہے رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور عام علماء رحمہم اللہ کا ۱۲

حدثنا هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان عاشوراء يوم تصومه قريش فی الجاهلية وكان رسول الله صلی الله عليه وسلم يصومه فلما قدم المدينة صامه وامر الناس بصيامه فلما افترض رمضان كان رمضان هو الفريضة وترك عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفی الباب عن ابن مسعود وقيس بن سعد وجابر بن سمرة وابن عمر ومعاوية **قال** ابو عيسی والعمل علی هذا عند اهل العلم علی حديث عائشة وهو حديث صحيح لا يرون صيام عاشوراء واجبا الا من رغب فی صيامه لما ذكر فيه من الفضل **باب** ماجاء فی عاشوراء ای يوم هو

حدثنا هناد وابو كريب قالا نا وكيع عن حاجب بن عمر عن الحكم بن الاعرج قال انتهيت الی ابن عباس وهو متوسد رداءه فی زمزم فقلت اخبرنی عن يوم عاشوراء ای يوم اصومه فقال اذا رايت هلال المحرم فاعدد ثم اصبح من يوم التاسع صائما قال قلت اهكذا كان يصومه محمد صلی الله عليه وسلم قال نعم **حدثنا** قتيبة نا عبد الوارث بن يونس عن الحسن عن ابن عباس قال امر رسول الله صلی الله عليه وسلم بصوم عاشوراء يوم العاشر **قال** ابو عيسی حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم فی يوم عاشوراء فقال بعضهم يوم التاسع وقال بعضهم يوم العاشر وروی عن ابن عباس انه قال صوموا التاسع والعاشر وخالفوا اليهود وبهذا الحديث يقول الشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی صيام العشر

حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت ما رايت النبی صلی الله عليه وسلم صائما فی العشر قط **قال** ابو عيسی هكذا روی غير واحد عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة وروی الثوری وغيره هذا الحديث عن منصور عن ابراهيم ان النبی صلی الله عليه وسلم لم یر صائما فی العشر وروی ابو الاحوص

حدیث بیان کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا کہ تھا عاشورہ ایک دن کہ روزہ رکھا کرتے تھے اُسدن قریش جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسدن روزہ رکھتے تھے سو جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اُسکے رکھنے کا حکم دیا پس جب فرض کیا گیا رمضان تھا رمضان وہی فرض[1] اور چھوڑا گیا روزہ عاشورے کا سو جو شخص چاہے اُسکا روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور وہ حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ عاشورے کا روزہ واجب نہیں مگر جو رغبت کرے اُسکے روزے میں واسطے اُسکے جو ذکر کیا گیا ہے اُسمیں فضیلت سے **باب** عاشورے کا بیان اور عاشورہ کس دن ہے

حدیث بیان کی ہمسے ہناد اور ابو کریب نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حاجب بن عمر سے اُسنے روایت کی ہے حکم بن اعرج سے اُسنے کہا کہ میں ابن عباس کے پاس گیا اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے چادر اپنی سے زمزم میں سو میں نے کہا کہ آپ مجھکو عاشورہ کے دن سے خبر دو کہ وہ کون دن ہے تاکہ میں روزہ رکھوں سو کہا کہ جب محرم کا چاند دیکھتا ہوں تو دن گنتا ہوں پھر صبح کرتا ہوں نانویں دن کو روزے سے میں نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسدن اسی طرح روزہ رکھتے تھے اُسنے کہا ہاں۔

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالوارث بن یونس نے حسن سے اُسنے روایت کی ہے ابن عباس سے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزے کا حکم کیا یعنے دسویں دن کو **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کو عاشورے[2] کے دن میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ نانواں دن ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دسواں دن ہے۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ روزہ رکھو نانویں کو اور دسویں کو مخالفت کرو یہود سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** عشرہ ذی الحجہ کے روزے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دسے ذیحجہ کے مہینے میں کبھی روزہ دار نہیں دیکھا **کہا** ابو عیسیٰ نے اسی طرح روایت کی ہے بہت لوگوں نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے۔ اور روایت کی ہے ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے اُسنے ابراہیم سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھے گئے[3] روزے سے عشرہ ذی الحجہ میں اور روایت کی ہے ابو الاحوص نے

---

[1] یعنے جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو رمضان کے سوا کوئی روزہ فرض نہ رہا اور عاشورہ کی فرضیت منسوخ ہو گئی ١٢ [2] محرم کے روزے تین درجے میں افضل یہ ہے کہ دسویں روزہ رکھے اور ایک دن اُس سے پہلے اور ایک دن اُس سے پیچھے اور دوسرا یہ کہ نویں اور دسویں کو روزہ رکھے اور تیسرا یہ ہے کہ فقط دسویں کو روزہ رکھے ١٢

عن منصور عن ابراھیم عن عائشۃ و لم یذکر فیہ عن الاسود و قد اختلفوا علی منصور فی الحدیث و روایۃ الاعمش اصح واوصل
اسنادا قال سمعت ابابکر محمد بن ابان یقول سمعت وکیعا یقول الاعمش احفظ لاسناد ابراھیم من منصور **باب** ماجاء
فی العمل فی ایام العشر **حدثنا** ھناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن مسلم وھو ابن ابی عمران البطین عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر
فقالوا یارسول اللہ ولا الجھاد فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج
بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیٔ وفی الباب عن ابن عمر وابی ھریرۃ وعبداللہ بن عمرو وجابر **قال** ابوعیسی
حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** ابوبکر بن نافع البصری نا مسعود بن واصل عن نھاس بن
قھم عن قتادۃ عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مامن ایام احب الی اللہ ان یتعبد
لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا صیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر **قال** ابوعیسی
ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث مسعود بن واصل عن النھاس وسالت محمدا عن ھذا الحدیث فلم یعرفہ
من غیر ھذا الوجہ مثل ھذا وقال قد روی عن قتادۃ عن سعید بن المسیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل شیٔ من ھذا
باب ماجاء فی صیام ستۃ ایام من شوال **حدثنا** احمد بن منیع نا ابومعاویۃ نا سعد بن سعید عن عمر بن ثابت عن
ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فذلک صیام الدھر وفی
الباب عن جابر وابی ھریرۃ وثوبان **قال** ابوعیسی حدیث ابی ایوب حدیث حسن صحیح

منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عائشہ رضہ سے اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ اسود کا اور اختلاف کیا ہے راوہ نے اس حدیث مین منصور پر اور اعمش کی روایت زیادہ صحیح ہے اور موصول زیادہ ہے اسناد مین کہا سنا مین نے ابابکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا مین نے وکیع سے کہتا تھا کہ اعمش زیادہ تر یاد رکھنے والا ہے اسناد ابراہیم کی منصور سے **باب** عشرہ ذی الحجہ مین عمل کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے مسلم سے اور وہ ابی عمران بن بطین کا بیٹا ہے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہین کہ عمل نیک اُسمین خدا کے نزدیک بہت پیارا ہو عشرہ ذی الحجہ کے دنون سے سو لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خدا کی راہ مین لڑنا بھی انکے برابر نہین فرمایا خدا کی راہ مین لڑنا بھی انکے برابر نہین مگر وہ مرد جو نکلا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے سو انہین سے کسی چیز کے ساتھ نہ پھرا یعنی خدا کی راہ مین شہید ہوگیا۔ اور اس باب مین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے ابن عباس رض کی حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہے ابوبکر بن نافع بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مسعود بن واصل نے نہاس بن قہم سے اُسنے روایت کی ہے قتادہ سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسے نہین جنمین عبادت کرنی اللہ کو بہت پیاری ہو عشرہ ذی الحجہ سے کہ ہر دن کا روزہ اُنمے برابر ہے ساتھ روزے ایک سال کے اور ہر رات کی عبادت اُنمے برابر ہے ساتھ عبادت شب قدر کے کہا ابوعیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث سے ابن مسعود بن واصل کے نہاس سے اور مین نے بخاری سے یہ حدیث پوچھی تو وہ اُسکو نہین پہچانتا تھا سوائے اس حدیث کے مثل اسکے اور کہا کہ تحقیق روایت کیگئی ہے قتادہ سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل کوئی چیز اس سے **باب** شوال کے مہینے سے چھ روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابومعاویہ رضہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعد بن سعید نے اُسنے روایت کی ہے عمر بن ثابت سے اُسنے ابی ایوب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے پھر اس سے پیچھے چھ روزے رکھے شوال کے مہینے سے پس وہ برابر ہے ہمیشہ روزہ رکھنے کے اور اس باب مین جابر اور ابی ہریرہ اور ثوبان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے ابی ایوب کی حدیث حسن صحیح ہے

[1] بہت حدیثون سے ثابت ہو چکا ہے کہ ان دنون مین روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے اور حضرت کا روزہ رکھنا بھی انمین ثابت ہو چکا ہے پس عائشہ رضہ کی حدیث اسکے مخالف نہین اسلیے کہ اُسنے عدم رویت بیان کی ہے اور شاید کہ اُسکو حضرت کے اس روزے پر اطلاع نہین یا کوئی مانع ہوگا اور اگر کوئی نذر مانے کہ مین سال کے افضل دنون مین روزہ رکھونگا تو یہی دن تعین ہونگے اور اگر کوئی سب دنون سے افضل دن کا روزہ مانے تو عرفہ متعین ہوگا اور اگر ہفتے کا افضل مانے تو جمعہ متعین ہوگا اور مختار یہ ہے کہ ذی الحجہ کے دس دن افضل ہین کہ اسمین عرفے کے دن اور عشرہ رمضان کا افضل ہے کہ اسمین شب قدر ہے ۱۲ [2] یعنے سال کے دنون سے اور یہ شاید اسواسطے ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہین سو مہینا رمضان کا قائم مقام دس مہینون کا ہے اور چھ دن قائم مقام دو مہینے کے ہوئے ۱۲ واللہ اعلم

وقد استحب قوم صیام ستة من شوال لهذا الحدیث وقال ابن المبارك هو حسن مثل صیام ثلاثة ایام من کل شهر قال ابن المبارك ویروی فی بعض الحدیث ویلحق هذا الصیام برمضان واختار ابن المبارك ان یکون ستة ایام من اول الشهر وقد روی عن ابن المبارك انه قال ان صام ستة ایام من شوال متفرقا فهو جائز **قال** ابوعیسی وقد روی عبد العزیز بن محمد عن صفوان بن سلیم وسعد بن سعید هذا الحدیث عن عمر بن ثابت عن ابی ایوب عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا وروی شعبة عن ورقاء بن عمر عن سعد بن سعید هذا الحدیث وسعد بن سعید هو اخو یحیی بن سعید الانصاری وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی سعد بن سعید من قبل حفظه **باب** ماجاء فی صوم ثلثة من کل شهر **حدثنا** قتیبة نا ابوعوانة عن سماك بن حرب عن ابی الربیع عن ابی هریرة قال عهد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة ان لا انام الا علی وتر وصوم ثلثة ایام من کل شهر وان اصلی الضحی **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداود انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت یحیی بن بسام یحدث عن موسی بن طلحة قال سمعت اباذر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباذر اذا صمت من الشهر ثلثة ایام فصم ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة وفی الباب عن ابی قتادة وعبد الله بن عمرو وقرة بن ایاس المزنی وعبد الله بن مسعود وابی عقرب وابن عباس وعائشة وقتادة بن ملحان وعثمان بن ابی العاص وجریر **قال** ابوعیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن وقد روی فی بعض الحدیث ان من صام ثلاثة ایام من کل شهر کان کمن صام الدهر **حدثنا** هناد نا ابومعاویة عن عاصم الاحول عن ابی عثمان عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام من کل شهر ثلثة ایام فذلك صیام الدهر فانزل الله تبارك وتعالی تصدیق ذلك فی کتابه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها الیوم بعشرة ایام **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن **قال** ابوعیسی وقد روی شعبة هذا الحدیث عن ابی شمر وابی التیاح عن ابی عثمان وقال عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور ایک جماعت کہتی ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنے مستحب ہیں واسطے اس حدیث کے اور ابن مبارک نے کہا کہ وہ بہتر ہیں مثل روزہ تین دنوں کے ہر مہینے اور ابن مبارک نے کہا کہ بعض حدیثوں میں مروی ہے کہ یہ روزے رمضان کے ساتھ ملحق ہیں اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ یہ چھ روزے مہینے کے اول سے رکھے جاویں۔ اور ابن مبارک سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر شوال سے چھ روزے متفرق رکھے تو یہ بھی جایز ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی ہے عبد العزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت سے اُسنے روایت کی ہے ابی ایوب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اور روایت کی ہے شعبہ نے ورقا بن عمر سے اُسنے سعد بن سعید سے یہ حدیث اور سعد بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کا بھائی ہے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں کلام کی ہے اُسکے حفظ کی وجہ سے نے اُسکی یاد داشت اچھی نہیں۔ **باب** ہر مہینے سے تین روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے روایت کی ہے ابی ربیع سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد لیا تھا تین کاموں کا ایک یہ کہ نہ خواب کروں میں مگر وتر پڑھ کے[1] دوسرا یہ کہ روزے تین دن کے ہر مہینے میں رکھوں تیسرا یہ کہ نماز پڑھوں چاشت کی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوداؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے اُسنے کہا سُنا میں نے یحییٰ بن بسام سے حدیث بیان کرتا تھا موسیٰ بن طلحہ سے اُسنے کہا سُنا میں نے ابا ذر سے کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جسوقت کہ روزہ رکھا چاہتا ہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو اور اس باب میں ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوذر کی حدیث حسن ہے اور بعض حدیث میں یہ مروی ہے کہ جو روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے ہوگا مانند اُس شخص کے جو روزہ رکھے ہمیشہ **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابومعاویہ نے عاصم احول سے اُسنے روایت کی ہے ابی عثمان سے اُسنے ابی ذر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے تو یہ برابر ہے ہمیشہ روزہ رکھنے کے سو خدا بابرکت اور بلند نے اُتاری تصدیق اُسکی اپنی کتاب میں کہ جو کوئی ایک نیکی لاوے تو اُسکو اُسکے بدلے دس گُنا ثواب ملیگا ایک دن برابر دس دن کے ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث شعبہ سے اُسنے روایت کی ابی شمر اور ابی التیاح سے اُسنے ابی عثمان سے اور کہا ابوہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

[1] جس شخص کو پچھلی رات میں جاگنے کی امید نہو اسکو مستحب ہے کہ وتر پڑھکر سوئے اور جسکو امید ہو اُسکے لیے افضل ہے کہ پچھلی رات وتر پڑھے اور سیّدنا ابوہریرہ علم حدیث میں مشغول رہتے تھے اسواسطے آپنے اُنکو وصیت کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کریں ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن يزيد الرشك قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة أكان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصوم ثلاثة ايام من كل شهر قالت نعم قلت من ايه كان يصوم قالت كان لا يبالي من ايه صام قال
ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال ويزيد الرشك هو يزيد الضبعي وهو يزيد القاسم وهو القسام والرشك هو القسام
في لغة اهل البصرة **باب** ما جاء في فضل الصوم حدثنا عمران بن موسى القزاز البصري نا عبد الوارث بن سعيد
نا علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم يقول كل حسنة بعشر
امثالها الى سبع مائة ضعف والصوم لي وانا اجزي به والصوم جنة من النار ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك
وان جهل على احدكم جاهل وهو صائم فليقل اني صائم وفي الباب عن معاذ بن جبل وسهل بن سعد وكعب بن عجرة وسلامة
بن قيصر وبشير بن الخصاصية واسم بشير زحم بن معبد والخصاصية هي امه **قال** ابو عيسى وحديث ابي هريرة حديث
حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي عن هشام بن سعد عن ابي حازم عن سهل
بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في الجنة باب يدعى الريان يدعى له الصائمون فمن كان من الصائمين دخله ومن
دخله لم يظمأ ابدا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهل بن ابي صالح
عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للصائم فرحتان فرحة حين يفطر وفرحة حين يلقى ربه **قال**
ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في صوم الدهر **حدثنا** قتيبة واحمد بن عبدة الضبي قالا نا حماد بن زيد
عن غيلان بن جرير عن عبد الله بن معبد عن ابي قتادة قال قيل يا رسول الله كيف بمن صام الدهر قال لا صام ولا افطر او لم يصم ولم يفطر

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے یزید رشک سے اُسنے کہا سنا مین نے معاذہ سے اُسنے
کہا کہ مین نے عائشہ سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تین دن ہر مہینے سے اُسنے کہا ہان مین نے کہا کس دن سے روزہ رکھتے تھے اُسنے
کہا نہ پرواہ کرتے تھے کہ کس دن[1] سے روزہ رکھین کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا کہ یزید رشک وہ یزید ضبعی ہے اور وہ یزید قاسم اور قسام ہے اور اہل بصرہ
کی لغت مین رشک قسام کو کہتے ہین **باب** روزہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عمران بن موسے قزاز البصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث
بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اُسنے روایت کی ابوہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رب تمھارا فرماتا
ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس گنا ثواب ملیگا سات سو تک اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور مین ہی اُسکا بدلا[2] دونگا اور روزہ ڈھال ہے گناہ سے اور البتہ بو منھ روزہ دار کی
خوشتر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک سے اور اگر جہالت کرے ایک تمھارے پر کوئی جاہل یعنے بُرا کہے گالی دیوے تو چاہیے کہ کہے کہ مین روزہ دار ہون اور اس باب مین
معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے اور نام بشیر کا زحم بن معبد ہے اور خصاصیہ اُسکی مان ہے
کہا ابو عیسی نے ابوہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عامر عقدی نے ہشام
بن سعد سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک دروازہ ہے کہا جاتا ہے اُسکو ریان
اُسکے لیے روزہ دارون کو بلایا جاویگا سو جو کوئی روزہ دارون سے ہوگا وہ اُسمین داخل ہوگا اور جو اُسمین داخل ہوگا وہ کبھی پیاسا نہوگا کہا ابو عیسی نے یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے سہل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے
اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار کرنے روزہ کے اور
ایک خوشی وقت ملاقات رب اپنے کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تمام عمر روزہ رکھنے کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور
احمد بن عبدہ ضبی نے ان دونون نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُسنے روایت کی ہے عبد اللہ بن معبد سے اُسنے ابی قتادہ سے اُسنے
کہا کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا حضرت وہ کسطرح ہے وہ شخص جو ہمیشہ روزہ رکھے فرمایا نہ اُسنے روزہ رکھا[3] اور نہ افطار کیا

---

[1] یعنے کوئی دن مقرر نہ کرتے تھے جب چاہتے روزہ رکھتے ہوتے [2] یعنے اُسکا بدلا مین ہی جانتا ہون یعنی ثواب اُسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اُسکا سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور یہ فضیلت روزہ کی دو سبب سے ہے ایک یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین پس یہ ریا سے خالص ہے دوسرے روزہ مین نفس کشی ہے اور بھوک و پیاس سے صبر کرنا پڑتا ہے اور اور عبادتون مین حاصل نہین ۱۲ [3] اُسکے معنی مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ بددعا ہے واسطے اُسکے تاکہ ایسے فعل سے باز آوے اور ظاہر یہ اخبار ہے کہ اُسکا روزہ ظاہر مین نہین اور باطن مین اسواسطے نہین کہ سنت کے مخالف ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اُسمین ایام ممنوعہ کا روزہ لازم آتا ہے اور وہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اُسمین ضرر ہے اکثر اوقات آدمی اس سے ہلاک ہوتا ہے اور جہاد وغیرہ حقوق سے باز رہتا ہے ۱۲ ح ع واللہ اعلم بالصواب

وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن الشخیر وعمران بن حصین وابی موسی **قال** ابو عیسی حدیث ابی قتادۃ حدیث حسن وقد کرہ قوم من اھل العلم صیام الدھر وقالوا انما یکون صیام الدھر اذا لم یفطر یوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق فمن افطر فی ھذہ الایام فقد خرج من حد الکراھیۃ ولا یکون قد صام الدھر کلہ ھکذا روی عن مالک بن انس وھو قول الشافعی وقال احمد واسحاق نحوا من ھذا وقالا لا یجب ان یفطر ایاما غیر ھذہ الخمسۃ الایام التی نھی عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق **باب ماجاء فی سرد الصوم حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ عن صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر وما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا کاملا الا رمضان وفی الباب عن انس وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالک انہ سئل عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یصوم من الشھر حتی یری انہ لا یرید ان یفطر منہ ویفطر حتی یری انہ لا یرید ان یصوم منہ شیئا فکنت لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رایتہ مصلیا ولا نائما الا رایتہ نائما **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا وکیع عن مسعر وسفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصوم صوم اخی داود کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وابو العباس ھو الشاعر الاعمی واسمہ السائب بن فروخ وقال بعض اھل العلم افضل الصیام ان یصوم یوما ویفطر یوما ویقال ھذا ھو اشد الصیام **باب ماجاء فی کراھیۃ الصوم یوم الفطر ویوم النحر حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری

اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن شخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے قتادہ کی یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں ہمیشہ کا روزہ اسوقت لازم ہوتا ہے جبکہ عید فطر اور قربانی کے دن اور تشریق کے دنوں میں سے روزہ نہ کھولے سو جو شخص کہ ان دنوں میں روزہ افطار کرے پس تحقیق وہ نکلا حد کراہت سے اور اسنے ہمیشہ روزہ نہیں رکھا یہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے امام شافعی کا۔ اور احمد اور اسحاق نے کہا ہے مثل اسکے اور کہا دونوں نے کہ ان دنوں کے سوا اور دنوں میں روزہ کھولنا واجب نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے منع فرمایا ہے اور وہ پانچ دن یہ ہیں عید فطر کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن **باب** پے در پے روزہ رکھنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اسنے روایت کی عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے کہا میں نے عائشہ رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ پوچھا اُسنے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں روزہ رکھا حضرت نے پورا مہینا کبھی مگر رمضان میں۔ اور اس باب میں انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ عائشہ رض کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے پوچھے گئے اُنہوں نے کہا کہ تھے حضرت روزے رکھتے مہینے سے یہاں تک کہ گمان کیا جاتا تھا کہ آپ افطار کا ارادہ نہیں کرینگے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ گمان کیا جاتا تھا کہ آپ نہیں ارادہ رکھتے یہ کہ روزہ رکھیں اُس سے کچھ پس نہ چاہتا تھا تو یہ کہ دیکھے تو اُنکو رات سے نماز پڑھنے والا مگر کہ دیکھے تو اُنکو نماز پڑھنے والا اور نہ دیکھے تو اُنکو سونے والا مگر یہ کہ دیکھے تو اُنکو سونے والا۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعر اور سفیان سے اُسنے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی العباس سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین روزہ روزہ بھائی داؤد کا ہے کہ روزہ رکھتے تھے ایک دن اور افطار کرتے تھے ایک دن اور نہ بھاگتے جب ملتے دشمن سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمی ہے اور نام اُسکا سائب بن فروخ ہے اور بعض اہل علم نے کہا کہ افضل روزہ یہ ہے کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن اور کہا جاتا ہے کہ یہ بہت سخت روزہ ہے **باب** عید فطر کے دن اور قربانی کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحیی سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے

قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامين صيام يوم الاضحى ويوم الفطر وفي الباب عن عمر وعلي وعائشة وابي هريرة وعقبة بن عامر وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم **قال** ابو عيسى وعمرو بن يحيى هو ابن عمارة بن ابي الحسن المازني المدني وهو ثقة روى عنه سفيان الثوري وشعبة ومالك بن انس **حدثنا** محمد بن عبد الملك ابن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن ابي عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف قال شهدت عمر بن الخطاب في يوم نحر بدأ بالصلوة قبل الخطبة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن صوم هذين اليومين اما يوم الفطر ففطركم من صومكم وعيد للمسلمين واما يوم الاضحى فكلوا من لحم نسككم **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو عبيد مولى عبد الرحمن ابن عوف اسمه سعد ويقال له مولى عبد الرحمن بن ازهر ايضا وعبد الرحمن بن ازهر هو ابن عم عبد الرحمن بن عوف **باب** ماجاء في كراهية صوم ايام التشريق **حدثنا** هناد نا وكيع عن موسى بن علي عن ابيه عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عرفة ويوم النحر وايام التشريق عيدنا اهل الاسلام وهي ايام اكل وشرب وفي الباب عن علي وسعد وابي هريرة وجابر ونبيشة وبشر بن سحيم وعبد الله بن حذافة وانس وحمزة بن عمرو الاسلمي وكعب بن مالك وعائشة وعمرو بن العاص وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث عقبة بن عامر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يكرهون صيام ايام التشريق الا ان قوما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم رخصوا للمتمتع اذا لم يجد هديا ولم يصم في العشر ان يصوم ايام التشريق وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحاق **قال** ابو عيسى واهل العراق يقولون موسى ابن علي بن رباح واهل مصر يقولون موسى بن علي وقال سمعت قتيبة يقول سمعت الليث بن سعد يقول قال موسى بن علي لا اجعل احدا في حل صغر اسم ابي **باب** ماجاء في كراهية الحجامة للصائم **حدثنا** محمد بن رافع النيسابوري ومحمود بن غيلان ويحيى بن موسى

اسنے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزے سے قربانی کے دن روزہ رکھنے سے اور عید فطر کے دن روزہ رکھنے سے اور اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے کہا ابو عیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی ہے اور ثقہ ہے روایت کی ہے اُس سے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابی عبید مولے عبد الرحمان بن عوف سے اُسنے کہا کہ میں قربانی کے دن عمر بن خطابؓ کے پاس حاضر ہوا۔ شروع کیا اُسنے نماز کو خطبے سے پہلے پھر کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے منع فرماتے تھے روزے سے ان دونوں دنوں کے لیکن عید فطر کا دن تو تمہارا افطار کرنا ہے روزے تمہارے سے اور عید ہے واسطے مسلمانوں کے اور لیکن قربانی کا دن پس کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبید غلام آزادشدہ عبد الرحمن بن عوف کا ہے اور نام اُسکا سعد ہے اور کہا جاتا ہے اُسکو مولے عبد الرحمان بن ازہر بھی اور وہ عبد الرحمن بن عوف کے چچا کا بیٹا ہے **باب** تشریق[1] کے دنوں میں روزہ کی کراہیت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے موسیٰ بن علی سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کا دن اور قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہم اہل اسلام کی عید ہے اور وہ دن کھانے پینے کے ہیں اور اس باب میں علی اور سعد اور ابی ہریرہ اور جابر اور نبیشہ اور بشر بن سحیم اور عبد اللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر یہ کہ ایک قوم نے نبی صلعم کے اصحاب اور سوا اُنکے متمتع کے لیے جب وہ نہ پاوے اور روزہ عشرۂ ذی الحجہ کا نہ رکھے تو رخصت دی ہے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اور ساتھ اسی کے قائل ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق کہا ابو عیسیٰ نے کہ عراق والے موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں یعنی ساتھ زبر لام کے اور مصر والے موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنی ساتھ زیر لام کے اور کہا سُنا میں نے قتیبہ سے کہتا تھا سُنا میں نے لیث بن سعد سے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کسی کو حلال نہیں کرتا کہ ابی کے اسم کو مصغر کرے **باب** روزہ دار کو سینگی کھچوانا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن رافع نیشاپوری اور محمود بن غیلان اور یحییٰ بن موسیٰ نے

---

[1] تشریق کے دن تین ہیں ذی الحجہ کی گیارہویں اور بارہویں اور تیرہویں اور انکو تشریق کے دن اسلیے کہتے ہیں کہ انمیں قربانی کا گوشت سورج میں سکھاتے ہیں ۱۲ منہ

قالوا نا عبد الرزاق عن معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ عن السائب بن یزید عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم وفی الباب عن سعد وعلی وشداد بن اوس وثوبان واسامۃ بن زید وعائشۃ ومعقل بن یسار ویقال معقل ابن سنان وابی ہریرۃ وابن عباس وابی موسی وبلال قال ابوعیسی حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح وذکر عن احمد ابن حنبل انہ قال اصح شیئ فی ہذا الباب حدیث رافع بن خدیج وذکر عن علی بن عبد اللہ انہ قال اصح شیئ فی ہذا الباب حدیث ثوبان وشداد بن اوس لان یحیی بن ابی کثیر روی عن ابی قلابۃ الحدیثین جمیعا حدیث ثوبان وحدیث شداد بن اوس وقد کرہ قوم من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم الحجامۃ للصائم حتی ان بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم باللیل منہم ابوموسی الاشعری وابن عمر وبہذا یقول ابن المبارک قال ابوعیسی وسمعت اسحاق بن منصور یقول قال عبد الرحمن بن مہدی من احتجم وہو صائم فعلیہ القضاء قال اسحاق بن منصور وہکذا قال احمد بن حنبل واسحاق بن ابراہیم قال ابوعیسی واخبرنی الحسن بن محمد الزعفرانی قال قال الشافعی قد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ احتجم وہو صائم وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال افطر الحاجم والمحجوم ولا اعلم احدا من ہذین الحدیثین ثابتا ولو توقی رجل الحجامۃ وہو صائم کان احب الی وان احتجم وہو صائم لم ار ذلک ان یفطرہ قال ابوعیسی ہکذا کان قول الشافعی ببغداد واما بمصر فمال الی الرخصۃ ولم یر بالحجامۃ باسا واحتج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فی حجۃ الوداع وہو محرم صائم

اخبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے اُسنے سائب بن یزید سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھنچنے والے اور کھچوانے والے نے اور اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید اور عائشہ اور معقل بن یسار سے (اور کہا جاتا ہے معقل بن سنان) اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ اور بلال سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے اور احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ اصح چیز اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور علی بن عبد اللہ سے مذکور ہے کہ اصح چیز اس باب میں ثوبان کی حدیث ہے اور شداد بن اوس کی اسواسطے کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے ابی قلابہ سے دونوں حدیثیں ایک ہی جگہ حدیث ثوبان کی اور حدیث شداد بن اوس کی اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہ سے کہتی ہے کہ روزہ دار کو سینگی لگوانی مکروہ ہے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رات میں سینگی لگواتے تھے انہیں میں سے ہیں ابوموسیٰ اشعری اور ابن عمر اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ابن مبارک کہا ابوعیسیٰ نے میں نے اسحاق بن منصور سے سنا کہتا تھا کہ عبد الرحمان بن مہدی نے کہا کہ جو کوئی سینگی لگوالے اور وہ روزہ دار ہو تو اسپر قضا ہے اسحق بن منصور نے کہا اسی طرح کہا ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا ابوعیسیٰ نے اور خبر دی ہمکو حسن بن محمد زعفرانی نے اُسنے کہا کہ امام شافعی نے کہا کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سینگی لگوائی اور وہ روزہ دار تھے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے اور میں ان دونوں حدیثوں سے کسی کو ثابت نہیں جانتا اور اگر روزہ دار آدمی سینگی لگوانے سے بچے تو وہ میرے نزدیک بہت پیارا ہے اور اگر سینگی لگوائے اور وہ روزہ دار ہو تو میں نہیں دیکھتا کہ یہ روزہ کو توڑ ڈالے یعنے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کہا ابوعیسیٰ نے کہ شافعی رح کا قول بغداد میں اسی طرح تھا کہ سینگی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور لیکن جب مصر میں آئے تو رخصت کی جانب میل کی اور کہا کہ سینگی سے کچھ ڈر نہیں اور حجت پکڑی ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے

ف[1] ایک جماعت اماموں کی اس حدیث کی طرف گئی ہے کہتے ہیں کہ دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہے یہ قول مسروق اور حسن اور ابن سیرین رحمہم اللہ کا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث زجر اور تنبیہ پر محمول ہے۔ اور اکثر امام کہتے ہیں کہ سینگی میں کچھ ڈر نہیں یہ قول امام شافعی اور مالک اور اصحاب ابی حنیفہ رحمہم اللہ کا ہے دلیل انکی وہ حدیث ہے جو ابن عباس رض سے بروایت صحیح مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے ۱۲
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

باب ماجاء من الرخصة فی ذلك **حدثنا** بشر بن هلال البصری نا عبد الوارث بن سعید نا ایوب عن عكرمة
عن ابن عباس قال احتجم رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو محرم صائم **قال** ابو عیسی هذا حدیث صحیح هكذا روی
وهیب نحو روایة عبد الوارث وروی اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب عن عكرمة مرسلا ولم یذكر فیه عن ابن عباس
حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی نا محمد بن عبد الله الانصاری عن حبیب بن الشهید عن میمون بن مهران عن ابن عباس ان
النبی صلی الله علیه وسلم احتجم وهو صائم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** احمد بن منیع
نا عبد الله بن ادریس عن یزید بن ابی زیاد عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم فیما بین مكة والمدینة
وهو محرم صائم وفی الباب عن ابی سعید وجابر وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض
اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الی هذا الحدیث ولم یروا بالحجامة للصائم باسا وهو قول سفیان الثوری
ومالك بن انس والشافعی **باب** ماجاء فی كراهیة الوصال فی الصیام **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا بشر بن المفضل وخالد
بن الحارث عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تواصلوا قالوا فانك تواصل یا
رسول الله قال انی لست كاحدكم ان ربی یطعمنی ویسقینی وفی الباب عن علی وابی هریرة وعائشة وابن عمر وجابر وابی سعید
وبشیر بن الخصاصیة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم كرهوا الوصال فی الصیام
وروی عن عبد الله بن الزبیر انه كان یواصل الایام ولا یفطر **باب** ماجاء فی الجنب یدركه الفجر وهو یرید الصوم **حدثنا**
قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام قال اخبرتنی عائشة وام سلمة زوجا النبی صلی الله
علیه وسلم كان یدركه الفجر

باب روزہ میں سینگی لگوانی جائز ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو
عبد الوارث بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے عکرمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور
آپ محرم اور روزہ دار تھے کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسی طرح روایت کی ہے وہیب نے مثل عبد الوارث کے اور روایت کی ہے اسماعیل بن
ابراہیم نے ایوب سے اُسنے عکرمہ سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابن عباس کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسی محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو محمد بن عبد اللہ انصاری نے حبیب بن شہید سے اُسنے میمون بن مہران سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی
اور آپ روزہ دار تھے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ
بن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی ہے مقسم سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے اور مدینے کے درمیان سینگی لگوائی
اور آپ محرم اور روزہ دار تھے اور اس باب میں ابی سعید اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور
بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اس حدیث کی طرف گئے ہیں کہتے ہیں کہ روزہ دار کو سینگی لگوانے میں کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے
سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا **باب** روزہ میں وصال[1] کرنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو
بشر بن مفضل اور خالد بن حارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے روایت کی ہے قتادہ سے اُسنے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طی کا
روزہ نہ رکھو اصحاب نے عرض کی کہ آپ طے کا روزہ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کہ میں نہیں ہوں مثل ایک تمہارے کے کہ مقرر میرا رب کھلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہے اور
اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابی سعید اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر
نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ روزہ میں وصال کرنا مکروہ ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کئی دن روزے میں وصال کرتے تھے اور افطار نہیں
کرتے تھے **باب** اگر کسی کو نہانے کی حاجت ہو اور اسکو فجر ہو جاوے اور وہ روزہ کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے
کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُسنے کہا خبر دی مجھکو عائشہؓ اور ام سلمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے کہ تھے حضرت پاتے انکو فجر

---

[1] وصال اسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان میں افطار نکرے اور اسکو طی کے روزے بھی کہتے ہیں ایسے روزہ کی ممانعت نہیں ۱۲

وهو جنب من اهله ثم يغتسل فيصوم **قال** ابو عيسى حديث عائشة وام سلمة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقد قال قوم من التابعين اذا اصبح جنبا يقضي ذلك اليوم والقول الاول اصح **باب** ماجاء في اجابة الصائم الدعوة **حدثنا** ازهر بن مروان البصري نا محمد بن سواء نا سعيد بن ابي عروبة عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دُعي احدكم الى طعام فليجب فان كان صائما فليصل يعني الدعاء **حدثنا** نصر بن علي نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دعي احدكم وهو صائم فليقل اني صائم **قال** ابو عيسى فكلا الحديثين في هذا الباب عن ابي هريرة حسن صحيح **باب** ماجاء في كراهية صوم المرأة الا باذن زوجها **حدثنا** قتيبة ونصر بن علي قالا نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصوم المرأة وزوجها شاهد يوما من غير شهر رمضان الا باذنه وفي الباب عن ابن عباس وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن ابي الزناد عن موسى بن ابي عثمان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في تاخير قضاء رمضان **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن اسمعيل السدي عن عبد الله البهي عن عائشة قالت ماكنت اقضي مايكون علي من رمضان الا في شعبان حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن سعيد الانصاري عن ابي سلمة عن عائشة رض نحو هذا **باب** ماجاء في فضل الصائم اذا اكل عنده

اور آپ کو نہانے کی حاجت ہوتی اپنے اہل کی وجہ[1] سے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ اور ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تحقیق کہا ہے ایک جماعت نے تابعین سے کہ جب جنابت کی حالت میں صبح ہو جاوے تو یہ دن قضا کرے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن سوار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی ہے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بُلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے پس چاہیے کہ قبول کرے[2] سو اگر ہو وے روزہ دار تو نماز پڑھے یعنے دعا کرے واسطے اہل دعوت کے ساتھ مغفرت اور برکت کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زناد سے اُسنے روایت کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بُلایا جاوے ایک تمہارا طرف کھانے کے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں **کہا** ابو عیسیٰ نے دونوں حدیثیں اس باب میں ابو ہریرہ سے حسن صحیح ہیں **باب** عورتوں کو نفلی روزہ رکھنا منع ہے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور نصر بن علی نے اُن دونوں نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زناد سے اسنے روایت کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھے عورت کسی دن اور خاوند اُسکا موجود ہو مگر اذن اُسکے سے سوا مہینے رمضان کے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ رض کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابی زناد سے اُسنے موسیٰ بن ابی عثمان سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** روزہ رمضان کی قضا میں تاخیر کرلی درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے اسمٰعیل سدی سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بہی سے اُسنے عائشہ رض سے کہ نہ قضا کرتی تھی میں وہ روزے جو ہوتے مجھپر رمضان سے مگر شعبان میں یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن سعید انصاری نے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے مثل اسکے

باب روزہ دار کی فضیلت کا بیان جبکہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے

[1] آپ کو نہانے کی حاجت ہوتی بسبب جماع کے اپنی بی بیوں سے کہ نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے پس معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں روزے کی نیت کرلی اور صبح کو نہانا منع نہیں جائز ہے اور جب جماع میں جو اختیاری امر ہے روزہ درست ہے تو احتلام میں بطریق اولیٰ ہو گا بلکہ روزے کی حالت میں احتلام ہونا بھی مضر نہیں اور اہل کی قید اسواسطے ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہوتا ١٢ [2] واجب ہے افطار کرنا روزہ نفلی کا اگر تشویش میں پڑے دعوت کرنے والا اور نہ کھانے کے سبب سے دشمنی حاصل ہو اور اگر یہ خوف نہو تو مستحب ہے افطار کرنا اور اگر دونوں امر برابر ہوں نزدیک اُسکے تو افضل ہے کہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں ١٢ ع [3] اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا ١٢ ع [4] اسواسطے کہ خدا نے قرآن میں فرمایا کہ مباشرت کرو عورتوں سے اور طلب کرو جو لکھا ہے اللہ نے واسطے تمہارے فجر تک پس جب مجامعت کرنا اور کھانا پینا جائز ہے تو ضرور ہے کہ غسل بعد صبح کے واقع ہو ١٢

حدثنا علی بن حجر نا شریک عن حبیب بن زید عن ابی لیلی عن مولاتها عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الصائم اذا اکل عنده المفاطیر صلت علیه الملائکة قال ابوعیسی وروی شعبة هذا الحدیث عن حبیب بن زید عن جدته ام عمارة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود نا شعبة عن حبیب بن زید قال سمعت مولاة لنا یقال لها لیلی تحدث عن ام عمارة ابنة کعب الانصاریة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم دخل علیها فقدمت الیه طعاما فقال کلی فقالت انی صائمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان الصائم تصلی علیه الملائکة اذا اکل عنده حتی یفرغوا وربما قال حتی یشبعوا قال ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو اصح من حدیث شریک حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن حبیب بن زید عن مولاة لهم یقال لها لیلی عن ام عمارة بنت کعب عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه حتی یفرغوا او یشبعوا قال ابوعیسی وام عمارة وهی جدة حبیب بن زید الانصاری باب ماجاء فی قضاء الحائض الصیام دون الصلوة حدثنا علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبیدة عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم نطهر فیامرنا بقضاء الصیام ولا یامرنا بقضاء الصلوة قال ابوعیسی هذا حدیث حسن وقد روی عن معاذة عن عائشة ایضا والعمل علی هذا عند اهل العلم لا نعلم بینهم اختلافا فی ان الحائض تقضی الصیام ولا تقضی الصلوة قال ابوعیسی وعبیدة هو ابن معتب الضبی الکوفی ویکنی ابا عبد الکریم باب ماجاء فی کراهیة مبالغة الاستنشاق للصائم حدثنا عبد الوهاب الوراق وابو عمارة قالا نا یحیی بن سلیم قال حدثنی اسماعیل بن کثیر قال سمعت عاصم بن لقیط بن صبرة عن ابیه قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شریک نے حبیب بن زید سے اُسنے روایت کی ابی لیلے سے اُسنے اپنی آزاد شدہ باندی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ روزہ دار جب کھاوین نزدیک اُسکے روزہ افطار کرنے والے تو رحمت بھیجتے ہین اُسپر فرشتے کہا ابوعیسی نے اور روایت کی ہی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے اُسنے اپنی دادی ام عمارہ سے (جو بیٹی کعب انصاریہ کی ہی) اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوداؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن زید سے کہ مین نے اپنی لونڈی سے سُنا کہا جاتا تھا اُسکو لیلی وہ حدیث بیان کرتی تھی ام عمارہ بنت کعب انصاری سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر داخل ہوئے سو وہ حضرت پاس کھانا لائی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ کھا سو اُسنے کہا کہ مین روزے سے ہون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر روزہ دار پر رحمت بھیجتے ہین فرشتے جب کہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے یہان تک کہ فارغ ہون کھانے والے اور کبھی کہا یہان تک کہ سیر ہو جاوین کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور وہ زیادہ صحیح ہی شریک کی حدیث سے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن زید سے اُسنے اپنی باندی سے جو کہا جاتا تھا اُسکو لیلی اُسنے روایت کی ام عمارہ بیٹی کعب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہین ذکر کیا اسمین یہان تک کہ فارغ ہون کھانے والے یا سیر ہون کہا ابوعیسی نے اور ام عمارہ دادی ہی حبیب بن زید انصاری کی باب حیض والی عورت روزے کو قضا کرے اور نماز کو قضا نہ کرے حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے عبیدہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے کہا کہ ہم حیض مین ہوتین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر حیض سے جب پاک ہوتین تو حضرت ہمکو حکم کرتے ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کرتے ہمکو ساتھ قضا نماز کے[1] کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی معاذہ سے اُسنے عائشہ رضہ سے بھی اور عمل اسیر ہی نزدیک اہل علم کے نہین جانتے ہم درمیان انکے اختلاف اسمین کہ حیض والی قضا کرے روزہ اور نہ قضا کرے نماز کہا ابوعیسی نے اور عبیدہ وہ ابن معتب ضبی کوفی ہی اور کنیت کیا جاتا ہی ابوعبدالکریم باب روزہ دار کو ناک مین پانی ڈالنے مین مبالغہ کرنا مکروہ ہی حدیث بیان کی ہمسے عبدالوہاب وراق اور ابوعمارہ نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سلیم نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے اسمٰعیل بن کثیر نے اُسنے کہا سُنا مین نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے کہا مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خبر دیجے مجھکو وضو سے فرمایا کہ کامل کر وضو کو اور خلال کر درمیان انگلیون کے اور مبالغہ کر ناک مین پانی ڈالنے مین مگر یہ کہ ہو تو روزہ سے

---

[1] پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت پر روزہ کی قضا واجب نہین اور اسپر سب کا اجماع ہی ۱۲ سلمہ یعنی اُسکے سب مستحبات اور آداب کو بجا لا ۱۲

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد كره اهل العلم السعوط للصائم وراوا ان ذلك يفطره وفى الحديث ما يقوى قولهم

باب ما جاء فيمن نزل بقوم فلا يصوم الا باذنهم حدثنا بشر بن معاذ العقدى البصرى نا ايوب بن واقد الكوفى عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزل على قوم فلا يصومن تطوعا الا باذنهم قال ابو عيسى هذا حديث منكر لا نعرف احدا من الثقات روى هذا الحديث عن هشام بن عروة وقد روى موسى بن داؤد عن ابى بكر المدينى عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوا من هذا وهذا حديث ضعيف ايضا ابو بكر ضعيف عند اهل الحديث وابو بكر المدينى الذى روى عن جابر بن عبد الله اسمه الفضل بن مبشر هو اوثق من هذا واقدم

باب ما جاء فى الاعتكاف حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة وعروة عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى قبضه الله قال وفى الباب عن ابى بن كعب وابى ليلى وابى سعيد وانس وابن عمر قال ابو عيسى حديث ابى هريرة وعائشة حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا ابو معاوية عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يعتكف صلى الفجر ثم دخل فى معتكفه قال ابو عيسى وقد روى هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسل ورواه مالك وغير واحد عن يحيى بن سعيد مرسلا ورواه الاوزاعى وسفيان الثورى عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم يقولون اذا اراد الرجل ان يعتكف صلى الفجر ثم دخل فى معتكفه وهو قول احمد بن حنبل واسحاق بن ابراهيم وقال بعضهم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ روزہ دار کو نسوار لینی منع ہے اور کہتے ہیں کہ نسوار روزہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اس حدیث میں وہ چیز ہے جو اُنکے قول کو قوی کرتی ہے **باب** جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس جاوے یعنی اُسکا مہمان ہووے تو نہ روزہ رکھے مگر ساتھ اذن اُسکی کے حدیث بیان کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب بن واقد کوفی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم پر اُترے تو نہ روزہ رکھے نفلی مگر اذن اُنکے سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتا میں کسی ثقہ کو کہ اس حدیث کی روایت کی ہو ہشام بن عروہ سے اور تحقیق روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدنی سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے اور ابو بکر ضعیف ہے نزدیک اہل حدیث کے اور ابو بکر مدنی جسنے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اُسکا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ثقہ ہے اُس سے اور مقدم ہے اُس سے **باب** اعتکاف کا بیان حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رض اور عروہ سے انھوں نے عائشہ رض سے کہ مقرر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے آخر دہے میں رمضان کے یہانتک کہ قبض کی اللہ نے روح آپ کی اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابی لیلیٰ اور ابی سعید اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید سے اسنے روایت کی ہے عمرہ سے اُسنے عائشہ رض سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنے کا تو نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اسنے عمرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کیا ہے اُسکو امام مالک وغیرہ نے یحییٰ بن سعید سے مرسل اور روایت کیا ہے اُسکو اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب ارادہ کرے کوئی اعتکاف کرنے کا تو نماز پڑھے فجر کی پھر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہووے۔ اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا اور بعضے کہتے ہیں

---

(۱) اعتکاف کے معنے لغت میں ٹھہرنا ایک جگہ۔ اور شرع میں ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے۔ اور حنفیہ کے نزدیک رمضان کے آخر دہے میں اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے کہ حضرت نے اسپر ہمیشگی کی اور کثرت اعتکاف نفلی کے یہ معنی ہیں کہ اگر تمام عمر اعتکاف کی نیت کرے تو درست ہے اور اقل مدت میں اختلاف ہے امام محمد کے نزدیک ایک ساعت ہے دن سے ہو یا رات سے اور یہی ظاہر روایت ہے امام صاحب کے نزدیک بھی۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر دن سے ہے یعنے آدھے دن سے زیادہ ہو

اذا اراد ان یعتکف فلتغب له الشمس من اللیلة التی یرید ان یعتکف فیها من الغد وقد قعد فی معتکفه وهو قول سفیان الثوری ومالك بن انس **باب** ما جاء فی لیلة القدر **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان ویقول تحروا لیلة القدر فی العشر الاواخر من رمضان وفی الباب عن عمر وابی بن کعب وجابر بن سمرة وجابر بن عبد الله وابن عمر والفلتان بن عاصم وانس وابی سعید وعبد الله بن انیس وابی بکرة وابن عباس وبلال وعبادة بن الصامت **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقولها یجاور تعنی یعتکف واکثر الروایات عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال التمسوها فی العشر الاواخر فی کل وتر وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی لیلة القدر انها لیلة احدی وعشرین ولیلة ثلث وعشرین وخمس وعشرین وسبع وعشرین وتسع وعشرین واخر لیلة من رمضان قال الشافعی کان هذا عندی والله اعلم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یجیب علی نحو ما یسال عنه یقال له نلتمسها فی لیلة کذا فیقول التمسوها فی لیلة کذا قال الشافعی واقوی الروایات عندی فیها لیلة احدی وعشرین **قال** ابو عیسی وقد روی عن ابی بن کعب انه کان یحلف انها لیلة سبع وعشرین ویقول اخبرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعلامتها فعددنا وحفظنا وروی عن ابی قلابة انه قال لیلة القدر تنتقل فی العشر الاواخر اخبرنا بذلك عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب عن ابی قلابة بهذا **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی الکوفی نا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن زر قال قلت لابی بن کعب

کہ جب ارادہ کرے اعتکاف[1] کا تو چاہیے کہ غروب ہووے واسطے اسکے سورج اس رات سے کہ جسمین اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے کل سے اور حالانکہ وہ بیٹھ چکا ہو اپنے اعتکاف کی جگہ مین یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہے **باب** شب قدر کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہے عائشہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے آخر دہے مین رمضان کے۔ اور فرماتے تلاش کرو شب قدر کو آخر دہے مین رمضان کے اور اس باب مین عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یجاور کے معنی اعتکاف کے ہین اور اکثر روایتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہین کہ آپ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو آخر دہے مین ہر طاق راتون مین۔ اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر مین کہ وہ اکیسوین رات ہے اور تیئیسوین رات ہے اور پچیسوین رات ہے اور ستائیسوین رات ہے۔ اور انتیسوین رات ہے اور پچھلی رات رمضان کی ہے۔ امام شافعی نے کہا کہ میرے نزدیک سبب اسکا یہ ہے۔ اور خدا خوب جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جواب دیتے مثل اُسکے جو سوال کیا جاتا تھا آپ سے کہا جاتا تھا واسطے آپ کے کہ ہم تلاش کرتے ہین اُسکو ایسی رات مین سو فرماتے کہ تلاش کرو اسکو ایسی رات مین۔ اور شافعی نے کہا کہ بہت قوی سب روایتون سے نزدیک میرے اکیسوین رات ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتا تھا کہ شب قدر ستائیسوین رات ہے۔ اور کہتا تھا کہ خبر دی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نشانیون اُسکی کی سو ہمنے انکو گنا اور یاد رکھا۔ اور روایت کی گئی ہے ابی قلابہ سے کہ شب قدر پھرتی ہے آخر دہے مین خبر دی ہمکو ساتھ اسکے عبد بن حمید نے اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے روایت کی ہے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے ساتھ اسکے **حدیث** بیان کی ہمسے واصل بن الاعلی کوفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے روایت کی ہے زر سے کہ مینے ابی بن کعب سے کہا

[1] دلیل پکڑتی ہے ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول دن سے ہے اور چارون اماموں کے نزدیک یہ ہے کہ داخل ہووے پہلے غروب کے اگر اعتکاف ایک مہینے یا عشرہ اخیر کا ارادہ ہو اور نکلے اخیر مین بعد غروب آفتاب کے۔ لیکن یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہے چارون اماموں کے [2] اکثر علماء کے نزدیک یہی قول قوی ہے کہ وہ ستائیسوین رات ہے اور شب قدر خاص اسی امت کے واسطے مقرر ہوئی ہے اسواسطے کہ جب حضرت[3] کو معلوم ہوا کہ اگلی امتون کی عمرین بہت تھین تو آپنے افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی ہی عمرین مین گم نکے سے عمل نہین کر سکین گے پس دی اللہ تعالیٰ نے انکو لیلة القدر کہ اسمین عبادت کرنی بہتر ہے ہزار مہینے سے یعنی تراسی[4] برس اور چار مہینے سے اور اسمین تجلی رحمت خاص جناب باری کا ہوتا ہے آسمان دنیا پر غروب آفتاب سے لیکر طلوع صبح صادق تک اور اسمین فرشتے اترتے ہین اور اُسمین بڑے بڑے کام واقع ہوتے ہین اور اسکو لیلة القدر اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین رزق اور حلیہ اور احکام سال بھر کے مقرر ہوتے ہین ۱۲

انی علمت ابا المنذر انہا لیلۃ سبع وعشرین قال بلی اخبرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہا لیلۃ صبیحتہا تطلع الشمس لیس لہا شعاع فعددنا وحفظنا واللہ لقد علم ابن مسعود انہا فی رمضان وانہا لیلۃ سبع وعشرین ولکن کرہ ان یخبرکم فتتکلوا **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** حمید بن مسعدۃ نا یزید بن زریع نا عیینۃ بن عبد الرحمن قال حدثنی ابی قال ذکرت لیلۃ القدر عند ابی بکرۃ فقال ما انا بملتمسہا لشیٔ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی العشر الاواخر فانی سمعتہ یقول التمسوہا فی تسع یبقین او سبع یبقین او خمس یبقین او ثلث او اٰخر لیلۃ قال وکان ابو بکرۃ یصلے فی العشرین من رمضان کصلوتہ فی سائر السنۃ فاذا دخل العشر اجتہد **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح **باب** منہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحاق عن هبیرۃ بن یریم عن علی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یوقظ اهلہ فی العشر الاواخر من رمضان **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا عبد الرحمن بن زیاد عن الحسن بن عبید اللہ عن ابراهیم عن الاسود عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرها **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث غریب حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصوم فی الشتاء **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سفیان عن ابی اسحاق عن نمیر بن عریب عن عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث مرسل عامر بن مسعود لم یدرک النبی صلے اللہ علیہ وسلم وهو والد ابراهیم بن عامر القرشی الذی روی عنہ شعبۃ والثوری **باب** ما جاء علی الذین یطیقونہ **حدثنا** قتیبۃ نا بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر عن یزید مولی سلمۃ بن الاکوع

کہ تم نے کہاں سے معلوم کیا اے ابو المنذر کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے اُسنے کہا ہاں خبر دی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ رات ہے کہ اگلی صبح کو آفتاب طلوع کرتا ہے نہیں روشنی ہوتی واسطے اُسکے سو ہمنے گنا اور یاد رکھا قسم ہے خدا کی کہ البتہ جان لیا ہے ابن مسعود نے کہ وہ رمضان میں ہے اور ستائیسویں رات ہے۔ اور لیکن مکروہ جانا اُسنے کہ خبر کرے تمکو سو تم بھروسا کر و یعنی اور راتوں میں کوشش نہ کرو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیینہ بن عبد الرحمٰن نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہ میں نے ابو بکرہ کے پاس شب قدر کا ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ نہیں اسکو تلاش کرنے والا نہیں ہوں واسطے ایک چیز کے جسکو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا مگر آخر دہے میں پس تحقیق میں نے آپ سے سنا ہے۔ فرماتے تھے تلاش کرو اُسکو بیچ نو راتوں کے کہ باقی رہیں یا سات راتوں کے کہ باقی رہیں یا پانچ راتوں کے کہ باقی رہیں یا تین کے یا پچھلی رات رمضان کے کہا اور تھا ابو بکرہ نماز پڑھتا۔ بیس راتوں میں رمضان کے مثل نماز اپنی کے تمام سال میں سو جب عشرہ اخیر داخل ہوتا تو عبادت میں کوشش کرتا کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہے اُسی سے یعنی اعتکاف کی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ہبیرہ بن یریم سے اُسنے علیؓ سے کہ مقرر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے اہل اپنے کو آخر دہے میں رمضان کے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن زیاد نے حسن بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہؓ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر عشرے میں اسقدر کہ نہ کوشش کرتے بیچ غیر اُسکے کے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے **باب** جاڑے میں روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی نمیر بن غریب سے اُسنے عامر بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مفت کی لوٹ جاڑے میں روزہ رکھنا ہے[۱] کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ ابراہیم عامر بن قرشی کا باپ ہے جس سے شعبہ اور ثوری نے روایت کی ہے **باب** آیت علی الذین یطیقونہ کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے اُسنے روایت کی ہے بکیر سے اُسنے یزید مولی سلمہ بن اکوع سے

[۱] حضرتؐ نے جو فرمایا کہ مفت کی لوٹ یعنی جاڑے میں روزہ کا مفت ثواب ملتا ہے کیونکہ اسمیں گرمی اور پیاس کی تکلیف ہوتی نہیں اور دن بھی چھوٹا ہوتا ہے بہت آرام سے گذرتا ہے ۱۲

عن سلمة بن الاكوع قال لما نزلت وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من اراد منا ان يفطر ويفتدي حتى نزلت الآية التي بعدها فنسختها قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب ويزيد هو ابن ابي عبيد مولى سلمة بن الاكوع **باب** ما جاء في من اكل ثم خرج يريد سفرا حدثنا قتيبة قال نا عبد الله بن جعفر عن زيد بن اسلم عن محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب انه قال اتيت انس بن مالك في رمضان وهو يريد سفرا وقد رحلت له راحلته ولبس ثياب السفر فدعى بطعام فاكل فقلت له سنة فقال سنة ثم ركب حدثنا محمد بن اسمعيل نا سعيد بن ابي مريم نا محمد بن جعفر قال حدثني زيد بن اسلم قال حدثني محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب قال اتيت انس بن مالك في رمضان فذكر نحوه قال ابو عيسى هذا حديث حسن ومحمد بن جعفر هو ابن ابي كثير مديني ثقة وهو اخو اسمعيل بن جعفر وعبد الله بن جعفر هو ابن نجيح والد علي بن المديني وكان يحيى بن معين يضعفه وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقال للمسافر ان يفطر في بيته قبل ان يخرج وليس له ان يقصر الصلوة حتى يخرج من جدار المدينة او القرية وهو قول اسحاق ابن ابراهيم **باب** ما جاء في تحفة الصائم حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية عن سعد بن طريف عن عمير بن مامون عن الحسن بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحفة الصائم الدهن والمجمر قال ابو عيسى هذا حديث غريب ليس اسناده بذلك لا نعرفه الا من حديث سعد بن طريف وسعد يضعف ويقال عمير بن مأموم ايضا **باب** ما جاء في الفطر والاضحى متى يكون حدثنا يحيى بن موسى نا يحيى بن اليمان عن معمر عن محمد بن المنكدر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطر يوم يفطر الناس والاضحى يوم يضحي الناس قال ابو عيسى سالت محمدا قلت له محمد بن المنكدر سمع من عائشة قال نعم يقول في حديثه سمعت عائشة

روایت ہے سلمہ بن اکوع سے اسنے کہا کہ جب اُتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ یعنی اور اُن لوگون پر جو طاقت رکھتے ہین روزہ کی بدلا ہے کھانا ایک فقیر کا تھا جائز واسطے اس شخص کے جو ارادہ کرے ہم سے یہ کہ افطار کرے روزہ اور بدلا دیوے یہانتک کہ اُتری وہ آیت جو اسکے پیچھے ہے سو اُسنے اسکو منسوخ کر دیا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید وہ ابن ابی عبید مولی سلمہ بن اکوع کا ہے **باب** جو شخص کہ کھانا کھاوے اور پھر سفر کے ارادہ سے نکلے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن جعفر نے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے محمد بن کعب سے اسنے کہا کہ مین انس بن مالک پاس آیا بیچ رمضان کے اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور طیار کی گئی تھی واسطے اُنکے سواری اُنکی اور پہنے تھے اُسنے کپڑے سفر کے سو اسنے کھانا منگایا اور کھایا سو مین نے اسکو کہا کیا یہ سنت ہے اُسنے کہا سنت ہے پھر سوار ہوئے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی مریم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن اسلم نے اسنے کہا حدیث کی مجکو محمد بن منکدر نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا کہ مین انس بن مالک پاس آیا رمضان مین پس ذکر کیا مثل اس حدیث کے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور محمد بن جعفر وہ ابن ابی کثیر مدنی ثقہ ہے اور وہ اسمٰعیل بن جعفر کا بھائی ہے۔ اور عبد اللہ بن جعفر وہ ابن نجیح ہے والد علی بن مدینی کا۔ اور تھا یحیی بن معین ضعیف کہتا اسکو اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین کہ مسافر کو جائز ہے کہ افطار کرے اپنے گھر مین پہلے اس سے کہ سفر کو نکلے لیکن اسکو گھر مین نماز کا قصر کرنا درست نہین یہانتک کہ نکلے دیوارون سے اپنے شہر کے یا گانون کے اور یہ قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا **باب** روزہ دار کے تحفہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے سعد بن طریف نے اُسنے روایت کی عمیر بن مامون سے اُسنے حسن بن علی سے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ تیل اور عود ہے کہ آگ پر رکھنے سے بہت خوشبو دیتا ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی صحیح نہین۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سے سعد بن طریف کے اور سعد ضعیف کیا جاتا ہے اور اسکو عمیر بن ماموم بھی کہا جاتا ہے **باب** فطرہ اور قربانی کب ہوتا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن یمان نے معمر سے اُسنے روایت کی ہے محمد بن منکدر سے اُسنے عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فطر وہ دن ہے کہ جسمین لوگ روزہ افطار کرین۔ اور قربانی وہ دن ہے جسمین لوگ قربانی کرین کہا ابو عیسی نے کہ مین نے محمد سے پوچھا کہ محمد بن منکدر نے عائشہؓ سے سُنا ہے اُسنے کہا ہان۔ کہتا تھا ایک حدیث مین کہ مین نے عائشہ رضؓ سے سُنا

سلہ یعنے جو شخص روزہ مین سفر کا ارادہ دن کو کرے تو جائز ہے کہ گھر سے افطار کرکے سفر کرے ۱۲ ع ا مراد اس سے وہ آیت ہے جو بعد اسکے ہے یعنی وعدۃ من ایام اخر

قال ابو عیسیٰ وھذا حدیث حسن غریب صحیح من ھذا الوجہ **باب** ماجاء فی الاعتکاف اذا اخرج منہ **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی انبانا حمید الطویل عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاماً فلما کان فی العام المقبل اعتکف عشرین **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب صحیح من حدیث انس واختلف اھل العلم فی المعتکف اذا قطع اعتکافہ قبل ان یتمہ علی ما نوی فقال بعض اھل العلم اذا نقض اعتکافہ وجب علیہ القضاء واحتجوا بالحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من اعتکافہ فاعتکف عشرا من شوال وھو قول مالک وقال بعضھم ان لم یکن علیہ نذر اعتکاف او شیء اوجبہ علی نفسہ وکان متطوعا فخرج فلیس علیہ شیء ان یقضی الا ان یحب ذلک اختیارا منہ ولا یجب ذلک علیہ وھو قول الشافعی قال الشافعی وکل عمل لک ان لا تدخل فیہ فاذا دخلت فیہ فخرجت منہ فلیس علیک ان تقضی الا الحج والعمرۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ **باب** المعتکف یخرج لحاجتہ ام لا **حدثنا** ابو مصعب المدینی قراءۃ عن مالک بن انس عن ابن شہاب عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح ھکذا رواہ غیر واحد عن مالک بن انس عن ابن شہاب عن عروۃ عن عمرۃ عن عائشۃ والصحیح عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ ھکذا روی اللیث بن سعد عن ابن شہاب عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ

کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس طریق سے **باب** جب اعتکاف سے نکلے تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے اخیر دہے میں رمضان کے سو آپ نے ایک سال اعتکاف نہ کیا سو جب کہ سال آئندہ ہوا تو اعتکاف کیا آپ نے بیس دن **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے انس کی حدیث سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اعتکاف کرنے والے کے جبکہ قطع کرے اعتکاف اپنے کو پہلے اس سے کہ تمام کرے اسکو اس مقدار پر جو نیت کی تھی اس نے سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب کوئی اپنے اعتکاف کو توڑے تو اسپر قضا واجب ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اعتکاف اپنے سے سو اعتکاف کیا آپ نے دس دن شوال سے اور یہ قول ہے مالک کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر نہ ہووے اسپر نذر اعتکاف کی یا کوئی چیز جو واجب کیا ہو اسکو نفس اپنے پر اور ہو اعتکاف نفلی اور نکلے اس سے تو نہیں ہے اسپر کوئی چیز یہ کہ قضا کرے مگر یہ کہ دوست رکھے اسکو اپنے اختیار سے اور نہیں واجب ہے یہ اسپر یہ قول شافعی رح کا ہے اور شافعی رح نے کہا کہ ہر عمل کہ جائز ہے واسطے تیرے یہ کہ نہ داخل ہووے تو بیچ اسکے سو جب داخل ہووے تو بیچ اسکے پھر خارج ہووے اس سے تو نہیں ہے تجھپر کہ قضا کرے تو مگر حج اور عمرہ اور اس باب میں ابو ہریرہ رض سے بھی روایت ہے **باب** اعتکاف کرنے والا اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو مصعب مدینی نے قراءۃً مالک بن انس سے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے انہوں نے عائشہ رض سے انہوں نے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا (اور وہ ہوتے مسجد میں) پس کنگھی کر دیتی میں انکو اور نہ داخل ہوتے تھے گھر میں مگر واسطے حاجت انسانی کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اسیطرح روایت کی ہے بہت لوگوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رض سے اور صحیح عروہ اور عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رض سے اور اسی طرح روایت کی ہے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے انہوں نے عائشہ رض سے

ف۱ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض نیت سے اعتکاف قضا کیا حالانکہ ابھی شروع نہیں کیا تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ قضا کرنا اعتکاف کا بعد شروع کے بطریق اولیٰ واجب ہوگا وفیہ المطابقۃ للترجمۃ ۱۲ ف۲ یعنے اگر نفلی حج یا عمرے کا احرام باندھے پھر اسکو توڑ ڈالے تو اسکی قضا واجب ہے ف۳ یعنے انہوں نے مالک پر یہ حدیث قراءۃً پڑھی اور انکو سنائی ۱۲ ف۴ یعنے ایک روایت میں عروۃ عن عمرۃ عن عائشۃ ہے اور ایک روایت میں عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ ہے اگرچہ مطلب ایک ہی ہے مگر ان دونوں روایتوں میں سے عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ صحیح ہے ۱۲ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حدثنا بذلك قتيبة عن الليث والعمل على هذا عند اهل العلم اذا اعتكف الرجل ان لا يخرج من اعتكافه الا لحاجة الانسان واجمعوا على هذا انه يخرج لقضاء حاجته للغائط والبول ثم اختلف اهل العلم فى عيادة المريض وشهود الجمعة والجنازة للمعتكف فرای بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان یعود المریض ویشیع الجنازة ویشهد الجمعة اذا اشترط ذلك وهو قول سفيان الثوری وابن المبارك وقال بعضهم ليس له ان يفعل شيئا من هذا ورأوا للمعتكف اذا كان فى مصر يجمع فيه ان لا يعتكف الا فى المسجد الجامع لانهم كرهوا له الخروج من معتكفه الى الجمعة ولم يروا له ان يترك الجمعة فقالوا لا يعتكف الا فى المسجد الجامع حتى لا يحتاج الى ان يخرج من معتكفه لغير قضاء حاجة الانسان لان خروجه لغير قضاء حاجة الانسان قطع عندهم الاعتكاف وهو قول مالك والشافعى وقال احمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنازة على حديث عائشة وقال اسحاق ان اشترط ذلك فله ان يتبع الجنازة ويعود المريض **باب** ماجاء فى قيام شهر رمضان **حدثنا** هناد نا محمد بن الفضيل عن داود بن ابى هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرشى عن جبير بن نفير عن ابى ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يصل بنا حتى بقى سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا فى السادسة وقام بنا فى الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يصل بنا حتى بقى ثلث من الشهر وصلى بنا فى الثالثة ودعى اهله ونساءه فقام بنا حتى تخوفنا الفلاح قلت له وما الفلاح قال السحور **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم فى قيام رمضان

حدیث بیان کی ہمکو ساتھ اسکے قتیبہ نے لیث سے اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ جب اعتکاف کرے کوئی مرد تو نہ نکلے اعتکاف اپنے سے مگر واسطے حاجت انسانی کے اور اجماع کیا ہی سب علماء نے اسپر کہ جائز ہی اسکو نکلنا واسطے قضائے حاجت پائخانہ کے اور بول کے پھر اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ عیادت بیمار کے اور حاضر ہونے نماز جمعہ اور جنازہ کے واسطے اعتکاف والے کے سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین جائز ہی یہ کہ عیادت کرے بیمار کی اور حاضر ہووے جمعہ اور جنازے مین جب کہ شرط کی ہوا وسکی[۱] اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نہین جائز ہی اسکو یہ کہ کرے کوئی چیز اس سے اور کہتے ہین کہ اعتکاف والا اگر ایسے شہر مین ہی جسمین جمعہ پڑھا جاتا ہی تو نہ اعتکاف کرے مگر جمعہ مسجد مین اسواسطے کہ وہ کہتے ہین کہ اسکو اپنی اعتکاف کی جگہ سے جمعہ کی طرف نکلنا درست نہین اور کہتے ہین کہ اسکو جمعہ کا ترک کرنا درست نہین پس کہتے ہین کہ نہ اعتکاف کرے مگر جامع مسجد مین تاکہ نہ محتاج ہووے طرف اسکے کہ نکلے اپنی اعتکاف کی جگہہ سے سوائے قضاء حاجت انسانی کے اسواسطے کہ نکلنا اسکا واسطے غیر قضا حاجت انسانی کے توڑ دیتا ہی اسکے اعتکاف کو نزدیک انکے اور یہ قول مالک اور شافعی کا ہی اور احمد نے کہ عیادت کرے بیمار کی اور نہ جاوے ساتھ جنازہ کے بنا بر حدیث عائشہ رض کے اور اسحاق نے کہا کہ اگر یہ شرط کی ہو یعنی پہلے سے نیت کرلی ہو تو جائز ہی واسطے اسکے یہ کہ ساتھ جاوے جنازے کے اور عیادت کرے بیمار کی **باب** رمضان کے مہینے مین کھڑے ہونے کا بیان یعنی رمضان کی راتون مین تراویح پڑھنے کی کیا فضیلت ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن فضیل نے داؤد بن ابی ہند سے اسنے روایت کی ولید بن عبد الرحمن جرشی سے اسنے جبیر بن نفیر سے اسنے ابی ذر[۲] سے اسنے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا سو نہ نماز پڑھائی ہمکو آپ نے یہان تک کہ باقی رہے سات دن مہینے سے سو کھڑے ہوئے آپ ساتھ ہمارے یہان تک کہ گذری تہائی رات کی پھر نہ کھڑے ہوئے ساتھ ہمارے چھٹی رات مین اور کھڑے ہوئے ساتھ ہمارے پانچوین رات مین یہان تک کہ گذری آدھی رات سو ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر نفل پڑھا دو آپ ہمکو باقی ہماری اس رات مین تو بہت بہتر ہو سو فرمایا کہ جو کھڑا ہووے ساتھ امام کے یہان تک کہ پھرے تو لکھا جاتا ہی واسطے اسکے قیام تمام رات کا پھر نہ نماز پڑھائی ہمکو آپ نے یہان تک کہ باقی رہے تین دن مہینے سے اور نماز پڑھائی ہمکو تیسری رات مین یعنی ستائیسوین مین اور بلایا اپنی اہل کو اور عورتون کو سو کھڑے ہوئے ساتھ ہمارے یہان تک کہ ڈرے ہم فلاح سے مین نے کہا فلاح کیا چیز ہی اسنے کہا سحری کھانا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ قیام رمضان شریف کے

---

[۱] یعنے اگر وقت نیت اعتکاف کے یہ شرط کرلی ہو تو درست ہی ۱۲ [۲] ابو ذر غفاری ہی آپ صحابی مشہور ہین مناقب آپکے بہت ہین آپکے نام مین اختلاف ہی بمذہب صحیح جندب بن جنادہ ہے وفات آپ کی ۳۲ھ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی ہی ۱۲ تقریب

فرأى بعضهم ان يصلى احدى واربعين ركعة مع الوتر وهو قول اهل المدينة والعمل على هذا عندهم بالمدينة واكثر اهل العلم على ما روى عن على وعمر وغيرهما من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى وقال الشافعى وهكذا ادركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة وقال احمد روى فى هذا الوان لم يقض فيه بشئ وقال اسحاق بل نختار احدى واربعين ركعة على ما روى عن ابى بن كعب واختار ابن المبارك واحمد واسحاق الصلوة مع الامام فى شهر رمضان واختار الشافعى ان يصلى الرجل وحده اذا كان قاريا **باب** ما جاء فى فضل من فطر صائما **حدثنا** هناد نا عبد الرحيم[عبد الرحمن خ] بن سليمان عن عبد الملك بن ابى سليمان عن عطاء عن زيد بن خالد الجهنى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما كان له مثل اجره غير انه لا ينقص من اجر الصائم شيئا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** الترغيب فى قيام شهر رمضان وما جاء فيه من الفضل **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهرى عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغب فى قيام رمضان من غير ان يامرهم بعزيمة ويقول من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك ثم كان الامر كذلك فى خلافة ابى بكر وصدرا من خلافة عمر بن الخطاب على ذلك وفى الباب عن عائشة هذا حديث صحيح وقد روى هذا الحديث ايضا عن الزهرى عن عروة عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم **اخر ابواب الصوم واول ابواب الحج**

ابواب الحج عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فى حرمة مكة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى عن ابى شريح العدوى

سو بعضے کہتے ہیں اکتالیس رکعتیں پڑھے ساتھ وتر کے اور وہ قول اہل مدینہ کا ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اُنکے مدینے میں اور اکثر اہل علم اسی پر ہیں جو روایت کی گئی ہے علی اور عمر وغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں اور وہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے اور اسی طرح پایا میں نے اپنے شہر مکہ میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعتیں اور احمد نے کہا کہ روایت کی گئی ہے اسمیں کئی طرح سے نہیں فیصلہ کیا گیا ہے بیچ اسکے ساتھ کسی چیز کے اور اسحاق نے کہا بلکہ اختیار کرتے ہیں ہم اکتالیس رکعتیں بنا بر اُسکے کہ روایت کی گئی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا ہے ابن مبارک اور احمد اور اسحاق نے نماز پڑھنی ساتھ امام کے بیچ مہینے رمضان کے اور اختیار کیا ہے امام شافعی نے یہ کہ نماز پڑھے مرد اکیلا جب کہ ہو قاری **باب** جو کوئی روزہ دار کا روزہ کھلوا دے تو اسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحیم بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے روایت کی ہے عطا سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزہ کھلوا دے روزہ دار کا تو ہوگا واسطے اُسکے مثل اجر اُسکے کے لیکن نہ کم کیا جاویگا اجر روزہ دار کے سے کوئی چیز کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مہینے رمضان کے قیام میں رغبت دلانے کا بیان اور اُسکی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ کھڑے ہونے رمضان کے یعنی تراویح کے سوا اسکے کہ حکم کریں اُسکو ساتھ وجوب کے اور فرماتے کہ جو کوئی کھڑا ہوا[1] رمضان میں ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے تو معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہوں گناہوں سے سو فوت کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی پر تھا پھر تھا امر اسی طرح بیچ خلافت ابی بکر کے اور ابتداء خلافت میں عمر بن خطاب رضہ کے اسی پر اور اس باب میں عائشہ رضہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے نیز یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **انتہا بابوں روزے کی اور ابتدا بابوں حج کی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** حرمت مکے کا بیان یعنے حرام ہے لوگوں پر ہتک اُسکی اور واجب ہے اُنپر تعظیم اُسکی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی شریح عدوی سے

---

[1] کھڑا ہوا رمضان میں یعنے رمضان کے دنوں میں تراویح پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے اور ذکر وغیرہ کرے ۱۲ ع [2] زید بن خالد جہنی مدنی صحابی مشہور ہیں آپ کی وفات کوفہ میں سنہ ۶۸ھ یا سنہ ۷۸ھ میں ہوئی عمر آپ کی ۸۵ برس کی تھی ۱۲ تقریب

انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة ائذن لى ايها الامير احدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته اذناى ووعاه قلبى وابصرته عيناى حين تكلم به انه حمد الله واثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها الله تعالى ولم يحرمها الناس ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما او يعضد بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا له ان الله اذن لرسوله صلى الله عليه وسلم ولم ياذن لك وانما اذن لى فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابى شريح ما قال لك عمرو بن سعيد قال انا اعلم منك بذلك يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة **قال** ابو عيسى ويروى بخزية وفى الباب عن ابى هريرة وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابى شريح حديث حسن صحيح وابو شريح الخزاعى اسمه خويلد بن عمرو العدوى الكعبى ومعنى قوله ولا فارا بخربة يعنى جناية يقول من جنى جناية او اصاب دما ثم جاء الى الحرم فانه يقام عليه الحد

باب ماجاء فى ثواب الحج والعمرة

حدثنا قتيبة بن سعيد وابو سعيد الاشج قالا ثنا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قيس عن عاصم عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفى الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة وفى الباب عن عمر وعامر بن ربيعة وابى هريرة وعبد الله بن حبشى وام سلمة وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح غريب من حديث عبد الله بن مسعود **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن منصور عن ابى حازم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ اُسنے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال میں کہ وہ بھیجتا تھا لشکر[1] طرف مکہ کے اجازت دے واسطے میرے اے امیر تا بیان کروں میں روبرو تیرے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ سے سُنا اُسکو کانوں میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے اور دیکھا اُسکو آنکھوں میری نے جب کہ فرمایا اُسکو تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر پھر فرمایا کہ تحقیق مکہ کو بزرگی دی ہے اللہ تعالےٰ نے اور نہیں بزرگی دی اُسکو لوگوں نے پس نہیں حلال ہے واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی[2] کرے اُسمیں اور نہیں حلال کہ کاٹے اُسمیں درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈے بسبب لڑنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسمیں تو کہو اُسکو کہ تحقیق اذن دیا اللہ نے واسطے رسول اپنے کے اور نہیں اذن دیا تمکو اور سوا اسکے نہیں کہ اذن دیا واسطے میرے اُسمیں ایک ساعت دن میں سے اور تحقیق پلٹ آئی تعظیم آج کے دن یعنے دن خطبہ مذکورہ فرمانے کے مانند تعظیم اُسکے کہ بیچ کل گذرے ہوئے کے تھی یعنے سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہنچادے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کہ کیا جواب دیا تجھکو عمرو بن سعید نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے میں خوب جانتا ہوں اُسکو یعنے اس حدیث کو تجھسے اے ابو شریح تحقیق حرم نہیں پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون[3] کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے[4] کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے خزیہ یعنی ساتھ زا کے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی شریح کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور معنی قول اُسکے ولا فارا بخربہ کا جنایت ہے یعنے قصور کہتا ہے کہ جو کوئی قصور کرے یا خون کرے پھر حرم کی طرف آوے تو اُسپر حد قائم کیجاویگی

باب حج اور عمرہ کے ثواب کا بیان

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اور ابو سعید اشج نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے عمرو بن قیس سے اُسنے روایت کی عاصم سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پے درپے کرو حج اور عمرے کو پس تحقیق یہ دونوں یعنے ہر ایک ان میں سے دور کرتے ہیں فقر کو اور گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور چاندی کا اور نہیں ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت اور اس باب میں عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن حبشی اور ام سلمہ اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث سے عبد اللہ بن مسعود کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے منصور سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] یعنی واسطے قتل عبد اللہ بن زبیر کے سن اکسٹھ میں اور تھا عمرو امیر مدینے پر یزید بن معاویہ کی طرف سے سو یزید نے اسکو لکھا کہ عبد اللہ بن زبیر کی طرف مکہ میں لشکر بھیجے جو اسکو قتل کرے اسلیے کہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید کی بیعت قبول نہیں کی تھی بلکہ مکہ میں ٹھیر رہا ۱۲ [2] یعنے اگرچہ لائق قتل کے ہو ۱۲ [3] یعنے جو لائق قتل کے ہے ہو تو اُسکو ہر جگہ قتل کرنا لازم ہے خواہ حرم میں ہو خواہ غیر حرم میں ۱۲ [4] یہ کلام ظاہرا اُسکا حق ہے لیکن ارادہ کیا اُسنے اس سے باطل کا اسواسطے کہ ابن زبیر کسی ایسے جرم کا مرتکب نہیں ہوا تھا کہ جس سے کوئی حد اُسپر واجب ہو بلکہ وہ یزید سے خلافت کا زیادہ حقدار تھا اول اسلیے کہ وہ صحابی تھا دوم اسلیے کہ اُس سے پہلے بیعت ہو چکی تھی ۱۲

من حج فلم يرفث ولم يفسق غفر له ما تقدم من ذنبه **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وابو حازم كوفى وهو الاشجعى واسمه سلمان مولى عزة الاشجعية **باب** ما جاء من التغليظ فى ترك الحج **حدثنا** محمد بن يحيى القطعى البصرى نا مسلم بن ابراهيم نا هلال بن عبد الله مولى ربيعة بن عمرو بن مسلم الباهلى نا ابو اسحاق الهمدانى عن الحارث عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك زادا وراحلة تبلغه الى بيت الله ولم يحج فلا عليه ان يموت يهوديا او نصرانيا وذلك ان الله يقول فى كتابه وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وفى اسناده مقال هلال بن عبد الله مجهول والحارث يضعف فى الحديث **باب** ما جاء فى ايجاب الحج بالزاد والراحلة **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا ابراهيم بن يزيد عن محمد بن عباد بن جعفر عن ابن عمر قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يوجب الحج قال الزاد والراحلة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن والعمل عليه عند اهل العلم ان الرجل اذا ملك زادا وراحلة وجب عليه الحج وابراهيم بن يزيد هو الخوزى المكى وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ما جاء كم فرض الحج **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا منصور بن وردان الكوفى عن على بن عبد الاعلى عن ابيه عن ابى البخترى عن على بن ابى طالب قال لما نزلت ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا قالوا يا رسول الله افى كل عام

کہ جو شخص حج کرے واسطے اللہ کے پس صحبت نہ کرے اپنی عورت سے اور نہ گناہ کرے تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاتے ہیں امام ترمذی نے کہا کہ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم[1] کوفی وہ اشجعی ہیں اور نام اسکا سلمان مولی عزہ اشجعیہ ہے **باب** حج ترک کرنے کا بڑا گناہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مسلم بن ابراہیم نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ہلال بن عبد اللہ مولی ربیعہ بن عمرو بن مسلم باہلی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسحاق ہمدانی نے حارث سے اُسنے روایت کی علی رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مالک ہو توشہ اور سواری کا جو پہونچا دے اسکو طرف بیت اللہ کے یعنی مکے کے اور حج نہ کیا پس نہیں فرق اُسپر اسمین یہ کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر[1]۔ اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اپنی کتاب میں۔ اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج خانہ کعبہ کا اُسپر کہ طاقت رکھے طرف اُسکی راہ کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے اور اُسکی اسناد میں کلام ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **باب** توشے اور سواری سے حج واجب ہو جاتا ہے[2] **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن یزید نے محمد بن عباد بن جعفر سے اونسے روایت کی ابن عمر سے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو آپ نے فرمایا توشہ اور سواری کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب کوئی مرد مالک ہووے خرچ راہ اور سواری کا تو اُسپر حج واجب ہو جاتا ہے اور ابراہیم[5] بن یزید وہ خوزی مکی ہے اور بتحقیق کلام کی ہے اُسمیں بعض اہل علم نے اُسکے حفظ کی وجہ سے **باب** عمر بھر میں حج کتنی بار فرض ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو منصور بن وردان کوفی نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی البختری سے اُسنے علی بن ابی طالب رض سے اونھوں نے کہا کہ جب اُتری یہ آیت اور واسطے اللہ کے ہے لوگوں پر حج بیت اللہ کا جو طاقت رکھے طرف اسکی راہ کے تو لوگوں نے عرض کی کہ کیا بیچ ہر سال کے حج فرض ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

[1] یعنی وہ یہود اور نصاریٰ کی برابر ہے کفران نعمت میں اور یہ اسواسطے ہے کہ یہود اور نصاریٰ حج کے معتقد نہیں ہیں ۱۲ [2] یعنی جو کچھ مذکور ہے شرط ہونا زاد اور راحلہ کا۔ اور وعید اس عبادت کو ترک کرنے پر اور مالک ہونا توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل وعیال کو بھی اسقدر دے کہ جب تک یہ نہ آوے انکو کافی ہو پس جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری بھی ہو اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ مرتا ہے یہودی یا نصرانی ہوکر ۱۲ ع ج [3] اور فرض حج کے یہ ہیں۔ احرام اور وقوف عرفات میں اور طواف الزیارت اور اسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں۔ اور واجبات حج کے یہ ہیں۔ وقوف مزدلفہ کا۔ اور سعی صفا اور مروہ کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اسکو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔ آفاقی یعنی غیر ملکی کے لیے اور حلق اور بال کتروانے وغیرہ ۱۲ ملتقی [4] ابو حازم کوفی ثقہ ہیں تیسرے درجہ میں انکا شمار ہے۔ اول اسیکر سے کے سرے پر وفات ہوئی ۱۲ تقریب [5] ابراہیم بن یزید مکی ابو اسماعیل مولی بنی امیہ کے متروک الحدیث ہیں ساتویں درجہ میں انکا شمار ہے۔ وفات ۱۵۱ھ میں ہوئی ۱۲ اسلم اللہ

تسئلت فقالوا یا رسول اللہ افی کل عام قال لا ولو قلت نعم لوجبت فانزل اللہ تعالیٰ یا یہا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وفی الباب عن ابن عباس و ابی ہریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث علی حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ واسم ابی البختری سعید بن ابی عمران وھو سعید بن فیروز **باب** ما جاء کم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** عبد اللہ بن ابی زیاد نا زید بن حباب عن سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حج ثلث حجج حجتین قبل ان یہاجر وحجۃ بعد ما ہاجر معہا عمرۃ فساق ثلثۃ وستین بدنۃ وجاء علیؓ من الیمن ببقیتہا فیہا جمل لابی جہل فی انفہ برۃ من فضۃ فنحرہا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کل بدنۃ ببضعۃ فطبخت فشرب من مرقہا **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث غریب من حدیث سفین لا نعرفہ الا من حدیث زید بن حباب ورایت عبد اللہ بن عبد الرحمن روی ہذا الحدیث فی کتبہ عن عبد اللہ بن ابی زیاد وسالت محمدا عن ہذا فلم یعرفہ من حدیث الثوری عن جعفر عن ابیہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورایتہ لا یعد ہذا الحدیث محفوظا وقال انما یروی عن الثوری عن ابی اسحاق عن مجاہد مرسل **حدثنا** اسحاق بن منصور نا حبان بن ہلال نا ہمام نا قتادۃ قال قلت لانس بن مالک کم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حجۃ واحدۃ واعتمر اربع عمر عمرۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ الحدیبیۃ وعمرۃ مع حجتہ وعمرۃ الجعرانۃ اذ قسم غنیمۃ حنین **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح وحبان بن ہلال ابو حبیب البصری ہو جلیل ثقۃ وثقہ یحیی بن سعید القطان **باب** ما جاء کم اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** قتیبۃ نا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر

سو آپ چپ رہے۔ پھر لوگوں نے کہا کیا ہر سال میں حج فرض ہے یا رسول اللہ۔ فرمایا نہیں۔ اور اگر میں کہتا ہاں یعنی حج ہر سال فرض ہے تو البتہ واجب ہو جاتا۔ یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا۔ سو اتاری خدا نے یہ آیت کہ اے ایمان والو مت پوچھو بہت چیزیں کہ اگر کھولی جاویں تم پر جو تمکو بری لگیں یعنی انکی حقیقت مت پوچھو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ علی کی حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار حج کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے سفیان سے اُسنے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے دو حج پہلے ہجرت سے اور ایک حج پیچھے ہجرت سے کہ ساتھ اُسکے عمرہ تھا سو آپ اپنے ساتھ تریسٹھ اونٹ ہدی لائے اور لائے حضرت علی باقی اونٹ یمن سے بیچ انکے ایک اونٹ تھا واسطے ابی جہل کے بیچ ناک اُسکی کے نکیل تھی چاندی سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قربانی کی پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ سے ساتھ ایک ٹکڑے گوشت کے سو پکایا گیا پس پیا آپ نے شوربا اُسکا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حدیث سے سفیان کے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث زید بن حباب سے۔ اور میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو دیکھا کہ اُسنے یہ حدیث روایت کی اپنی کتاب میں عبد اللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد کو اُس سے سو اُسنے اُسکو نہ پہچانا حدیث ثوری سے اُسنے روایت کی جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں نے اُسکو دیکھا کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہیں جانتا تھا۔ اور کہا سوا اسکے نہیں کہ روایت کیجاتی ہے ثوری سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے مرسل **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قتادہ نے کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے ہیں اُسنے کہا ایک حج کیا اور عمرہ کیا چار بار۔ ایک عمرہ ذی القعدہ میں اور ایک عمرہ حدیبیہ کا اور ایک عمرہ ساتھ حج اپنے کے اور ایک عمرہ جعرانہ کا جبکہ تقسیم کی لوٹ حنین کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حبان بن ہلال ابو حبیب بصری ہے وہ بڑا بزرگ اور ثقہ ہے کہا ہے اُسکو یحییٰ بن سعید قطان نے۔ **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ مقرر رسول اللہ صلعم نے عمرے کیے چار عمرے

لہ پس اس سے معلوم ہوا کہ تمام عمر میں حج صرف ایکبار فرض ہے باقی نفل ہے اگر چاہے کرے اور جو چاہے تو نہ کرے اور مجمل بیان حج کا یہ ہے کہ حج میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہے اور عمرہ میں [illegible] اور احرام دونوں میں شرط ہے حج اور عمرے دونوں میں بھی اور حج تو فرض بھی ہوتا ہے اور عمرہ سنت و نفل ہے مگر نذر سے واجب ہو جاتا ہے ۱۲ ح

عمرة الحديبية وعمرة الثانية من قابل عمرة القصاص في ذي القعدة وعمرة الثالثة من الجعرانة والرابعة التي مع حجته وفي الباب عن انس وعبد الله بن عمرو وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث غريب وروى ابن عيينة هذا الحديث عن عمرو بن دينار عن عكرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمر ولم يذكر فيه عن ابن عباس **حدثنا** بذلك سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه

باب ماجاء في اي موضع احرم النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال لما اراد النبي صلى الله عليه وسلم الحج اذن في الناس فاجتمعوا فلما اتى البيداء احرم وفي الباب عن ابن عمر وانس ومسور بن مخرمة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا حاتم بن اسماعيل عن موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال البيداء التي تكذبون فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد من عند الشجرة **قال** ابو عيسى وهذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء متى احرم النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا عبد السلام بن حرب عن خصيف عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اهل في دبر الصلوة **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرف احدا رواه

اول عمرہ حدیبیہ کا اور دوسرا عمرہ آیندہ سال میں عمرہ قصاص کا ذی القعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج اپنے کے اور اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے اور ابن عیینہ نے یہ حدیث روایت کی ہے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کیے چار اور اسمیں ابن عباس سے ذکر نہیں کیا **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ذکر کیا مثل اسکے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس جگہ میں احرام باندھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن محمد سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تو خبر کی لوگوں میں یعنی ندا کی ندا کرنے والے نے پس جمع ہوئے آدمی بہت یہانتک کہ جب آئے حضرت میدان بیدا میں کہ نام ہے ایک جگہ کا درمیان مکے اور مدینے کے تو احرام باندھا آپنے یعنی احرام کی نیت کی اور لبیک کہی اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے روایت کی سالم بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہ میدان بیدا جسمیں تم رسول اللہ صلعم پر جھوٹ بولتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں احرام باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر نزدیک مسجد کے نزدیک درخت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالسلام بن حرب نے اُسنے روایت کی خصیف سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا پیچھے نماز کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو

سلہ حدیبیہ نام ایک کنوئیں کا ہے نو کوس مکے سے کہ اکثر اسکا حرم میں ہے اور کچھ حل میں اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہے کہ حضرت چھٹے سال ہجری میں عمرے کی نیت سے مکے کو روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو قریش جمع ہوکر آپ کو مکے میں آنے سے مانع ہوئے اور عہد کیا کہ آیندہ سال آنا پس حضرت صلح کرکے پھر گئے پس حقیقت میں یہ عمرہ ہوا۔ لیکن بسبب ملنے ثواب عمرہ پہلا عمرہ گنا گیا اور سال آیندہ میں اس عمرے کی قضا کو گئے مکے میں اور وہاں تین دن رہے پھر چلے آئے یہ دوسرا عمرہ ہوا اسکا نام عمرۃ القضا ہے۔ اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا ہے اور جعرانہ ایک جگہ کا نام ہے نو کوس مکے سے آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکے کے غزوہ حنین ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ سولہ روز جعرانہ میں رہے اور وہاں غنیمت بانٹی اُنھیں دنوں میں ایک رات کو بعد نماز عشا کے سوار ہوکر مکے میں تشریف لیگئے اور عمرہ کیا اور اسی رات پھر آئے۔ اور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے پس چاروں عمرے جو حضرت نے کیے یہ ہیں اور حج اسلام کا صرف ایک اور جاہلیت کے حج معلوم نہیں کہ کتنے تھے ۱۲ ح اور یہ سب عمرے ذیقعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج انکے کے ۱۲ ملہ حضرت ظہر کی نماز پڑھکر مدینہ سے روانہ ہوئے اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینے کا ہے پڑھی اور رات کو وہاں رہے اور صبح کو احرام باندھا اور اسمیں مختلف حدیثیں آئی ہیں ایک روایت میں ہے کہ آپنے بعد پڑھنے کے اُونٹنی کی پیٹھ پر اور کھڑے ہوتے ہوئے اُسکے لبیک کہی اور ایک میں ہے کہ آپنے دو رکعت نماز احرام کے بعد لبیک کہی اور ایک میں ہے کہ آپنے بیدا میں پہونچکر لبیک کہی پس امام شافعی نے اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹنی کی پیٹھ پر بیٹھکر لبیک کہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ انکے نزدیک مستحب ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو اور وجہ تطبیق کی انمیں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب جگہوں میں لبیک کہی۔ سو راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی ۱۲ ح ح

غیر عبد السلام بن حرب وھو الذی یستحبہ اھل العلم ان یحرم الرجل فی دبر الصلوٰۃ **باب** ماجاء فی افراد الحج **حدثنا** ابو مصعب قراءۃ عن مالک بن انس عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج وفی الباب عن جابر وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وروی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج وافرد ابوبکر وعمر وعثمان **حدثنا** بذلک قتیبۃ نا عبد اللہ بن نافع الصائغ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر بھذا **قال** ابو عیسیٰ وقال الثوری ان افردت الحج فحسن وان قرنت فحسن وان تمتعت فحسن وقال الشافعی مثلہ وقال احب الینا الافراد ثم التمتع ثم القران **باب ما** جاء فی الجمع بین الحج والعمرۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن حمید عن انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک بعمرۃ وحجۃ وفی الباب عن عمر وعمران بن حصین **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا واختارہ من اھل الکوفۃ وغیرھم **باب ماجاء** فی التمتع **حدثنا** قتیبۃ بن سعید عن مالک بن انس عن ابن شھاب عن محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل انہ سمع سعد بن ابی وقاص والضحاک بن قیس وھما یذکران التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال الضحاک بن قیس لا یصنع ذلک الا من جھل امر اللہ تعالیٰ فقال سعد بئس ما قلت یا ابن اخی فقال الضحاک فان عمر بن الخطاب قد نھی عن ذلک فقال سعد قد صنعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد صنعناھا معہ ھذا حدیث صحیح **حدثنا** عبد اللہ بن حمید اخبرنی یعقوب بن ابراھیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان

سوائے عبد السلام بن حرب کے اور یہی ہے وہ چیز جسکو اہل علم مستحب کہتے ہیں کہ احرام باندھے آدمی پیچھے نماز کے **باب** مفرد حج کرنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو مصعب نے قراءۃ مالک بن انس سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہؓ سے کہ مقرر حضرتؐ نے مفرد حج کیا۔ اور اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض علما کے۔ اور روایت کی گئی ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرد حج کیا ہے۔ اور افراد کیا ہے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نافع صائغ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے ساتھ اسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ثوری نے کہ اگر مفرد کرے تو حج کو تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو وہ بھی بہتر ہے اور اگر تمتع کرے تو وہ بھی بہتر ہے اور امام شافعی نے کہا مثل اسکے اور کہا کہ زیادہ تر پیارا طرف ہمارے افراد ہے پیچھے تمتع پھر قران **باب** حج اور عمرہ کو جمع کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے حمید سے اُسنے روایت کی انس سے کہ میں نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے لبیک بعمرۃ وحجۃ یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی ساتھ عمرہ اور حج کے اور اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت آئی ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ اور اختیار کیا ہے اُسکو اہل کوفہ وغیرہ نے **باب** تمتع کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے مالک بن انسؓ سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے کہ اُسنے سنا سعد بن ابی وقاص سے اور ضحاک بن قیس سے اور وہ دونوں ذکر کرتے تھے تمتع کرنے کا ساتھ حج اور عمرے کے سو ضحاک بن قیس نے کہا کہ نہیں کرتا اُسکو مگر جو بےخبر ہو اللہ کے حکم سے سو سعد نے کہا بُری ہے وہ چیز جو کہی تو نے اے میرے بھائی کے بیٹے سو ضحاک نے کہا کہ تحقیق عمر بن خطاب نے منع کیا ہے اُس سے سو سعد نے کہا کہ تحقیق کیا ہے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کیا ہے ہمنے اُسکو ساتھ آپکے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی مجکو یعقوب بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمارے باپ نے صالح بن کیسان سے

ف جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین قسم کے ہیں ایک تو مفرد ہے۔ اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندھے۔ دوسرا قارن۔ قارن وہ ہے کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے اور تیسرا متمتع ہے اور وہ وہ ہے کہ اول عمرے کا احرام باندھے حج کی میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے۔ پھر اگر ہدی کو ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا تو احرام سے حلال ہو جاوے اور مکے میں بیٹھا رہے جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے۔ اور اسمین اختلاف ہے کہ تین قسموں سے افضل کون ہے۔ امام شافعی اور امام مالک اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ اور امام احمد وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل تمتع ہے۔ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل قران ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ اور اسمیں بھی اختلاف ہے کہ حضرتؐ مفرد تھے یا متمتع تھے یا قارن تھے۔ صحیح یہ ہے کہ پہلے مفرد تھے پھر اسمیں عمرے کا احرام باندھا۔ اور قارن ہو گئے اور وجہ تطبیق کی ہر تینوں میں یہ ہے کہ جسنے افراد نقل کیا وہ اصل ہے۔ اور جسنے قران نقل کیا وہ باعتبار اخیر امر کے۔ اور جسنے تمتع نقل کیا تو مراد اس سے تمتع لغوی رکھا یعنی فائدہ اُٹھانا۔ نووی

عن ابن شهاب ان سالم بن عبد الله حدثه انه سمع رجلا من اهل الشام وهو يسال عبد الله بن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال عبد الله بن عمر هي حلال فقال الشامي ان اباك قد نهى عنها فقال عبد الله بن عمر ارايت ان كان ابي نهى عنها وصنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم أأمر ابي يتبع ام امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل بل امر رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا عبد الله بن ادريس عن ليث عن طاؤس عن ابن عباس قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان واول من نهى عنه معاوية وفي الباب عن علي وعثمان وجابر وسعد واسماء ابنة ابي بكر وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن واختار قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم التمتع بالعمرة والتمتع ان يدخل الرجل بعمرة في اشهر الحج ثم يقيم حتى يحج فهو متمتع وعليه دم ما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا رجع الى اهله ويستحب للمتمتع اذا صام ثلثة ايام في الحج ان يصوم في العشر ويكون آخرها يوم عرفة فان لم يصم في العشر صام ايام التشريق في قول بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر وعائشة وبه يقول مالك والشافعي واحمد واسحاق وقال بعضهم لا يصوم ايام التشريق وهو قول اهل الكوفة **قال** ابو عيسى واهل الحديث يختارون التمتع بالعمرة في الحج وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في التلبية **حدثنا** احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال كان تلبية النبي صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك

اُسنے روایت کی ابن شہاب سے کہ مقرر سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اُس سے کہ اُسنے سُنا ایک مرد کو اہل شام سے کہ وہ پوچھتا تھا عبد اللہ بن عمر کو تمتع کرنے سے ساتھ عمرے کے طرف حج کے سو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ وہ درست ہی سو اُس شامی نے کہا کہ مقرر باپ تیرے نے منع کیا ہی اُس سے سو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بھلا تبلاؤ تو کہ اگر باپ میرے نے منع کیا ہو اُس سے اور کیا ہو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم باپ میرے کا مانا جاویگا یا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو اُس مرد نے کہا کہ بلکہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مانا جاویگا سو عبد اللہ نے کہا کہ تحقیق کیا ہی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسی محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے لیث سے اُسنے روایت کی طاؤس سے اُسنے ابن عباس رضہ سے اُسنے کہا کہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے اور اول جسنے اُس سے منع کیا ہی معاویہ ہی ۔ اور اس باب مین علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسما بنت ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہی اور اختیار کیا ہی ایک قوم اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے تمتع کرنا ساتھ عمرے کے اور تمتع یہ ہی کہ داخل ہووے مرد ساتھ عمرے کے حج کے مہینون مین پھر ٹھیرا رہے یہان تک کہ حج کرے پس وہ تمتع کرنے والا ہی اور اُسپر خون ہی جو میسر ہو ہدی سے پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی پس روزے رکھے تین دن کے حج کے دنون مین سے اور سات روزے جب پھر جاوے طرف گھر اپنے کے اور مستحب ہی واسطے تمتع کرنے والے کے کہ جب روزہ رکھے تین دن حج مین یہ کہ روزے رکھے دہے مین اور ہو آخر اُسکا دن عرفے کا پس اگر نہ روزہ رکھے دہے مین تو روزے رکھے تشریق کے دنون مین یہ قول بعض اہل علم کا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انہین مین سے ہی ابن عمر اور عائشہ اور ساتھ اسی کے قائل ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضے کہتے ہین کہ نہ روزہ رکھے تشریق کے دنون مین اور وہ قول اہل کوفہ کا ہی **باب** تلبیہ کا بیان یعنے لبیک کہنا **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے کہا کہ تھا تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک یعنی حاضر ہون خدمت تیری مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہی اور بادشاہت نہین کوئی شریک واسطے تیرے

۱ واجب ہی متمتع کو یہ کہ قربانی کرے دن نحر کے بعد رمی جمار کے واسطے شکر گزاری اس نعمت کے کہ توفیق ادا عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے یعنی حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہی کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکھے اور سات دن جبکہ پھرے طرف اہل اپنے کے یعنی فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو ۱۲ ع

حدثنا قتیبة نا اللیث عن نافع عن ابن عمر انه اهل فانطلق یهل یقول لبیك اللهم لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد و
النعمة لك والملك لاشریك لك قال وكان عبدالله بن عمر یقول هذه تلبیة رسول الله صلی الله علیه وسلم وكان یزید من عنده
فی اثر تلبیة رسول الله صلی الله علیه وسلم لبیك لبیك وسعدیك والخیر فی یدیك لبیك والرغبی الیك والعمل هذا حدیث
صحیح قال ابو عیسی وفی الباب عن ابن مسعود وجابر وعائشة وابن عباس وابی هریرة قال ابو عیسی حدیث ابن عمر
حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری والشافعی
واحمد واسحاق وقال الشافعی فان زاد زائد فی التلبیة شیئا من تعظیم الله فلا باس ان شاء الله واحب الی ان یقتصر علی تلبیة رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال الشافعی وانما قلنا لا باس بزیادة تعظیم الله فیها لما جاء عن ابن عمر وهو حفظ التلبیة عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم ثم زاد ابن عمر فی تلبیته من قبله لبیك والرغبی الیك والعمل **باب** ما جاء فی فضل التلبیة والنحر
حدثنا محمد بن رافع نا ابن ابی فدیك وثنا اسحاق بن منصور نا ابن ابی فدیك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنكدر عن
عبدالرحمن بن یربوع عن ابی بكر الصدیق ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ای الحج افضل قال العج والثج حدثنا هناد
نا اسماعیل بن عیاش عن عمارة بن غزیة عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم
یلبی الا لبی من عن یمینه وشماله من حجر او شجر او مدر حتی ینقطع الارض من ههنا وههنا حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی و
عبدالرحمن بن الاسود ابو عمرو البصری قالا انا عبیدة بن حمید عن عمارة بن غزیة عن ابی حازم عن سهل بن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ آپنے احرام باندھا سو چلا احرام باندھے کہتا
تھا حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں نہیں کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہوں
تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہی اور بادشاہت اور نہیں کوئی شریک واسطے تیرے کہا کہ تھے عبداللہ
بن عمر کہتے کہ یہ تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور تھے زیادہ کرتے نزدیک اپنے سے پیچھے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لبیک الخ
یعنی یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیکبختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہی اور رغبت طرف
تیرے ہی اور عمل تیرے ہی واسطے ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی کہا ابو عیسی نے اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور عائشہ اور ابن عباس اور ابو ہریرہ
سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے کہ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے
اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی شافعی نے کہا کہ اگر کوئی تلبیہ میں کوئی چیز زیادہ کرے اللہ کی تعظیم سے تو کوئی ڈر نہیں اگر
چاہے اللہ تعالی اور بہت پیارا طرف میرے یہ ہی کہ اقتصار کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ پر اور کہا شافعی نے کہ سوا اسکے نہیں کہ کہا ہمنے کہ
نہیں کوئی ڈر ساتھ زیادہ کرنے تعظیم اللہ کے بیچ اُسکے واسطے اُسکے جو آیا ہی ابن عمر سے اور اُسنے یاد رکھا ہی تلبیہ حضرت کا پھر زیادہ کیا ابن عمر نے اُس تلبیہ
میں اپنی طرف سے لبیک والرغبی الیک والعمل **باب** تلبیہ کہنے اور قربانی کرنے کی فضیلت کا بیان حدیث بیان کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا
خبر دی ہمکو ابن ابی فدیک نے اور حدیث بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے اُسنے روایت
کی محمد بن منکدر سے اُسنے عبد الرحمان بن یربوع سے اُسنے ابی بکر صدیق رض سے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کونسا حج افضل ہی یعنی کونسی
چیزیں حج میں بہت ثواب کی ہیں بعد ارکان حج کے فرمایا بلند آواز کرنا ساتھ کہنے لبیک[۱] کے اور بہانا خون قربانی کا یا ہدی کا حدیث بیان کی
ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن عیاش نے اُسنے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اور بائیں طرف اُسکے قسم پتھر یا ڈھیلے یا درخت سے
یہاں تک کہ تمام ہووے زمین اس طرف سے اور اس طرف سے یعنے داہنی اور بائیں طرف سے حدیث بیان کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی اور
عبد الرحمن بن اسود ابو عمرو بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[۱] پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہی لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکی کہے اس طرح کہ آپ ہی سنے ۱۲ ع

نحو حديث إسماعيل بن عياش وفي الباب عن ابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابي بكر حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن ابي فديك عن الضحاك بن عثمان ومحمد بن المنكدر لم يسمع من عبد الرحمن بن يربوع وقد روى محمد بن المنكدر عن سعيد بن عبد الرحمن ابن يربوع عن ابيه غير هذا الحديث وروى ابو نعيم الطحان ضرار بن صرد هذا الحديث عن ابن ابي فديك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع عن ابيه عن ابي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم واخطأ فيه ضرار **قال** ابو عيسى سمعت احمد بن الحسن يقول قال احمد بن حنبل من قال في هذا الحديث عن محمد بن المنكدر عن ابن عبد الرحمن بن يربوع عن ابيه فقد اخطأ قال وسمعت محمدا يقول ذكرت له حديث ضرار بن صرد عن ابن ابي فديك فقال هو خطأ فقلت قد روى غيره عن ابن ابي فديك ايضا مثل روايته فقال لا شيء انما رووه عن ابن ابي فديك ولم يذكروا فيه عن سعيد بن عبد الرحمن ورأيته يضعف ضرار بن صرد والعج هو رفع الصوت بالتلبية والثج هو نحر البدن

باب ما جاء في رفع الصوت بالتلبية **حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن ابي بكر عن عبد الملك بن ابي بكر بن عبد الرحمن عن خلاد بن السائب عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل فامرني ان آمر اصحابي ان يرفعوا اصواتهم بالاهلال او بالتلبية **قال** ابو عيسى حديث خلاد عن ابيه حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن خلاد بن السائب عن زيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح والصحيح هو خلاد بن السائب عن ابيه وهو خلاد بن السائب ابن خلاد بن سويد الانصاري وفي الباب عن زيد بن خالد وابي هريرة وابن عباس **باب** ما جاء في الاغتسال عند الاحرام **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا عبد الله بن يعقوب المدني عن ابن ابي الزناد عن ابيه عن خارجة بن زيد بن ثابت

مثل حدیث اسمٰعیل بن عیاش کے اور اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ ابی بکر کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن ابی فدیک سے اُسنے روایت کی ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر نے نہیں سُنا عبدالرحمان بن یربوع سے اور تحقیق روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمان بن یربوع سے اُسنے اپنے باپ سے سوا اس حدیث کے اور روایت کی ہے ابو نعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابو عیسیٰ نے کہ سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہتا تھا کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ جو کوئی کہے اس حدیث میں محمد بن منکدر سے وہ ابن عبدالرحمان بن یربوع سے وہ اپنے باپ سے تو اُسنے خطا کی یعنی یہ راوی اس حدیث کے اسناد میں نہیں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے کہ میں نے بخاری سے سُنا کہتے تھے کہ ذکر کی میں نے واسطے اُسکے حدیث ضرار بن صرد کی ابن ابی فدیک سے سو اُسنے کہا کہ یہ خطا ہے سو میں نے کہا کہ تحقیق روایت کی ہے غیر اُسکے نے ابن ابی فدیک سے بھی مثل اُسکی روایت کی سو اُسنے کہا کہ کچھ چیز نہیں یعنی اُسکا کچھ اعتبار نہیں سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا ہے لوگوں نے اُسکو ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے اُسمیں واسطہ سعید بن عبدالرحمن کا اور دیکھا میں نے اُسکو کہ ضعیف کہتا تھا ضرار بن صرد کو اور عج وہ بلند کرنا آواز کا ہے ساتھ لبیک کہنے کے اور ثج وہ اونٹوں کی قربانی کرنا ہے **باب** بلند آواز کرنا ساتھ لبیک[1] کہنے کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی عبدالملک ابن ابی بکر بن عبدالرحمان سے اُسنے خلاد بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل سو حکم کیا مجھکو یہ کہ حکم کروں یاروں اپنے کو یہ کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا کہ لبیک کہنے کے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ خلاد کی حدیث اپنے باپ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث خلاد بن سائب سے اُسنے زید بن خالد سے اُسنے نبی صلعم سے اور نہیں صحیح ہے یہ اور صحیح وہ خلاد بن سائب ہے اپنے باپ سے اور وہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہے اور اس باب میں زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** احرام باندھنے[2] کے وقت نہانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن یعقوب مدنی نے ابن ابی زناد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے خارجہ بن زید بن ثابت

[1] امام شافعی کہتے ہیں کہ پکار کر لبیک کہنی سنت ہے اور نہیں ہے شرط واسطے صحت حج کے اور نہ واجب ہے اگر ترک کرے تو اُسکے بدلے دم لازم نہیں آتا۔ لیکن فضیلت فوت ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہے اُسکے بدلے خون آتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شرط ہے واسطے صحت احرام کے اور مالک کہتے ہیں کہ واجب نہیں لیکن ترک سے خون دینا لازم آتا ہے اور امام شافعی اور مالک کہتے ہیں کہ صرف دل میں نیت کرنے سے حج منعقد ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں منعقد ہوتا مگر ساتھ جوڑنے لبیک کے ساتھ نیت کے یا لانے ہدی کے

[2] احرام کہتے ہیں اُسکو کہ جب میقات پر پہونچے تو غسل کرے اور سلے ہوئے کپڑے بدن سے اُتار ڈالے صرف ایک لنگ باندھے اور چادر اوڑھے اور دو رکعت نفل پڑھ کے نیت احرام کی کرے کہ میں نے احرام

عن ابیه انه رای النبی صلی الله علیه وسلم تجرد لاهلاله واغتسل قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب وقد استحب بعض اهل العلم الاغتسال عند الاحرام وهو قول الشافعی باب ماجاء فی مواقیت الاحرام لاهل الآفاق حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رجلا قال من این نهل یا رسول الله فقال یهل اهل المدینة من ذی الحلیفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال واهل الیمن من یلملم وفی الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد الله وعبد الله بن عمرو قال ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم حدثنا ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن محمد بن علی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم وقت لاهل المشرق العقیق قال ابو عیسی هذا حدیث حسن باب ماجاء فی مالا یجوز للمحرم لبسه حدثنا قتیبة نا اللیث عن نافع عن ابن عمر انه قال قام رجل فقال یا رسول الله ماذا تامرنا ان نلبس من الثیاب فی الحرم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تلبسوا القمیص ولا السراویلات ولا البرانس ولا العمائم ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست له نعلان فلیلبس الخفین ما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا من الثیاب مسه الزعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأة الحرام ولا تلبس القفازین قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم باب ماجاء فی السراویل والخفین للمحرم اذا لم یجد الازار والنعلین حدثنا احمد بن عبدة الضبی البصری نا یزید بن زریع نا ایوب نا عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المحرم اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل واذا لم یجد النعلین فلیلبس الخفین

اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق بعض اہل علم کہتے ہیں کہ احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے اور یہی قول شافعی کا ہے **باب** احرام باندہنے کی جگہون کا بیان واسطے غیر مکے والون کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی ہے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق ایک مرد نے کہا کہ کس جگہہ سے احرام باندہین ہم یا رسول اللہ سو فرمایا کہ احرام باندہین مدینہ والے ذو الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے کہا اور احرام باندہین یمن والے یلملم سے اور اس باب مین ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی زیاد سے اُسنے محمد بن علی سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معین کی جگہہ احرام باندہنے کی واسطے اہل مشرق کے عقیق کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن ہے **باب** محرم کو احرام کی حالت مین کیا کپڑا پہننا جائز نہین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمرؓ سے کہ اُسنے کہا کہ ایک مرد کھڑا ہوا سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کیا حکم کرتے ہو ہمکو یہ کہ پہنے ہم کپڑون مین سے بیچ احرام کے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پہنو کرتہ اور نہ پائجامہ اور نہ بارانیان اور نہ باندہو پگڑیان اور نہ پہنو موزے مگر یہ کہ نہو وین واسطے کسی کے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے جو دونون ٹخنون سے نیچے ہون اور نہ پہنو کپڑون مین سے اُس چیز کو کہ لگی ہو اُسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اُسکو ورس اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسپر عمل ہے اہل علم کا **باب** احرام والا جب نہ پاوے تہبند اور پاپوشین تو پہنے پائجامہ اور موزے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے اُسنے روایت کی ابن عباسؓ سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ محرم اگر نہ پاوے تہبند تو چاہیے کہ پہنے پائجامہ اور جب نہ پاوے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے

ف۱ یعنی سلے ہوئے کپڑے اوتار ڈالے اور لنگ باندہا اور چادر اوڑہی کہ حالت احرام مین سلا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور احرام کے لیے غسل افضل ہے اور وضو بھی کافی ہے ف۲ یعنی مدینے والے اور جو لوگ کہ اس راہ سے مکہ کو آوین جب ذو الحلیفہ مین پہونچین تو وہان سے احرام باندہین اسی طرح اور لوگ اپنی اپنی جگہہ سے احرام باندہین اور ذو الحلیفہ نام ہے ایک جگہہ کا کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور دس منزل ہے مکہ سے اور جحفہ نام ہے تہامہ سے عراق تک کا اور قرن منازل نام ہے ایک جگہہ کا قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ سے اور جو شخص کہ ان احرام کی جگہون کے اندر رہتا ہے تو اُسکی جگہہ احرام کی اپنے گہر سے ہے حد حرم تک اُسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ میقات قریب ہو اور جو خاص ان جگہون مین رہتے ہین انکا حکم جمہور کے نزدیک اندر والون کا سا ہے یہان تک کہ مکہ والے احرام باندہین نفس مکہ سے لیکن یہ حکم حج کا ہے اور عمرے کے واسطے احرام حل سے نکلکر باندہے جیسے عائشہؓ نے کیا تھا مگر یہ احرام صرف اُسی کے واسطے ضرور ہے جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو اور جو کسی اور کام تجارت وغیرہ کے واسطے مکہ مین جاوے تو اُسکو ان جگہون سے احرام باندہنا ضرور نہین بلکہ اُسکو بدون احرام کے بھی مکہ مین داخل ہونا درست ہے ۱۲ ف۳ عقیق ایک جگہہ کا نام ہے قریب ذات عرق کے ۱۲ ف۴ ورس ایک قسم کی گہاس ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کے خوشبودار ہوتی ہے اسواسطے اُس سے منع فرمایا ۱۲

حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو نحوه وفی الباب عن ابن عمر وجابر قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا لم یجد المحرم الازار لبس السراویل واذا لم یجد النعلین لبس الخفین وهو قول احمد وقال بعضهم علی حدیث ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا لم یجد النعلین فلیلبس الخفین فلیقطعهما اسفل من الکعبین وهو قول سفیان الثوری والشافعی **باب** ما جاء فی الذی یحرم وعلیه قمیص او جبة حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد الله بن ادریس عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن یعلی بن امیة قال رای رسول الله صلی الله علیه وسلم اعرابیا قد احرم وعلیه جبة فامره ان ینزعها حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه قال ابو عیسی وهذا اصح وفی الحدیث قصة وهکذا روی قتادة والحجاج بن ارطاة وغیر واحد عن عطاء عن یعلی بن امیة والصحیح ما روی عمرو بن دینار وابن جریج عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء ما یقتل المحرم من الدواب حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم الفارة والعقرب والغراب والحدیا والکلب العقور وفی الباب عن ابن مسعود وابن عمر وابی هریرة وابی سعید وابن عباس قال ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی نعم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یقتل المحرم السبع العادی والکلب العقور والفارة والعقرب والحداة والغراب قال ابو عیسی هذا حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم قالوا المحرم یقتل السبع العادی والکلب وهو قول سفیان الثوری والشافعی

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو سے مثل اُسکے - اور اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسیپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ اگر نہ پاوے تہبند محرم تو پہنے پائجامہ اور جب نہ پاوے پاپوشین تو پہنے موزے اور یہ قول احمد کا ہی - اور بعضے کہتے ہیں کہ بنا بر حدیث ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب نہ پاوے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے اُنکو دونوں ٹخنوں کے نیچے یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہی **باب** اگر کوئی شخص احرام باندہے اور اُسپر کرتہ جبہ ہو تو اُسکو اُتار ڈالے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے یعلی بن امیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد جنگلی کو دیکھا کہ احرام باندہے ہی اور اُسپر جبہ تھا سو آپنے حکم کیا اُسکو کہ اُتار ڈالے اُسکو **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے صفوان بن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی ساتھ معنی اُسکے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث زیادہ تر صحیح ہی اور اس حدیث میں ایک قصہ ہی اور اسی طرح روایت کی ہی قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ وغیرہ کئی اور لوگون نے عطا سے اُسنے روایت کی ہی یعلی بن امیہ سے اور صحیح وہ ہی جو روایت کی ہی عمرو بن دینار اور ابن جریج نے عطا سے اُسنے روایت کی صفوان بن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اُس چیز کا بیان جو قتل کرے اُسکو محرم چارپایوں سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور موذی مارے جاوین حرم مین چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور کتا کٹ کھنا اور اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ابی زیاد نے ابن ابی نعیم سے اُسنے روایت کی ابی سعید رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرے محرم درندے حملہ کرنے والے کو اور کتے کٹ کھنے اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوّے کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور عمل اسیپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ قتل کرے محرم درندے حملہ کرنے والے کو اور کتے کو اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہی

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام مین بھولکر کرتہ پہننے سے کچھ خلل نہین آتا - خلاصہ یہ ہی کہ جو چیزین کہ احرام مین حرام ہین اگر قصداً اُنکا مرتکب ہوگا تو واجب ہوگا اُسمین فدیہ سب علما کے نزدیک اور اگر بھولکر مرتکب ہوگا جیسے کہ اُس شخص جنگلی نے کیا تھا تو نہین لازم آدیگا اُسمین فدیہ نزدیک امام شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کے اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ

وقال الشافعی کل سبع عدی علی الناس او علی دوابہم فللمحرم قتلہ **باب** ماجاء فی الحجامۃ للمحرم **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عُیَینۃ عن عمرو بن دینار عن طاؤس وعطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم وفی الباب عن انس وعبد اللہ بن بحینۃ وجابر **قال** ابوعیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اھل العلم فی الحجامۃ للمحرم وقالوا لایحلق شعرا وقال مالک لایحتجم المحرم الامن ضرورۃ وقال سفیان الثوری والشافعی لاباس ان یحتجم المحرم ولاینزع شعرا **باب** ماجاء فی کراھیۃ تزویج المحرم **حدثنا** احمد بن منیع نا اسماعیل بن عُلَیّۃ نا ایوب عن نافع عن نبیہ بن وھب قال اراد ابن معمر ان ینکح ابنہ فبعثنی الی ابان بن عثمان وھو امیر الموسم فاتیتہ فقلت ان اخاک یرید ان ینکح ابنہ فاحب ان یُشھدک فقال لااراہ الا اعرابیا جافیا ان المحرم لاینکح ولاینکح اوکما قال ثم حدث عن عثمان مثلہ یرفعہ وفی الباب عن ابی رافع ومیمونۃ **قال** ابوعیسی حدیث عثمان حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر بن الخطاب وعلی ابن ابی طالب وابن عمر وھو قول بعض فقہاء التابعین وبہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحاق لایرون ان یتزوج المحرم وقالوا ان نکح فنکاحہ باطل **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن مطر الورّاق عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن سلیمان بن یسار عن ابی رافع قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ وھو حلال وبنی بہا وھو حلال وکنت انا الرسول فیما بینہما **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن ولانعلم احدا اسندہ غیر حماد بن زید عن مطر الوراق عن ربیعۃ وروی مالک بن انس عن ربیعۃ عن سلیمان بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو حلال ورواہ مالک مرسلا ورواہ ایضا سلیمان بن بلال عن ربیعۃ مرسلا **قال** ابوعیسی وروی عن یزید بن الاصم عن میمونۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور شافعی نے کہا کہ ہر درندہ جو ایذا دیوے لوگون کو یا اُنکے چارپایون کو تو جائز ہے واسطے محرم کے قتل کرنا اُسکا **باب** محرم کو سینگی لگوانا جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی طاؤس اور عطاء سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھینچوائی اور آپ احرام میں تھے اور اس باب میں انس اور عبد اللہ بن بحینہ اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہیں کہ محرم کو سینگی لگوانی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ بال نہ منڈاوے اور مالک کہتے ہیں کہ سینگی نہ لگوائے محرم مگر ضرورت سے اور سفیان ثوری اور شافعی نے کہا کہ نہیں ڈر ہے کہ سینگی کھچوائے محرم اور نہ توڑے بال **باب** محرم کو احرام کی حالت میں نکاح کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے نافع سے اُسنے روایت کی نبیہ بن وہب سے اُسنے کہا کہ ارادہ کیا ابن معمر نے یہ کہ نکاح کرے بیٹے اپنے کا سو بھیجا مجھکو طرف ابان بن عثمان کے اور وہ امیر حاجیون کا تھا سو مین اُسکے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق بھائی تیرا ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکاح کرے بیٹے اپنے کا سو دوست رکھتا ہے کہ تجھکو گواہ کرے سو اُسنے کہا کہ مین نہین دیکھتا اُسکو مگر جنگلی ظالم تحقیق محرم نہ خود نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے یا جسطرح کہا پھر یہ حدیث بیان کی عثمان سے مثل اُسکے کہ مرفوع کرتا تھا اُسکو۔ اور اس باب مین ابی رافع اور میمونہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے عثمان کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہین سے ہین عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمر اور یہ قول بعض فقہا اور تابعین کا ہے اور ساتھ اسکے قائل ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ نہین جائز ہے یہ کہ نکاح کرے محرم اور کہتے ہین کہ اگر نکاح کرے تو نکاح اُسکا باطل ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے مطر وراق سے اُسنے روایت کی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ حلال تھے محرم نہ تھے اور بنا کی ساتھ اُسکے اور آپ محرم نہ تھے اور مین اُنکے درمیان قاصد تھا یعنی پیغام پہنچانے والا کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم کسی کو کہ مسند کیا ہو سوائے حماد بن زید کے مطر وراق سے اُسنے ربیعہ سے اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے اُسنے سلیمان بن یسار سے کہ نبی صلعم نے نکاح کیا میمونہ سے اُس حال مین کہ وہ احرام مین نہ تھے اور روایت کیا ہے اُسکو مالک نے مرسل اور روایت کیا ہے اُسکو سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل کہا ابوعیسی نے اور روایت کی گئی ہے یزید بن اصم سے اُسنے روایت کی میمونہ سے کہ نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور

ف ۱ شیر اور چیتا اور بھیڑیا وغیرہ سب اسمین داخل ہین ۱۲ ف ۲ جائز ہے جمہور علماء کے نزدیک سینگی لگوانی بشرطیکہ بال نہ توڑے ۱۲ ف ۳ امام شافعی اور جمہور علماء کہتے ہین کہ محرم کو احرام کی حالت مین نکاح کرنا اور نکاح کر دینا کسی کا درست نہین اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ درست ہے اُنکے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے ۱۲

وهو حلال ورواه بعضهم عن يزيد بن الاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال **قال** ابو عيسى ويزيد بن الاصم هو ابن اخت ميمونة **باب** ماجاء في الرخصة في ذلك **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفيان بن حبيب عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفين الثوري واهل الكوفة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم **حدثنا** قتيبة نا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار قال سمعت ابا الشعثاء يحدث عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو الشعثاء اسمه جابر بن زيد واختلفوا في تزويج النبي صلى الله عليه وسلم ميمونة لان النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها في طريق مكة فقال بعضهم تزوجها حلالا وظهر امر تزويجها وهو محرم ثم بنى بها وهو حلال بسرف في طريق مكة وماتت ميمونة بسرف حيث بنى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفنت بسرف **حدثنا** اسحاق بن منصور نا وهب بن جرير نا ابي قال سمعت ابا فزارة يحدث عن يزيد بن الاصم عن ميمونة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها وهو حلال وبنى بها وهو حلال وماتت بسرف ودفناها في الظلة التي بنى بها فيها **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وروى غير واحد هذا الحديث عن يزيد بن الاصم مرسلا ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال **باب** ماجاء في اكل الصيد للمحرم **حدثنا** قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابي عمرو عن المطلب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صيد البر لكم حلال وانتم حرم مالم تصيدوه او يصد لكم وفي الباب عن ابي قتادة وطلحة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث مفسر والمطلب لا نعرف له سماعا من جابر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لا يرون باكل الصيد للمحرم باسا اذا لم يصطده

آپ احرام میں نہ تھے اور روایت کی بعض نے یزید بن اصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہی میمونہ سے اور آپ حلال تھے کہا ابو عیسیٰ نے یزید بن اصم میمونہ کا بھانجا تھا **باب** محرم کو نکاح کرنا درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حبیب نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں تھے اور اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں تھے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن عبد الرحمان عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے کہا سُنا میں نے ابا شعثاء سے کہ حدیث بیان کرتا تھا ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام کی حالت میں تھے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور ابو شعثاء کا نام جابر بن زید ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ نکاح کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ کو اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُس سے بیچ راہ مکہ کے سو بعضے کہتے ہیں کہ آپنے نکاح کیا اُس سے اور آپ حلال تھے اور ظاہر ہوا امر نکاح کرنے اُسکے کا اور آپ احرام میں تھے پھر بنا کی اُس سے اور آپ حلال تھے مقام سرف میں کہ مکہ کی راہ میں اور انتقال کیا میمونہ نے سرف میں جس جگہ کہ بنا کی تھی ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دفن کی گئی سرف میں **حدیث** بیان کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اُسنے کہا سُنا میں نے ابا فزارہ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا یزید بن اصم سے اُسنے روایت کی میمونہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُس سے اور آپ حلال تھے اور بنا کی اُس سے اور آپ حلال تھے اور انتقال کیا اُسنے سرف میں اور دفن کیا اُسکو اُسی ظلہ میں جس میں بنا کی تھی ساتھ اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہی اور روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث یزید بن اصم سے مرسل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں نہ تھے **باب** محرم کو احرام میں شکار کھانا درست ہی یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن عبد الرحمٰن نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے روایت کی مطلب سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا واسطے تمہارے حلال ہی اور حالانکہ تم احرام میں ہو جبتک کہ تمنے نہ شکار کیا ہو اُسکو یا شکار کیا گیا ہو واسطے تمہارے۔ اور اس باب میں ابی قتادہ اور طلحہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث مفسر ہی اور مطلب نہیں پہچانا جاتا واسطے اُسکے سماع جابر سے اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ محرم کو شکار کھانا درست ہی جبتک کہ آپنے خود نہ شکار کیا ہو۔

[1] اس باب میں دونوں طرح کی حدیثیں آئی ہیں لیکن حرمت کو ترجیح ہی کہ اصول میں مقرر ہی کہ جب حلال اور حرام میں تعارض ہو تو ترجیح حرمت کو ہوتی ہی پس حرمت کو ترجیح ہوگی اور اسمیں زیادہ احتیاط ہی اور زیادہ تحقیق اسکی تعلیق المسیح جلد دوم میں مذکور ہی شائق اسکا مطالعہ کرے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حالت احرام میں شکار کرے یا اُسکے لیے کیا جاوے تو اُسکا کھانا درست نہیں یہ قول امام مالک اور شافعی کا ہی

ويصاد من اجله قال الشافعي هذا احسن حديث روي في هذا الباب واقيس والعمل على هذا وهو قول احمد واسحاق

حدثنا قتيبة عن مالك بن انس عن ابي النضر عن نافع مولى ابي قتادة عن ابي قتادة انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع اصحاب له محرمين وهو غير محرم فراى حمارا وحشيا فاستوى على فرسه فسال اصحابه ان يناولوه سوطه فابوا فسالهم رمحه فابوا عليه فاخذه ثم شد على الحمار فقتله فاكل منه بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وابى بعضهم فادركوا النبي صلى الله عليه وسلم فسالوه عن ذلك فقال انما هي طعمة اطعمكموها الله حدثنا قتيبة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة في حمار الوحش مثل حديث ابي النضر غير ان في حديث زيد بن اسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل معكم من لحمه شيء قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في كراهية لحم الصيد للمحرم

حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله ان ابن عباس اخبره ان الصعب بن جثامة اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر به بالابواء او بودان فاهدى له حمارا وحشيا فرده عليه فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه الكراهية قال انه ليس بنا رد عليك ولكنا حرم قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث وكرهوا اكل الصيد للمحرم وقال الشافعي انما وجه هذا الحديث عندنا انما رده عليه لما ظن انه صيد من اجله وتركه على التنزه وقد روى بعض اصحاب الزهري عن الزهري هذا الحديث وقال اهدى له لحم حمار وحش وهو غير محفوظ وفي الباب عن علي وزيد بن ارقم

باب ما جاء في صيد البحر للمحرم

حدثنا ابو كريب نا وكيع عن حماد بن سلمة عن ابي المهزم عن ابي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حج او عمرة فاستقبلنا رجل من جراد فجعلنا نضربه باسياطنا وعصينا

یا اسکے واسطے شکار کیا گیا ہو شافعی نے کہا یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو اس باب میں مروی ہے اور قریب ہے ساتھ قیاس کے اور عمل اسی پر ہے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے روایت کی ابی النضر سے اُسنے نافع مولی ابی قتادہ سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یعنی سفر میں یہاں تک کہ جب پہنچے بعض راہ میں مکہ کے تو پیچھے رہ گئے ساتھ اپنے یاروں کے جو احرام باندھے تھے اور وہ محرم نہیں تھے سو دیکھا انہوں نے گورخر پس برابر ہوئے اپنے گھوڑے پر یعنی سوار ہوئے پس مانگا اپنے یاروں سے یہ کہ دیویں اُنکو کوڑا اُسکا پس نہ دیا انہوں نے کوڑا پس مانگا انہوں نے اُنسے نیزہ اپنا پس نہ دیا انہوں نے پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنی گھوڑے سے اُتر کر پس حملہ کیا گورخر پر پس مارا اُسکو پس کھایا اُس سے اُسکے بعض یاروں نے اور انکار کیا بعض نے سو جب ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پوچھا آپ سے حکم اُسکا کہ آیا کھانا اُسکا ہمکو درست ہے یا نہیں سو فرمایا کہ وہ کھانا ہے کہ کھلایا تمکو اللہ نے حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی قتادہ سے بیچ گورخر کے مثل حدیث ابی نضر کے مگر تحقیق زید بن اسلم کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا آپ نے کیا ہے تمہارے پاس اُسکے گوشت سے کچھ کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ابن عباس نے اُسکو خبر دی کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی اُسکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ساتھ اُسکے ابواء یا ودان میں سو تحفہ بھیجا اُسنے حضرت کو گورخر پس پھیر دیا حضرت نے اُسپر پس جبکہ دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اُسکے یعنی ناخوشی سبب نہ قبول کرنے کے تو فرمایا کہ تحقیق ہمنے نہیں پھیر دیا اُسکو تمپر مگر اسلیے کہ ہم احرام باندھے ہیں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئی ہے ایک جماعت اہل علم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے طرف اس حدیث کے کہتے ہیں کہ محرم کو شکار کھانا مکروہ ہے اور شافعی نے کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ وجہ اس حدیث کی نزدیک ہمارے یہ ہے کہ سوا اسکے نہیں رد کیا آپ نے اُسپر واسطے اسکے کہ گمان کیا کہ وہ شکار کیا گیا ہے واسطے آپکے پس چھوڑ دیا اُسکو احتیاط سے اور تحقیق روایت کی ہے بعض اصحاب زہری نے زہری سے یہ حدیث اور کہا کہ تحفہ بھیجا گیا واسطے آپکے گوشت گورخر کا اور وہ محفوظ نہیں ہے اور اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے

باب محرم کو دریا کا شکار کرنا درست ہے

حدیث بیان کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی ابی المہزم سے اُسنے ابو ہریرہ رض سے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج کے یا عمرہ کے سو آگے سے ملی ہمکو ایک جماعت ٹڈی کی سو شروع کیا ہمنے مارنا اُسکو ساتھ کوڑے اور چھڑیوں کے

اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر محرم کی حکم سے شکار کیا جاوے تو درست نہیں اور اگر غیر محرم اسکو ذبح کرے احرام والے کے واسطے تو درست ہے ابواء اور ودان نام ہیں دو جگہوں کا درمیان مکے اور مدینے کے اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ محرم کو مطلق شکار کا گوشت کھانا حرام ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ زندہ گورخر بھیجا تھا کہ درست

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوہ فانہ من صید البحر **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابی المھزم عن ابی ھریرۃ وابی المھزم اسمہ یزید بن سفیان وقد تکلم فیہ شعبۃ وقد رخص قوم من اھل العلم للمحرم ان یصید الجراد ویاکل ورای بعضھم ان علیہ صدقۃ اذا اصطادہ او اکلہ **باب** ماجاء فی الضبع یصیبھا المحرم **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراھیم نا ابن جریج عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار قال قلت لجابر بن عبد اللہ الضبع اصید ھی قال نعم قال قلت اٰکلھا قال نعم قال قلت اقالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح وقال علی قال یحیی بن سعید روی جریر بن حازم ھذا الحدیث فقال عن جابر عن عمر وحدیث ابن جریج اصح وھو قول احمد واسحٰق والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم فی المحرم اذا اصاب ضبعا ان علیہ الجزاء **باب** ماجاء فی الاغتسال لدخول مکۃ **حدثنا** یحیی بن موسٰی اخبرنا ھارون بن صالح نا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال اغتسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدخول مکۃ بفخ **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث غیر محفوظ والصحیح ماروی نافع عن ابن عمر انہ کان یغتسل لدخول مکۃ وبہ یقول الشافعی یستحب الاغتسال لدخول مکۃ وعبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف فی الحدیث ضعفہ احمد بن حنبل وعلی بن المدینی وغیرھما ولا نعرف ھذا مرفوعا الا من حدیثہ **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ من اعلاھا وخروجہ من اسفلھا **حدثنا** ابو موسٰی محمد بن المثنی نا سفیان بن عیینۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ دخلھا من اعلاھا وخرج من اسفلھا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسٰی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ نھارا **حدثنا** یوسف بن عیسٰی نا وکیع نا العمری عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ نھارا **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اسکو کہ تحقیق وہ دریا کے شکار سے ہے کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی مہزم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور تحقیق کلام کی اُسمین شعبہ نے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے اہل علم سے واسطے محرم کے یہ کہ شکار کرے ٹڈی کو اور کھاوے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر شکار کرے اسکو یا کھاوے اُسکو تو اُسپر صدقہ ہے **باب** اگر محرم جرغ کو شکار کرے تو درست ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اسنے روایت کی ابن ابی عمار سے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا حال جانور جرغ کا کیا شکار ہے وہ پس کہا اُسنے ہاں میں نے کہا کہ کھاؤں میں اسکو اُسنے کہا ہاں میں نے کہا کیا فرمایا ہے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسنے کہا ہاں کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا علی نے کہا یحیی بن سعید نے روایت کی ہے جریر بن حازم نے یہ حدیث سو اُسنے کہا جابر سے اُسنے عمر سے اور حدیث ابن جریج کی اصح ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ محرم جب جرغ کو شکار کرے تو اسپر بدلا ہے **باب** مکے میں داخل ہونے کے واسطے غسل کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یحیی بن موسٰی نے اُسنے کہا خبر دی مجکو ہارون بن صالح نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اسنے روایت کی ابن عمر سے کہ حضرتؐ نے غسل کیا واسطے داخل ہونے مکہ کے فخ میں کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں اور صحیح وہ ہے جو روایت کی گئی ہے نافع سے اُسنے روایت کی ہے ابن عمر سے کہ وہ تھے غسل کرتے واسطے داخل ہوتے مکہ کے اور ساتھ اسی کے قائل ہے شافعی کہتے ہیں کہ مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونے مکہ کے اور عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے بیچ حدیث کے ضعیف کہا ہے اُسکو احمد بن حنبل نے اور علی بن مدینی وغیرہ نے اور نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اُسی کی حدیث سے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہونا اور نشیب کی طرف سے نکلنا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسٰی محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عائشہ رضؓ سے اُسنے کہا کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف مکہ کے تو داخل ہوئے اُسمیں بلندی کی طرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے کہا ابو عیسٰی نے کہ حدیث عائشہ رضؓ کی حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں دن کو داخل ہوئے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسٰی نے وکیع سے اُسنے عمری سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلعم داخل ہوئے مکہ میں دنکو کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث حسن ہے

۱؎ امام شافعی کے نزدیک جرغ کا گوشت کھانا درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں انکے نزدیک اگر جرغ کو شکار کرے تو اسکے بدلے دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہے ۲؎ مکے کی بلند طرف وہ ہے جس طرف ذی طوی اور مقبرہ معلےٰ ہے۔ اور نشیب دوسری جانب میں ہے ۱۲

باب ماجاء فی کراهیة رفع الید عند رؤیة البیت **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا شعبة عن ابی قزعة الباهلی عن المهاجر المکی قال سئل جابر بن عبد الله ایرفع الرجل یدیه اذا رای البیت فقال حججنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم افکنا نفعله **قال** ابو عیسی رفع الید عند رؤیة البیت انما نعرفه من حدیث شعبة عن ابی قزعة واسم ابی قزعة سوید بن حجیر

باب ماجاء کیف الطواف **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم نا سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم مکة دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینه فرمل ثلثا ومشی اربعا ثم اتی المقام فقال واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی فصلی رکعتین والمقام بینه وبین البیت ثم اتی الحجر بعد الرکعتین فاستلمه ثم خرج الی الصفا اظنه قال ان الصفا والمروة من شعائر الله وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم

باب ماجاء فی الرمل من الحجر الی الحجر **حدثنا** علی بن خشرم نا عبد الله بن وهب عن مالک بن انس عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم رمل من الحجر الی الحجر ثلثا ومشی اربعا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم قال الشافعی اذا ترک الرمل عمدا فقد اساء ولا شیء علیه واذا لم یرمل فی الاشواط الثلثة لم یرمل فیما بقی وقال بعض اهل العلم لیس علی اهل مکة رمل ولا علی من احرم منها

باب ماجاء فی استلام الحجر والرکن الیمانی دون ما سواهما **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان ومعمر عن ابن خثیم عن ابی الطفیل قال کنا مع ابن عباس ومعاویة لا یمر برکن

باب خانہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابو قزعہ باہلی سے اُسنے روایت کی مہاجر مکی سے اُسنے کہا کہ سوال کیے گئے جابر بن عبد اللہ کہ اُٹھائے مرد ہاتھ اپنا جبکہ دیکھے خانہ کعبہ کو سو اُسنے کہا کہ حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے ہم کرتے اسکو کہا ابو عیسی نے کہ اُٹھانا ہاتھ کا وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اسکو حدیث شعبہ سے اُسنے ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجیر ہے **باب** خانہ کعبہ کا طواف کس طرح کرنا چاہیے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن آدم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے مسجد میں سو بوسہ دیا حجر اسود کو پھر چلے داہنے ہاتھ کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر یعنی جیسے کہ پہلوان چلتے ہیں تین بار اور چلے موافق معمولی چال اپنی کے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم پر پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی گرد اسکی کو جا بے نماز پھر پڑھی دو رکعتیں اور مقام آپکے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر آئے طرف حجر اسود کے بعد دو رکعتوں کے پس بوسہ دیا اسکو پھر نکلے باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے یہ آیت پڑھی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیاں ہیں اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** حجر اسود سے حجر اسود تک جلدی چلنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے مالک بن انس سے اسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک تین بار اور معمولی چال چلے چار بار اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے شافعی نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر پہلے تین پھیروں میں جلدی نہ چلے تو گنہگار ہوتا ہے اور نہیں اسپر کوئی چیز اور جب نہ جلدی چلے پہلے تین پھیروں میں تو نہ رمل کرے بیچ اسکے جو باقی ہو۔ اور بعضے کہتے ہیں اہل علم سے کہ نہیں ہے مکہ والوں پر جلدی چلنا اور نہ اُنپر جو مکہ سے احرام باندھیں **باب** بیچ چومنے حجر اسود کے اور رکن یمانی کے بغیر اُنکے کے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اور معمر نے ابن خثیم سے اُسنے روایت کی ابی طفیل سے اُسنے کہا تھے ہم ساتھ ابن عباس اور معاویہ کے نہیں گذرتا تھا ساتھ کسی رکن کے۔

[1] یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھ نہ اٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمد کے نزدیک ہاتھ اٹھاوے اور سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے اور دعا کرے ۱۲ طیبی [2] خانہ کعبہ کا طواف دستور سے ہے کہ سات بار گرد اُسکے پھرتے ہیں پس تین بار پھیرنے میں جلدی چلے مونڈھے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور چار بار آپ نے معمولی چال چلی اور جلدی چلنے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت عمرۃ القضا کو آئے تو مشرکوں نے کہا کہ انکو مدینے کی تپ نے لاغر اور سست کر دیا ہے تب آپ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اسطرح چلو تاکہ قوت ظاہر ہو پھر بعد دور ہونے علت کے یہ حکم باقی رہا ۱۲ [3] خانہ کعبہ کے گرد جو ایکبار پھرے تو اسکو شوط کہتے ہیں یعنی ایک پھیرا اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اول تین پھیروں میں جلدی چلے باقی چار پھیروں میں معمولی چال چلے یہ ایک طواف ہے ۱۲

الا استلمه فقال له ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يستلم الا الحجر الاسود والركن اليماني فقال معاوية ليس شيء من البيت مهجورا وفي الباب عن ابن عمر قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم ان لا يستلم الا الحجر الاسود والركن اليماني **باب** ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف مضطبعا **حدثنا** محمود بن غيلان نا قبيصة عن سفيان عن ابن جريج عن عبد الحميد عن ابن يعلى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت مضطبعا وعليه برد **قال** ابو عيسى هذا حديث الثوري عن ابن جريج لا نعرفه الا من حديثه وهو حديث حسن صحيح وعبد الحميد هو ابن جبير بن شيبة عن ابن يعلى عن ابيه وهو يعلى بن امية **باب** ما جاء في تقبيل الحجر **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن عابس بن ربيعة قال رأيت عمر بن الخطاب يقبل الحجر ويقول اني اقبلك واعلم انك حجر ولولا اني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلك لم اقبلك وفي الباب عن ابي بكر وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يستحبون تقبيل الحجر فان لم يمكنه ان يصل اليه استلمه بيده وقبل يده وان لم يصل اليه استقبله اذا حاذى به وكبر وهو قول الشافعي **باب** ما جاء انه يبدأ بالصفا قبل المروة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة فطاف بالبيت سبعا واتى المقام فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فصلى خلف المقام ثم اتى الحجر فاستلمه ثم قال نبدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا وقرأ

مگر بوسہ لیتا تھا اُسکو پس کہا اُسکو ابن عباس نے نبی صلعم نہ تھے بوسہ دیتے مگر حجر[1] اسود اور رکن یمانی کو سو معاویہ نے کہا کہ نہیں ہی کوئی چیز خانہ کعبہ سے چھوڑی گئی اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے یہ کہ نہ بوسہ دیا جاوے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اس حال میں کہ آپ اسمیں اضطباع کیے ہوئے تھے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قبیصہ نے سفیان سے اُسنے روایت کی ابن جریج سے اُسنے عبد الحمید سے اُسنے ابن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طواف کیا آپ نے گرد خانہ کعبہ کے اُس حال میں کہ آپ اضطباع[2] کیے تھے اور آپ پر چادر تھی کہا ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ثوری کی ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر انھی کی حدیث سے اور وہ حدیث حسن صحیح ہی اور عبد الحمید وہ ابن جبیر بن شیبہ ہی اُسنے ابن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اور وہ یعلی بن امیہ ہی **باب** حجر اسود کو بوسہ دینے میں **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے ابو معاویہ سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عابس بن ربیعہ سے اُسنے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب رضہ کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تھے میں بوسہ دیتا ہوں تجھکو اور میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے اور اگر نہ دیکھا ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ دیتے تھے تجکو تو نہ بوسہ دیتا میں تجکو اور اس باب میں ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسپر ہے عمل نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہی اور اگر نہ ممکن ہووے اسکو کہ پہونچے پاس اُسکے تو چھووے اُسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور چومے ہاتھ اپنے کو اور اگر ہاتھ بھی اُسکی طرف نہ پہونچے تو اُسکے سامنے ہووے جبکہ اُسکے مقابل ہوا اور تکبیر کہے اور یہی ہی قول شافعی کا **باب** سعی میں ابتدا صفا سے کرے پہلے مروہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے روایت کی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا سات بار پھر آئے مقام ابراہیم پاس پس پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو جاے نماز پس نماز پڑھی پیچھے مقام کے پھر آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اُسکو پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم ساتھ اُسکے جو شروع کیا ساتھ اُسکے اللہ نے سو ابتدا کیا ساتھ پہاڑ صفا کے اور پڑھی یہ آیت

---

[1] خانہ کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہیں ایک تو وہ ہی کہ جسمیں حجر اسود ہی اور دوسرا سامنے اسکے ہی رکن یمانی حقیقت میں یمانی یہی رکن ہی لیکن تغلیبا دونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور دو رکن اور ہیں ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونوں کو شامی کہتے ہیں اور جسمیں حجر اسود ہی وہ پورب کی طرف ہی اور رکن یمانی دکن کی طرف ہی اور رکن شامی مغرب کی طرف ہی اور رکن عراقی شمال کی جانب ہی ۱۲ منہ

[2] اضطباع کہتے ہیں اسکو کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور یہی مسنون ہی ۱۲ حضرت صلعم سے بعض روایتوں میں حجر اسود کو بوسہ دینا آیا ہی اور بعض میں ہاتھ لگا کر چومنا اور بعض میں اشارہ کرنا آیا ہی سو تطبیق انمیں یوں ہی کہ کسی طواف میں بوسہ دیا اور کسی میں ہاتھ لگا کر چوما اور کسی میں لکڑی سے اشارہ کیا اور اسکو چوما اور یا کسی شوط کے بعد بوسہ دیا اور کسی کے بعد ہاتھ لگا کر چوما اور کسی کے بعد لکڑی سے اشارہ کیا اور اُسکو چوما ۱۲ مولانا محمد اسحاق

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علٰی هذا عند اهل العلم انه یبدأ بالصفا قبل المروة فان بدأ بالمروة قبل الصفا لم یجزه ویبدأ بالصفا واختلف اهل العلم فی من طاف بالبیت ولم یطف بین الصفا والمروة حتی رجع فقال بعض اهل العلم ان لم یطف بین الصفا والمروة حتی خرج من مکة فان ذکر وهو قریب منها رجع فطاف بین الصفا والمروة ان لم یذکر حتی اتی بلاده اجزاه وعلیه دم وهو قول سفیان الثوری وقال بعضهم ان ترک الطواف بین الصفا والمروة حتی رجع الی بلاده فانه لا یجزئه وهو قول الشافعی قال الطواف بین الصفا والمروة واجب لا یجوز الحج الا به **باب** ما جاء فی السعی بین الصفا والمروة **حدثنا** قتیبة نا ابن عیینة عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس قال انما سعی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالبیت وبین الصفا والمروة لیری المشرکین قوته قال وفی الباب عن عائشة وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وهو الذی یستحبه اهل العلم ان یسعی بین الصفا والمروة فان لم یسع ومشی بین الصفا والمروة راوه جائزا **حدثنا** یوسف بن عیسٰی نا ابن فضیل عن عطاء بن السائب عن کثیر بن جمهان قال رأیت ابن عمر یمشی فی المسعی فقلت له اتمشی فی المسعی بین الصفا والمروة فقال لئن سعیت فقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یسعی ولئن مشیت فقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمشی وانا شیخ کبیر **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی سعید بن جبیر عن ابن عمر نحو هذا **باب** ما جاء فی الطواف راکبا **حدثنا** بشر بن هلال الصواف نا عبد الوارث وعبد الوهاب الثقفی عن خالد الحذاء عن عکرمة عن ابن عباس قال طاف النبی صلی الله علیه وسلم علی راحلته

کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیاں اللہ کی سے ہیں کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ شروع کرے ساتھ صفا کے پہلے مروہ سے پس اگر شروع کرے ساتھ مروہ کے پہلے صفا سے تو نہیں جائز ہے اسکو اور ابتدا کرے ساتھ صفا کے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس شخص میں جو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور نہ دوڑے درمیان صفا اور مروہ کے یہاں تک کہ پھر آوے سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر نہ طواف کرے درمیان صفا اور مروہ کے یہاں تک کہ نکلے مکہ سے پس اگر یاد کرے اور وہ قریب ہو مکہ سے تو پھر آوے اور صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے۔ اور اگر نہ یاد کرے یہاں تک کہ آوے اپنے شہروں میں تو کفایت کرتا ہے اسکو اور اسپر خون دینا واجب ہے۔ اور یہ قول سفیان ثوری کا ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر طواف ترک کرے درمیان صفا اور مروہ کے یہاں تک کہ پھر آوے طرف شہروں اپنے کے تو وہ اسکو کفایت نہیں کرتا اور یہ قول شافعی کا ہے۔ کہتے ہیں درمیان صفا اور مروہ کے طواف کرنا واجب ہے۔ بدون اسکے حج درست نہیں **باب** صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اسنے روایت کی طاؤس سے اسنے ابن عباس سے کہ سوا اسکے نہیں کہ سعی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ خانہ کعبہ کے اور درمیان صفا اور مروہ کے تاکہ دکھاویں مشرکین کو قوت اپنی کہا اور اس باب میں عائشہ رض اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروہ کے پس اگر نہ دوڑے اور موافق چال اپنی کے چلے درمیان صفا اور مروہ کے تو کہتے ہیں کہ جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسٰی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابن فضیل نے عطا بن سائب سے اسنے کثیر بن جمہان سے اسنے کہا کہ دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ چلتے تھے مطابق چال اپنی کے درمیان صفا اور مروہ کے سو میں نے اسکو کہا کہ تو چلتا ہے اپنی چال معمولی سے سو اسنے کہا کہ اگر میں دوڑوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ دوڑتے تھے اور اگر چلوں چال اپنی سے تو تحقیق دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ چلتے تھے اپنی چال سے اور میں بوڑھا ہوں کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی ہے سعید بن جبیر نے ابن عمر سے مثل اسکے **باب** سوار ہو کر طواف کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث نے اور عبد الوہاب ثقفی نے خالد حذاء سے اسنے روایت کی عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے کہ طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر

[1] طیبی نے کہا صفا سے ابتدا کرنی شرط ہے نزدیک جمہور کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ترتیب واجب نہیں لیکن اسکے تارک پر دم دینا لازم ہے ۱۲ [2] یعنی میں نے دوڑنا اسواسطے ترک کیا ہے کہ مجبور عذر سے کہ میں بوڑھا ہوں ۱۲ [3] امام مالک اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر طواف کرے سوار ہو کر واسطے کسی عذر کے تو کفایت کرتا ہے اسکو اور اسپر کوئی دم واجب نہیں اور اگر کوئی عذر نہو تو اسپر دم آتا ہے۔ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر مکہ میں ہو تو طواف پھر کرے اور کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار ہونا از دحام کی وجہ سے تھا ۱۲ کذا فی ...

فاذا انتهی الی الرکن اشار الیه وفی الباب عن جابر وابی الطفیل وام سلمة قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد کره قوم من اهل العلم ان یطوف الرجل بالبیت وبین الصفا والمروة راکبا الا من عذر وهو قول الشافعی باب ماجاء فی فضل الطواف حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن الیمان عن شریك عن ابی اسحاق عن عبد الله بن سعید ابن جبیر عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من طاف بالبیت خمسین مرة خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه قال وفی الباب عن انس وابن عمر قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث غریب سالت محمدا عن هذا الحدیث فقال انما یروی هذا عن ابن عباس قوله حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ایوب قال کانوا یعدون عبد الله ابن سعید بن جبیر افضل من ابیه وله اخ یقال له عبد الملك بن سعید بن جبیر وقد روی عنه ایضا باب ماجاء فی الصلوة بعد العصر وبعد المغرب فی الطواف لمن یطوف حدثنا ابو عمار وعلی بن خشرم قالا نا سفیان ابن عیینة عن ابی الزبیر عن عبد الله بن باباه عن جبیر بن مطعم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البیت وصلی ایة ساعة شاء من لیل او نهار وفی الباب عن ابن عباس وابی ذر قال ابو عیسی حدیث جبیر بن مطعم حدیث حسن صحیح وقد رواه عبد الله بن ابی نجیح عن عبد الله بن باباه ایضا وقد اختلف اهل العلم فی الصلوة بعد العصر وبعد الصبح بمکة فقال بعضهم لا باس بالصلوة والطواف بعد العصر وبعد الصبح وهو قول الشافعی واحمد واسحاق واحتجوا بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم وقال بعضهم اذا طاف بعد العصر لم یصل حتی تغرب الشمس وکذلك ان طاف بعد صلوة الصبح ایضا لم یصل حتی تطلع الشمس

تو جب پہونچتے طرف رکن کے تو اشارہ کرتے طرف اُسکے۔ اور اس باب میں جابر اور ابی طفیل اور ام سلمہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہیں کہ مکروہ ہی یہ کہ طواف کرے مرد ساتھ خانہ کعبہ کے اور درمیان صفا اور مروہ کے سوار ہوکر مگر عذر سے اور یہ قول شافعی کا ہی **باب** طواف کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یمان نے شریک سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن سعید بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو طواف کرے ساتھ خانہ کعبہ کے پچاس بار تو نکلتا ہی گناہوں اپنے سے مثل اُسدن کے کہ جنا اُسکو ماں اُسکی نے کہا راوی نے اور اس باب میں انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رض کی حدیث غریب ہی میں نے محمد بخاری سے اس حدیث کا حال پوچھا سو اُسنے کہا سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا جاتا ہی ابن عباس سے قول اُسکا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے کہ کہا تھے گنتے عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو افضل اپنے باپ سے اور اُسکا بھائی ہی کہا جاتا ہی اُسکو عبد الملک بن سعید بن جبیر اور تحقیق روایت کی گئی اُس سے بھی۔ **باب** عصر اور مغرب کے بعد طواف میں نماز پڑہنے کا بیان واسطے اُسکے جو طواف کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار اور علی بن خشرم نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن باباہ سے اُسنے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی عبد مناف نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے ساتھ اس گھر کے اور نماز پڑہے جس گھڑی کہ چاہے رات سے یا دن سے۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ جبیر بن مطعم کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبد اللہ بن ابی نجیح نے عبد اللہ بن باباہ سے بھی اور تحقیق اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ نماز پڑہنے کے بعد عصر اور صبح کے مکہ میں۔ سو بعضے کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ نماز پڑہنے کے اور طواف کرنے کے بعد عصر اور صبح کے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی اور دلیل پکڑی ہی اُنہوں نے ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جو مذکور ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر طواف کرے بعد عصر کے تو نہ نماز پڑہے یہانتک کہ غروب ہووے آفتاب۔ اور اسی طرح اگر طواف کرے بعد نماز صبح کے بھی تو نہ نماز پڑہے یہانتک کہ نکلے آفتاب

له منظہر نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ نفل نماز اوقات مکروہ میں مکہ میں منع نہیں تاکہ لوگ ہر وقت اُسکی فضیلت حاصل کریں یہ قول شافعی کا ہی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ مکہ کا حکم بھی سب شہروں کی طرح ہی کراہت میں یعنے اوقات مکروہ میں مکہ میں بھی نفلی نماز درست نہیں ۱۲

واحتجوا بحدیث عمر انه طاف بعد صلوة الصبح فلم يصل وخرج من مكة حتى نزل بذى طوى فصلى بعد ما طلعت الشمس وهو قول سفيان الثورى ومالك بن انس **باب** ماجاء ما يقرأ فى ركعتى الطواف **حدثنا** ابو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن عمران عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ فى ركعتى الطواف بسورتى الاخلاص قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن جعفر بن محمد عن ابيه انه كان يستحب ان يقرأ فى ركعتى الطواف بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد **قال** ابو عيسى وهذا اصح من حديث عبد العزيز بن عمران وحديث جعفر بن محمد عن ابيه فى هذا اصح من حديث جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم وعبد العزيز بن عمران ضعيف فى الحديث **باب** ماجاء فى كراهية الطواف عريانا **حدثنا** على بن خشرم نا سفيان بن عيينة عن ابى اسحاق عن زيد بن اثيع قال سألت عليا باى شئ بعثت قال باربع لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا يطوف بالبيت عريان ولا يجتمع المسلمون والمشركون بعد عامهم هذا ومن كان بينه وبين النبى صلى الله عليه وسلم عهد فعهده الى مدته ومن لا مدة له فاربعة اشهر وفى الباب عن ابى هريرة **قال** ابو عيسى حديث على حديث حسن **حدثنا** ابن ابى عمر ونصر بن على قالا نا سفيان عن ابى اسحاق نحوه وقالا زيد بن يثيع وهذا اصح **قال** ابو عيسى وشعبة وهم فيه فقال زيد بن اثيل **باب** ماجاء فى دخول الكعبة **حدثنا** ابن ابى عمر نا وكيع عن اسماعيل بن عبد الملك عن ابن ابى مليكة عن عائشة قالت خرج النبى صلى الله عليه وسلم من عندى وهو قرير العين طيب النفس فرجع الىّ وهو حزين فقلت له فقال انى دخلت الكعبة

اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث عمرؓ کے کہ اُسنے طواف کیا بعد نماز صبح کے سو نہ نماز پڑھی اور نکلے مکہ سے یہاں تک کہ اُترے ذی طوی میں سو نماز پڑھی بعد نکلنے آفتاب کے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہے **باب** طواف کی دو رکعتوں میں کیا سورت پڑھی جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو مصعب نے قراءۃً عبد العزیز بن عمران سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں بیچ دو رکعتوں طواف کے دو سورتیں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ مستحب کہتے تھے یہ کہ پڑھا جاوے بیچ دو رکعتوں طواف کے ساتھ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث بہت صحیح ہے حدیث عبد العزیز بن عمران سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے اس باب میں بہت صحیح ہے حدیث جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد العزیز بن عمران ضعیف ہے حدیث میں **باب** ننگے ہوکر خانہ کعبہ کو طواف کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی زید بن اثیع سے اُسنے کہا کہ میں نے علی رضؓ سے سوال کیا کہ ساتھ کس چیز کے بھیجے گئے تھے تم اُسنے کہا ساتھ چار چیزوں کے یہ کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر مسلمان اور نہ گھومے گرد کعبے کے ننگا آدمی[1] اور نہ جمع ہوں مسلمان اور مشرکین پیچھے اس سال کے اور وہ شخص کہ ہووے درمیان اُسکے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد تو عہد اُسکا اُسکی مدت تک ہے۔ اور جسکی کوئی مدت مقرر نہیں تو اُسکے واسطے چار[2] مہینے ہیں۔ اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ علی رضؓ کی حدیث حسن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے مثل اُسکے اور کہا اُن دونوں نے زید بن یثیع اور یہ بہت صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ شعبہ نے وہم کیا ہے اسمیں سو کہا زید بن اثیل **باب** مکہ میں داخل ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اسماعیل بن عبد الملک سے اُسنے روایت کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک میرے سے اور وہ ٹھنڈی آنکھ اور خوش جی سے تھے پھر آئے طرف میرے اور آپ غمناک تھے سو میں نے اُسکا سبب پوچھا سو فرمایا کہ میں داخل ہوا کعبہ میں

[1] طیبی نے کہا کہ ننگے طواف کرنے سے اسواسطے منع کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں مشرکین ننگے ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اگر کوئی کپڑے سے طواف کرتا تو اُسکو مارکر کپڑے اُتار لئے جاتے تھے کہتے تھے کہ ہم ان کپڑوں میں کیوں طواف کریں جنمیں ہمنے گناہ کیے ہیں ۱۲ [2] یعنی اُسکو چار مہینے کی مہلت ہے خواہ مسلمان ہو جاوے

وددتُ انی لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون اتعبتُ امتی من بعدی **قال** ابوعیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ فی الکعبۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر عن بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبۃ قال ابن عباس لم یصل ولکنہ کبر وفی الباب عن اسامۃ بن زید والفضل بن عباس وعثمان بن طلحۃ وشیبۃ ابن عثمان **قال** ابوعیسیٰ حدیث بلال حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اهل العلم لایرون بالصلوٰۃ فی الکعبۃ بأسا وقال مالک بن انس لا باس بالصلوٰۃ النافلۃ فی الکعبۃ وکرہ ان یصلّی المکتوبۃ فی الکعبۃ وقال الشافعی لا باس ان یصلی المکتوبۃ والتطوعُ فی الکعبۃ لان حکم النافلۃ والمکتوبۃ فی الطهارۃ والقبلۃ سواء **باب** ماجاء فی کسر الکعبۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداود عن شعبۃ عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید ان ابن الزُّبیر قال لہ حدثنی بما کانت تفضی الیک ام المؤمنین یعنی عائشۃ فقال حدثتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لها لولا ان قومکِ حدیثُ عهدٍ بالجاهلیۃ لهدمتُ الکعبۃ وجعلت لها بابین فلما ملک ابنُ الزُّبیر هدمها وجعل لها بابین **قال** ابوعیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ فی الحِجر **حدثنا** قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن علقمۃ بن ابی علقمۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کنت اُحبُّ ان ادخلَ البیت فاُصلّی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحِجر وقال صلّی فی الحِجر ان اردتِ دخول البیت فانما هو قطعۃ من البیت

اور دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نہ کرتا میں جو کہ کیا میں نے ڈرتا ہوں کہ تکلیف میں ڈالوں امت اپنی کو پیچھے اپنے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر رضہ سے اُسنے روایت کی بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بیچ جوف کعبہ کے ابن عباس رضہ نے کہا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی لیکن آپ نے تکبیر کہی ۔ اور اِس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس رضہ اور عثمان بن طلحہ رضہ اور شیبہ بن عثمان رضہ سے بھی روایت ہے ۔ کہا ابوعیسےٰ نے کہ بلال رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ کعبے میں نماز پڑھنے کا کچھ ڈر نہیں اور مالک بن انس رضہ نے کہا کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ نماز نفلی کے بیچ کعبے کے اور کہا کہ فرضی نماز پڑھنی کعبے میں مکروہ ہے ۔ اور امام شافعی رحہ کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر یہ کہ پڑھے نماز فرض اور نفل کعبے میں ۔ اسواسطے کہ حکم نفل اور فرض کا بیچ طہارت اور قبلے کے برابر ہے **باب** کعبے کے توڑنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا اُسکو کہ حدیث بیان کر مجھسے ساتھ اسکے کہ حدیث بیان کرتی تھی طرف تیرے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سو اُسنے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے اُسنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ اگر نہوتی قوم تیری قریب زمانہ ساتھ جاہلیت کے تو البتہ توڑتا میں کعبے کو اور کرتا میں واسطے اسکے دو دروازے سو جب حاکم ہوئے ابن زبیر توڑ ڈالا اُسکو اور کیے واسطے اسکے دو دروازے کہا ابوعیسےٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ **باب** حطیم میں نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالعزیز بن محمد نے علقمہ بن ابی علقمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے کہا کہ تھی میں دوست رکھتی یہ کہ داخل ہوں خانہ کعبہ میں اور نماز پڑھوں میں بیچ اسکے سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور داخل کیا مجھکو حطیم میں اور فرمایا کہ نماز پڑھ حطیم میں اگر ارادہ کرے تو داخل ہونے کعبے کا سوا اسکے نہیں کہ وہ ایک ٹکڑا ہے کعبے سے

یا لڑائی کا سامان کرے یا جزیہ دینا قبول کرے ۱۲ ؎۱ سب اہل حدیث کا اتفاق ہے اسپر کہ بلال کی حدیث مقدم ہے ابن عباس کی حدیث پر اسلیے کہ وہ مثبت ہے اور ساتھ اسکے زیادتی ہے پس واجب ہے ترجیح اُسکی ۱۲ طیبی ؎۲ یعنے ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہیں اسلام انمیں خوب نہیں رچا اگر میں کعبے کو توڑوں تو اختلاف کرینگے کہینگے یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کعبے کو توڑتا ہے ولیکن عبداللہ بن زبیر نے بموجب اِس حدیث کے بعد آپ کے کعبے کو ڈھاکر بنا اُ براہیم پر بنا کیا سو حجاج نے پھر ڈھاکر اُسی طرح بنایا ۱۲ ؎۳ حطیم اور حجر اُس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے میں داخل تھا جب قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کعبہ بنایا تو اُس چند گز مکان کو کعبے سے اوتر کے طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا نابدان اُسی طرف ہے وہ دیوار سے گھیرا ہوا ہے ۱۲

ولکن قومک استقصروہ حین بنوا الکعبۃ فاخرجوہ من البیت **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وعلقمۃ بن ابی علقمۃ ھو علقمۃ بن بلال **باب** ماجاء فی فضل الحجر الاسود والرکن والمقام **حدثنا** قتیبۃ نا جریر عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجر الاسود من الجنۃ وھو اشد بیاضا من اللبن فسودتہ خطایا بنی آدم وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا یزید بن زریع عن رجاء ابی یحیی قال سمعت مسافعا الحاجب یقول سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ طمس اللہ نورھما ولو لم یطمس نورھما لاضاءتا ما بین المشرق والمغرب **قال** ابو عیسی ھذا یروی عن عبد اللہ بن عمرو موقوفا قولہ وفیہ عن انس ایضا وھو حدیث غریب **باب** ماجاء فی الخروج الی منی والمقام بھا **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عبد اللہ بن الاجلح عن اسمعیل بن مسلم عن عطاء عن ابن عباس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم غدا الی عرفات **قال** ابو عیسی واسمعیل بن مسلم قد تکلم فیہ **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عبد اللہ بن الاجلح عن الاعمش عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بمنی الظھر والفجر ثم غدا الی عرفات وفی الباب عن عبد اللہ بن الزبیر وانس **قال** ابو عیسی حدیث مقسم عن ابن عباس قال علی بن المدینی قال یحیی قال شعبۃ لم یسمع الحکم من مقسم الا خمسۃ اشیاء وعدھا ولیس ھذا الحدیث فیما عد شعبۃ **باب** ماجاء ان منی مناخ من سبق **حدثنا** یوسف بن عیسی ومحمد بن ابان قالا

ولیکن تیری قوم نے چھوٹا اسکو جبکہ بنایا کعبے کو سو نکالا اُسکو کعبے سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہی علقمہ بن بلال ہے **باب** حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کر دیا اسکو گناہوں بنی آدم نے۔ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس رض کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے رجاء سے اُسنے روایت کی ابی یحییٰ سے اُسنے کہا سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتا تھا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم دو یاقوت ہیں یاقوتوں بہشت سے دور کیا اللہ تعالیٰ نے نور ان دونوں کا اور اگر نہ دور کرتا نور انکا تو البتہ روشن کر دیتے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہے ابن عمر سے قول اُسکا موقوف اور اسمیں انس رض سے بھی روایت آئی ہے اور یہ حدیث غریب ہے **باب** منا کی طرف نکلنا اور اسمیں مقام کرنا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن اجلح نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے روایت کی عطاء سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز پڑھائی منا میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی پھر صبح کو گئے طرف عرفات کے کہا ابو عیسیٰ نے کہ اسمٰعیل بن مسلم میں کلام کیا گیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن اجلح نے اعمش سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی منا میں ظہر اور فجر کی پھر اول وقت گئے طرف عرفات کے اور اس باب میں عبد اللہ بن زبیر اور انس رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ حدیث مقسم کی ابن عباس سے کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ نے کہ کہا شعبہ نے کہ حکم نے نہیں سنا مقسم سے مگر پانچ چیزیں اور گنا اُنکو اور نہیں ہے یہ حدیث بیچ اُنکے جو گنا شعبہ نے **باب** منا جگہہ اُس شخص کی ہے جو پہلے پہونچے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اور محمد بن ابان نے اُنہوں نے کہا

۱؎ یعنے لوگوں نے جو اُسکو ہاتھ لگائے تو اُنکے گناہوں کی تاثیر سے سیاہ ہوگیا پس جب پتھر میں گناہ کا یہ اثر ہوا تو کیا حال ہے اُنکے دلوں کا بسبب کرنے گناہوں کے ۱۲

۲؎ شاید حکمت اُنکے نور دور کرنے کی یہ ہے کہ ایمان بالغیب حاصل ہو ۱۲ ۳؎ یعنے خصوصیت اسمیں ساتھ سبقت کے ہے نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنے منا ایسی جگہہ ہے کہ کسی شخص کے لیے اسمیں خصوصیت نہیں بلکہ جو کوئی منا میں کسی جگہہ آگے پہونچے وہی اُسکا مستحق ہے اور نیز اگر اسمیں کوئی مکان بنایا جاوے تو اسمیں بنا میں بہت ہو جاوینگی پس مکان تنگ ہو جاویگا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حرم کی زمین کل وقف ہے کسی کو جائز نہیں کہ اُسکا مالک بنے ۱۲ ع

۵؎ مقام ابراہیم اُس پتھر کا نام ہے جسپر کہ حضرت ابراہیم کے قدم کا نشان ہے ۱۲

نا وکیع عن اسرائیل عن ابراھیم بن مہاجر عن یوسف بن ماھک عن امہ مسیکۃ عن عائشۃ قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق قال ابوعیسی ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی تقصیر الصلوۃ بمنی **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن حارثۃ ابن وھب قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی آمن ماکان الناس واکثرہ رکعتین وفی الباب عن ابن مسعود وابن عمر وانس قال ابوعیسی حدیث حارثۃ بن وھب حدیث حسن صحیح وروی عن ابن مسعود انہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین ومع ابی بکر ومع عمر وعثمان رکعتین صدرا من امارتہ وقد اختلف اھل العلم فی تقصیر الصلوۃ بمنی لاھل مکۃ فقال بعض اھل العلم لیس لاھل مکۃ ان یقصروا الصلوۃ بمنی الامن کان بمنی مسافرا وھو قول ابن جریج وسفیان الثوری ویحیی بن سعید القطان والشافعی واحمد واسحاق وقال بعضھم لا باس لاھل مکۃ ان یقصروا الصلوۃ بمنی وھو قول الاوزاعی ومالک وسفیان بن عیینۃ وعبد الرحمن بن مھدی **باب** ماجاء فی الوقوف بعرفات والدعاء فیھا **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن عمرو بن عبد اللہ بن صفوان عن یزید بن شیبان قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن وقوف بالموقف مکانا یباعدہ عمرو فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول کونوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابراھیم وفی الباب عن علی وعائشۃ وجبیر بن مطعم والشرید بن سوید الثقفی قال ابوعیسی حدیث ابن مربع حدیث حسن لانعرفہ الامن حدیث ابن عیینۃ عن عمرو بن دینار وابن مربع اسمہ یزید بن مربع الانصاری وانما یعرف لہ ھذا الحدیث الواحد **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی البصری نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوی

خبر دی ہمکو وکیع نے انہوں نے روایت کی اسرائیل سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے اپنی ماں مسیکہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا نہ بنا دیں ہم واسطے آپ کے ایک مکان جو سایہ کرے آپ کو منا میں فرمایا نہیں منا جگہہ اونٹ بٹھانے اُس شخص کی ہے جو پہلے پہونچے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** منا میں نماز کا قصر کرنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے انہوں نے حارثہ بن وہب سے اُسنے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منا میں دو رکعتیں[1] اور لوگ بہت امن میں تھے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حارثہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منا میں دو رکعتیں اور ساتھ ابی بکر اور عمر اور عثمان کے دو رکعتیں ابتدا خلافت اُسکی سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ قصر کرنے نماز کے منا میں واسطے رہنے والوں مکہ کے سو بعضے اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں درست ہے واسطے اہل مکہ کے یہ کہ قصر کریں نماز کو منا میں مگر جو ہو وے منا میں مسافر اور یہ قول ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں ڈر ہے واسطے اہل مکہ کے یہ کہ قصر کریں نماز کو منا میں اور یہ قول اوزاعی اور مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی کا ہے **باب** عرفات میں کھڑے ہونے اور اسمیں دعا کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے اُسنے یزید بن شیبان سے کہ آیا ہمارے پاس ابن مربع انصاری اور ہم عرفات میں کھڑے تھے ایک مکان میں جسکو دور بیان کرتا تھا عمرو جگہ ٹھہرنے امام کے سے سو اُسنے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں طرف تمہارے فرماتے ہیں حضرت کہ واسطے تمہارے ہے کہ ٹھہرو[2] اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے لینے متابعت کے میراث باپ اپنے کے کہ ابراہیم ہو ہیں اور اس باب میں علی اور عائشہ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن مربع کی حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن عیینہ سے اُسنے عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے اور نہیں پہچانی جاتی ہے واسطے اُسکے مگر صرف ایک حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد الرحمن طفاوی نے

[1] یہ آیت لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ الخ میں اگرچہ قصر کا حکم مقید ہے ساتھ حالت خوف کے لیکن ایسی قید باقی نہیں بلکہ حالت امن میں نماز قصر کرنا درست ہے۔
[2] حاصل یہ کہ عرب کے ہر قوم و قبیلہ کا اگلے زمانہ میں ایک موقف تھا مقرر عرفات میں کہ وہاں ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت ﷺ سے کہ وہ موقف امام ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرینگے کہ آپ سے قریب کھڑے ہوں سو آپ نے اُنسے کہلا بھیجا کہ اپنے موقف قدیمی پر کھڑے رہو کہ عرفہ سب موقف ہے دوری اور نزدیکی امام میں کچھ فرق نہیں ۱۲

نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كانت قريش ومن كان على دينها وهم الحمس يقفون بالمزدلفة يقولون نحن قطين الله وكان من سواهم يقفون بعرفة فانزل الله عز وجل ثم افيضوا من حيث افاض الناس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث ان اهل مكة كانوا لا يخرجون من الحرم وعرفات خارج من الحرم فاهل مكة كانوا يقفون بالمزدلفة ويقولون نحن قطين الله يعني سكان الله ومن سوى اهل مكة كانوا يقفون بعرفات فانزل الله تعالى ثم افيضوا من حيث افاض الناس والحمس هم اهل الحرم **باب** ما جاء ان عرفة كلها موقف **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن ابي ربيعة عن زيد بن علي عن ابيه عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب قال وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فقال هذه عرفة وهو الموقف وعرفة كلها موقف ثم افاض حين غربت الشمس واردف اسامة بن زيد وجعل يشير بيده على هيئته والناس يضربون يمينا وشمالا يلتفت اليهم ويقول يا ايها الناس عليكم السكينة ثم اتى جمعا فصلى بهم الصلوتين جميعا فلما اصبح اتى قزح ووقف عليه وقال هذا قزح وهو الموقف وجمع كلها موقف ثم افاض حتى انتهى الى وادي محسر فقرع ناقته فخبت حتى جاوز الوادي فوقف واردف الفضل ثم اتى الجمرة فرماها ثم اتى المنحر فقال هذا المنحر ومنى كلها منحر واستفتته جارية شابة من خثعم فقالت ان ابي شيخ كبير قد ادركته فريضة الله في الحج فيجزئ ان احج عنه قال حجي عن ابيك قال ولوى عنق الفضل فقال العباس يا رسول الله لم لويت عنق ابن عمك

اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عائشہ سے اُسنے کہا کہ تھے قریش اور جو کہ تھا اُنکے دین پر اور وہ حمس کہلاتے تھے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر میں رہنے والے ہیں اور تھے تمام عرب ٹھہرتے بیچ میدان عرفہ کے پس اُتاری اللہ نے یہ آیت پھر پھر وآس جگہ سے کہ پھرتے ہیں لوگ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ مکہ والے نہ نکلتے تھے حرم سے اور عرفات خارج ہے حرم سے سو مکہ والے تھے کھڑے ہوتے بیچ مزدلفہ کے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر کے رہنے والے ہیں اور اہل مکہ کے سوا اور سب لوگ تھے ٹھہرتے بیچ میدان عرفات کے سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پھر پھر وآس جگہ سے کہ پھرتے ہیں لوگ اور حمس وہ اہل حرم تھے **باب** عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عبد الرحمن بن حارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے اُسنے روایت کی زید بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عرفات میں اور فرمایا یہ میدان عرفات کا ہے اور یہی ہے جگہ ٹھہرنے کی اور عرفات تمام جگہ ٹھہرنے کی ہے پھر پھرے جبکہ غروب ہوا آفتاب اور اپنے پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ اپنے سے اپنی ہیئت پر اور آدمی مارتے تھے دائیں اور بائیں نہ التفات کرتے تھے آپ طرف اُنکے اور کہتے تھے اے لوگو لازم ہے تمکو آرام پھر آئے مزدلفہ میں سو پڑھائیں آپنے لوگوں کو دو نمازیں اکٹھیں یعنی دونوں کو جمع کیا ایک وقت میں سو جب صبح کی آپنے تو آئے قزح میں اور فرمایا یہ قزح ہے اور یہی ہے جگہ ٹھیرنے کی اور مزدلفہ تمام جگہہ ٹھیرنے کی ہے پھر پھرے یہانتک کہ پہنچے وادی محسر میں پس حرکت دی اونٹنی اپنی کو تھوڑی سی سو تیز چلی یہانتک کہ آگے بڑھے وادی سے سو وہاں کھڑے ہوئے اور پیچھے سوار کیا آپنے ابن فضل کو یہانتک کہ آئے جمرہ پاس پس پھینکی اُسپر کنکریاں پھر آئے طرف جگہہ قربانی کرنے کے سو فرمایا کہ یہ ہے جگہہ قربانی کی اور منا تمام جگہہ قربانی کی ہے اور مسئلہ پوچھا آپ سے ایک لڑکی جوان نے خثعم سے سو اُسنے عرض کی کہ تحقیق باپ میرا بڑا بڈھا ہے پایا اُسکو اللہ کے فرض نے بیچ امر حج کے یعنی نہیں ٹھہر سکتا سواری پر کیا پس کفایت کرتا ہے یہ کہ حج کروں میں طرف اُسکے سے فرمایا حج کر باپ اپنے کی طرف سے اور کہا کہ پھیری آپ نے گردن فضل کی سو عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ کسواسطے پھیری آپنے گردن بھتیجے اپنے کی

ف۱ یعنے المینان سے بیٹھے تھے ۱۲ ف۲ یعنے اونٹوں کو مارتے تھے اور جلدی ہانکتے تھے ۱۲ ف۳ قزح ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں کہ مزدلفہ میں امام اُسکے پاس کھڑا ہوتا ہے ف۴ محسر نام ہے ایک جگہ کا درمیان مزدلفہ اور منا کے اور سبب آپکے جلدی چلنے کا یہ تھا کہ آپ کی عادت شریف تھی کہ جسجگہہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا تو وہاں سے جلدی گذرتے واسطے عبرت کے اور محسر میں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہاں سے جلدی گذرے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہاں مشرکین عرب ٹھہرا کرتے تھے اُنکی مخالفت کو الغرض ہر شخص کو مستحب ہے کہ وہاں سے جلدی گذرے ۱۲ ف۵ حاصل کلام اُس عورت کا یہ ہے کہ میرے باپ پر بڑھاپے میں حج فرض ہے اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اُس پاس مال ہے یا اُسکو بڑھاپے میں مال ہاتھ آیا ہے اور وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا میں اُسکی طرف سے نیابتہً حج کروں جاننا چاہیے کہ غیر کی طرف حج کرنا جائز ہے اگر عاجز ہووے امر کرنے والا اور جائز ہے بعد موت کے بھی اگر وصیت کرے اور اگر نفلی ہو تو جائز ہے باوجود قدرت کے بھی اور والدین کی طرف سے بعد موت کے حج کرنا بھی مستحب ہے

قال رأيت شابا وشابة فلم آمن الشيطان عليهما فأتاه رجل فقال يا رسول الله اني افضت قبل ان احلق قال احلق ولا حرج
او قصر ولا حرج قال وجاء آخر فقال يا رسول الله اني ذبحت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج قال ثم اتى البيت فطاف به ثم اتى زمزم
فقال يا بني عبد المطلب لولا ان يغلبكم عليه الناس لنزعت وفي الباب عن جابر **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن
صحيح لا نعرفه من حديث علي الا من هذا الوجه من حديث عبد الرحمن بن الحارث بن عياش وقد رواه غير واحد عن الثوري
مثل هذا والعمل على هذا عند اهل العلم قد رأوا ان يجمع بين الظهر والعصر بعرفة في وقت الظهر وقال بعض اهل العلم اذا صلى الرجل
في رحله ولم يشهد الصلوة مع الامام ان شاء جمع هو بين الصلوتين مثل ما صنع الامام وزيد بن علي هو ابن حسين بن علي بن ابي طالب

باب ما جاء في الافاضة من عرفات **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع وبشر بن السري وابو نعيم قالوا نا سفيان بن عيينة عن ابي
الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم اوضع في وادي محسر وزاد فيه بشر وافاض من جمع وعليه السكينة وامرهم بالسكينة
وزاد فيه ابو نعيم وامرهم ان يرموا بمثل حصا الخذف وقال لعلي لا اراكم بعد عامي هذا وفي الباب عن اسامة بن زيد **قال** ابو عيسى
حديث جابر حديث حسن صحيح

باب ما جاء في الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان
نا سفيان الثوري عن ابي اسحاق عن عبد الله بن مالك ان ابن عمر صلى بجمع فجمع بين الصلوتين باقامة وقال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فعل مثل هذا في هذا المكان **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن ابي خالد عن ابي اسحاق عن سعيد
ابن جبير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال محمد بن بشار قال يحيى والصواب حديث سفيان وفي الباب عن علي وابي ايوب
وعبد الله بن مسعود وجابر واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر رواية سفيان اصح من رواية اسمعيل بن ابي خالد وحديث سفيان

فرمایا دیکھا میں نے جوان مرد اور جوان عورت کو سو نہ بے خوف ہوا میں شیطان سے اوپر انکے سو آپ پاس ایک مرد آیا سو اسنے عرض کی یا رسول اللہ
طواف فرض کیا میں نے خانہ کعبہ کا پہلے سر منڈانے سے فرمایا کہ سر منڈا اور نہیں کچھ گناہ یا بال کتروا اور نہیں کچھ گناہ اور کہا کہ ایک مرد اور آیا سو اسنے عرض
کی کہ یا رسول اللہ قربانی کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے مناروں پر فرمایا آپ نے پھینک کنکریاں اور نہیں ہے کچھ گناہ پھر آئے خانہ کعبہ میں پس طواف کیا گرد
اسکے پھر آئے کنوے زمزم پر سو فرمایا اے بنی عبد المطلب اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اوپر پانی پلانے کے تو البتہ کھینچتا میں پانی ساتھ
تمہارے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے حدیث عبد الرحمن
بن حارث بن عیاش سے اور تحقیق روایت کی ہے بہت لوگوں نے یہ حدیث ثوری سے مثل اسکے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ جمع کیا
جاوے درمیان ظہر اور عصر کے عرفات میں[1] بیچ وقت ظہر کے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب نماز پڑھی مرد اپنی جگہہ میں اور نہ حاضر ہووے ساتھ نماز امام کے اگر چاہے تو جمع
کرے وہ درمیان دو نمازوں کے مثل اسکے کہ کیا ہے امام نے اور زید بن علی وہی ابن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں

باب عرفات سے پھرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے
محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اور بشر بن سری اور ابو نعیم نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے
روایت کی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد ہی چلے وادی محسر میں اور زیادہ کیا ہے بیچ اُسکے بشر نے کہ پھرے مزدلفہ سے اور اُنپر تھی تسکین چلنے میں
اور حکم کیا لوگوں کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور زیادہ کیا اسمیں ابو نعیم نے اور حکم کیا اُنکو یہ کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کے یعنی چنے چنے کے برابر اور
فرمایا حضرت نے اصحاب کو کہ شاید کہ میں نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس سال کے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی
حدیث حسن صحیح ہے

باب مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کرکے پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن مالک سے کہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفہ
میں سو جمع کیا درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک اقامت کے اور کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا مثل اسکے اس مکان میں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد
بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا محمد بن بشار نے کہ کہا یحییٰ نے کہ صواب حدیث سفیان کی ہے اور اس باب میں علی اور ابی ایوب اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ
بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی روایت سفیان سے بہت صحیح ہے روایت اسمٰعیل بن ابی خالد سے اور سفیان کی **حدیث**

[1] اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف کرنے کے لیے یہ دو نمازیں ملا کر پڑھ لیتے ہیں اور انکے درمیان سنن و نوافل نہ پڑھے تاکہ جمع باطل نہ ہو جاوے اسلیے کہ پے در پے پڑھنا ان نمازوں
کا واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام سفروں میں کہ مسافر کو ہر سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا درست ہے سوا سفر معصیت کے اور دلیل اسکی یہی حدیث ہے اسلیے کہ جو علت اسکی یہاں ہے وہ تمام سفروں میں

حدیث حسن صحیح قال وروی اسرائیل ھذا الحدیث عن ابی اسحاق عن عبد اللہ وخالد ابنی مالک عن ابن عمر وحدیث سعید بن جبیر عن ابن عمر ھو حدیث حسن صحیح ایضا رواہ سلمۃ بن کھیل عن سعید بن جبیر واما ابو اسحاق فانما روی عن عبد اللہ وخالد ابنی مالک عن ابن عمر والعمل علی ھذا عند اھل العلم انہ لا یصلی صلوۃ المغرب دون جمع فاذا اتی جمعا وھو المزدلفۃ جمع بین الصلوتین باقامۃ واحدۃ ولم یتطوع فیما بینھما وھو الذی اختارہ بعض اھل العلم وذھبوا الیہ وھو قول سفیان الثوری قال سفیان وان شاء صلی المغرب ثم تعشی ووضع ثیابہ ثم اقام فصلی العشاء وقال بعض اھل العلم یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفۃ باذان واقامتین یوذن لصلوۃ المغرب ویقیم ویصلی المغرب ثم یقیم ویصلی العشاء وھو قول الشافعی **باب** ماجاء من ادرک الامام بجمع فقد ادرک الحج **حدثنا** محمد بن بشار قال نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مھدی قالا نا سفیان عن بکیر بن عطاء عن عبد الرحمن بن یعمر ان ناسا من اھل نجد اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بعرفۃ فسالوہ فامر منادیا فنادی الحج عرفۃ من جاء لیلۃ جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرک الحج ایام منی ثلثۃ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ قال محمد وزاد یحیی واردف رجلا فنادی بہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن سفیان الثوری عن بکیر بن عطاء عن عبد الرحمن بن یعمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ قال وقال ابن ابی عمر قال سفیان بن عیینۃ وھذا اجود حدیث رواہ سفیان الثوری **قال** ابو عیسی والعمل علی حدیث عبد الرحمن بن یعمر عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم انہ من لم یقف بعرفات قبل طلوع الفجر فقد فاتہ الحج ولا یجزی عنہ ان جاء بعد طلوع الفجر ویجعلھا عمرۃ وعلیہ الحج من قابل وھو قول الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقد روی شعبۃ عن بکیر بن عطاء نحو حدیث الثوری قال وسمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول وروی

حسن صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُسنے عبد اللہ اور خالد بیٹوں مالک سے اُسنے ابن عمر سے اور حدیث سعید بن جبیر کی ابن عمر سے حسن صحیح ہے اور بھی روایت کی ہے سلمہ بن کہیل نے سعید بن جبیر سے اور لیکن ابو اسحاق سو اسکے نہیں کہ روایت کی ہے اُسنے عبد اللہ اور خالد بیٹوں مالک سے ابن عمر سے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہ پڑہے نماز مغرب کی سوائے مزدلفہ کے سو جب آدمی مزدلفہ میں ہو تو جمع کرے درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک تکبیر کے اور نہ نفل پڑہے درمیان اُن دونوں کے اور یہی ہے جسکو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اور گئے ہیں طرف اُسکے اور یہ قول سفیان ثوری کا ہے سفیان نے کہا اور اگر چاہے تو پڑہے مغرب پھر کھانا کھاوے اور رکھے کپڑے اپنے پھر تکبیر کہے پس پڑھے نماز عشا کی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جمع کرے درمیان مغرب اور عشا کے بیچ مزدلفہ کے ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اذان کہے واسطے مغرب کے اور تکبیر کہے اور پڑہے مغرب پھر تکبیر کہے اور پڑہے نماز عشا کی اور یہ قول شافعی کا ہے **باب** جسنے پایا امام کو مزدلفہ میں تو اُسنے پایا حج کو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے بکیر بن عطا سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن یعمر سے کہ چند آدمی اہل نجد سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ عرفات میں تھے سو اُنھوں نے آپ سے پوچھا سو حکم کیا حضرت نے پکارنے والے کو سو اُسنے پکارا کہ حج عرفہ میں ہے[1] جو آوے رات مزدلفہ میں پہلے پڑہنے فجر کے تو پایا اُسنے حج کو دن منا کے تین ہیں یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں[2] پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے پس نہیں ہے گناہ اُسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہیں گناہ اُسپر کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحیی نے اور پیچھے سوار کیا اپنے ایک مرد کو پس پکارا ساتھ اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی بکیر بن عطا سے اُسنے عبد الرحمن بن یعمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اسیکے معنی میں کہا اور کہا ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ بہت کھری حدیث ہے جو سفیان ثوری نے روایت کی ہے کہا ابو عیسی نے اور عمل عبد الرحمن بن یعمر کی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ جو کوئی نہ ٹھہرے عرفات میں پہلے طلوع فجر کے تو تحقیق فوت ہوا اُس سے حج اور نہیں کفایت کرتا اُسسے اگر آوے بعد طلوع فجر کے اور کرے اُسکو عمرہ یعنی عمرہ کر کے احرام سے نکل آوے اور اُسپر حج ہے آئندہ سال کو یہ قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا ہے اور تحقیق روایت کی ہے شعبہ نے بکیر بن عطا سے مثل حدیث ثوری کے کہا ابو عیسی نے کہ سنا میں نے جارود سے کہ کہتا تھا سنا میں نے وکیع سے اور روایت کی

[1] یعنی بڑا رکن حج کا نویں تاریخ ذیحجہ کی وقوف عرفات کا ہے پس جسنے پایا وقوف عرفات کا مزدلفہ کی رات میں یعنی دسویں رات ذیحجہ میں پہلے طلوع ہونے فجر کے تو پایا اُسنے حج یعنی اسکا حج ادا ہوا اور جو فجر سے پہلے نہ پہنچا تو اسکا حج فوت ہوا۔ [2] ہوا ایام تشریق کہتے ہیں ان تین دنوں میں منا میں رہتے ہیں اور کنکریاں مارتے ہیں پس جو شخص کہ بارہویں تاریخ تینوں مناروں پر کنکریاں مار کر دوپہر پیچھے مکہ میں چلا آوے تو اُسپر کچھ گناہ نہیں اور ساقط ہوا اُس سے تیرہویں رات کا رہنا اور تیرہویں رات کی کنکریاں پاسنی اور جو کہ بارہویں کو کنکریاں مار کر منا میں ٹھہرا ہے اور تیرہویں کو کنکریاں مار کر مکہ میں آوے تو بھی یہ جائز ہے اگرچہ تاخیر افضل ہے اور جاہلیت کے زمانہ میں ایک فرقہ تاخیر کو گناہ کہتے تھے اور ایک فرقہ تعجیل کو گناہ کہتے تھے سو حکم نازل ہوا کہ دونوں برابر ہیں کسی میں گناہ نہیں

هذا الحديث فقال هذا الحديث أُمّ المناسك **حدثنا** ابن ابی عُمَر نا سفيان عن داود بن ابی هند واسماعيل بن ابی خالد و زكريا بن ابی زائدة عن الشعبی عن عروة بن مُضَرِّس بن اوس بن حارثة بن لام الطائی قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمزدلفة حين خرج الى الصلوة فقلت يا رسول الله انی جئت من جَبَلَی طَیٍّ اَكْلَلْتُ راحلتی واتعبتُ نفسی والله ما تركت من جَبَلٍ الا وقفت عليه فهل لی من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد صلوتنا هذه ووقف معنا حتی ندفع وقد وقف بعرفة قبل ذلك ليلا او نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی تقديم الضَّعَفَة من جمع بليل **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال بعثنی رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ثقل من جمع بليل وفی الباب عن عائشة وام حبيبة واسماء والفضل **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس بعثنی رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ثَقَلٍ من جمع بليل حديث صحيح روی عنه من غير وجه وروی شعبة هذا الحديث عن مُشاش عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل ابن عباس ان النبی صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة اهله من جمع بليل وهذا حديث خطاء اخطأ فيه مشاش وزاد فيه عن الفضل بن عباس وروی ابن جُرَيْج وغيره هذا الحديث عن عطاء عن ابن عباس ولم يذكروا فيه عن الفضل بن عباس **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن المسعودی عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة اهله وقال لا ترموا الجمرة حتی تطلُعَ الشمس **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم لم يروا باسًا ان يتقدم الضَّعَفَةُ من المزدلفة بليل يصيرون الی منی وقال اكثر اهل العلم بحديث النبی صلى الله عليه وسلم انهم لا يرمون حتی تطلُعَ الشمس ورخص بعض اهل العلم فی ان يرموا بليل والعمل على حديث النبی صلى الله عليه وسلم وهو قول الثوری والشافعی **باب حدثنا** علی بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن جريج عن ابی الزبير عن جابر قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يرمی يوم النحر ضحی واما بعد ذلك فبعد زوال الشمس

یہ حدیث پس کہا کہ یہ حدیث ماں ہے احکام حج کی **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے اور اسمٰعیل بن ابی خالد اور زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے طرف نماز کی سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آیا ہوں دو پہاڑوں طے سے تھکایا میں نے سواری اپنی کو اور تکلیف میں ڈالا جان اپنی کو قسم خدا کی نہیں چھوڑا میں نے کوئی پہاڑ مگر کہ کھڑا ہوا میں اوپر اُسکے پس کیا ہی واسطے میرے حج یعنی میرا حج ہوا یا نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو حاضر ہوا ہماری اس نماز میں اور ٹھیرا ساتھ ہمارے یہانتک کہ پھریں اور تحقیق ٹھیرا ہو عرفات میں پہلے اُس سے دن کو یا رات کو پس تحقیق تمام کیا اُسنے حج اپنا اور دور کی میل اپنی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے رات میں منا کی طرف آگے بھیجنا **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ آگے بھیجا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب کے مزدلفہ سے رات کو اور اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسما اور فضل سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو آگے بھیجا بیچ اس باب کے مزدلفہ سے رات کو یہ حدیث صحیح ہے روایت کی گئی ہے اُس سے کئی وجہ سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے اُسنے عطا سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے فضل بن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنے کو مزدلفہ سے رات کو اور یہ حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں مشاش نے اور زیادہ کیا اسمیں واسطہ فضل بن عباس کا اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطا سے اُسنے ابن عباسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ فضل بن عباس کا **حدیث** بیان کی ہے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعودی سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنے کو اور فرمایا نہ پھینکنا تم کنکریاں منارے یعنی جمرہ عقبہ پر یہانتک کہ نکلے آفتاب کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ کوئی ڈر نہیں ہے کہ آگے بھیجے ضعیفوں اہل اپنے کو مزدلفہ سے بیچ رات کے پھر جاویں طرف منا کے اور اکثر اہل علم کہتے ہیں ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق وہ نہ کنکریاں ماریں یہانتک کہ نکلے سورج اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ کنکریاں ماریں بیچ رات کے اور عمل اوپر حدیث حضرت کے ہے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی کا **باب** — **حدیث** بیان کی ہے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمی کرتے دن قربانی کے وقت چاشت کے اور لیکن بعد اس دن کے پس پیچھے ڈھلنے آفتاب کے

۱ یا یہ معنی کہ دور کرے میل اپنے کو یعنی لبوں کے بال اور ناخن کٹوائے اور زیر ناف کے بال لیوے ۱۲ ۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کنکریاں مارنی رات میں یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا

قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم انہ لا یرمی بعد یوم النحر الا بعد الزوال **باب** ما جاء ان الافاضۃ من جمع قبل طلوع الشمس **حدثنا** قتیبۃ نا ابو خالد الاحمر عن الاعمش عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض من جمع قبل طلوع الشمس وفی الباب عن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح و انما کان اھل الجاھلیۃ ینتظرون حتی تطلع الشمس ثم یفیضون **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبۃ عن ابی اسحاق قال سمعت عمرو بن میمون یقول کنا وقوفا بجمع فقال عمر بن الخطاب ان المشرکین کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس وکانوا یقولون اشرق ثبیر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفھم فافاض عمر قبل طلوع الشمس **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان الجمار التی ترمی مثل حصی الخذف **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان نا ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار بمثل حصی الخذف وفی الباب عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص عن امہ وھی ام جندب الازدیۃ وابن عباس والفضل بن عباس وعبد الرحمن بن عثمان التیمی وعبد الرحمن بن معاذ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وھو الذی اختارہ اھل العلم ان تکون الجمار التی ترمی بھا مثل حصی الخذف **باب** ما جاء فی الرمی بعد زوال الشمس **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی البصری نا زیاد بن عبد اللہ عن الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار اذا زالت الشمس **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی رمی الجمار راکبا **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ نا الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمی الجمرۃ یوم النحر راکبا وفی الباب عن جابر وقدامۃ بن عبد اللہ وام سلیمان بن عمرو بن الاحوص **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن والعمل علیہ عند بعض اھل العلم واختار بعضھم ان یمشی الی الجمار ووجہ الحدیث عندنا انہ رکب فی بعض الایام لیقتدی بہ فی فعلہ وکلا الحدیثین مستعمل عند اھل العلم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ رمی کرے پیچھے دن قربانی کے مگر بعد زوال کے **باب** مزدلفہ سے منیٰ کو پھرنا پہلے طلوع آفتاب کے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اعمش سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق پھرے مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ اہل جاہلیت انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ نکلے سورج پھر پھرتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتا تھا کہ تھے ہم ٹھہرے ہوئے بیچ مزدلفہ کے سو عمر بن خطابؓ نے کہا کہ تحقیق مشرکین تھے کہ نہ پھرتے تھے مزدلفہ سے یہاں تک کہ نکلے سورج سو کہا کرتے تھے کہ روشن ہو اے ثبیر اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کی انکی سو پھرے عمرؓ پہلے نکلنے سورج کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو کنکریاں کہ ماری جاویں مثل کنکریوں خذف کے ہوں یعنی چھوٹی چھوٹی **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابرؓ سے اُسنے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتے تھے کنکریاں ساتھ مثل کنکریوں خذف کے اور اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے وہ اپنی ماں سے جو ام جندب ازدیہ ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبد الرحمن بن عثمان تیمی اور عبد الرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے یہ کہ ہوں وہ کنکریاں جو پھینکی جاتی ہیں ساتھ اُنکے مثل کنکریوں خذف کے **باب** سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں مارنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زیاد بن عبد اللہ نے حجاج سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھینکتے کنکریاں جبکہ ڈھلتا آفتاب یعنی بعد زوال کے کنکریاں مارتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** کیا سوار ہو کر کنکریاں مارنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے حکم سے اُسنے روایت کی مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر اور قربانی کی سوار ہو کر اور اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبد اللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور اختیار کیا ہے بعض نے کہ پیادہ کنکریاں مارے اور وجہ اس حدیث کی نزدیک ہمارے یہ ہے کہ آپ بعض دنوں میں سوار ہوئے تاکہ پیروی کیجاوے ساتھ آپکے آپکے فعل میں اور دونوں حدیثیں معمول بہ ہیں نزدیک اہل علم کے

اور امام شافعی کے نزدیک آدھی رات کے بعد جائز ہے اور طلوع فجر کے بعد رمی کرنی سب کے نزدیک جائز ہے لیکن امام ابو حنیفہ مکروہ کہتے ہیں اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے ۱۲ ع ح سلمہ روشن ہو اے ثبیر یعنی چاہیے کہ ظاہر ہو دے تجھپر آفتاب تاکہ پھریں ہم طرف منا کے اور نہ پھرتے تھے مگر بعد ظاہر ہونے نور آفتاب کے اور پہاڑوں کے سو مخالفت کی انکی حضرت نے سو پھرے پہلے طلوع آفتاب کے اور وہ ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں منا کی طرف کو جانے والے کے بائیں طرف رہتا ہے ۱۲ سلمہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ جو سوار ہو تو منا میں آوے تو وہ سوار ہو کر کنکریاں مارے یہ قول امام شافعی وغیرہ کا ہے اور پیادہ کنکریاں مارنا

حدثنا یوسف بن عیسی نا ابن نمیر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رمی الجمار مشی الیہ ذاھبا وراجعا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ بعضہم عن عبید اللہ ولم یرفعہ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم وقال بعضہم یرکب یوم النحر ویمشی فی الایام التی بعد یوم النحر **قال** ابو عیسی وکان من قال ھذا انما اراد اتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فعلہ لانہ انما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رکب یوم النحر حیث ذھب یرمی الجمار ولا یرمی یوم النحر الا جمرۃ العقبۃ **باب** کیف ترمی الجمار **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا المسعودی عن جامع بن شداد ابی صخرۃ عن عبد الرحمن بن یزید قال لما اتی عبد اللہ جمرۃ العقبۃ استبطن الوادی واستقبل الکعبۃ وجعل یرمی الجمرۃ علی حاجبہ الایمن ثم رمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال واللہ الذی لا الہ غیرہ من ھھنا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ **حدثنا** ھناد نا وکیع عن المسعودی بھذا الاسناد نحوہ قال وفی الباب عن الفضل بن عباس وابن عباس وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم یختارون ان یرمی الرجل فی بطن الوادی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ وقد رخص بعض اھل العلم ان لم یمکنہ ان یرمی من بطن الوادی رمی من حیث قدر علیہ وان لم یکن فی بطن الوادی **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی وعلی بن خشرم قالا نا عیسی بن یونس عن عبید اللہ بن ابی زیاد عن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث

حدیث بیان کی یوسف بن عیسی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابن نمیر نے عبید اللہ سے اسنے روایت کی نافع سے اسنے حضرت ابن عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب مارتے کنکریاں تو پیادہ پا چلتے طرف اسکے جاتے وقت اور آتے وقت **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی اسکو بعض نے عبید اللہ سے اور نہین مرفوع کیا اسکو اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور بعضے کہتے ہین کہ سوار ہووے دن قربانی کے اور پیادہ چلے بیچ اُن دنون کے جو پیچھے دن قربانی کے ہین کہا ابو عیسی نے کہ گویا جسنے یہ کہا ہی تو اُسنے صرف ارادہ کیا ہی اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکے فعل مین اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آپ قربانی کے دن سوار ہوئے جبکہ گئے کنکریان مارنے کو اور نہ کنکریان ماریں دن قربانی کے مگر جمرہ عقبہ کو **باب** کسطرح پھینکی جاوین کنکریان **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مسعودی نے جامع بن شداد ابی صخرہ سے اُسنے روایت کی عبد الرحمان بن یزید سے اُسنے کہا کہ جب آئے عبد اللہ بن عمر جمرہ عقبہ پاس تو کھڑے ہوئے درمیان وادی کے اور منھ کیا طرف قبلے کے اور کنکریان[۲] مارنے لگے جمرہ عقبہ کو اوپر طرف داہنی کے پھر پھینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا قسم ہے اس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اسی جگہ سے رمی کی ہی اُس شخص نے جسپر اُتری سورۂ بقرہ **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعودی سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکے کہا اور اس باب مین فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے کہ ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اختیار کرتے ہین یہ کہ رمی کرے آدمی درمیان وادی کے ساتھ سات کنکریون کے اور اللہ اکبر کہے ساتھ ہر کنکری کے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اگر نہ ممکن ہو اُسکو یہ کہ رمی کرے بیچ میدان مین سے تو جائز ہی یہ کہ رمی کرے جس جگہ سے کہ قادر ہو اُسپر اگرچہ نہو بیچ[۳] بیچ میدان کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور علی بن خشرم نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو عیسی بن یونس نے عبید اللہ بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ کیا گیا ہی پھینکنا کنکریون کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے ۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث

[۱] جمار اصل مین سنگریزون کو کہتے ہین اور جار جگہ نام اُن سنگریزون کا ہی کہ مناردن پر مارے جاتے ہین اور جن منارون پر کہ وہ سنگریزے مارے جاتے ہین انکو جمرات کہتے ہین بسبب پھینکنے جمار کے اوپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولے جمرہ وسطے اور جمرہ عقبہ عید کے دن فقط جمرۂ عقبہ پر کنکریان مارتے ہین اور گیارھوین اور بارھوین اور تیرھوین کو تینون پر مارتے ہین اور کنکریان مارنی واجب ہین مرح [۲] اور طور کنکریان پھینکنے کا مختلف لکھا ہی لیکن زیادہ تر صحیح یہ ہی کہ انگلی شہادت اور انگوٹھے کی سرے سے پکڑ کر یعنی چٹکی مین رکھکر پھینکے اور معمول بہ یہی ہی ۱۲ [۳] بطن وادی مین کھڑا ہونا افضل ہی واجب نہین اسلیے کہ ہر جگہ سے رمی کرنا درست ہی ۔ اور یہی ہی قول ابی حنیفہ اور عام علماء کا ۱۲ [۴] اور جمرۂ اولی اور وسطے کے نزدیک ٹھیرنا اور اللہ اکبر کہنا اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا سنت ہی علماء کہتے ہین کہ سورۂ بقر کے قدر وہان ٹھیرے ۱۲

حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة طرد الناس عند رمی الجمار **حدثنا** احمد بن منیع نا مروان ابن معاویة عن ایمن بن نابل
عن قدامة بن عبد الله قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم یرمی الجمار علی ناقته لیس ضرب ولا طرد ولا **الیك الیك** و
فی الباب عن عبد الله بن حنظلة **قال** ابو عیسی حدیث قدامة بن عبد الله حدیث حسن صحیح وانما یعرف هذا الحدیث
من هذا الوجه وهو حدیث حسن صحیح وایمن بن نابل هو ثقة عند اهل الحدیث **باب** ما جاء فی الاشتراك فی البدنة والبقرة
حدثنا قتیبة نا مالك بن انس عن ابی الزبیر عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الحدیبیة البقرة
عن سبعة والبدنة عن سبعة وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وعائشة وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث جابر
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یرون الجزور عن سبعة
والبقرة عن سبعة وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد وروی عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم ان البقرة
عن سبعة والجزور عن عشرة وهو قول اسحاق واحتج بهذا الحدیث وحدیث ابن عباس انما نعرفه من وجه واحد **حدثنا**
الحسین بن حریث وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسی عن حسین بن واقد عن علباء بن احمر عن عکرمة عن ابن عباس
قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة وفی الجزور عشرة **قال** ابو عیسی
هذا حدیث حسن غریب وهو حدیث حسین بن واقد **باب** ما جاء فی شعار البدن **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن هشام
الدستوائی عن قتادة عن ابی حسان الاعرج عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قلد نعلین واشعر الهدی فی الشق
الایمن بذی الحلیفة واماط عنه الدم وفی الباب عن المسور بن مخرمة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح
وابو حسان الاعرج اسمه مسلم والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم

حسن صحیح ہے **باب** کنکریاں مارنے کے وقت لوگوں کو ہانکنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مروان بن معاویہ نے ایمن بن
نابل سے اُسنے روایت کی قدامہ بن عبداللہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرۂ عقبہ پر اونٹنی پر سوار نہ تھا اسمیں
مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ یہ کہنا کہ ایک طرف ہو ایک طرف ہو اور اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے قدامہ بن عبداللہ
کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانی جاتی ہے یہ حدیث اسی وجہ سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایمن بن نابل وہ ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث
کے **باب** اونٹ اور گائے میں شریک ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابی زبیر سے اُسنے
روایت کی جابر سے اُسنے کہا کہ قربانی کی ہمنے ساتھ رسول اللہ صلعم کے سال حدیبیہ کے گائے[1] سات آدمی سے اور اونٹ سات آدمی سے اور اس باب میں ابن عمر اور
ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اونٹ سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اور گائے بھی سات آدمی سے جائز ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور
شافعی اور احمد کا اور روایت کی گئی ہے ابن عباس سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ گائے سات آدمی سے درست ہے اور اونٹ دس آدمی سے درست ہے
اور یہ قول اسحاق کا ہے اور دلیل پکڑی ہے اُسنے ساتھ اس حدیث کے اور ابن عباس کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے حسین
بن حریث وغیرہ کئی لوگوں نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُسنے روایت کی علباء بن احمر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے
ابن عباس سے کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ سفر کے سو حاضر ہوئی عید قربانی کی سو شریک ہوئے ہم بیچ گائے کے سات آدمی اور بیچ اونٹ کے
دس آدمی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ حدیث حسین بن واقد کی ہے **باب** اونٹ کے اشعار[2] کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب
نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ہشام دستوائی سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے ابی حسان اعرج سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالا
گلے میں اونٹنی کے دو جوتوں کا اور اشعار کیا یعنی زخم کیا ہدی کو اسکے کوہان کے داہنی طرف میں بیچ ذوالحلیفہ کے اور پونچھ ڈالا خون اسکا اور اس باب میں مسور
بن مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ

[1] یہ حدیث دلیل ہے واسطے امام ابوحنیفہ اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہے شریک ہونا سات آدمی کا بیچ گائے کے اور اونٹ کے خواہ قربت متفق ہو جیسے ہدی یا مختلف ہو جیسے ہدی اور قربانی اور امام شافعی کے
نزدیک اگر بعضے گوشت کھانے کا ارادہ کریں تو بھی جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک نہیں جائز ہے شریک ہونا مطلق اور بکری میں شریک ہونا بالاجماع جائز نہیں ۱۲ [illegible] [2] اشعار کہتے ہیں زخم کرنے
کو بیچ کنارے کوہان کے داہنی طرف اسکے اور اسکا خون پونچھ ڈالیں واسطے علامت ہدی کے تاکہ لوگ اس نشانی سے معلوم کر لیں کہ ہدی ہے پس نہ تعرض کریں اسسے چور اور یہ عادت
جاہلیت کی تھی کہ جب یہ علامت نہ ہوتی اسکو لوٹ لیتے اور جب یہ علامت دیکھتے اسکو نہ لوٹتے پھر شارع نے بھی اسکو روا رکھا ہے کسی غرض سے اور جمہور ائمہ کا اتفاق ہے اوپر اشعار کے [illegible]

بین الاشعار وهو قول الثوری والشافعی واحمد واسحاق قال سمعت یوسف بن عیسی یقول سمعت وکیعا یقول حین روی هذا الحدیث
فقال لا تنظروا الی قول اهل الرای فی هذا فان الاشعار سنة وقولهم بدعة قال وسمعت ابا السائب یقول کنا عند وکیع فقال
لرجل ممن ینظر فی الرای اشعر رسول الله صلی الله علیه وسلم ویقول ابو حنیفة هو مثلة قال الرجل فانه قد روی عن ابراهیم
النخعی انه قال الاشعار مثلة قال فرأیت وکیعا غضب غضبا شدیدا وقال اقول لك قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وتقول قال
ابراهیم ما احقك بان تحبس ثم لا تخرج حتی تنزع عن قولك هذا **باب** حدثنا قتیبة وابو سعید الاشج قالا نا ابن الیمان
عن سفیان عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم اشتری هدیه من قدید **قال** ابو عیسی هذا
حدیث غریب لا نعرفه من حدیث الثوری الا من حدیث یحیی بن الیمان وروی عن نافع ان ابن عمر اشتری من قدید **قال**
ابو عیسی وهذا اصح **باب** ماجاء فی تقلید الهدی للمقیم **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه
عن عائشة انها قالت فتلت قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم لم یحرم ولم یترك شیئا من الثیاب **قال** ابو عیسی هذا
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا قلد الرجل الهدی وهو یرید الحج لم یحرم علیه شیء من الثیاب والطیب
حتی یحرم وقال بعض اهل العلم اذا قلد الرجل الهدی فقد وجب علیه ما وجب علی المحرم **باب** ماجاء فی تقلید الغنم **حدثنا**
محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کنت افتل قلائد هدی
رسول الله صلی الله علیه وسلم کلها غنما ثم لا یحرم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند

اشعار کرنا سنت ہی اور یہی قول ہی ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتا تھا کہ سنا میں نے وکیع سے کہتا
تھا جب کہ روایت کی اُسنے یہ حدیث پس کہا کہ نہ دیکھو طرف قول اہل رائے کے بیچ اس مسئلے کے کہ تحقیق ہدی کو زخمی کرنا سنت ہی اور قول اُنکا
بدعت ہی کہا اور سنا میں نے ابا سائب سے کہتا تھا کہ تھے ہم نزدیک وکیع کے پس اُسنے اہل رائے میں سے ایک مرد کو کہا کہ اشعار کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہی اُس مرد نے کہا کہ تحقیق اُسنے روایت کی ہی ابراہیم نخعی سے اُسنے کہا کہ اشعار مثلہ ہی کہا
کہا کہ پس دیکھا میں نے وکیع کو غصے ہوئے سخت غصے ہونا اور کہا کہ کہتا ہوں واسطے تیرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو
کہتا ہی کہ ابراہیم نے کہا کیا لائق ہی تو ساتھ اسکے کہ قید کیا جاوے تو پھر نہ نکالا جاوے یہاں تک کہ باز آوے تو اپنے قول سے **باب** ۔ **حدیث** بیان کی
ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ اور ابو سعید اشج نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن یمان نے سفیان سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے
نافع سے اُسنے ابن عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدکی ہدی اپنی قدید[1] سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو
حدیث ثوری سے مگر حدیث یحییٰ بن یمان سے اور روایت کی گئی ہی نافع سے کہ تحقیق ابن عمر نے خرید کی ہدی اپنی قدید سے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ
زیادہ تر صحیح ہی **باب** مقیم کو ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا درست ہی یعنی اگرچہ احرام نہ باندھے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو لیث نے عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ بٹی میں نے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اونٹوں کے پھر ڈالی اُنکے گلے میں پھر نہ احرام باندھا آپنے اور نہ چھوڑی کوئی چیز کپڑوں سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی
نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب ہار ڈالے مرد ہدی کو اور وہ ارادہ رکھتا ہی حج کا تو نہیں حرام ہوتی اُسپر کوئی چیز کپڑوں اور خوشبو سے
یہانتک کہ احرام باندھے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہار ڈالے مرد ہدی کو تو تحقیق واجب ہو جاتی ہی اُسپر وہ چیز جو واجب ہوتی ہی اوپر محرم کے
باب بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے روایت
کی منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ بٹتی تھی میں ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدیوں کا کہ وہ سب بکریاں
تھیں پھر نہ احرام باندھتے آپ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک

اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بدعت ہی لیکن بکری و دنبہ وغیرہ میں اشعار نکرے کہ وہ ضعیف ہیں ۱۲ [1] قدید ایک جگہ کا نام ہی درمیان مکے اور مدینے کے ۱۲ [2] جب نویں سال حج فرض
ہوا تو حضرت نے ابو بکر صدیق رض کو امیر حاجیوں کا کرکے بھیجا اور اونٹ کے ساتھ ہار بٹے ہدی کے بھیجے پس نہ حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی واسطے اُنکے یعنے
حضرت پر احکام احرام کے جاری نہوئے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ جو کوئی ہدی مکے کو بھیجے حرام ہوتی ہیں اُسپر وہ چیزیں کہ حرام ہوتی ہیں محرم پر جبتک کہ پہنچے ہدی حرم میں اور ذبح کیجاوے
سو جب عائشہ نے اُنکا یہ قول سنا تو یہ حدیث بیان کرکے اُنکا قول رد کر دیا معلوم ہوا کہ ہدی بھیجنے سے مقیم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی ۱۲ [3] سب علماء کا اتفاق ہی اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریوں میں نہیں

بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم یرون تقلید الغنم **باب** ماجاء اذا عطب الہدی ما یصنع بہ **حدثنا**
ھارون بن اسحاق الہمدانی نا عبدۃ بن سلیمان عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ
کیف اصنع بما عطب من الہدی قال انحرہا ثم اغمس نعلہا فی دمہا ثم خل بین الناس وبینہا فیاکلوہا وفی الباب عن ذویب
ابی قبیصۃ الخزاعی **قال** ابو عیسی حدیث ناجیۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم قالوا فی ہدی التطوع اذا
عطب لا یاکل ہو ولا احد من اہل رفقتہ ویُخلّی بینہ وبین الناس یاکلونہ وقد اجزأ عنہ وہو قول الشافعی واحمد واسحاق وقالوا
ان اکل منہ شیئا غرم مقدار ما اکل منہ وقال بعض اہل العلم اذا اکل من ہدی التطوع شیئا فقد ضمن **باب** ماجاء فی رکوب
البدنۃ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یسوق بدنۃ فقال لہ
ارکبہا فقال یا رسول اللہ انہا بدنۃ فقال لہ فی الثالثۃ او فی الرابعۃ ارکبہا ویحک او ویلک وفی الباب عن علی وابی ہریرۃ وجابر
قال ابو عیسی حدیث انس حدیث صحیح حسن وقد رخص قوم من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم فی
رکوب البدنۃ اذا احتاج الی ظہرہا وہو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضہم لا یرکب ما لم یضطر الیہ **باب** ماجاء بای جانب
الراس یبدأ فی الحلق **حدثنا** ابو عمار نا سفیان بن عیینۃ عن ہشام بن حسان عن ابن سیرین عن انس بن مالک قال لما رمی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ نحر نسکہ ثم ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ فاعطاہ ابا طلحۃ ثم ناولہ شقہ الایسر فحلقہ فقال اقسمہ
بین الناس **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ہشام نحوہ

بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا مستحب ہے **باب** جب ہدی قریب مرنے کے پہنچے
تو اسکو کیا کیا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی
اپنے باپ سے اُسنے ناجیہ خزاعی سے کہا کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کسطرح کروں میں ساتھ اُس جانور کے کہ قریب مرنے کے پہنچے جانوروں
ہدی میں سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اُسکو پھر رنگ پاپوش اُسکے خون میں یعنی جو پاپوشیں کہ اُسکے گلے میں ہار ڈالی تھیں اُنکو خون میں رنگ کر اُسکے
گردن پر چھاپا لگا یا پھر چھوڑ دے درمیان لوگوں کے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نہ کر اُسکے کھانے سے پس کھاویں وہ اُس سے اور
اس باب میں ذویب ابی قبیصہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ناجیہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں
بیچ ہدی نفلی کے کہ جب قریب مرنے کے پہنچے تو نہ کھاوے وہ اور نہ کوئی اُسکے رفیقوں سے اور چھوڑ دیوے درمیان اُسکے اور درمیان لوگوں کے
کہ کھاویں وہ اُسکو اور تحقیق کفایت کرتا ہے وہ اُسکو اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ اگر کھاوے اُسسے کوئی چیز تو جرمانہ
دیوے مقدار اُسکے کہ کھایا ہو اُسسے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب کھاوے ہدی نفلی سے کوئی چیز تو ضامن ہوتا ہے **باب** ہدی پر سوار ہونے کا
بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہے اونٹ پس فرمایا سوار ہو اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ ہدی ہے پس فرمایا اُسکو تیسری بار میں یا چوتھی
بار میں کہ سوار ہو اُسپر خرابی ہو تجھکو یعنی میں کہتا ہوں اور تو عذر کرتا ہے اور اس باب میں علی اور ابو ہریرہ اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے
انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک جماعت اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ سوار ہونے ہدی کے جب
کہ محتاج ہو طرف سواری اُسکے کے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے کہ نہ سوار ہووے اُسپر جبتک کہ نہ بیقرار ہو طرف اُسکے
باب سر کے بال منڈانے کس طرف سے شروع کیے جاویں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے
ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ جب رمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو تو ذبح
کی ہدی اپنی پھر مونڈنے والے کے آگے اپنے داہنے طرف کے سر کو کیا پس مونڈا اُسنے سر حضرت کا اور دیے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو پھر آگے کی اُسکے بائیں طرف سر اپنے
کو سو مونڈا اُسکو اور دیے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو اور فرمایا کہ تقسیم کر بالوں کو درمیان لوگوں کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ہشام سے

اور تقلید یعنی اُنکے گلے میں ہار ڈالنا سنت ہے خلاف ہے اسمیں امام مالک کا طیبی ۱۲ پس کھا دیں اُس سے فقیر نہ اغنیاء کہ کھانا اُسکا اغنیاء پر حرام ہے اور اپنے ساتھیوں کے واسطے بھی اُسکا کھانا
درست نہیں بلکہ جنگلی لوگ اُس سے فائدہ اٹھاویں یا کوئی اور قافلہ پیچھے سے آوے تو وہ کھاوے ۱۲ م ح ۱۲ اکثر علماء کہتے ہیں کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یہ قول شافعی اور احمد
اور مالک کا ہے اور بعضے کہتے ہیں اگر ضرر نہ کرے تو درست ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے ورنہ نہیں ۱۲ م ح

هذا حديث حسن **باب** ما جاء في الحلق والتقصير **حدثنا** قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر قال حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وحلق طائفة من اصحابه وقصر بعضهم قال ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله المحلقين مرة او مرتين ثم قال والمقصرين وفي الباب عن ابن عباس وابن ام الحصين ومارب وابي سعيد وابي مريم وحبشي بن جنادة وابي هريرة قال هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يختارون للرجل ان يحلق راسه وان قصر يرون ان ذلك يجزئ عنه وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في كراهية الحلق للنساء **حدثنا** محمد بن موسى الجرشي البصري نا ابو داود الطيالسي نا همام عن قتادة عن خلاس بن عمرو عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المرأة راسها **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود عن همام عن خلاس نحوه ولم يذكر فيه عن علي **قال** ابو عيسى حديث علي فيه اضطراب وروى هذا الحديث عن حماد بن سلمة عن قتادة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان تحلق المرأة رأسها والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون على المرأة حلقا ويرون ان عليها التقصير **باب** ما جاء فيمن حلق قبل ان يذبح او نحر قبل ان يرمي **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي وابن ابي عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عيسى بن طلحة عن عبد الله بن عمرو ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج وساله آخر فقال نحرت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج وفي الباب عن علي وجابر وابن عباس وابن عمر واسامة بن شريك **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا قدم نسكا قبل نسك فعليه دم **باب** ما جاء في الطيب عند الاحلال قبل الزيارة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة

مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** بال منڈانے اور کتروانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبردی ہمکو لیث نے نافع سے اسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ بال منڈائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بال منڈائے ایک جماعت نے آپکے اصحاب سے اور کتروائے بعض نے ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرے اللہ سر منڈانے والوں[1] پر ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی رحم کرے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن ام الحصین اور مارب اور ابی سعید اور ابی مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اختیار کرتے ہیں واسطے مرد کے یہ کہ منڈاوے سر اپنے کو اور اگر کتروائے تو کہتے ہیں کہ یہ بھی اُس سے کفایت کرتا ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عورتوں کو بال منڈانے منع ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن موسیٰ جرشی بصری نے اُسنے کہا خبردی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبردی ہمکو ہمام نے قتادہ سے اُسنے روایت کی خلاس بن عمرو سے اُسنے علی رض سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈاوے[2] عورت سر اپنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبردی ہمکو ابو داؤد نے ہمام سے اُسنے خلاس سے مثل اسکے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ علی کا **کہا** ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ منڈاوے عورت سر اپنا اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ عورت پر حلق نہیں اور کہتے ہیں کہ اُسپر بال کتروانا ہے **باب** جو شخص کہ سر منڈاوے پہلے ذبح کرنے کے یا قربانی کرے پہلے کنکریاں مارنے کے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن عبد الرحمان مخزومی اور ابن ابی عمر نے انھوں نے کہا خبردی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عیسیٰ بن طلحہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ایک مرد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سر منڈایا میں نے پہلے ذبح کرنے کے فرمایا کہ ذبح کرے اب اور نہیں ہے کچھ گناہ اور پوچھا آپ کو ایک اور شخص نے سو اُسنے کہا کہ قربانی کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے فرمایا اب پھینک کنکریاں اور نہیں ہے کچھ گناہ اور اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر مقدم کرے کسی حکم کو کسی حکم سے تو اُسپر دم ہے **باب** احرام سے حلال ہونے کے وقت خوشبو ملنی پہلے طواف زیارت کے درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبردی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبردی ہمکو منصور بن زاذان نے عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ بال منڈانے افضل ہیں بال کتروانے سے کہ انکے واسطے تین بار دعا کی اور بال کترانے کے لیے صرف ایک بار دعا کی ۱۲ [2] یعنی جب احرام سے نکلے تو سر نہ منڈاوے یا مطلق مراد ہے اسلیے سر منڈانا عورتوں کو حرام ہے تا تشبہ نہ ہو مردوں سے اور منڈانے کے مردوں کو مگر ضرورت ہو تو عورت کو سر منڈانا جائز ہے ۱۲ جاننا چاہیے کہ افعال منیٰ کے چار ہیں رمی کرنا اور ذبح کرنا اور سر منڈانا اور طواف کرنا اور ...

قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک وفی الباب عن ابن عباس
قال ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم
یرون ان المحرم اذا رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر وذبح وحلق اوقصر فقد حل لہ کل شیٔ حرم علیہ الا النساء وھو قول الشافعی واحمد
واسحاق وقد روی عن عمر بن الخطاب انہ قال حل لہ کل شیٔ الا النساء والطیب وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھو قول اھل الکوفۃ **باب** ماجاء متی یقطع التلبیۃ فی الحج **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان
عن ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل بن عباس قال اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جمع الی منی فلم یزل یلبی حتی
رمی جمرۃ العقبۃ وفی الباب عن علی وابن مسعود وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث الفضل حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند
اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الحاج لا یقطع التلبیۃ حتی یرمی الجمرۃ وھو قول الشافعی واحمد واسحاق **باب**
ماجاء متی یقطع التلبیۃ فی العمرۃ **حدثنا** ھناد نا ھشیم عن ابن ابی لیلی عن عطاء عن ابن عباس قال یرفع الحدیث انہ کان یمسک عن التلبیۃ فی
العمرۃ اذا استلم الحجر وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم
قالوا لا یقطع المعتمر التلبیۃ حتی یستلم الحجر وقال بعضھم اذا انتھی الی بیوت مکۃ قطع التلبیۃ والعمل علی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وبہ یقول سفیان والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی طواف الزیارۃ باللیل **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن ابی الزبیر عن
عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ الی اللیل **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن وقد رخص بعض اھل العلم فی ان یوخر طواف الزیارۃ الی اللیل

کہا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس سے کہ احرام باندھیں اور دن نحر کے پہلے اس سے کہ طواف فرض کریں گرد خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبو کے کہ اسمیں مشک تھا اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ تحقیق محرم جب کنکریاں مارے جمرہ عقبہ کو دن نحر کے اور قربانی ذبح کرے اور سر منڈائے یا بال کتروائے تو تحقیق حلال ہوجاتی ہے واسطے اسکے ہر چیز کہ حرام ہوگئی تھی اسپر مگر عورتیں حلال نہیں ہوتیں اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تحقیق روایت کی گئی ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا حلال ہوجاتی ہے واسطے اسکے ہر چیز مگر عورتیں اور خوشبو اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **باب** حج میں لبیک کہنی کب قطع کرے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے اسنے روایت کی عطا سے اسنے ابن عباس سے اسنے فضل بن عباس سے کہا کہ پیچھے سوار کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منا تک پس ہمیشہ کہتے رہے حضرت لبیک یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ پر اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے فضل کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حج کرنے والا نہ قطع کرے لبیک کہنی یہانتک کہ رمی کرے جمرہ عقبہ کو اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عمرہ میں لبیک کہنی کب موقوف کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے ابن ابی لیلیٰ سے اسنے روایت کی عطا سے اسنے ابن عباس سے کہا مرفوع کرتے تھے حدیث کو کہ تحقیق تھے وہ بند رہتے لبیک کہنے سے عمرہ میں جبکہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ موقوف کرے عمرہ کرنے والا لبیک کہنی یہانتک کہ بوسہ دے حجر اسود کو اور بعضے کہتے ہیں کہ جب پہونچے طرف گھروں مکہ کے تو موقوف کرے لبیک کہنی اور عمل اوپر حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** رات کو طواف زیارت کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی زبیر سے اسنے روایت کی ابن عباس اور عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کیا طواف زیارت کو رات تک کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اسمیں کہ تاخیر کرے طواف زیارت کو رات تک

اختلاف ہے کہ یہ ترتیب سنت ہے یا واجب امام ابو حنیفہ اور مالک کہتے ہیں کہ واجب ہے اور امام شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ سنت ہے واجب نہیں ۱۲ ۲؎ جاننا چاہیے کہ دن عید کے کہ مزدلفہ سے منا کو آتے ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب کچھ حلال ہوجاتا ہے مگر عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہانتک کہ مکہ کو آتے ہیں اور طواف زیارت کرتے ہیں تب عورت بھی حلال ہوجاتی ہے تو تشنہ بھی ہیں کہ جب آپ احرام سے نکلتے تو تب بھی کریں آپ کو خوشبو لگاتی پہلے طواف زیارت سے ۱۲ ۳؎ یعنی جب جمرہ عقبہ کو عید کے دن پہلی کنکری مارے تو لبیک کہنی موقوف کرے ۱۲ ۴؎ یعنی عورتوں سے صحبت کرنی ابھی حلال نہیں ہوئی جب طواف زیارت کرے تو عورتوں سے صحبت کرنی بھی حلال ہوتی ہے ۱۲ ۵؎ نہیں جائز ہے کہ تاخیر طواف زیارت کرے سبب کے یہ کہ نہ بھی ہے کہ اول وقت اسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدھی رات کے بعد ہے اور دوسرون کے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے اور آخر وقت اسکا جب طواف کرے جائز ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر ایام نحر سے تاخیر کرے تو دم

واستحب بعضہم ان یزور یوم النحر و وسع بعضہم ان یؤخر ولو الی اٰخر ایام منیٰ **باب ما جاء فی نزول الابطح** حدثنا اسحاق بن منصور قال ثنا عبد الرزاق نا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر و عمر و عثمان ینزلون الابطح وفی الباب عن عائشۃ و ابی رافع و ابن عباس **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح غریب انما نعرفہ من حدیث عبد الرزاق عن عبید اللہ بن عمر وقد استحب بعض اہل العلم نزول الابطح من غیر ان یروا ذلک واجبا الا من احب ذلک قال الشافعی ونزول الابطح لیس من النسک فی شیٔ انما ہو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس قال لیس التحصیب بشیٔ انما ہو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابوعیسیٰ التحصیب نزول الابطح **قال** ابوعیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا محمد بن عبد الاعلی نا یزید بن ذریع نا حبیب المعلم عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت انما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الابطح لانہ کان اسمح لخروجہ **قال** ابوعیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ہشام بن عروۃ نحوہ **باب ما جاء فی حج الصبی** حدثنا محمد بن طریف الکوفی نا ابو معاویۃ عن محمد بن سوقۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال رفعت امرأۃ صبیا لہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ اَلِہٰذا حجٌّ قال نعم ولکِ اجر وفی الباب عن ابن عباس حدیث جابر حدیث غریب **حدثنا** قتیبۃ نا قزعۃ بن سوید الباہلی عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقد روی عن محمد ابن المنکدر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا حاتم بن اسماعیل عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید قال حج بی ابی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وانا ابن سبع سنین **قال** ابوعیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح وقد اجمع اہل العلم ان الصبی اذا حج قبل ان یدرک فعلیہ الحج اذا ادرک لا تجزیٔ عنہ تلک الحجۃ عن حجۃ الاسلام وکذلک المملوک اذا حج فی رقہ ثم اعتق فعلیہ الحج

اور بعضے کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ طواف زیارت کرے دن نحر کے اور بعضوں نے عام اجازت دی ہے یہ کہ تاخیر کرے اگرچہ ہو آخر دن منیٰ تک۔ **باب ابطح میں اُترنے کا بیان** حدیث بیان کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اُترتے میدان ابطح میں اور اس باب میں عائشہ اور ابی رافع اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح غریب ہے سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں اُسکو حدیث عبدالرزاق سے اُسنے عبیداللہ بن عمر سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ میدان ابطح میں اُترنا مستحب ہے واجب نہیں مگر جو دوست رکھے اُسکو امام شافعی نے کہا کہ ابطح کا اُترنا حج کے احکام سے کسی چیز میں نہیں سوا اسکے نہیں کہ وہ ایک جگہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نزول فرمایا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ محصب میں اُترنا کوئی چیز نہیں یعنی نہ واجب ہے نہ سنت نہ مستحب سوا اسکے نہیں کہ وہ ایک منزل ہے کہ حضرت وہاں اُترے کہا ابوعیسیٰ نے کہ تحصیب کہتے ہیں اُترنے ابطح کو کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبدالاعلیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبیب معلم نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا سوا اسکے نہیں کہ اُترے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں اسواسطے کہ اُترنا اُسمیں نہایت آسان واسطے نکلنے حضرت کے یعنی جب کہ نکلے مدینہ کو کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ہشام بن عروہ سے مثل اُسکے **باب نابالغ لڑکے کے حج کا بیان** حدیث بیان کی ہمسے محمد بن طریف کوفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ اُٹھایا ایک عورت نے لڑکا اپنا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اُسکے حج فرمایا ہاں اور واسطے تیرے بھی ثواب ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے جابر کی حدیث غریب ہے حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قزعہ بن سوید باہلی نے محمد بن منکدر سے اُسنے روایت کی جابر بن عبداللہ سے مثل اُسکے اور تحقیق روایت کیگئی ہے محمد بن منکدر سے اُسنے حضرت سے مرسل حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن یوسف سے اُسنے روایت کی سائب بن یزید سے کہا کہ حج کرایا مجکو باپ میرے نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں اور میں اُسوقت سات برس کا تھا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اجماع ہے سب اہل علم کا اسپر کہ نابالغ لڑکا اگر حج کرے پہلے بالغ ہونے کے تو اُسپر واجب ہے جبکہ بالغ ہو نہیں کفایت کرتا ہے اُس سے یہ حج حجۃ الاسلام سے یعنی حج فرضی سے جو بعد بالغ ہونے کے واجب ہوتا ہے اور اسیطرح غلام جب حج کرے بیچ غلامی اپنی کے پھر آزاد ہو وے تو اُسپر حج واجب ہے

تو دم دینا لازم ہوگا ۱۲ سلف امام نووی نے کہا کہ ابطح میں اُترنا مستحب ہے نزدیک امام شافعی اور مالک اور جمہور علما کے اور یہی صواب بات ہے اور بعض مستحب نہیں کہتے انتہی اور ابطح ایک جگہ ہے پاس مکہ کے اور محصب اور خیف بنی کنانہ بھی اسی کو کہتے ہیں ۱۲ سلف یعنی ثواب حج کا اور فرمایا کہ تجکو بھی ثواب ہے واسطے خبرگیری اور باعث ہونے حج کے اور لڑکا نابالغ اگر حج کرے تو اُسکے ذمہ سے حج فرض ساقط نہیں ہوتا بعد بالغ ہونے کے شرائط

اذا وجد الى ذلك سبيلا ولا يجزى عنه ما حج فى حال رقه وهو قول الثورى والشافعى واحمد واسحاق **حدثنا** محمد بن اسماعيل الواسطى قال سمعت ابن نمير عن اشعث بن سوار عن ابى الزبير عن جابر قال كنا اذا حججنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فكنا نلبى عن النساء ونرمى عن الصبيان **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد اجمع اهل العلم ان المرأة لا يلبى عنها غيرها بل هى تلبى يكره لها رفع الصوت بالتلبية **باب** ماجاء فى الحج عن الشيخ الكبير والميت **حدثنا** احمد بن منيع قال ثنا روح بن عبادة نا ابن جريج قال اخبرنى ابن شهاب قال حدثنى سليمان بن يسار عن عبد الله بن عباس عن الفضل بن عباس ان امرأة من خثعم قالت يا رسول الله ان ابى ادركته فريضة الله فى الحج وهو شيخ كبير لا يستطيع ان يستوى على ظهر البعير قال حجى عنه وفى الباب عن على وبريدة وحصين بن عوف وابى رزين العقيلى وسودة وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث الفضل بن عباس حديث حسن صحيح وروى عن ابن عباس ايضا عن سنان بن عبد الله الجهنى عن عمته عن النبى صلى الله عليه وسلم وروى عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم فسالت محمدا عن هذه الروايات فقال اصح شئ فى هذا ما روى ابن عباس عن الفضل بن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال محمد ويحتمل ان يكون ابن عباس سمعه من الفضل وغيره عن النبى صلى الله عليه وسلم ثم روى هذا فارسله ولم يذكر الذى سمعه منه **قال** ابو عيسى وقد صح عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذا الباب غير حديث والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول الثورى وابن المبارك والشافعى واحمد واسحاق يرون ان يحج عن الميت وقال مالك اذا اوصى ان يحج عنه حج عنه وقد رخص بعضهم ان يحج عن الحى اذا كان كبيرا وبحال لا يقدر ان يحج وهو قول ابن المبارك والشافعى **باب** منه **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع عن شعبة عن النعمان بن سالم عن عمرو بن اوس عن ابى رزين العقيلى انه اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان ابى شيخ كبير لا يستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابيك

جب کہ پاوے طرف اُسکے راہ اور نہیں کفایت کرتا اُس سے وہ حج جو کیا تھا اُسکو حال غلامی اپنی مین اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسماعیل واسطی نے اُسنے کہا سنا مین نے ابن نمیر سے اُسنے روایت کی اشعث بن سوار سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر رض سے کہا کہ تھے ہم جب حج کرتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے ہم لبیک کہتے عورتوں کی طرف سے اور تھے ہم رمی کرتے لڑکون کی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ عورت نہ لبیک کہے اُسکی طرف سے غیر اُسکا بلکہ وہ لبیک کہے آپ اور مکروہ ہے واسطے اُسکے بلند کرنا آواز کا ساتھ لبیک کہنے کے **باب** بڈھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابن شہاب نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے سلیمان بن یسار نے عبد اللہ بن عباس سے اُسنے روایت کی فضل بن عباس سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا پایا اُسکو فرض اللہ نے بیچ امر حج کے اور وہ بڈھا ہے نہیں طاقت رکھتا یہ کہ ٹھیرے اوپر پیٹھ اونٹ کے فرمایا حج کر اُسکی طرف سے اور اس باب مین علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ فضل بن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور نیز ابن عباس سے بھی مروی ہے کہ سنان بن عبد اللہ جہنی سے روایت کی اُسنے اپنی پھوپھی سے اور روایت کیگئی ہے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا مین نے بخاری کو ان روایات سے سو اُسنے کہا کہ زیادہ ترصحیح چیز اس باب مین وہ ہے جو ابن عباس نے فضل بن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا محمد نے اور احتمال ہے کہ ابن عباس نے اُسکو فضل وغیرہ سے سنا ہو پھر اُسکو مرسل روایت کیا ہو اور اپنے استاد کا ذکر نکیا ہو کہا ابو عیسیٰ نے کہ تحقیق صحیح ہو چکی ہے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین سوا اس کے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسی کے قائل ہین ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کہتے ہین کہ مردے کی طرف سے حج کرنا درست ہے اور مالک نے کہا کہ اگر مردے نے حج کرنے کی وصیت کی ہو تو حج کیا جاوے اُسکی طرف سے ورنہ نہیں اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے یہ کہ حج کیا جاوے زندہ کی طرف سے جبکہ وہ بہت بڈھا اور ہو ساتھ ایسے حال کے کہ نہ قدرت رکھتا ہو حج کی اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی کا **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے شعبہ سے اُسنے روایت کی نعمان بن سالم سے اُسنے عمرو بن اوس سے اُسنے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آیا نبی صلعم کے پاس سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت میرا باپ بڑا بڈھا ہے نہیں طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری پر بیٹھنے کی فرمایا حج کر اپنے باپ کی

واعتمر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وانما ذكرت العمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث ان يعتمر الرجل عن غيره وابو رزين العقيلي اسمه لقيط بن عامر **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا عبد الرزاق عن سفيان الثوري عن عبد الله بن عطاء عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال جاءت امراة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان امي ماتت ولم تحج افاحج عنها قال نعم حجي عنها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في العمرة اواجبة هي ام لا **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا عمر بن علي عن الحجاج عن محمد بن المنكدر عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن العمرة اواجبة هي قال لا وان يعتمروا هو افضل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول بعض اهل العلم قالوا العمرة ليست بواجبة وكان يقال هما حجان الحج الاكبر يوم النحر والاصغر العمرة وقال الشافعي العمرة سنة لا نعلم احدا رخص في تركها وليس فيها شيء ثابت بانها تطوع قال وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو ضعيف لا تقوم بمثله الحجة وقد بلغنا عن ابن عباس انه كان يوجبها **باب** منه **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي نا زياد بن عبد الله عن يزيد بن ابي زياد عن مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت العمرة في الحج الى يوم القيمة وفي الباب عن سراقة بن مالك بن جعشم وجابر بن عبد الله **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن ومعنى هذا الحديث ان لا باس بالعمرة في اشهر الحج وهكذا قال الشافعي واحمد واسحاق ومعنى هذا الحديث ان اهل الجاهلية كانوا لا يعتمرون في اشهر الحج فلما جاء الاسلام رخص النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك قال دخلت العمرة في الحج الى يوم القيمة يعني لا باس بالعمرة في اشهر الحج واشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة لا ينبغي للرجل ان يهل بالحج الا في اشهر الحج واشهر الحرم رجب وذو القعدة وذو الحجة والمحرم هكذا روى غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم **باب** ماجاء في ذكر فضل العمرة **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن سفيان عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرة الى العمرة تكفر ما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

طرف سے اور عمرہ کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ ذکر کیا گیا ہے عمرہ نبی صلعم سے بیچ اس حدیث کے یہ کہ عمرہ کرے آدمی غیر کی طرف سے اور ابو رزین کا نام لقیط بن عامر ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن عطا سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ آئی ایک عورت پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ میری ماں مرگئی اور حج نہیں کیا پس کیا حج کروں میں اُسکی طرف سے فرمایا حج کر اُسکی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عمرہ واجب ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمر بن علی نے حجاج سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عمرہ سے کہ کیا واجب ہے فرمایا نہیں اور عمرہ کرنا افضل ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا کہتے ہیں کہ عمرہ واجب نہیں اور تھا کہا جاتا کہ وہ دو حج ہیں حج اکبر دن نحر کا ہے اور حج اصغر یعنے چھوٹا حج عمرہ ہے اور امام شافعی نے کہا کہ عمرہ سنت ہے ہم نہیں جانتے ہم کسی کو کہ اُسکے ترک کی اجازت دی ہو اور نہیں بیچ اسکے کوئی چیز ثابت کہ وہ نفل ہے کہا اور تحقیق روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ مثل اسکے کے حجت اور تحقیق پہنچا ہے ہمکو ابن عباس سے کہ وہ اسکو واجب کہتے تھے **باب** یہ باب پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک اور اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی کی حدیث حسن ہے اور معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ نہیں کچھ ڈر ساتھ عمرہ کرنے کے بیچ مہینوں حج کے اور اسیطرح کہا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ جاہلیت کے لوگ نہ عمرہ کرتے تھے بیچ مہینوں حج کے پس جب اسلام آیا تو اجازت دی حضرت نے بیچ اسکے اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ بیچ حج کے قیامت تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا کچھ ڈر نہیں اور حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذیقعد اور دس دن ذیحجہ سے نہیں درست واسطے کسی مرد کے یہ کہ احرام باندھے ساتھ حج کے مگر بیچ مہینوں حج کے اور مہینے حرام کے یہ ہیں رجب اور ذیقعد اور ذیحجہ اور محرم اور اسیطرح روایت کیا ہے بہت اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے **باب** عمرہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے اُن گناہوں کے لیے کہ درمیان اُنکے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول اور نہیں اسکا بدلہ مگر بہشت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف١ امام محمد نے موطا میں لکھا ہے کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ حج کرنے کے میت کی طرف سے اور اسیطرح مرد اور عورت کی طرف سے جبکہ بہت بوڑھے ہوں اور حج کی طاقت نہ رکھتے ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہاء حنفیہ کا ١٢ ف٢ کہتے ہیں کہ مراد سنت سے یہاں واجب ہے اسلیے کہ سنت کی ترک جائز ہے اور شافعی نے کہا کہ کسی نے اسکے ترک کی اجازت نہیں دی ١٢

باب ما جاء فی العمرة من التنعیم **حدثنا** یحیی بن موسی وابن ابی عمر قالا نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن عمرو بن اوس عن عبد الرحمن بن ابی بکر ان النبی صلی الله علیه وسلم امر عبد الرحمن بن ابی بکر ان یعمر عائشة من التنعیم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی العمرة من الجعرانة **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن ابن جریج عن مزاحم عن عبد العزیز بن عبد الله عن محرش الکعبی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج من الجعرانة لیلا معتمرا فدخل مکة لیلا فقضی عمرته ثم خرج من لیلته فاصبح بالجعرانة کبائت فلما زالت الشمس من الغد خرج فی بطن سرف حتی جاء مع الطریق طریق جمع ببطن سرف فمن اجل ذلك خفیت عمرته علی الناس **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب ولا نعرف لمحرش الکعبی عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا الحدیث **باب** ما جاء فی عمرة رجب **حدثنا** ابو کریب نا یحیی بن آدم عن ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عروة قال سئل ابن عمر فی ای شهر اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال فی رجب فقالت عائشة ما اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم الا وهو معه تعنی ابن عمر وما اعتمر فی شهر رجب قط **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب سمعت محمدا یقول حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروة بن الزبیر **حدثنا** احمد بن منیع نا الحسن بن موسی نا شیبان عن منصور عن مجاهد عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم اعتمر اربعا احداهن فی رجب **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب حسن صحیح **باب** ما جاء فی عمرة ذی القعدة **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا اسحاق بن منصور السلولی الکوفی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء ان النبی صلی الله علیه وسلم اعتمر فی ذی القعدة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس **باب** ما جاء فی عمرة رمضان **حدثنا** نصر بن علی نا ابو احمد الزبیری نا اسرائیل عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید عن ابن ام معقل عن ام معقل عن النبی صلی الله علیه وسلم قال عمرة فی رمضان تعدل حجة وفی الباب عن ابن عباس وجابر وابی هریرة وانس ووهب بن خنبش

باب تنعیم سے عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یحیی بن موسی اور ابن ابی عمر نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اسنے روایت کی عمرو بن اوس سے اسنے عبد الرحمان بن ابی بکر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد الرحمان بن ابی بکر کو یہ کہ عمرہ کراتے عائشہ رض کو تنعیم سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جعرانہ سے عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے ابن جریج سے اسنے روایت کی مزاحم بن ابی مزاحم سے اسنے عبد العزیز بن عبد اللہ سے اسنے محرش کعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے ایک رات کو عمرے کا احرام باندھکر سو داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو تمام کیا[1] عمرہ اپنا پھر نکلے اسی رات سے یعنی مکہ سے پس صبح کی آپنے جعرانہ میں مثل رات کاٹنے والے اس جگہہ کے پس جب ڈھلا سورج آیندہ روز سے تو نکلے میدان سرف میں یہانتک کہ آئے ساتھ راہ مزدلفہ کے بیچ میدان سرف کے پس اسی سبب سے پوشیدہ رہا عمرہ آپ کا لوگوں پر کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہیں جانتے ہم واسطے محرش کعبی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے **باب** رجب میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اسنے روایت کی اعمش سے اسنے حبیب بن ابی ثابت سے اسنے عروہ سے کہا کہ سوال کیے گئے ابن عمر کہ کس مہینے میں عمرہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا کہ رجب میں سو عائشہ رض نے کہا کہ نہیں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر وہ ساتھ آپکے تھا یعنی ابن عمر اور نہیں عمرہ کیا آپنے مہینے رجب میں کبھی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے میں نے سنا بخاری سے کہ کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا ہے عروہ بن زبیر سے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن موسی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شیبان نے منصور سے اسنے روایت کی مجاہد سے اسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا چار بار[2] ایک انکا رجب میں ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** مہینے ذیقعدہ میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے اسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن منصور سلولی کوفی نے اسرائیل سے اسنے روایت کی ابی اسحاق سے اسنے براء سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے ذیقعدہ کے عمرہ کیا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** رمضان میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو اسرائیل نے ابی اسحاق سے اسنے روایت کی اسود بن یزید سے اسنے ابن ام معقل سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور وہب[3] بن خنبش سے ہے

---

[1] آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ یا سولہ دن جعرانہ میں رہے اور وہاں غنیمت بانٹی انہیں دنوں میں ایک رات کو بعد نماز عشاء کے سوار ہو کر مکہ میں تشریف لیگئے اور عمرہ ادا کیا اور اسی رات پھر آئے اور صبح کی نماز جعرانہ میں ادا کی اور جعرانہ نام ایک جگہ کا ہے کہ نو کوس ہے مکہ سے ۱۲

[2] حضرت نے چار عمرے کیے ہیں سب ذیقعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج کے کہ وہ ذیحجہ کے مہینے میں واقع ہوا ۱۲

[3] وہب بن خنبش بخاء معجمہ و نون و باء موحدہ بوزن جعفر ۱۲ تقریب التہذیب

قال ابو عیسیٰ ویقال ھرم بن خنبش قال بیان وجابر عن الشعبی عن وھب بن خنبش وقال داود عن الاودی عن الشعبی عن ھرم بن خنبش ووھب اصح وحدیث ام معقل حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقال احمد واسحاق قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ قال اسحاق معنیٰ ھذا الحدیث مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قرأ قل ھو اللہ احد فقد قرأ ثلث القرآن **باب** ماجاء فی الذی یھل بالحج فیکسر او یعرج **حدثنا** اسحاق بن منصور نا روح بن عبادۃ نا حجاج الصواف نا یحییٰ بن ابی کثیر عن عکرمۃ قال حدثنی الحجاج بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ حجۃ اخری فذکرت ذلک لابی ھریرۃ وابن عباس فقالا صدق **حدثنا** اسحاق بن منصور نا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن الحجاج مثلہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن وھکذا رواہ غیر واحد عن الحجاج الصواف نحو ھذا الحدیث وروی معمر ومعاویۃ بن سلام ھذا الحدیث عن یحییٰ بن ابی کثیر عن عکرمۃ عن عبد اللہ بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث وحجاج الصواف لم یذکر فی حدیثہ عبد اللہ بن رافع وحجاج ثقۃ حافظ عند اھل الحدیث وسمعت محمدا یقول روایۃ معمر ومعاویۃ بن سلام اصح **حدثنا** عبد بن حُمید نا عبد الرزاق نا معمر عن یحییٰ بن ابی کثیر عن عِکرمۃ عن عبد اللہ بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ماجاء فی الاشتراط فی الحج **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا عباد بن العوام عن ھلال بن خباب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان ضباعۃ بنت الزبیر اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج افاشترط قال نعم قالت کیف

کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا جاتا ہے ہرم بن خنبش بیان اور جابر نے کہا شعبی سے اُنہوں نے وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے اودی سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے ہرم بن خنبش سے اور زیادہ تر صحیح وہب بن خنبش ہے اور ام معقل کی حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ تحقیق ثابت ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے اسحاق نے کہا معنیٰ اس حدیث کا مثل اسکے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جسنے پڑھا قل ہو اللہ احد تو پڑھی اُسنے تہائی قرآن کی یعنی تہائی قرآن کے برابر اسکا ثواب ہوتا ہے **باب** اگر کوئی شخص احرام باندھے ساتھ حج کے پس ٹوٹ جاوے پاؤں اُسکا یا لنگڑا ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اُسنے کہا حدیث کی مجکو حجاج بن عمرو نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پاؤں اُسکا یا لنگڑا ہو جاوے تو تحقیق وہ حلال ہو گیا یعنی جائز ہے اُسکو یہ کہ ترک کرے احرام کو اور لازم ہے اُسپر دوسرا حج یعنی اگلے سال میں سو ذکر کی میں نے یہ حدیث واسطے ابی ہریرہ اور ابن عباس کے سو اُنھوں نے کہا کہ سچ کہا اُس نے **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد اللہ نے حجاج سے مثل اسکے کہا اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسیطرح روایت کی بہت لوگوں نے حجاج صواف سے مثل اس حدیث کے اور روایت کی معمر اور معاویہ بن سلام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے حجاج بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی حدیث میں واسطہ عبد اللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ اور حافظ ہے نزدیک اہل حدیث کے اور سنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی اصح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے حجاج بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** حج میں شرط کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عوام نے ہلال بن خباب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق ضباعہ بنت زبیر آئی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا اور میں بیمار ہوں کیا ایسی شرط کروں میں فرمایا ہاں شرط کر لے اُسنے کہا کس طرح سے

[1] اگر کوئی شخص احرام باندھ کر چلا اور بسبب دشمن یا بیماری وغیرہ کے عرفات تک نہ پہونچ سکا تو اُسکو محصر کہتے ہیں یعنی روکا گیا حج سے اُسکا حکم یہ ہے کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے حرم میں وقت معین پر اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہو جانے کے بدون سر منڈانے کے یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ روکنا بسبب دشمن کے ہی ہوتا ہے مرض وغیرہ سے نہیں ہوتا پس مریض اُنکے نزدیک باقی رہتا ہے اپنے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو تو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرہ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں ۱۲ [2] یعنی جس جگہ مجھکو مرض پیدا ہو اور نہ چل سکوں طرف خانہ کعبہ کے تو اُسی جگہہ احرام سے نکل آؤنگی اور تینوں امام جو کہتے ہیں کہ احصار یعنی رکنا سبب مرض کے نہیں ہے تو وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرت اُسکو ساتھ شرط کرنے کے کہ وہ بیفائدہ تھی ۱۲

انزل قال قولی لبیک اللهم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی وفی الباب عن جابر واسماء وعائشة قال ابو عیسی
حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم یرون الاشتراط فی الحج ویقولون ان اشترط
فعرض له مرض او عذر فله ان یحل ویخرج من احرامه وهو قول الشافعی واحمد واسحاق ولم یر بعض اهل العلم الاشتراط
فی الحج وقالوا ان اشترط فلیس له ان یخرج من احرامه ویرونه کمن لم یشترط **باب** منه **حدثنا** احمد بن منیع نا عبد الله بن
المبارک نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابیه انه کان ینکر الاشتراط فی الحج ویقول الیس حسبکم سنة نبیکم **قال** ابو عیسی
هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی المرأة تحیض بعد الافاضة **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عبد الرحمن بن القاسم عن
ابیه عن عائشة قالت ذکر لرسول الله صلی الله علیه وسلم ان صفیة بنت حیی حاضت فی ایام منی فقال احابستنا هی قالوا انها
قد افاضت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا اذا وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث
حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم ان المرأة اذا طافت طواف الافاضة ثم حاضت فانها تنفر ولیس علیها شیء وهو قول الثوری
والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** ابو عمار نا عیسی بن یونس عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال من حج البیت فلیکن آخر عهده
بالبیت الا الحیض ورخص لهن رسول الله صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند
اهل العلم **باب** ماجاء ما تقضی الحائض من المناسک **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن جابر وهو ابن یزید الجعفی عن عبد الرحمن
بن الاسود عن ابیه عن عائشة قالت حضت فامرنی النبی صلی الله علیه وسلم ان اقضی المناسک کلها الا الطواف بالبیت **قال**
ابو عیسی والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم ان الحائض تقضی المناسک کلها ما خلا الطواف بالبیت وقد روی هذا الحدیث

کہوں میں فرمایا کہ تو حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور مکان نکلنے میرے کا احرام سے اسجگہ ہے کہ روکے تو مجھکو اور اس
باب میں جابر اور اسماء اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حج میں
شرط کرنی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط کر لی ہو پس عارض ہوئی واسطے اسکے بیماری یا کوئی عذر تو جائز ہے اسکو یہ کہ نکلے احرام سے اور حلال ہو جاوے اور یہ قول شافعی
اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حج میں شرط کرنی درست نہیں کہتے ہیں اگر شرط کر لے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ نکلے احرام اپنے سے اور دیکھتے ہیں
اسکو مثل اسکے جو نہ شرط کرے **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے
اسنے کہا خبر دی مجھکو معمر نے زہری سے اسنے روایت کی سالم سے اسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے انکار کرتے شرط کرنے سے بیچ حج کے اور کہتے تھے کہ
نہیں کافی تمکو سنت نبی تمہارے کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجاوے تو کیا کرے **حدیث**
بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے عبد الرحمن بن قاسم سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عائشہ رض سے کہا کہ ذکر کیا گیا واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ تحقیق صفیہ حائض ہوئی بیچ دنوں منیٰ کے پس فرمایا کہ کیا روکا اسنے ہمکو یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو لوگوں نے کہا کہ اسنے طواف زیارت کر لیا ہے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب نہیں ہے کوئی ضرورت ٹھیرنے کی اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ رض
کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ اگر کوئی عورت طواف زیارت کرے پھر حائض ہو دے تو وہ پھر جاوے طرف وطن اپنے کے اور نہیں ہے اوپر
کوئی چیز اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے عبید اللہ سے اسنے
روایت کی نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا کہ جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا تو چاہیے کہ ہو آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے مگر حیض والی عورتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکے لیے اجازت دی ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** کیا چیز ادا کرے حیض والی عورت احکام
حج سے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شریک نے جابر سے اور وہ ابن یزید جعفی ہیں اسنے روایت کی عبد الرحمن بن اسود سے
اسنے اپنے باپ سے اسنے عائشہ سے کہ مجھکو حیض ہوا سو حکم کیا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ادا کروں میں احکام حج کے تمام مگر طواف خانہ کعبہ کا
کہا ابو عیسیٰ نے کہ عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ حیض والی عورت افعال حج کے سب ادا کرے سوائے طواف خانہ کعبہ کے کہ اسکا کرنا حائض
کو درست نہیں اور تحقیق روایت کی ہے یہ حدیث

ف اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہیں اور طواف الصدر بھی کہتے ہیں یہ طواف بھی واجب ہے مگر عورت کو بعد طواف زیارت کے اگر حیض آجاوے تو اسکو اس طواف کا ترک کرنا جائز ہے

عن عائشة من غير هذا الوجه ايضا **حدثنا** زياد بن ايوب نا مروان بن شجاع الجزري عن خصيف عن عكرمة ومجاهد وعطاء
عن ابن عباس رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم ان النفساء والحائض تغتسل وتحرم وتقضي المناسك كلها غير ان لا تطوف
بالبيت حتى تطهر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء من حج او اعتمر فليكن آخر عهده بالبيت **حدثنا**
نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا المحاربي عن الحجاج بن ارطاة عن عبد الملك بن مغيرة عن عبد الرحمن بن البيلماني عن عمرو بن اوس عن
الحارث بن عبد الله بن اوس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من حج هذا البيت او اعتمر فليكن آخر عهده بالبيت
فقال له عمر خررت من يديك سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تخبرنا به وفي الباب عن ابن عباس **قال**
ابو عيسى حديث الحارث بن عبد الله بن اوس حديث غريب وهكذا روى غير واحد عن الحجاج بن ارطاة مثل هذا وقد خولف
الحجاج في بعض هذا الاسناد **باب** ما جاء ان القارن يطوف طوافا واحدا **حدثنا** ابن ابي عمر نا معاوية عن الحجاج عن ابي الزبير
عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرن الحج والعمرة فطاف لهما طوافا واحدا وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس **قال** ابو عيسى
حديث جابر حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا القارن يطوف
طوافا واحدا وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يطوف طوافين ويسعى
سعيين وهو قول الثوري واهل الكوفة **حدثنا** خلاد بن اسلم البغدادي نا عبد العزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن
عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احرم بالحج والعمرة اجزأه طواف واحد وسعي واحد منهما حتى يحل منهما جميعا **قال**
ابو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح تفرد به الدراوردي على ذلك اللفظ وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر ولم يرفعوه وهو اصح

عائشہ سے غیر اس وجہ سے بھی **حدیث** بیان کی ہمسے زیاد بن ایوب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو مروان بن شجاع جزری نے خصیف سے اسنے روایت کی
عکرمہ سے اور مجاہد اور عطا سے انھوں نے ابن عباسؓ سے مرفوع کیا اسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نفاس والی عورت اور حیض والی
عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور افعال حج کے سب ادا کرے مگر یہ کہ نہ طواف کرے ساتھ خانہ کعبہ کے یہانتک کہ پاک ہووے حیض سے یہ حدیث
حسن غریب ہے اسوجہ سے **باب** جو شخص کہ حج کرے یا عمرہ کرے تو چاہیے کہ ہووے آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن
عبد الرحمن کوفی نے محاربی سے اسنے حجاج بن ارطاۃ سے اسنے روایت کی عبد الملک بن مغیرہ سے اسنے عبد الرحمن بن سلمانی سے اسنے عمرو
بن اوس سے اسنے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو کوئی حج کرے اس گھر کا یا عمرہ کرے
تو چاہیے کہ ہووے آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے سو عمر نے اسکو کہا کہ گرا تو ہاتھوں اپنے سے سنا تو نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں خبر کی تو نے
ہمکو ساتھ اسکے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ حارث بن عبد اللہ بن اوس کی حدیث غریب ہے اور اسی طرح روایت کی ہے بہت
لوگوں نے حجاج بن ارطاۃ سے مثل اسکے اور تحقیق مخالفت کیا گیا ہے حجاج بیچ بعض اس اسناد کے **باب** قارن فقط ایک طواف کرے۔ **حدیث** بیان
کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے حجاج سے اسنے روایت کی ابی زبیر سے اسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ساتھ حج
اور عمرہ کے سو طواف کیا واسطے ان دونوں کے فقط ایک طواف اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث
حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ قارن صرف ایک ہی طواف کرے اور یہی ہے قول شافعی
اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے درمیان صفا اور مروہ
کے اور یہی ہے قول ثوری اور کوفہ والوں کا **حدیث** بیان کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے عبید اللہ
بن عمر سے اسنے روایت کی نافع سے اسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی احرام باندھے ساتھ حج اور عمرہ کے یعنی ایک احرام سے دونوں کو ادا
کرے تو کفایت کرتا ہے اسکو طواف ایک اور سعی ایک دونوں کی طرف سے یہانتک کہ حلال ہووے دونوں سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اکیلا
ہوا ہے ساتھ اسکے دراوردی اس لفظ پر اور تحقیق روایت کیا ہے بہت لوگوں نے عبید اللہ بن عمر سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور یہ زیادہ تر صحیح ہے

ف۱ قارن اسکو کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام اکٹھا باندھے اور ایک احرام سے دونوں کو ادا کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو صرف ایک ہی طواف کافی ہے یعنی بعد نحر کا کہ وہ طواف زیارت
ہے عمرہ کے لیے علیحدہ طواف کرنا اسکو ضرور نہیں یہ مذہب شافعی کا ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ لازم ہیں قارن کو دونوں طواف کرنے ایک طواف عمرہ کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے اسلیے
ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت قارن تھے اور جبکہ وہ داخل ہوئے تو طواف کیا اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے کیا مگر اس صورت میں دوبارہ سعی کرنی لازم تھی حالانکہ وہ ثابت نہیں ۱۲

باب ما جاء ان مکث المهاجر بمکة بعد الصدر ثلاثا **حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن عبد الرحمن بن حميد سمعت السائب بن يزيد عن العلاء بن الحضرمی يعنی مرفوعا قال يمكث المهاجر بعد قضاء نسكه بمكة ثلاثا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روی من غير هذا الوجه بهذا الاسناد مرفوعا **باب** ما جاء ما يقول عند القفل من الحج والعمرة **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا قفل من غزوة او حج او عمرة فعلا فدفدا من الارض او شرفا كبر ثلاثا ثم قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شیء قدير آئبون تائبون عابدون سائحون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده وفی الباب عن البراء وانس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی المحرم يموت فی احرامه **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كنا مع النبی صلی الله عليه وسلم فی سفر فرأی رجلا سقط عن بعيره فوقص فمات وهو محرم فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه فی ثوبيه ولا تخمروا رأسه فانه يبعث يوم القيامة يهل او يلبی **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول سفيان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا مات المحرم انقطع احرامه ويصنع به ما يصنع بغير المحرم **باب** ما جاء ان المحرم يشتكی عينه فيضمدها بالصبر **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب ابن موسى عن نبيه بن وهب ان عمر بن عبيد الله بن معمر اشتكی عينيه وهو محرم فسأل ابان بن عثمان فقال اضمدهما بالصبر فانی سمعت عثمان بن عفان يذكره عن رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اضمدهما بالصبر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ہجرت کرنے والا بعد طواف وداع کے مکے مین تین دن ٹھیرے **حدیث** بیان کی ہے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عبد الرحمٰن بن حمید سے اُسنے کہا سُنا مین نے سائب بن یزید سے اُسنے روایت کی علا بن حضرمی سے یعنی مرفوع کی ہی کہا فرمایا کہ ٹھیرے ہجرت کرنے والا پیچھے ادا کرنے حج اپنے کے مکہ مین تین دن کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور تحقیق روایت کی گئی ہی غیر اس وجہ سے ساتھ اسی اسناد کے مرفوع

باب جب حج اور عمرہ سے پھرے یعنے اپنے وطن کو تو اُسوقت کیا دعا پڑھے **حدیث** بیان کی ہے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر رض سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پھرتے جنگ سے یا حج سے یا عمرہ سے اور چڑھتے بلند مکان پر یا بلند جگہ مین زمین سے تو تکبیر کہتے تین بار پھر فرماتے نہین کوئی معبود برحق سوا خدا کے ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھرنے والے ہین یعنے طرف وطن اپنے کے توبہ کرنے والے ہین گناہون سے عبادت کرنے والے ہین یعنے اللہ کو رجوع کرنے والے ہین سیر سے واسطے رب اپنے کے تعریف کرنے والے ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کر دینے کا اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی کفار کے گروہون کو تنہا اور اس باب مین براء اور انس اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی

باب اگر کوئی محرم احرام کی حالت مین مرجاوے تو اُسکو حج کا ثواب ہی یا نہین **حدیث** بیان کی ہے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک سفر کے سو دیکھا آپنے ایک مرد کو کہ گرا اونٹ اپنے سے سو گردن توڑی اُسکی اونٹ نے اور وہ احرام سے تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غسل دو اُسکو ساتھ پانی اور بیر کے پتون کے اور کفن دو اُسکو دونون کپڑون اُسکے مین اور نہ ڈھانکو سر اُسکے کو کہ تحقیق وہ اُٹھایا جاویگا دن قیامت کے احرام سے یا لبیک کہتا ہوا کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جب مرجاوے محرم تو ٹوٹ جاتا ہی احرام[1] اُسکا اور کیا جاوے ساتھ اُسکے جو کیا جاتا ہی ساتھ غیر محرم کے

باب اگر محرم کی آنکھ دُکھتی ہو تو لیپ کرے ساتھ صبر کے یعنے ایلوے کے **حدیث** بیان کی ہے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسٰی سے اُسنے روایت کی نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر دُکھین آنکھین اُسکی اور وہ احرام مین تھا سو پوچھا اُسنے ابان بن عثمان کو سو اُسنے کہا کہ لیپ کر اُنکو ساتھ ایلوے کے کہ تحقیق مین نے سُنا ہی عثمان بن عفان سے ذکر کرتے تھے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے لیپ کر اُسکو ساتھ صبر کے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

---

[1] یہ قول امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کا ہی ۱۲

والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون باساً ان يتداوى المحرم بدواء مالم يكن فيه طيب **باب** ماجاء في المحرم يحلق راسه في احرامه ما عليه **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب وابن ابي نجيح وحميد الاعرج وعبد الكريم عن مجاهد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو بالحديبية قبل ان يدخل مكة وهو محرم وهو يوقد تحت قدر والقمل تتهافت على وجهه فقال اتؤذيك هوامك هذه فقال نعم فقال احلق واطعم فرقا بين ستة مساكين والفرق ثلثة آصع او صم ثلثة ايام او انسك نسيكة قال ابن ابي نجيح او اذبح شاة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المحرم اذا احلق او لبس من الثياب مالا ينبغي له ان يلبس في احرامه او تطيب فعليه الكفارة بمثل ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في الرخصة للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفين عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن ابي البداح بن عدي عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما **قال** ابو عيسى هكذا روى ابن عيينة وروى مالك بن انس عن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن ابي البداح بن عاصم بن عدي عن ابيه ورواية مالك اصح وقد رخص قوم من اهل العلم للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما وهو قول الشافعي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا مالك بن انس قال حدثني عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن ابي البداح بن عاصم بن عدي عن ابيه قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لرعاء الابل في البيتوتة ان يرموا يوم النحر

اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ کوئی ڈر نہیں یہ کہ کرے محرم ساتھ ایسی دوا کے کہ اسمیں خوشبو نہ ہو **باب** اگر محرم احرام کی حالت میں اپنے سر کو منڈائے تو اسپر کیا جرمانہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبد الکریم سے انھوں نے روایت کی مجاہد سے اسنے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اسنے کعب بن عجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ساتھ اسکے اور وہ حدیبیہ میں تھا پہلے داخل ہونے مکہ کے اور وہ احرام سے تھا اور جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئیں جھڑتی تھیں اسکے منھ پر سو حضرت نے فرمایا کیا ایذا دیتی ہیں تجھکو جوئیں اسنے کہا ہاں فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا تدر فرق کے درمیان چھ مسکینوں کے اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنے کے ابن ابی نجیح نے کہا یا ذبح کر بکری کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ محرم جب منڈائے سر اپنا یا پہنے کپڑوں میں سے وہ چیز جو نہیں لائق ہے یہ کہ پہنے احرام میں یا خوشبو لگاوے تو اسپر کفارہ ہے مثل اس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** چرانے والوں کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیویں **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اسنے اپنے باپ سے اسنے ابی بداح بن عدی سے اسنے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی واسطے چرانے والوں کے یہ کہ کنکر ماریں ایک دن اور چھوڑ دیویں ایک دن کہا ابو عیسے نے اسی طرح روایت کی ہے ابن عیینہ نے اور روایت کی مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے ابی بداح بن عاصم بن عدی سے اسنے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم اہل علم نے واسطے چرانے والوں کے یہ کہ کنکر ماریں ایک دن اور ترک کریں ایک دن اور یہی ہے قول شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے اسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اپنے باپ سے اسنے ابی بداح بن عاصم بن عدی سے اسنے اپنے باپ سے کہا کہ اجازت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے چرانے والے اونٹوں کے یہ کہ کنکر ماریں یعنی جمرہ عقبہ کو دن نحر کے یعنے پہلے دن نحر کے

سلہ حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں اپنا سر منڈاوے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو کھلاوے یا دو دو سیر گیہوں ہر مسکین کو دیوے یا تین روزے رکھے یا جانور ذبح کرے ۱۲

سلہ مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانے والوں کو یہ کہ رات کو نہ رہیں منا میں تشریق کی راتوں میں اسلیے کہ وہ مشغول ہوتے ہیں چرانے میں اور اجازت دی کہ کنکر ماریں دن عید کے جمرہ عقبہ پر فقط پھر نہ ماریں عید کے دوسرے دن بلکہ ماریں تیسرے دن دو دن کا مارنا قضا اور ادا اور نہیں جائز ہے نزدیک اماموں کے تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنے تیسرے دن کے بدلے یعنی اگر دوسرے دن میں ماریں تو درست نہیں اور تاخیر درست ہے ۱۲ طیبی

ثم يجمعوا رمي يومين بعد يوم النحر فيرمونه في احدهما قال مالك ظننت انه قال في اول منهما ثم يرمون يوم النفر وهذا حديث
حسن صحيح وهو اصح من حديث ابن عيينة عن عبد الله بن ابي بكر **باب حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث
قال حدثني ابي نا سليم بن حيان قال سمعت مروان الاصفر عن انس بن مالك ان عليا قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
من اليمن فقال بما اهللت قال اهللت بما اهلّ به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لولا ان معي هديا لاحللت **قال** ابو عيسى
هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابي عن ابيه عن محمد
بن اسحاق عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يوم الحج الاكبر فقال يوم النحر **حدثنا**
ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال يوم الحج الاكبر يوم النحر ولم يرفعه وهذا اصح من الحديث
الاول ورواية ابن عيينة موقوف اصح من رواية محمد بن اسحاق مرفوع **قال** ابو عيسى هكذا روى غير واحد من الحفاظ عن
ابي اسحاق عن الحارث عن علي موقوفا **باب حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن ابي عبيد بن عمير عن ابيه
ان ابن عمر كان يزاحم على الركنين فقلت يا ابا عبد الرحمن انك تزاحم على الركنين زحاما ما رايت احدا من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم يزاحم عليه فقال ان افعل فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان مسحهما كفارة للخطايا وسمعته يقول من طاف
بهذا البيت سبوعا فاحصاه كان كعتق رقبة وسمعته يقول لا يضع قدما ولا يرفع اخرى الا حط الله عنه بها خطيئة وكتبت له بها
حسنة **قال** ابو عيسى وروى حماد بن زيد عن عطاء بن السائب عن ابن عبيد بن عمير

پھر جمع کریں مارنا دو دن کا پیچھے دن نحر کے پس ماریں کنکریاں دونوں دن کی بیچ ایک دن کے دونوں میں سے مالک نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ اسنے کہا بیچ
پہلے دن کے دونوں سے پھر کنکریاں ماریں دن کوچ کے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث ابن عیینہ سے اسنے روایت کی ہے عبد اللہ
بن ابی بکر سے **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الوارث نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الصمد بن عبد الوارث
نے اسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے باپ میرے نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سلیم بن حیان نے اسنے کہا سنا میں نے مروان اصفر سے اسنے روایت کی
انس بن مالک سے کہ تحقیق علی رض یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو حضرت صلعم نے فرمایا ساتھ کس چیز کے احرام باندھا
تونے اسنے کہا احرام باندھا میں نے ساتھ اسکے کہ احرام باندھا ساتھ اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی
تو حلال ہوتا میں احرام سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الوارث بن عبد الصمد
بن عبد الوارث نے اسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اپنے باپ سے اسنے روایت کی محمد بن اسحاق سے اسنے ابی اسحاق سے اسنے حارث سے
اسنے علی رض سے کہا کہ میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن حج اکبر سے یعنی حج اکبر کا کون دن ہے فرمایا کہ وہ دن قربانی کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے
ابن ابی عمر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق سے اسنے روایت کی حارث سے اسنے علی رض سے کہا کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے
اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور یہ زیادہ تر صحیح ہے پہلی حدیث سے اور ابن عیینہ کی حدیث موقوف ہے زیادہ تر صحیح ہے محمد ابن اسحاق کی مرفوع حدیث سے
کہا ابو عیسی نے کہ اسی طرح روایت کی ہے بہت حفاظ نے ابی اسحاق سے اسنے حارث سے اسنے علی رض سے موقوف **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے
اسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اسنے روایت کی ابی عبید بن عمیر سے اسنے اپنے باپ سے کہ ابن عمر تھے غلبہ کرتے لوگوں پر اوپر ہاتھ لگانے رکنوں
کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے پس کہا میں نے اے ابا عبد الرحمن تو غلبہ کرتا ہے دونوں رکنوں میں حالانکہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو اصحاب نبی صلعم سے کہ غلبہ کرتا ہو اوپر یعنی ہر ایک پر ان دونوں
رکنوں کے کہا ابن عمر نے اگر کروں میں غلبہ انکا تو انکار نکرو مجھپر کہ تحقیق میں نے سنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہے واسطے
گناہوں کے اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اسکی یعنی واجبات و سنن اور آداب بجالاوے
تو ہوگا ثواب اسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردے کے اور سنا میں نے حضرت صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اٹھاتا دوسری بار یعنی طواف میں مگر دور
کرتا ہے اللہ تعالی اس سے بسبب اسکے گناہ اور لکھتا ہے اسکے لیے بسبب اسکے نیکی کہا ابو عیسی نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے اسنے ابن عبید بن عمیر سے

۱؎ یعنی اسواسطے کہ اسمین اکثر احکام حج کے واقع ہوتے ہیں جیسے کہ رمی جمرہ عقبہ کے اندر سر منڈانا اور ذبح کرنا اور طواف زیارت وغیرہ کرنا ۱۲ ۲؎ غلبہ کرنا یہ کہ لوگوں کو چیر پھاڑ کر ہاتھ لگانے کے واسطے
وہاں پہنچے لیکن اسطرح کہ لوگوں کو ایذا نہو کہ اسمین گناہ ہے بلکہ دور سے اشارہ کرے اور سات بار یعنی سات پھیرے کرے یا سات دن تک کرے یا سات طواف کرے ۱۲

عن ابن عمر نحوه ولم يذكر فيه عن ابيه وهذا حديث حسن **باب حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن طاؤس عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الطواف حول البيت مثل الصلوة الا انكم تتكلمون فيه فمن تكلم فيه فلا يتكلم الا بخير **قال** ابو عيسى وقد روى عن ابن طاؤس وغيره عن طاؤس عن ابن عباس موقوفا ولا نعرفه مرفوعا الا من حديث عطاء بن السائب والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم يستحبون ان لا يتكلم الرجل في الطواف الا لحاجة او يذكر الله تعالى او من العلم **باب حدثنا** قتيبة نا جرير عن ابن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحجر والله ليبعثنه الله يوم القيمة له عينان يبصر بهما ولسان ينطق به يشهد على من استلمه بحق **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **حدثنا** هناد نا وكيع عن حماد بن سلمة عن فرقد السبخي عن سعيد بن جبير عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يدهن بالزيت وهو محرم غير المقتت **قال** ابو عيسى مقتت مطيب هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث فرقد السبخي عن سعيد بن جبير وقد تكلم يحيى بن سعيد في فرقد السبخي وروى عنه الناس **باب حدثنا** ابو كريب نا خلاد بن يزيد الجعفي نا زهير بن معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة انها كانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحمله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب حدثنا** احمد بن منيع ومحمد بن الوزير الواسطي المعنى واحد قالا نا اسحق بن يوسف الازرق عن سفيان عن عبد العزيز بن رفيع قال قلت لانس حدثني بشيء عقلته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اين صلى الظهر يوم التروية قال بمنى قال قلت واين صلى العصر يوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل كما يفعل امراؤك **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح يستغرب من حديث اسحاق الازرق عن الثوري **اخر ابواب الحج**

ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اسنے ابن عمر سے مثل اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ باپ کا اور یہ حدیث حسن ہے **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اسنے روایت کی طاؤس سے اسنے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز کے ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اسمیں سو جو کوئی کہ بولے اسمیں تو نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے اسنے طاؤس سے اسنے ابن عباسؓ سے موقوفاً اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث عطاء بن سائب سے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ نہ کلام کرے مرد بیچ طواف کے مگر واسطے حاجت یا علم کے یا ذکر کرے اللہ کا - **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے ابن خثیم سے اسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اسنے ابن عباسؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اٹھا دیگا اسکو اللہ قیامت کے دن کہ واسطے اسکے ہونگی دو آنکھیں دیکھیگا ساتھ انکے اور ہوگی زبان کہ بولیگا ساتھ اسکے گواہی دیگا اس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اسکو ساتھ حق کے [1] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حماد بن سلمہ سے اسنے روایت کی فرقد سبخی سے اسنے سعید بن جبیر سے اسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں [2] کہا ابو عیسیٰ نے کہ مقتت کا معنی خوشبو دار ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث فرقد سبخی سے اسنے سعید بن جبیر سے اور فرقد سبخی میں یحیی بن سعید نے کلام کیا ہے اور تحقیق روایت کی ہے اس سے لوگوں نے **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو خلاد بن یزید جعفی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو زہیر بن معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عائشہؓ سے کہ تحقیق تھیں وہ اٹھاتی پانی زمزم سے اور خبر دیتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے اسکو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور محمد بن وزیر واسطی نے معنے ایک ہے کہا انھوں نے خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اسنے روایت کی عبد العزیز بن رفیع سے اسنے کہا کہ میں نے انسؓ سے کہا کہ حدیث بیان کر مجھکو ساتھ ایسی چیز کے کہ سمجھا ہے تو نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں پڑھی آپ نے نماز ظہر کی دن ترویہ کے یعنے آٹھویں ذی الحجہ کو اسنے کہا منیٰ میں میں نے کہا اور کہاں پڑھی نماز عصر کی دن کوچ کے اسنے کہا کہ ابطح میدان میں پھر کہا کہ کر تو جیسے کرتے ہیں امیر تیرے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب کیجاتی ہے حدیث اسحق ازرق کی ثوری سے **اخیر باب حج کا اور ابتدا باب جنائز کی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] یعنے ساتھ ایمان و تصدیق کے اور واسطے چاہنے ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اسکے لیے گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث محمول ہے ظاہر پر کہ حق سبحانہ تعالیٰ قادر ہے اوپر پیدا کر بینائی کے اور گویائی کے جمادات میں ۱۲ [2] یعنی محرم کو خالص تیل کا لگانا درست ہے اور اگر خوشبو دار تیل لگاوے تو اسپر دم ہے اتفاقاً ۱۲

باب ماجاء في ثواب المرض **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصيب المؤمن شوكة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة وفي الباب عن
سعد بن ابي وقاص وابي عبيدة بن الجراح وابي هريرة وابي امامة وابي سعيد وانس وعبد الله بن عمرو واسد بن كرز
وجابر وعبد الرحمن بن ازهر وابي موسى **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي
عن اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما من شيء يصيب المؤمن من نصب ولا حزن ولا وصب حتى الهم يهمه الا يكفر الله به عنه سيئاته **قال** ابو عيسى هذا
حديث حسن في هذا الباب قال وسمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول انه لم يسمع في الهم انه يكون كفارة الا في هذا الحديث
وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في عيادة المريض
حدثنا حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة وفي الباب عن علي وابي موسى والبراء وابي هريرة وانس وجابر
قال ابو عيسى حديث ثوبان حديث حسن وروى ابو غفار وعاصم الاحول هذا الحديث عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن
ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال سمعت محمدا يقول من روى هذا الحديث عن ابي الاشعث عن ابي اسماء
فهو اصح قال محمد واحاديث ابي قلابة انما هي عن ابي اسماء الا هذا الحديث وهو عندي عن ابي الاشعث عن ابي اسماء **حدثنا**
محمد بن الوزير الواسطي نا يزيد بن هارون عن عاصم الاحول عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي
صلى الله عليه وسلم نحوه وزاد فيه قيل ما خرفة الجنة قال جناها

باب بیماری کے ثواب کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے
اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پہنچتا مسلمانوں کو کوئی کانٹا اور وہ چیز کہ زیادہ ہو اُس سے مگر کہ بلند کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے ایک درجہ اُسکا اور اُتارا جاتا ہے اُس سے بسبب اُسکے ایک گناہ اور اِس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابی عبیدہ بن جراح
اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور اسد بن کرز اور جابر اور عبد الرحمٰن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے
عائشہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اسامہ بن زید سے اُسنے روایت کی
محمد بن عمرو بن عطا سے اُسنے عطا بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی چیز کہ پہونچے مسلمان کو
دُکھ سے اور نہ غم سے[1] اور نہ ایذا سے اور نہ رنج سے کہ اُسکو رنج میں ڈالے مگر کہ اُتارتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے گناہوں اُسکے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
بیچ اِس باب کے کہا اور سُنا میں نے جارود سے کہتا تھا سُنا میں نے وکیع سے کہتا تھا کہ تحقیق اُسنے نہیں سُنا بیچ ہم کے کہ وہ ہوتا ہے کفارہ مگر اسی حدیث سے اور
تحقیق روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عطا بن یسار سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** بیمار کی خبر پوچھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید
بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد حذا نے ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی ابی اسما رحبی سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا تحقیق مسلمان جب بیمار پرسی کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی تو ہمیشہ رہتا ہے بیچ میوہ خوری[2] بہشت کے اور اِس باب میں علی اور ابی موسیٰ اور براء اور ابی ہریرہ اور
انس اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ثوبان کی حدیث حسن ہے اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث سے اُسنے ابی اسما
سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے کہا اور سُنا میں نے محمد سے کہتا تھا جسنے روایت کی یہ حدیث ابی اشعث سے ابی اسما سے پس وہ زیادہ تر صحیح ہے امام بخاری
نے کہا کہ ابی قلابہ کی حدیثیں فقط ابی اسما کے طریق سے مروی ہیں مگر یہ حدیث اور وہ نزدیک میرے ابی اشعث سے ہے اُسنے روایت کی ابی اسما سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن وزیر
واسطی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے عاصم احول سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث سے اُسنے ابی اسما سے اُسنے ثوبان سے اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اُسمیں کہا گیا اور کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا میوہ کھانا اُسکا۔

---

[1] معانی ان الفاظ کے قریب قریب ہیں اور فرق درمیان غم اور ہم کے یہ ہے کہ ہم امر آئندہ میں ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش ہوتا ہے اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہے ۱۲
[2] یعنے بسبب سعی کرنے کے طرف عیادت مریض کے لائق جنت اور میوہ خوری کے ہوتا ہے ۱۲ ع

حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث خالد ولم یذکر فیہ عن ابی الاشعث وروی بعضہم ہذا الحدیث عن حماد بن زید ولم یرفعہ حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن محمد نا اسرائیل عن ثویر عن ابیہ قال اخذ علی بیدی فقال انطلق بنا الی الحسین نعودہ فوجدنا عندہ ابا موسی فقال علی اعائدا جئت یا ابا موسی ام زائرا فقال لا بل عائدا فقال علی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوة الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیة الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنة قال ابو عیسی ہذا حدیث غریب حسن وقد روی عن علی ہذا الحدیث من غیر وجہ ومنہم من وقفہ ولم یرفعہ واسم ابی فاختة سعید بن علاقة باب ماجاء فی النہی عن التمنی للموت حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق عن حارثة بن مضرب قال دخلت علی خباب وقد اکتوی فی بطنہ فقال ما اعلم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی من البلاء ما لقیت لقد کنت وما اجد درہما علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ناحیة بیتی اربعون الفا ولولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہانا او نہی ان یتمنی الموت لتمنیت وفی الباب عن ابی ہریرة وانس وجابر قال ابو عیسی حدیث خباب حدیث حسن صحیح وقد روی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ ولیقل اللہم احینی ما کانت الحیوة خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی حدثنا بذلک علی بن حجر نا اسماعیل بن ابراہیم نا عبد العزیز بن صہیب عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی التعوذ للمریض حدثنا بشر بن ہلال الصواف البصری نا عبد الوارث بن سعید عن عبد العزیز بن صہیب عن ابی نضرة عن ابی سعید ان جبرائیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت قال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس وعین حاسد بسم اللہ

حدیث بیان کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث خالد کے اور نہیں ذکر کیا اُسمین واسطہ ابی اشعث کا اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن محمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے ثویر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ پکڑا علی رضی نے ہاتھ میرا اور کہا کہ چل ساتھ ہمارے طرف حسن کے کہ خبر پوچھیں اُسکی سو پایا ہمنے نزدیک اُنکے ابو موسی کو سو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا خبر پوچھنے آیا ہی تو اے ابا موسی یا زیارت کرنے کو اُسنے کہا نہیں بلکہ خبر پوچھنے کو سو علی رضی نے کہا کہ مین نے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ بیمار پرسی کرے کسی مسلمان کی پہلے دو پہر کے مگر رحمت بھیجتے ہین اُسپر ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اُسکی پیچھے دو پہر کے مگر کہ رحمت بھیجتے ہین اُسپر ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح کرے اور ہوتا ہی واسطے اُسکے میوہ چننا بہشت مین کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث علی سے کئی وجہ پر اور بعض نے اُنمین سے موقوف بیان کیا ہی اُسکو اور نہین مرفوع کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہی باب موت مانگنی اور اُسکی آرزو کرنی منع ہی حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی حارثہ بن مضرب سے اُسنے کہا کہ داخل ہوا مین خباب پر اور تحقیق داغ لیا تھا اُسنے اپنے پیٹ مین اور کہا نہیں جانتا مین کسی کو نبی صلعم کے اصحاب سے کہ ملا ہو بلا کو جو کہ ملا مین اور نہیں پاتا تھا مین ایک درہم بیچ زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اب بیچ کونے گھر میرے کے چالیس ہزار درہم ہی اور اگر نہ منع کیا ہوتا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرنے موت کے سے تو البتہ آرزو کرتا مین موت کی اور اس باب مین ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے کہ خباب کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی انس بن مالک سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی واسطے دکھ کے جو اُترے ساتھ اُسکے اور چاہیے کہ کہے الٰہی زندہ رکھ مجکو جبتک کہ ہو زندگی بہتر واسطے میرے اور مار مجکو جبکہ ہو مرنا بہتر واسطے میرے جینے سے حدیث بیان کی ہمکو ساتھ اسکے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن صہیب نے انس بن مالک سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی باب بیمار کے واسطے پناہ مانگنا حدیث بیان کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن سعید نے اُسنے روایت کی عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ اے محمد کیا بیمار ہی تو حضرت نے فرمایا کہ ہان کہا جبرئیل نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑہتا ہون تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنیوالے کی سے ساتھ نام اللہ کے

انيك والله يشفيك حدثنا قتيبة نا عبد الوارث بن سعيد عن عبد العزيز بن صهيب قال دخلت انا وثابت البناني على انس بن مالك فقال ثابت
يا ابا حمزة اشتكيت فقال انس افلا ارقيك برقية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى قال اللهم رب الناس مذهب الباس اشف
انت الشافي لا شافي الا انت شفاء لا يغادر سقما وفي الباب عن انس وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح قال وسألت
ابا زرعة عن هذا الحديث فقلت له رواية عبد العزيز عن ابي نضرة عن ابي سعيد اصح او حديث عبد العزيز عن انس قال كلاهما صحيح
نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن ابيه عن عبد العزيز بن صهيب عن ابي نضرة عن ابي سعيد وعن عبد العزيز بن صهيب عن انس

باب ما جاء في الحث على الوصية **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الله بن نمير نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ما حق امرئ مسلم يبيت ليلتين وله شيء يوصي فيه الا ووصيته مكتوبة عنده وفي الباب عن ابن ابي اوفى
قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح

باب ما جاء في الوصية بالثلث والربع **حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء
بن السائب عن ابي عبد الرحمن السلمي عن سعد بن مالك قال عادني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا مريض فقال اوصيت قلت
نعم قال بكم قلت بمالي كله في سبيل الله قال فما تركت لولدك قال هم اغنياء بخير فقال اوص بالعشر فما زلت اناقصه حتى قال اوص
بالثلث والثلث كبير قال ابو عبد الرحمن فنحن نستحب ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلث كبير وفي الباب
عن ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث سعد حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه وقد روي عنه كبير ويروى كثير والعمل على هذا
عند اهل العلم لا يرون ان يوصي الرجل باكثر من الثلث ويستحبون ان ينقص من الثلث وقال سفيان الثوري كانوا يستحبون في الوصية الخمس دون الربع

منتر پڑھتا ہوں تجھ پر اللہ شفا دے تجھکو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن سعید نے عبد العزیز بن صہیب سے کہا کہ داخل ہوا میں اور ثابت بنانی
اوپر انس کے اور اُسنے کہا کہ اے ابا حمزہ بیمار ہوں میں سو انس نے کہا کہ کیا نہ افسون پڑھوں میں تجھپر ساتھ افسون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسنے کہا
ہاں پڑھو کہا الٰہی اے رب آدمیوں کے بیماری دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے نہیں کوئی شفا دینے والا مگر تو
وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو اور اس باب میں انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے کہا اور سوال
کیا میں نے ابا زرعہ کو اس حدیث سے پس کہا میں نے واسطے اُسکے کہ روایت عبد العزیز کی ابی نضرہ سے ابی سعید سے بہت صحیح ہے یا حدیث
عبد العزیز کی انس رضی سے اُسنے کہا کہ دونوں صحیح ہیں خبر دی ہمکو عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے
اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے اور عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس سے **باب** وصیت کرنے پر رغبت دلانے کا بیان **حدیث**
بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن عمر نے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق کسی مرد مسلمان کو کہ گذارے دو راتیں اور ہو واسطے اُسکے ایک چیز کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو مگر یہ
کہ وصیت اُسکی لکھی ہوئی ہو نزدیک اُسکے اور اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے

باب تہائی اور چوتھائی مال کے ساتھ وصیت کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے
اُسنے روایت کی ابی عبد الرحمان سلمی سے اُسنے سعد بن مالک سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری خبر پوچھنے کو آئے اور میں بیمار تھا سو آپنے
فرمایا کیا وصیت کا ارادہ کیا تو نے میں نے کہا ہاں فرمایا ساتھ کتنے مال کے میں نے کہا میں نے اپنے کل مال کی وصیت کرنے کا ارادہ کیا راہ اللہ
میں کہا پس کیا چھوڑا ہے تو نے واسطے اولاد اپنی کے اُسنے کہا وہ غنی ہیں ساتھ مال کے فرمایا وصیت کر تو ساتھ دسویں حصہ کے کہا پس ہمیشہ کم کرتا رہا
اُس چیز کو کہ فرماتے رہے حضرت یہانتک کہ فرمایا آپنے کہ وصیت کر تو ساتھ تہائی مال کے اور تہائی بھی بہت ہے ابو عبد الرحمان نے کہا پس مستحب
جانتے ہیں یہ کہ کم کیا جاوے تہائی سے بھی واسطے فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تہائی بھی بہت ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی
روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ سعد کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے کبیر اور روایت کی گئی ہے کثیر اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے
کہتے ہیں کہ تہائی سے زیادہ وصیت کرنی درست نہیں اور کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ کم کیا جاوے تہائی سے اور سفیان ثوری نے کہا کہتے تھے کہ
وصیت میں چوتھائی سے پانچواں حصہ مستحب ہے

۱؎ یعنی اگر کسی چیز میں وصیت کرنی ہو تو دو راتیں بھی خالی نہ گذارے وصیت نامہ لکھکر اپنے پاس رکھے ۱۲

ان الربع دون الثلث ومن اوصی بالثلث فلم یترک شیئا ولایجوز له الا الثلث **باب** ما جاء فی تلقین المریض عند الموت و الدعاء له عند **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن عمارة بن غزیة عن یحیی بن عمارة عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لقنوا موتاکم لا اله الا الله وفی الباب عن ابی هریرة وام سلمة وعائشة وجابر وسُعْدَی المریة وهی امراة طلحة بن عبید الله **قال** ابو عیسی حدیث ابی سعید حدیث غریب حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق عن ام سلمة قالت قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکة یؤمنون علی ما تقولون قالت فلما مات ابو سلمة اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ان ابا سلمة مات قال فقولی اللهم اغفر لی وله واعقبنی منه عقبی حسنة قالت فقلت فاعقبنی الله منه مَنْ هو خیر منه رسول الله صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی شقیق هو ابن سلمة ابو وائل الاسدی **قال** ابو عیسی حدیث ام سلمة حدیث حسن صحیح وقد کان یستحب ان یلقن المریض عند الموت قول لا اله الا الله وقال بعض اهل العلم اذا قال ذلک مرة فما لم یتکلم بعد ذلک فلا ینبغی ان یُلقن ولا یکثر علیه فی هذا وروی عن ابن المبارک انه لما حضرته الوفاة جعل رجل یلقنه لا اله الا الله واکثر علیه فقال له عبد الله اذا قلتُ مرة فانا علی ذلک ما لم اتکلم بکلام وانما معنی قول عبد الله انما اراد ما رُوی عن النبی صلی الله علیه وسلم من کان آخر قوله لا اله الا الله دخل الجنة **باب** ما جاء فی التشدید عند الموت **حدثنا** قُتَیْبَة نا اللیث عن ابن الهاد عن موسی بن سرجس عن القاسم بن محمد عن عائشة انها قالت رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فیه ماء وهو یدخل یده فی القدح ثم یمسح وجهه بالماء ثم یقول اللهم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت

اور تہائی سے چوتھائی مستحب ہے اور جسنے وصیت کی ساتھ تہائی کے تو نہ چھوڑی اسنے کوئی چیز اور نہیں جائز تھا واسطے اُسکے مگر ثلث **باب** بیمار کو مرنے کے وقت تلقین[1] کرنے اور اسکے واسطے دعا کرنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی یحییٰ بن عمارہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ تلقین کرو اُن شخصوں کو کہ قریب مرنے کے ہیں کلمہ لا الٰہ الا اللہ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور عائشہ اور جابر اور سُعدیٰ مریہ سے بھی روایت ہے اور وہ عورت ہے طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمکو ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے ام سلمہ سے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت حاضر ہو تم پاس بیمار کے یا قریب المرگ کے پس کہو اچھی بات کیونکہ فرشتے کہتے ہیں آمین اُس چیز پر کہ تم کہتے ہو اُسنے کہا سو جب مرے ابو سلمہ تو آئی میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ (میرا خاوند) مر گیا فرمایا آپنے پس کہہ تو الٰہی بخشدے مجکو اور اسکو اور بدلا دے مجکو بدلا دینا بہتر ام سلمہ نے کہا سو میں نے یہ دعا پڑھی سو بدلا دیا مجکو اللہ نے اسکی طرف سے وہ شخص کہ بہتر ہے اس سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو عیسیٰ نے شقیق وہ ابن سلمہ ابو وائل اسدی ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق تھا مستحب کہا جاتا ہے کہ تلقین کیا جاوے بیمار کو وقت مرنے کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب کہے بیمار اسکو ایک بار پس جبتک کہ نہ کلام کرے پیچھے اسکے اور تو نہیں لائق ہے یہ کہ تلقین کیا جاوے دوسری بار اور نہ زیادتی کی جاوے اسپر تلقین میں۔ اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب حاضر ہوئی اُسکو موت تو ایک مرد اسکو تلقین کرنے لگا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اور بہت بار تلقین کی سو عبد اللہ نے اسکو کہا کہ جب میں ایک بار کہوں تو میں اوپر اسکے ہوں جبتک کہ میں اور کوئی کلام نہ کروں اور سوا اسکے نہیں معنی قول عبد اللہ کا یہ ہے کہ اُسنے ارادہ کی وہ حدیث جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جسکا آخری کلام ہووے لا الٰہ الا اللہ تو داخل ہوگا وہ بہشت میں **باب** جان کندنی کی سختی اور موت کی شدت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن الہاد سے اُسنے روایت کی موسیٰ بن سرجس سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہ میں نے حضرتؐ کو دیکھا اور وہ تھے حالت وفات میں اور نزدیک آپکے پیالہ تھا کہ اسمیں پانی تھا اور ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالہ میں پھر پھیرتے تھے اپنے منہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت

[1] تلقین کے معنے ہیں سمجھانا اور یہاں مراد پڑھنا ہے اس کلمہ کا روبرو قریب المرگ کے تاکہ وہ بھی سنکر پڑھے اور حکم نہ کرے اسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہے ١٢ ع ٥٣ مراد میت سے یا تو حکمی میت ہے یعنے قریب المرگ اور یا حقیقی میت ہے اور کہو بھلائی یعنے دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفائی اور میت کے لیے مغفرت کی ١٢ ع

قال ابو عیسی هذا الحدیث غریب حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا مبشر بن اسمعیل الحلبی عن عبد الرحمن بن العلاء عن ابیه عن ابن عمر عن عائشة
قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذی رایت من شدة موت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وسالت ابا زرعة
عن هذا الحدیث قلت له من عبد الرحمن بن العلاء قال هو ابن العلاء بن اللجلاج وانما اعرفه من هذا الوجه **باب** حدثنا
ابن بشار نا یحیی بن سعید عن المثنی بن سعید عن قتادة عن عبد الله بن بریدة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المؤمن
یموت بعرق الجبین وفی الباب عن ابن مسعود قال ابو عیسی هذا حدیث حسن وقال بعض اهل الحدیث لا نعرف
لقتادة سماعا من عبد الله بن بریدة **باب** حدثنا عبد الله بن ابی زیاد وهارون بن عبد الله البزار البغدادی قالا نا
سیار بن حاتم نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی شاب وهو بالموت فقال کیف تجدک
قال والله یا رسول الله انی ارجو الله وانی اخاف ذنوبی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل
هذا الموطن الا اعطاه الله ما یرجو وآمنه مما یخاف قال ابو عیسی هذا حدیث غریب وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن
ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا **باب ما جاء فی کراهیة النعی** حدثنا احمد بن منیع نا عبد القدوس بن بکر بن
خنیس نا حبیب بن سالم العبسی عن بلال بن یحیی العبسی عن حذیفة قال اذا مت فلا تؤذنوا بی احدا انی اخاف ان یکون نعیا
انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن النعی هذا حدیث حسن حدثنا محمد بن حمید الرازی نا حکام بن سلم وهارون
بن المغیرة عن عنبسة عن ابی حمزة عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والنعی
فان النعی من عمل الجاهلیة قال عبد الله والنعی اذان بالمیت وفی الباب عن حذیفة

موت کی[1] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے حدیث بیان کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مبشر بن اسمٰعیل حلبی نے عبد الرحمان بن علا
اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا کہ نہیں آرزو کرتی میں کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی میں نے سختی وفات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور سوال کیا میں نے ابا زرعہ کو اس حدیث سے کہ عبد الرحمان بن علا کون ہے کہا وہ بیٹا علاء بن لجلاج کا ہے اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں
ہم اسکو اسی وجہ سے **باب** ۔ **حدیث** بیان کی ہمسے ابن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے مثنی بن سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے
عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ مومن مرتا ہے ساتھ پسینے پیشانی کے[2] اور اس باب میں ابن مسعود سے
بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ نہیں پہچانتے ہم واسطے قتادہ کے سماع عبد اللہ بن بریدہ سے **حدیث**
بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد اور ہارون بن عبد اللہ بزار بغدادی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سیار بن حاتم نے جعفر بن سلیمان سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان پر اور وہ قریب المرگ تھا پس فرمایا حضرت نے کسطرح پاتا ہے تو اپنے کو یعنی کسطرح پاتا ہے آیا رحمت کی امید ہے یا اُسکے خوف
سے ترسناک ہے اُسنے کہا قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ تحقیق میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی اُسکی رحمت کا امیدوار ہوں اور باوجود اسکے تحقیق میں ڈرتا ہوں گناہوں
اپنے سے سو حضرت نے فرمایا کہ نہیں جمع ہوتی خوف اور امید بندے کے دل میں[3] مانند اس وقت کے مگر کہ دیتا ہے اسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکھتا ہے یعنی رحمت اپنی
اور امن میں رکھتا ہے اسکو اس چیز سے کہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث ثابت سے اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب موت کی خبر دینی مکروہ ہے** **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد القدوس بن بکر بن خنیس سے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو حبیب بن سالم نے بلال بن یحیی عبسی سے اُسنے روایت کی حذیفہ سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو نہ خبر دو کسی کو ساتھ میرے پس تحقیق میں خوف کرتا ہوں
یہ کہ ہو وے نعی اور تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے نعی سے یعنی موت کی خبر دینے سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد
بن حمید رازی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حکام بن سلم اور ہارون بن مغیرہ نے عنبسہ سے اُسنے روایت کی ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم موت کی خبر دینے سے کہ موت کی خبر دینی عمل جاہلیت سے ہے عبد اللہ نے کہا کہ نعی کا معنی پکارنا ہے ساتھ میت کے اور اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے

[1] یعنی اول میں آرزو کرتی تھی کہ موت آسان ہو اور جان کندنی کی سختی نہو سو جب میں نے حضرت کی موت کی سختی دیکھی تو وہ آرزو نہ رہی اور اعتقاد کیا میں نے کہ بھلائی سختی موت میں ہے نہ آسانی موت میں ۱۲ ع
[2] اور بعض کہتے ہیں کہ یہ کنایہ ہے جان کندنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ موت کے وقت پسینا آنا علامت ہے بھلائی کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مومن پر موت کی شدت نہیں ہوتی سو آتا ہے پسینا پیشانی پر ۱۲
[3] مراد اس وقت سے وقت سکرات موت کا ہے یا وہ اوقات ہیں جن میں کہ آدمی موت کے کنارے پر ہوتا ہے جیسے کہ لڑائی کا وقت

حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا عبد الله بن الولید العدنی عن سفیان الثوری عن ابی حمزة عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله نحوه ولم یرفعه ولم یذکر فیه والنعی اذان بالمیت وهذا اصح من حدیث عنبسة عن ابی حمزة وابو حمزة هو میمون الاعور ولیس هو بالقوی عند اهل الحدیث **قال** ابو عیسی حدیث عبد الله حدیث غریب وقد کره بعض اهل العلم النعی والنعی عندهم ان ینادی فی الناس بان فلانا مات لیشهدوا جنازته وقال بعض اهل العلم لا باس بان یعلم الرجل قرابته واخوته وروی عن ابراهیم انه قال لا باس بان یعلم الرجل قرابته **باب** ماجاء ان الصبر فی الصدمة الاولی **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصبر فی الصدمة الاولی **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصبر عند الصدمة الاولی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی تقبیل المیت **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن عاصم بن عبید الله عن القاسم بن محمد عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو میت وهو یبکی او قال عیناه تذرفان وفی الباب عن ابن عباس وجابر وعائشة قالوا ان ابا بکر قبل النبی صلی الله علیه وسلم وهو میت **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی غسل المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا خالد ومنصور وهشام فاما خالد وهشام فقالا عن محمد وحفصة وقال منصور عن محمد عن ام عطیة قالت توفیت احدی بنات النبی صلی الله علیه وسلم فقال اغسلنها وترا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن واغسلنها بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناه فالقی الینا حقوه فقال اشعرنها به قال هشیم وفی حدیث

حدیث بیان کی ہمسے سعید بن عبد الرحمان مخزومی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ولید عدنی نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے مثل اسکے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور نہیں ذکر کیا بیچ اُسکے یہ کہ نعی پکارنا ہی ساتھ میت کے اور یہ بہت صحیح ہی حدیث عنبسہ سے جو ابی حمزہ سے روایت کی ہی اور ابو حمزہ وہ میمون اعور ہی اور نہیں ہی وہ قوی نزدیک اہل حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث غریب ہی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نعی مکروہ ہی اور نعی اُنکے نزدیک یہ ہی کہ پکارا جاوے لوگوں میں بلند آواز سے کہ فلاں شخص مر گیا ہی تاکہ حاضر ہوویں اُسکے جنازے میں اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ اُسکے کہ خبر کرے مرد اپنے قرابت والوں کو اور اپنے بھائیوں کو اور ابراہیم سے مروی ہی کہا کہ نہیں ڈر ساتھ اسکے کہ خبر کرے مرد اپنے قرابت والوں کو **باب** نہیں اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی سعد بن سنان سے اُسنے انس سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صبر بیچ صدمہ پہلے کے ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اس طریق سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے ثابت بنانی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صبر وقت پہلے صدمہ کے ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** مردہ کے بوسہ لینے اور چومنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے چوما[1] عثمان بن مظعون کو اصحاب میں کہ وہ مردہ تھا اور آپ روتے تھے یا کہا کہ آپکے آنسو جاری تھے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہی کہا انھوں نے کہ تحقیق ابو بکر صدیق رضی نے چوما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ آپ مردہ تھے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** میت کے غسل دینے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد اور منصور اور ہشام نے ولیکن خالد اور ہشام نے تو روایت کی محمد سے اور حفصہ سے اور منصور نے روایت کی محمد سے اُسنے ام عطیہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بیٹی کا انتقال ہوا سو حضرت نے ہمکو فرمایا کہ نہلاؤ اُسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اور نہلاؤ اُسکو ساتھ پانی اور بیری[2] کی پتیوں کے اور ڈالو اخیر بار میں کافور یا فرمایا کہ کوئی چیز کافور سے سو جبکہ فارغ ہو تم تو خبر کرو مجھکو سو جب کہ ہم فارغ ہوئیں تو خبر کی ہمنے آپ کو سو ڈالا آپ نے طرف ہمارے تہبند اپنا پھر فرمایا کہ بدن سے لگا دو اس تہبند کو ہشیم نے کہا اور بیچ حدیث

[1] یہ لفظ او کا اسمیں تو شبہ کے واسطے ہی تخییر کے واسطے نہیں اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل میں تو مستحب ہی تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو یا تین بار میں تو مستحب ہی پانچ بار اور اسات بار حاصل یہ ہی کہ اصل مقصود پاک کرنا ہی مگر مستحب ہی کہ طاق ہو تین بار اور اگر زیادہ کی حاجت ہو تو پانچ بار غسل دیوے اور زیادہ حاجت ہو تو سات بار ۱۲ [2] مہاجرین میں پہلے انتقال مدینہ میں عثمان ہی کا ہوا ہی حضرت نے انکی قبر پر پتھر رکھا نشان کیلیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ مسلمان کو بوسہ دینا اور اُسپر رونا اور آنسو بہانا جائز ہی ۱۲ [3] یعنی پانی میں بیری کی پتی جوش کر وا اور اُس سے نہلاؤ کہ اُس سے پاکی اور ستھرائی خوب حاصل ہوتی ہی ۱۲ [4] یعنی پانی میں کافور ملا کر اُس سے نہلاؤ جیسے کہ جمہور کہتے ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ کافور خوشبو میں ڈالے یعنی جب خشک ہوئے بدن کے لگا دے ۱۲ ابن ہمام

غير هؤلاء ولا ادرى ولعل هشاما منهم قالت وضفرنا شعرها ثلاثة قرون قال هشيم اظنه قال فالقيناها خلفها قال هشيم فحدثنا خالد من بين القوم عن حفصة ومحمد عن ام عطية قالت وقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء وفى الباب عن ام سليم **قال** ابو عيسى حديث ام عطية حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وقد روى عن ابراهيم النخعى انه قال غسل الميت كالغسل من الجنابة وقال مالك بن انس ليس لغسل الميت عندنا حد موقت وليس لذلك صفة معلومة ولكن يطهر قال الشافعى انما قال مالك قولا مجملا يغسل وينقى واذا انقى الميت بماء القراح او ماء غيره اجزأ ذلك من غسله ولكن احب الى ان يغسل ثلاثا فصاعدا لا يقصر عن ثلث لما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلنها ثلاثا او خمسا وان انقوا فى اقل من ثلث مرات اجزأ ولا يرى ان قول النبى صلى الله عليه وسلم انما هو على معنى الانقاء ثلثا او خمسا ولم يوقت وكذلك قال الفقهاء وهم اعلم بمعانى الحديث وقال احمد واسحاق وتكون الغسلات بماء وسدر ويكون فى الآخرة شئ من الكافور

باب ماجاء فى المسك للميت **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابى عن شعبة عن خليد بن جعفر عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى ان النبى صلى الله عليه وسلم سئل عن المسك فقال هو اطيب طيبكم **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود وشبابة قالا نا شعبة عن خليد بن جعفر نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقد كره بعض اهل العلم المسك للميت وقد رواه المستمر بن الريان ايضا عن ابى نضرة عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال على قال يحيى بن سعيد المستمر بن الريان ثقة وخليد بن جعفر ثقة

باب ماجاء فى الغسل من غسل الميت

غیر ان لوگوں کے اور شاید کہ ہشام بھی انہیں میں سے ہو کہ ام عطیہ نے کہا پس گوندھیں ہم نے بال انکے کی تین چوٹیاں (ہشیم نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ انہوں نے کہا) پھر ڈالا ہم نے انکو انکے پیچھے ہشیم نے کہا پس حدیث بیان کی ہمسے خالد نے قوم میں سے حفصہ سے اور محمد سے اسنے روایت کی ام عطیہ سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شروع کرو غسل دینا اسکی داہنی طرفوں سے اور وضو کی جگہوں سے آور اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے کہ ام عطیہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے آور ابراہیم نخعی سے مروی ہی کہ مردے کا غسل دینا غسل جنابت کی طرح ہی اور مالک بن انس نے کہا کہ نہیں واسطے غسل میت کے نزدیک ہمارے کوئی حد معین اور نہیں اسکے واسطے کوئی صفت معلوم لیکن پاک کیا جاوے جہانتک کہ حاجت ہو امام شافعی نے کہا کہ مالک نے یہ قول محض مجمل کہا ہی کہ غسل دیا جاوے اور پاک کیا جاوے اور جبکہ پاک کی جاوے میت ساتھ پانی خالص اور پانی غیر کے تو کفایت کرتا ہی یہ غسل اسکے سے ولیکن بہت پسند نزدیک میرے یہ ہی کہ غسل دیا جاوے تین بار پس زیادہ نہ کم کیا جاوے تین بار سے واسطے اسکے جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہلاؤ اسکو تین بار یا پانچ بار اور اگر تین بار سے کم میں صاف پاک ہو جاوے تو یہ بھی کفایت کرتا ہی اور نہیں دیکھتا میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول صرف معنے انقا میں ہی تین بار ہو یا پانچ بار ہو اور کوئی عدد مقرر نہیں کیا اور اسی طرح کہا ہی فقہا نے اور وہ زیادہ ترجاننے والے ہیں ساتھ معانی حدیث کے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ ہوں کل باریاں غسل کی ساتھ پانی اور بیر کے پتوں کے اور ہو پیچ اخیر بار کے کوئی چیز کافور سے **باب** مردے کو مشک لگانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے شعبہ سے اسنے روایت کی خلید بن جعفر سے اسنے ابی نضرہ سے اسنے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے مشک لگانے سے پس فرمایا کہ وہ زیادہ تر خوشبودار ہی تمہاری خوشبو سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد اور شبابہ نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے خلید بن جعفر سے مثل اسکے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مردے کو مشک لگانی مکروہ ہی اور تحقیق روایت کیا ہی اسکو مستمر بن ریان نے بھی ابی نضرہ سے اسنے ابی سعید رض سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا علی نے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مستمر بن ریان ثقہ ہی اور خلید بن جعفر بھی ثقہ ہی۔

باب مردے کے غسل دینے سے نہانے کا بیان

سلہ مشک اور کافور لگانے کا یہ فائدہ ہی کہ اس سے مردہ جلدی نہیں بگڑتا اور دفع ہوتے ہیں اس سے جانور موذی ۱۲ سلہ جو شخص کہ مردے کو غسل دے اور اسکو نہلاوے تو اسپر نہانا جمہور علماء کے نزدیک واجب نہیں لیکن امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مستحب ہی کہ جب نہلانے والا مردے کو غسل دے چکے تو بعد اسکے خود بھی نہاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ غسل دینے والے پر نہانا واجب ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ وضو واجب ہی ۱۲

حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا عبد العزیز بن المختار عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من غسله الغسل ومن حمله الوضوء یعنی المیت وفی الباب عن علی وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن وقد روی عن ابی هریرة موقوفا وقد اختلف اهل العلم فی الذی یغسل المیت فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اذا غسل میتا فعلیه الغسل وقال بعضهم علیه الوضوء وقال مالك بن انس استحب الغسل من غسل المیت ولا اری ذلك واجبا وهكذا قال الشافعی وقال احمد من غسل میتا ارجوان لا یجب علیه الغسل واما الوضوء فاقل ما قیل فیه وقال اسحاق لابد من الوضوء وقد روی عن عبد الله ابن المبارك انه قال لا یغتسل ولا یتوضأ من غسل ولا یتوضأ من غسل المیت **باب** ماجاء ما یستحب من الاكفان **حدثنا** قتیبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البسوا من ثیابكم البیاض فانها من خیر ثیابكم وكفنوا فیها موتاكم وفی الباب عن سمرة وابن عمر وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وهو الذی یستحبه اهل العلم وقال ابن المبارك احب الی ان یكفن فی ثیابه التی كان یصلی فیها وقال احمد واسحاق احب الثیاب الینا ان یكفن فیها البیاض ویستحب حسن الكفن **باب** منه **حدثنا** محمد بن بشار نا عمر بن یونس نا عكرمة بن عمار عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ولی احدكم اخاه فلیحسن كفنه وفیه عن جابر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب وقال ابن المبارك قال سلام بن ابی مطیع فی قوله ولیحسن احدكم كفن اخیه قال هو الصفاء ولیس بالمرتفع

باب ماجاء فی كم كفن النبی صلی الله علیه وسلم

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے نہلانے سے نہانا آتا ہے اور اُسکے اُٹھانے سے وضو آتا ہے اور اس باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ سے موقوف بھی مروی ہے اور اہل علم کو مردے کے غسل دینے والے میں اختلاف ہے کہ نہا دے یا نہیں سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب کوئی میت کو غسل دیوے تو اُسپر غسل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُسپر وضو ہے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ مردے کے غسل دینے سے نہانا مستحب ہے اور میں اسکو واجب نہیں جانتا۔ اور اسی طرح کہا شافعی اور احمد نے کہ جو کوئی میت کو غسل دے امید کرتا ہوں میں یہ کہ نہ واجب ہو اُسپر غسل اور لیکن وضو پس اقل اُس چیز کا جو کہا گیا ہے بیچ اسکے اور اسحاق نے کہا کہ وضو کرنا ضرور ہے اور عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ نہ نہا دے اور نہ وضو کرے نہلانے میت کے سے **باب** وہ چیز کہ مستحب ہے کفن سے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہتر ہیں کپڑوں تمھارے میں اور کفنا و سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو اور اس باب میں ابن عمر اور سمرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہتے ہیں اہل علم اور ابن مبارک نے کہا کہ بہت پیارا طرف میرے یہ ہے کہ کفن دیا جاوے بیچ اُن کپڑوں کے کہ تھا نماز پڑھتا بیچ اُنکے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ بہت پسند کپڑوں سے نزدیک ہمارے کفن دینے کے لیے سفید کپڑے ہیں اور مستحب ہے بہتر کفن **باب** – **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمر بن یونس نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عکرمہ بن عمار نے ہشام بن حسان سے اُنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب متولی ہو ایک تمھارا بھائی اپنے کا تو چاہیے کہ اچھا دے کفن اُسکو اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن مبارک نے کہا کہ سلام ابن ابی مطیع نے کہا بیچ تفسیر قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چاہیے کہ اچھا دے ایک تمھارا کفن بھائی اپنے کو کہا کہ مراد اُس سے صفا اور پاکیزہ کپڑا ہے اور نہیں مراد وہ کپڑا جو زیادہ ہو قیمت میں **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں دفن کیے گئے

سلہ ابن ہمام نے کہا کہ افضل سفید کپڑا ہے اور مضائقہ نہیں چادر میں اور کتان کی واسطے کفن کے اور عورت کو ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کپڑے میں کفن دینا جائز ہے کہ وہ اسکو زندگی میں جائز تھے ۱۲ سلہ ابن عدی کی روایت میں ہے کہ اچھا دو کفن اپنے مردوں کو کہ وہ ملاقات کرتے ہیں آپس میں قبروں اپنی میں اور کفن اچھا یہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف سفید ہو بغیر اسراف کے پس اچھے سے مطلب اسراف نہیں جو لوگ راہ تکبر اور ناموری کے دیتے ہیں کہ وہ مطلق حرام ہے اور بھاری قیمت والا کپڑا بھی شرع میں حرام ہے کہ اُسمیں مال ضائع ہوتا ہے اور نیا کپڑا اور دھولا ہوا برابر ہے ۱۲

حدثنا قتیبۃ نا حفص بن غیاث عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب بیض یمانیۃ لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ قال فذکروا لعائشۃ قولھم فی ثوبین وبرد حبرۃ فقالت قد اتی بالبرد ولکنھم ردوہ ولم یکفنوہ فیہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری عن زائدۃ عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن حمزۃ بن عبد المطلب فی نمرۃ فی ثوب واحد وفی الباب عن علی وابن عباس وعبد اللہ بن مغفل وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وقد روی فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایات مختلفۃ وحدیث عائشۃ اصح الاحادیث التی رویت فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وقال سفیان الثوری یکفن الرجل فی ثلثۃ اثواب ان شئت فی قمیص ولفافتین وان شئت فی ثلث لفائف ویجزئ ثوب واحد ان لم یجدوا والثوبین والثوبان یجزیان والثلثۃ لمن وجد واحب الیھم وھو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا تکفن المرأۃ فی خمسۃ اثواب **باب** ما جاء فی الطعام یصنع لاھل المیت **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینۃ عن جعفر بن خالد عن ابیہ عن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لاھل جعفر طعاما فانہ قد جاءھم ما یشغلھم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن وقد کان بعض اھل العلم یستحب ان یوجہ الی اھل المیت بشیء لشغلھم بالمصیبۃ

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا کہ تحقیق کفن دیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ تین کپڑوں سفید یمانیہ کے نہ تھا اُنمیں کرتا اور نہ پگڑی کہا پس ذکر کیا لوگوں نے واسطے عائشہ کے قول اُنکا کہ کفنائے گئے آپ بیچ دو کپڑوں کے اور ایک چادر حاشیہ دار کے پس عائشہ رضہ نے کہا کہ لائے گئے ساتھ چادر کے ولیکن اصحاب نے پھیر دیا اُسکو اور نہ کفنایا آپ کو اُسمیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن سری نے زائدہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے حمزہ بن عبد المطلب کو کفن دیا ایک کملی میں اور اس باب میں علی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں روایتیں مختلفہ اور عائشہ رضہ کی حدیث زیادہ تر صحیح ہے سب روایتوں میں سے جو حضرت کے کفن میں روایت کی گئیں ہیں اور عمل اسیپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور سفیان ثوری نے کہا کہ کفن دیا جاوے مرد بیچ تین کپڑوں کے اگر چاہے تو کفن دے بیچ کرتے اور دو لفافوں کے اور اگر چاہے تو کفن دے بیچ تین لفافوں کے اور کفایت کرتا ہے ایک کپڑا بھی اگر نہ پاویں دو کپڑے اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں اور اگر تین کپڑے پاویں تو زیادہ پیارے ہیں طرف اُنکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ کفن دی جاوے عورت پانچ کپڑوں میں **باب** میت والوں کے واسطے کھانا تیار کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اپنے اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگوں جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی اُنکے پاس وہ چیز کہ باز رکھتی ہے اُنکو کھانا پکانے سے یعنی خبر جعفر کے مرنے کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور تحقیق تھے بعض اہل علم مستحب رکھتے یہ کہ بھیجی جاوے طرف اہل میت کے کوئی چیز واسطے مشغول ہونے اُنکے کے ساتھ مصیبت کے

سلہ معنے اسکا یہ ہے کہ حضرت کے کفن میں کرتا اور عمامہ بالکل نہ تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑوں میں نہ تھے بلکہ سوائے تین کپڑوں کے تھے مگر صحیح معنی اول ہے اور اس مسئلے میں علما کو جہان ہے امام شافعی اور مالک اور احمد کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ فقط تین لفافے ہوں کرتا اور پگڑی اُسمیں نہ ہوتی اور حنفیہ کہتے ہیں کہ تین کپڑے ہوں ازار یعنے لنگی اور قمیص یعنے کفنی اور لفافہ یعنے پوٹ کی چادر پس وہ اس حدیث میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر سیا تھا جسکو یہاں کفنی کہتے ہیں ۱۲ ع سلہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مستحب ہے ہمسایوں اور قرابتیوں کو کہ کھانا پکا کر اہل میت کے لیے بھیجیں ایک رات اور دن اور بعضے کہتے ہیں کہ تین دن تک بھی کھانا دینا درست ہے کہ تین دن تعزیت کے ہیں اور اہل مصیبت کے غیر بھی اُس کھانے کو کھا دیں یا نہیں علماء کہتے ہیں کہ جو تجہیز و تکفین میں مشغول ہو اُسکو کھانا درست ہے اور اہل میت کو کھلانے کی تاکید کرے تاکہ وہ حیا کے سبب بھوکے نہ رہیں اور نوحہ کرنے والی عورتوں کو کھانا بھیجنا حرام ہے اور اہل میت کو کھانا تیار کرنا واسطے لوگوں جمع شدہ کے بدعت ہے اور اگر یتیم یا غائب کا مال ہو تو وہ کھانا بالاتفاق حرام ہے ۱۲

وهو قول الشافعي وجعفر بن خالد هو ابن سارة وهو ثقة روى عنه ابن جريج **باب** ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق
الجيوب عند المصيبة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني زبيد الايامي عن ابراهيم عن مسروق
عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من شق الجيوب وضرب الخدود ودعا بدعوة الجاهلية **قال** ابو عيسى
هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية النوح **حدثنا** احمد بن منيع نا قران بن تمام ومروان بن معاوية ويزيد بن هارون
عن سعيد بن عبيد الطائي عن علي بن ربيعة الاسدي قال مات رجل من الانصار يقال له قرظة بن كعب فنيح عليه فجاء المغيرة
بن شعبة فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال النوح في الاسلام اما اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نيح
عليه عذب بما نيح عليه وفي الباب عن عمر وعلي وابي موسى وقيس بن عاصم وابي هريرة وجنادة بن مالك وانس وام عطية وسمرة
وابي مالك الاشعري **قال** ابو عيسى حديث المغيرة بن شعبة حديث غريب حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة
والمسعودي عن علقمة بن مرثد عن ابي الربيع عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع في امتي من امر الجاهلية لن
يدعهن الناس النياحة والطعن في الانساب والعدوى اجرب بعير فاجرب مائة بعير من اجرب البعير الاول والانواء مطرنا بنوء
كذا وكذا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في كراهية البكاء على الميت **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا يعقوب بن ابراهيم
بن سعد نا ابي عن صالح بن كيسان عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال عمر بن الخطاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الميت يعذب ببكاء اهله عليه وفي الباب عن ابن عمر وعمران بن حصين **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل
العلم البكاء على الميت وقالوا الميت يعذب ببكاء اهله عليه

الاحساب

اور یہی ہے قول شافعی کا اور جعفر بن خالد وہ ابن سارہ ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے **باب** مصیبت کے وقت رخسارہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا
منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے سفیان سے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے زبید ایامی نے ابراہیم سے انہوں نے
روایت کی مسروق سے انہوں نے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے یعنی ہمارے طریقے پر وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے رخسارے اور
پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی مرنے کے وقت نوحہ اور واویلا کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** میت پر نوحہ کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی
ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو قران بن تمام اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ہارون نے سعید بن عبید طائی سے انہوں نے روایت کی علی بن ربیعہ
اسدی سے کہا کہ مرگیا ایک مرد انصار سے کہ کہا جاتا تھا اسکو قرظہ بن کعب پس نوحہ کیا گیا اوپر اسکے سو مغیرہ بن شعبہ آئے اور منبر پر چڑھے پس تعریف کی
اللہ کی اور ثنا کی اسپر اور کہا کیا حال ہے نوحہ کرنے کا بیچ اسلام کے خبردار ہو تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جسپر نوحہ کیا جاوے
عذاب کیا جاتا ہے بسبب اس چیز کے کہ نوحہ کیا جاتا ہے اسپر اور اس باب میں علی اور عمر اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور
ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے
کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ اور مسعودی نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی ابی ربیع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں میری امت میں احکام جاہلیت سے کہ نہیں چھوڑینگے انکو یعنی اکثر لوگ نوحہ کرنا اور طعن کرنا نسب میں اور بیماری کا ایک
سے دوسرے کو لگنا خارش ہوئی ایک اونٹ کو پس خارش ہوئی سو اونٹ کو پس کس نے خارش لگائی پہلے اونٹ کو اور پانی طلب کرنا ستاروں سے کہنا کہ مینہ برسایا گیا
ہمپر فلانے ستارے سے ایسے اور ایسے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مردے پر رونا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو
یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ نے صالح بن کیسان سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ عمر بن
خطاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والوں اسکے کے اسپر اور اس باب میں ابن عمر اور عمران بن
حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مردے پر رونا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے
گھر والوں کے اوپر اسکے

ف۱ نوحہ کہتے ہیں رونے کو میت پر ساتھ آواز کے میت کی بھلائیاں بیان کر کر کے ایسا تھا اور ایسا تھا اور اسی طرح حرام ہے رونا اور پیٹنا رخسارون کا اور پھاڑنا کپڑون کا اور کھینچنا بال
کا اور منڈانا اور نوچنا بالون کا اور منہ کالا کرنا اور مٹی سر پر ڈالنی وغیرہ سب حرام ہے بالاتفاق اسمین کسی کو اختلاف نہیں ۱۲

وذهبوا الى هذا الحديث وقال ابن المبارك ارجو ان كان ينهاهم فى حيوته ان لا يكون عليه من ذلك شئ **حدثنا** علی بن حجر نا محمد
بن عمار قال حدثنی اَسِید بن ابی اسید عن موسی بن ابی موسی الاشعری اخبره عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما
من میت یموت فیقوم باکیهم فیقول واجبلاه واسیداه او نحو ذلك الا وُكّل به ملكان يلهزانه اهكذا كنت **قال** ابو عيسى هذا حديث
حسن غریب **باب** ما جاء فی الرخصة فی البکاء علی المیت **حدثنا** قتیبة نا مالك ح وثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك
عن عبد الله بن ابی بکر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن عمرة انها اخبرته انها سمعت عائشة وذُکر لها ان ابن عمر يقول ان
الميت ليعذب ببكاء الحى فقالت عائشة غفر الله لابی عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسى او اخطأ انما مر رسول الله صلی الله علیه
وسلم علی یهودیة یبکی علیها فقال انهم لیبکون علیها وانها لتعذب فی قبرها **قال** ابو عیسی هذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبة نا عباد
بن عباد المهلبی عن محمد بن عمرو عن یحیی بن عبد الرحمن عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المیت یعذب ببکاء اهله علیه قال فقالت
عائشة یرحمه الله لم یکذب ولکنه وهم انما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لرجل مات یهودیا ان المیت لیعذب وان اهله
لیبکون علیه وفی الباب عن ابن عباس وقرظة بن کعب وابی هریرة وابن مسعود واسامة بن زید **قال** ابو عیسی حدیث عائشة
حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن عائشة وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وتاولوا هذه الاية ولا تزر وازرة وزر
اخری وهو قول الشافعی **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن ابن ابی لیلی عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال اَخَذَ النبی صلی الله
علیه وسلم بید عبد الرحمن بن عوف فانطلق به الی ابنه ابراهیم فوجده یجود بنفسه فاخذه النبی صلی الله علیه وسلم فوضعه فی حجره
فبکی فقال له عبد الرحمن اتبکی او لم تکن نهیت

اور گئے ہیں طرف اس حدیث کے اور ابن مبارک نے کہا کہ اگر منع کیا کرتا تھا انکو زندگی اپنی میں تو امید کرتا ہوں میں کہ نہوگا اسپر اس سے کچھ گناہ **حدیث**
بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمار نے اسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے اسید بن ابی اسید نے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے اُسنے خبر دی
اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہووے رونے والا انکا سے اور کہے اے پہاڑ اور اے
سردار اور مانند اسکے مگر کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ میت کے دو فرشتے کہ مکّی مارتے ہیں اسکے سینے میں اور کہتے ہیں کہ کیا ایسا ہی تھا تو کہا ابو عیسیٰ نے یہ
حدیث حسن غریب ہے **باب** مردے پر رونے کی اجازت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے اور حدیث بیان
کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور وہی محمد بن عمرو بن حزم ہے اُسنے روایت کی
باپ سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے ذکر کیا گیا واسطے اُسکے کہ ابن عمر کہتے ہیں کہ مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے سو عائشہ رض نے
کہا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو کہ اُسنے جھوٹ نہیں کہا ولیکن وہ بھول گیا یا چوک گیا سوا اسکے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے
ایک یہودی عورت پر کہ رویا جاتا تھا اوپر اُسکے سو فرمایا کہ اہل اُسکے روتے ہیں اسپر اور تحقیق وہ عذاب کی جاتی ہے اپنی قبر میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
صحیح ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عباد مہلبی نے محمد بن عمرو اور یحییٰ بن عبد الرحمان سے اُسنے روایت کی ابن عمر رض سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والوں اُسکے کے عائشہ رض نے کہا کہ رحم کرے اللہ اسپر کہ اُسنے نہیں جھوٹ کہا
ولیکن وہم کیا سوا اسکے نہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک مرد کے کہ مرا تھا یہودی کہ تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے
اور اُسکے گھر والے روتے ہیں اسپر اور اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اُسامہ بن زید سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عائشہ سے کئی طور پر مروی ہے اور بعض اہل علم کا مذہب یہی ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ آیت
ولا تزر وازرة وزر اخری کے یعنی نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہی ہے قول شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے انہوں نے
کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ پکڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ عبد الرحمن بن عوف کا سو
لیگئے اُسکو طرف بیٹے اپنے ابراہیم کے پس پایا اسکو حالت نزع میں سو لیا اسکو نبی صلعم نے اور رکھا اسکو اپنی گود میں اور روئے سو عبد الرحمن نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں کیا نہیں منع

ف علماء کو اس مسئلے میں اختلاف ہے دس قول پر مگر حاصل اسکا یہ ہے کہ اگر میت سبب ہو اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاوے نوحہ کرنے کی یا راضی ہو ساتھ اسکے تو اسکو اس رونے کے سبب
عذاب ہوتا ہے اور جو اس سے انکار کرتا ہو یا بدون وصیت کے اسپر روویں تو اسپر کچھ عذاب نہیں ہوتا اور یہی ہے مذہب جمہور کا اور یہ کہ وصیت سے عذاب ہوتا ہے اور بدون وصیت کے
اسکو رنج ہوتا ہے خواہ نزع کے وقت ہو یا بعد موت کے ہو اور کافر ہو یا ایمان دار ہو اسمیں برابر ہے ۱۲

عن البکاء فقال لا ولکن نہیت عن صوتین احمقین فاجرین صوت عند مصیبۃ خمش وجوہ وشق جیوب ورنۃ شیطان وفی الحدیث کلام اکثر من ھذا
قال ابوعیسی ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی المشی امام الجنازۃ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید واحمد بن منیع واسحاق ابن منصور
ومحمود بن غیلان قالوا نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر یمشون
امام الجنازۃ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عمرو بن عاصم نا ھمام عن منصور وبکر الکوفی وزیاد وسفیان کلھم یذکر انہ سمع
عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر یمشون امام الجنازۃ **حدثنا** عبد
بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر یمشون امام الجنازۃ قال الزھری واخبرنی سالم
ان اباہ کان یمشی امام الجنازۃ وفی الباب عن انس **قال** ابوعیسی حدیث ابن عمر ھکذا روی ابن جریج وزیاد بن سعد وغیر واحد
عن الزھری عن سالم عن ابیہ نحو حدیث ابن عیینۃ وروی معمر ویونس بن یزید ومالک وغیرھم من الحفاظ عن الزھری ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمشی امام الجنازۃ واھل الحدیث کلھم یرون ان الحدیث المرسل فی ذلک اصح **قال** ابوعیسی وسمعت
یحیی بن موسی یقول سمعت عبد الرزاق یقول قال ابن المبارک حدیث الزھری فی ھذا مرسل اصح من حدیث ابن عیینۃ قال
ابن المبارک واری ابن جریج اخذہ عن ابن عیینۃ **قال** ابوعیسی وروی ھمام بن یحیی ھذا الحدیث عن زیاد ھو ابن سعد ومنصور
وبکر وسفیان عن الزھری عن سالم عن ابیہ وانما ھو سفیان ابن عیینۃ روی عنہ ھمام واختلف اھل العلم فی المشی امام الجنازۃ
فرای بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان المشی امام الجنازۃ افضل وھو قول الشافعی واحمد

کیا تھا رونے سے فرمایا نہیں ولیکن منع کیا تھا مین نے دو آوازون احمقون فاجرون سے ایک آواز وقت مصیبت کے سے اور چھیلنا مُنہ کا
اور پھاڑنا گریبان کا اور ایک آواز شیطان کی سے یعنے رونا ساتھ دراز کرنے آواز کے اور اس حدیث مین کلام ہی اکثر اس سے کہا ابوعیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہی **باب** جنازے کے آگے چلنے کا بیان[1] **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید اور احمد بن منیع اور اسحاق بن منصور اور محمود
بن غیلان نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو کہ چلتے تھے آگے جنازے کے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو عمرو بن عاصم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد اور سفیان سے سب کہتے تھے کہ ہمنے زہری سے
سُنا اُسنے سالم بن عبد اللہ سے سُنا اُسنے اپنے باپ سے سُنا کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو کہ چلتے تھے آگے جنازے
کے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکر اور عمر چلتے آگے جنازے کے کہا زہری نے اور خبر دی ہمکو سالم نے کہ اُسکا باپ تھا چلتا آگے جنازے کے اور اس باب مین انس سے
بھی روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے کہ ابن عمر کی حدیث اسی طرح روایت کی ہی ابن جریج اور زیاد بن سعد وغیرہ کئی لوگون نے زہری سے
اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے مثل حدیث ابن عیینہ کے اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ نے حفاظ سے انھون نے روایت
کی زہری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہین کہ حدیث مرسل اس باب مین زیادہ ترصحیح ہی
کہا ابوعیسیٰ نے اور سُنا مین نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتا تھا کہ سُنا مین نے عبد الرزاق سے کہتا تھا کہ کہا ابن مبارک نے کہ زہری کی حدیث
مرسل اسمین زیادہ ترصحیح ہی حدیث ابن عیینہ سے ابن مبارک نے کہا کہ گمان کرتا ہون مین کہ ابن جریج نے لیا ہی اسکو ابن عیینہ سے
کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد بن سعد سے اور منصور اور بکر اور سفیان سے وہ روایت کرتے ہین زہری
سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے اور سوا اسکے نہین کہ وہ سفیان بن عیینہ ہی روایت کی اس سے ہمام نے اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ چلنے
کے آگے جنازے کے سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہی اور یہ قول شافعی و احمد

[1] علماء کو اسمین اختلاف ہی کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہی یا پیچھے چلنا افضل ہی سو امام ابوحنیفہ اور اوزاعی کہتے ہین کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہی اور ثوری اور
ایک جماعت کہتے ہین کہ آگے پیچھے چلنا برابر ہی اور امام شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ جنازہ کے آگے چلنا افضل ہی اور ابوحنیفہ سے یہ بھی روایت ہی کہ جنازہ کے آگے چلنا بھی
جایز ہی اور داہنے بائین چلنا بھی درست ہی اور حدیثین اس باب مین دونون قسم کی آئی ہین مگر جنازے کے پیچھے چلنے کو ترجیح ہی ۱۲

حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن بكر نا يونس بن يزيد عن الزهري عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يمشي امام الجنازة وابو بكر وعمر وعثمان وسالت محمدا عن هذا الحديث فقال هذا حديث اخطأ فيه محمد بن بكر وانما يروى هذا
الحديث عن يونس عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر كانوا يمشون امام الجنازة قال الزهري واخبرني سالم ان اباه
كان يمشي امام الجنازة قال محمد وهذا اصح **باب ما جاء في المشي خلف الجنازة** حدثنا محمود بن غيلان نا وهب بن جرير
عن شعبة عن يحيى امام بني تيم الله عن ابي ماجد عن عبد الله ابن مسعود قال سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المشي خلف
الجنازة فقال ما دون الخبب فان كان خيرا عجلتموه وان كان شرا فلا يبعد الا اهل النار الجنازة متبوعة ولا تتبع ليس منها من تقدمها
قال ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه من حديث ابن مسعود الا من هذا الوجه وسمعت محمد بن اسماعيل يضعف حديث
ابي ماجد هذا وقال محمد قال الحميدي قال ابن عيينة قيل ليحيى من ابو ماجد هذا فقال طائر طار فحدثنا وقد ذهب بعض
اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا ورأوا ان المشي خلفها افضل وبه يقول الثوري واسحاق
وابو ماجد رجل مجهول وله حديثان عن ابن مسعود ويحيى امام بني تيم الله ثقة يكنى ابا الحارث ويقال له يحيى الجابر ويقال
له يحيى المجبر ايضا هو كوفي روى له شعبة وسفيان الثوري وابو الاحوص وسفيان بن عيينة **باب ما جاء في كراهية الركوب
خلف الجنازة** حدثنا علي بن حجر نا عيسى بن يونس عن بكر بن ابي مريم عن راشد بن سعد عن ثوبان قال خرجنا مع النبي
صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال الا تستحيون ان ملائكة الله على اقدامهم وانتم على ظهور الدواب
وفي الباب عن المغيرة بن شعبة وجابر بن سمرة قال ابو عيسى حديث ثوبان قد روي عنه موقوفا **باب ما جاء في الرخصة
في ذلك** حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول كنا مع النبي صلى الله

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن بکر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن یزید نے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چلتے آگے جنازے کے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی آگے چلتے تھے اور پوچھا مین نے بخاری کو اس حدیث سے سو اُسنے کہا کہ یہ حدیث ہی کہ خطا کی
اُسمین محمد بن بکر نے اور سوا اسکے نہین کہ روایت کی جاتی ہی یہ حدیث یونس سے اُسنے زہری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر تھے چلتے آگے
جنازے کے زہری نے کہا اور خبر دی مجکو سالم نے کہ تحقیق باپ اُسکا تھا جاتا آگے جنازہ کے بخاری نے کہا اور یہ زیادہ صحیح ہی **باب** جنازہ کے پیچھے
چلنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی یحیی امام بنی تیم اللہ سے اُسنے ابی ماجد سے
اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ سوال کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلنے سے پیچھے جنازہ کے کہا کہ جلدی کریں اگر وہ بھلا ہے تو جلدی پہنچاؤ اُسکو
طرف اُسکے اور اگر برا ہے تو نہین دور کیا جاتا مگر اہل آگ کا اور جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ اُسکے پیچھے چلین اور نہین تابع کہ وہ لوگون کے پیچھے رہے نہین ہوتا
ساتھ اُسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اُس سے کہا ابو عیسی نے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو حدیث ابن مسعود سے مگر اسی وجہ سے اور سُنا مینے بخاری سے
کہ ضعیف کہتا تھا اس حدیث ابی ماجد کو اور بخاری نے کہا کہ حمیدی نے کہا کہ ابن عیینہ نے کہا کہ کہا گیا ہی واسطے یحیی کے کہ یہ ابو ماجد کون ہی اُسنے کہا ایک
پرندہ ہی کہ اوڑا اور حدیث بیان کی ہمکو اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب ہی کہتے ہین کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہی
اور ساتھ اسی کے قائل ہی ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد مجہول مرد ہی یعنی اُسکا حال معلوم نہین اور واسطے اُسکے دو حدیثین ہین ابن مسعود سے اور یحیی امام بنی تیم اللہ کا ثقہ ہی
کنیت اُسکی ابو حارث ہے اور کہا جاتا ہی اُسکو یحیی جابر اور یحیی مجبر اور وہ کوفی ہی روایت کی واسطے اُسکے شعبہ اور سفیان ثوری اور ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ نے
باب جنازہ کے پیچھے سوار ہوکر چلنا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسی بن یونس نے بکر بن ابی مریم سے اُسنے روایت کی راشد
بن سعد سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازہ کے سو دیکھا آپنے کئی لوگون کو سوار سو فرمایا کہ کیا نہین حیا کرتے ہو تم کہ
فرشتے خدا کے اپنے قدمون پر چلتے ہین اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو اور اس باب مین مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے یہ
حدیث ثوبان سے موقوف مروی ہی **باب** جنازہ مین سوار ہوکر جانا درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داود
نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے کہا سُنا مینے جابر بن سمرہ سے کہتا تھا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ

ف پہلی حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت جاتے وقت سوار نہوئے اور فرمایا کہ فرشتے پیادہ چلتے ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پھرتے وقت سوار ہوتے پس اتفاق ہی علما کا کہ پھرتے وقت سوار ہونا مکروہ نہین

عليه وسلم في جنازة ابن الدحداح وهو على فرس له يسعى ونحن حوله وهو يتوقص به **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمي نا ابو قتيبة عن الجراح عن سماك عن جابر بن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتبع جنازة ابن الدحداح ماشيا ورجع على فرس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الاسراع بالجنازة **حدثنا** احمد بن منيع نا ابن عيينة عن الزهري سمع سعيد بن المسيب عن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اسرعوا بالجنازة فان تك خيرا تقدموها اليه وان تك شرا تضعوه عن رقابكم وفي الباب عن ابي بكرة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في قتلى أُحُد وذكر حمزة **حدثنا** قتيبة نا ابو صفوان عن اسامة بن زيد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمزة يوم أُحُد فوقف عليه فرآه قد مثل به فقال لولا ان تجد صفية في نفسها لتركته حتى تأكله العافية حتى يحشر يوم القيمة من بطونها قال ثم دعا بنمرة فكفنه فيها فكانت اذا مدت على راسه بدت رجلاه واذا مدت على رجليه بدا راسه قال فكثر القتلى وقلت الثياب قال فكفن الرجل والرجلان والثلثة في الثوب الواحد ثم يدفنون في قبر واحد قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنهم ايهم اكثر قرآنا فيقدمه الى القبلة قال فدفنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يصل عليهم **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث انس الا من هذا الوجه **باب** آخر **حدثنا** علي بن حجر نا علي بن مسهر عن مسلم الاعور عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه اكاف ليف **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من حديث مسلم عن انس ومسلم الاعور يضعف وهو مسلم بن كيسان الملائي

علیہ وسلم کے بیچ جنازے ابن الدحداح کے اور حضرت ؐ اپنے گھوڑے پر سوار تھے کہ جلدی چلتا تھا اور ہم آپکے گرد تھے اور وہ پاس پاس قدم رکھتا تھا ساتھ آپ کے **حدیث** بیان کی ہے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو قتیبہ نے جراح سے اُسنے روایت کی سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے ساتھ جنازے ابن دحداح کے پیادہ اور پھرے اوپر گھوڑے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جنازے کو جلدی لے جانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے زہری سے اُسنے سُنا سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتا تھا اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا جلدی چلو ساتھ جنازے کے پس اگر ہے وہ جنازہ نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے آگے اُسکے لیے پہنچاؤ اُسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے وہ جنازہ بُرا تو رکھو تم اُسکو اپنی گردنوں سے اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** احد کے شہیدوں اور حمزہ کا بیان۔ **حدیث** بیان کی ہے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو صفوان نے اسامہ بن زید سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ پر دن جنگ احد کے سو کھڑے ہوئے اُسپر سو دیکھا اُسکو کہ اُسکا ناک کان کاٹا گیا ہے سو فرمایا کہ اگر نہ غمناک ہوتی صفیہ اپنے جی میں تو میں اُسکو چھوڑ دیتا یعنی دفن نکرتا یہانتک کہ کھا جاتے اُسکو جانور تاکہ اُٹھایا جاتا دن قیامت کے پیٹوں سے اُنکے کہا پھر منگائی آپنے ایک کملی سو کفنایا اُسکو بیچ اُسکے پس تھی وہ جبکہ کھینچی جاتی تھی اوپر سر اُنکے کے تو کھل جاتے تھے پاؤں اُنکے اور جب کھینچی جاتی تھی اوپر پاؤں اُنکے کے کھل جاتا تھا سر اُنکا کہا کہ پس بہت ہوئے شہید اور کم ہوئے کپڑے کہا پس کفنایا گیا ایک مرد اور دو مرد اور تین مرد ایک کپڑے میں پھر دفن کیے جاتے تھے ایک قبر میں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھنے لگے اُن سے کہ ان میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد ہے پس آگے کرتے تھے اُسکو طرف قبلے کے کہا پس دفن کیا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ نماز پڑھی اُنپر کہا ابو عیسیٰ نے انسؓ کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے **باب** یہ باب بھی اسی باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے مسلم اعور سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے بیمار کی اور حاضر ہوتے جنازہ میں اور سوار ہوتے گدھے پر اور سُنتے بُلانا غلام کا اور تھے دن جنگ بنی قریظہ کے سوار اوپر گدھے کے کہ لگام دیا گیا تھا ساتھ رسی کے چھیل کھجور سے اور اُسپر پالان تھا چھیل کھجور سے کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث مسلم سے اُسنے روایت کی انس سے اور مسلم اعور ضعیف کیا جاتا ہے اور وہ مسلم بن کیسان ملائی ہے

۱؎ حاصل یہ ہے کہ معمولی چال سے زیادہ چلنے اور دوڑنے سے کم چلیں اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ اگر حال اچھا ہے تو اُسکو آخرت کے ثواب کی طرف جلدی پہنچاؤ اور اگر حال بُرا ہے تو اسکو اپنی گردنوں سے جلدی اُتارو ۲؎ کپڑے کی وہاں قلت تھی ضرورت کے واسطے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے گئے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید فی سبیل اللہ کے واسطے نہ غسل ہے نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر سب کا اتفاق ہے اور نماز پڑھنے میں اختلاف ہوا ہے

باب — **حدثنا** ابوکریب نا ابومعاویۃ عن عبد الرحمن ابن ابی بکر عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفنہ فقال ابوبکر سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ما نسیتہ قال ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ فدفنوہ فی موضع فراشہ **قال** ابوعیسی ھذا حدیث غریب وعبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی یضعف من قبل حفظہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ رواہ ابن عباس عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب اخر حدثنا** ابوکریب نا معاویۃ بن ھشام عن عمران بن انس المکی عن عطاء عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم **قال** ابوعیسی ھذا حدیث غریب قال سمعت محمدا یقول عمران بن انس المکی منکر الحدیث وروی بعضہم عن عطاء عن عائشۃ وعمران بن ابی انس مصری اثبت واقدم من عمران بن انس المکی **باب** ما جاء فی الجلوس قبل ان توضع **حدثنا** محمد بن بشار نا صفوان بن عیسی عن بشر بن رافع عن عبد اللہ بن سلیمان بن جنادۃ بن ابی امیۃ عن ابیہ عن جدہ عن عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتبع الجنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض لہ حبر فقال ھکذا نصنع یا محمد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوھم **قال** ابوعیسی ھذا حدیث غریب وبشر بن رافع لیس بالقوی فی الحدیث **باب** فضل المصیبۃ اذا احتسب **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک عن حماد بن سلمۃ عن ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابوطلحۃ الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما اردت الخروج اخذ بیدی فقال الا ابشرک یا ابا سنان قلت بلی قال حدثنی الضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب عن ابی موسی الاشعری

باب — **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابومعاویہ نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا کہ جب وفات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اختلاف کیا اصحاب نے بیچ دفن اُنکے کے سو ابوبکر رضؓ نے کہا کہ سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز کہ نہیں بھولا میں اُسکو فرمایا کہ نہیں وفات کیا گیا کوئی نبی مگر اُس جگہ میں کہ دوست رکھتا تھا یہ کہ دفن کیا جاوے بیچ اُسکے سو دفن کیا آپکو اصحاب نے آپ کے سونے کی جگہہ میں کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور عبد الرحمان بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہے حافظہ کی وجہ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے اور روایت کیا ہے اسکو ابن عباس نے ابی بکر صدیق رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** یہ اور باب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معاویہ بن ہشام نے عمران بن انس مکی سے اُسنے روایت کی عطاء سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرو نیکیاں مُردوں اپنے کی اور بند رہو ذکر کرنے بُرائیوں اُنکے سے کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے بخاری سے کہتا تھا کہ عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہے اور روایت کی بعض نے عطاء سے اُسنے عائشہ رضؓ سے اور عمران ابی انس مصری اثبت اور اقدم ہے عمران بن انس مکی سے **باب** زمین پر جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو صفوان بن عیسٰی نے بشر بن رافع سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن سلیمان بن جنادہ بن ابی امیہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ جاتے ساتھ جنازہ کے نہ بیٹھتے یہانتک کہ رکھا جاتا قبر میں پس سامنے آیا حضرت کے ایک یہودی عالم سو اُسنے کہا کہ ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں اے محمد یعنے کھڑے رہتے ہیں یہانتک کہ رکھا جاتا ہے مُردہ قبر میں پس بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بعد اُسکے دفن تک کھڑے رہنا چھوڑ دیا اور فرمایا مخالفت کرو یہودیوں کی کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں **باب** مصیبت کی فضیلت جبکہ ثواب چاہنے کے واسطے صبر کرے **حدیث** بیان کی ہمسے سوید بن نصر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی ابی سنان سے کہا کہ دفن کیا میں نے بیٹے اپنے سنان کو اور ابوطلحہ خولانی بیٹھنے والے تھے اوپر کنارے قبر کے سو جب ارادہ کیا میں نے باہر نکلنے کا تو پکڑا ہاتھ میرا پس کہا کہ کیا نہ خوشخبری دوں میں تجکو اے ابا سنان میں نے کہا کیوں نہیں کہا حدیث بیان کی مجھسے ضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب نے ابی موسیٰ اشعری سے

شافعی کہتے ہیں کہ نہ پڑھے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ پڑھے ۱۲ ۔ اسلئے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اترتی ہے اور بند رہو انکی برائیوں سے یہ امر وجوب کے لئے ہے یعنی بند رہنا واجب ہے اور حجۃ الاسلام نے کہا کہ مردے کی غیبت بہت بری ہے غیبت زندہ سے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہے دنیا میں بخلاف میت کے کہ اس سے بخشوانا ممکن نہیں اور کتاب ازہار میں لکھا ہے کہ اگر نہلانے والا میت کی کوئی چیز اچھی دیکھے مانند روشنی چہرہ وغیرہ کے تو مستحب ہے بیان کرنا اُسکا اور اگر سیاہی یا بد بو آوے یا اُسکا منہ کالا ہو جاوے یا صورت بدل جاوے تو حرام ہے ذکر کرنا اُسکا ۱۲ ۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات ولد العبد قال اللہ لملائکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی التکبیر علی الجنازۃ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراھیم نا معمر عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکبر اربعا وفی الباب عن ابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس ویزید بن ثابت **قال** ابو عیسی ویزید بن ثابت ہو اخو زید بن ثابت وہو اکبر منہ شہد بدرا وزید لم یشہد بدرا **قال** ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم یرون التکبیر علی الجنازۃ اربع تکبیرات وہو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسالناہ عن ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرہا **قال** ابو عیسی حدیث زید بن ارقم حدیث حسن صحیح وقد ذہب بعض اہل العلم الی ہذا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم راوا التکبیر علی الجنازۃ خمسا وقال احمد واسحاق اذا کبر الامام علی الجنازۃ خمسا فانہ یتبع الامام **باب** ما یقول فی الصلوۃ علی المیت **حدثنا** علی بن حجر ثنا ہقل بن زیاد نا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو ابراھیم الاشہلی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا قال یحیی وحدثنی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ مرتا ہے فرزند کسی بندے کا یعنی مومن کا تو فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتوں اپنے کو یعنی ملک الموت اور تابعداران اسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تعالی قبض کیا تمنے میوہ دل اسکے کا پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہیں تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالی کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بہشت میں اور نام رکھو اسکا بیت الحمد[۱] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جنازے کی نماز میں تکبیر کہنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابراہیم نے اسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اسنے ابی ہریرہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اوپر نجاشی (بادشاہ حبشی) کے سو تکبیر کہی آپ نے چار بار اور اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ یزید بن ثابت زید بن ثابت کا بھائی ہے اور بڑا ہے اس سے حاضر ہوا بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوا اسمیں کہا ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نماز جنازے کی چار تکبیریں ہیں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اسنے روایت کی عبد الرحمان بن ابی لیلے سے کہا کہ تھے زید بن ارقم تکبیر کہتے اوپر جنازوں ہمارے کے چار بار اور اسنے تکبیر کہی ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھا ہمنے اسکو اس سے سو اسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے اسی طرح کہا ابو عیسی نے کہ زید بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب ہے کہتے ہیں کہ جنازے پر پانچ تکبیریں کہی جاویں[۲] اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر امام جنازے پر پانچ تکبیریں کہے تو امام کی تابعداری کی جاوے **باب** جنازے کی نمازمیں کیا پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہقل بن زیاد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے یحیے بن ابی کثیر سے اسنے کہا حدیث بیان کی مجکو ابو ابراہیم اشہلی نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نماز پڑھتے تھے اوپر جنازہ کے تو یہ دعا پڑھتے کہ الہی بخش واسطے زندوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹوں ہمارے کے اور بڑوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور عورتوں ہماری کے یحیی نے کہا اور حدیث کی مجکو

[۱] اس گھر کا نام بیت الحمد اسواسطے رکھا کہ وہ ملتا ہے بدلے میں حمد اور تسلیم کے کہ مصیبت میں کی تھی ۱۲ [۲] اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ جنازہ کی نماز میں چار تکبیریں کہے اور ایک جماعت صحابہ وغیرہم سے زیادہ بھی منقول ہیں جیساکہ ترمذی نے ذکر کیا لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ آخر امر چار پر قرار پایا تھا اور کہتے ہیں کہ چار سے زیادہ تکبیریں کہنی منسوخ ہیں لیکن اگر دونوں طرح سے جائز رکھیں تو یہ اولی ہے

ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مثل ذلك وزاد فيه اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان قال وفی الباب عن عبد الرحمن ابن عوف وعائشة وابی قتادة وجابر وعوف بن مالك **قال** ابو عيسى حديث والد ابی ابراهيم حديث حسن صحيح وروی هشام الدستوائی وعلی بن المبارك هذا الحديث عن يحيى بن ابی كثير عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مرسلاً وروی عكرمة بن عمار عن يحيى بن ابی كثير عن ابی سلمة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وحديث عكرمة بن عمار غير محفوظ وعكرمة ربما يهم فی حديث يحيى وروی عن يحيى بن ابی كثير عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابيه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم **قال** ابو عيسى وسمعت محمدا يقول اصح الروايات فی هذا حديث يحيى بن ابی كثير عن ابی ابراهيم الاشهلی عن ابيه قال وسالته عن اسم ابی ابراهيم الاشهلی فلم يعرفه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن عوف بن مالك قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم يصلی علی ميت ففهمت من صلوته عليه اللهم اغفر له وارحمه واغسله بالبرد كما يغسل الثوب **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقال محمد بن اسمعيل اصح شیء فی هذا الباب هذا الحديث **باب** ما جاء فی القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب **حدثنا** احمد بن منيع نا زيد بن حباب نا ابراهيم ابن عثمان عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب وفی الباب عن ام شريك **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث ليس اسناده بذلك القوی ابراهيم بن عثمان هو ابو شيبة الواسطی منكر الحديث والصحيح عن ابن عباس قوله من السنة القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن طلحة بن عبد اللہ بن عوف ان ابن عباس صلی على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقلت له فقال انه من السنة او من تمام السنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور زیادہ کیا اسمین یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہم مین سے تو زندہ رکھ اُسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو مار اُسکو ایمان پر[1] اور اس باب مین عبد الرحمان بن عوف اور عائشہ اور ابو قتادہ اور جابر اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث والد ابی ابراہیم کی حسن صحیح ہی اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی محفوظ نہین اور عکرمہ اکثر اوقات وہم کرتا ہی یحییٰ کی حدیث مین اور روایت کی گئی یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا مین نے بخاری سے کہتا تھا کہ سب روایتون مین زیادہ تر صحیح یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث ہی جو ابی ابراہیم اشہلی سے روایت کی ہی اُسنے اپنے باپ سے کہا اور مین نے پوچھا اُسکو نام ابی ابراہیم اشہلی سے سو وہ نہین جانتا تھا اُسکو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معاویہ بن صالح نے عبد الرحمان بن جبیر بن نفیر سے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی اُسنے عوف بن مالک سے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھتے تھے ایک میت پر پس سمجھا مین نے نماز آپ کی سے اُسپر الٰہی بخشدے اُسکو اور رحم کر اُسپر اور دھو ڈال اُسکو ساتھ اولے کے جیسے کہ دھویا جاتا ہی کپڑا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہ زیادہ تر صحیح چیز اس باب مین یہ حدیث ہی

باب جنازے کی نماز مین سورۂ الحمد پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن عثمان نے حکم سے اُسنے روایت کی مقسم سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ اور اس باب مین ام شریک سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد قوی نہین اور ابراہیم بن عثمان وہ ابو شیبہ واسطی منکر الحدیث ہی اور صحیح ابن عباس سے قول اُسکا یہ ہی اور وہ یہ ہی کہ جنازے کی نماز مین سورۂ فاتحہ پڑھنی سنت ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُسنے روایت کی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ ابن عباسؓ نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر سو اُسنے اسمین سورۂ فاتحہ پڑھی پس مین نے اُسکو کہا کہ اسکا کیا حکم ہی پس کہا اُسنے کہ یہ سنت سے ہی یا کہ تمام سنت سے ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

---

[1] یعنی قبول کر طاعتین اُسکی اور بچا اُسکو مکروہات سے اور پاک کر اُسکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے ۱۲

والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم یختارون ان یقرأ بفاتحۃ الکتاب بعد التکبیرۃ الاولی وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اھل العلم لا یقرأ فی الصلوۃ علی الجنازۃ انما ھو الثناء علی اللہ والصلوۃ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم والدعاء للمیت وھو قول الثوری وغیرہ من اھل الکوفۃ **باب** کیف الصلوۃ علی المیت والشفاعۃ لہ **حدثنا** ابوکریب نا عبد اللہ بن المبارک ویونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن یزید بن ابی حبیب عن مرثد بن عبد اللہ الیزنی قال کان مالک بن ھبیرۃ اذا صلی علی جنازۃ فتقال الناس علیھا جزاھم ثلاثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثۃ صفوف فقد اوجب وفی الباب عن عائشۃ وام حبیبۃ وابی ھریرۃ ومیمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابوعیسی حدیث مالک بن ھبیرۃ حدیث حسن ھکذا رواہ غیر واحد عن محمد بن اسحاق وروی ابراھیم بن سعد عن محمد بن اسحاق ھذا الحدیث وادخل بین مرثد ومالک بن ھبیرۃ رجلا وروایۃ ھؤلاء اصح عندنا **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبد الوھاب الثقفی عن ایوب وثنا احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن ابی قلابۃ عن عبد اللہ بن یزید رضیع کان لعائشۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت احد من المسلمین فیصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون ان یکونوا مائۃ فیشفعوا لہ الا شفعوا فیہ وقال علی فی حدیثہ مائۃ فما فوقھا **قال** ابوعیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وقد اوقفہ بعضھم ولم یرفعہ **باب** ما جاء فی کراھیۃ الصلوۃ علی الجنازۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا **حدثنا** ھناد نا وکیع عن موسی بن علی بن رباح عن ابیہ عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل وحین تضیف للغروب حتی تغرب **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا

اور عمل اسیر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اختیار کرتے ہین پڑھی جاوے سورہ فاتحہ بعد تکبیر اولی کے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جنازے کی نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے سوا اسکے نہیں کہ وہ ثنا ہے اللہ پر اور درود ہے اسکے رسول پر۔ اور دعا ہے واسطے میت کے اور یہ قول ثوری وغیرہ اہل کوفہ کا ہے **باب** جنازے کی نماز پڑھنی اور میت کے واسطے شفاعت کرنی کسطرح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک اور یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے اسنے مرثد بن عبد اللہ سے کہا کہ تھے مالک بن ہبیرہ جب کہ نماز پڑھتے کسی جنازے پر پس کم ہوتے آدمی اسپر تو بانٹتے انکو تین صفوں پر یعنی انکی تین صفین بناتے پھر کہتے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر نماز پڑھین تین صفین پس تحقیق واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے بہشت اور مغفرت اور اس باب مین عائشہ رض اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ رض اور میمونہ زوجہ نبی صلعم سے کہا ابوعیسی نے کہ مالک بن ہبیرہ کی حدیث حسن ہے اسی طرح روایت کی ہے اسکو بہت لوگون نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور داخل کیا درمیان مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے ایک مرد اور روایت انکی زیادہ تر صحیح ہے نزدیک ہمارے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اور **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اسنے روایت کی ابی قلابہ سے اسنے عبد اللہ بن یزید سے جو رضیع تھا واسطے عائشہ رض کے اسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین مرتا کوئی مسلمانون سے پس نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانون کی کہ پہونچے سو کو پس شفاعت کرین واسطے اسکے مگر کہ قبول ہوتی ہے شفاعت انکی میت کے حق مین اور کہا علی نے اپنی حدیث مین کہ سو یا زیادہ اس سے کہا ابوعیسی نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض نے اسکو موقوف کیا ہے مرفوع نہین کیا **باب** سورج نکلنے اور ڈوبنے کے وقت جنازہ کی نماز پڑھنی منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے موسی بن علی بن رباح سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا تین گھڑیان ہین کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو یہ کہ نماز پڑھین ہم بیچ انکے یا دفن کرین بیچ انکے مردون اپنے کو ایک جب کہ نکلے آفتاب ظاہر ہوکر یہانتک کہ بلند ہووے۔ دوسرے جب کہ ٹھیک دوپہر کے وقت ٹھہرا ہو۔ تیسرے جب کہ میل کرے واسطے غروب کے یہانتک کہ ڈوب جاوے۔ کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے

عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يكرهون الصلوة على الجنازة في هذه الساعات وقال
ابن المبارك معنى هذا الحديث وان نقبر فيهن موتانا يعني الصلوة على الجنازة وكره الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس و
عند غروبها واذا انتصف النهار حتى تزول الشمس وهو قول احمد واسحاق وقال الشافعي لا باس ان يصلى على الجنازة في الساعات
التي يكره فيهن الصلوة **باب** في الصلوة على الاطفال **حدثنا** بشر بن آدم ابن بنت ازهر السمان نا اسمعيل بن سعيد بن عبيد الله
نا ابي عن زياد بن جبير بن حية عن ابيه عن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب خلف الجنازة والماشي
حيث شاء منها والطفل يصلى عليه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى اسرائيل وغير واحد عن سعيد بن عبيد الله
والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا يصلى على الطفل وان لم يستهل بعد ان يعلم
انه خلق وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء في ترك الصلوة على الطفل حتى يستهل **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث نا محمد
بن يزيد عن اسمعيل بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث
حتى يستهل **قال** ابو عيسى هذا حديث قد اضطرب الناس فيه فرواه بعضهم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه
وسلم مرفوعا وروى اشعث بن سوار وغير واحد عن ابي الزبير عن جابر موقوفا وكان هذا اصح من الحديث المرفوع وقد ذهب
بعض اهل العلم الى هذا وقالوا لا يصلى على الطفل حتى يستهل وهو قول الثوري والشافعي **باب** ما جاء في الصلوة على الميت في المسجد

نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ان ساعتوں میں جنازے کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ اور ابن
مبارک نے کہا کہ معنے اس حدیث کا کہ دفن کریں ہم بیچ اُنکے مردے اپنے کو مراد اُس سے جنازے کی نماز ہے اور مکروہ رکھا ہے اُسنے
نماز جنازہ کو وقت نکلنے آفتاب کے اور وقت غروب ہونے اُسکے کے اور جبکہ عین دوپہر ہو یہانتک کہ ڈھل جاوے سورج
اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا کہ جن وقتوں میں فرض پڑھنی درست نہیں اُن میں جنازے کی نماز پڑھنی درست ہے
باب چھوٹے لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے بشر بن آدم ابن بنت ازہر سمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن
سعید بن عبید اللہ نے اُسنے کہا خبر دی مجکو میرے باپ نے زیاد بن جبیر بن حیہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے اور پیادہ چلے جس جگہ کہ چاہے اُس سے یعنی خواہ اُسکے آگے چلے خواہ پیچھے
چلے خواہ داہنی خواہ بائیں اور لڑکے نابالغ پر نماز پڑھی جاوے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل وغیرہ
نے سعید بن عبید اللہ سے اور عمل اسیر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے
جنازہ پڑھا جاوے اگرچہ اُسنے آواز بھی نہ دی ہو بعد اُسکے کہ معلوم ہو کہ وہ پیدا ہو چکا ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** چھوٹے بچے
پر نماز جنازہ نہ پڑھنا یہانتک کہ آواز کرے یا حرکت کرے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے محمد
بن یزید نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر رض سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچے کا جنازہ نہ
پڑھا جاوے اُسکا اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ کوئی اُسکا وارث ہوتا ہے یہانتک کہ آواز کرے یا حرکت کرے کہا ابو عیسےٰ
نے اس حدیث میں لوگوں نے اضطراب کیا ہے۔ پس روایت کیا ہے اُسکو بعض نے ابی زبیر سے اُسنے جابر رض سے اُسنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع اور روایت کی اشعث بن سوار وغیرہ نے ابی زبیر سے اُسنے جابر رض سے موقوف اور گویا کہ یہ زیادہ
صحیح ہے مرفوع حدیث سے اور بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے کا جنازہ نہ پڑھا جاوے یہانتک کہ آواز کرے اور
یہی ہے قول ثوری اور شافعی کا **باب** مسجد میں جنازہ پڑھنے کا بیان

ف یعنے جبکہ چار مہینے دس دن کے بعد پیدا ہو تو امام احمد کے نزدیک اُسپر نماز پڑھی جاوے اگرچہ نکلنے کے وقت آواز وغیرہ بھی معلوم نہ ہوا ہو
کوئی علامت زندگی کی نہ پائی جاوے ۱۲ ف کچا بچا جو نکل پڑے تو امام شافعی اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ اُسکا جنازہ پڑھنا درست نہیں یہانتک
کہ پیدا ہونے کے وقت آواز کرے یا حرکت کرے جس سے کہ اُسکی زندگی معلوم ہوا اور معتبر اسمیں یہ ہے کہ ماں کے پیٹ سے اگر زندہ نکلے یہانتک کہ اگر ماں کے پیٹ سے اکثر باہر آوے اور حرکت
کرتا ہو تو اُسکا جنازہ پڑھا جاوے اور اگر تھوڑا سا حرکت کرتا باہر آوے اور بہت بیحرکت باہر آوے تو اُسکا جنازہ درست نہیں ۱۲

حدثنا علی بن حجر نا عبد العزیز بن محمد عن عبد الواحد بن حمزة عن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن عائشة قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی سهیل بن البیضاء فی المسجد **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قال الشافعی قال مالک لا یصلی علی المیت فی المسجد وقال الشافعی یصلی علی المیت فی المسجد واحتج بهذا الحدیث **باب** ما جاء این یقوم الامام من الرجل والمرأة **حدثنا** عبد الله بن منیر عن سعید بن عامر عن همام عن ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازة رجل فقام حیال راسه ثم جاؤا بجنازة امرأة من قریش فقالوا یا ابا حمزة صل علیها فقام حیال وسط السریر فقال له العلاء بن زیاد هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم قام علی الجنازة مقامک منها ومن الرجل مقامک منه قال نعم فلما فرغ قال احفظوا وفی الباب عن سمرة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن وقد روی غیر واحد عن همام مثل هذا وروی وکیع هذا الحدیث عن همام فوهم فیه فقال عن غالب عن انس والصحیح عن ابی غالب وقد روی هذا الحدیث عبد الوارث بن سعید وغیر واحد عن ابی غالب مثل روایة همام واختلفوا فی اسم ابی غالب هذا فقال بعضهم اسمه نافع ویقال رافع وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول احمد واسحاق **حدثنا** علی بن حجر نا ابن المبارک والفضل بن موسی عن الحسین المعلم عن عبد الله بن بریدة عن سمرة بن جندب ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی امرأة فقام وسطها **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبة عن الحسین المعلم **باب** ما جاء فی ترک الصلوة علی الشهید **حدثنا** قتیبة بن سعید نا اللیث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک ان جابر بن عبد الله اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عبد الواحد بن حمزہ سے اسنے روایت کی عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اسنے عائشہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر مسجد میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے شافعی نے کہا کہ مالک نے کہا کہ مسجد میں جنازہ نہ پڑھا جاوے اور شافعی نے کہا کہ مسجد میں جنازہ پڑھا جاوے اور دلیل پکڑی ہی انہنے ساتھ اس حدیث کے ۱؎ **باب** جنازے کی نماز میں امام مرد اور عورت سے کس جگہہ کھڑا ہووے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے سعید بن عامر سے اسنے روایت کی ہمام سے اسنے ابی غالب سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ انس بن مالک کے ایک مرد کے جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل سر اُسکے کے پھر لائے گئے لوگ جنازہ ایک عورت کا قریش میں سے پس کہا انھوں نے اے ابا حمزہ (یہ کنیت ہی انس کی) نماز پڑھو اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اسکے علاء بن زیاد نے کہ اسی طرح دیکھا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوتے جنازے پر یعنی عورت کے جنازے سے جس جگہہ کھڑے ہونے تیری کے اُس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیرے کے مرد سے یعنی کیا تو نے دیکھا ہی حضرت کو کہ مرد کے سر کے برابر کھڑے ہوئے اور عورت کے سر کے برابر کھڑے ہوئے اُنہوں نے کہا ہاں سو جب فارغ ہوئے تو کہا کہ یاد رکھو اور اس باب میں روایت ہی سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن ہی اور روایت کی بہت لوگوں نے ہمام سے مثل اسکے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے پس وہم کیا اسمیں سو کہا غالب سے اسنے انس سے اور صحیح ابی غالب ہی اور روایت کی عبد الوارث بن سعید وغیرہ نے یہ حدیث ابی غالب سے مثل روایت ہمام کی اور ابی غالب کے نام میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ نام اُسکا نافع ہی اور کہا جاتا ہی رافع اور گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسکے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا ۲؎ **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے اور فضل بن موسیٰ نے حسین معلم سے اسنے روایت کی عبد اللہ بن بریدہ سے اسنے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک عورت پر پس کھڑے ہوئے حضرت بیچ میں اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی شعبہ نے حسین معلم سے **باب** شہید کا جنازہ نہ پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی عبد الرحمان بن کعب بن مالک سے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی اُسکو کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے دو شخصوں کو شہیدوں میں اُحد سے ۔

۱؎ امام شافعی کے نزدیک مسجد میں جنازہ پڑھنا درست ہی اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مسجد میں جنازہ پڑھنا درست نہیں لیکن یہ حدیث صریح ہی جواز میں اور اسکی کوئی تاویل صحیح نہیں ۱۲

۲؎ امام شافعی کہتے ہیں کہ عورت کے کولون کے برابر کھڑا ہووے جنازہ کے پڑھنے واسطے اور مرد کے سر کے برابر کھڑا ہووے اور سند اُنکی یہ حدیث ہی اور حدیث سمرہ کی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہووے خواہ جنازہ مرد کا ہو خواہ عورت کا اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے شمنی نے روایت کی ہی کہ امام عورت کے کولون کے برابر کھڑا ہووے ۱۲ ح

فی الثوب الواحد ثم یقول ایہما اکثر حفظا للقرآن فاذا اشیر له الی احدهما قدمه فی اللحد فقال انا شهید علی هؤلاء یوم القیمة وامر بدفنهم فی دمائهم ولم یصل علیهم ولم یغسلوا وفی الباب عن انس بن مالك **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن الزهری عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی عن الزهری عن عبد الله بن ثعلبة بن ابی صعیر عن النبی صلی الله علیه وسلم ومنهم من ذکره عن جابر وقد اختلف اهل العلم فی الصلوة علی الشهید فقال بعضهم لا یصلی علی الشهید وهو قول اهل المدینة وبه یقول الشافعی واحمد وقال بعضهم یصلی علی الشهید واحتجوا بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم انه صلی علی حمزة وهو قول الثوری واهل الکوفة وبه یقول اسحاق **باب** ما جاء فی الصلوة علی القبر **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم اخبرنا الشیبانی نا الشعبی قال اخبرنی من رای النبی صلی الله علیه وسلم ورای قبرا منتبذا فصف اصحابه فصلی علیه فقیل له من اخبرك فقال ابن عباس وفی الباب عن انس وبریدة ویزید بن ثابت وابی هریرة وعامر بن ربیعة وابی قتادة وسهل بن حنیف **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا یصلی علی القبر وهو قول مالك بن انس وقال ابن المبارك اذا دفن المیت ولم یصل علیه صلی علی القبر ورای ابن المبارك الصلوة علی القبر وقال احمد واسحاق یصلی علی القبر الی شهر وقالا اکثر ما سمعنا عن ابن المسیب ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قبر ام سعد بن عبادة بعد شهر **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن سعید بن المسیب ان ام سعد ماتت والنبی صلی الله علیه وسلم غائب فلما قدم صلی علیها

بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے کہ کس کو ان میں سے زیادہ قرآن یاد ہی پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے آپ کے طرف ایک کے ان دونوں میں سے تو آگے کرتے اسکو قبر میں یعنی جانب قبلے کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرماتے تھے میں گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا میں مارے گئے اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے انکے کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی انپر اور نہ نہلائے گئے اور اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث زہری سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہی زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض نے اسکو جابر سے ذکر کیا ہی اور اہل علم کو شہید کے جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہی سو بعضے کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ نہ پڑھا جاوے یہ قول اہل مدینہ کا ہی اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور بعض کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھا جاوے اور دلیل پکڑی ہی انہوں نے ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے حمزہ کا جنازہ پڑھا یہ قول ثوری اور کوفہ والوں کا اور اسحاق کا ہی **باب** دفن کے بعد قبر پر جنازہ پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے شیبانی سے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبی نے اُسنے کہا خبر دی مجکو جسنے نبی صلعم کو دیکھا اور ایک اکیلی قبر کو دیکھا پس صف بنائی آپ نے اپنے اصحاب کی پس نماز پڑھی اُسپر سو کہا گیا واسطے اُسکے کہ کسنے خبر دی تجکو اُسنے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست نہیں اور یہی ہی قول مالک بن انس کا اور ابن مبارک نے کہا کہ اگر بدون جنازہ کے مردہ دفن کیا گیا ہو تو قبر پر نماز پڑھی جاوی اور ابن مبارک نے کہا کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ ایک مہینہ تک قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہی بعد اسکے درست نہیں اور کہتے ہیں کہ ہمنے ابن مسیب سے بہت سنا ہی کہ نبی صلعم نے نماز پڑھی اوپر قبر ام سعد بن عبادہ کے بعد ایک مہینہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد مرگئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب تھے (یعنی کہیں سفر کو گئے تھے) سو جب آپ تشریف لائے تو نماز پڑھی اپر یعنی اسکی قبر پر

ف امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق ایک روایت میں کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھنا درست نہیں انکی دلیل حدیث باب کی ہی اور امام ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور صاحبین اور احمد اور ایک روایت میں کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھنا درست ہی اور یہی ہی قول اہل حجاز کا اور انکی دلیل یہ حدیث ہی کہ حضرت نے احد والوں پر نماز پڑھی ۱۲ ابن ہمام ف قبر پر جنازہ پڑھنے میں علما کو اختلاف ہی جمہور علماء کہتے ہیں کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہی خواہ پہلے پڑھ چکے ہوں یا نہ پڑھ چکے ہوں اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور نخعی کہتے ہیں کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہوں تو درست ہی ورنہ درست نہیں لیکن امام ابو حنیفہ کی شرط یہ ہی کہ اگر پھٹ گیا ہو قبر میں تو درست ہی ورنہ نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حضرت کا خاصہ تھا اور کو درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ تین دن تک درست ہی پھر درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ آنحضرت کا قبر پر جنازہ پڑھنا نماز کی وجہ سے نہ تھا بلکہ صرف دعا کی وجہ سے تھا ۱۲ ح

وقد مضى لذلك شهر **باب** ما جاء في صلوة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي **حدثنا** ابو سلمة بن يحيى بن خلف
وحميد بن مسعدة قالا نا بشر بن المفضل نا يونس بن عُبيد عن محمد بن سيرين عن ابي المهلَّب عن عمران بن حصين قال
قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا كما يُصفّ على
الميت وصلينا عليه كما يُصلّى على الميت وفي الباب عن ابي هريرة وجابر بن عبد الله وابي سعيد وحذيفة ابن اسيد وجرير بن عبد الله
قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد رواه ابو قلابة عن عمه ابي المهلب عن عمران بن حصين وابو
المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال له معاوية بن عمرو **باب** ما جاء في فضل الصلوة على الجنازة **حدثنا** ابو كريب
نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط
ومن تبعها حتى يقضى دفنها فله قيراطان احدهما او اصغرهما مثل احد فذكرت ذلك لابن عمر فارسل الى عائشة فسألها عن ذلك
فقالت صدق ابو هريرة فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة قال وفي الباب عن البراء وعبد الله بن مُغفل وعبد الله بن مسعود
وابي سعيد وأُبيّ بن كعب وابن عمر وثوبان **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وروى عنه من غير وجه **باب آخر**
حدثنا محمد بن بشار نا روح بن عبادة نا عباد بن منصور قال سمعت ابا المهزم يقول صحبت ابا هريرة عشر سنين فسمعته
يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اتبع جنازة وحملها ثلث مرات فقد قضى ما عليه من حقها **قال** ابو عيسى
هذا حديث غريب ورواه بعضهم بهذا الاسناد ولم يرفعه وابو المهزم اسمه يزيد بن سفيان وضعّفه شعبة **باب** ما جاء في القيام للجنازة

اور اسکو ایک مہینہ گذرا تھا **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ بن یحییٰ بن خلف اور حمید بن مسعدہ نے
اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن عبید نے محمد بن سیرین سے اُسنے روایت کی ابی مہلب سے اُسنے عمران
بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فرمایا کہ تمھارا بھائی نجاشی مرگیا پس کھڑے ہو اور نماز پڑھو اسپر کہا سو ہم کھڑے ہوئے سو ہمنے صف
باندھی جیسے کہ صف باندھی جاتی ہے میت پر اور نماز پڑھی ہمنے اسپر جیسے کہ نماز پڑھی جاتی ہے میت[1] پر اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ اور
ابی سعید اور حذیفہ بن اُسید اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسطریق سے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو ابو قلابہ نے
اپنے چچا ابی مہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے اور ابو مہلب کا نام عبد الرحمان بن عمر ہے اور اسکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں **باب** نماز جنازہ کی فضیلت
کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا خبر دی ہمکو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے جنازہ پر تو اسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص کہ جنازہ کے ساتھ جاوے یہانتک کہ تمام ہو دفن
اُسکا تو اسکو دو قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے ایک اُن میں سے یا فرمایا چھوٹی قیراط[2] اُن میں سے مانند پہاڑ احد کے ہے سو ذکر کیا میں نے واسطے ابن عمر کے
تو اُسنے کسی کو عائشہ رض کے پاس بھیجا اور اُس سے یہ حدیث پوچھی سو اُسنے کہا کہ ابو ہریرہ نے سچ کہا سو ابن عمر نے کہا کہ البتہ قصور کیا ہمنے بیچ بہت قیراطوں کے
کہا اور اس باب میں براء اور عبد اللہ بن مغفل اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ
نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اُس سے کئی وجہ پر مروی ہے **باب** یہ دوسرا باب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا
خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن منصور نے اُسنے کہا سنا میں نے ابا مہزم سے کہتا تھا کہ صحبت رکھی میں نے ابو ہریرہ سے دس
سال پس سنا میں نے اُسکو کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازہ کے اور اٹھاوے اسکو
تین بار تو تحقیق ادا کیا اُسنے جو اسپر حق اسکا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے اسکو اسی اسناد سے روایت کیا ہے اور نہیں
مرفوع کیا اسکو اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے اسکو شعبہ نے **باب** جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے کا بیان

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہے اور یہی ہے قول امام شافعی رحمہ اللہ کا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ غائب کا جنازہ درست نہیں اُنکے نزدیک یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے ۱۲

[2] قیراط کہتے ہیں دینار کے بارہویں حصہ کو اور یہاں قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں مروج ہے کہ جنازہ پڑھنے کے بعد اولیٰ میت سے اذن رخصت کے واسطے لینا ضروری ہے ضروری نہیں ہاں اگر قبر پر جاکر دفن کرکے رخصت ہوگا تو دو قیراط کے برابر ثواب پائیگا اور اگر صرف نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ہی چلا جائیگا تو ایک قیراط ۱۲

حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم ونا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر عن عامر بن ربيعة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا رايتم الجنازة فقوموا لها حتى تخلفكم او توضع وفي الباب عن ابي سعيد وجابر وسهل بن حنيف وقيس بن سعد وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عامر بن ربيعة حديث حسن صحيح **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي والحسن بن علي الحلواني قالا نا وهب بن جرير نا هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رايتم الجنازة فقوموا لها فمن تبعها فلا يقعدن حتى توضع **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد في هذا الباب حديث حسن صحيح وهو قول احمد واسحاق قالا من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن اعناق الرجال وقد روي عن بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم انهم كانوا يتقدمون الجنازة ويقعدون قبل ان تنتهي اليهم الجنازة وهو قول الشافعي **باب** في الرخصة في ترك القيام **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن واقد وهو ابن عمرو بن سعد بن معاذ عن نافع بن جبير عن مسعود بن الحكم عن علي بن ابي طالب انه ذكر القيام في الجنائز حتى توضع فقال علي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قعد وفي الباب عن الحسن بن علي وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح وفيه رواية اربعة من التابعين بعضهم عن بعض والعمل على هذا عند بعض اهل العلم قال الشافعي هذا اصح شيء في هذا الباب وهذا الحديث ناسخ للحديث الاول اذا رايتم الجنازة فقوموا وقال احمد ان شاء قام وان شاء لم يقم واحتج بان النبي صلى الله عليه وسلم قد روي عنه انه قام ثم قعد وهكذا قال اسحاق بن ابراهيم ومعنى قول علي قام النبي صلى الله عليه وسلم في الجنازة ثم قعد يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يقوم اذا راى الجنازة ثم ترك ذلك بعد فكان لا يقوم اذا راى الجنازة

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عامر بن ربیعہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی ہمکو قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے اُسنے عامر بن ربیعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ[1] واسطے اُسکے یہانتک کہ پیچھے چھوڑے تمکو اور یا زمین پر رکھا جاوے اور اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور حسن بن علی حلوانی نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ سو جو شخص کہ جاوے ساتھ اُسکے تو نہ بیٹھے یہانتک کہ رکھا جاوے کہا ابو عیسیٰ نے ابو سعید کی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہی اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ جو شخص کہ جاوے ساتھ اُسکے تو نہ بیٹھے یہانتک کہ رکھا جاوے آدمیوں کی گردنوں سے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے روایت ہی کہ وہ جنازہ سے آگے بڑھ جاتے تھے اور بیٹھتے تھے پہلے اس سے کہ پہونچے اُنکے پاس جنازہ اور یہ قول شافعی کا ہی **باب** جنازہ کے واسطے نہ اُٹھنے کی اجازت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے روایت کی واقد سے وہی ابن عمر سعد بن معاذ ہی اُسنے نافع بن جبیر سے اُسنے مسعود بن حکم سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہ تحقیق ذکر کیا گیا کھڑا ہونا واسطے جنازہ کے یہانتک کہ رکھا جاوے سو علیؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوئے پھر بعد اُسکے کھڑا ہونا ترک کیا اور اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہی اور اسمیں چار تابعین سے روایت ہی بعض بعض سے روایت کرتے ہیں اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے امام شافعی نے کہا کہ یہ زیادہ تر صحیح چیز ہی اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہی واسطے پہلی حدیث کے کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا کہ اختیار ہی خواہ کھڑا ہووے اور خواہ کھڑا نہ ہووے اور دلیل پکڑی ہی اُسنے ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوئے پھر بیٹھے اور اسی طرح کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور معنی قول حضرت علی کا کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں پھر بیٹھ گئے یہ ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے جنازہ کو تو کھڑے ہوتے پھر چھوڑ دیا آپنے کھڑا ہونا پیچھے اسکے[2] یعنی نہ اُٹھتے جبکہ دیکھتے جنازہ کو

[1] کھڑے ہو جاؤ دینے واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اُسکے کے یا بسبب ہونے موت کے یہ اشارہ ہی اسپر کہ اس وقت بے پرواہ نہونا چاہیے بلکہ ڈر سے بیقرار ہوکر اُٹھ کھڑا رہے اور بسبب خیانت تب تک نہ بیٹھے اور بعضے کہتے ہیں کہ اختیار ہی خواہ بیٹھے خواہ کھڑا رہے اور بعضے دونوں کو مستحب کہتے ہیں اور جمہور علماء کے نزدیک یہ حدیث اور جو اس قسم کی ہی منسوخ ہیں یعنی پہلے یہ حکم تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ کے واسطے کھڑا ہونا ضرور نہیں بلکہ مستحب ہی طیبی۔ [2] اس حدیث کا دونوں طرح سے معنی ہو سکتا ہی پہلا معنی وہ ہی جو امام احمد نے اختیار کیا اور دوسرا معنی وہ ہی جو خود ترمذی نے بیان کیا ۱۲

باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا **حدثنا** ابو كريب ونصر بن عبد الرحمن الكوفي ويوسف بن موسى القطان البغدادي قالوا نا حكام بن سلم عن علي بن عبد الاعلى عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا وفي الباب عن جرير بن عبد الله وعائشة وابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء ما يقول اذا ادخل الميت قبره **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر نا الحجاج عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا ادخل الميت القبر قال قال ابو خالد اذا وضع الميت في لحده قال مرة بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله وقال مرة بسم الله وبالله وعلى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه ايضا عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم رواه ابو الصديق الناجي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي عن ابي الصديق عن ابن عمر موقوفا ايضا **باب** ما جاء في الثوب الواحد يلقى تحت الميت في القبر **حدثنا** زيد بن اخزم الطائي نا عثمان بن فرقد قال سمعت جعفر بن محمد عن ابيه قال الذي لحد قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو طلحة والذي القى القطيفة تحته شقران مولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعفر واخبرني ابن ابي رافع قال سمعت شقران يقول انا والله طرحت القطيفة تحت رسول الله صلى الله عليه وسلم في القبر وفي الباب عن ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث شقران حديث حسن غريب وروى علي ابن المديني عن عثمان بن فرقد هذا الحديث **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن ابي جمرة عن ابن عباس قال جعل في قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قطيفة حمراء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن ابي جمرة القصاب واسمه عمران بن ابي عطاء وروي عن ابي جمرة الضبعي واسمه

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ لحد ہمارے واسطے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب اور نصر بن عبد الرحمن کوفی نے اور یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے ان تینوں نے کہا خبر دی ہمکو حکام بن سلم نے علی بن عبد الاعلیٰ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لحد ہمارے واسطے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے۔ اور اس باب میں جریر بن عبد اللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے اس وجہ سے **باب** جب میت قبر میں داخل کی جاوے تو اس وقت کیا کہا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ جبکہ داخل کی جاتی ہے میت قبر میں اور ابو خالد نے کہا جبکہ رکھی جاتی ہے میت اپنی قبر میں تو فرماتے حضرت کہ رکھتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک بار کہا اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے اسکو ابو صدیق ناجی نے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابی صدیق سے اُسنے ابن عمر سے موقوف بھی **باب** قبر میں میت کے تلے ایک کپڑا ڈالنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن فرقد نے اُسنے کہا سنا میں نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ جسنے لحد میں رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ابو طلحہ ہیں اور جسنے کملی ڈالی تلے حضرت کے وہ شقران ہیں جو غلام آزاد کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہا جعفر نے اور خبر دی مجکو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے کہ قسم ہے خدا کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلے لوئی ڈالی تھی قبر میں اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے شقران کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اُسنے روایت کی ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ڈالی گئی بیچ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ نے ابی جمرہ قصاب سے اور نام اُسکا عمران بن ابی عطاء ہے اُسنے ابی جمرہ ضبعی سے اور نام اُسکا

لحد کہتے ہیں اُسکو کہ قبر میں قبلے کی طرف کاواک کرتے ہیں جسکو یہاں بغلی قبر کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستحب ہے لحد کرنا اور اگر زمین نرم ہو اور خوف ڈھ جانیکا ہو تو شق کرے اور اگر خوف نہو تو جب بھی شق درست ہے گو سنت لحد ہے ۱۲ منہ شقران حضرت کے غلام نے اُس لوئی کو بدون کہے صحابہ کے قبر میں رکھدیا تھا اور کہا شقران نے مکروہ جانا میں یہ کہ استعمال کرے اُسکو کوئی بعد آپ کے اور بعضے عالم کہتے ہیں کہ یہ حضرت کا خاصہ تھا اور دوسرے کو یہ امر جائز نہیں اور بعض نے کہا کہ علی اور ابن عباس شقران سے اس باب میں جھگڑے اور ابن عبد البر نے کتاب استیعاب میں لکھا ہے کہ وہ لوئی نکالی گئی قبر میں سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علماء کہتے ہیں کہ میت کے تلے کپڑا بچھانا مکروہ ہے کہ وہ اسراف میں داخل ہے ۱۲

نصر بن عمران وكلاهما من اصحاب ابن عباس وقد روى عن ابن عباس انه كره ان يلقى تحت الميت فى القبر شئ والى هذا ذهب بعض اهل العلم وقال محمد بن بشار فى موضع اخر **حدثنا** محمد بن جعفر ويحيى عن شعبة عن ابى جمرة عن ابن عباس وهذا اصح **باب** ما جاء فى تسوية القبر **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى نا سفيان عن حبيب بن ابى ثابت عن ابى وائل ان عليا قال لابى الهياج الاسدى ابعثك على ما بعثنى النبى صلى الله عليه وسلم ان لا تدع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته وفى الباب عن جابر **قال** ابو عيسى حديث على حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم يكرهون ان يرفع القبر فوق الارض قال الشافعى اكره ان يرفع القبر الا بقدر ما يعرف انه قبر لكيلا يوطأ ولا يجلس عليه **باب** ما جاء فى كراهية الوطى على القبور والجلوس عليها **حدثنا** هناد نا ابن المبارك عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله عن ابى ادريس الخولانى عن واثلة بن الاسقع عن ابى مرثد الغنوى قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها وفى الباب عن ابى هريرة وعمرو بن حزم وبشير بن الخصاصية **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى عن عبد الله بن المبارك بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** على بن حجر وابو عمار قالا نا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله عن واثلة بن الاسقع عن ابى مرثد عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وليس فيه عن ابى ادريس وهذا الصحيح **قال** ابو عيسى قال محمد حديث ابن المبارك خطاء اخطأ فيه ابن المبارك وزاد فيه عن ابى ادريس الخولانى وانما هو بسر بن عبيد الله عن واثلة بن الاسقع هكذا روى غير واحد عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وليس فيه عن ابى ادريس الخولانى

نصر بن عمران ہے اور وہ دونوں ابن عباس کے یاروں میں سے ہیں اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن عباس سے کہ مکروہ جانا اُسنے یہ کہ ڈالے نیچے میت کے بیچ قبر کے کوئی چیز اور طرف اسی کے گئے ہیں بعض اہل علم اور کہا محمد بن بشار نے دوسری جگہ میں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب** قبر کے برابر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے روایت کی ابی وائل سے کہ تحقیق علی نے ابی الہیاج اسدی سے کہا کہ کیا نہ بھیجوں میں تجکو اوپر اُس کام کے کہ بھیجا مجکو اوپر اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دے اُسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دے اُسکو اور اِس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ قبر کو زمین سے اونچی کرنے مکروہ ہے اور شافعی نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ بلند کی جاوے قبر مگر اسقدر کہ پہچانی جاوے کہ وہ قبر ہے تاکہ نہ روندی جاوے اور نہ بیٹھا جاوے اوپر اُسکے **باب** قبروں کو روندنا اور اُنپر بیٹھنا منع ہے [1] **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے عبد الرحمان بن یزید بن جابر سے اُسنے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے اُسنے ابی مرثد غنوی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیٹھو اوپر قبروں کے اور نہ نماز پڑھو طرف قبروں کے اور اِس باب میں ابی ہریرۃ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے عبد اللہ بن مبارک سے ساتھ اِس اسناد کے مثل اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر اور ابو عمار نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے عبد الرحمان بن یزید بن جابر سے اُسنے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اُسنے واثلہ بن الاسقع سے اُسنے ابی مرثد سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور نہیں ہے اسمیں واسطہ ابی ادریس کا اور یہ زیادہ صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ بخاری نے کہا کہ ابن مبارک کی حدیث خطا ہے خطا کی اُسمیں ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اُسمیں واسطہ ابی ادریس کا اور سوا اُسکے نہیں کہ وہ بسر بن عبید اللہ واثلہ بن اسقع سے اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے عبد الرحمان بن یزید بن جابر سے اور نہیں اُسمیں واسطہ ابی ادریس خولانی کا

---

[1] علما نے لکھا ہے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا اُسکا واجب ہے اور نہیں جائز ہے بیٹھنا روبرو اُسکے اور برابر کر دے یعنے پست کر دے ایسی کہ قریب زمین کے ہو جاوے اسقدر کہ صورت اُسکی باقی رہے کہ مقدار اُسکی بقدر بالشت کے ہے جو کہ سنت ہے اور علما کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ کرنا اُس اور مستحب ہے ٹیلہ دینا اُسکا ۱۲ ع ح [2] کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اُسکو مگر قبر کھودنے کی ضرورت ہو تو روندنا درست ہے مگر مستحب ہے کہ ننگے پاؤں قبروں میں جاوے اور اسی طرح مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ لگانا اور استنجا کرنا نزدیک اُسکے نہایت مکروہ ہے اور نہ نماز پڑھے طرف اُسکے اگر واسطے تعظیم قبر یا قبر والے کے پڑھتا ہے تو صریح کفر ہے والا مکروہ تحریمی ہے اور یہی حکم ہے جنازہ کا اگر سامنے رکھا ہے بلکہ کراہت اُسمیں زیادہ ہے اور اسمیں اہل مکہ بھی گرفتار ہیں ۱۲ ع ح

وبسر بن عبید اللہ قد سمع من واثلۃ بن الاسقع **باب** ماجاء فی کراھیۃ تجصیص القبور والکتابۃ علیھا **حدثنا** عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصری نا محمد بن ربیعۃ عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تجصص القبور وان یکتب علیھا وان یبنی علیھا وان توطأ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر وقد رخص بعض اھل العلم منھم الحسن البصری فی تطیین القبور وقال الشافعی لا باس ان یطین القبر **باب** مایقول الرجل اذا دخل المقابر **حدثنا** ابو کریب نا محمد بن الصلت عن ابی کدینۃ عن قابوس بن ابی ظبیان عن ابیہ عن ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر وفی الباب عن بریدۃ وعائشۃ حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب وابو کدینۃ اسمہ یحیی بن المھلب وابو ظبیان اسمہ حصین بن جندب **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی زیارۃ القبور **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا نا ابو عاصم النبیل نا سفین عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمن بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فقد اذن لمحمد فی زیارۃ قبر امہ فزوروھا فانھا تذکر الاخرۃ وفی الباب عن ابی سعید وابن مسعود

اور بسر بن عبید اللہ نے سنا ہی واثلہ بن اسقع سے **باب** قبر کا گچ کرنا اور اسپر لکھنا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور لکھنے سے قبر پر اور عمارت بنانے سے قبر پر اور روندنے سے قبر کے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی کئی وجہ پر جابر سے اور تحقیق اجازت دی ہی بعض اہل علم نے بیچ لیپ دینے قبر کے مٹی سے یہ قول حسن بصری کا ہی۔ اور شافعی نے کہا کہ نہین ڈر یہ کہ مٹی سے لیپی جاوے قبر **باب** جب آدمی قبروں پر جاوے تو کیا کہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن صلت نے ابی کدینہ سے اُسنے روایت کی قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے روایت کی ابن عباس رض سے کہا کہ گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ قبروں مدینہ کے سو متوجہ ہوئے اُنپر ساتھ مُنھ اپنے کے پس کہا کہ سلام ہو تمپر اے قبروں والو بخشے اللہ ہمکو اور تمکو تم پہلے پہنچے ہو ہمسے اور ہم پیچھے سے آتے ہین۔ اور اس باب مین بریدہ اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے ابن عباس رض کی حدیث حسن غریب ہی۔ اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہی اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہی **باب** قبروں کی زیارت کرنی جائز ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن غیلان اور حسن بن علی خلال نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نبیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق مین منع کیا کرتا تھا تمکو زیارت کرنے سے قبروں کے پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو بیچ زیارت کرنے قبر ماں اپنی کے پس زیارت کرو تم قبروں کی کہ البتہ وہ زیارت کرنا یاد دلاتا ہی آخرت کو اور اس باب مین ابی سعید اور ابن مسعود

سلہ ازہار مین لکھا ہی کہ قبر کو گچ کرنا مکروہ ہی اور عمارت بنانی درست نہین اور واجب ہی ڈھا دینا اُسکا اگرچہ ہی مسجد اور خواہ قبر کی چنائی مین گچ کرے خواہ اُسکے اوپر کرے اور تورپشتی نے کہا کہ بنا دونوں کو شامل ہی یعنے خواہ قبر پر پتھر وغیرہ سے عمارت کرے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے دونوں منع ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ غم کے مارے قبر پر نہ بیٹھے جیسے یہان بعضے آدمی قبروں پر فقیر ہو بیٹھتے ہین ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی جب کوئی میت پر سلام کرے تو اپنا منھ میت کے سامنے کرے اور دعا کرنے مین اسی طرح رہے اور اسی پر عمل ہی اکثر مسلمین کا ۱۲ع

سلہ سب اہل علم کا اجماع ہوا اسپر کہ مردوں کو قبروں کی زیارت کرنی درست ہی اور عورتون کو منع ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منع فرمایا۔ سو بعض اہل علم کہتے ہین کہ عورتون کو قبروں کی زیارت کرنی پہلے منع تھی اب درست ہی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عام اجازت دی ہی اور اکثر اہل علم کہتے ہین کہ عورتون کو اب بھی قبروں کی زیارت کرنی منع ہی اور عموم اجازت کا انکو شامل نہین ۱۲

وانس وابی ہریرۃ وام سلمۃ **قال** ابو عیسی حدیث بریدۃ حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم لا یرون بزیارۃ القبور باسا وھو قول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی کراھیۃ زیارۃ القبور للنساء **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوّارات القبور وفی الباب عن ابن عباس وحسان بن ثابت **قال** ابو عیسی وھذا حدیث حسن صحیح وقد رای بعض اھل العلم ان ھذا کان قبل ان یرخّص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور فلما رخّص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضھم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء لقلۃ صبرھن وکثرۃ جزعھن **باب** ماجاء فی زیارۃ القبور للنساء **حدثنا** الحسین بن حُریث نا عیسی بن یونس عن ابن جُریج عن عبد اللہ بن ابی مُلیکۃ قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحُبشی قال فحُمل الی مکۃ فدفن فیھا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ من الدھر حتی قیل لن یتصدعا فلما تفرقنا کانی ومالکا لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دُفنت الا حیث مُتّ ولو شھدتک ما زرتک **باب** ماجاء فی الدفن باللیل **حدثنا** ابو کریب ومحمد بن عمرو السواق قالا نا یحیی بن الیمان عن المنہال بن خلیفۃ عن الحجاج بن ارطاۃ عن عطاء عن ابن عباس

اور انس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث بریدہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت میں کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے عمرو بن ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت زیارت کرنے والیوں قبروں کو اور اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ حکم لعنت کا تھا پہلے اس سے کہ اجازت دیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبروں کے پس جبکہ اجازت دی آپنے تو داخل ہوگئے بیچ اجازت کے مرد اور عورت اور بعض نے کہا کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی اسواسطے منع ہے کہ اُنکو صبر کم ہے اور جزع فزع بہت کرتی ہیں **باب** عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن حریث نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسے بن یونس نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہا کہ وفات کیا گیا عبد الرحمن بن ابی بکر حبشی (ایک جگہ کا نام ہے پاس مکہ کے) میں پس اٹھایا گیا طرف مکہ کے پس دفن کیا گیا بیچ اُسکے پس جب عائشہ رضہ مکہ میں آئیں تو عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ کی قبر پاس گئیں اور کہا اور تھے ہم مانند دو وزیروں کے جذیمہ کے بہت زمانہ اکٹھے یہانتک کہ کہا گیا کہ وہ دونوں کبھی جدا نہیں ہونگے سو جب جدا ہوئے ہم تو گویا کہ میں اور مالک باوجود اس درازی صحبت قدیمہ کے نہ اکٹھے رہے ایک رات پھر عائشہ رضہ نے کہا قسم ہے خدا کی اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت مرنے تیرے کے تو نہ دفن کیا جاتا تو مگر جسجگہ کہ مرا تھا اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت مرنے تیرے کے نہ زیارت کرتی میں تیری یعنے دوبارہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کرنے والیوں پر لعنت کی ہے **باب** رات میں دفن کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب اور محمد بن عمرو سواق نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے اُسنے روایت کی حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابن عباس رضہ سے

ف۱ یہ دو بیتیں تمیم نے اپنے بھائی مالک کے فراق میں کہے تھے جبکہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ارتداد کے سبب مارا تھا معنے بیتوں کے یہ ہیں تمیم کہتا ہے کہ ہم تھے مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے مدت دراز زمانہ سے اور جذیمہ ایک بادشاہ کا نام ہے کہ ملک عراق میں اُسکا حکم تھا اور اُسکے دو وزیر تھے مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونوں اکٹھے اور ندیم اُسکے رہے اور اُنکو نعمان نے مارا اُنکے قتل کا قصہ بھی عجیب ہے پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے کہ میں اور تو دونوں آپس میں محبت رکھنے والے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز تک مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے کہ وہ بھی ایک مدت دراز تک اسی طرح ہمنشینی رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونے اُنکے کے مدت دراز تک کہتے تھے کہ کبھی جدا نہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ جب ہم جدا ہوئے یعنی میں اور مالک میرا بھائی بسبب مرنے مالک کے تو گویا کہ میں اور مالک باوجود جمع ہونے کے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی اکٹھے نرہے تھے اور وہ مدت دراز آئی ہو یا خواب گویا کہ وہ مدت دراز ہمنشینی کی ایک آن کی طرح گذر گئی پس عائشہ رضہ نے یہ دو بیت حسب حال اپنے بھائی کے فراق میں پڑھے اور زیارت کرتی میں یعنی دوبارہ اسلیے کہ حضرت صلعم نے زیارت کرنے والیوں کو لعنت کی ہے ولیکن ازبسکہ تجھے مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا اسلیے تیری قبر کی زیارت کی تمام شد

ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج له سراج فاخذه من قبل القبلة وقال رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقران وكبر
علیه اربعا وفی الباب عن جابر ویزید بن ثابت وهو اخو زید بن ثابت اكبر منه **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن
وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وقال یدخل المیت القبر من قبل القبلة وقال بعضهم یسل سلا ورخص اكثر اهل العلم فی الدفن
باللیل **باب** ما جاء فی الثناء الحسن علی المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا حمید عن انس بن مالك قال مر علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وجبت ثم قال انتم شهداء الله فی الارض قال
وفی الباب عن عمر وكعب بن عجرة وابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح **حدثنا** یحیی بن موسی وهارون بن
عبد الله البزار قالا نا ابو داود الطیالسی نا داود بن ابی الفرات نا عبد الله بن بریدة عن ابی الاسود الدیلی قال قدمت المدینة فجلست
الی عمر بن الخطاب فمروا بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال عمر وجبت فقلت لعمر وما وجبت قال اقول كما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ما من مسلم یشهد له ثلاثة الا وجبت له الجنة قال قلنا واثنان قال واثنان قال ولم نسال رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن الواحد **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وابو الاسود الدیلی اسمه ظالم بن عمرو بن سفیان **باب** ما جاء فی ثواب من قدم
ولدا **حدثنا** قتیبة عن مالك بن انس ح و نا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں رات کو داخل ہوئے سو آپ کے لیے چراغ جلایا گیا سو پکڑا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے اور
فرمایا کہ رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا بہت پڑھنے والا قرآن کو اور تکبیر کہی آپ نے اسپر چار بار اور اس
باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے ابن عباس رض کی حدیث حسن ہے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف
اسکے اور کہتے ہیں کہ داخل کی جاوے میت قبر میں قبلہ کی طرف سے اور بعضے کہتے ہیں کہ نکالی جاوے نکالنا اور بعض اہل علم کہتے ہیں
کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے **باب** میت پر نیکی کی تعریف کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حمید نے انس رض سے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گذرا سو تعریف کی لوگون نے
اسپر بھلائی کی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوئی پھر فرمایا کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں اور اس باب میں عمر اور
کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے کہ انس کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یحیٰے بن
موسٰی اور ہارون بن عبد اللہ بزار نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی فرات نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن بریدہ نے ابی اسود دیلی سے کہا کہ میں مدینہ میں آیا اور عمر فاروق رض پاس بیٹھا سو اصحاب ایک جنازہ پر
گذرے سو تعریف کی اسپر بھلائی کی سو عمر رض نے کہا کہ واجب ہوئی یعنے بہشت ہوئی سو میں نے عمر رض سے کہا کہ کیا چیز واجب ہوئی اُسنے کہا
میں نے کہا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہا کہ نہیں کوئی میت کہ گواہی دیں واسطے اسکے تین آدمی مگر کہ واجب ہو جاتی ہے
واسطے اسکے بہشت کہا کہ ہمنے کہا کہ اگر دو آدمی گواہی دیں فرمایا اور دو بھی کہا اور نہیں پوچھا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سے

کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے **باب** جسکا کوئی فرزند مر جاوے اسکا کیا ثواب ہے
حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا درست ہے اور مانع کا قول مردود ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے داخل کیا جاوے یہ قول حنفیہ کا
ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ جنازہ قبر کی پائنتی رکھا جاوے اور میت کو سر کی طرف سے نکالکر قبر میں داخل کیا جاوے کہ حضرت ع کو اسی طرح داخل کیا گیا تھا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ وہاں جگہ تنگ
تھی اسواسطے پائنتی رکھا گیا تھا ۱۲ ع ح ف۲ یعنی ثابت ہوئی واسطے اسکے بہشت بر تقدیر صحیح ہونے اس چیز کے کہ تعریف کی اسپر یا اگر مراد حالت تعریف پر اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم
عام نہیں ہر کسی کے لیے بلکہ امید ہے جنت کی اور بعض نے کہا کہ یہ تعریف کسی کے لیے بہشت کو واجب نہیں کرتی بلکہ یہ علامت ہے جنت کی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیک بختون کا ہے کہ وہ ان
دخل لغو فی کے کہتے ہیں اور اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا کسی نیکبخت کی برائیاں بیان کرے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ ہو اللہ کے
یعنے اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ جیسا ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالی لوگون سے کہلواتا ہے یہ معنے نہیں کہ جو مستحق دوزخ ہو اُنکے کہنے سے بہشتی ہو جاتا ہے یا بالعکس کیا
تجکو معلوم نہیں کہ کسی کو قطعی جنتی اور دوزخی کہنا جائز نہیں اگرچہ اسکے لیے گواہی دے ایک جماعت کثیرہ ۱۲

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلاثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم وفی الباب عن عمر ومعاذ وکعب بن مالک وعتبۃ بن عبد وام سلیم وجابر وانس وابی ذر وابن مسعود وابی ثعلبۃ الاشجعی وابن عباس وعقبۃ بن عامر وابی سعید وقرۃ بن ایاس المزنی وابو ثعلبۃ لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث واحد ھذا الحدیث ولیس ھو بالخشنی **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی نا اسحاق بن یوسف نا العوام بن حوشب عن ابی محمد مولی عمر بن الخطاب عن ابی عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قدم ثلثۃ لم یبلغوا الحنث کانوا لہ حصنا حصینا قال ابو ذر قدمت اثنین قال واثنین فقال ابی بن کعب سید القراء قدمت واحدا قال وواحد ولکن انما ذلک عند صدمۃ الاولی **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب وابو عبیدۃ لم یسمع من ابیہ **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی وابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری قالا نا عبد ربہ بن بارق الحنفی قال سمعت جدی ابا امی سماک بن الولید الحنفی یحدث انہ سمع ابن عباس یحدث انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لہ فرطان من امتی ادخلہ اللہ بھما الجنۃ فقالت لہ عائشۃ فمن کان لہ فرط من امتک قال ومن کان لہ فرط یا موفقۃ قالت فمن لم یکن لہ فرط من امتک قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد ربہ بن بارق وقد روی عنہ غیر واحد من الائمۃ **حدثنا** احمد بن سعید المرابطی نا حبان بن ھلال نا عبد ربہ بن بارق فذکر نحوہ وسماک بن الولید الحنفی ھو ابو زمیل الحنفی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین مرتے مین فرزند کسی کے مسلمانون سے پھر لگے اسکو آگ مگر واسطے کھولنے قسم[1] کے اور اس باب مین عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عوام بن حوشب نے ابی محمد سے جو مولیٰ ہے عمر کا اُسنے روایت کی ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ آگے بھیج چکا ہو تین فرزند جو نہ پہنچے ہون جوانی کو تو ہونگے وہ اُسکے واسطے قلعہ مضبوط ابو ذر نے کہا کہ مین دو فرزند آگے بھیج چکا ہون فرمایا اور دو بھی تیرے لیے قلعہ ہونگے سو ابی بن کعب نے کہا کہ مین ایک فرزند آگے بھیج چکا ہون فرمایا اور ایک کا بھی یہی حکم ہے مگر یہ ثواب فقط نزدیک پہلے صدمہ[2] کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہین سُنا **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی اور ابو خطاب زیاد بن یحییٰ نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو عبد ربہ نے اسنے کہا سُنا مین نے اپنے دادے سماک بن ولید سے حدیث بیان کرتا تھا کہ اُسنے ابن عباس رضؓ سے سُنا کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ وہ شخص کہ مر گئے ہون واسطے اُسکے دو فرزند[3] پہلے بالغ ہونے کے امت میری سے داخل کریگا اسکو اللہ بسبب اُن دونون کے بہشت مین پھر عائشہ رضؓ نے کہا سو جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند آپ کی اُمت سے پس فرمایا اور جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند تو اُسکا بھی یہی حکم ہے۔ اے توفیق[4] دی گئی پھر عائشہ رضؓ نے کہا اور جو شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند بھی آپ کی امت سے تو اُسکا کیا حال ہے سو فرمایا کہ مین ہون میر منزل اپنی امت کا نہین مصیبت پہنچائے گئے مانند مصیبت میرے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عبد اللہ بن بارق سے اور تحقیق روایت کی اُس سے بہت اماموں نے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن سعید مرابطی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد ربہ بن بارق نے پس ذکر کیا مثل اُسکی اور سماک بن ولید حنفی وہ ابو زمیل حنفی ہے۔

[1] یعنی قرآن مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہین کوئی مگر داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو مانند بجلی اور ہوا کے یعنی جسکے تین فرزند مر جاوین وہ دوزخ مین داخل نہین ہوگا مگر اسی قدر کہ یہ قسم سچ ہو جاوے یعنے فقط پلصراط سے گذرہی ہو ویگا اس قسم کے سچ ہونیکے لیے عذاب سے نہین ہوگا ۱۲

[2] یعنی یہ ثواب صرف اُسی وقت ملتا ہے کہ ابتداء مصیبت مین صبر کرے اور جزع ہو والا آخر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہے ۱۲ [3] فرط اُسکو کہتے ہین کہ قافلے سے آگے جاکر منزل پر قافلہ کے لیے سامان پانی وغیرہ کا تیار کرتا ہے اور مراد یہان لفظ فرط سے فرزند ہے کہ نابالغ مر جاوے کہ وہ پہلے جاکے سامان باپ کے لیے بہشت کی نعمتون کی تیاری کرتا ہے یعنی شفاعت کرکے اُسکو بہشت مین لیجاویگا اور مین میر منزل ہون اپنی امت کا یعنی پہلے اُنسے جاتا ہون اور شفاعت کرکے اُنکو جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مصیبت کے ہوتا ہے اور میرا اُٹھ جانا بڑی مصیبت ہے اُنکے حق مین اسکے برابر کوئی مصیبت نہین ہو سکتی ۱۲ [4] یعنی توفیق دیگئی اچھی باتون کی اور اچھی باتین پوچھنے کی ۱۲

باب ماجاء فی الشهداء من هم **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك ح و نا قتيبة عن مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الشهداء خمس المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد فی سبيل الله وفی الباب عن انس وصفوان بن امية وجابر بن عتيك وخالد بن عرفطة وسليمان بن صرد وابی موسی وعائشة **قال** ابو عيسی حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** عبيد بن اسباط بن محمد القرشی الكوفی نا ابی نا ابو سنان الشيبانی عن ابی اسحاق السبيعی قال قال سليمان بن صرد لخالد بن عرفطة او خالد لسليمان اما سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من قتله بطنه لم يعذب فی قبره فقال احدهما لصاحبه نعم **قال** ابو عيسی هذا حديث حسن غريب فی هذا الباب وقد روی من غير هذا الوجه **باب** ماجاء فی كراهية الفرار من الطاعون **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن عامر بن سعد عن اسامة بن زيد ان النبی صلی الله عليه وسلم ذكر الطاعون فقال بقية رجز او عذاب ارسل علی طائفة من بنی اسرائيل فاذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها واذا وقع بارض ولستم بها فلا تهبطوا عليها وفی الباب عن سعد وخزيمة بن ثابت وعبد الرحمن بن عوف وجابر وعائشة **قال** ابو عيسی حديث اسامة بن زيد حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی من احب لقاء الله احب الله لقاءه **حدثنا** احمد بن المقدام ابو الاشعث العجلی نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ابی يحدث عن قتادة عن انس عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه وفی الباب عن ابی موسی وابی هريرة وعائشة **قال** ابو عيسی حديث عبادة بن الصامت حديث حسن صحيح

باب شہید کون لوگ ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے ح اور خبر دی ہمکو قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید[۱] پانچ قسم ہیں ایک وہ جو وبا میں مرے دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستوں اور استسقاء وغیرہ سے تیسرا وہ جو ڈوب کر مرتے یعنے بدون اختیار کے چوتھا وہ جو دیوار یا چھت سے گر کر مرے پانچواں وہ جو راہ خدا میں شہید ہو۔ اور اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد اور ابی موسٰی اور عائشہ رض سے بھی روایت ہی **کہا ابو عیسٰے** نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے عبید بن اسباط نے اُسنے کہا خبر دی مجکو باپ میرے نے اُسنے کہا خبر دی مجکو ابو سنان شیبانی نے ابی اسحق سے کہا کہ کہا سلیمان بن صرد نے واسطے خالد بن عرفطہ کے یا خالد نے سلیمان سے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص کہ قتل کرے اُسکو پیٹ اُسکا نہ عذاب کیا جاویگا وہ اپنی قبر میں سو ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہاں یعنی میں نے حضرت سے یہ حدیث سنی ہی **کہا ابو عیسٰے** نے یہ حدیث حسن غریب ہی اس باب میں اور تحقیق روایت کی گئی ہی سوائے اسوجہ کے بھی **باب** وبا سے بھاگنا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عامر بن سعد سے اُسنے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا وبا کو پس فرمایا کہ وہ بقیہ رجز یا عذاب کا ہی جو بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے سو جب کسی زمین میں وبا پڑے اور ہو تم بیچ اُسکے تو نہ نکلو بھاگ کر اُس سے اور جب کسی زمین میں وبا پڑے اور تم اُسمیں نہو تو نہ جاؤ اُسمیں اور اس باب میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبد الرحمان بن عوف اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے اسامہ کی حدیث حسن صحیح ہی۔

باب جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن مقدام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست[۲] رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو اور جو شخص کہ ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو تو ناخوش رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو اور اس باب میں ابی موسٰی اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہی

سلہ[۱] شہید ستر قسم کے ہیں جنکا ذکر اور حدیثوں میں آیا ہی مگر اصلی اور حقیقی شہید وہی ہی جو راہ خدا میں لڑکر شہید ہو باقی حکمی شہید ہیں یعنی اُنکو بھی شہیدوں کا سا ثواب ملتا ہی

سلہ[۲] یعنی جسنے دوست رکھا پھرنے کو طرف آخرت کے اور طلب کرنے کو اُس چیز کے کہ جو اُسکے پاس ہی اور نہ مائل ہوا طرف دنیا کی اور نہ راضی ہوا ساتھ زندگی دنیا کے اور ترک کیا اُسکو تو دوست رکھا اُسنے اللہ کی ملاقات کو اور جسنے دنیا کو دوست رکھا تو اُسنے خدا کی ملاقات کو ناخوش رکھا پس ناخوش رکھتا ہی اللہ تعالٰی اُسکی ملاقات کو ۱۲

حدثنا حميد بن مسعدة نا خالد بن الحارث نا سعيد بن ابي عروبة ح ونا محمد بن بشار نا محمد بن بكر عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن زرارة بن ابي اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة انها ذكرت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه قالت فقلت يا رسول الله كلنا يكره الموت قال ليس كذلك ولكن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه كره لقاء الله وكره الله لقاءه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في من يقتل نفسه لم يصل عليه **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا اسرائيل وشريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان رجلا قتل نفسه فلم يصل عليه النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وقد اختلف اهل العلم في هذا فقال بعضهم يصلى على كل من صلى للقبلة وعلى قاتل النفس وهو قول سفيان الثوري واسحاق وقال احمد لا يصلي الامام على قاتل النفس ويصلي عليه غير الامام **باب** ما جاء في المديون **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال سمعت عبد الله بن ابي قتادة يحدث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل ليصلي عليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم صلوا على صاحبكم فان عليه دينا قال ابو قتادة هو علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالوفاء فقال بالوفاء فصلى عليه وفي الباب عن جابر وسلمة بن الاكوع واسماء بنت يزيد **قال** ابو عيسى حديث ابي قتادة حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو الفضل مكتوم بن العباس قال ثني عبد الله بن صالح ثني الليث ثني عقيل عن ابن شهاب اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان

حدیث بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو خالد بن حارث نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ح اور خبر دی ہمکو محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ابی بکر نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے زرارہ بن ابی اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اسکی ملاقات کو اور جو کوئی ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو تو ناخوش رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو سو ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم سب ناخوش رکھتے ہین موت کو فرمایا یہ معنی نہین لیکن مطلب یہ ہے کہ مومن جبکہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ رحمت اللہ کے اور رضامندی اُسکی کے اور بہشت اسکی کے تو دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور کافر جبکہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ عذاب اللہ کے اور غصے اسکے کے تو ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب جو شخص اپنی جان کو مار ڈالے اُسکا جنازہ نہ پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسے نے اسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل اور شریک نے سماک بن حرب سے اُسنے روایت کی جابر بن سمرہ سے کہ ایک مرد نے قتل کیا اپنی جان کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا جنازہ نہ پڑھا کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کو اس مسئلہ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ جو کوئی قبلہ کی طرف نماز پڑھے اُسکا جنازہ پڑھا جاوے اور جو اپنے تئین آپ مار ڈالے اُسکا بھی جنازہ پڑھا جاوے اور یہی قول سفیان ثوری اور اسحاق کا ہے اور احمد نے کہا کہ نہ نماز پڑھے امام اوپر قاتل نفس کے اور نماز پڑھے اُسپر غیر امام

باب قرضدار کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عثمان بن عبد اللہ سے اُسنے کہا کہ سنا مین نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہ لوگ ایک آدمی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تاکہ آپ اُسپر نماز پڑھین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھو تم اپنے ساتھی پر اسلیے کہ اُسپر قرض ہے ابو قتادہ نے کہا کہ اُسکا قرض مجھ پر ہے فرمایا کہ اس طرح کہ تو اسکو ادا کرے اُسنے کہا ہان سو نماز پڑھی حضرت نے اُسپر اور اس باب مین جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی قتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو الفضل مکتوم بن عباس رضہ نے اُسنے کہا اور حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن صالح نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو عقیل نے ابن شہاب سے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے ابی ہریرہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۵ اگر اپنی جان مارنے کو وہ شخص حلال جانتا ہے تو ہمیشہ دوزخ مین مریگا اور اگر حلال نہین جانتا تو ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا یعنی لمبی مدت کو بھی سدا بولتے ہین ف۱۱ حضرت نے اُسپر نماز نہ پڑھی یا تو اسلیے کہ لوگ پرہیز کرین دین سے اور باز رہین تاخیر اور تقصیر کرنے سے ادا مین یا حضرت نے مناسب نہ جانا کہ مین دعا کرون اسکے لیے اور وہ موقوف رہے یعنی قبول نہو بسبب اسکے کہ اُسپر لوگون کا حق ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اُسپر کہ میت کی طرف سے ضامن ہونا جائز ہے برابر ہے کہ چھوڑا ہو کچھ ادا کرنے کو قرض کے لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی اور اکثر علما کا بخلاف ابو حنیفہ کے کہ انکے نزدیک

يؤتى بالرجل المتوفى عليه الدين فيقول هل ترك لدينه من قضاء فان حدث انه ترك وفاء صلى عليه والا قال للمسلمين صلوا على صاحبكم فلما فتح الله عليه الفتوح
قام فقال انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين وترك دينا فعلي قضاؤه ومن ترك مالا فهو لورثته قال ابو عيسى هذا الحديث حسن صحيح وقد رواه
يحيى بن بكير وغير واحد عن الليث بن سعد **باب ما جاء في عذاب القبر** حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف البصري نا بشر بن
المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبر الميت
او قال احدكم اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما المنكر والآخر النكير فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول ما كان يقول
هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له في قبره سبعون
ذراعا في سبعين ثم ينور له فيه ثم يقال له نم فيقول ارجع الى اهلي فاخبرهم فيقولان نم كنومة العروس الذي لا يوقظه الا احب اهله اليه
حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وان كان منافقا قال سمعت الناس يقولون فقلت مثله لا ادري فيقولان قد كنا نعلم انك تقول ذلك
فيقال للارض التئمي عليه فتلتئم عليه فتختلف اضلاعه فلا يزال فيها معذبا حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وفي الباب عن علي وزيد
بن ثابت وابن عباس والبراء بن عازب وابي ايوب وانس وجابر وعائشة وابي سعيد كلهم رووا عن النبي صلى الله عليه وسلم في
عذاب القبر **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن غريب **حدثنا** هناد نا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الميت عرض عليه مقعده فان كان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان
من اهل النار فمن اهل النار ثم يقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله يوم القيامة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في اجر من عزى مصابا**

بلائے جاتے ساتھ مرے آدمی کے کہ ہوتا اُسپر قرض پس فرماتے کیا چھوڑا اُسنے واسطے ادائے قرض اپنے کے کوئی چیز کہ اُس سے قرض ادا ہو پس اگر بیان کیے جاتے کہ
وہ چھوڑ گیا ہے مال اسقدر کہ قرض ادا ہو جاویگا تو نماز پڑھتے اُسپر اور اگر نہیں تو مسلمانوں کو فرماتے کہ نماز پڑھو اپنے ساتھی پر پس جبکہ کھولیں اللہ نے اوپر آپکے فتوحات تو کھڑے ہوئے پھر
پس فرمایا میں زیادہ لائق ہوں ساتھ مسلمانوں کے جانوں انکی سے سو جو شخص کہ مرے مومنین سے اور چھوڑے قرض تو مجھپر ہے ادا کرنا اُسکا اور جو کوئی چھوڑے مال پس وہ واسطے وارثوں
اُسکے کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی یحییٰ بن بکیر اور بہتوں نے لیث بن سعد سے **باب قبر کے عذاب کا بیان** حدیث بیان کی ہمسے ابوسلمہ نے یحییٰ بن خلف بصری سے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عبدالرحمن بن اسحق سے اُسنے روایت کی ابی سعید بن ابی سعید سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب دفن کی جاتی ہے میت یا فرمایا ایک تمہارا تو آتے ہیں اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کیری آنکھوں والے کہا جاتا ہے واسطے ایک کے منکر اور دوسرے کے نکیر پس کہتے
ہیں وہ دونوں کیا کہتا تھا تو بیچ حق اس مرد کے پس کہتا ہے وہ کہ جو کہتا تھا کہ وہ بندہ اللہ کا ہے اور اُسکا رسول ہے گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں کوئی معبود برحق
سوا خدا کے اور تحقیق محمد بندہ اُسکا ہے اور اُسکا رسول ہے پس کہتے ہیں وہ فرشتے کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہ بات کہتا تھا پھر فراخی کی جاتی ہے اُسکی قبر میں ستر گز ستر گز
میں پھر روشنی کیجاتی ہے واسطے اُسکے بیچ قبر کے پھر کہا جاتا ہے اُسکو کہ سو رہ پس کہتا ہے کہ میں پھر جاؤں طرف گھر والوں اپنے کے پس خبر دوں اُنکو پس کہتے ہیں
وہ دونوں کہ سو رہ مانند سونے دُلہن کے کہ نہیں جگاتا اُسکو مگر جو زیادہ تر پیارا ہو طرف اُسکی اہل اُسکے سے یہانتک کہ اُٹھا دے اُسکو اللہ اس لیٹنے
کی جگہہ سے ۔ اور اگر ہو منافق تو کہتا ہے کہ سنا میں نے لوگوں سے کہتے تھے مثل اسکی پس کہا میں نے مثل اسکی میں کچھ نہیں جانتا پس کہتے ہیں وہ دونوں فرشتے کہ تحقیق
ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہتا تھا پس کہا جاتا ہے واسطے زمین کے کہ مل جا اسپر پس مل جاتی ہے اُسپر پس مختلف ہوتی ہیں پسلیاں اُسکی سو ہمیشہ عذاب کیا جاتا ہے اُسمیں
یہانتک کہ اُٹھا دے اُسکو اللہ اُسکے لیٹنے کی جگہہ سے اور اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابی ایوب اور انس اور جابر اور
اور عائشہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ عذاب قبر کے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے حدیث
بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے عبیداللہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب آدمی مر جاتا ہے تو سامنے کیا جاتا ہے اُسپر ٹھکانا اُسکا پس اگر ہو وہ بہشت والوں سے تو بہشتیوں کے ٹھکانے سے اور اگر ہو وہ دوزخیوں سے تو
دوزخیوں کے ٹھکانے سے پھر کہا جاتا ہے کہ یہی ٹھکانا تیرا ہے یہانتک کہ اٹھاوے تجھکو اللہ دن قیامت کے **باب جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو تو اُسکا کیا ثواب ہے**

مال نہ ہونے کے وقت ضمانت درست نہیں ۱۲ طیبی ۔ ۱؎ یعنی ملک فتح ہوئے اور بیشمار لوٹ ہاتھ لگی ۱۲ ۲؎ یعنی ہر چیز میں امور دین اور دنیا سے شفقت میری اُنپر بہت ہے شفقت انکی سے
اپنی جانوں پر ۱۲ ۳؎ یعنی اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ قرض اُسپر سے ادا ہو سکے ۱۲ ۴؎ یا قریب ہو جاتی ہے ایک طرف قبر کی طرف دوسری کی پس دبا لیتی ہے اُسکو دونوں طرف سے
۵؎ بعضے کہتے ہیں کہ اسوقت حضرت کی صورت اُسکے سامنے کی جاتی ہے اسواسطے کہ اشارہ حاضر کے واسطے ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ یہ اشارہ ہو واسطے اُسکے جو اُسکے ذہن میں حاضر ہے ۱۲
۶؎ یعنی عذاب قبر کے باب میں ان سب اصحاب سے حدیثیں آئی ہیں ۱۲

حدثنا یوسف بن عیسیٰ نا علی بن عاصم نا واللہ محمد بن سُوقَة عن ابراھیم عن الاسود عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من عَزّٰی مُصَاباً فله مثل اجره قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعاً الا من حدیث علی بن عاصم وروی بعضھم عن محمد بن سوقة بھذا الاسناد مثله موقوفاً ولم یرفعه ویقال اکثر ما ابتلی به علی بن عاصم بھذا الحدیث نقموا علیه باب ما جاء فی من یموت یوم الجمعة حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی وابو عامر العقدی قالا نا ھشام بن سعد عن سعید بن ابی ھلال عن ربیعة بن سیف عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاه اللہ فتنة القبر قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب ولیس اسناده بمتصل ربیعةُ بن سَیف انما یروی عن ابی عبد الرحمن الحُبُلی عن عبد اللہ بن عمرو ولا نعرف لربیعة بن سیف سماعاً من عبد اللہ بن عمر باب ما جاء فی تعجیل الجنازة حدثنا قتیبة نا عبد اللہ بن وھب عن سعید بن عبد اللہ الجھنی عن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیه عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال له یا علی ثلاث لا تؤخرھا الصلوٰة اذا اٰنَتْ والجنازة اذا حضرت والاَیّمُ اذا وجدت لھا کفوا قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب وما اُریٰ اسناده متصلا باب اٰخر فی فضل التعزیة حدثنا محمد بن حاتم المؤدِّبُ نا یونس بن محمد حدثتنا ام الاسود عن مُنیة ابنة عبید بن ابی برزة عن جدھا ابی برزة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من عَزّٰی ثکلیٰ کُسِیَ برداً فی الجنة قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب ولیس اسناده بالقوی باب ما جاء فی رفع الیدین علی الجنازة حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسماعیل بن ابان الوراق عن یحیی بن یعلی الاسلمی عن ابی فروة یزید بن سنان عن زید بن ابی انیسة عن الزھری عن سعید بن المسیّب عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کبر علی جنازة فرفع یدیه فی اول تکبیرة ووضع الیمنیٰ علی الیسریٰ قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفه الا من ھذا الوجه واختلف اھل العلم فی ھذا فرای اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیرھم ان یرفع الرجل یدیه فی کل

حدیث بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن عاصم نے اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی خبر دی ہمکو محمد بن سوقہ نے ابراہیم سے اُسنے روایت کی اسود سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو تو واسطے اُسکے ہے مانند ثواب اُسکے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم سے اور روایت کی بعض نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی موقوفاً اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور کہا جاتا ہے کہ اکثر مبتلا ساتھ اس حدیث کے علی بن عاصم کا ہے عیب کیا ہے لوگون نے اُسمین باب جو شخص کہ جمعہ کے دن مرے تو اُسکو کیا ثواب ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اور ابو عامر عقدی نے اُن دونون نے کہا حدیث کی ہمکو ہشام بن سعد نے سعد بن ابی ہلال سے اُسنے روایت کی ربیعہ بن سیف سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ کے یا شب جمعہ کو مگر کہ نگاہ رکھتا ہے اُسکو اللہ فتنہ سے قبر کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد متصل نہین کہ ربیعہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتا ہے اور ربیعہ کا سماع اس سے ثابت نہین باب جنازہ مین جلدی کرنے کا بیان حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے سعید بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی محمد بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تین چیزین ہین کہ نہ تاخیر کرا اُنکو ایک نماز جبکہ آوے وقت اُسکا دوسرا جنازہ جبکہ حاضر ہو تیسری بن بیاہی عورت جبکہ پاوے تو واسطے اُسکے کفو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین باب تعزیت کی فضیلت کا بیان حدیث بیان کی ہمسے محمد بن حاتم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ام اسود نے منیہ بنت عبید سے اُسنے روایت کی اپنے دادے ابی برزہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ تسلی دے اُس عورت کو کہ مر گیا ہو بیٹا اُسکا تو پہنایا جاویگا لباس خوب بہشت مین کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی نہین باب جنازہ پر ہاتھ اُٹھانے کا بیان حدیث بیان کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابان نے یحییٰ بن یعلی سے اُسنے روایت کی ابی فروہ یزید بن سنان سے اُسنے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ایک جنازہ پر سو اُٹھائے ہاتھ اپنے پہلی تکبیر مین اور رکھا داہنے ہاتھ کو بائین پر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اسکے پس اکثر اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جنازہ کی نماز مین آدمی ہر ایک تکبیر مین ہاتھ اُٹھا وے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ کی نماز مین سوائے پہلی تکبیر کے ہاتھ نہ اُٹھا وے ۱۲

تكبيرة على الجنازة وهو قول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا يرفع يديه الا في اول مرة وهو قول الثوري واهل الكوفة وذكر عن ابن المبارك انه قال في الصلوة على الجنازة لا يقبض بيمينه على شماله ورآى بعض اهل العلم ان يقبض بيمينه على شماله كما يفعل في الصلوة **قال** ابو عيسى يقبض احب الي **باب ما جاء** ان نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن زكريا بن ابي زائدة عن سعد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن ابن مهدي نا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وهو اصح من الاول **ابواب النكاح** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سفين بن وكيع نا حفص بن غياث عن الحجاج عن مكحول عن ابي الشمال عن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع من سنن المرسلين الحياء والتعطر والسواك والنكاح وفي الباب عن عثمان و ثوبان وابن مسعود وعائشة وعبد الله بن عمرو وجابر وعكاف حديث ابي ايوب حديث حسن غريب **حدثنا** محمود بن خداش نا عباد بن العوام عن الحجاج عن مكحول عن ابي الشمال عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث حفص وروى هذا الحديث هشيم ومحمد بن يزيد الواسطي وابو معاوية وغير واحد عن الحجاج عن مكحول عن ابي ايوب ولم يذكروا فيه عن ابي الشمال

تکبیر کے اوپر جنازہ کے اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سوائے پہلی بار کے پھر ہاتھ نہ اُٹھاوے اور یہ قول ثوری اور اہل کوفہ کا ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جنازہ کی نماز میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی بلکہ دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ دیوے جسکو ارسال کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اپنے داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ پکڑے جیسے کہ کیا جاتا ہے نماز میں یعنی ہاتھ باندھ کر رکھے کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک بہت پسند ہیں **باب** نفس مومن کا معلق رہتا ہے بدلے قرض اپنے کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے زکریا سے اُسنے روایت کی سعد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح مومن[1] کی لٹکائی جاتی ہے بدلے قرض اُسکے کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے قرض اُسکا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عمرو بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے اپنے قرض کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے اُسکی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ تر صحیح ہے پہلی حدیث سے **ابواب النکاح**[2] یہ باب ہیں نکاح کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حفص بن غیاث نے حجاج سے اُسنے روایت کی مکحول سے اُسنے ابی شمال سے اُسنے ابی ایوب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں کہ وہ پیغمبروں کی سنتوں سے ہیں۔ ایک حیا کرنا دوسرا خوشبو لگانا تیسرا مسواک کرنا چوتھا نکاح کرنا اور اس باب میں ثوبان اور عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور عکاف سے بھی روایت ہے ابو ایوب کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن خداش نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عوام نے حجاج سے اُسنے روایت کی مکحول سے اُسنے ابی شمال سے اُسنے ابی ایوب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث حفص کی اور روایت کی ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ وغیرہ نے یہ حدیث حجاج سے اُسنے ابی ایوب سے اور نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اسمیں واسطہ ابی شمال کا۔

[1] یعنے اپنے مقصود کو نہیں پہونچتا کہ وہ بہشت میں داخل ہوتا ہے یا نیکوکاروں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے ۱۲ [2] نکاح کے معنی ہیں ملنا اور جمع ہونا اور طلاق کا اطلاق جماع کرنے اور عقد کرنے پر بھی آیا ہے کہ اسمیں بھی جمع ہونا پایا جاتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین زنا کا ہو تو نکاح کرنا فرض ہے مگر یہ فرض اور واجب اُسی وقت ہے کہ مالک ہو نفقہ اور مہر کا ورنہ نکاح کے ترک کرنے میں گناہ نہیں اور سنت موکدہ ہے حالت اعتدال میں اور اگر نیت زنا سے بچنے کی ہو تو ثواب ہے اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح کے اور تزویج کے اور اُن الفاظ کے ساتھ جو موضوع ہیں واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع اور شراء اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور فائدہ نکاح کے پانچ ہیں کم ہونا شہوت کا اور بند دست ہونا گھر کا اور کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا سبب خبر گیری اہل وعیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا ۱۲ و عیرہ اور پسندیدہ خصلتیں عورت کی آٹھ ہیں دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا ولادہ کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور قریب کے ناتے سے نہ ہونا ۱۲ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ

وحدیث حفص بن غیاث وعباد بن العوام اصح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله بن مسعود قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن شباب لا نقدر علی شیء وقال یا معشر الشباب علیکم بالباءة فانه اغض للبصر واحصن للفرج فمن لم یستطع منکم الباءة فعلیه بالصوم فان الصوم له وجاء هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الله بن نمیر نا الاعمش بن عمارة نحوه وقد روی غیر واحد عن الاعمش بهذا الاسناد مثل هذا وروی ابو معاویة والمحاربی عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب** ما جاء فی النهی عن التبتل **حدثنا** الحسن بن الخلال وغیر واحد قالوا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی عثمان ابن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصینا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو هشام الرفاعی وزید بن اخزم واسحاق بن ابراهیم البصری قالوا نا معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التبتل وزاد زید بن اخزم فی حدیثه وقرأ قتادة ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذریة وفی الباب عن سعد وانس بن مالك وعائشة وابن عباس حدیث سمرة حدیث حسن غریب وروی الاشعث بن عبد الملك هذا الحدیث عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ویقال کلا الحدیثین صحیح **باب** ما جاء فی من ترضون دینه فزوجوه **حدثنا**

اور حدیث حفص بن غیاث اور عبادہ بن عوام کی اصح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اعمش سے اُسنے روایت کی عمارہ بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمان بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ علیہ وسلم کے اور ہم تھے جوان[1] نہ طاقت رکھتے تھے کسی چیز کی مال سے سو فرمایا کہ اے گروہ جوانوں کے جو کوئی طاقت رکھے تم میں سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی تو چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہے نظر کو کہ بیگانی عورت پر نہیں پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہے ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ طاقت نہ رکھے تم میں سے اسباب جماع کی تو اُسکو چاہیئے روزے رکھنے پس تحقیق روزہ رکھنا اُسکے لیے خصی کرنا ہے یعنے جیسے فوطے کوٹنے سے شہوت جاتی رہتی ہے اُسی طرح روزہ رکھنے سے بھی جاتی رہتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اعمش نے عمارہ سے مثل اُسکی اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے اعمش سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی **باب** نکاح کا ترک کرنا اور عورتوں سے انقطاع کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال وغیرہ نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے سعید بن ابی وقاص سے کہ رد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کے ترک کرنے کو اور اگر اذن دیتے اُنکو تو البتہ خصی ہوتے[2] ہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو ہشام رفاعی اور زید بن اخزم اور اسحاق بن ابراہیم بصری نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے نکاح کے ترک کرنے سے اور زید بن اخزم نے اپنی حدیث میں یہ لفظ زیادہ کیا ہے اور پڑہی قتادہ نے یہ آیت اور البتہ بھیجے ہمنے رسول پہلے تیرے[3] سے اور کین ہمنے واسطے اُنکے بی بیان اور اولاد اور اس باب میں سعد اور انس بن مالک اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی اشعث نے یہ حدیث حسن سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی اور کہا جاتا ہے کہ ہر دو حدیثیں صحیح ہیں **باب** جو شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے پس نکاح کرو اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے

[1] بالغ ہونے کے بعد آدمی جوان کہلاتا ہے اور حد جوانی کی نزدیک امام شافعی رحمہ کے تیس برس کی عمر تک ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک چالیس برس تک ہے ١٢ [2] یعنی اگر حضرت ترک نکاح کی اجازت دیتے تو ہم اسمین یہانتک مبالغہ کرتے کہ ہم سب خصی ہوجاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خصی ہونے کو جائز سمجھتے تھے مگر واقع میں یہ گمان اُنکا صحیح نہ تھا اسلیے کہ مرد کو خصی ہونا حرام ہے اور اسی طرح ہر جانور غیر ماکول اللحم کو خصی کرنا بھی درست نہیں اور ماکول اللحم جانور کو چھوٹی عمر میں خصی کرنا درست ہے نہ بڑی عمر میں امام شافعی کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کرنا افضل ہے ١٢ نووی وغیرہ [3] یعنے نکاح کرنا پہلے پیغمبروں کی سنت ہے پس اُسکو بالکل ترک کرنا لائق نہیں ١٢

قتيبة نا عبد الحميد بن سليمان عن ابن عجلان عن ابي وثيمة النصري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب اليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه الا تفعلوا تكن فتنة في الارض وفساد عريض وفي الباب عن ابي حاتم المزني وعائشة حديث ابي هريرة قد خولف عبد الحميد بن سليمان في هذا الحديث فرواه الليث بن سعد عن ابن عجلان عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وقال محمد وحديث الليث اشبه ولم يعد حديث عبد الحميد محفوظا **حدثنا** محمد بن عمرو نا حاتم بن اسماعيل عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن محمد وسعيد ابني عبيد عن ابي حاتم المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاءكم من ترضون دينه وخلقه فانكحوه الا تفعلوا تكن فتنة في الارض وفساد الا تفعلوا تكن فتنة في الارض وفساد قالوا يا رسول الله وان كان فيه قال اذا جاءكم من ترضون دينه وخلقه فانكحوه ثلث مرات هذا حديث حسن غريب وابو حاتم المزني له صحبة ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث **باب** ماجاء في من ينكح على ثلث خصال **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى نا اسحاق بن يوسف الازرق نا عبد الملك عن عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المرأة تنكح على دينها ومالها وجمالها فعليك بذات الدين تربت يداك وفي الباب عن عوف بن مالك وعائشة وعبد الله بن عمرو وابي سعيد حديث جابر حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في النظر الى المخطوبة **حدثنا** احمد بن منيع نا ابن ابي زائدة ثني عاصم بن سليمان عن بكر بن عبد الله المزني عن

قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالحمید بن سلیمان نے ابن عجلان سے اُسنے روایت کی ابی وثیمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ پیغام پہنچے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے پس نکاح کرو اُس سے اور اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا اور اِس باب میں ابی حاتم مزنی اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث میں عبدالحمید بن سلیمان مخالفت کیا گیا ہے پس روایت کیا اسکو لیث نے مرسل امام بخاری نے کہا کہ لیث کی حدیث عمدہ ہے اور عبدالحمید کی حدیث محفوظ نہیں **حدیث** بیان کی ہمنے محمد بن عمرو نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمٰعیل نے عبداللہ بن مسلم سے اُسنے روایت کی محمد اور سعید عبید کے دونوں بیٹوں سے اُسنے ابی حاتم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آوے تمہارے پاس وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے یعنے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کرو اُس سے اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگرچہ ہووے بیچ اُسکے کوئی چیز قلت مال سے یا عدم کفو سے فرمایا جبکہ آوے تمہارے پاس وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے تو نکاح کرو تم اُس سے تین بار فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو حاتم کے واسطے تھوڑے صحبت ہے اور نہیں پہچانتے ہم واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے **باب** تین خصلتوں پر نکاح کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالملک نے عطاء سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق نکاح کی جاتی ہے عورت[۱] دین اپنے پر اور[۲] مال اپنے پر اور جمال اپنے پر پس نکاح کر تو دین والی سے خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ[۳] تیرے اور اِس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** مخطوبہ کی طرف نظر کرنے کا بیان یعنے جس عورت کے واسطے نکاح کا پیغام دیا ہو اُسکو دیکھنا[۴] **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو عاصم بن سلیمان نے بکر بن عبداللہ سے

---

[۱] یہ خطاب ہے اولیاء عورتوں کو کہ جب کوئی نکاح کا پیغام بھیجے اور نکاح طلب کرے تمہاری بیٹی یا بہن سے یا مانند اُسکے سے اور وہ شخص دیندار اور خلیق ہو تو اُس سے نکاح کر دو اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکروگے بلکہ مال جاہ پر نظر کروگے جیسے دنیادار کرتے ہیں تو اکثر عورتیں رہینگی بغیر خاوند کے اور اکثر مرد بغیر بیویوں کے پس زنا ہوگا بہت اور لاحق ہوگی عار اولیاء کو پس ہلاک کرینگے اُسکو کہ عار دلاویگا پس واقعہ ہوگا فتنہ اور جنگ جدال اور طیبی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے واسطے امام مالک کے وہ کہتے ہیں کہ نہ رعایت کریں کفو کی مگر دین کی فقط اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ رعایت کریں چار چیزوں کی دین اور حریت اور نسب اور حرفہ یعنے کسب اور اگر راضی ہو عورت اور ولی اُنکا غیر کفو تو نکاح صحیح ہو جاویگا ۱۲ ع [۲] یعنی لوگوں کی عادت ہے کہ عورتوں سے نکاح کرنے میں رغبت کرتے ہیں مال اور جمال اور نسب کی پس دیندار کو لائق ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور یہ جو آیا ہے کہ جمال کے سبب سے عورت سے نکاح نکرے تو غرض اس سے یہ نہیں کہ رعایت جمال کی نکرے بلکہ غرض یہ ہے کہ نرے جمال کی رعایت نکرے باوجود فساد دین وغیرہ کے ۱۲ ع [۴] عورت کو نکاح سے پہلے دیکھنا مستحب ہے اسلیئے کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کے اُسکے سبب سے زنا سے بچیگا اور یہی ہے مقصود اصلی نکاح سے ۱۲ ع

المغيرة بن شعبة انه خطب امراة فقال النبى صلى الله عليه وسلم انظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما وفى الباب عن محمد بن مسلمة وجابر وانس وابى حميد وابى هريرة هذا حديث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث و قالوا لا باس ان ينظر اليها ما لم ير منها محرما وهو قول احمد واسحاق ومعنى قوله احرى ان يؤدم بينكما قال احرى ان تدوم المودة بينكما **باب** ماجاء فى اعلان النكاح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا ابو بلج عن محمد بن حاطب الجمحى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل ما بين الحلال والحرام الدف والصوت وفى الباب عن عائشة وجابر والربيع بنت معوذ وحديث محمد بن حاطب حديث حسن وابو بلج اسمه يحيى بن ابى سليم ويقال ابن سليم ايضا ومحمد ابن حاطب قد راى النبى صلى الله عليه وسلم وهو غلام صغير **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هرون نا عيسى بن ميمون عن القاسم ابن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلنوا هذا النكاح واجعلوه فى المساجد واضربوا عليه بالدفوف هذا حديث حسن غريب فى هذا الباب وعيسى بن ميمون الانصارى يضعف فى الحديث وعيسى بن ميمون الذى يروى عن ابن ابى نجيح التفسير وهو ثقة **حدثنا** حميد بن مسعدة البصرى نا بشر بن المفضل نا خالد بن ذكوان عن الربيع بنت معوذ قالت جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل على غداة بنى بى فجلس على فراشى كمجلسك منى وجويريات لنا يضربن بدفوفهن ويندبن من قتل من ابائى يوم بدر الى ان قالت احداهن وفينا نبى يعلم ما فى غد فقال لها اسكتى عن هذه وقولى التى كنت تقولين قبلها وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما يقال للمتزوج **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا رفاء الانسان اذا تزوج قال بارك الله وبارك عليك

اسنے روایت کی مغیرہ بن شعبہ سے کہ اسنے نکاح کا پیغام بھیجا ایک عورت کو یعنی منگنی کے لیے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھ تو طرف اُس عورت کے پس دیکھنا زیادہ تر لائق ہی ساتھ اُسکے کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمھارے اور اس باب مین محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین کہ نکاح سے پہلے عورت کے دیکھنے مین کچھ ڈر نہین جبتک کہ نہ دیکھے اُس سے حرام جگہہ کو اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور معنی اسکے یہ ہین کہ دیکھنا زیادہ تر لائق ہی ساتھ اسکے کہ ہمیشہ رہے الفت درمیان تمھارے **باب** نکاح کے ظاہر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو بلج نے محمد بن حاطب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق درمیان حلال اور حرام کے دف بجانی اور آواز کرنا ہی اور اس باب مین عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہی اور محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہی اور محمد بن حاطب نے حضرت کو چھوٹی عمر مین دیکھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن میمون نے قاسم بن محمد سے اُسنے روایت کی عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اُسکو مسجدون مین اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف یہ حدیث حسن غریب ہی اس باب مین اور عیسیٰ بن میمون ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین اور عیسیٰ بن میمون جو ابی نجیح سے روایت کرتا ہی وہ ثقہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد بن ذکوان نے ربیع سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے یعنی ہمارے گھر مین اُس وقت کہ لائی گئی مین خاوند کے گھر مین پھر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے نسبت میرے یعنی جیسے تو میرے بچھونے پر بیٹھا ہی اسی طرح حضرت بیٹھے یہ بات اُسنے خالد سے کہی اور ہماری قوم کی چھوکریان دف بجاتی تھین اور بیان کرتی تھین خوبیان اور شجاعت اُنکی جو مارے گئے تھے ہمارے باپون سے دن جنگ بدر کے یہانتک کہ اُنمین سے ایکنے کہا اور بیچ ہمارے نبی ہین کہ جانتے ہین اُس چیز کو جو ہونے والی ہی کل کو پس فرمایا حضرت نے کہ چپ رہو اس بات سے اور کہو وہ چیز کہ تھی تو کہتی پہلے اس سے اور یہ حدیث حسن ہی **باب** نکاح کرنے والے مرد کو کیا کہا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز نے سہل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ دعا دیتے کسی کو جبکہ نکاح کرتا تو فرماتے کہ برکت عطا کرے اللہ واسطے تیرے اور برکت کرے اوپر تیرے

سلہ مراد آواز کرنے سے گانا ہی یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح لوگون مین اور یہ مراد نہین کہ بغیر آواز دف کے نکاح ہوتا ہی نہین اسلیے کہ نکاح دو گواہون کے سامنے بھی ہو جاتا ہی بلکہ مراد اس سے ترغیب دلانی ہی ساتھ ظاہر کرنے کے اور حد مشہور کرنے کی یہ ہی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکان مین معلوم ہو جاوے کہ دف بجانے سے معلوم ہو جاتا ہی اور یہ حد نہین کہ محلون اور شہرون مین معلوم ہو ساتھ بجانے نوبت اور باجون کے ۱۲ مولانا اسحٰق سلہ ظاہر کر دینے ساتھ گواہون کے یا ظاہر کرو ساتھ شہرت دینے کے پس پہلا واجب ہی اور یہ مستحب ہی اور مستحب ہی نکاح کرنا مسجد مین

رجم بينكما فى خير و فى الباب عن عُقيل بن ابى طالب حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فيما يقول اذا دخل على اهله **حدثنا** ابن ابى عُمر نا سفيان بن عُيينة عن منصور عن سالم بن ابى الجعد عن كريب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو انّ احدكم اذا اتى اهله قال بسم الله اللهم جَنِّبْنَا الشيطان وجَنِّبِ الشيطان ما رزقتنا فان قضى الله بينهما ولدا لم يضرّه الشيطان هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى الاوقات التى يستحب فيها النكاح **حدثنا** بُندار نا يحيى بن سعيد نا سفيان عن اسماعيل ابن اُمية عن عبد الله بن عروة عن عروة عن عائشة قالت تزوجنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شوال وبنى بى فى شوال وكانت عائشة تستحب ان يبنى بنسائها فى شوال هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث الثورى عن اسماعيل **باب** ما جاء فى الوليمة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى على عبد الرحمن بن عوف اثر صفرة فقال ما هذا فقال انى تزوجت امرأة على وزن نواة من ذهب فقال بارك الله لك اَوْلِمْ ولو بشاة وفى الباب عن ابن مسعود وعائشة وجابر وزهير بن عثمان حديث انس حديث حسن صحيح وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلثة دراهم وثلث وقال اسحاق هو وزن خمسة دراهم **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفين بن عيينة عن وائل بن داود عن ابيه نوف عن الزهرى عن انس بن مالك

اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بہتری کے[1] اور اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی حدیث آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب کوئی مرد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو کیا کہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی جعد سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان جب ارادہ کرے صحبت کا اپنی بیوی سے تو یہ دعا پڑھے شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو اگر البتہ جورو اور خاوند کے درمیان کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اُسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُن وقتوں کا بیان جنمیں مستحب ہے نکاح کرنا **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن عروہ سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نکاح کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے[2] اور گھر میں لائے مجھکو بیچ مہینے شوال کے اور تھی عائشہ رضہ کہ مستحب رکھتی تھیں یہ کہ گھر میں لائی جاویں عورتیں انکی بیچ مہینے شوال کے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ثوری سے اُسنے اسماعیل سے **باب** ولیمہ[3] کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس بن مالک رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمان بن عوف پر نشان زردی کا یعنی اُسکے بدن کو یا کپڑے کو زعفران لگی تھی پس فرمایا کیا ہے[4] یہ سو عبد الرحمان نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اوپر ہم وزن نواۃ کے سونے سے سو حضرت نے فرمایا کہ برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنے کھانا پکا کر کھلا لوگوں کو اگرچہ ایک بکری ہو اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زہیر سے بھی روایت ہے۔ اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور احمد بن حنبل نے کہا کہ وزن نواۃ کا سونے سے وزن تین درہم اور ثلث کا ہے اور اسحاق نے کہا کہ وہ وزن پانچ درہم کا ہے[5] **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے وائل بن داؤد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ نوف سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک رضہ سے

[1] یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے کہ تم طاعت کرتے رہو اور آپسمیں سلوک کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو جہلا شوال کے مہینے میں نکاح کرنے کو نحس جانتے ہیں تو یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ مستحب ہے اسمیں نکاح کرنا اور زفاف کرنا ۱۲ [3] ولیمہ اُس کھانے کو کہتے ہیں کہ نکاح میں کھلایا جاتا ہے اور ولیمہ کے معنے اجتماع کے ہیں اور چونکہ یہ کھانا بھی وقت جمع ہونے زوجین کے کھلایا جاتا ہے اسلیے اُسکو ولیمہ کہتے ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضے مستحب کہتے ہیں اور بعضے واجب کہتے ہیں اور وقت ولیمہ کا بعض کے نزدیک بعد دخول کے ہے اور بعضے کہتے ہیں وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اسمیں اختلاف ہے کہ تکرار درست ہے یا نہیں بعضے کہتے ہیں کہ دو روز سے زیادہ مکروہ ہے اور مالکیہ کہتے ہیں کہ سات دن تک درست ہے اور مختار یہ ہے کہ موافق حال خاوند کے ہے ۱۲ حرز بن العرب [4] احتمال ہے کہ یہ محض استفہام ہو اور احتمال ہے کہ مراد اس سے انکار ہو سو اُسنے جواب دیا کہ میں نے قصدا نہیں کیا بلکہ دولہن کی مخالطت سے لگ گئی یا بدن میں اخلاق کے اور وزن نواۃ کے یعنے برابر گٹھلی کھجور کے سونا مقرر کیا ہے یعنی مہر اور وزن اُسکا پانچ درہم کا ہوتا ہے جو پونے سولہ ماشہ ہوتے ہیں [5] اگرچہ ایک بکری ہو مراد اس سے تکثیر ہے یعنے ایک بکری سے ولیمہ کرنا بہت بڑا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس سے زیادہ ولیمہ کسی نے نہیں کیا ۱۲ ع ح

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بنت حیی بسویق وتمر هذا حدیث حسن غریب حدثنا محمد بن یحیی نا الحمیدی عن سفیان نحو هذا وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن ابن عیینۃ عن الزهری عن انس ولم یذکروا فیه عن وائل عن ابیه نوف وکان سفیان بن عیینۃ یدلس فی هذا الحدیث فربما لم یذکر فیه عن وائل عن ابیه وربما ذکره حدثنا محمد بن موسی البصری نا زیاد بن عبد اللہ نا عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمن عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ به حدیث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث زیاد بن عبد اللہ وزیاد بن عبد اللہ کثیر الغرائب والمناکیر سمعت محمد بن اسمعیل یذکر عن محمد بن عقبۃ قال قال وکیع زیاد بن عبد اللہ مع شرفه یکذب فی الحدیث **باب** ماجاء فی اجابۃ الداعی حدثنا ابو سلمۃ یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن اسمعیل بن امیۃ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ائتوا الدعوۃ اذا دعیتم وفی الباب عن علی وابی هریرۃ والبراء وانس وابی ایوب حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی من یجیء الی الولیمۃ بغیر دعوۃ حدثنا هناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال جاء رجل یقال له ابو شعیب الی غلام له لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ فانی رأیت فی وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الجوع فصنع طعاما ثم ارسل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فدعاه وجلساءه الذین معه فلما قام النبی صلی اللہ علیه وسلم اتبعهم رجل لم یکن معهم حین دعوا فلما انتهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی الباب قال لصاحب المنزل انه اتبعنا رجل لم یکن معنا حین دعوتنا فان اذنت له دخل قال فقد اذنا له فلیدخل هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عمر **باب** ماجاء فی تزویج الابکار

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ بنت حیی پر ساتھ ستو اور کھجور کے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحیی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو حمیدی نے سفیان سے مثل اسکے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے اسنے زہری سے اسنے انس سے اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اسمین واسطہ وائل اور اسکے باپ کا اور تھا سفیان بن عیینہ تدلیس کرتا بیچ اس حدیث کے سو کبھی نہیں ذکر کیا اسمین واسطہ عن ابیہ کا اور کبھی ذکر کیا اسکو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن موسی بصری نے اسنے کہا خبر دی ہمکو زیاد بن عبد اللہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عطاء بن سائب نے ابی عبد الرحمن سے اسنے روایت کی ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا پہلے دن کا حق ہے[1] اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہے اور کھانا تیسرے دن کا سنانا ہے اور جو کوئی سنا دے سنا دیگا اللہ اسکو۔ حدیث ابن مسعود کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر حدیث زیاد بن عبد اللہ سے اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب اور منکر حدیثوں والا ہے اور سنا مین نے بخاری سے کہ ذکر کرتا تھا محمد بن عقبہ سے کہ وکیع نے کہا کہ زیاد بن عبد اللہ باوجود شریف ہونے کے جھوٹھ بولتا ہے حدیث مین **باب** دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے اسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اسمعیل بن امیہ سے اسنے روایت کی نافع سے اسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ تم دعوت مین جبکہ دعوت کیے جاؤ تم اور اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور براء اور انس اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ بدون دعوت کے ولیمہ مین جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اسنے روایت کی شقیق سے اسنے ابن مسعود سے کہ آیا ایک مرد جو کہا جاتا تھا اسکو ابو شعیب طرف غلام اپنے کے کہ گوشت بیچتا تھا سو کہا اس شخص نے غلام کو کہ طیار کر موجب کہنے میرے کے کھانا جو کفایت کرے پانچ آدمیون کو کہ تحقیق مین نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مین نشان بھوکھ کا سو اس غلام نے اسکے کہنے سے کھانا طیار کیا پھر کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ کی دعوت کی اور انکی جو آپکے ساتھ بیٹھتے تھے سو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کو کھڑے ہوئے تو ایک شخص انکے پیچھے لگا جو دعوت کرنے کے وقت انکے ساتھ نہ تھا سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب دعوت کے دروازہ پر پہنچے تو حضرت نے گھر والے کو کہا کہ پیچھے لگا ہمارے ایک شخص کہ نہ تھا ساتھ ہمارے جبکہ دعوت کی تو نے ہمکو سو اگر اجازت دے تو واسطے اسکے تو داخل ہووے ورنہ نہین سو گھر والے نے کہا کہ تحقیق ہمنے اجازت دی اسکو پس چاہیے کہ داخل ہووے گھر مین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** کنواری عورت سے نکاح

[1] حق ہے یعنی پہلے دن کھانا کھلانا اور قبول کرنا واجب ہے یا سنت ہے بحسب اختلاف علماء کے اور دوسرے دن کا کھانا مستحب ہے اور تیسرے دن کا کھانا اسلیے ہوتا ہے کہ لوگ سنین اور تعریف کرین سو اللہ تعالی قیامت کے دن اسکو لوگون مین رسوا کریگا کہ اسنے فخر کے واسطے کھانا کھلایا تھا اور اس حدیث مین صریح رد ہے مالکیہ پر کہ وہ سات دن تک ولیمہ کو مستحب کہتے ہین ۱۲ [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون بلائے ضیافت مین جانا درست نہین اور ساتھ لیجانا بھی جائز نہین مگر اذن عام ہو تو درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بدون اذن کے کسی کے گھر مین جانا درست نہین اور اگر کوئی شخص [illegible]

حدثنا قتیبۃ نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبداللہ قال تزوجت امرأۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتزوجت یا جابر فقلت نعم قال ابکرا ام ثیبا فقلت لا بل ثیبا فقال ہلا جاریۃ تلاعبہا وتلاعبک فقلت یا رسول اللہ ان عبداللہ مات و ترک سبع بنات او تسعا فجئت بمن یقوم علیہن قال فدعا لی وفی الباب عن ابی بن کعب وکعب بن عجرۃ حدیث جابر حدیث حسن صحیح **باب ما جاء لا نکاح الا بولی** حدثنا علی بن حجر نا شریک بن عبداللہ عن ابی اسحاق ح وثنا قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن ابی اسحاق ح وثنا بندار نا عبدالرحمن بن مہدی عن اسرائیل عن ابی اسحاق ح وثنا عبداللہ بن ابی زیاد نا زید بن حباب عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی وفی الباب عن عائشۃ وابن عباس وابی ہریرۃ وعمران بن حصین وانس حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ابن جریج عن سلیمان عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ نکحت بغیر اذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فان دخل بہا فلہا المہر بما استحل من فرجہا فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ ہذا حدیث حسن وقد روی یحیی بن سعید الانصاری ویحیی بن ایوب وسفین الثوری وغیر واحد من الحفاظ عن ابن جریج نحو ہذا وحدیث ابی موسی حدیث فیہ اختلاف رواہ اسرائیل وشریک بن عبداللہ وابو عوانۃ وزہیر بن معاویۃ وقیس بن الربیع عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی اسباط بن محمد وزید بن حباب عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی جابر بن عبداللہ سے کہا کہ نکاح کیا مین نے ایک عورت سے سو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو فرمایا کہ کیا نکاح کیا تو نے اے جابر مین نے کہا ہاں فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے کہ پہلے خاوند کر چکی ہو سو مین نے کہا کہ کنواری نہین بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے فرمایا کیون نہین نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اُس سے اور وہ کھیلتی تجھسے سو مین نے کہا یا رسول اللہ تحقیق عبداللہ مر گیا اور چھوڑین اُسنے سات لڑکیان یا نو لڑکیان سو لایا مین اُسکو جو اُنکی خبرگیری کرے سو آپ نے میرے لیے دعا کی اور اس باب مین ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب نہین نکاح ہوتا بدون ولی کے** حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شریک بن عبداللہ نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمن بن مہدی نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے یونس سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسے سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین نکاح ہوتا بغیر ولی کے اور اس باب مین عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ وغیرہ سے بھی روایت ہے حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی سلیمان سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بدون اذن ولی اپنے کے تو نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کرے اُس عورت سے تو واسطے اُسکے ہے مہر بسبب اسکے کہ فائدہ اُٹھایا اُسنے شرمگاہ اُسکی سے پھر اگر اختلاف کرین ولی اُسکے نکاح مین تو بادشاہ ولی ہے اُسکا کہ نہین اُسکا کوئی ولی اور یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی ہے یحیی بن سعید اور یحیی بن ایوب اور سفیان ثوری وغیرہ حافظون نے ابن جریج سے مثل اسکے اور ابی موسی کی حدیث مین اختلاف ہے کہ روایت کیا ہے اُسکو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسے سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو اسباط اور زید بن حباب نے یونس سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اذن کے مکان کے ساتھ جاؤ تو مکان کو مستحب ہے کہ اسکے واسطے صاحب خانہ سے اذن چاہے ۱۲ع ستہ حنفیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کے حق مین ہے یعنی نابالغ لڑکی اور دیوانی کا نکاح بغیر اذن ولی کے نہین ہوتا اور امام شافعی اور احمد کہتے ہین کہ یہ حکم سب عورتون کو شامل ہے پس نہین نکاح ہوتا مگر ساتھ منعقد کرنے ولی کے اور نہین نکاح ہوتا ساتھ عبارت عورتون کے سواء اصیلہ ہون یا وکیلہ امام سیوطی نے کہا کہ جمہور علما نے اسکو حمل کیا ہے نفی صحت پر اور ابو حنیفہ نے نفی کمال پر ۱۲ع ستہ ۹ آپنے تین بار نکاح باطل فرمایا واسطے تاکید اور مبالغہ کے معلوم ہوا کہ بدون ولی کے نکاح بالکل درست نہین ہوتا اور حاصل اخیر جملہ حدیث کا یہ ہے کہ اولیا جب نکاح کرنے سے عورت کو منع کرین تو وہ بالکل کالعدم ہو جاتے ہین پس ہوگا بادشاہ ولی اُسکا یعنی بادشاہ اُسکا نکاح کرا دے ۱۲ع ح

ابو عبیدة الحداد عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عن ابی اسحاق
وقد روی عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی شعبة والثوری عن ابی اسحاق عن ابی موسی عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی وقد ذکر بعض اصحاب سفیان عن سفیان عن ابی اسحاق عن ابی بردة عن ابی موسی ولا یصح وروایة
ہؤلاء الذین رووا عن ابی اسحاق عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی عندی اصح لان سماعہم
من ابی اسحاق فی اوقات مختلفة وان کان شعبة والثوری احفظ واثبت من جمیع ہؤلاء الذین رووا عن ابی اسحاق ہذا الحدیث
فان روایة ہؤلاء عندی اشبہ واصح لان شعبة والثوری سمعا ہذا الحدیث عن ابی اسحاق فی مجلس واحد ومما یدل علی ذلک
ما حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا شعبة قال سمعت سفیان الثوری یسال ابا اسحاق اسمعت ابا بردة یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی فقال نعم فدل ہذا الحدیث علی ان سماع شعبة والثوری ہذا الحدیث فی وقت واحد و
اسرائیل ہو ثبت فی ابی اسحاق سمعت محمد بن المثنی یقول سمعت عبد الرحمن بن مہدی یقول ما فاتنی الذی فاتنی من حدیث الثوری
عن ابی اسحاق الا لما اتکلت بہ علی اسرائیل لانہ کان یاتی بہ اتم وحدیث عائشة فی ہذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح
الا بولی حدیث حسن وروی ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن الزہری عن عروة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی الحجاج
بن ارطاة وجعفر بن ربیعة عن الزہری عن عروة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عن ہشام بن عروة عن ابیہ
عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وقد تکلم بعض اہل الحدیث فی حدیث الزہری عن عروة عن عائشة عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن جریج ثم لقیت الزہری فسالتہ فانکرہ فضعفوا ہذا الحدیث من اجل ہذا وذکر عن یحیی بن معین انہ قال
لم یذکر ہذا الحرف عن ابن جریج الا اسماعیل بن ابراہیم قال یحیی بن معین وسماع اسماعیل بن ابراہیم عن ابن جریج لیس بذاک انما صحح کتبہ

اور روایت کی ابو عبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے اسنے ابی بردہ سے اسنے ابی موسی سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور
نہین ذکر کیا اسمین واسطہ ابی اسحاق کا اور تحقیق روایت کی گئی ہے یونس سے اسنے ابی بردہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ
اور ثوری نے ابی اسحاق سے اسنے ابی موسی سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین نکاح بدون ولی کے اور ذکر کیا ہے بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے
اسنے ابی اسحاق سے اسنے ابی بردہ سے اسنے ابی موسی سے اور نہین صحیح ہے یہ روایت اور روایت ان لوگونکی جنھون نے ابی اسحاق سے روایت کی اسنے
ابی بردہ سے اسنے ابی موسی سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین نکاح بدون اذن ولی کے نزدیک میرے زیادہ تر صحیح ہے اسواسطے کہ انھون نے ابی اسحاق سے
مختلف وقتون مین سنا ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری زیادہ تر حافظ اور ثابت ہین ان لوگون سے جنھون نے یہ حدیث ابی اسحاق سے روایت کی پس تحقیق روایت
انکی نزدیک میرے زیادہ مشابہ اور زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے ایک مجلس مین سنی ہے اور اس چیز سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر
اس دعوی کے یہ ہے جو کہ حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داود نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اسنے کہا سنا مین نے
سفیان ثوری سے کہ سوال کرتا تھا ابی اسحاق سے کہ کیا سنا ہے تو نے ابی بردہ سے کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر اذن ولی کے
سو اسنے کہا کہ ہان سنا ہے پس دلالت کی اس حدیث نے کہ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ایک وقت مین سنا ہے۔ اور اسرائیل ثبت ہے ابی اسحاق مین سنا مین نے محمد
بن مثنی سے کہتا تھا سنا مین نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہتا تھا کہ نہین فوت ہوئی مجھسے وہ چیز کہ فوت ہوئی حدیث ثوری سے جو ابی اسحاق سے روایت کی ہے مگر
بھروسا کیا مین نے اوپر اسرائیل کے اسواسطے کہ وہ اسکو پورا بیان کرتا تھا اور حدیث عائشہ کی اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین نکاح مگر ساتھ اذن ولی کے
یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسی سے اسنے زہری سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی
حجاج اور جعفر نے زہری سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے ہشام سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عائشہ سے
اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے بیچ حدیث زہری کے عروہ سے اسنے عائشہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابن جریج نے
کہ پھر ملا مین زہری سے اور پوچھا مین نے اسسے سو انکار کیا اسنے اس سے سو ضعیف کیا ہے محدثین نے اس حدیث کو اسوجہ سے اور ذکر کیا گیا ہے یحیی بن معین سے کہ کہا نہین ذکر کیا
اس حرف کو ابن جریج سے مگر اسمعیل بن ابراہیم نے اور یحیی بن معین نے کہا کہ سماع اسمعیل کا ابن جریج سے صحیح نہین سوا اسکے نہین کہ صحیح کیا اسنے کتابون اپنی کو۔

(۱) یعنی پھر مین زہری سے ملا اور اس سے پوچھا تو اسنے انکار کیا ۱۲

علی کتب عبد المجید بن عبد العزیز ابن ابی رَوّاد ما سمع من ابن جریج وضعف یحیی روایۃ اسماعیل بن ابراھیم عن ابن جریج والعمل فی ھذا الباب علی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عباس وابو ھریرۃ وغیرھم وھکذا رُوی عن بعض فقھاء التابعین انھم قالوا لا نکاح الا بولی منھم سعید بن المسیب والحسن البصری وشریح وابراھیم النخعی وعمر بن عبد العزیز وغیرھم وبھذا یقول سفیان الثوری والاوزاعی ومالک وعبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء لا نکاح الا ببینۃ **حدثنا** یوسف بن حماد المعنی البصری نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادۃ عن جابر بن زید عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ قال یوسف بن حماد رفع عبد الاعلی ھذا الحدیث فی التفسیر ووقفہ فی کتاب الطلاق ولم یرفعہ **حدثنا** قتیبۃ نا غندر عن سعید نحوہ ولم یرفعہ وھذا اصح ھذا حدیث غیر محفوظ لا نعلم احدا رفعہ الا ما روی عن عبد الاعلی عن سعید عن قتادۃ مرفوعا ورُوی عن عبد الاعلی عن سعید ھذا الحدیث موقوفا والصحیح ما روی عن ابن عباس قولہ لا نکاح الا ببینۃ وھکذا روی غیر واحد عن سعید بن ابی عروبۃ نحو ھذا موقوفا وفی الباب عن عمران بن حُصین وانس وابی ھریرۃ والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم من التابعین وغیرھم قالوا لا نکاح الا بشھود لم یختلفوا فی ذلک عندنا من مضی منھم الا قوما من المتاخرین من اھل العلم وانما اختلف اھل العلم فی ھذا اذا اُشھد واحد بعد واحد فقال اکثر اھل العلم من اھل الکوفۃ وغیرھم لا یجوز النکاح حتی یشھد شاھدان معا عند عُقدۃ النکاح وقد رای بعض اھل المدینۃ اذا اُشھد واحد بعد واحد انہ جائز اذا اَعلنوا ذلک وھو قول مالک

اوپر کتابوں عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کے نہیں سنا اُسنے ابن جریج سے اور ضعیف کیا یحیی نے روایت اسماعیل بن ابراہیم ابن جریج[1] اور عمل اس باب میں اوپر حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی کہ نہیں نکاح مگر ساتھ ولی کے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور حضرت علی اور ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہ اور اسی طرح روایت کی گئی ہی بعض فقہاء تابعین سے کہ انھوں نے کہا کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ اذن ولی کے انھیں میں سے ہیں سعید بن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ اور سب تھا اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** نہیں نکاح بغیر گواہوں[2] کے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن حماد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے جابر بن زید سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والی ہیں وہ عورتیں کہ نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر شاہدوں کے یوسف ابن حماد نے کہا کہ عبد الاعلی نے یہ حدیث تفسیر میں مرفوع کی ہی اور کتاب الطلاق میں موقوف بیان کی ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو غندر نے سعید سے مثل اُسکے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور یہ زیادہ صحیح ہی اور مرفوع محفوظ نہیں نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اُسکو مرفوع کیا ہی مگر عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اور روایت کی گئی ہی یہ حدیث عبد الاعلی سے اُسنے سعید سے موقوف اور صحیح ابن عباس سے قول اُسکا ہی یعنی حضرت کا یہ فرمان کہ نہیں نکاح بغیر گواہوں کے اور اسی طرح روایت کی ہی بہت لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اُسکے موقوف اور اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور جو اُنکے پیچھے ہیں تابعین وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا نکاح[3] مگر ساتھ گواہوں کے نہیں اختلاف کیا اسمیں کسی نے نزدیک ہمارے جو انمیں سے پہلے گذرے ہیں مگر ایک قوم اہل علم کی متاخرین سے اور سوا اسکے نہیں کہ یہ اختلاف انکا صرف اُسی وقت ہی جبکہ گواہ رکھا جاوے ایک بعد دوسرے کے سو اکثر اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہی نکاح یہانتک کہ حاضر ہوں دو گواہ اکٹھے وقت منعقد ہونے نکاح[4] کے اور بعض لوگ اہل مدینہ سے کہتے ہیں کہ اگر ایک بعد دوسرا گواہ ہو یعنی اول ایک گواہ کے سامنے ایجاب و قبول ہوا اور وہ چلا گیا پھر دوسرا آیا اور اُسکے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو یہ نکاح جائز ہی جبکہ لوگوں میں ظاہر کریں اُسکو اور یہ قول امام مالک

[1] اور ہدایہ میں ہی کہ گواہی شرط ہی نکاح میں کہ بغیر اسکے نکاح درست نہیں واسطے اس حدیث کے کہ نہیں نکاح بغیر گواہوں کے اور امام مالک کہتے ہیں کہ نکاح میں اعلان شرط ہی گواہی شرط نہیں اور ضرور ہی کہ گواہ بالغ ہو اور مسلمان ہو اور عاقل ہو اور عدالت گواہ کی شرط نہیں اور امام شافعی کہتے ہیں کہ عدالت شرط ہی اور اسی طرح عورتوں کی گواہی شافعی کے نزدیک درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک درست ہی ۱۲ [2] امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک نکاح میں گواہ رکھنا شرط ہی بدون گواہ کے نکاح درست نہیں ۱۲ [3] یعنی نکاح کے وقت دونوں گواہ اکٹھے موجود ہوں تو نکاح درست ہی ورنہ نہیں ۱۲

بن انس وھکذا قال اسحاق بن ابراھیم فیما حکی عن اھل المدینۃ وقال بعض اھل العلم شہادۃ رجل وامرأتین تجوز فی النکاح وھو قول
احمد واسحاق **باب** ماجاء فی خطبۃ النکاح **حدثنا** قتیبۃ نا عبثر بن القاسم عن الاعمش عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن
عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشھد فی الصلوۃ والتشھد فی الحاجۃ قال التشھد فی الصلوۃ التحیات للہ والصلوات
والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا
عبدہ ورسولہ والتشھد فی الحاجۃ ان الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یھدی اللہ
فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ قال ویقرأ ثلاث آیات قال عبثر
ففسرھا سفیان الثوری اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم
رقیبا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا الآیۃ وفی الباب عن عدی بن حاتم حدیث عبد اللہ حدیث حسن رواہ الاعمش عن ابی اسحاق
عن ابی الاحوص عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ شعبۃ عن ابی اسحاق عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وکلا الحدیثین صحیح لان اسرائیل جمعھما فقال عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص وابی عبیدۃ عن عبد اللہ بن مسعود عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال بعض اھل العلم ان النکاح جائز بغیر خطبۃ وھو قول سفیان الثوری وغیرہ من اھل العلم **حدثنا**

بن انس کا ہے اور اسیطرح کہا اسحاق ابن ابراہیم نے بیچ اسکے کہ حکایت کی گئی ہے اہل مدینہ سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایک مرد اور دو عورتوں کی
گواہی نکاح میں جائز ہے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے **باب** نکاح کے خطبہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا
خبر دی ہمکو عبثر بن قاسم نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ سکھلائی ہمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنی نماز میں اور تشہد پڑھنی حاجت میں کہا عبد اللہ نے تشہد پڑھنی نماز میں یہ ہے کہ سب عبادتیں قولیہ
اور سب عبادتیں بدنیہ اور سب عبادتیں مالیہ واسطے اللہ کے ہیں سلام ہو تمپر اے نبی اور رحمت اُسکی اور برکتیں اُسکی سلام ہو ہمپر
اور سب نیک بندون پر گواہی دیتا ہون میں اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور گواہی دیتا ہون میں اسکی کہ محمد بندہ اللہ کا
ہے اور اُسکا رسول ہے اور تشہد پڑھنی حاجت میں یہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے مدد چاہتے ہیں ہم اُس سے اور بخشش مانگتے ہیں اُس سے
اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے برائیون سے اپنے نفسون کے جسکو ہدایت کرے اللہ (یعنی ہدایت کی توفیق دے) پس نہیں کوئی
گمراہ کرنے والا اسکو اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں کوئی ہدایت کرنے والا اسکو اور گواہی دیتا ہون میں اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت
کے نہیں اور گواہی دیتا ہون میں کہ محمد بندہ اُسکا ہے اور اُسکا رسول ہے اور کہا کہ پڑھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین آیتیں تفسیر سفیان ثوری نے
ایک آیت یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اُسکی کا اور نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور دوسری آیت یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو ڈرو اللہ سے ایسا اللہ کہ مانگتے ہو تم آپس میں بوسیلہ نام اُسکے کے یعنی کہتے ہو کہ اللہ کے واسطے یہ چیز دے اور ڈرو توڑنے سے
ناتے کے تحقیق اللہ تمپر نگہبان ہے۔ اور تیسری آیت یہ ہے کہ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا اللہ
واسطے تمہارے عمل تمہارے یعنی نیکیاں قبول کریگا اور گناہ بخشے گا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور اُسکے رسول کی پس تحقیق
مطلب پایا اُسنے ہوا وہ اور اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے عبد اللہ کی حدیث حسن ہے روایت کیا اُسکو اعمش نے ابی اسحاق سے
اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اُسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے
اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونون حدیثین صحیح ہیں اسواسطے کہ اسرائیل نے دونون کو جمع کیا ہے
پس روایت کی ابی اسحاق سے اسنے ابی احوص اور ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض
اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح بغیر خطبہ کے جائز ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری وغیرہ اہل علم کا **حدیث** بیان کی ہمسے

ف۱ یہ سب خطبہ نکاح کا ہے۔ جب نکاح باندھنے بیٹھے تو اول یہ خطبہ پڑھے بعد ازان ایجاب و قبول کرا دے۔ اور خواہ ایجاب و قبول دونون لفظ ماضی سے ہون جیسے
کہ عورت کہے کہ میں نے نفس اپنا تیری بیوی گری میں دیا۔ اور مرد کہے قبول کیا یا مرد کہے کہ میں نے تجھسے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا دونون لفظون سے ایک ماضی ہو
ہو جیسے عورت کہے کہ نکاح کر مجھسے اور مرد کہے نکاح کیا میں نے یا بالعکس اسکے تو ہر طرح سے درست ہے ۔ ۱۲

ابو هشام الرفاعی نا ابن فضیل عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل خطبة لیس فیها تشهد فهی کالید الجذماء هذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی استیمار البکر والثیب **حدثنا** اسحاق بن منصور نا محمد بن یوسف نا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنکح الثیب حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن واذنها الصموت وفی الباب عن عمر وابن عباس وعائشة والعرس بن عمیرة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم ان الثیب لا تزوج حتی تستامر وان زوجها الاب من غیر ان یستامرها فکرهت ذلک فالنکاح مفسوخ عند عامة اهل العلم واختلف اهل العلم فی تزویج الابکار اذا زوجهن الاباء فرای اکثر اهل العلم من اهل الکوفة وغیرهم ان الاب اذا زوج البکر وهی بالغة بغیر امرها فلم ترض بتزویج الاب فالنکاح مفسوخ وقال بعض اهل المدینة تزویج الاب علی البکر جائز وان کرهت ذلک وهو قول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** قتیبة نا مالک بن انس عن عبد الله بن الفضل عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الایم احق بنفسها من ولیها والبکر تستاذن فی نفسها واذنها صماتها هذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبة وسفیان الثوری هذا الحدیث عن مالک بن انس واحتج بعض الناس فی اجازة النکاح بغیر ولی بهذا الحدیث ولیس فی هذا الحدیث ما احتجوا به لانه قد روی من غیر وجه عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نکاح الا بولی وهکذا

ابو ہشام رفاعی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن فضیل نے عاصم بن کلیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خطبہ یعنے نکاح کا نہو اُسمین تشہد یعنے حمد اور ثنا اللہ کی[1] تو وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کے ہے **باب** کنواری اور بیوہ عورت کے اجازت چاہنے کا بیان یعنے نکاح کے وقت اجازت چاہنی ضرور ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کی جاوے عورت شوہر دیدہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور نہ نکاح کی جاوے عورت کنواری بالغہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور اذن اُسکا چپ رہنا ہی اور اس باب مین عمر اور ابن عباس اور عائشہ رضہ سے بھی روایت ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ نہ نکاح کیا جاوے عورت شوہر دیدہ سے یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور اگر نکاح کر دے اُسکا باپ بغیر اسکے کہ طلب کرے اذن اُسکا پس مکروہ جانے وہ عورت اُس نکاح کو تو نکاح اُسکا باطل ہی نزدیک اکثر اہل علم کے اور اہل علم کو کنواری عورتوں کے نکاح کر دینے مین اختلاف ہی جبکہ نکاح کر دیوین اُنکو باپ اُنکے پس اکثر اہل علم اہل کوفہ وغیرہ یہ کہتے ہین کہ جبکہ نکاح کر دیوے باپ کنواری عورت کا اور وہ بالغہ ہو بغیر حکم اُسکے کے اور وہ راضی نہو ساتھ نکاح کر دینے باپ کے تو نکاح اُسکا باطل ہی اور بعض اہل مدینہ کہتے ہین کہ باپ کو کنواری عورت کا نکاح کر دینا جائز ہی اگرچہ وہ راضی نہو اور یہی ہی قول مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے عبد اللہ بن فضل سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شوہر دیدہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے[2] اور کنواری عورت بالغہ اذن طلب کی جاوے بیچ ذات اپنی کے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور تحقیق روایت کی ہی سفیان ثوری اور شعبہ نے یہ حدیث مالک بن انس سے اور بعض لوگون نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی اسپر کہ بغیر ولی کے نکاح درست ہی اور نہین ہی اس حدیث مین وہ چیز جو دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ اُسکے اسواسطے کہ ابن عباس سے کئی طرح سے روایت آئی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے اور اسی طرح

---

[1] یعنے جیسے ہاتھ کٹا ہوا بے فائدہ ہی کہ ہاتھ والے کو اُس سے کوئی فائدہ نہین اسی طرح نکاح بدون خطبہ کے بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر اور برکت سے اور تشہد کے معنی ہین گواہی کرنا گواہی ایمان کا اور مراد یہان تشہد سے ایک عبارت ہی کہ اُسمین اللہ کی تعریف اور دونون کلمے شہادت کے ہون امام شافعی کے نزدیک خطبہ سنت ہی تمام عقود مین ۱۲

[2] ایم کہتے ہین اُس عورت کو کہ خاوند رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنے خاوند کیا تھا وہ مرگیا یا طلاق دی اور یہان مراد ثیب ہی یعنے جسنے کوئی خاوند دیکھا ہو اور مدار ولایت کی حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہی اور شافعیہ کے نزدیک بکارت پر ہی یعنی حنفیہ کہتے ہین کہ نابالغہ کا نکاح کر دینا بغیر اذن اُسکے کے جائز ہی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اور شافعیہ کہتے ہین کہ کنواری کا نکاح کر دینا بغیر اذن اُسکے کے جائز ہی خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ ۱۲ ع ح

افتی بہ ابن عباس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا نکاح الا بولی وانما معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الایم احق بنفسہا من ولیہا
عند اکثر اہل العلم ان الولی لا یزوجہا الا برضاہا وامرہا فان زوجہا فالنکاح مفسوخ علی حدیث خنساء بنت خدام حیث
زوجہا ابوہا وہی ثیب فکرہت ذلک فرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاحہ **باب** ما جاء فی اکراہ الیتیمة علی التزویج **حدثنا** قتیبة
عبد العزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیتیمة تستامر فی نفسہا
فان صمتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا وفی الباب عن ابی موسی وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ہریرة حدیث حسن
واختلف اہل العلم فی تزویج الیتیمة فرای بعض اہل العلم ان الیتیمة اذا زوجت فالنکاح موقوف حتی تبلغ فاذا بلغت فلہا الخیار فی
اجازة النکاح وفسخہ وہو قول بعض التابعین وغیرہم وقال بعضہم لا یجوز نکاح الیتیمة حتی تبلغ ولا یجوز الخیار فی النکاح وہو
قول سفیان الثوری والشافعی وغیرہما من اہل العلم وقال احمد واسحاق اذا بلغت الیتیمة تسع سنین فزوجت فرضیت فالنکاح جائز
ولا خیار لہا اذا ادرکت واحتجا بحدیث عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی بہا وہی بنت تسع سنین وقد قالت عائشة اذا بلغت الجاریة
تسع سنین فہی امرأة **باب** ما جاء فی الولیین یزوجان **حدثنا** قتیبة نا غندر نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن
سمرة بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأة زوجہا ولیان فہی للاول منہما ومن باع بیعا من رجلین فہو للاول منہما ہذا
حدیث حسن والعمل علی ہذا عند اہل العلم لا نعلم بینہم فی ذلک اختلافا اذا زوج احد الولیین قبل الآخر فنکاح الاول جائز ونکاح الآخر
مفسوخ واذا زوجا جمیعا فنکاحہما جمیعا مفسوخ وہو قول الثوری واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ

فتویٰ دیا ساتھ اسکے ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اس قول نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا کہ وہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہی کہ نکاح کردے اسکا ولی مگر ساتھ رضامندی اُسکی کے
اور حکم اسکے کے اور اگر نکاح کردے اسکا بدون اذن اسکے کے تو نکاح اُسکا باطل ہی اور منسوخ ہی بنا بر حدیث خنساء بنت خدام کے جبکہ نکاح کردیا
اسکا باپ اسکے نے اور وہ عورت شوہر دیدہ تھی پس مکروہ رکھا اُسنے اس نکاح کو پس رد کردیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اُسکا **باب**
یتیم لڑکی کا جبراً نکاح کردینا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی
ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری لڑکی یتیمہ نابالغہ اذن طلب کی جاوے بیچ ذات اپنی کے
یعنی نکاح کا۔ پس اگر چپ رہے تو وہی اذن اسکا ہی اور اگر انکار کرے تو نہیں ہی کوئی جبر اُسپر۔ اور اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی
روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہی اور اختلاف کیا ہی اہل نے بیچ نکاح کردینے یتیم عورت کے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یتیم عورت جب نکاح
کی جاوے تو نکاح اُسکا موقوف رہیگا یہانتک کہ بالغ ہو سو جب بالغ ہو جاوے تو اُسکو اختیار ہی بیچ جائز رکھنے نکاح اور توڑنے اُسکے کے اور یہی ہی
قول بعض تابعین وغیرہ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا نکاح درست نہیں یہانتک کہ بالغ ہو اور نہیں جائز ہی خیار نکاح میں اور یہ قول سفیان ثوری
اور شافعی وغیرہ اہل علم کا ہی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جب پہونچے یتیم لڑکی نو سال کو پس نکاح کی جاوے اور وہ راضی ہو تو نکاح اُسکا جائز
اور نہیں ہی اختیار واسطے اُسکے جب کہ بالغہ ہوا اور دلیل پکڑی اُنھوں نے ساتھ حدیث عائشہؓ کے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لائی گئیں
اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں اور عائشہؓ نے کہا کہ جب پہونچے لڑکی نو برس کو تو وہ عورت ہی یعنی اگر وہ نکاح پر راضی ہو تو اُسکا نکاح صحیح ہی
باب جس عورت کا دو ولی[1] نکاح کریں تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو غندر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے
اُسنے روایت کی حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کردیں اُسکا دو ولی تو وہ عورت واسطے پہلے کی ہی اور جو بیچے کوئی بیع دو
آدمیوں کے ہاتھ پس وہ چیز اُن دونوں میں سے واسطے پہلے کے ہی یہ حدیث حسن ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے بیچ اسکے اختلاف کچھ کہ جب
نکاح کردے ایک دو ولیوں کا پہلے دوسرے سے تو نکاح پہلے کا جائز ہی اور نکاح دوسرے کا باطل ہی۔ اور اگر نکاح کردیں وہ دونوں اکٹھے ایک وقت میں
تو دونوں کا نکاح باطل ہی اور یہی ہی قول ثوری اور احمد اور اسحٰق کا **باب** اگر کوئی غلام نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو اسکا کیا حکم ہی

۱؎ نکاح کردیں دو ولی دو مردوں سے اسطرح کہ پہلے ایک ولی نے ایک مرد سے کیا اور بعد اسکے دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورت واسطے اول کے ہی یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کردیا تھا اُسی کی بیوی
ہوگئی۔ اور یہ حکم اس صورت میں ہی کہ دو ولی ایک درجہ کے ہوں نزدیک قرابت قریبہ والا مقدم ہی دور کے ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر درجہ کے اکٹھا نکاح باندھیں تو دو نکاح باطل ہی۔ بالاتفاق ۱۲

حدثنا علي بن حجر نا الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم ايما عبد تزوج بغير اذن سيده فهو عاهر وفي الباب عن ابن عمر حديث جابر حديث حسن وروى بعضهم هذا الحديث عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح والصحيح عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان نكاح العبد بغير اذن سيده لا يجوز وهو قول احمد واسحاق وغيرهما **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا ابي نا ابن جريج عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما عبد تزوج بغير اذن سيده فهو عاهر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في مهور النساء **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي ومحمد بن جعفر قالوا انا شعبة عن عاصم بن عبيد الله قال سمعت عبد الله بن عامر بن ربيعة عن ابيه ان امراة من بني فزارة تزوجت على نعلين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارضيت من نفسك ومالك بنعلين قالت نعم قال فاجازه وفي الباب عن عمر وابي هريرة وسهل بن سعد وابي سعيد وانس وعائشة وجابر وابي حدرد الاسلمي حديث عامر بن ربيعة حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم في المهر فقال بعضهم المهر على ما تراضوا عليه وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال مالك بن انس لا يكون المهر اقل من ربع دينار وقال بعض اهل الكوفة لا يكون المهر اقل من عشرة دراهم **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا اسحاق بن عيسى وعبد الله بن نافع قالا نا مالك بن انس عن ابي حازم بن دينار عن سهل

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو وہ زانی ہی یعنی اُسکا نکاح درست نہیں ہی اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہی اور جابر کی حدیث حسن ہی اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں صحیح ہی یہ روایت اور صحیح وہ ہی جو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ نکاح غلام کا بغیر اذن مالک اپنے کے درست نہیں اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق وغیرہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو وہ زانی ہی اُسکا نکاح درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** عورتوں کے مہروں کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی اور محمد بن جعفر نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عاصم بن عبد اللہ سے اُسنے کہا سنا مین نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے بنی فزارہ سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ کیا راضی ہوئی تو بدلے نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیوں کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیوں کے دیا تونے اور راضی ہوئی تو ساتھ اُنکے باوجود مالدار ہونے کے اُسنے کہا ہاں پس روا رکھا حضرت نے اُسکو اور اس باب مین عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد اسلمی سے بھی روایت ہی اور عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کو مہر کی تعیین مین اختلاف ہی سو بعضے کہتے ہین کہ مہر وہ ہی جسپر دونوں راضی ہو جاوین اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس کہتے ہین کہ چوتھائی دینار سے کم مہر جائز نہین اور بعض اہل کوفہ کہتے ہین کہ مہر دس درہم سے کم جائز نہین **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن عیسیٰ اور عبد اللہ بن نافع نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابی حازم بن دینار سے اُسنے سہل

ف ادنیٰ درجہ مہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دس درہم ہی اور امام مالک رح کے نزدیک چوتھائی دینار کی ہی اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک جو چیز کہ صلاحیت مول ہونے کی رکھے اُسکے ساتھ مہر باندھنا درست ہی اور دس درہم وزن مین اکیس[۲۱] ماشہ بھر چاندی ہوتی ہی پس چہرہ شاہی روپیہ کے حساب سے دو روپیہ اور دس آنہ ہوتے ہین اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بی بیون کا سواے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیون کا سواے فاطمہ رض کے پانسو درہم کا تھا تو کل دار روپیہ کے حساب سے ایک سو اکیس[۱۲۱] روپیہ چار آنہ ہوتے ہین اور مہر ام حبیبہ کا ایک ہزار پچاس روپیہ تھا اور مہر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ڈیڑھ سو روپیہ تھا ۱۲ مولانا شمیع الدین وغیرہ

بن سعد الساعدی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جاءته امراة فقالت انی وهبت نفسی لك فقامت طويلا فقال رجل يا رسول الله زوجنيها
ان لم يكن لك بها حاجة فقال هل عندك من شیٔ تصدقها فقال ما عندی الا ازاری هذا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ازارك
ان اعطيتها جلست ولا ازار لك فالتمس شيئا فقال ما اجد قال التمس ولو خاتما من حديد قال فالتمس فلم يجد شيئا فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم هل معك من القرآن شیٔ قال نعم سورة كذا وسورة كذا لسور سماها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم زوجتكها
بما معك من القرآن هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب الشافعی الی هذا الحديث فقال ان لم يكن له شیٔ يصدقها فتزوجها على سورة
من القرآن فالنكاح جائز ويعلمها سورة من القرآن وقال بعض اهل العلم النكاح جائز ويجعل لها صداق مثلها وهو قول اهل الكوفة واحمد
واسحاق **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب عن ابن سيرين عن ابی العجفاء قال قال عمر بن الخطاب الا لا تغالوا صدقة
النساء فانها لو كانت مكرمة فی الدنيا او تقوى عند الله لكان اولاكم بها نبی الله صلی الله علیه وسلم ما علمت رسول الله صلی الله علیه
وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من ثنتی عشرة اوقية هذا حديث حسن صحيح وابو العجفاء السلمی اسمه هرم والاوقية
عند اهل العلم اربعون درهما وثنتا عشرة اوقية هو اربعمائة وثمانون درهما **باب** ما جاء فی الرجل يعتق الامة ثم يتزوجها **حدثنا**
قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة وعبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتق صفية وجعل عتقها
صداقها وفی الباب عن صفية حديث انس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغيرهم

بن سعد ساعدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی سو اُسنے کہا کہ تحقیق میں نے بخشی جان اپنی[1] واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک
اور حضرت چپ رہے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنی حکم کرو اُسکو نکاح کرنے کا مجھسے اگر نہیں آپ کو اُسکی حاجت
پس حضرت نے فرمایا کیا ہے تیرے پاس کوئی چیز کہ مہر میں دے تو اُسکو سو کہا اُس شخص نے کہ نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر یہ تہبند میرا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اگر دے تو اُسکو یہ تہبند اپنا تو بیٹھے گا تو ننگا سو ڈھونڈ لا کوئی چیز سو اُسنے کہا کہ نہیں پاتا میں کوئی چیز فرمایا ڈھونڈ لا اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی
کہا پس ڈھونڈا اُسنے پس نہ پائی اُسنے کوئی چیز سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہے ساتھ تیرے قرآن سے کچھ اُسنے کہا ہاں سورہ فلانی اور
سورہ فلانی واسطے کئی سورتوں کے کہ نام لیا اُنکا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کر دیا میں نے تیرا اُس سے بدلے اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے
ہے قرآن سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئے ہیں شافعی طرف اس حدیث کے پس کہا کہ اگر نہ ہو واسطے اُسکے کوئی چیز کہ مہر میں دے اُسکو اور نکاح کرے
اُسکو اوپر سورہ کے قرآن سے تو نکاح جائز ہے[2] اور پڑھا دے اُسکو سورہ قرآن سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح جائز ہے اور کر دے واسطے اُسکے مہر مثل اور یہ قول
اہل کوفہ کا ہے اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی عجفا
سے کہا اُسنے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ نہ باندھو بھاری مہر عورتوں کا پس تحقیق بھاری مہر باندھنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا میں اور موجب تقویٰ کا نزدیک
اللہ کے تو البتہ لائق تر ہوتے ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی کا عورتوں اپنی سے
اور نکاح کر دیا ہو کسیکا بیٹیوں اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اوقیہ اہل علم کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے تو بارہ اوقیہ چار سو اسّی درہم ہوئے (جو
انگریزی روپیہ کے حساب سے ایکسو اُنیس روپیہ چار آنہ ہوتے ہیں) **باب** اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کرے اور پھر اُس سے نکاح کرے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی
ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ[3] کو اور نکاح کیا اُس سے اور
ٹھہرایا آزاد کرنا اُسکا مہر اُسکا اور اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے

---

[1] اگر کوئی عورت اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے تو حلال ہے آپ کو اور مہر واجب نہیں اور یہ حضرت کا خاصہ تھا اور کو درست نہیں اور امام شافعی کے نزدیک ہبہ سے نکاح کرنا حضرت کا خاصہ تھا اور کو درست نہیں اور حنفیہ کہتے ہیں کہ لفظ ہبہ سے
سبکا نکاح ہو جاتا ہے اور مہر لازم ہے [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کم باندھنا مہر کا ساتھ اُس چیز کے کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونوں راضی ہوں اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور جمہور علماء کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک
اقل مہر کا دس درہم ہے پس اُنکے نزدیک اس صورت میں مہر مثل دینا آئیگا یعنی جو ماسیوں اور پھپھیوں کا مہر ہے مگر یہ اُس وقت ہے جبکہ دس درہم بارہ ماشہ کا ہو اور اگر گیارہ ماشہ کا ہو تو ایک چھتیس [illegible]
آنہ ہوتے ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ ام حبیبہ کا چار ہزار درہم تھا تو وہ اُس سے مخصوص ہے اسلیے کہ مہر اُسکا نجاشی نے اپنی طرف سے باندھا تھا واسطے تعظیم حضرت کے اور یہ سب کلام اولیٰ اور فضل میں ہے نہ جواز
میں اسلیے کہ تھوڑا بھی مہر باندھنا بھی درست ہے [3] صفیہ جنگ خیبر میں ہاتھ لگی تھیں بنی قریظہ اور نضیر کی سردار تھیں اور اس میں اختلاف ہے کہ آزادی مہر ہو سکتا ہے یا نہیں سو بعض اصحاب کے نزدیک آزادی کو مہر
ٹھہرانا جائز ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ آزادی کو مہر ٹھہرانا جائز نہیں مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت کا خاصہ ہے مگر خاصہ بدون دلیل کے ثابت نہیں

وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وكره بعض اهل العلم ان يجعل عتقها صداقها حتى يجعل لها مهرا سوى العتق والقول الاول اصح **باب** ماجاء في الفضل في ذلك **حدثنا** هناد نا علي بن مسهر عن الفضل بن يزيد عن الشعبي عن ابي بردة بن ابي موسى عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يؤتون اجرهم مرتين عبد ادى حق الله وحق مواليه فذلك يؤتى اجره مرتين ورجل كانت عنده جارية وضيئة فادبها فاحسن ادبها ثم اعتقها ثم تزوجها يبتغي بذلك وجه الله فذلك يؤتى اجره مرتين ورجل امن بالكتاب الاول ثم جاءه الكتاب الاخر فامن به فذلك يؤتى اجره مرتين **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن صالح بن صالح وهو ابن حي عن الشعبي عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه حديث ابي موسى حديث حسن صحيح وابو بردة بن ابي موسى اسمه عامر بن عبد الله بن قيس وقد روى شعبة والثوري عن صالح بن صالح بن حي هذا الحديث **باب** ماجاء فيمن يتزوج المراة ثم يطلقها قبل ان يدخل بها هل يتزوج ابنتها ام لا **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل نكح امراة فدخل بها فلا يحل له نكاح ابنتها فان لم يكن دخل بها فلينكح ابنتها وايما رجل نكح امراة فدخل بها اولم يدخل بها فلا يحل له نكاح امها **قال** ابو عيسى هذا حديث لا يصح من قبل اسناده وانما رواه ابن لهيعة والمثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب والمثنى ابن الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم قالوا اذا تزوج الرجل امراة ثم طلقها قبل ان يدخل بها حل له ان ينكح ابنتها واذا تزوج الرجل الابنة فطلقها قبل ان يدخل بها لم يحل له نكاح امها لقول الله تعالى وامهات نسائكم وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **باب** ماجاء فيمن يطلق امراته ثلاثا فيتزوجها اخر فيطلقها قبل ان يدخل بها

اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آزادی کو مہر ٹھہرانا مکروہ ہے یہاں تک کہ ٹھہرائے واسطے اُسکے مہر سوائے عتق کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **باب** آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے فضل بن یزید سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسےٰ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جنکو دوہرا ثواب ملیگا اول وہ غلام ہے جسنے خدا کا حق ادا اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا ہو پس اُس شخص کو دوہرا ثواب ملیگا دوسرا وہ مرد ہے جسکے پاس ایک لونڈی خوبصورت ہو سو اُسنے اُسکو ادب سکھایا سو بہت اچھی طرح اُسکو ادب سکھایا پھر اُسکو آزاد کیا پھر بعد اُسکے اسطرح سے نکاح کیا کہ چاہتا ہو رضامندی اللہ کی ساتھ اُسکے تو اُسکو بھی دوہرا ثواب ملیگا تیسرا وہ مرد ہے کہ ایمان لایا پہلی کتاب پر پھر اُتری دوسری کتاب سو اُسپر بھی ایمان لایا پس اُسکو بھی دوہرا ثواب ملیگا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے صالح بن صالح سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسےٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل معنے اُسکے کے اور ابو موسےٰ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بردہ کا نام عامر ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ اور ثوری نے صالح بن صالح بن حی سے یہ حدیث

باب اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر طلاق دے اُسکو پہلے صحبت کرنے سے تو پھر اُسکی بیٹی سے نکاح کرے یا نہین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس صحبت کرے اُس سے پس نہین حلال ہے واسطے اُسکے نکاح بیٹی اُسکی سے اور اگر اُس سے صحبت نہ کی ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اُسکی بیٹی سے[1] اور جو مرد کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس اگر صحبت کرے اُس سے یا نہ صحبت کرے اُس سے پس نہین حلال ہے اُسکو نکاح ماں اُسکی سے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث اسناد کے رو سے صحیح نہین اور سوا اسکے نہین کہ روایت کیا ہے اسکو ابن لہیعہ اور مثنے بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون ضعیف ہین حدیث مین اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے پھر طلاق دے اُسکو پہلے دخول کرنے سے تو حلال ہے اُسکو یہ کہ نکاح کرے بیٹی اُسکی سے اور جبکہ نکاح کرے مرد بیٹی اُسکی سے پھر طلاق دے اُسکو پہلے صحبت کرنے سے تو نہین حلال ہے اُسکو نکاح ماں اُسکی سے واسطے دلیل اس آیت کے کہ حرام ہین تمپر مائین عورتون تمھاری کی اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اگر کوئی شخص طلاق دے عورت اپنی کو تین طلاق پھر نکاح کرے اُس سے کوئی اور آدمی پس طلاق دے اُسکو صحبت کرنے سے پہلے تو اُسکا کیا حکم ہے

---

[1] یعنے بعد طلاق اُس عورت کے یا بعد مرنے اُسکے کے اسواسطے کہ جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہین ۱۲ ش ت

حدثنا ابن ابی عمر واسحاق ابن منصور قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة القرظی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر وما معه الا مثل هدبة الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک وفی الباب عن ابن عمر وانس والرمیصاء او الغمیصاء وابی هریرة حدیث عائشة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان الرجل اذا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت زوجا غیره فطلقها قبل ان یدخل بها انها لا تحل للزوج الاول اذا لم یکن جامع الزوج الآخر

باب ماجاء فی المحلل والمحلل له **حدثنا** ابو سعید الاشج نا اشعث بن عبد الرحمن بن زبید الایامی نا مجالد عن الشعبی عن جابر بن عبد الله وعن الحارث عن علی قالا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن المحلل والمحلل له وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وعقبة بن عامر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث علی وجابر حدیث معلول وهکذا روی اشعث بن عبد الرحمن عن مجالد عن عامر عن الحارث عن علی وعامر عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث لیس اسناده بالقائم لان مجالد بن سعید قد ضعفه بعض اهل العلم منهم احمد بن حنبل وروی عبد الله بن نمیر هذا الحدیث عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد الله عن علی وهذا قد وهم فیه ابن نمیر والحدیث الاول اصح وقد رواه مغیرة وابن ابی خالد وغیر واحد عن الشعبی عن الحارث عن علی **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابی قیس عن هزیل بن شرحبیل عن عبد الله بن مسعود قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم المحلل والمحلل له هذا حدیث حسن صحیح وابو قیس الاودی اسمه عبد الرحمن بن ثروان وقد روی هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه

حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور اسحاق بن منصور نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ آئی عورت رفاعہ کی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں تھی نزدیک رفاعہ کے یعنی اُسکے نکاح میں پس طلاق دی اُسنے مجھکو یعنے تین طلاقیں دین اور نکاح کیا میں نے بعد اُسکے عبد الرحمان بن زبیر سے اور نہیں ساتھ اُسکے یعنے ستر اُسکا مگر مانند پھندنے کپڑے کے یعنی عبد الرحمان نامرد ہی پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکھتی ہی تو پھر جانے کا طرف رفاعہ کے اُسنے کہا ہان فرمایا حضرت نے نہیں جائز ہی تجھکو رجوع کرنا طرف اُسکے یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا اور چکھے وہ مزا تیرا[1] اور اس باب مین ابن عمر اور انس اور رمیصا اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب کوئی مرد طلاق دے عورت اپنی کو تین طلاقین پس نکاح کرے وہ اور خاوند سے پس طلاق دے اُسکو وہ دوسرا پہلے صحبت کرنے سے تو نہین حلال ہی وہ عورت واسطے خاوند پہلے کے جبکہ دوسرے خاوند نے اُس سے صحبت نکی ہو

باب حلالہ کرنے والے کا اور جسکے واسطے حلالہ کیا گیا ہو کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو اشعث بن عبد الرحمن بن زبید ایامی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مجالد نے شعبی سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ اور حارث سے اُسنے علی سے کہا ان دونوں نے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ نکالنے والے کو اور جسکے واسطے حلالہ نکالا گیا اور اس باب مین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے علی اور جابر کی حدیث معلول ہی۔ اور اسی طرح روایت کی ہی اشعث نے مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اور عامر نے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد قائم نہین اسلیے کہ بعض اہل علم نے مجالد کو ضعیف کہا ہی اُنہین مین سے ہین احمد بن حنبل اور روایت کی عبد اللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے علی سے اور وہم کیا ہی اسمین ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ تر صحیح ہی اور تحقیق روایت کی ہی مغیرہ اور ابن ابی خالد وغیرہ نے شعبی سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی قیس سے اُسنے روایت کی ہزیل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلل کو اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو قیس کا نام عبد الرحمان ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث نبی صلعم سے کئی وجہ سے

[1] یعنی جبتک کہ دوسرا خاوند صحبت نہ کرے تب تک پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہونے کے واسطے فقط نکاح کا ہونا کافی نہین بلکہ ضرور ہی اُس سے صحبت کرنا اور صحبت مین فقط دخول شرط ہی انزال شرط نہین اور اسپر اجماع ہی مگر جو ابن مسیب سے منقول ہی کہ فقط نکاح کافی ہی [2] محلل وہ کہ جسنے نکاح کیا کسی عورت سے کہ اُسکو تین طلاق دی گئی تھین بقصد اسکے یا بشرط اسکے کہ طلاق دی اُسکو بعد صحبت کرنے کے تا حلال ہو جاوے تین طلاق دینے والے کو نکاح کرنا اُس سے اور محلل لہ پہلا خاوند ہی جسنے تین طلاقین دی تھین اور اسیطرح اگر کہے محلل کہ مین نکاح کرتا ہون اس شرط پر کہ حلال کرون تجھکو واسطے پہلے خاوند کے یا عورت کہے کہ نکاح کرتی ہون تجھسے اس شرط پر کہ حلال کرے تو مجھکو واسطے پہلے خاوند کے تو یہ حرام ہی اور نکاح اس صورت مین باطل ہی اور اگر نکاح صحیح ہوا تو صحبت کرنیکے کوئی معنے نہین

والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الله بن عمرو وغيرهم وهو قول الفقهاء من التابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وسمعت الجارود يذكر عن وكيع انه قال بهذا وقال ينبغي ان يرمى بهذا الباب من قول اصحاب الرای قال وكيع وقال سفيان اذا تزوج المرأة ليحللها ثم بدا له ان يمسكها فلا يحل له ان يمسكها حتى يتزوجها بنكاح جديد **باب** ماجاء في نكاح المتعة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي عن ابيهما عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء وعن لحوم الحمر الاهلية زمن خيبر وفي الباب عن سبرة الجهني وابي هريرة حديث علي حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وانما روي عن ابن عباس شيء من الرخصة في المتعة ثم رجع عن قوله حيث اخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم وامر اكثر اهل العلم على تحريم المتعة وهو قول الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** محمود بن غيلان نا سفيان بن عقبة اخو قبيصة بن عقبة نا سفيان الثوري عن موسى بن عبيدة عن محمد بن كعب عن ابن عباس قال انما كانت المتعة في اول الاسلام كان الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المرأة بقدر ما يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى اذا نزلت الاية الا على ازواجهم او ما ملكت ايمانهم قال ابن عباس فكل فرج سواهما فهو حرام **باب** ماجاء من النهي عن نكاح الشغار **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا بشر بن المفضل نا حميد وهو الطويل قال حدث الحسن عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور انہیں میں سے ہیں عمر بن خطابؓ اور عثمان بن عفانؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ وغیرہ انکے اور یہی ہے قول فقہا کا تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور سنا میں نے جارود سے ذکر کرتا تھا وکیع سے کہ اسکا بھی یہی قول ہے اور کہا نہیں لائق مذہب یہ کہ دیکھا جاوے اس باب میں طرف قول اہل رائےؒ کے وکیع نے کہا اور سفیان نے کہا کہ جب کوئی نکاح کرے کسی عورت سے اس شرط سے کہ حلال کرے اسکو یعنی پہلے خاوند کے لیے پھر ظاہر ہوا واسطے اسکے کہ روک رکھے اسکو یعنی یہ نیت کی کہ اسکو اپنے نکاح میں رکھے طلاق نہ دے تو نہیں حلال ہے اسکو روکنا اسکا یہانتک کہ عقد کرے اسکو ساتھ نکاح جدید کے **باب** نکاح متعہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمرؓ نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے زہری سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ اور حسن دونوں بیٹوں محمد سے انھوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے عورتوں کے سے اور کھانے گوشت گدہوں اہلیہ کے سے دن خیبر کے اور اس باب میں سبرہ جہنی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور سوا اسکے نہیں کہ ابن عباسؓ سے متعہ کی اجازت مروی ہے لیکن پھر رجوع کیا ابن عباسؓ نے اس قول اپنے سے جبکہ خبر دی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ متعہ حرام ہے اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ نکاح متعہ کا حرام ہے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عقبہ بھائی قبیصہ بن عقبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے موسی بن عبیدہ سے انہوں نے روایت کی محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نہ تھا نکاح متعہ مگر اول اسلام میں تھا مرد کہ آتا ایک شہر میں کہ نہوتی واسطے اسکے اس شہر میں آشنائی یعنی لوگوں سے کہ ٹھکانا دے اسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اس مدت کے کہ جانتا کہ ٹھیرونگا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اسباب اسکے کے اور پکاتی کھانا اسکا یہانتک کہ اتری یہ آیت مگر اوپر بیبیوں اپنی کے یا اوپر لونڈیوں اپنی کے ابن عباسؓ نے کہا کہ جو شرمگاہ ہے سوا ان دونوں کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سو ایس وہ حرام ہے **باب** نکاح شغار کے منع ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو حمید نے اور وہ طویل ہے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نہیں جائز ہے جلبؓ

اور اسکو محلل بطور تشبیہ کے کہا گیا ہے جیسے کہ زانیہ کی خرچی کو مہر کہا گیا ہے ۱۲ ف۵۱ یہ حنفیہ وغیرہ کا قول ہے اس باب میں صحیح نہیں ۱۲ ف۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ محلل کا پہلا نکاح درست نہیں ہے پس اس نکاح کے بعد طلاق دینے سے پہلے خاوند کے واسطے حلال نہیں ہوگی ۱۲ ف۵۳ نکاح متعہ کا باطل ہے قیامت تک نہیں ہے مفید حلت کو اور نہیں واقع ہوگی اسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہونگے ہیں آپس میں اور نکاح متعہ یہ ہے کہ کہے مرد اس عورت کو خالی ہو موانع سے کہ تمتع یعنی فائدہ اٹھاؤنگا ساتھ تیرے مدت دس روز تک مثلاً یا کہے چند روز تک یا کہے بہرہ مند کر مجھکو نفس اپنے سے چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کرے دنوں کا اتنے مال پر اور نہیں فرق ہے درمیان مدت طویلہ اور قصیرہ اور معلومہ اور مجہولہ کے اور نکاح موقت بھی باطل ہے اور تحقیق یہ ہے کہ حلال ہونا اور حرام ہونا نکاح متعہ کا دوبارہ واقع ہوا کہ پہلے حلال تھا پیش از خیبر پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا دن فتح مکہ کے بعد ازاں حرام ہوا ابد الآباد تک اور منسوخ ہونا اسکا بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور اسکے حرام ہونے پر سب علماء کا اجماع ہے اصحاب وغیرہ سے کسی کو اسمیں اختلاف نہیں مگر روافض کو اور ابن عباسؓ پہلے قائل تھے پھر رجوع کیا اس سے جیسا کہ ترمذی نے نقل کیا ۱۲ ح ف۵۴ یعنی جو کہ گھروں میں رہتے ہیں نہ جنگلی گورخر کہ وہ بالاتفاق حلال ہیں ۱۲ ف۵۵ جلب اسکو کہتے ہیں کہ عامل زکوۃ لینے والا دور اترے اور لوگوں کو چاہئے پاس بلا وے اور جنب یہ ہے کہ زکوۃ دینے والے دور جا اترین تا کہ زکوۃ لینے والے کو تکلیف ہو ۱۲

ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتہب نہبۃ فلیس منا ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن انس وابی ریحانۃ وابن عمر وجابر ومعاویۃ وابی ہریرۃ ووائل بن حجر **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند عامۃ اہل العلم لا یرون نکاح الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ الآخر ابنتہ ولختہ ولا صداق بینہما وقال بعض اہل العلم نکاح الشغار مفسوخ ولا یحل وان جعل لہما صداقا وہو قول الشافعی واحمد واسحاق وروی عن عطاء ابن ابی رباح قال یقران علی نکاحہما ویجعل لہما صداق المثل وہو قول اہل الکوفۃ

باب ماجاء لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا **حدثنا** نصر بن علی الجہضمی نا عبد الاعلی نا سعید بن ابی عروبۃ عن ابی حریز عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان تزوج المرأۃ علی عمتہا او علی خالتہا **حدثنا** نصر بن علی نا عبد الاعلی عن ہشام بن حسان عن ابن سیرین عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وفی الباب عن علی وابن عمر وعبد اللہ بن عمرو وابی سعید وابی امامۃ وجابر وعائشۃ وابی موسی وسمرۃ ابن جندب **حدثنا** الحسن بن علی نا یزید بن ہارون نا داود بن ابی ہند نا عامر عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان تنکح المرأۃ علی عمتہا والعمۃ علی بنت اخیہا والمرأۃ علی خالتہا والخالۃ علی بنت اختہا ولا تنکح الصغری علی الکبری ولا الکبری علی الصغری حدیث ابن عباس وابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند عامۃ اہل العلم لا نعلم بینہم اختلافا انہ لا یحل للرجل ان یجمع بین المرأۃ وعمتہا او خالتہا فان نکح امرأۃ علی عمتہا او خالتہا او العمۃ

اور جنب اور شغار اسلام میں اور جو شخص کہ کوئی چیز اچک کر لے بھاگے یعنے ظلم سے تو وہ ہمسے نہیں یعنے ہمارے طریقہ پر نہیں یہ حدیث حسن صحیح اور اس باب میں انس اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن موسے انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک عام اہل علم کے کہتے ہیں کہ نکاح شغار درست نہیں اور شغار یہ ہے کہ نکاح کر دے آدمی اپنی بیٹی کا یعنی کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دے اُس سے وہ دوسرا اپنی بیٹی کا یا بہن اپنی کا اور نہ ہو اُسمیں کچھ مہر اور بعضے کہتے ہیں کہ نکاح شغار باطل ہے درست نہیں اگرچہ اُن دونوں کے واسطے مہر مثل مقرر کیا جاوے اور عطاء سے مروی ہے کہ برقرار رکھے جائیں وہ دونوں نکاح اپنے پر اور کیا جاوے واسطے اُنکے مہر مثل اور یہی ہے قول کوفہ والوں کا **باب** نہ نکاح کی جاوے کوئی عورت پھوپھی اپنی پر اور نہ خالہ اپنی پر **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ابی حریز سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی خالہ پر **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلیٰ نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس باب میں علی اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسے اور سمرہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی ہند نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عامر نے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نکاح کی جاوے عورت اوپر پھوپھی اپنی کے یا پھوپھی اوپر بیٹی بھائی اپنے کے یا عورت اوپر خالہ اپنی کے یا خالہ اوپر بیٹی بہن اپنی کے اور نہ نکاح کی جاوے چھوٹی بڑی[3] پر اور نہ بڑی چھوٹی پر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک عام اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے کچھ اختلاف یہ کہ نہیں حلال ہے مرد کو یہ کہ جمع کرے درمیان عورت کے اور پھوپھی اسکی کے یا خالہ اُسکی کے پس اگر نکاح کرے کسی عورت سے اوپر پھوپھی اُسکی کے یا خالہ اُسکی کے یا نکاح کرے پھوپھی کو

[1] یہ نکاح ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اسلام میں اس سے ممانعت ہو گئی اور یہ نکاح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور مہر مثل دینا آتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ نکاح نہیں ہوتا ١٢ [2] مہر مثل اُسکو کہتے ہیں جو کہ عورت کی بہنوں اور پھوپھیوں اور ماسیوں وغیرہ کا مہر ہو ١٢ [3] چھوٹی سے مراد بھانجی اور بھتیجی ہے اور بڑی سے مراد پھوپھی اور خالہ ہے یعنے بھانجی اور بھتیجی کو پھوپھی اور خالہ پر نکاح کرنا منع ہے اور اسی طرح بھانجی اور بھتیجی کو پھوپھی اور خالہ پر ممانعت ہے ١٢

على بنت اخيها فنكاح الاخرى منهما مفسوخ وبه يقول عامة اهل العلم **قال** ابو عيسى ادرك الشعبى ابا هريرة وروى عنه وسالت محمدا عن هذا فقال صحيح **قال** ابو عيسى وروى الشعبى عن رجل عن ابى هريرة **باب** ما جاء فى الشرط عند عقدة النكاح **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا عبد الحميد بن جعفر عن يزيد بن ابى حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزنى ابى الخير عن عقبة بن عامر الجهنى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احق الشروط ان يوفى بها ما استحللتم به الفروج **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا يحيى بن سعيد عن عبد الحميد بن جعفر نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب قال اذا تزوج الرجل امراة وشرط لها ان لا يخرجها من مصرها فليس له ان يخرجها وهو قول بعض اهل العلم وبه يقول الشافعى واحمد واسحاق وروى عن على بن ابى طالب انه قال شرط الله قبل شرطها كانه راى للزوج ان يخرجها وان كانت اشترطت على زوجها ان لا يخرجها وذهب بعض اهل العلم الى هذا وهو قول سفيان الثورى وبعض اهل الكوفة **باب** ما جاء فى الرجل يسلم وعنده عشر نسوة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد بن ابى عروبة عن معمر عن الزهرى عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر ان غيلان ابن سلمة الثقفى اسلم وله عشر نسوة فى الجاهلية فاسلمن معه فامر النبى صلى الله عليه وسلم ان يتخير منهن اربعا هكذا رواه معمر عن الزهرى عن سالم عن ابيه وسمعت محمد بن اسماعيل يقول هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى شعيب ابن ابى حمزة وغيره عن الزهرى قال حدثت عن محمد بن سويد الثقفى ان غيلان بن سلمة اسلم وعنده عشر نسوة قال محمد وانما حديث الزهرى عن سالم عن ابيه ان رجلا من ثقيف طلق نساءه فقال له عمر

اوپر بھتیجی بھائی اسکے کے تو نکاح پچھلی کا انمین سے باطل ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہین عام اہل علم کہا ابو عیسٰی نے شعبی نے ابا ہریرہ رض کو پایا ہے اور اس سے روایت کی ہے اور مین نے بخاری کو اس سے پوچھا تو کہا اسنے کہ صحیح ہے کہا ابو عیسٰی نے کہ روایت کی شعبی نے ایک مرد سے اسنے ابی ہریرہ سے **باب** نکاح باندھنے کے وقت شرط کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسٰی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے اسنے روایت کی مرثد بن عبد اللہ یزنی ابی الخیر سے اسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم انکو وہ شرطیں[1] ہین کہ حلال کین تمنے ساتھ اسکے شرم گاہین **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسٰی محمد بن مثنی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحیٰی بن سعید نے عبد الحمید بن جعفر سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انہین مین سے ہین عمر فاروق رض کہا کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے اور شرط کرے واسطے اسکے یہ کہ نہ نکالے اسکو شہر اپنے سے تو نہین جائز ہے اسکو یہ کہ نکالے اسکو اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے قائل ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق اور حضرت علی بن ابی طالب رض سے روایت ہے کہا کہ شرط اللہ کی مقدم ہے شرط عورت کے سے گویا کہ وہ جائز رکھتے ہین یہ کہ نکالے اسکو خاوند اسکا اگرچہ شرط کی ہو اسنے خاوند اپنے سے یہ کہ نہ نکالے اسکو اور بعض اہل علم گئے ہین طرف اسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ **باب** اگر کوئی شخص مسلمان ہوا اور اسکے نکاح مین دس عورتین ہون تو انکو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اسنے روایت کی معمر سے اسنے زہری سے اسنے سالم بن عبد اللہ سے اسنے ابن عمر سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال مین کہ اسکے نکاح مین دس عورتین[2] تھین جاہلیت مین سو وہ عورتین بھی مسلمان ہوگئین ساتھ اسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرلے انہین سے چار عورتون کو یعنے اپنے نکاح مین رکھ (اور جدا کردے باقیون کو) اسی طرح روایت کیا اسکو معمر نے زہری سے اسنے سالم سے اسنے اپنے باپ سے اور سنا مین نے امام بخاری سے کہتا تھا کہ یہ حدیث محفوظ نہین اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعیب ابن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے اسنے کہا حدیث بیان کیا گیا مین محمد بن سوید ثقفی سے کہ تحقیق غیلان بن سلمہ مسلمان ہوا اور پاس اسکے دس عورتین تھین بخاری نے کہا اور سوا اسکے نہین کہ حدیث زہری کی سالم سے اسنے اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے ثقیف سے طلاق دی عورتون اپنی کو پس عمر فاروق رض نے کہا

[1] مراد شرط سے مہر ہین یا تمام حقوق عورتون کے یعنے کھانے پینے کے لیے خرچ دے اور رہنے کے لیے مکان دے اور اچھی طرح گذران کرے اور اگر اپنے شہر مین رہنے کی شرط کی ہو تو اسکا وفا کرنا لازم نہین جیسا کہ متن مین مذکور ہے ١٢ [2] اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافرون کا صحیح ہے جب مسلمان ہون تو تجدید نکاح کی کچھ حاجت نہین مگر جبکہ انکے نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ انکا جمع کرنا درست نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار عورتون سے ١٢ ح ع

لتراجعن نسائك او لارجمن قبرك كما رجم قبر ابی رغال والعمل علی حدیث غیلان بن سلمة عند اصحابنا منهم الشافعی واحمد واسحاق

باب ماجاء فی الرجل یسلم وعنده اختان **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن ابی وهب الجیشانی انه سمع ابن فیروز الدیلمی یحدث عن ابیه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی اسلمت وتحتی اختان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اختر ایتهما شئت هذا حدیث حسن غریب وابو وهب الجیشانی اسمه الدیلم ابن هوشع **باب** الرجل یشتری الجاریة وهی حامل **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی البصری نا عبد الله بن وهب نا یحیی بن ایوب عن ربیعة بن سلیم عن بسر بن عبید الله عن رویفع بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلا یسقی ماءه ولد غیره هذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن رویفع بن ثابت والعمل علی هذا عند اهل العلم لایرون للرجل اذا اشتری جاریة وهی حامل ان یطأها حتی تضع وفی الباب عن ابن عباس وابی الدرداء والعرباض بن ساریة وابی سعید **باب** ماجاء فی الرجل یسبی الامة ولها زوج هل یحل له وطیها **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس ولهن ازواج فی قومهن فذکروا ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم هذا حدیث حسن وهکذا رواه الثوری عن عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید وابو الخلیل اسمه صالح بن ابی مریم وروی همام هذا الحدیث عن قتادة عن صالح

کہ البتہ رجوع کر تو عورتوں اپنی سے اور یا سنگسار کرونگا مین قبر تیری کو جیسے کہ سنگسار کی گئی قبر ابی رغال کی اور عمل غیلان بن سلمہ کی حدیث پر ہی نزدیک اصحاب ہمارے کے اُنہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اگر کوئی شخص مسلمان ہوا اور اسکے نکاح میں دو بہنیں سگی ہوں تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے ابی وہب سے کہ اُسنے سُنا فیروز دیلمی سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح مین دو بہنیں ہین سگی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرلے اُن دونوں مین سے جسکو چاہے تو۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابو وہب جیشانی کا نام دیلم ابن ہوشع ہی۔ **باب** اگر کوئی شخص لونڈی خرید کرے اور وہ حاملہ ہو تو اُس سے صحبت کرے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے عمرو بن حفص نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ایوب نے ربیعہ بن سلیم سے اُسنے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اُسنے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے تو نہ پلاوے پانی اپنا اولاد غیر اپنے کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور بتحقیق روایت کی گئی رویفع بن ثابت سے اور عمل اسیپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب کوئی مرد لونڈی خرید کرے اُس حال مین کہ وہ حاملہ ہو تو نہ صحبت کرے اُس سے یہانتک کہ رکھے حمل اپنا۔ اور اس باب مین ابن عباس اور ابی درداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہی **باب** اگر کوئی شخص لونڈی کو بندی مین پکڑ کے لاوے اور واسطے اُسکے خاوند ہو یعنی دار الحرب مین تو اُس سے صحبت کرنی درست ہی یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بتی نے ابی خلیل سے اُسنے روایت کی ابی سعید خدری سے کہ پائی ہمنے بندی دن اوطاس[1] کے (کہ نام ہی ایک جگہہ کا نزدیک طائف کے) اور واسطے اُنکے خاوند تھے اپنی قوم مین سو ذکر کی لوگون نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اُتری یہ آیت اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوند والیان مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئی ہین ہاتھ تمھارے کی یعنے جو لونڈیان[2] کہ دار الحرب سے پکڑ لائے ہو لڑائی مین اور اُنکے خاوند دار الحرب مین موجود ہین تو یہ لونڈیان واسطے تمھارے حلال ہین جبکہ گذر جاوے عدت اُنکی یعنے ایک حیض یہ حدیث حسن ہی اور اسیطرح روایت کیا ہی اسکو ثوری نے عثمان بتی سے اُسنے ابی خلیل سے اُسنے ابی سعید سے اور ابو خلیل نام اُسکا صالح بن ابی مریم ہی۔ اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے اُسنے صالح سے

ف امام شافعی اور مالک اور احمد کا مذہب یہ ہی کہ اگر اسلام لاوے کوئی شخص اور اُسکے نکاح مین دو بہنیں ہون کہ وہ بھی اسلام لائی ہون تو جائز ہی اُسکو یہ کہ اختیار کرے اُن دونوں مین سے جسکو چاہے خواہ پہلے نکاح کو خواہ پچھلے کو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر دونون سے نکاح اکٹھا کیا تھا تو نہین جائز ہی اختیار کرنا ایک کو اور اگر آگے پیچھے کیا تھا تو پہلی نکاحی کو اختیار کرے نہ دوسری کو کہ وہ درست نہین ١٢ ع ح [1] یعنی کافرون کی عورتین بندیون مین پکڑے آئین لڑائی مین ١٢ [2] جو عورت کہ کسی کے نکاح مین ہو اُس سے اور کسی کو نکاح کرنا درست نہین مگر کافرون کی عورتین کہ بندیون مین پکڑ آئین اور خاوند اُنکے دار الحرب مین موجود ہون تو اُنکو اپنے تصرف مین لانا درست ہی جبکہ اُنکی عدت گذر جاوے یعنے ایک حیض یا بچہ یا ایک مہینا۔ اور ابن عباس کہتے ہین کہ لونڈی خاوند والی جب بیچی جاوے تو اُسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہی اور باقی سب علما کہتے ہین کہ اُسکا نکاح نہین ٹوٹتا ١٢ ع ح

ابی الخليل عن ابی علقمة الهاشمی عن ابی سعيد عن النبی صلی الله عليه وسلم حدثنا بذلك عبد بن حميد نا حبان بن هلال نا همام

باب ما جاء فی كراهية مهر البغی **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابی بكر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الانصاری قال نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغی وحلوان الكاهن وفی الباب عن رافع بن خديج وابی جحيفة وابی هريرة وابن عباس وحديث ابی مسعود حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان لا يخطب الرجل علی خطبة اخيه **حدثنا** احمد بن منيع وقتيبة قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة قال قتيبة يبلغ به وقال احمد قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يبيع الرجل علی بيع اخيه ولا يخطب علی خطبة اخيه وفی الباب عن سمرة وابن عمر **قال** ابو عيسی حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح قال مالك بن انس انما معنی كراهية ان يخطب الرجل علی خطبة اخيه اذا خطب الرجل المرأة ورضيت به فليس لاحد ان يخطب علی خطبته وقال الشافعی معنی هذا الحديث لا يخطب الرجل علی خطبة اخيه هذا عندنا اذا خطب الرجل المرأة فرضيت به وركنت اليه فليس لاحد ان يخطب علی خطبته فاما قبل ان يعلم رضاها او ركونها اليه فلا بأس ان يخطبها والحجة فی ذلك حديث فاطمة بنت قيس حيث جاءت النبی صلی الله عليه وسلم فذكرت له ان ابا جهم بن حذيفة ومعاوية بن ابی سفيان خطباها فقال اما ابو جهم فرجل لا يرفع عصاه عن النساء واما معاوية فصعلوك لا مال له ولكن انكحی اسامة فمعنی هذا الحديث عندنا والله اعلم ان فاطمة لم تخبره برضاها بواحد منهما فلو اخبرته لم يشر عليها بغير الذی ذكرت **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة قال اخبرنی ابو بكر بن ابی الجهم

ابی خلیل سے اُسنے ابی علقمہ ہاشمی سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہمسے ساتھ اسکے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے **باب** زنا کرنے والی عورت کی خرچی حرام ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی ابی بکر بن عبد الرحمان سے اُسنے ابی مسعود انصاری سے کہا کہ منع فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کے سے اور خرچی زنا کرنے والی عورت کے سے اور شیرینی کاہن کی سے[۱] اور اس باب مین رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور قتیبہ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے قتیبہ نے کہا یہ حدیث مرفوع ہے اور احمد نے مرفوع نہیں کہا بلکہ قال رسول اللہ کہا یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ بیع کرے کوئی مرد اوپر بیع بھائی اپنے کے اور نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے اور اس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ رضی کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا مالک بن انس رضی نے سوا اسکے نہیں معنے مکروہ ہونے پیغام نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے یہ ہے کہ جب پیغام بھیجے مرد نکاح کا کسی عورت کو اور وہ راضی ہو جاوے ساتھ اُسکے تو نہیں جائز ہے واسطے کسی کے یہ کہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام اُسکے بھائی کے اور شافعی رح نے کہا کہ معنے اس حدیث کا نزدیک ہمارے یہ ہے کہ جب پیغام بھیجے نکاح کا کوئی مرد کسی عورت کو اور راضی ہو جاوے وہ ساتھ اُسکے اور میل کرے طرف اُسکے تو نہیں جائز ہے کسی کو یہ کہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے اور لیکن پہلے اس سے کہ معلوم ہو رضامندی اُسکی اور میل کرنا اُسکا طرف اُسکے پس نہیں ہے کوئی ڈر یہ کہ پیغام بھیجے اسکو نکاح کا اور دلیل اسمین حدیث فاطمہ بنت قیس کی ہے جبکہ آئی وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ذکر کیا اُسنے کہ تحقیق ابا جہم اور معاویہ بن ابی سفیان نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھکو سو آپ نے فرمایا کہ ابو جہم تو ایسا مرد ہے کہ نہیں اُٹھاتا لاٹھی اپنی عورتوں سے اور لیکن معاویہ پس وہ محتاج ہے اُسکے پاس کچھ مال نہیں ولیکن نکاح کر تو اسامہ سے پس معنے حدیث کا نزدیک ہمارے اور خدا خوب جانتا ہے یہ ہین کہ فاطمہ نے نہ خبر دی آپ کو ساتھ راضی ہونے اپنے کے ساتھ ایک کے اُن دونوں مین سے پس اگر خبر دیتی وہ آپ کو تو نہ اشارہ کرتے آپ ساتھ غیر اُسکے کے کہ ذکر کیا اُسکو فاطمہ نے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابو بکر بن ابی جہم نے

---

[۱] کاہن اور نجومی کے پاس جانا بالاجماع حرام ہے اور کاہن اُسکو کہتے ہین جو آیندہ کی خبرین دے اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوے یہ سب حرام ہے اسکو حلوان کہتے ہین اور حلوان کے معنے شیرینی کے ہین ۱۲ منہ

قال دخلت انا وابو سلمة بن عبد الرحمن على فاطمة بنت قيس فحدثت ان زوجها طلقها ثلاثا ولم يجعل لها سكنى ولا نفقة قالت ووضع لي عشرة اقفزة عند ابن عم له خمسة شعير وخمسة بر قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قالت فقال صدق فامرني ان اعتد في بيت ام شريك ثم قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بيت ام شريك بيت يغشاه المهاجرون ولكن اعتدي في بيت ابن ام مكتوم فعسى ان تلقي ثيابك فلا يراك فاذا انقضت عدتك فجاء احد يخطبك فآذنيني فلما انقضت عدتي خطبني ابو جهم ومعاوية قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال اما معاوية فرجل لا مال له واما ابو جهم فرجل شديد على النساء قالت فخطبني اسامة بن زيد فتزوجني فبارك الله لي في اسامة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن ابي بكر بن ابي جهم نحو هذا الحديث وزاد فيه فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم انكحي اسامة حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن ابي بكر بن ابي الجهم بهذا **باب** ماجاء في العزل **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر قال قلنا يا رسول الله انا كنا نعزل فزعمت اليهود انه الموؤدة الصغرى فقال كذبت اليهود ان الله اذا اراد ان يخلقه لم يمنعه وفي الباب عن عمر والبراء وابي هريرة وابي سعيد **حدثنا** قتيبة وابن ابي عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال كنا نعزل والقرآن ينزل حديث جابر حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في العزل وقال مالك بن انس تستأمر الحرة في العزل ولا تستأمر الامة **باب** ماجاء في كراهية العزل **حدثنا** ابن ابي عمر وقتيبة قالا نا سفيان بن عيينة

کہا داخل ہوا میں اور ابو اسامہ فاطمہ بنت قیس پر سو حدیث بیان کی اسنے یہ کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاقیں دیں اور نہ کیا واسطے اسکے گھر اور نہ کچھ خرچ اور رکھیں اسنے واسطے میرے دس قفیز ان غلہ کی نزدیک چچیرے بھائی اپنے کے پانچ جو کی اور پانچ گیہون کی کہا سو آئی میں پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا میں نے اسکو واسطے آپکے آپنے فرمایا سچ کہا اسنے اور فرمایا مجھکو کہ عدت گذارون میں بیچ گھر ام شریک کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گھر ام شریک کا ایک گھر ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہیں اسکے گھر میں میرے یار مہاجرین لیکن عدت گذار تو بیچ گھر ابن ام مکتوم کے پس قریب ہے کہ رکھے تو کپڑے اپنے یعنی بدن سے اتار کر تو نہ دیکھیگا وہ تجھکو کہ وہ اندھا آدمی ہے سو جب تیری عدت گذر جاوے اور کوئی تجھکو نکاح کا پیغام بھیجاوے تو میرے پاس آ سو جب میری عدت گذر گئی تو نکاح کا پیغام بھیجا مجھے ابو جہم اور معاویہ نے کہا سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ذکر کیا میں نے اسکو واسطے آپکے سو فرمایا حضرت نے کہ ابو جہم تو مرد سخت ہے اوپر عورتوں کے اور معاویہ پس مفلس ہے نہیں ہے مال واسطے اسکے کہا اور نکاح کا پیغام بھیجا مجھکو اسامہ نے پس نکاح کیا اسنے مجھسے سو برکت دی اللہ نے واسطے میرے بیچ اسامہ کے یعنی مجھ میں اور اسامہ میں ایسی محبت ہوئی کہ لوگ مجھپر رشک لیجاتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے مثل اس حدیث کے اور زیادہ کیا ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کہ نکاح کر تو اسامہ سے حدیث کی ہمکو ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اسنے ابی بکر بن ابی جہم سے ساتھ اسکے **باب** عزل کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسنے روایت کی محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے اسنے جابر سے کہا کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم تھے عزل کیا کرتے سو یہود کہتے ہیں کہ یہ عزل کرنا چھوٹے زندہ بچے کا گاڑنا ہے سو حضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہا یہود نے تحقیق اللہ جب ارادہ کرتا ہے پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہیں باز رکھتی اسکو کوئی چیز اور اس باب میں عمر اور براء اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور ابن ابی عمر نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اسنے روایت کی عطا سے اسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم عزل کرتے اس حال میں کہ قرآن اترتا تھا یعنی حضرت کے زمانہ میں کہ وحی اترتی تھی تو ہم عزل کرتے تھے سو نہی نہ آئی) جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے اس سے کئی وجہ پر اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ عزل کرنا جائز ہے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ اگر آزاد عورت ہو تو اس سے اذن طلب کرے اور اگر لونڈی ہو تو اذن لینے کی کچھ حاجت نہیں بدون اذن کے بھی اس سے عزل کرنا جائز ہے **باب** عزل کے مکروہ ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور قتیبہ نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے

سلہ یعنے حاجت پردہ کی نہوگی کہ وہ اندھا ہے اور اسکے گھر میں کوئی آتا جاتا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ عدت میں زینت کے کپڑے رکھدے اور یہ سمجھے ہیں کہ عدت کے ایام میں باہر نکلنا درست نہیں کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی بعض نے ساتھ اس حدیث کے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کے اگرچہ نہ دیکھے اسکو اور یہ دلیل انکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے کہ جسپر جمہور ہیں کہ حرام ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا اور حرام ہے مرد کو دیکھنا عورت اجنبیہ کا جیسا کہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے دیکھنا عورت کا مرد اجنبی کو سوا زیر ناف سے زیر زانو تک اگر امن ہو شہوت سے ورنہ تمام بدن دیکھنا حرام ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو منگنی کے وقت اسکو بیان کردے تاکہ کسی کو ضرر نہ پہنچے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم

عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن قزعة عن ابی سعید قال ذکر العزل عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لم یفعل ذلك احدکم زاد ابن ابی عمر فی حدیثه ولم یقل لا یفعل ذاك احدكم قالا فی حدیثهما فانها لیست نفس مخلوقة الا الله خالقها وفی الباب عن جابر حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی سعید وقد کره العزل قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم **باب** ما جاء فی القسمة للبکر والثیب **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال لو شئت ان اقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکنه قال السنة اذا تزوج الرجل البکر علی امراته اقام عندها سبعا واذا تزوج الثیب علی امراته اقام عندها ثلاثا وفی الباب عن ام سلمة حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد رفعه محمد بن اسحاق عن ایوب عن ابی قلابة عن انس ولم یرفعه بعضهم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا تزوج الرجل امراة بکرا علی امراته اقام عندها سبعا ثم قسم بینهما بعد بالعدل واذا تزوج الثیب علی امراته اقام عندها ثلاثا **باب** ما جاء فی التسویة بین الضرائر **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری نا حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن عبد الله بن یزید عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم بین نسائه فیعدل ویقول اللهم هذه قسمتی فیما املك فلا تلمنی فیما تملك ولا املك حدیث عائشة هکذا رواه غیر واحد عن حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن عبد الله بن یزید عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم ورواه حماد بن زید وغیر واحد عن ایوب عن ابی قلابة مرسلا ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم وهذا اصح من حدیث حماد بن سلمة ومعنی قوله لا تلمنی فیما تملك ولا املك انما

ابن ابی نجیح سے اسنے روایت کی مجاہد سے اسنے قزعہ سے اسنے ابی سعید سے کہا کہ ذکر کیا گیا عزل نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا آپ نے کو کسو لسطے کرتا ہی اسکو ایک تمھارا اور ابن ابی عمر کی حدیث مین اتنا زیادہ ہی کہ آپ نے یہ نہ فرمایا کہ نہ کرے اسکو کوئی تمھارا کہا دونون نے اپنی حدیث مین کہا کہ بس تحقیق قصہ یہ ہی کہ نہین کوئی جان پیدا کی گئی مگر اللہ پیدا کرنے والا ہی اسکو اور اس باب مین جابر سے بھی روایت ہی اور ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابو سعید سے کئی طرح پر مروی ہی اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہ سے کہتی ہی کہ عزل کرنا مکروہ ہی **باب** کنواری اور بیوہ عورت کے لیے باری مقرر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے خالد خذاء سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہ کہا اگر چاہون مین تو کہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی یعنے یہ حدیث مرفوع ہی ولیکن اُسنے کہا کہ سنت یہ ہی کہ جب نکاح کرے کوئی مرد کنواری عورت سے شوہر دیدہ پر تو رہے پاس کنواری کے سات رات اور جبکہ نکاح کرے بیوہ عورت اوپر عورت اپنی کے تو رہے پاس اُسکے تین رات اور اس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق مرفوع کیا ہی اسکو محمد بن اسحاق نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس رض سے اور نہین مرفوع کیا اُسکو بعض نے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ جب نکاح کرے کوئی مرد کسی عورت کواری سے اوپر عورت اپنی کے تو ٹھیرے پاس اُسکے سات رات پھر باری مقرر کرے درمیان اُن دونون کے پیچھے اُسکے ساتھ عدل کے اور جب نکاح کرے بیوہ عورت سے تو ٹھیرے پاس اُسکے تین رات **باب** سوتون کے درمیان برابری کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن سری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عائشہ رض سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے درمیان بیویون اپنی کے یعنی باری مقرر کرتے از راہ تفضل کے اور عدل کرتے یعنے برابری کرتے درمیان اُنکے راتکے رہنے مین اور کہتے الٰہی یہ ہی تقسیم کرنا میرا اُس چیز مین کہ مالک ہون مین پس نہ ملامت کر مجھکو اُس چیز مین کہ مالک ہی تو اسکا اور نہین مالک مین۔ عائشہ رض کی حدیث کو اسی طرح بہت لوگون نے روایت کیا ہی حماد بن سلمہ سے اُسنے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے اور روایت کیا اسکو حماد وغیرہ نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے مرسل کہ تھے نبی صلعم تقسیم کرتے اور یہ زیادہ صحیح ہی حماد کی حدیث سے اور معنی اس قول کا کہ نہ ملامت کر مجھکو اُس چیز سے کہ تو مالک ہی اور مین مالک نہین سوا اسکے نہین

سلہ اپنی بیویون کے لیے نوبت مقرر کرنی یعنے اُنکے پاس باری باری جانا واجب ہی اور ایک کی باری مین دوسرے کے گھر مین رات کو رہنا درست نہین اور دو کو ایک رات مین جمع کرنا بھی جائز ہی مگر اُنکی اذن سے اور اسیطرح واجب ہی برابری کرنی کھلانے اور پہناتے مین اور صحبت مین نہ جماع مین اور سفر مین جسکو چاہے ساتھ لیجاوے مگر اولیٰ یہ ہی کہ قرعہ ڈالے اور حنفیہ کے نزدیک ایک بار جماع کرنے سے عورت کا حق ساقط ہو جاتا ہی اور عورت کی طاقت سے زیادہ جماع کرنا جائز نہین ۱۲ ہدایہ وغیرہ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے پاس پہلے کوئی عورت ہو اور پھر نکاح کرے کسی اور عورت سے تو اگر وہ عورت باکرہ ہی تو اُسکے پاس سات رات ٹھیرے پھر باری مقرر کرے اور اگر وہ عورت بیوہ ہی تو اُسکے پاس تین رات ٹھیرے پھر بعد ازان باری مقرر کرے اور یہی ہی قول امام شافعی رح کا اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک کواری اور بیوہ اور نئی اور پرانی باری مین سب برابر ہین کسی کے واسطے کوئی خصوصیت نہین مگر یہ قول اُنکا اس حدیث کے صریح مخالف ہی ۱۲ م

يعني به الحب والمودة كذا فسره بعض أهل العلم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا همام عن قتادة عن النضر بن أنس
عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة
وشقه ساقط وإنما أسند هذا الحديث همام بن يحيى عن قتادة ورواه هشام الدستوائي عن قتادة قال كان يقال ولا نعرف هذا
الحديث مرفوعا إلا من حديث همام **باب** ما جاء في الزوجين المشركين يسلم أحدهما **حدثنا** أحمد بن منيع وهناد قالا نا
أبو معاوية عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رد ابنته زينب على أبي العاص
بن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد هذا حديث في إسناده مقال والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم أن المرأة إذا أسلمت
قبل زوجها ثم أسلم زوجها وهي في العدة أن زوجها أحق بها ما كانت في العدة وهو قول مالك بن أنس والأوزاعي والشافعي وأحمد
وإسحاق **حدثنا** هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن إسحاق قال ثني داود بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس قال رد النبي
صلى الله عليه وسلم ابنته زينب على أبي العاص بن الربيع بعد ست سنين بالنكاح الأول ولم يحدث نكاحا هذا حديث ليس
بإسناده بأس ولكن لا نعرف وجه الحديث ولعله قد جاء هذا من قبل داود بن الحصين من قبل حفظه **حدثنا** يوسف
بن عيسى نا وكيع نا إسرائيل عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا جاء مسلما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم جاءت امرأته مسلمة فقال يا رسول الله إنها كانت أسلمت معي فردها عليه هذا حديث صحيح سمعت عبد بن حميد يقول
سمعت يزيد بن هارون يذكر عن محمد بن إسحاق هذا الحديث وحديث الحجاج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى
الله عليه وسلم رد ابنته على أبي العاص بن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد فقال يزيد بن هارون حديث ابن عباس أجود إسنادا والعمل على حديث

کہ مراد اس سے محبت اور مودت ہے کہ وہ اختیاری امر نہیں اسی طرح تفسیر کیا اسکو بعض اہل علم نے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا خبر
دی ہمکو عبدالرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے قتادہ سے اُنہوں نے نضر بن انس سے اُنہوں نے بشیر بن نہیک سے اُنہوں نے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جبکہ ہوں پاس کسی شخص کے دو بیبیاں یعنی مثلاً پھر نہ انصاف کرے درمیان اُنکے تو آویگا دن قیامت کے اس حال میں کہ آدھا دھڑ اُسکا گرا ہوا ہوگا اور
سوا اسکے نہیں کہ مسند کیا ہے اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے اور روایت کیا ہے اسکو ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہا کہ تھا کہا جاتا اور نہیں پہچانی جاتی یہ حدیث
مرفوع مگر حدیث ہمام سے **باب** اگر مرد اور عورت دونوں کافر ہوں اور دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور
ہناد نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے حجاج سے اُنہوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا
بیٹی اپنی زینب کو اوپر ابی العاص کے ساتھ مہر جدید اور نکاح جدید کے یہ حدیث ہے اسکی اسناد میں کلام ہے اور عمل اوپر اس حدیث کے ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب مسلمان
ہووے عورت پہلے خاوند اپنے سے پھر مسلمان ہووے خاوند اسکا اور وہ عورت عدت میں ہو تو خاوند اسکا لائق ہے ساتھ اُسکے جبتک کہ ہو اُسکی عدت میں اور
یہی ہے قول مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمکو ہناد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُنہوں نے کہا حدیث
کی ہمکو داؤد بن حصین نے عکرمہ سے اُنہوں نے روایت کی ابن عباس رض سے کہ پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی اپنی زینب کو ابی العاص بن ربیع پر بعد چھ برس کے ساتھ
نکاح پہلے کے اور نہ باندھا نکاح نیا اس حدیث کی اسناد کے ساتھ کچھ ڈر نہیں ولیکن نہیں پہچانتے ہم وجہ اس حدیث کی اور شاید کہ یہ داؤد بن حصین کی طرف سے آئی ہو اسکے
حافظہ کی وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے
کہ تحقیق ایک مرد آیا مسلمان ہو کر بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آئی عورت اُسکی مسلمان ہو کر سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق میری عورت
میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی سو پھیر دیا حضرت نے اُسکو اُسکے خاوند پر یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتا تھا سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ ذکر کرتا تھا
محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور حدیث حجاج کی عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا بیٹی اپنی کو اوپر ابی العاص
کے ساتھ مہر جدید اور نکاح جدید کے پس یزید بن ہارون نے کہا کہ ابن عباس کی حدیث کی اسناد بہت کھری ہے اور عمل اوپر حدیث

ف۱ یعنی باری مقرر کرنی اور نفقہ مقرر کرنے کا میں مالک ہوں اسمیں برابری کرتا ہوں اور دل کی صحبت کا میں مالک نہیں اسمیں برابری نہیں کر سکتا اس سے معلوم ہوا کہ برابری نفقہ اور رات رہنے میں ہے محبت میں نہیں ۱۲ ف۲ یہ سزا دو عورتوں کی بے انصافی پر موقوف نہیں بلکہ اگر تین یا چار ہونگی تو انکا بھی یہی حکم ہے ۱۲ ف۳ جب اسلام لاتے خاوند اور بیوی پہلے گذرنے عدت کے تو ثابت رہتا ہے نکاح اُنکا برابر ہے کہ ایک دین پر ہوں یا نہوں اور برابر ہے کہ دونوں دار الاسلام میں ہوں یا دار الحرب میں ہوں یا جدا ہوں اور یہی ہے مذہب شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں زائل ہوتی فرقت درمیان میں اُنکے مگر ایک چیز سے تین چیزوں سے یا تو عورت کا گذر جانا یا ایک کا دوسری پر اسلام عرض کرنا اور اسکا نہ قبول کرنا یا ایک کا ایک دار سے دوسرے دار کی طرف انتقال کرنا برابر ہو کہ اسلام لانا بعد صحبت ہو یا پہلے

وبن ... في الرجل يتزوج المرأة فيموت عنها قبل ان يفرض لها حدثنا

نا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام معقل بن سنان الاشجعي فقال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا مثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود وفي الباب عن الجراح حدثنا الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون وعبد الرزاق كلاهما عن سفيان عن منصور نحوه حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول الثوري واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي بن ابي طالب وزيد بن ثابت وابن عباس وابن عمر اذا تزوج الرجل امرأة ولم يدخل بها ولم يفرض لها صداقا حتى مات قالوا لها الميراث ولا صداق لها وعليها العدة وهو قول الشافعي وقال لو ثبت حديث بروع بنت واشق لكانت الحجة فيما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن الشافعي انه رجع بمصر عن هذا القول وقال بحديث بروع بنت واشق **ابواب الرضاع باب** ماجاء يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب حدثنا احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم نا علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حرم من الرضاع ما حرم من النسب وفي الباب عن عائشة وابن عباس وام حبيبة هذا حديث صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا مالك بن انس ح ونا اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن دينار عن سليمان بن يسار

عمرو بن شعیب کے ہی باب اگر کوئی مرد نکاح کرے کسی عورت سے پھر مرجاوے پہلے مہر مقرر کرنے کے تو اسکا کیا حکم ہے حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے ابن مسعود رضہ سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد سے کہ نکاح کیا اُسنے ایک عورت سے اور نہ مقرر کیا واسطے اُسکے مہر اور نہ صحبت کی اُس سے یہانتک کہ مرگیا وہ سو ابن مسعود نے کہا کہ واسطے اُس عورت کے مہر ہے مانند مہر عورتوں قوم اپنی کے یعنی مہر مثل دینا آئیگا نہ کم نہ زیادہ اور اُسپر عدت ہے اور واسطے اُسکے میراث ہے سو معقل بن سنان کھڑے ہوئے اور کہا کہ فیصلہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے جو ایک عورت ہے ہم میں سے مثل اُسکے جو فیصلہ کیا تونے سو ابن مسعود رضہ اُس سے بہت خوش ہوئے حدیث بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون اور عبد الرزاق نے اُن دونوں نے روایت کی سفیان سے اُسنے منصور سے مثل اُسکے اور حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کہتے ہیں انہیں میں سے ہیں علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے اور نہ صحبت کرے اُس سے اور نہ مقرر کیا ہو واسطے اُسکے مہر یہانتک کہ مرگیا کہتے ہیں کہ واسطے اُسکے میراث ہے یعنی اُسکو میراث خاوند کی پہنچیگی اور نہیں ہے واسطے اُسکے مہر اور اُسپر عدت ہے یعنی وفات کی کہ چار مہینے اور دس دن ہیں اور یہی ہے قول امام شافعی کا اور کہا کہ اگر ثابت ہو جاوے حدیث بروع بیٹی واشق کی تو ہوگی دلیل بیچ اُسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور امام شافعی سے مروی ہے کہ اُسنے مصر میں اس قول سے رجوع کیا اور قائل ہوا ساتھ حدیث بروع بیٹی واشق کے **ابواب الرضاع** رضاعت کے بابوں کا بیان یعنی دودھ چوسنے کا بیان باب حرام ہوتی ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اُسنے روایت کی علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے حرام کی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام کی ہے نسب سے[1] اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ح اور خبر دی ہمکو اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے

[1] یعنی اگر کوئی لڑکی یا لڑکا کسی عورت اجنبیہ کا دودھ پیوے دو برس کی عمر سے کم میں تو جو عورتیں کہ نسب کے علاقہ سے حرام ہوتی ہیں دودھ پینے سے بھی حرام ہوتی ہیں اور نسب کے سبب سات عورتیں حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پھوپھی اور خالا اور بھتیجی اور بھانجی پس یہ عورتیں دودھ سے بھی حرام ہوتی ہیں پس حرام ہے دودھ پینے والے پر ماں باپ رضاعی اُسکے یعنی دودھ پلانے والی اور اسکا خاوند کہ دودھ اُسکے سبب صحبت کرنے اسکے کے اترا ہو اور حرام ہیں اُسپر بھائی اور بہن رضاعی اُسکی یعنی جو اُس دودھ پلانے والی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو یا اُسکے خاوند کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو پس یہ سب بھائی اور بہن ہیں دودھ پینے والے کے اور اولاد انکی بھتیجے اور بھانجے اُسکے ہونگے اور بھائی رضاعی باپ کا چچا اُسکا ہوگا اور بہن باپ کی پھوپھی اُسکی ہوگی اور بھائی ماں رضاعی کا ماموں اُسکا ہوگا اور بہن ماں رضاعی کی خالہ اُسکی ہوگی اور اسیطرح

عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله حرم من الرضاعة ما حرم من الولادة هذا حدیث حسن صحیح وحدیث علی حدیث صحیح والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لا نعلم بینهم فی ذلك اختلافا **باب** ما جاء فی لبن الفحل **حدثنا** الحسن بن علی نا ابن نمیر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت جاء عمی من الرضاعة یستاذن علیّ فابیت ان آذن له حتی استامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلیلج علیك فانه عمك قالت انما ارضعتنی المراة ولم یرضعنی الرجل قال فانه عمك فلیلج علیك هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم کرهوا لبن الفحل والاصل فی هذا حدیث عائشة وقد رخص بعض اهل العلم فی لبن الفحل والقول الاول اصح **حدثنا** قتیبة نا مالك بن انس ح وثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن عمرو بن الشرید عن ابن عباس انه سئل عن رجل له جاریتان ارضعت احدهما جاریة والاخری غلاما ایحل للغلام ان یتزوج الجاریة فقال لا اللقاح واحد وهذا تفسیر لبن الفحل وهذا الاصل فی هذا الباب وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء لا تحرم المصة ولا المصتان **حدثنا** محمد بن علی الصنعانی نا المعتمر بن سلیمان قال سمعت ایوب یحدث عن عبد الله بن ابی ملیکة عن عبد الله بن الزبیر عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان وفی الباب عن ام الفضل وابی هریرة والزبیر وابن الزبیر عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تحرم المصة لا المصتان وروی محمد بن دینار عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن الزبیر عن الزبیر عن النبی صلی الله علیه وسلم وزاد فیه محمد بن دینار عن الزبیر عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو غیر محفوظ

اسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حرام کی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام کی ہے نسب سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی کی حدیث بھی صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہیں جانتے ہم درمیان انکے اختلاف کچھ **باب** مرد کے دودھ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ آیا چچا میرا دودھ کے ناتے کا اس حال میں کہ اجازت چاہی اُسنے میرے پاس آنیکی پس انکار کیا میں نے اذن دینے سے یہانتک کہ پوچھوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اُسکا میرے پاس درست ہے یا نہیں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہیے کہ داخل ہو تجھپر یعنی آوے تیرے پاس کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے کہا اُسنے سوا اسکے نہیں کہ دودھ پلایا مجھکو عورت نے اور نہیں دودھ پلایا مجھکو مرد نے فرمایا کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے چاہیے کہ آوے تیرے پاس۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ دودھ مرد کا مکروہ ہے یعنی دودھ پلانے والی عورت کے خاوند سے ملنا مکروہ ہے اور اصل اس باب میں عائشہ کی حدیث ہے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دودھ کے ناتے والی کو مرد سے ملنا درست ہے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ح اور خبر دی ہمکو انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی عمرو بن شرید سے اُسنے ابن عباس رضہ سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد کے سے کہ واسطے اُسکے دو عورتیں ہیں کہ دودھ پلایا اُن دونوں میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو کیا حلال ہے واسطے اُس لڑکے کے کہ نکاح کرے اُس لڑکی سے سو اُسنے کہا کہ نہیں جائز ہے کہ منی ایک ہے اور یہ ہے تفسیر لبن الفحل کی اور یہ حدیث اصل ہے اس باب میں اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار دودھ پینا اور دو بار دودھ پینا یعنی ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن علی صنعانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سنا میں نے ایوب سے حدیث بیان کرتا تھا عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک بار دودھ چوسنا اور دو بار دودھ چوسنا اور اس باب میں ام الفضل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور زبیر اور ابن زبیر نے عائشہ سے روایت کی ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حرام کرتا ایک بار کا دودھ چوسنا اور دو بار کا دودھ چوسنا اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے اُسنے نبی صلعم سے اور زیادہ کیا اس میں محمد بن دینار نے واسطہ زبیر کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ محفوظ نہیں

---

[1] ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین بار دودھ چوسنا حرام کرتا ہے اور یہی ہے مذہب بعض علما کا اور بعضے کہتے ہیں کہ پانچ بار چوسنا حرام کرتا ہے یہ قول حضرت عائشہ کا ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ مطلق دودھ چوسنا حرام کرتا ہے یہ قول مالک اور اوزاعی اور امام ابو حنیفہ وغیرہ رحمہم اللہ تعالی کا ہے ۱۲

والصحیح عند اهل الحدیث حدیث ابن ابی ملیکه عن عبد الله بن الزبیر عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث عائشة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالت عائشة انزل فی القرآن عشر رضعات معلومات فنسخ من ذلک خمس وصار الی خمس رضعات معلومات فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم والامر علی ذلک حدثنا بذلک اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن عبد الله بن ابی بکر عن عمرة عن عائشة بهذا وبهذا کانت عائشة تفتی وبعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم وهو قول الشافعی واسحاق وقال احمد بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم لا تحرم المصة ولا المصتان وقال ان ذهب ذاهب الی قول عائشة فی خمس رضعات فهو مذهب قوی وجبن عنه ان یقول فیه شیئا وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یحرم قلیل الرضاع وکثیره اذا وصل الی الجوف وهو قول سفیان الثوری ومالک بن انس والاوزاعی وعبد الله بن المبارک ووکیع واهل الکوفة **باب** ماجاء فی شهادة المرأة الواحدة فی الرضاع **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب عن عبد الله بن ابی ملیکه قال ثنی عبید بن ابی مریم عن عقبة بن الحارث قال وسمعته من عقبة ولکنی لحدیث عبید احفظ قال تزوجت امرأة فجاءتنا امرأة سوداء فقالت انی قد ارضعتکما فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت تزوجت فلانة بنت فلان فجاءتنا امرأة سوداء فقالت انی قد ارضعتکما وهی کاذبة قال فاعرض عنی قال فاتیته من قبل وجهه فقلت انها کاذبة قال وکیف بها وقد زعمت انها قد ارضعتکما دعها عنک حدیث عقبة بن الحارث حدیث حسن صحیح وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن ابن ابی ملیکة

اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے جو عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عائشہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہا عائشہ نے کہ اُتارا گیا قرآن میں دس بار دودھ پینا کہ یقیناً معلوم ہو وجود اُسکا سو منسوخ کیا گیا اُس سے پانچ بار دودھ پینا اور پھر امر طرف پانچ بار دودھ پینے کے کہ یقیناً معلوم ہو وجود اُسکا سو وفات کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی پر تھا **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے اسحق بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی عمرہ سے اُسنے عائشہ سے ساتھ اسکے اور ساتھ اسی کے تھیں عائشہ رضہ فتوی دیتیں اور بعض بیبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی ہے قول شافعی اور اسحاق کا اور قائل ہے احمد ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں حرام کرتا ایک بار دودھ چوسنا اور نہ دو بار دودھ چوسنا اور کہا احمد نے اگر جاوے کوئی جانے والا طرف قول عائشہ کے بیچ پانچ بار دودھ پینے کے تو وہ مذہب قوی ہے اور نامردی ہے یہ کہ کہے بیچ اُسکے کوئی چیز یعنے اُسمیں حجت کرنی درست نہیں اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ مطلق دودھ چوسنا حرام کرتا ہے یعنے نکاح کو خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت ہو جبکہ پہنچے طرف پیٹ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ ابن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا **باب** دودھ چوسنے میں ایک عورت کے گواہی دینے کا بیان یعنی ایک عورت کی گواہی مقبول ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے اور کہا کہ سنا میں نے اُسکو عقبہ سے ولیکن میں عبید کی حدیث خوب یاد رکھتا ہوں کہا کہ نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی ہمارے پاس ایک عورت کالی اور کہا اُسنے کہ تحقیق دودھ پلایا ہے میں نے تم دونوں کو سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو میں نے عرض کی کہ نکاح کیا تھا میں نے فلانی عورت فلانے کی بیٹی سے سو آئی ہمارے پاس ایک عورت کالی اور کہا اُسنے کہ تحقیق دودھ پلایا ہے میں نے تم دونوں کو اور وہ جھوٹ کہتی ہے کہا کہ پس منہ پھیرا حضرت نے مجھسے سو آیا میں طرف منہ آپکے سے سو میں نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتی ہے سو فرمایا حضرت نے کہ کسطرح نکاح میں رکھیگا تو اُسکو اسحال میں کہ تحقیق کہتی ہے وہ کہ دودھ پلایا اُسنے تم دونوں کو پس چھوڑ دے اُسکو آپ سے حدیث عقبہ بن حارث کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے

۱۵ پہلے حکم یہی تھا کہ دس بار دودھ چوسنا حرام کرتا ہے اس سے کم نہیں پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پھر رہا قرآن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قراءت میں اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حکم اُسکا باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اُسکا حکم بھی منسوخ ہے ۱۲ مولانا اسحاق ۱۵۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کے مقدمہ میں قبول ہے اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء رحمہم اللہ کے نزدیک ثبوت دودھ پلانے کا دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل سے ہوتا ہے ۱۲ ع

عن عُقبة بن الحارث ولم يذكر وافيه عن عُبيد بن ابي مريم ولم يذكر وافيه دعها عنك والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اجازوا شهادة المرأة الواحدة في الرضاع وقال ابن عباس تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع وتؤخذ يمينها وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع حتى يكون اكثر وهو قول الشافعي وعبد الله بن ابي مليكة هو عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة ويكنى ابا محمد وكان عبد الله بن الزبير قد استقضاه على الطائف وقال ابن جريج عن ابن ابي مليكة ادركت ثلثين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم سمعت الجارود بن معاذ يقول سمعت وكيعا يقول لا تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع في الحكم ويفارقها في الورع **باب** ما جاء ان الرضاعة لا تحرم الا في الصغر دون الحولين **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء في الثدي وكان قبل الفطام هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الرضاعة لا تحرم الا ما كان دون الحولين وما كان بعد الحولين الكاملين فانه لا يحرم شيئا وفاطمة بنت المنذر بن الزبير بن العوام وهي امرأة هشام بن عروة **باب** ما يذهب مذمة الرضاع **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسماعيل عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن حجاج الاسلمي عن ابيه انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يذهب عني مذمة الرضاع فقال غرة عبد او امة هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه يحيى بن سعيد القطان وحاتم بن اسماعيل وغير واحد عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن حجاج عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن ابي حجاج عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابن عيينة غير محفوظ والصحيح ما روى هؤلاء عن هشام بن عروة عن ابيه وهشام بن عروة يكنى ابا المنذر وقد ادرك جابر بن عبد الله وقال معنى قوله ما يذهب عني مذمة الرضاع يقول انما يعني

اُسنے عقبہ بن حارث سے اُسنے اور نہیں ذکر کیا اسمین واسطہ عبید ابن ابی مریم کا۔ اور نہیں ذکر کیا اسمین کہ چھوڑ دو اسکو اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ ایک عورت کی گواہی دودھ پلانے کے ثبوت مین کافی ہے۔ اور ابن عباس نے کہا کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی جائز ہے اور لی جاوے قسم اُسکی اور ساتھ اسی کے قائل ہین احمد اور اسحاق۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی جائز نہین اور اس سے دودھ پلانے کا ثبوت نہین ہوسکتا یہان تک کہ بہت ہون اور یہی ہے قول شافعی کا۔ اور عبد اللہ بن ابی ملیکہ وہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے اور کنیت اُسکی ابو محمد ہے۔ اور عبد اللہ بن زبیر نے اُسکو طائف پر قاضی کیا تھا۔ اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ پایا مین نے تیس آدمیون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے سُنا مین نے جارود بن معاذ سے کہتا تھا سُنا مین نے وکیع سے کہتا تھا کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی قبول نہین حکم مین اور جدا کرے اُسکو از روے احتیاط کے **باب** دودھ پینا نہین حرام کرتا مگر چھوٹی عمر مین کم دو برس سے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی فاطمہ بنت منذر سے اُسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی قسم مگر وہ قسم کہ کھولے انتڑیون کو بیچ پینے چھاتی کے اور ہووے پہلے وقت دودھ چھڑانے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ دودھ پینا نہین حرام کرتا مگر وہ کہ ہووے اندر دو برس کے اور وہ دودھ پینا کہ ہووے بعد دو برس کامل کے تو نہین حرام کرتا کسی چیز کو اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام وہ عورت ہشام بن عروہ کی ہے **باب** کیا چیز ہے کہ دودھ پینے کا حق دور کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے حجاج بن حجاج اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق سوال کیا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو کہا کہ یا حضرت کیا چیز دور کرتی ہے مجھسے حق دودھ کو فرمایا بردہ دینا غلام ہو یا لونڈی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسیطرح روایت کیا اسکو یحیی بن سعید القطان اور حاتم بن اسمعیل وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حجاج ابن حجاج سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت صلعم سے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حجاج بن ابی حجاج سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور سفیان بن عیینہ کی حدیث محفوظ نہین اور صحیح وہ ہے جو روایت کی ان لوگون نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے تحقیق پایا اُسنے جابر بن عبد اللہ کو اور کہا کہ معنی اس حدیث کے سوا اسکے نہین ہے کہ مراد اس سے حق دودھ پلانے کا ہے یعنی

ذمام الرضاعة وحقها يقول اذا استطعت للمرضعة عبدا او امة فقد قضيت ذمامها ويروى عن ابى الطفيل قال كنت جالسا مع النبى صلى الله عليه وسلم اذ اقبلت امراة فبسط النبى صلى الله عليه وسلم رداءه فقعدت عليه فلما ذهبت قيل هذه كانت ارضعت النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فى الامة تعتق ولها زوج **حدثنا** على بن حجر نا جرير بن عبد الحميد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا فخيرها النبى صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان زوج بريرة حرا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث عائشة حديث حسن صحيح هكذا روى هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا وروى عكرمة عن ابن عباس قال رايت زوج بريرة وكان عبدا يقال له مغيث وهكذا روى عن ابن عمر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقالوا اذا كانت الامة تحت الحر فاعتقت فلا خيار لها وانما يكون لها الخيار اذا اعتقت وكانت تحت عبد وهو قول الشافعى واحمد واسحاق وروى غير واحد عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان زوج بريرة حرا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى ابو عوانة هذا الحديث عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة فى قصة بريرة قال الاسود وكان زوجها حرا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من التابعين ومن بعدهم وهو قول سفيان الثورى واهل الكوفة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن ايوب وقتادة عن عكرمة عن ابن عباس ان زوج بريرة كان عبدا اسود لبنى المغيرة يوم اعتقت بريرة والله لكانى به فى طرق المدينة ونواحيها وان دموعه لتسيل على لحيته يترضاها لتختاره فلم تفعل هذا حديث حسن صحيح وسعيد بن ابى عروبة هو سعيد بن مهران ويكنى ابا النضر

یعنی آپ نے فرمایا کہ جب دیا تو نے دودھ پلانے والی کو غلام یا لونڈی تو ادا کیا تو نے حق اُسکا۔ اور ابی طفیل سے مروی ہے کہا کہ تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہاں آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہ جنہنے آپ کو دودھ پلایا تھا سو بچھا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی انکی تعظیم اور خوش کرنے کو سو بیٹھ گئی وہ چادر پر سو جب چلی گئی وہ کسی جگہ یعنی اور لوگوں نے تعجب کیا اس معاملہ سے کہا گیا کہ اس عورت نے دودھ پلایا تھا نبی صلعم کو **باب** اگر کوئی لونڈی آزاد کی جاوے اور واسطے اُسکے خاوند ہو تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی ابن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جریر بن عبد الحمید نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام سو اختیار دیا اُسکو نبی صلعم نے اُس سے نکاح رکھنے کا سو اختیار کیا اُسنے نفس اپنے کو اور اگر ہوتا خاوند اُسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے نبی صلعم اسکو **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اسنے اسود سے اسنے عائشہ رضہ سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا آزاد سو اختیار دیا اسکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عائشہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کہا ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام۔ اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہا کہ دیکھا میں نے خاوند بریرہ کو اور تھا وہ غلام کہا جاتا تھا اسکو مغیث اور اسیطرح روایت کی گئی ہے ابن عمر سے اور عمل اسیر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور کہتے ہیں کہ اگر لونڈی آزاد کے نکاح میں ہو تو آزاد کیجاوے وہ تو نہیں ہے کوئی اختیار اسکو بیچ رکھنے یا نہ رکھنے نکاح کے اور سوا اسکے نہیں کہ ہوتا ہے واسطے اُسکے اختیار جب کہ آزاد کیجاوے اور ہووے نکاح میں غلام کے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ[1] اور روایت کی ہے بہت لوگوں نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا آزاد سو اختیار دیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے بیچ قصہ بریرہ کے کہا اسود نے اور تھا خاوند اسکا آزاد اور عمل اسیر ہے نزدیک بعض اہل علم کے تابعین میں سے اور جو اُنکے بعد ہیں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے سعید سے اسنے روایت کی ایوب سے اور قتادہ سے انھوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق خاوند بریرہ کا تھا غلام کالا واسطے بنی مغیرہ کے اُسدن کہ آزاد کی گئی بریرہ قسم ہے خدا کی البتہ دیکھا تھا میں نے اسکو بیچ راہوں مدینہ کے اور طرفوں اُسکے کے اور اُسکے آنسو بہتے تھے اوپر داڑھی اسکی کے راضی کرتا تھا اُسکو تاکہ اختیار کرے وہ اُسکو سو نہ اختیار کیا بریرہ نے اسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ وہ سعید بن مہران ہے اور کنیت اُسکی ابو النضر ہے

[1] یہ مذہب ائمہ ثلثہ کا ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہر حال میں اختیار ہے خواہ خاوند اُسکا آزاد ہو یا غلام ہو ۱۲

باب ما جاء ان الولد للفراش **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولد للفراش وللعاهر الحجر وفی الباب عن عمر وعثمان وعائشة وابی امامة وعمرو بن خارجة وعبد الله بن عمرو والبراء بن عازب وزید بن ارقم حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد رواه الزهری عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی هریرة والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ما جاء فی الرجل یری المرأة فتعجبه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الاعلی بن عبد الاعلی نا هشام بن ابی عبد الله وهو الدستوائی عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم رای امرأة فدخل علی زینب فقضی حاجته وخرج وقال ان المرأة اذا اقبلت اقبلت فی صورة شیطان فاذا رای احدکم امرأة فاعجبته فلیأت اهله فان معها مثل الذی معها وفی الباب عن ابن مسعود حدیث جابر حدیث حسن صحیح غریب وهشام بن ابی عبد الله هو صاحب الدستوائی هو هشام بن سنبر **باب** ما جاء فی حق الزوج علی المرأة **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها وفی الباب عن معاذ بن جبل وسراقة بن مالک بن جعشم وعائشة وابن عباس وعبد الله بن ابی اوفی وطلق بن علی وام سلمة وانس وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو ثنی عبد الله بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیه طلق بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته وان کانت علی التنور هذا حدیث حسن غریب

باب اس بیان مین کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہو **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا واسطے صاحب فراش کے ہو یعنی مالک کے اور واسطے زنا کرنے والے کے پتھر ہو[1] یعنی محرومی ہو اور اس باب مین عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبد اللہ بن عمرو اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے بھی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہو اُسکو زہری نے سعید بن مسیب سے اور ابی سلمہ سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اور اوپر اسی کے عمل ہے نزدیک اہل علم کے **باب** اگر مرد دیکھے کسی عورت کو اور خوش لگے اُسکو تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے اُسنے ہشام بن عبد اللہ سے جو صاحب دستوائی ہو اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلعم نے دیکھا ایک عورت کو سو داخل ہوئے آپ زینب پر پس ادا کی حاجت اپنی اور باہر آئے اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہو تو آتی ہو بیچ صورت شیطان کے[2] سو جب دیکھے ایک تمھارا کسی عورت کو اور خوش لگے اُسکو تو چاہیے کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے پس تحقیق جو چیز کہ اُسکے ساتھ ہے اُسکے ساتھ بھی ہو یعنی شرمگاہ اور اس باب مین ابن مسعود سے بھی روایت آئی ہو اور جابر کی حدیث حسن صحیح غریب ہو اور ہشام بن ابی عبد اللہ وہی ساتھی دستوائی کا ہو جو ہشام بن سنبر ہے **باب** خاوند کا حق بیوی پر کیا ہو **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے اُسنے محمد بن عمرو سے اُنھون نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین حکم کرتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے کسی کو تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو[3] اور اس باب مین معاذ بن جبل و سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہو اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہو اس وجہ جو حدیث محمد بن عمرو سے ہو اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے ملازم بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھکو عبد اللہ بن بدر نے قیس سے اسنے روایت کی اپنے باپ طلق بن علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلاوے کوئی شخص بیوی اپنی کو واسطے حاجت اپنی کے یعنی جماع کرنے کے لیے تو چاہیے کہ حاضر ہو اُس پاس اگرچہ ہو تنور پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہو

---

[1] پتھر یعنی محرومی ہے کہ نسبت لڑکی کے اُس سے ثابت نہین ہے اور میراث اُسکی اُسکو نہین پہونچیگی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے کہ وہ زانی کی حد ہو معلوم ہوا کہ اُسکی نسب صاحب فراش سے ثابت ہین وہی اُسکا وارث ہے ۱۲ [3] یعنی سجدہ کرنا کسی کو درست نہین سوا رب المعبود کے اگر درست ہوتا کسی کو سجدہ تو بیویون کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرین اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہین بیوی پر اور عاجز ہے وہ ادا کرنے حقوق اُسکے سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت پر خاوند کی اطاعت واجب ہے ۱۲ [2] یعنی عورت کا دیکھنا بھی شیطان کی طرح باعث وسوسہ کا ہے پس معلوم ہوا کہ عورت بدون ضرورت اور زینت سے باہر نہ نکلے اور مرد کو لایق نہین ہے کہ اُسکی طرف دیکھے ۱۲ ع

حدثنا واصل بن عبد الاعلى الكوفى نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن ابى نصر عن مساور الحميرى عن امه عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما امراة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء فى حق المراة على زوجها **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم وفى الباب عن عائشة وابن عباس حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن على الخلال نا الحسين بن على الجعفى عن زائدة عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الاحوص قال ثنى ابى انه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه وذكر ووعظ فذكر فى الحديث قصة فقال الا واستوصوا بالنساء خيرا فانما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك الا ان ياتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن فى المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا الا ان لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فاما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا ياذن فى بيوتكم لمن تكرهون الا وحقهن عليكم ان تحسنوا اليهن فى كسوتهن وطعامهن هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله عوان عندكم يعنى اسرى فى ايديكم **باب** ما جاء فى كراهية اتيان النساء فى ادبارهن **حدثنا** احمد بن منيع وهناد قالا نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن عيسى بن حطان عن مسلم ابن سلام عن على بن طلق قال اتى اعرابى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل منا يكون فى الفلاة فتكون منه الرويحة وتكون فى الماء قلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فليتوضا ولا تاتوا النساء فى اعجازهن فان الله لا يستحيى من الحق وفى الباب عن عمر وخزيمة بن ثابت وابن عباس وابى هريرة حديث على بن طلق حديث حسن

حدیث کی ہمسے واصل بن عبدالاعلے نے محمد بن فضیل سے اُسنے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اُسنے مساور حمیری سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اُسکا اُس سے راضی ہو تو داخل ہو گی بہشت مین یہ حدیث حسن غریب ہے

باب بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب محمد بن علاء نے عبدہ بن سلیمان سے اُسنے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ تر کامل مومنین مین سے وہ شخص ہے کہ بہت اچھا ہے خلق مین یعنی سب لوگون کے خوش خلقی کے ساتھ پیش آوے اور بہتر تم مین وہ ہین کہ بہتر ہون واسطے عورتون اپنی کے آئے اس باب مین عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے حسین بن علی جعفی سے اُسنے زائدہ سے اُسنے شبیب بن غرقدہ سے اُسنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے اُسنے اپنے باپ سے کہ وہ حاضر ہوا حجۃ الوداع مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ثنا کی اُسپر اور نصیحت کی اور وعظ کیا پس ذکر کیا اسنے حدیث مین قصہ۔ پس فرمایا کہ وصیت قبول کرو ساتھ عورتون کے بہتری کی۔ پس سوا اسکے نہین کہ وہ قیدی ہین نزدیک تمھارے نہین مالک ہو تم اُنمین سے کسی چیز کے سوا اسکے مگر یہ کہ آوین ساتھ بیحیائی ظاہر کے۔ پس اگر کرین وہ یہ تو جدا ہوؤ اُنسے بچھونون مین اور مارو اُنکو مارنا ہلکا۔ پس اگر اطاعت کرین وہ تمھاری تو نہ ڈھونڈھو اُنپر کوئی راہ خبردار ہو تحقیق واسطے تمھارے اوپر عورتون تمھاری کے حق ہے۔ اور واسطے عورتون تمھاری کے اوپر تمھارے حق ہے لیکن حق تمھارا اوپر عورتون تمھاری کی یہ ہے کہ نہ پامال کراوین بچھونون تمھارے کو اُس شخص سے کہ برا جانتے ہو اُسکو۔ اور نہ اجازت دین آنے کی بیچ گھرون تمھارے کے اُس شخص کو کہ برا جانتے ہو تم اُسکو خبردار ہو تحقیق حق اُنکا اوپر تمھارے یہ ہے کہ احسان کرو تم ساتھ اُنکے بیچ کپڑے اُنکے کے اور کھانے اُنکے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور معنی عوان کے یہ ہین کہ وہ قیدی ہین بیچ ہاتھون تمھارے کے

باب عورتون سے پاخانہ کی جگہ مین جماع کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے اُن دونون نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول[عہ] سے اُسنے عیسیٰ بن حطان سے اُسنے مسلم بن سلام سے اُسنے علی بن طلق سے کہ ایک جنگلی مرد نبی صلعم کے پاس آیا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت کوئی مرد ہمسے ہوتا ہے بیچ جنگل کے سو نکلتی ہے اُس سے تھوڑی ہوا یعنی وہ بہرے اور ہوتی ہے پانی مین کمی یعنی مناسب ہے کہ اسقدر ہوا نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے سو حضرت نے فرمایا کہ جب بے وضو ہو ایک تمھارا تو چاہیے کہ وضو کرے اور نہ جماع کرو عورتون سے بیچ دبرون اُنکی کے پس تحقیق اللہ نہین شرم کرتا حق کہنے سے اور اس باب مین عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت آئی ہے اور علی بن طلق کی حدیث حسن ہے

عہ عاصم احول آپ سلیمان احول کے صاحبزادے ہین ابو عبدالرحمن بصری کنیت ہے۔ چوتھے درجہ مین آپکا شمار ہے۔ ثقہ ہین انکی ثقاہت پر کسی کو کلام نہین سوائے قطان کے۔ بعد ۱۴۰ھ کے وفات ہوئی ۱۲ تقریب

سمعت محمدا يقول لا اعرف لعلي بن طلق عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث الواحد ولا اعرف هذا الحديث من حديث طلق بن علي السحيمي وكانه راى ان هذا رجل آخر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وروى وكيع هذا الحديث **حدثنا** قتيبة وغير واحد قالوا انا وكيع عن عبد الملك بن مسلم وهو ابن سلام عن ابيه عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فليتوضأ ولا تاتوا النساء في اعجازهن وعلي هذا هو علي بن طلق **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن الضحاك بن عثمان عن مخرمة بن سليمان عن كريب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى رجل اتى رجلا او امرأة في الدبر هذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء في كراهية خروج النساء في الزينة **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن موسى بن عبيدة عن ايوب بن خالد عن ميمونة ابنة سعد وكانت خادمة للنبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الرافلة في الزينة في غير اهلها كمثل ظلمة يوم القيمة لا نور لها هذا حديث لا نعرفه الا من حديث موسى بن عبيدة وموسى بن عبيدة يضعف في الحديث من قبل حفظه وهو صدوق وقد روى عنه شعبة والثوري وقد رواه بعضهم عن موسى بن عبيدة ولم يرفعه **باب** ماجاء في الغيرة **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفين بن حبيب عن الحجاج الصواف عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يغار والمؤمن يغار وغيرة الله ان ياتي المؤمن ما حرم عليه وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن عمر حديث ابي هريرة حديث حسن غريب وقد روي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عروة عن اسماء ابنة ابي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وكلا الحديثين صحيح والحجاج الصواف هو حجاج بن ابي عثمان وابو عثمان اسمه ميسرة وحجاج يكنى ابا الصلت وثقه يحيى بن سعيد القطان **حدثنا** ابو عيسى نا ابو بكر العطار عن علي بن عبد الله المدني قال سألت يحيى بن سعيد القطان عن حجاج الصواف فقال هو فطن كيس **باب** ماجاء في كراهية ان تسافر المرأة وحدها **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ نہیں پہچانتے ہم واسطے علی بن طلق کے حضرت سے سوا اس ایک حدیث کے اور یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی نہیں گمان ہے کوئی اور شخص ہی حضرت کے اصحاب سے اور روایت کی ہی وکیع نے یہ حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور کئی ایک لوگوں نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے عبد الملک بن مسلم سے وہی ابن سلام ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بے وضو ہو ایک تمھارا تو چاہیے کہ وضو کرے اور نہ جماع کرو عورتوں سے اُنکی دبر میں اور یہ علی وہی علی بن طلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے ابو خالد احمر سے اسنے ضحاک بن عثمان سے اسنے مخرمہ بن سلیمان سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ دیکھے گا اللہ طرف اُس مرد کے کہ جماع کرے کسی مرد سے یا عورت سے بیچ دُبر کے یعنی خدا اسپر رحمت نہ کریگا یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** عورتوں کو زینت سے باہر نکلنا منع ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے عیسی بن یونس سے اُسنے موسی بن عبیدہ سے اُسنے ایوب بن خالد سے اُسنے میمونہ بنت سعد سے اور وہ خادمہ تھی نبی صلعم کی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زینت سے نکلنے والی عورت بیچ غیر اہل اپنے کی مثل اندھیری کے ہی دن قیامت کے کہ نہیں روشنی واسطے اسکے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث موسی بن عبیدہ سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی حدیث میں حافظہ کی وجہ سے اور وہ بہت سچا ہی تحقیق روایت کی اُس سے شعبہ اور ثوری نے اور تحقیق روایت کیا ہی اُسکو بعض نے موسی بن عبیدہ سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو **باب** غیرت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے سفیان بن حبیب سے اُسنے حجاج صواف سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی غیرت کرتا ہی اور مومن بھی غیرت کرتا ہی اور غیرۃ اللہ کی یہ ہی کہ نہ کرے مومن اس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالی نے اُسپر۔ اس باب میں عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عروہ سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے اُسنے نبی صلعم سے یہ حدیث اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور حجاج صواف وہی حجاج بن ابی عثمان ہی اور نام اسکا میسرہ ہی اور حجاج کی کنیت ابو صلت ہی ثقہ کہا ہے اُسکو یحیی بن سعید قطان نے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عیسے نے اُسنے ابو بکر عطار سے اُسنے علی بن عبد اللہ مدنی سے کہا پوچھا مینے یحیی بن سعید قطان سے حجاج صواف کا حال تو کہا انھوں نے وہ مرد عقلمند دانا ہی **باب** عورتوں کو اکیلے سفر کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے ابو معاویہ سے اسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے کہ نبی صلعم نے فرمایا

لا يحل لامراة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر سفرا يكون ثلاثة ايام فصاعدا الا ومعها ابوها او اخوها او زوجها او ابنها او ذو محرم
منها وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس وابن عمر هذا حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تسافر امراة
مسيرة يوم وليلة الا مع ذي محرم والعمل على هذا عند اهل العلم يكرهون للمراة ان تسافر الا مع ذي محرم واختلف اهل العلم في المراة
اذا كانت موسرة ولم يكن لها محرم هل تحج فقال بعض اهل العلم لا يجب عليها الحج لان المحرم من السبيل لقول الله عز وجل من استطاع
اليه سبيلا فقالوا اذا لم يكن لها محرم فلم تستطع اليه سبيلا وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال بعض اهل العلم اذا
كان الطريق آمنا فانها تخرج مع الناس في الحج وهو قول مالك بن انس والشافعي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا بشر بن عمر
نا مالك بن انس عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسافر المراة مسيرة يوم وليلة
الا ومعها ذو محرم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات **حدثنا** قتيبة نا الليث عن يزيد
بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار
يا رسول الله افرايت الحمو قال الحمو الموت وفي الباب عن عمر وجابر وعمرو بن العاص حديث عقبة بن عامر حديث حسن صحيح و
انما معنى كراهية الدخول على النساء على نحو ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يخلون رجل بامراة الا كان ثالثهما الشيطان و
معنى قوله الحمو يقال الحمو اخو الزوج كانه كره له ان يخلو بها **باب حدثنا** نصر بن علي نا عيسى بن يونس عن مجالد عن الشعبي
عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلجوا على المغيبات فان الشيطان يجري من احدكم مجرى الدم قلنا ومنك قال ومني ولكن
الله اعانني عليه فاسلم هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد تكلم بعضهم في مجالد بن سعيد من قبل حفظه وسمعت علي بن خشرم

نہیں حلال ہے عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر کہ ہو ساتھ اسکے باپ اسکا
یا بھائی اسکا یا خاوند اسکا یا بیٹا اسکا یا محرم اسکا۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور نبی صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ سفر کرے کوئی عورت ایک دن اور رات کا مگر ساتھ محرم کے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں
کہ مکروہ ہے عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر ساتھ محرم کے (جس سے نکاح درست نہیں) اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں جبکہ ہو عورت مالدار
اور نہو واسطے اسکے کوئی محرم کیا حج کرے یا نہیں سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسپر حج واجب نہیں اسواسطے کہ محرم کا ہونا راہ میں داخل ہے واسطے فرمانے
اللہ تعالی کے جو طاقت رکھے طرف اسکی راہ کے۔ پس راستہ میں کہ جب نہو واسطے اسکے کوئی محرم تو نہ طاقت رکھیگی طرف اسکی راہ کے اور یہی ہے
قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر راہ امن والی ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ حج میں جاوے اور یہی ہے قول مالک بن انس
اور شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے بشر بن عمر سے اُسنے مالک بن انس سے اُسنے سعید بن ابی سعید سے اُسنے ابو ہریرہ رض
سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ سفر کرے عورت بقدر مسافت ایک دن اور رات کے مگر کہ ساتھ اسکے محرم ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جن عورتوں کے
خاوند غائب ہیں اُنکے پاس جانا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی ابی الخیر
اُسنے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر (یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق خلوت کے یا جب کہ ننگی کھلی بیٹھی ہوں) سو ایک
مرد انصاری نے کہا کہ یا حضرت خبر دو مجھکو داخل ہونے حمو کے سے عورتوں پر فرمایا کہ دیور یا جیٹھ کا عورت پر داخل ہونا موت ہے یعنی موت کیطرح ہلاک
کرنے والا ہے۔ اور اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت آئی ہے اور عقبہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کراہت دخول
عورتوں پر کی مانند اسکے ہے جو حضرت صلعم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ نہیں خلوت میں جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ کسی عورت اجنبیہ کے مگر کہ ہوتا ہے تیسرا انکا
شیطان اور حمو کہتے ہیں خاوند کے بھائی کو گویا کہ مکروہ رکھا ہے آپ نے یہ کہ خلوت کرے وہ ساتھ اسکے **باب حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے
حدیث کی عیسی بن یونس سے اُسنے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو تم اُن عورتوں پر جنکے خاوند غائب ہوں یعنی
کہیں تجارت وغیرہ کو گئے ہوں اسلیے کہ تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے بیچ ایک تمہارے کے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی اُسکا تصرف اور وسواس
آدمی کی تمام رگ و پوست میں سرایت کرتا ہے ہمنے کہا اور آپ میں بھی جاری ہوتا ہے فرمایا ہاں مجھ میں بھی جاری ہوتا ہے لیکن اللہ تعالی نے مدد کی میری
شیطان پر پس سلامت رہتا ہوں میں اسکی شر سے۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض نے بیچ حق مجالد بن سعید کے اسکے حافظہ کی وجہ سے اور سنا میں نے علی بن خشرم

يقول قال سفيان بن عيينة في تفسير قول النبي صلى الله عليه وسلم ولكن الله اعانني عليه فاسلم يعني فاسلم انا منه قال سفيان والشيطان لا يسلم لا تلجوا على المغيبات والمغيبة المرأة التي يكون زوجها غائبا والمغيبات جماعة المغيبة **باب** حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن مورق عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا الا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله فانما هو عندك دخيل يوشك ان يفارقك الينا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ورواية اسمعيل بن عياش عن الشاميين اصلح وله عن اهل الحجاز واهل العراق مناكير

ابواب الطلاق واللعان

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في طلاق السنة حدثنا قتيبة بن سعيد نا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين عن يونس بن جبير قال سالت ابن عمر عن رجل طلق امرأته وهي حائض فقال هل تعرف عبد الله بن عمر فانه طلق امرأته وهي حائض فسال عمر النبي صلى الله عليه وسلم فامره ان يراجعها قال قلت فيعتد بتلك التطليقة قال فمه ارايت ان عجز واستحمق حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن محمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة عن سالم عن ابيه انه طلق امرأته في الحيض فسال عمر

کہتا تھا کہ سفیان بن عیینہ نے اس قول کی تفسیر میں کہا کہ اللہ نے مدد کی میری شیطان پر یعنی میں اس سے سلامت رہتا ہوں کہا سفیان نے اور شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔ اور نہ داخل ہو مغیبات پر مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جسکا خاوند غائب ہو۔ اور مغیبات جمع مغیبہ کی ہے یعنی اسکا واحد مغیبہ ہے **باب** حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے عمرو بن عاصم سے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے اُسنے روایت کی مورّق سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ستر ہے پس جبکہ باہر نکلتی ہے یعنی اپنے پردے سے تو اچھا کر دکھاتا ہے اسکو شیطان یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے اسماعیل بن عیاش سے اُسنے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرۃ حضرمی سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اسکی جو بڑی آنکھوں والی ہیں نہ ایذا دے اسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور کرے تجکو اپنی رحمت اور جنت سے۔ پس سوا اسکے نہیں کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہوگا تجھسے اور آویگا طرف ہمارے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور روایت اسمعیل بن عیاش کی شامیوں سے اچھی ہے اور واسطے اسکے اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الطلاق واللعان

ابواب بیچ بیان طلاق اور لعان کے جو نبی صلعم سے منقول ہیں **باب** طلاق سنت کا بیان یعنی سنت کے موافق کون طلاق ہے حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے یونس بن جبیر سے کہا کہ پوچھا میں نے ابن عمر کو ایک مرد سے کہ طلاق دی اُسنے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو اُسنے کہا کہ کیا پہچانتا ہے تو عبد اللہ ابن عمر کو کہ تحقیق اُسنے طلاق دی تھی اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا عمر فاروق نے نبی صلعم سے سو حکم کیا اُسکو آپنے یہ کہ رجوع کرے عبد اللہ ساتھ اُس عورت کے کہا کہ میں نے کہا پس کیا شمار کرے اس طلاق کو فرمایا آپ نے باز رہ اس سوال سے کیا جانتا ہے اگر وہ عاجز یا احمق ہو تو وہ طلاق محسوب نہوگی یعنی وہ طلاق بھی محسوب ہوگی حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی محمد بن عبد الرحمن سے جو غلام ہے آل طلحہ کا اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو عمر فاروق نے

[1] یعنی عورتوں کے خاوند غائب ہیں انکو اسواسطے خائن کیا کہ وہ جماع کی بہت مشتاق ہوتی ہیں غرض فتنہ کا وہاں زیادہ ہے [2] اس سے معلوم ہوا کہ آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہیں اور اہل دنیا کے [3] طلاق کے معنی لغت میں کھولنے اور چھوڑ دینے کے ہیں اور شرع میں چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے [4] لعان کے معنے ہیں ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع میں لعان اسکو کہتے ہیں کہ جب مرد اپنی عورت کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اس سے انکار کرے کہ تو مجھپر تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اُسکے خاوند کو بلاوے پس خاوند اگر چار گواہوں سے ثابت کر دے تو قاضی حد قائم کرے اسکی بیوی پر اور اگر گواہوں سے ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے اول چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ بیشک میں سچوں میں سے ہوں بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی میں نے اسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کے ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ یہ جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور پانچویں بار

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا طاہرا او حاملا حدیث یونس بن جبیر عن ابن عمر حدیث حسن صحیح وکذلک حدیث سالم عن ابن عمر وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان طلاق السنۃ ان یطلقہا طاہرا من غیر جماع وقال بعضہم ان طلقہا ثلاثا وہی طاہر فانہ یکون للسنۃ ایضا وہو قول الشافعی واحمد وقال بعضہم لا یکون ثلاثا للسنۃ الا ان یطلقہا واحدۃ وہو قول الثوری واسحاق وقالوا فی طلاق الحامل یطلقہا متی شاء وہو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضہم یطلقہا عند کل شہر تطلیقۃ **باب** ما جاء فی الرجل طلق امراتہ البتۃ **حدثنا** ہناد نا قبیصۃ عن جریر بن حازم عن الزبیر بن سعید عن عبد اللہ بن یزید بن رکانۃ عن ابیہ عن جدہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی طلقت امراتی البتۃ فقال ما اردت بہا قلت واحدۃ قال واللہ قلت واللہ قال فہو ما اردت ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وقد اختلف اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم فی طلاق البتۃ فروی عن عمر بن الخطاب انہ جعل البتۃ واحدۃ وروی عن علی انہ جعلہا ثلاثا وقال بعض اہل العلم فیہ نیۃ الرجل ان نوی واحدۃ فواحدۃ وان نوی ثلاثا فثلاث وان نوی ثنتین لم تکن الا واحدۃ وہو قول الثوری واہل الکوفۃ وقال مالک بن انس فی البتۃ ان کان قد دخل بہا فہی ثلاث تطلیقات

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سو فرمایا آپ نے کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اُسکے پھر طلاق دے اُسکو پاکی کی حالت میں یا حالت حمل میں حدیث یونس بن جبیر کی ابن عمر سے حسن صحیح ہے اور اسی طرح حدیث سالم کی ابن عمر سے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث کئی وجہ پر ابن عمر سے اُسنے روایت کی نبی صلعم سے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے یہ کہ طلاق سنت کی یہ ہے کہ طلاق دے اسکو پاکی کی حالت میں جسمیں کہ جماع نہ کیا ہو اور کہا بعض نے اگر پاکی کی حالت میں تین طلاقیں دے تو البتہ وہ طلاق سنت ہوگی یہ شافعی اور احمد نے کہا بعض نے کہا طلاق سنت جبھی ہوگی کہ ایک طلاق دیوے یہ قول ثوری اور اسحاق کا ہے اور کہتے ہیں بیچ طلاق حمل والی کے کہ طلاق دے جب چاہے۔ یہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دیوے **باب** جو شخص کہ بتہ طلاق دے حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے جریر بن حازم سے اُسنے زبیر بن سعد سے اُسنے عبد اللہ بن یزید بن رکانہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو میں نے کہا کہ یا حضرت تحقیق میں نے طلاق دی بیوی اپنی کو طلاق بتہ پس فرمایا کیا ارادہ کیا تو نے ساتھ اُسکے کہا اُسنے نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا۔ فرمایا قسم ہے خدا کی میں نے کہا قسم ہے خدا کی فرمایا پس وہ وہی ہے جو ارادہ کیا تو نے۔ یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اس وجہ سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ طلاق بتہ کے یعنی جب کہے مرد اپنی عورت کو کہ میں نے تجکو طلاق بتہ دی تو اُس سے کتنی طلاقیں پڑتی ہیں سو عمر فاروق سے مروی ہے کہ کیا اُسنے بتہ طلاق کو ایک طلاق اور حضرت علی سے مروی ہے کہ کیا اُسنے اُسکو تین طلاقیں اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسمیں مرد کی نیت پر مدار ہے اگر ایک طلاق کی نیت کری تو ایک طلاق پڑیگی اور اگر تین کی نیت کری تو تین پڑینگی۔ اور اگر دو کی نیت کری تو فقط ایک ہی پڑیگی اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا

اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ اگر عورت سے صحبت کر چکا ہے تو اُس سے تین طلاقیں پڑینگی

سلہ یہ دلیل ہے اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض میں اور باوجود حرام ہونے کے اگر طلاق دی تو پڑجاتی ہے اسلیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ رجوع کر ساتھ اُسکے اور بعد طلاق کے رجعت کرنی چاہیے کہ طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن اور بدعی اور حسن کو سنی بھی کہتے ہیں احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اس حال میں کہ جماع نکیا ہو اُسمیں اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ گذر جاوے مدت اُسکی۔ اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ نہ جماع کیا ہو اُنمیں۔ اگر ہو وہ عورت مدخول بہا۔ اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور آیسہ اور صغیرہ اور حاملہ کے لیے بھی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دے۔ اور جماع کے بعد بھی طلاق دینی جائز ہے۔ اور طلاق بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر میں کہ رجعت کی ہو اُسمیں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اُس طہر میں کہ جماع کیا ہو اُسمیں اور اسیطرح اُسکو طلاق دینی حالت حیض میں بھی بدعی ہے اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ اُسکے۔ اور ایک قسم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق رجعی اور بائن ہے۔ رجعی یہ ہے کہ ایک یا دو بار کہے کہ تجکو طلاق دی۔ پس اس طلاق سے عورت سے بغیر نکاح کے رجوع کرنا درست ہے کہ زبان سے کہے کہ میں نے تجھسے رجوع کی یا ہاتھ لگاوے یا جماع کرے اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھ الفاظ کنایات کے پس اُسکے ساتھ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے اور نکاح جدید کی حاجت پڑتی ہے ۱۲ ع مولانا اسحاق سلہ بتہ کے معنے قطع کے ہیں یعنی یہ طلاق نکاح کو قطع کر دیتی ہے اور شافعی کے نزدیک طلاق بتہ ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور اگر نیت کرے اُسکو ساتھ دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہوتی ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ طلاق بائنہ ہوتی ہے خواہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا نہ کرے اسمیں نکاح جدید کی حاجت پڑتی ہے اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑینگی ۱۲

وقال الشافعي ان نوی واحدة فواحدة يملك الرجعة وان نوی ثنتين فثنتين وان نوی ثلاثا فثلاث **باب** ما جاء في امرك بيدك

حدثنا علي بن نصر بن علي نا سليمان بن حرب نا حماد بن زيد قال قلت لايوب هل علمت احدا قال في امرك بيدك انها ثلاث الا الحسن قال لا الا الحسن ثم قال اللهم غفرا الا ما حدثني قتادة عن كثير مولى بني سمرة عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلی الله عليه وسلم قال ثلاث قال ايوب فلقيت كثيرا مولى بني سمرة فسالته فلم يعرفه فرجعت الى قتادة فاخبرته فقال نسي هذا حديث لا نعرفه الا من حديث سليمان بن حرب عن حماد بن زيد وسالت محمدا عن هذا الحديث فقال نا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد بهذا وانما هو عن ابي هريرة موقوف ولم يعرف حديث ابي هريرة مرفوعا وكان علي بن نصر حافظا صاحب حديث وقد اختلف اهل العلم في امرك بيدك وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلی الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود هي واحدة وهو قول غير واحد من اهل العلم من التابعين ومن بعدهم وقال عثمان بن عفان وزيد بن ثابت القضاء ما قضت وقال ابن عمر اذا جعل امرها بيدها وطلقت نفسها ثلاثا وانكر الزوج وقال لم اجعل امرها بيدها الا في واحدة استحلف الزوج وكان القول قوله مع يمينه وذهب سفيان واهل الكوفة الى قول عمر وعبد الله واما مالك بن انس فقال القضاء ما قضت وهو قول احمد واما اسحاق فذهب الى قول ابن عمر **باب** ما جاء في الخيار **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفين عن اسماعيل بن ابي خالد عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت خيرنا

اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت کرے تو ایک ہی پڑیگی اور رجوع کا مالک ہوگا اور اگر دو کی نیت کرے تو دو طلاقیں پڑینگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں پڑینگی **باب** امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے یعنی اگر کہے مرد اپنی بیوی کو کہ کام تیرا تیرے ہاتھ میں ہے تو اس سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے علی ابن نصر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے کہا کہ میں نے ایوب سے کہا کہ کیا جانتا ہے تو کسی کو کہ کہا ہو بیچ حکم اسکے کہ امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے کہ وہ تین طلاقیں ہیں سوا حسن بصری کے اُسنے کہا نہیں جانتا میں مگر حسن کو پھر کہا اے الٰہی بخشدے بخشنے کو مگر وہ چیز جو حدیث کی مجکو قتادہ نے کثیر غلام بنی سمرہ سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لفظ کے کہنے سے تین طلاقیں پڑتی ہیں۔ کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر کو سو میں نے اُس سے یہ حدیث پوچھی سو نہ پہچانا اُسنے اُسکو پھر پلٹ گیا میں طرف قتادہ کے پس خبر دی میں نے اُس سے پس کہا اُسنے کہ بھول گیا وہ یہ حدیث نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سلیمان بن حرب سے اُسنے حماد بن زید سے اور میں نے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا سو اُسنے کہا کہ حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے ساتھ اسکے اور سوا اسکے نہیں کہ وہ ابی ہریرہ سے موقوف مروی ہے۔ اور نہیں پہچانی حالی یہ حدیث ابی ہریرہ سے مرفوع اور تھا علی بن نصر حافظ صاحب حدیث کا اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اس لفظ کے کہ کہے مرد اپنی بیوی سے کہ امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے۔ سو بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں انھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور ابن مسعود کہ وہ ایک طلاق ہے اور یہی ہے قول بہت اہل علم کا تابعین میں سے اور جو اُنکے پیچھے ہیں اور عثمان ابن عفان اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ حکم وہ ہے جو حکم کرے عورت اور ابن عمر کہتے ہیں کہ جب عورت کو اختیار دے اسکے کام میں اور وہ تین طلاقیں دے اور خاوند انکار کرے اور کہے کہ نہیں کیا میں نے امر اسکا بیچ ہاتھ اسکے کے مگر ایک طلاق میں تو قسم لیجاوے خاوند سے اور ہوگا قول قول اُسکا یعنی جو خاوند کہے وہی ہوگا ساتھ قسم اُسکی کے اور سفیان اور اہل کوفہ گئے ہیں طرف قول عمر اور ابن مسعود کے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ حکم وہی ہے جو حکم کرے وہ عورت اور یہی ہے قول احمد کا۔ اور اسحاق ابن عمر کے قول کی طرف گئے ہیں **باب** اختیار دینے کا بیان یعنی اگر مرد کہے اپنی بیوی کو کہ تجکو میں نے اختیار دیا خواہ میرے پاس رہ یا نہ رہ تو اُس سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہ یہ اشارہ ہے اُس قول کی طرف جو نبی صلعم نے اپنی بیبیوں کی حضرت کیا کہ اگر تم دنیا کی زینت چاہتی ہو تو آؤ تمکو فائدہ دیکر چھوڑ دوں۔ اور اگر خدا اور رسول کو چاہتی ہو تو اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا مجکو اور اختیار کرے وہ خاوند اپنے کو تو نہیں واقع ہوگی طلاق اور یہی ہے مذہب امام ابو حنیفہ اور شافعی کا اور اگر اختیار کرے نفس اپنے کو تو واقع ہوگی طلاق رجعی نزدیک امام شافعی اور احمد کے اور طلاق بائن نزدیک امام ابی حنیفہ کے۔ اور تین طلاقیں نزدیک امام مالک کے اور علی سے مروی ہے کہ محض اختیار دینے سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ اگرچہ اختیار کرے خاوند کو۔ اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ ایک طلاق بائن واقع ہوگی پس عائشہ نے رد کیا اس قول کو ساتھ اس حدیث کے ۱۲ م

رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترناه أكان طلاقا حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن الاعمش عن ابي الضحى عن مسروق عن عائشة بمثله هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم في الخيار فروي عن عمر وعبد الله بن مسعود انهما قالا ان اختارت نفسها فواحدة بائنة وروي عنهما انهما قالا ايضا واحدة يملك الرجعة وان اختارت زوجها فلا شئ وروي عن علي انه قال ان اختارت نفسها فواحدة بائنة وان اختارت زوجها فواحدة يملك الرجعة وقال زيد بن ثابت ان اختارت زوجها فواحدة وان اختارت نفسها فثلاث وذهب اكثر اهل العلم والفقه من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم في هذا الباب الى قول عمر وعبد الله وهو قول الثوري واهل الكوفة واما احمد بن حنبل فذهب الى قول علي **باب ما جاء في المطلقة ثلاثا لا سكنى لها ولا نفقة** حدثنا هناد نا جرير عن مغيرة عن الشعبي قال قالت فاطمة بنت قيس طلقني زوجي ثلاثا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا سكنى لك ولا نفقة قال مغيرة فذكرته لابراهيم فقال قال عمر لا ندع كتاب الله وسنة نبينا صلى الله عليه وسلم لقول امرأة لا ندري أحفظت ام نسيت وكان عمر يجعل لها السكنى والنفقة حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا حصين واسماعيل ومجالد قال هشيم ونا داود ايضا عن الشعبي قال دخلت على فاطمة ابنة قيس فسألتها عن قضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقالت طلقها زوجها البتة فخاصمته في السكنى والنفقة فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم سكنى ولا نفقة وفي حديث داود قالت وامرني ان اعتد في بيت ابن ام مكتوم هذا حديث حسن صحيح وهو قول بعض اهل العلم منهم الحسن البصري وعطاء بن ابي رباح والشعبي وبه يقول احمد واسحاق وقالوا ليس للمطلقة سكنى ولا نفقة اذا لم يملك زوجها الرجعة وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر وعبد الله ان المطلقة ثلاثا لها السكنى والنفقة وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال بعض اهل العلم لها السكنى ولا نفقة لها وهو قول مالك بن انس والليث بن سعد والشافعي

سو اختیار کیا ہمنے نبی صلعم کو۔ پس کیا وہ طلاق تھی یعنی طلاق نہین تھی حدیث کی ہمسے بندار نے عبد الرحمن بن مہدی سے اسنے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی ضحی سے اُسنے مسروقؓ سے اُسنے عائشہ سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ خیار کے سو روایت کی گئی ہے عمر اور عبد اللہ بن مسعود سے کہ اُن دونون نے کہا کہ اگر اختیار کرے وہ عورت جدائی کو تو ایک طلاق بائن پڑیگی جسمین کہ نکاح جدید کی حاجت ہے اور انھین دونون سے یہی مروی ہے کہ فقط ایک طلاق پڑتی ہے جسمین رجوع کا مالک ہے۔ اور اگر اختیار کرے وہ خاوند اپنے کو تو کوئی طلاق نہین پڑتی۔ اور حضرت علی سے مروی ہے کہ اگر اختیار کرے اپنے تئین تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے۔ اور اگر اختیار کرے اپنے خاوند کو تو ایک طلاق رجعی پڑتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر اختیار کرے اپنے خاوند کو تو ایک طلاق پڑتی ہے۔ اور اگر اختیار کرے عورت اپنے نفس کے تئین تو تین طلاقین پڑتی ہین۔ اور اکثر اہل علم اور اہل فقہ نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے گئے ہین طرف قول عمر اور عبد اللہ کے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا۔ لیکن احمد بن حنبل پس گئے ہین طرف قول علی کے **باب تین طلاق والی عورت کو عدت مین نہ گھر ہے اور نہ نفقہ ہے** حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے مغیرہ سے اسنے روایت کی شعبی سے کہا کہ کہا فاطمہ بنت قیس نے کہ میرے خاوند نے مجکو تین طلاقین دین بیچ زمانے نبی صلعم کے سو حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے گھر واسطے تیرے اور نہ نفقہ (یعنی عدت مین) مغیرہ نے کہا سو مین نے اُسکو ابراہیم سے ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ حضرت عمر نے کہا کہ نہین چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنی نبی کی سُنت کو بسبب کہنے ایک عورت کے نہین جانتے ہم کہ اُسنے یاد رکھا اسکو یا بھول گئی سو تھے عمر کرتے واسطے اسکے سکنے اور نفقہ حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حصین اور اسمعیل اور مجالد نے ہشیم نے کہا اور حدیث کی ہمسے داؤد نے بھی شعبی سے اسنے کہا داخل ہوا مین فاطمہ بنت قیس پر پس پوچھا مینے اسکو نبی صلعم کے حکم سے بیچ حق اُسکے کے سو انہی کہا کہ طلاق دی اُسکو خاوند اُسکے نے البتہ یعنی طلاق بتہ دی پس جھگڑا کیا مین نے اُسسے بیچ لینے گھر اور نفقہ کے پس نکیا نبی صلعم نے واسطے میری سکنی اور نہ نفقہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث مین ہے کہ حکم کیا مجکو نبی صلعم نے یہ کہ عدت بیٹھون مین بیچ گھر ابن ام مکتوم کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا انھین مین سے ہین حسن بصری اور عطا اور شعبی اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد اور اسحق اور کہتے ہین کہ نہین ہے واسطے تین طلاق والی کے گھر اور نہ نفقہ جبکہ نہ مالک ہو خاوند اُسکا رجعت کا اور بعض اہل علم حضرت نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین انھین مین سے ہین عمر اور عبد اللہ کہ تین طلاق والی کے لیے گھر بھی ہے اور نفقہ بھی ہے یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اسکے لیے سکنے ہے اور نفقہ نہین اور یہی ہے قول مالک بن انس اور لیث بن سعد اور شافعی کا

وقال الشافعي انما جعلنا لها السكنى بكتاب الله قال الله تعالى لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة قالوا هو البذاء ان تبذو على اهلها واعتل بان فاطمة ابنة قيس لم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم السكنى لما كانت تبذو على اهلها قال الشافعي ولا نفقة لها لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في قصة حديث فاطمة بنت قيس

باب ما جاء لا طلاق قبل النكاح حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا عامر الاحول عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر لابن آدم فيما لا يملك ولا عتق له فيما لا يملك ولا طلاق له فيما لا يملك وفي الباب عن علي ومعاذ وجابر وابن عباس وعائشة حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح وهو احسن شيء روي في هذا الباب وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم روي ذلك عن علي بن ابي طالب وابن عباس وجابر بن عبد الله وسعيد بن المسيب والحسن وسعيد بن جبير وعلي بن حسين وشريح وجابر بن زيد وغير واحد من فقهاء التابعين وبه يقول الشافعي وروي عن ابن مسعود انه قال في المنسوبة انها تطلق وروي عن ابراهيم النخعي والشعبي وغيرهما من اهل العلم انهم قالوا اذا وقت نزل وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس انه اذا سمى امرأة بعينها او وقت وقتا او قال ان تزوجت من كورة كذا فانه ان تزوج فانها تطلق واما ابن المبارك فشدد في هذا الباب وقال ان فعل لا اقول هي حرام وذكر عن عبد الله بن المبارك انه سئل عن رجل حلف بالطلاق ان لا يتزوج ثم بدا له ان يتزوج هل له رخصة ان ياخذ بقول الفقهاء الذين رخصوا في هذا فقال ابن المبارك ان كان يرى هذا القول حقا من قبل ان يبتلى بهذه المسالة فله ان ياخذ بقولهم فاما من لم يرض بهذا فلما ابتلي احب ان ياخذ بقولهم

اور امام شافعی نے کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ کیا ہمنے اُسکے لیے سکنیٰ ساتھ کتاب اللہ کے کہ فرمایا اللہ نے کہ مت نکالو انکو اُنکے گھروں سے اور نہ وہ بھی باہر نکلیں مگر یہ کہ کریں صریح بیحیائی یعنی یہ نکلنا بیحیائی ہے کہتے ہیں وہ فحش بکنے والی ہے کہ بیہودہ بکے اوپر اہل اپنے کے اور دلیل بیان کرتے ہیں ساتھ اسکے کہ فاطمہ بنت قیس کے لیے حضرت نے سکنیٰ نہ کیا اسواسطے کہ وہ بیہودہ بکتی تھی اہل اپنے سے پھر کہا شافعی نے کہ اسکے لیے نفقہ نہیں واسطے اس حدیث صلعم کے جو بیچ قصہ فاطمہ بنت قیس کے ہے **باب** نہیں طلاق پہلے نکاح سے یعنی اگر پہلے نکاح کے طلاق دے تو وہ طلاق نہیں پڑتی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے عامر احول سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اُس چیز میں کہ نہیں ہے مالک اور نہیں آزاد کرنا اس چیز میں کہ نہیں ہے مالک اور نہیں طلاق[1] اس چیز میں کہ نہیں ہے مالک اور اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن صحیح ہے اور وہ بہت عمدہ اس چیز کی ہے کہ روایت کی گئی اس باب میں اور یہی ہے قول اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے روایت کی گئی ہے یہ حضرت علی اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید وغیرہ بہت فقہا تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہے شافعی اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو عورت نسبت[2] کی گئی کسی شہر یا قبیلہ کیطرف اُسپر طلاق پڑجاتی ہے اور ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہ اہل علم سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب وقت مقرر کرے تو طلاق پڑجائیگی اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک کا کہ جب نام لے کسی خاص عورت کا یا مقرر کرے کوئی وقت یا کہے کہ اگر نکاح کروں میں طرف ایسے قبیلہ یا شہر کے پس اگر نکاح کرے تو طلاق پڑجاویگی لیکن ابن مبارک نے پس سختی کی ہے اس باب میں اور کہا کہ اگر کرے وہ تو نہیں کہتا میں کہ وہ حرام ہے۔ اور عبد اللہ بن مبارک سے مذکور ہے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد کا کہ قسم کی اُسنے[3] ساتھ طلاق کے یہ کہ نہ نکاح کریگا پھر ضرورت پڑی اُسکو کہ نکاح کرے کیا اُسکو اجازت ہے کہ پکڑے ساتھ قول اُن فقہا کے جنھوں نے اجازت دی ہے اسمیں سو ابن مبارک نے کہا کہ اگر وہ اس قول کو سچا جانتا تھا پہلے اس سے کہ مبتلا ہو ساتھ اس مسئلہ کے تو اُسکو جائز ہے کہ پکڑے ساتھ قول انکے ہے اور اگر اس قول سے راضی نہیں تھا پھر جب مبتلا ہوا تو پسند رکھا اُسنے یہ کہ پکڑے قول انکا

---

[1] اسلیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے۔ پس بدون نکاح کے کیونکر واقع ہو اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور احمد وغیرہ جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق کو نکاح پر معلق کرنا درست ہے یعنے اگر کہے مرد کسی اجنبی عورت کو کہ اگر نکاح کروں میں تجھسے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اسکو طلاق پس جب نکاح کریگا اسوقت طلاق پڑجاویگی ۱۲ [2] یعنی جو عورت کہ نسبت کی گئی یا معین کی گئی ساتھ کسی قوم خاص کے یا شہر خاص کے جیسے کہے کہ اگر فلانی قوم سے یا فلانے شہر سے نکاح کروں تو اُسکو طلاق ہے تو اس صورت میں طلاق پڑجاویگی ۱۲ [3] یعنے قسم کی کہ میں کبھی نکاح نہیں کرونگا ۱۲ [4] یعنے زبان درازی کرتی تھی اور برا کہتی تھی اپنے خاوند کے قرابتیوں کو ۱۲ [5] علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ـ زین العابدین ـ ثقہ ـ ثبت ـ عابد ـ فقیہ ـ فاضل مشہور ہیں ـ ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی قریشی کو ان سے افضل نہیں دیکھا ۹۳ھ میں بقول صحیح آپ کی وفات ہوئی ۱۲ سلیم اللہ

فلا اری له ذلك وقال احمد ان تزوج لا آمره ان يفارق امراته وقال اسحاق انا اجيز في المنصوبة (المنسوبة) لحديث ابن مسعود وان
تزوجها لا اقول تحرم عليه امراته ووسع اسحاق في غير المنصوبة **باب** ماجاء ان طلاق الامة تطليقتان **حدثنا** محمد
بن يحيى النيسابوري نا ابو عاصم عن ابن جريج قال نا مظاهر بن اسلم قال حدثني القاسم عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال طلاق الامة تطليقتان وعدتها حيضتان قال محمد بن يحيى ونا ابو عاصم نا مظاهر بهذا وفي الباب عن عبد الله بن
عمر حديث عائشة حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث مظاهر بن اسلم ومظاهر لا يعرف له في العلم غير هذا الحديث
والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق
باب ماجاء فيمن يحدث نفسه بطلاق امراته **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجاوز الله لامتي ما حدثت به انفسها ما لم تكلم به او تعمل به هذا حديث حسن صحيح والعمل على
هذا عند اهل العلم ان الرجل اذا حدث نفسه بالطلاق لم يكن شيئا حتى يتكلم به **باب** ماجاء في الجد والهزل في الطلاق **حدثنا**
قتيبة نا حاتم بن اسماعيل عن عبد الرحمن بن اردك المدني عن عطاء عن ابن ماهك عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة هذا حديث حسن غريب والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم وغيرهم وعبد الرحمن هو ابن حبيب بن اردك وابن ماهك هو عندي يوسف بن ماهك **باب** ماجاء في الخلع

تو نہیں جائز رکھتا ہوں واسطے اُسکے یہ اور کہا امام احمد نے کہ اگر نکاح کرے تو نہیں حکم کرتا ہوں اسکو یہ کہ جدا کرے عورت اپنی کو اور کہا اسحاق نے میں
جائز رکھتا ہوں نکاح کو بیچ حق اُس عورت کے کہ نکاح کی گئی ہو طرف کسی قوم خاص یا شہر کے واسطے حدیث ابن مسعود کے کہ اگر نکاح کرے اُس سے
تو نہیں کہتا ہوں کہ حرام ہو اُسپر عورت اُسکی اور وسعت رکھی ہے اسحاق نے بیچ حق غیر نسبت کی گئی کے **باب** لونڈی کی دو طلاقیں ہیں یعنی لونڈی دو
طلاقوں سے حرام ہو جاتی ہے جیسے کہ آزاد عورت تین طلاقوں سے حرام ہوتی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیساپوری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عاصم نے
ابن جریج سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مظاہر بن اسلم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو قاسم نے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ طلاق لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور عدت اُسکی
دو حیض ہیں کہا محمد بن یحیی نے اور حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مظاہر نے ساتھ اسکے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور عائشہ
کی حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث مظاہر بن اسلم سے اور مظاہر کے لیے نہیں پہچانی جاتی علم میں کوئی حدیث سوا اس حدیث کے اور عمل
اسپر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے **باب** اگر خیال کرے کوئی مرد
بیچ دل اپنے کے ساتھ طلاق عورت اپنی کے تو اُسکی طلاق ہوتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے
اُسنے روایت کی زرارہ بن اوفی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں سو خدا نے اُسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے
جبتک اُسکو نہ بولے یا اُسپر عمل نہ کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب کوئی مرد اپنے دل میں طلاق کا
خیال کرے یعنی اپنے دل میں طلاق کا خیال کرے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی تو یہ کچھ چیز نہیں ہوتی اور اس سے طلاق نہیں پڑتی جبتک کہ نہ کلام
کرے ساتھ اُسکے اور زبان سے نہ کہے **باب** طلاق میں قصد کرنے اور ہنسی کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے حاتم بن اسمٰعیل سے اُسنے عبد الرحمن بن اردک
سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے ابن ماہک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ قصد کرنا اُنکا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ
سے کہنا بھی قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت کرنا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور عبد الرحمن
وہی ابن حبیب بن اردک ہے اور ابن ماہک وہی یوسف بن ماہک ہے۔ **باب** خلع کرنے کے بیان میں

ملہ اسلیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے پس بدون نکاح کے کیونکر واقع ہو اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور احمد وغیرہ جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق کو نکاح پر
معلق کرنا درست ہے۔ یعنی اگر کہے مرد کسی اجنبی عورت کو کہ اگر نکاح کروں میں تجھسے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اُسکو طلاق ہے پس جب
نکاح کریگا اُسوقت طلاق پڑ جاویگی ۱۲ ح ع ملہ یعنی جو عورت کہ نسبت کی گئی یا معین کی گئی ساتھ کسی قوم خاص یا شہر خاص کے جیسے کہے کہ اگر فلانی قوم سے یا فلانے شہر
سے نکاح کروں تو اُسکو طلاق ہے تو اس صورت میں طلاق پڑ جاویگی ۱۲ ملہ یعنے قسم کی کہ میں کبھی نکاح نہیں کرونگا ۱۲ ملہ یعنے زبان درازی کرتی تھی اور
بُرا کہتی تھی اپنے خاوند کے قرابتیوں کو ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا الفضل بن موسی عن سفیان نا محمد بن عبد الرحمن وهو مولی آل طلحة عن سلیمان بن یسار عن الربیع بنت معوذ بن عفراء انها اختلعت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها النبی صلی الله علیه وسلم او اُمرت ان تعتد بحیضة وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث الربیع بنت معوذ الصحیح انها اُمرت ان تعتد بحیضة **حدثنا** محمد بن عبد الرحیم البغدادی ثنا علی بن بحر ثنا هشام بن یوسف عن معمر عن عمرو بن مسلم عن عکرمة عن ابن عباس ان امراة ثابت بن قیس اختلعت من زوجها علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فامرها النبی صلی الله علیه وسلم ان تعتد بحیضة هذا حدیث حسن غریب واختلف اهل العلم فی عدة المختلعة فقال اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان عدة المختلعة عدة المطلقة وهو قول الثوری واهل الکوفة وبه یقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم عدة المختلعة حیضة قال اسحاق وان ذهب ذاهب الی هذا فهو مذهب قوی **باب** ما جاء فی المختلعات **حدثنا** ابو کریب ثنا مزاحم بن ذواد بن علبة عن ابیه عن لیث عن ابی الخطاب عن ابی زرعة عن ابی ادریس عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المختلعات هن المنافقات وهذا حدیث غریب من هذا الوجه ولیس اسناده بالقوی وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ایما امراة اختلعت من زوجها من غیر باس لم ترح رائحة الجنة **حدثنا** بذلک محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفی ثنا ایوب عن ابی قلابة عن من حدثه عن ثوبان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما امراة سالت زوجها طلاقا من غیر باس فحرام علیها رائحة الجنة وهذا حدیث حسن ویروی هذا الحدیث عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان ورواه بعضهم عن ایوب بهذا الاسناد ولم یرفعه **باب** ما جاء فی مداراة النساء **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد ثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد ثنی ابن اخی ابن شهاب عن عمه عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے سفیان سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الرحمن نے سلیمان بن یسار سے اُسنے روایت کی ربیع بنت معوذ سے کہ خلع کیا اُسنے بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حکم کیا اُسکو نبی صلعم نے یا حکم کی گئی یہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسےٰ نے کہ حدیث ربیع بنت معوذ کی کہ وہ حکم کی گئی کہ عدت بیٹھے ایک حیض صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الرحیم بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمکو علی بن بحر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہشام بن یوسف نے معمر سے اُسنے عمرو بن مسلم سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے عباس سے کہ تحقیق ثابت بن قیس کی عورت نے خلع کیا اپنے خاوند سے حضرت صلعم کے زمانہ مین سو حکم کیا اُسکو حضرت صلعم نے یہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ عدت خلع کرنے والی کے سو کہا اکثر اہل علم نے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ خلع کرنے والی عورت کی عدت مانند عدت طلاق والی کے ہی اور یہی ہی قول ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے اور کہا اسحاق نے کہ اگر جاوے کوئی جانے والا طرف اسکے تو یہ مذہب قوی ہے **باب** خلع کرنے والی عورتون کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مزاحم بن ذواد نے اپنے باپ سے اُسنے لیث سے اُسنے ابی خطاب سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ادریس سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ عورتین خلع طلب کرنے والی وہ ہین منافق اور یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور اسکی اسناد قوی نہین ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع طلب کرے خاوند اپنے سے بلا ضرورت تو نہ پاویگی بو بہشت کی **حدیث** کی ہمکو ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے اپنی راوی سے اُسنے ثوبان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بغیر ضرورت کے تو حرام ہے اُسپر بو بہشت کی اور یہ حدیث حسن ہی۔ اور یہ حدیث ایوب سے مروی ہے۔ اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اور روایت کیا اُسکو بعضون نے ایوب سے ساتھ اسی اسناد کے اور نہین مرفوع کیا اُسکو **باب** عورتون سے اچھی طرح ہمراہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب ابن ابراہیم بن سعد بن اخی بن شہاب نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو بیرے بھائی کے بیٹے ابن شہاب نے اپنے چچا سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأۃ کالضلع ان ذھبت تقیمھا کسرتھا وان ترکتھا استمتعت بھا علی عوج وفی الباب عن ابی ذر وسمرۃ وعائشۃ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **باب** ماجاء فی الرجل یسألہ ابوہ ان یطلق امرأتہ **حدثنا** احمد بن محمد ثنا ابن المبارک ثنا ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبھا وکان ابی یکرھھا فامرنی ان اطلقھا فابیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عبد اللہ بن عمر طلق امرأتک ھذا حدیث حسن صحیح انما نعرفہ من حدیث ابن ابی ذئب **باب** ماجاء لا تسأل المرأۃ طلاق اختھا **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسأل المرأۃ طلاق اختھا لتکفی ما فی انائھا وفی الباب عن ام سلمۃ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی طلاق المعتوہ **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا مروان بن معاویۃ الفزاری عن عطاء بن عجلان عن عکرمۃ بن خالد المخزومی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ المغلوب علی عقلہ ھذا حدیث لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عطاء بن عجلان وعطاء بن عجلان ضعیف ذاھب الحدیث والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان طلاق المعتوہ المغلوب علی عقلہ لا یجوز الا ان یکون معتوھا یفیق الاحیان فیطلق فی حال افاقتہ **باب** **حدثنا** قتیبۃ ثنا یعلی بن شبیب عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان الناس والرجل یطلق امرأتہ ماشاء ان یطلقھا وھی امرأتہ اذا ارتجعھا

کہ عورت مانند پسلی[1] کے ہے یعنی اصل پیدائش اسکی پسلی سے ہے سو اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے اُس پسلی کو تو توڑ دیگا اسکو اور اگر چھوڑ دیگا تو پسلی کو اپنی حال پر تو فائدہ اٹھاوے تو ساتھ اُسکے باوجود کجی کے۔ اور اس باب مین ابی ذر اور سمرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اس وجہ سے **باب** اگر کوئی شخص اپنے بیٹے سے کہے کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے تو اُسکا حکم مانے یا نہین **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے حارث بن عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھی میرے نکاح مین ایک عورت کہ محبت رکھتا تھا مین اُس سے اور باپ میرا اُسکو بُرا جانتا تھا سو حکم کیا اُسنے مجکو کہ طلاق دون اُسکو سو انکار کیا مین نے سو ذکر کیا مین نے اسکو حضرت صلعم سے سو آپ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمر طلاق دے عورت اپنی کو یعنی اپنے باپ کا حکم مان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سوا اسکے نہین کہ ہم پہچانتے ہین اسکو حدیث ابن ابی ذئب سے **باب** نہ مانگے عورت طلاق سوکن اپنی کی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے مرفوعاً کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ مانگے کوئی عورت طلاق سوکن اپنی کی تا کہ اُلٹھاوے وہ چیز کہ بیچ برتن اُسکے کے ہے اور اس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** دیوانہ اور بے عقل کی طلاق کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلے نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مروان ابن معاویہ فزاری نے عطاء بن عجلان سے اُسنے روایت کی عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی کہ مغلوب العقل ہو یہ حدیث مرفوع نہین مگر عطاء بن عجلان کی حدیث سے اور عطاء بن عجلان ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ بے عقل اور دیوانہ کی طلاق واقع نہین ہوتی مگر ایسا بے عقل ہو کہ کبھی ہوش مین آ جاتا ہو پس طلاق دے اپنے ہوش کی حالت مین **باب** **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن شبیب نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ تھے لوگ یعنی جاہلیت کے زمانہ مین اور مرد طلاقین دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی کہ چاہتا تھا۔ اور وہ اُسی کی عورت رہتی جب کہ رجوع کرتا اُس سے۔

---

[1] یعنی حضرت حوا کہ اصل سب عورتون کی ہین حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس اُنکی اصل مین ٹیڑھاپن ہے کوئی اُسکو بدل نہین سکتا اور بدون طلاق کے کوئی صورت ممکن نہین جیسے کہ ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنا ممکن نہین پس حاصل یہ ہے کہ انسے معاملہ اچھی طرح رکھو اور اُنکے ٹیڑھے پن پر صبر کرو اور اس ٹیڑھے پن مین اُس سے فائدہ اُٹھاؤ اور ایسے طور پر ہو کہ سب باتون مین تمہاری مرضی کے موافق کام کرین ۱۲ منہ [2] مراد اس سے مخطوبہ عورت ہے یا سوکن یعنی سوت ہے اور بہن باعتبار دین کے کہا کہ دونون کا دین ایک ہے ۱۲ اللہ [3] شبہ والے کی طلاق مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اُنکی طلاق واقع نہین ہوتی ہے یہ قول عثمان اور ابن عباس وغیرہ کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکی طلاق ہو جاتی ہے یہ قول حضرت علی کا ہے اور یہی ہے قول مالک و ثوری اور امام اوزاعی کا ۱۲

وهي في العدة وان طلقها مائة مرة او اكثر حتى قال رجل لامرأته والله لا اطلقك فتبينين مني ولا آويك ابدا قالت وكيف
ذاك قال اطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضي راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة فاخبرتها فسكتت عائشة
حتى جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فسكت النبي صلى الله عليه وسلم حتى نزل القرآن الطلاق مرتان فامساك بمعروف
او تسريح باحسان قالت عائشة فاستانف الناس الطلاق مستقبلا من كان طلق ومن لم يكن طلق **حدثنا** ابو كريب محمد بن
العلاء قال ثنا عبد الله بن ادريس عن هشام بن عروة عن ابيه نحو هذا الحديث بمعناه ولم يذكر فيه عن عائشة وهذا اصح من
حديث يعلى بن شبيب **باب** ماجاء في الحامل المتوفى عنها زوجها تضع **حدثنا** احمد بن منيع ثنا حسين بن محمد ثنا شيبان
عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن ابي السنابل بن بعكك قال وضعت سبيعة بعد وفاة زوجها بثلثة وعشرين يوما او خمسة
وعشرين يوما فلما تعلت تشوفت للنكاح فانكر عليها ذلك فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان تفعل فقد حل اجلها
حدثنا احمد بن منيع ثنا الحسن بن موسى ثنا شيبان عن منصور نحوه وفي الباب عن ام سلمة حديث ابي السنابل حديث
مشهور غريب من هذا الوجه ولا نعرف للاسود شيئا عن ابي السنابل وسمعت محمدا يقول لا اعرف ان ابا السنابل عاش بعد
النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الحامل المتوفى عنها زوجها اذا
وضعت فقد حل لها التزويج وان لم تكن انقضت عدتها وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم وغيرهم تعتد آخر الاجلين والقول الاول اصح

عدت کی حالت میں اگرچہ طلاق دی ہوئی اسکو سو بار یا زیادہ یہانتک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے خدا کی کہ نہ طلاق دونگا میں تجکو کہ
بائن ہو جاوے تو مجھسے اور ٹوٹ جاوے نکاح تیرا اور نہ جگہ دونگا میں تجکو ہمیشہ اُس عورت نے کہا کہ یہ کس طرح ہوگا اُسنے کہا کہ طلاق دونگا
میں تجکو سو جب تیری عدت گذرنے کے قریب ہوگی تو رجوع کرونگا تجھسے سو وہ عورت گئی یہانتک کہ عائشہ پاس داخل ہوئی اور خبر
دی اُسکو سو عائشہ چپ رہیں یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو عائشہ نے آپ سے کہا سو حضرت صلعم چپ رہے یہانتک
کہ قرآن اُترا کہ طلاق ہی دو بار تک[1] پھر رکھنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا ہی ساتھ نیکی کے عائشہ نے کہا آیندہ لوگوں نے شروع کی طلاق
یعنی ابتدا سے جسنے طلاق دی تھی اور جسنے طلاق نہیں دی تھی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب محمد بن علا نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
عبد اللہ بن ادریس نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے مثل اس حدیث کے ساتھ اُسی معنے کے اور نہیں ذکر کیا اُسنے واسطہ عائشہ کا
اور یہ زیادہ تر صحیح ہی یعلی بن شبیب کی حدیث سے **باب** اگر حمل والی عورت کا خاوند مرجاوے تو عدت اُسکی بچہ جننا ہی **حدیث**
بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے حسین بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے اُسنے منصور سے اُسنے روایت کی
ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے ابی سنابل بن بعکک سے کہا بچہ جنی سبیعہ نے پیچھے وفات خاوند اپنے کے بعد تیئیس دن کے یا پچیس دن کے سو جب
پاک ہوئی نفاس سے تو زینت کی واسطے نکاح کے یعنی پیغام بھیجنے والونکے لیے اپنے تئیں سنوارا۔ سو لوگوں نے اُسپر انکار کیا سو کسی نے یہ بات
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو فرمایا کہ اگر نکاح کرے وہ تو درست ہی کہ اسکی عدت گذر چکی ہی[2] **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
حسن بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے منصور سے مثل اسکے اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہی اور ابی سنابل کی حدیث مشہور
ہی غریب ہی اسوجہ سے اور نہیں پہچانتے ہم اسود کو ابی سنابل سے اس بارہ میں کچھ اور امام بخاری نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ابی سنابل نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد زندہ رہا ہو اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوے اور وہ حاملہ ہو
تو جب وہ بچہ جنے تو جائز ہی واسطے اُسکے نکاح کرنا اگرچہ اُسکی وفات کی عدت نہ گذری ہو یعنی چار مہینے اور دس دن اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور
شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ عدت اسکی یہ ہے کہ جو دونوں میں زیادہ مدت ہو اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی

[1] یعنی رجعت خاص پہلی اور دوسری طلاق میں ہے بعد اُسکے رجعت درست نہیں یعنی عدت تک مرد چاہے تو عورت سے رجعت کرے یہ بات پہلی طلاق میں ہے اور دوسری میں پھر نہ پھر سکے گی۔ سو اگر موافق شرع کے اسکے حق ادا کر سکے تو پھر رکھے کہ پھر قضیہ نہو اور نہ رکھ سکے تو رخصت کرے ۱۲ [2] یعنی اگر خاوند کے مرنے کے بعد چار مہینا اور دس دن سے پیچھے بچہ جنی تو اُسکی عدت یہی بچہ جننا ہے اور اگر چار مہینے اور دس دن سے پہلے بچہ جنی تو مدت اُسکی چار مہینے اور دس دن ہیں مگر جمہور علما مخالف ہیں ۱۲

حدثنا قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار ان اباهريرة وابن عباس واباسلمة بن عبدالرحمن تذاكروا المتوفى عنها زوجها الحامل تضع عند وفاة زوجها فقال ابن عباس تعتد اخر الاجلين وقال ابوسلمة بل تحل حين تضع وقال ابوهريرة انا مع ابن اخى يعنى اباسلمة فارسلوا الى ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم فقالت قد وضعت سبيعة الاسلمية بعد وفاة زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تتزوج هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى عدة المتوفى عنها زوجها

حدثنا الانصارى ثنا معن بن عيسى ثنا مالك بن انس عن عبدالله بن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن حميد بن نافع عن زينب بنت ابى سلمة انها اخبرته بهذه الاحاديث الثلاثة قال قالت زينب دخلت على ام حبيبة زوج النبى صلى الله عليه وسلم حين توفى ابوها ابوسفيان بن حرب فدعت بطيب فيه صفرة خلوق اوغيره فدهنت به جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله مالى بالطيب من حاجة غير انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لايحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على ميت فوق ثلاثة ايام الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب فدخلت على زينب بنت جحش حين توفى اخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله مالى فى الطيب من حاجة غير انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لايحل لامراة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على ميت فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب وسمعت امى ام سلمة تقول جاءت امراة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يارسول الله ان ابنتى توفى عنها زوجها وقد اشتكت عينيها افنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے کہ تحقیق ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابوسلمہ نے آپسمین ذکر کیا اُس عورت کا جسکا خاوند مر گیا اور وہ حاملہ ہے اور جنی بعد مرنے خاوند اپنے کے سو ابن عباس نے کہا کہ عورت بیٹھی رہے دو مدتون کی اور ابوسلمہ نے کہا کہ بلکہ حلال ہو جاتی ہے جبکہ بچہ جنے اور ابوہریرہ نے کہا کہ مین ساتھ بھتیجے اپنے کے ہون یعنی ابوسلمہ کے سو بھیجا اُنھون نے کسی کو پاس ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے سو اُسنے کہا کہ بچہ جنی سبیعہ نے پیچھے وفات خاوند اپنے کے بعد تھوڑے سے دنون کے سو اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا سو حضرت صلعم نے اُسکو حکم کیا نکاح کرنے کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جس عورت کا خاوند مر جاوے اُسکی عدت کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے معن بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے حمید بن نافع سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے کہ اُسنے خبر دی اُسکو ساتھ اُن تینون حدیثون کے کہا زینب نے کہ مین ام حبیبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی پاس گئی جب کہ وفات کیا گیا باپ اُسکا ابوسفیان بن حرب سو اُسنے خوشبو منگائی کہ اُسمین زرد خوشبو تھی یا سوا اُسکے سو لگائی اُسنے وہ خوشبو ایک لڑکی کو پھر لگائی دونون رخسارون اپنے پر پھر کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہین مجکو خوشبو کی کچھ حاجت لیکن سُنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ رکھے کسی مردے پر زیادہ تین دن سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے زینب نے کہا کہ پھر گئی مین پاس زینب بنت جحش کے جب کہ وفات کیا گیا بھائی اُسکا سو منگائی اُسنے خوشبو اور اُس سے بدن پر لگائی پھر کہا کہ مجکو خوشبو کی کچھ حاجت نہین لیکن مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ سوگ کرے کسی مردے پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے۔ زینب نے کہا اور سُنا مین نے اپنی مان ام سلمہ سے کہتی تھین کہ آئی ایک عورت پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ یا حضرت میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور تحقیق دُکھتی ہین آنکھین اُسکی کیا سرمہ لگاؤن اُسکی آنکھون مین سو حضرت صلعم نے فرمایا نہین

ف اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے سرمہ لگانا ساتھ اثمد کے اس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اُسکا خواہ آنکھ دُکھتی ہو یا نہ دُکھتی ہو۔ یہ قول امام احمد کا ہے اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک سرمہ لگانا جائز ہے آنکھ دُکھنے مین اور امام شافعی کہتے ہین کہ سرمہ رات کو لگا دے اور دن کو پونچھ ڈالے اور شاید اوس عورت نے زینت کا ارادہ کیا ہوگا اسلیے اُسکو منع فرمایا اور آخیر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ مین حضرت صلعم سے پہلے یہ رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا وہ ایک گھر تنگ مین بیٹھی رہتی اور ٹاٹ و کمبل وغیرہ بُرے کپڑے پہنتی اور زینت اور خوشبو چھوڑ دیتی برس روز تک پھر لاتے اُسکے پاس گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتھ اُسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی اُس گھر سے اور دیجاتی اُسکے ہاتھ مین چند مینگنیان پس پھینکتی مینگنیون کو اور نکلتی ساتھ اُسکے عدت سے پس اس حدیث مین اشارہ ہے کہ مدت عدت کی

مرتین او ثلث مرات کل ذلک یقول لا ثم قال انما ھی اربعة اشھر وعشر وقد کانت احداکن فی الجاھلیة ترمی بالبعرة علی راس الحول وفی الباب عن فریعة ابنة مالک بن سنان اخت ابی سعید الخدری وحفصة بنت عمر حدیث زینب حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان المتوفی عنھا زوجھا تتقی فی عدتھا الطیب والزینة وھو قول سفیان الثوری ومالک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی المظاھر یواقع قبل ان یکفر **حدثنا** ابوسعید الاشج ثنا عبداللہ بن ادریس عن محمد بن اسحاق عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سلیمان بن یسار عن سلمة بن صخر البیاضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المظاھر یواقع قبل ان یکفر قال کفارة واحدة ھذا حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم وھو قول سفیان الثوری ومالک والشافعی واحمد واسحاق وقال بعضھم اذا واقعھا قبل ان یکفر فعلیه کفارتان وھو قول عبدالرحمن بن مھدی **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث ثنا الفضل بن موسی عن معمر عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ظاھر من امراته فوقع علیھا فقال یا رسول اللہ انی ظاھرت من امراتی فوقعت علیھا قبل ان اکفر فقال وما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رایت خلخالھا فی ضوء القمر قال فلا تقربھا حتی تفعل ما امرک اللہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء فی کفارة الظھار **حدثنا** اسحاق بن منصور ثنا ھرون بن اسمعیل الخزاز ثنا علی بن المبارک ثنا یحیی بن ابی کثیر ثنا ابو سلمة ومحمد بن عبدالرحمن ان سلمان بن صخر الانصاری احد بنی بیاضة جعل امراته علیه کظھر امه حتی یمضی رمضان فلما مضی نصف من رمضان وقع علیھا لیلا فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک له فقال له

دو بار یا تین بار ہر بار فرماتے تھے نہیں پھر فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہے اور تحقیق تھی ایک تمہاری جاہلیت میں پھینکتی مینگنیاں برس روز تک اور اس باب میں فریعہ ابو سعید خدری کی بہن اور حفصہ سے بھی روایت آئی ہے اور زینب کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اصحاب وغیرہ کے کہ جسکا خاوند مر جاوے وہ عدت میں خوشبو اور زینت سے بچے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ظہار[1] کرنے والا اگر کفارہ دینے سے پہلے جماع کر لے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ادریس نے محمد بن اسحاق سے اُسنے محمد بن عمرو بن عطاء سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے سلمہ بن صخر بیاضی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ظہار کرنے والے کے کہ جماع کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا فقط ایک ہی کفارہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر جماع کرے پہلے کفارہ دینے سے تو دو کفارے ہیں اور یہ قول عبدالرحمن بن مہدی کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے معمر سے اُسنے حکم بن ابان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہ تحقیق ظہار کیا تھا اُسنے عورت اپنی سے سو واقع ہوا وہ اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت تحقیق ظہار کیا تھا میں نے عورت اپنی سے سو جماع کیا میں نے اس سے پہلے کفارہ دینے کے سو فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی تجکو اوپر اُسکے رحمت کرے تجکو اللہ کہا اُسنے کہا کہ دیکھی میں نے پازیب اُسکی چاندنی میں سو فرمایا کہ نہ پاس جا اُسکے یہانتک کہ کرے تو وہ چیز کہ حکم کیا ہے تجکو اللہ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ظہار کے کفارہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہارون بن اسماعیل بن خزاز نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن نے کہ تحقیق سلمان بن صخر انصاری نے کر دانا اپنی عورت کو اپنے اوپر مانند پیٹھ ماں اپنی کے یعنی کہا کہ تو مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے کہ اُسکو ظہار کہتے ہیں یہاں تک کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اُسکو اپنے پر ماہ رمضان کے گذرنے تک سو جبکہ گذرا آدھا مہینہ رمضان کا تو گرا سلمان اُسپر ایک رات کو یعنی صحبت کی اُس سے پھر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس۔ اور ذکر کیا اُسکو حضرت صلعم سے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] ظہار کہتے ہیں اُسکو کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اُسکے کسی عضو کو کہ تعبیر کیجاتی کل سے ساتھ اُسکے یا تشبیہ دے اُسکی جز شایع کو ساتھ اس عضو محرم کے کہ حرام ہو اُسکو دیکھنا اُسکا جیسے کہے بیوی سے کہ تو مجھپر حرام ہے مانند پیٹھ ماں میری کا یا سر تیرا یا نصف پیٹھ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کی ہے یا مانند پیٹھ بہن اور پھوپھی میری کے اور مانند اُنکے۔ پس اسطرح کے کہنے سے حرام ہو جاتی ہے صحبت کرنی اُس سے یہانتک کہ کفارہ ادا کرے اور اگر صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے تو نہیں آتا اُسپر کچھ سوائے ایک کفارہ

له رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتق رقبة قال لا اجدها قال فصم شهرين متتابعين قال لا استطيع قال اطعم ستين مسكينا قال لا اجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفروة ابن عمرو اعطه ذلك العرق وهو مكتل ياخذ خمسة عشر صاعا او ستة عشر صاعا اطعام ستين مسكينا هذا حديث حسن يقال سلمان بن صخر ويقال سلمة بن صخر البياضي والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم في كفارة الظهار وفي الباب عن خولة بنت ثعلبة وهي امرأة اوس بن الصامت **باب** ماجاء في الايلاء **حدثنا** الحسن بن قزعة البصري ثنا مسلمة بن علقمة ثنا داود عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت آلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل في اليمين كفارة وفي الباب عن ابي موسى وانس حديث مسلمة بن علقمة عن داود رواه علي بن مسهر وغيره عن داود عن الشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ليس فيه عن مسروق عن عائشة وهذا اصح من حديث مسلمة بن علقمة والايلاء ان يحلف الرجل ان لا يقرب امرأته اربعة اشهر او اكثر واختلف اهل العلم فيه اذا مضت اربعة اشهر فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا مضت اربعة اشهر يوقف فاما ان يفيئ واما ان يطلق وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا مضت اربعة اشهر فهي تطليقة بائنة وهو قول الثوري واهل الكوفة **باب** ماجاء في اللعان **حدثنا** هناد ثنا عبدة بن سليمان عن عبد الملك بن ابي سليمان عن سعيد بن جبير قال سُئِلْتُ عن المتلاعنين في امارة مصعب بن الزبير أيُفَرَّقُ بينهما فما دَرَيْتُ ما اقول فقمت مكاني الى منزل عبد الله بن عمر استأذنتُ عليه فقيل لي انه قائل فسمع كلامي فقال ابن جُبَيْر ادخل ما جاء بك الا حاجة قال فدخلت فاذا هو مفترش بَرْدَعَةَ رَحْلٍ له فقلت يا ابا عبد الرحمن

کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہیں پاتا میں اُسکو یعنی مجکو اسقدر مقدور نہیں فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے در پے کہا نہیں طاقت رکھتا ہوں یعنی غلبہ شہوت کے سبب سے دو مہینے رُک نہیں سکتا فرمایا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کھانا۔ کہا نہیں پاتا میں ساٹھ مسکینوں کا کھانا۔ یعنی مجھے مقدور نہیں ہے۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو صحابی سے فرمایا کہ دے اُسکو وہ عرق کھجوروں کا کہ کوئی اُسکو لایا تھا۔ اور عرق ایک تھیلا ہوتا ہے کھجوروں کا کہ سماتی ہیں اُسمیں کھجوریں پندرہ چوسیری یا سولہ چوسیری تاکہ کھلاوے ساٹھ مسکینوں کو یہ حدیث حسن ہے سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں۔ اور عمل اسیر ہے نزدیک اہل علم کے بیچ کفارہ ظہار کے اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے بھی روایت ہے وہ عورت اوس بن صامت کی ہے **باب** ایلا کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے مسلمہ بن علقمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے داؤد نے عامر سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہ ایلا کیا حضرت صلعم نے اپنی بیویوں سے اور حرام کیا اُنکو پس آپ نے حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ دیا۔ اور اس باب میں ابی موسی اور انس سے بھی روایت ہے اور حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو داؤد سے ہے روایت کیا ہے اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے اُسنے شعبی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور نہیں ہے اُسمیں واسطہ مسروق کا عائشہ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مسلمہ بن علقمہ سے اور ایلا یہ ہے کہ قسم کھا دے مرد یہ کہ اپنی عورت سے صحبت نہ کرے چار مہینے یا زیادہ اس سے اور اہل علم کو اسمیں اختلاف ہے کہ جب چار مہینے گذر جاویں اور صحبت نہ کرے سو بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جاویں تو ایلا کرنے والا ٹھہر جاوے پس یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے یعنی کفارہ دے قسم کا یا طلاق دے اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جاویں تو اُسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** لعان کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے سعید بن جبیر سے کہا کہ پوچھا گیا میں دو لعان کرنے والوں سے بیچ خلافت مصعب بن زبیر کے کہ کیا تفریق کیجاوے درمیان اُن دونوں کے سو نہ جانا میں نے کہ کیا کہوں یعنی مجکو اُسکا جواب نہ آیا سو گیا میں وہیں سے طرف گھر عبد اللہ بن عمر کی اور اجازت چاہی میں نے اندر جانے کی سو مجکو کہا گیا کہ وہ اسوقت سوتے ہیں سو اُسنے میری بات سنی اور کہا کہ اے ابن جبیر اندر آ نہیں آیا تو مگر کسی حاجت کے لیے کہا سو میں اندر گیا اور دیکھا کہ وہ پالان کجاوے کا بچھائے ہوئے تھے سو میں نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی)

المتلاعنان ایفرق بینہما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سال عن ذلک فلان بن فلان اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارایت لو ان احدنا رای امرأتہ علی فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم قال فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الذی سالتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ الایات التی فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم حتی ختم الایات فدعی الرجل فتلاہن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیہا ثم ثنی بالمرأۃ ووعظہا وذکرہا واخبرہا ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ فقال لا والذی بعثک بالحق ما صدق قال فبدأ بالرجل فشہد اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأۃ فشہدت اربع شہادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخامسۃ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین ثم فرق بینہما وفی الباب عن سہل بن سعد وابن عباس وحذیفۃ وابن مسعود حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم **حدثنا** قتیبۃ ثنا مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال لاعن رجل امرأتہ وفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما والحق الولد بالام ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم **باب**

کیا دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفرقہ کیا جاوے سو اُسنے کہا اللہ پاک ہے ہاں تحقیق اول وہ مرد کہ پوچھا اس مسئلہ سے فلانا بیٹا فلانے کا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت بتلائیے کہ اگر ایک ہمارا دیکھے اپنی عورت کو زنا پر تو کیا کرے اگر بولے تو بولے ساتھ امر بڑے کے یعنے اگر اُسکو لوگوں میں کہے تو حد مارا جاوے اور اگر چپ رہے کسی کو نہ بتلاوے نہیں تو چپ رہے اوپر امر بڑے کے کہا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور اُسکو جواب نہ دیا سو بعد چند روز کے وہ شخص پھر آیا اور کہا کہ یا حضرت جو مسئلہ کہ مینے آپ سے پوچھا تھا تحقیق مبتلا ہوا میں ساتھ اُسکے یعنی مینے اپنی عورت کو ایک مرد کے ساتھ پایا۔ سو اُتارین خدا نے وہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں کہ جو لوگ تہمت لگاویں اپنی بیویوں کو اور نہوں واسطے اُنکے گواہ مگر نفس اُنکے یہانتک کہ ختم کیا آیتوں کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو بلایا اور اُسکو لعان کا حکم سنایا اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اُسکو عذاب آخرت کا یعنی تاکہ جھوٹ نہ کہے اور افترا نہ کرے عورت پر اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے سو اُسکو مرد نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہیں جھوٹ کہا میں نے اُسپر پھر دوسری بار حضرت نے عورت کو لعان کا حکم بتایا اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اُسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے سو کہا اُس عورت نے کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے اُسنے یعنی مرد نے سچ نہیں کہا۔ سو حضرت صلعم نے شروع کیا ساتھ مرد کے سو گواہی دی اُسنے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک میں سچوں میں سے ہوں۔ اور پانچویں دفعہ کہا کہ غضب خدا کا مجھپر اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں پھر دوسری بار شروع کیا ساتھ عورت کے سو گواہی دی اُسنے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ شخص جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں بار کہا کہ غضب خدا کا مجھپر اگر ہو وہ مرد سچوں میں سے پھر تفریق کی آپنے درمیان اُنکے اور اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور حذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت آئی ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ لعان کیا ایک مرد نے اپنی عورت سے اور تفریق کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُنکے اور لاحق کیا فرزند کو ساتھ ماں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **باب**

ف۱ طلاق واقع نہیں ہوتی مجرد گذر جانے چار مہینے کے نزدیک اکثر علماء کے بلکہ اُسکو ٹھہرایا جاوے کہ رجوع کرے یا طلاق دے اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم اُسکو ایک طلاق دلادے۔ اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اگر چار مہینے کے اندر صحبت کی تو ایلاء ساقط ہو جاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر صحبت نہ کی تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے ۱۲ ع اور اسیطرح اگر کوئی حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ کسی اور چیز کو تو اُسپر کفارہ آتا ہے اور وہ چیز حرام نہیں یہ مذہب ابن عباس کا ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک اگر کہے مرد اپنی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہے تو یہ بھی ایلاء میں داخل ہے جبکہ نیت کرے اُسکی باقی تفصیل فقہ میں ہے

ع۲ آپ صحابی ہیں کنیت آپ کی ابو العباس ہے۔ اور نسب یہ ہے سہل بن سعد بن مالک ابن خالد انصاری خزرجی ساعدی۔ آپکے والد بھی صحابی ہیں وفات آپ کی ۸۸ھ بقول اصح؛ بقول بعض بعد ۹۱ھ کے۔ عمر شریف سو سال سے تجاوز کر گئی تھی ۱۲ ع۳ آپ صحابی ہیں اور آپکے والد یمان بھی صحابی ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور وفات حذیفہ رضی کی حضرت علی کی خلافت ۳۶ھ میں ہوئی ۱۲

باب ما جاء این تعتد المتوفی عنها زوجها حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن سعد بن اسحاق بن كعب بن عجرة عن عمته زينب
بنت كعب بن عجرة ان الفريعة بنت مالك بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري اخبرتها انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم
تسأله ترجع الى اهلها في بني خدرة وان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا حتى اذا كان بطرف القدوم لحقهم فقتلوه قالت
فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجع الى اهلي فان زوجي لم يترك لي مسكنا يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم نعم قالت فانصرفت حتى اذا كنت في الحجرة او في المسجد ناداني رسول الله صلى الله عليه وسلم او امر بي فنوديت له فقال كيف
قلت قالت فرددت عليه القصة التي ذكرت له من شان زوجي قال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه
اربعة اشهر وعشرا قالت فلما كان عثمان ارسل الي فسألني عن ذلك فاخبرته فاتبعه وقضى به حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن
سعيد ثنا سعد بن اسحاق بن كعب بن عجرة فذكر نحوه بمعناه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اكثر اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا للمعتدة ان تنتقل من بيت زوجها حتى تنقضي عدتها وهو قول سفيان الثوري
والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم للمرأة ان تعتد حيث شاءت وان
لم تعتد في بيت زوجها والقول الاول اصح بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب البيوع** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في ترك الشبهات

جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عدت کہاں بیٹھے حدیث بیان کی ہمسے انصاری نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اسنے کہا حدیث کی
ہمسے مالک نے سعد بن اسحاق بن کعب سے اسنے اپنی پھپھی زینب بنت کعب سے کہ تحقیق فریعہ بنت مالک بن سنان نے خبر دی اسکو وہ بہن ابو سعید
خدری کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور سوال کیا آپ سے یہ کہ پھر جاوے طرف گھروالون اپنے کے بیچ قبیلہ بنی خدرہ کے
اور تحقیق خاوند اسکا نکلا بیچ تلاش اپنے غلامون کے کہ بھاگ گئے تھے یہانتک کہ جب پہونچا قدوم مین تو پایا انکو سو مار ڈالا انھون نے اسکو کہا
سو پوچھا مین نے حضرت صلعم سے یہ کہ پھر جاؤن مین طرف اہل اپنے کے کہ تحقیق خاوند میرے نے نہین چھوڑا میرے لیے کوئی مکان کہ وہ مالک ہوا اسکا
اور نہ کچھ خرچ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پھر جا کہا اسنے سو پھری مین یہانتک کہ جب تھی مین حجرے مین یا مسجد مین پکارا مجکو حضرت
صلعم نے یا حکم کیا مجکو بلانے میرے کا سو مین آپ کے پاس بلائی گئی سو آپ نے فرمایا کس طرح کہا تو نے کہا اسنے سو مین نے وہ قصہ آپ سے پھر کہا
جو پہلے ذکر کیا تھا اپنے خاوند کے حال سے فرمایا کہ ٹھہر اپنے گھر مین یہانتک کہ پہونچے حکم اللہ کا اپنی مدت کو کہا اسنے سو مین عدت بیٹھی اسمین چار مہینے
اور دس دن کہا سو جب عثمان خلیفہ ہوے تو اسنے کسی کو میرے پاس بھیجا اور مجھ سے یہ قصہ پوچھا سو مین نے اسکو اس سے خبر دی کہ پیروی کی اسنے
اسکی اور حکم کیا ساتھ اسکے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے سعد
بن اسحاق نے پس ذکر کیا مثل اسکے اسکے معنے مین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
وغیرہ سے نہین جائز رکھتے یہ کہ نقل کرے عورت اپنے خاوند کے گھر سے یہانتک کہ گذر جاوے عدت اسکی اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور
شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جائز ہے عورت کو یہ کہ عدت بیٹھے
جس جگہ چاہے اگرچہ نہ عدت بیٹھے بیچ گھر خاوند اپنے کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب البیوع** بیعون کے
بابون کا بیان جو حضرت صلعم سے ثابت ہین **باب** شبہے والی چیزون کے ترک کرنے کا بیان

ف جس عورت کا خاوند مرجاوے اسکو عدت مین سوگ کرنا واجب ہے۔ اور اسپر اجماع ہے سب علما کا لیکن اسمین تفصیل ہے جمہور کے نزدیک برابر ہے اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا
خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ خواہ لونڈی ہو خواہ آزاد مسلمہ ہو خواہ کافرہ اور حنفیہ کے نزدیک کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ وغیرہ سات عورتون پر سوگ نہین اور
سوگ کہتے ہین ترک زینت اور خوشبو لگانے کو ف بیع کے معنے بیچنا اور کبھی اسکے معنے خریدنے کے بھی آتے ہین۔ اور بیع شرع مین کہتے ہین مال بدلنے کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندی
سے اور جواز بیع کا ثابت ہے قرآن سے اور حدیثون سے اور بیع چار قسم کی ہوتی ہے۔ معاوضہ صرف سلم بیع مطلق۔ معاوضہ وہ بیع ہے کہ بیچے عین کو بدلے عین کے
جیسے کہ بیچے کپڑا بدلے کتاب کے۔ اور بیع صرف یہ ہے کہ بیچے نقد بدلے نقد کے مثلاً روپیہ بدلے روپیون کے یا اشرفی بدلے روپیون کے۔ اور سلم بیچنا دین کا
ہے بدلے غلے کے مثلاً غلہ مول لینا بوعدے بدلے روپیون کے۔ اور بیع مطلق یہ ہے کہ بیع کرے ایک چیز کو بدلے نقد کے ف مراد یہان سے عدت متوفی عنہا
کی ہے جو چار مہینے دس روز ہین حکم اللہ سے مراد قول اللہ تعالی ہے یتربصن بانفسہن اربعة اشہر وعشرا

حدثنا قتیبة بن سعید ثنا حماد بن زید عن مجالد عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الحلال بین والحرام بین وبین ذلك امور مشتبهات لا یدری کثیر من الناس امن الحلال هی ام من الحرام فمن ترکها استبراء لدینه وعرضه فقد سلم ومن واقع شیئا منها یوشك ان یواقع الحرام کما انه من یرعی حول الحمی یوشك ان یواقعه الا وان لکل ملك حمی الا وان حمی الله محارمه حدثنا هناد ثنا وکیع عن زکریا بن ابی زائدة عن الشعبی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه غیر واحد عن الشعبی عن النعمان بن بشیر **باب** ما جاء فی اکل الربوا حدثنا قتیبة ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن ابن مسعود قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل الربوا وموکله وشاهدیه وکاتبه وفی الباب عن عمر وعلی وجابر حدیث عبد الله حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی التغلیظ فی الکذب والزور ونحوه حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ثنا عبید الله بن ابی بکر بن انس عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الکبائر قال الشرك بالله وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور وفی الباب عن ابی بکرة وایمن بن خریم وابن عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب **باب** ما جاء فی التجار وتسمیة النبی صلی الله علیه وسلم ایاهم

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد بن زید نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے[۱] اور حلال اور حرام کے درمیان بہت چیزین ہین شبہے والی نہین جانتے اُنکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہے والی چیزون سے تو پاک کیا اُسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنے والون کی طعن سے بچا اور جو پڑا کسی چیز مین شبہ کی چیزون مین سے قریب ہی کہ پڑے حرام مین مانند چرواہے کے کہ چراتا ہے گرد رونده کے قریب ہو کہ چرین اُسمین جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کے رونده ہے اور اللہ کی رونده حرام چیزین ہین حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے وکیع نے زکریا بن ابی زائده سے اُسنے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے معنی مین یہ حدیث حسن صحیح ہے تحقیق روایت کی اُسکو بہت لوگون نے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے **باب** بیاج[۲] کھانے والے کا بیان حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے ابن مسعود سے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے کو اور دینے والے کو اور لکھنے والے کو اور گواہون کو اور اس باب مین علی اور عمر اور جابر سے بھی روایت ہی اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جھوٹ اور فریب وغیرہ کے گناہ کا بیان حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی بکر بن انس نے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہون کے بیان مین فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کے نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا۔ اور جھوٹی بات کہنا کبیرہ گناہون مین سے ہین اور اس باب مین ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہی **باب** تجار کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکو یہ نام رکھنا۔

[۱] حلال ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اُسکا معلوم ہو جیسے کھانے کی چیزین کہ متعارف ہین۔ اور کلام نیک کرنا اور نکاح کرنا اور حلال چیزونکو دیکھنا اور حرام ظاہر ہو کہ ساتھ نص کے حرام ہونا اُسکا معلوم ہو جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی وغیرہ اور چیزین شبہے والی ہین وہ کہ اُنمین دلیلین متعارض ہین۔ پس اُنکی حقیقت کو بہت نہین جانتے پس اُنسے بچنا بہت بہتر ہے کیونکہ ہین لیکن اُنکو نہ حلال کہا جاوے نہ حرام کہا جاوے اور اتفاق ہی علما کا اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور یہ حدیث اُن چیزون مین ہی جنپر اسلام کا مدار ہے [۲] بیاج شرع مین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کیجاوے زیادتی درمیان عقد کے اور بیاج حرام ہی بیع اور قرض مین اور اُسکی حرمت کا منکر کافر ہے۔ اور بیاج دو قسم ہے ایک بیاج نسیہ کا یعنے نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا ربو فضل کا یعنی تھوڑی چیز کو بدلے بہت کے بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین یعنی ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر یعنی کیل اور وزن تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون قسم حرام ہین جیسے گیہون بدلے گیہون کے کہ جنس بھی ایکسی ہو اور قدر بھی ایک ہی کہ کیلی ہے اور اگر اتحاد جنس اور قدر ایک چیز مین پائی جاوے تو بیاج نسیہ کا حرام ہے نفل حرام نہین جیسے کہ چنون کے ساتھ بیچیے کہ اسمین فضل حلال ہے اور نسیہ حرام اور امام مالک کے نزدیک علت بیاج جن چیزون مین جو حدیث مین آئی ہین ثمنیت اور قوت مدخر ہونا ہے۔ پس انکے نزدیک ترکاری وغیرہ مین جو ذخیرہ نہین ہوسکتین بیاج نہین اور امام شافعی کے نزدیک علت ربا کی ثمنیت ہے سونے چاندی اور قوت ہونا باقی چیزونمین پس انکے نزدیک ترکاریونمین بیاج ہوتا ہی درمختار م

حدثنا هناد نا ابوبكر بن عياش عن عاصم عن ابی وائل عن قيس بن ابی غرزة قال خرج علينا رسول الله صلی الله عليه وسلم ونحن نسمّی السماسرة فقال يا معشر التجار ان الشيطان والاثم يحضران البيع فشوبوا بيعكم بالصدقة وفی الباب عن البراء بن عازب و رفاعة حديث قيس بن ابی غرزة حديث حسن صحيح رواه منصور والاعمش وحبيب بن ابی ثابت وغير واحد عن ابی وائل عن قيس بن ابی غرزة ولا نعرف لقيس عن النبی صلی الله عليه وسلم غير هذا **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن قيس بن ابی غرزة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث صحيح **حدثنا** هناد نا قبيصة نا سفيان عن ابی حمزة عن الحسن عن ابی سعيد عن النبی صلی الله عليه وسلم قال التاجر الصدوق الامين مع النبيين والصديقين والشهداء **حدثنا** سويد نا ابن المبارك عن سفيان عن ابی حمزة بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الثوری عن ابی حمزة وابو حمزة اسمه عبد الله بن جابر وهو شيخ بصری **حدثنا** يحيی بن خلف نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن اسماعيل بن عبيد بن رفاعة عن ابيه عن جده انه خرج مع النبی صلی الله عليه وسلم الی المصلی فرای الناس يتبايعون فقال يا معشر التجار فاستجابوا رسول الله صلی الله عليه وسلم ورفعوا اعناقهم وابصارهم اليه فقال ان التجار يبعثون يوم القيمة فجارا الا من اتقی الله وبر وصدق هذا حديث حسن صحيح ويقال اسمعيل بن عبيد الله بن رفاعة ايضا **باب** ماجاء فيمن حلف علی سلعته كاذبا **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود انا شعبة قال اخبرنی علی بن مدرك قال سمعت ابا زرعة بن عمرو بن جرير يحدث عن خرشة بن الحر عن ابی ذر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قلت من هم يا رسول الله فقد خابوا وخسروا قال المنان والمسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب

حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے قیس بن ابی غرزہ سے کہا کہ نکلے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے ہم گروہ تجار کے نام رکھے جاتے سماسرہ سو فرمایا اے معشر تجار کے یعنے اے گروہ سوداگرون کے کہ تحقیق شیطان اور گناہ حاضر ہوتے ہین بیع کو یعنی بیچنے شرا مین اکثر باتین بے فائدہ اور جھوٹی قسمین بیش آجاتی ہین سو ملاؤ بیع کو ساتھ صدقہ کے اور اس باب مین براء بن عازب اور رفاعہ سے بھی روایت آئی ہی اور قیس بن ابی غرزہ کی حدیث حسن صحیح ہی روایت کیا اُسکو منصور اور اعمش اور حبیب وغیرہ نے ابو وائل سے اُسنے قیس سے اور نہین جانتے ہم واسطے قیس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کچھ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی غرزہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اسی معنے مین یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے قبیصہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان نے ابی حمزہ سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانت دار ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہیدون کے ہوگا - **حدیث** بیان کی ہمسے سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے سفیان سے اُسنے ابی حمزہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہی نہین جانتے ہم اسکو مگر اسوجہ سے حدیث سفیان ثوری سے اُسنے ابی حمزہ سے اور اسکا نام عبد اللہ ہی اور وہ شیخ بصری ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نکلا وہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف عیدگاہ کے سو دیکھا آپ نے لوگون کو بیع شرا کرتے سو فرمایا کہ اے گروہ سوداگرون کے سو جواب دیا انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُٹھائین اپنی گردنین اور آنکھین طرف حضرت صلعم کے سو فرمایا کہ تحقیق سوداگر اُٹھائے جاوینگے دن قیامت کے گنہگار یعنی جھوٹ کہنے والے اور نافرمان مگر جو شخص کہ ڈرا اللہ سے یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نہ کیا اور نیکی کی یعنی تجارت مین لوگون سے یا عبادت کی اللہ کی اور سچ بولا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسماعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہتے ہین **باب** اسباب پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے اُسنے کہا خبر کی ہمسے شعبہ نے اُسنے کہا خبر بیان کی ہمسے علی بن مدرک نے اُسنے کہا سُنا مین نے ابا زرعہ بن عمرو بن جریر سے حدیث بیان کرتا تھا خرشہ بن حر سے اُسنے روایت کی ابی ذر سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا تین شخص ہین کہ نہ دیکھیگا طرف اُنکے اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اُنکو گناہون سے اور اُنکے لیے دُکھ کی مار ہی میںنے کہا کون ہین وہ یا حضرت کہ وہ محروم اور خاسرون سے ہین فرمایا ایک تو احسان رکھنے والا اور دوسرا دراز کرنے والا تہ بند کا یعنی ٹخنون سے نیچے چھوڑنے والا تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کے

وفی الباب عن ابن مسعود وابی ہریرۃ وابی امامۃ بن ثعلبۃ وعمران بن حصین ومعقل بن یسار حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی التبکیر بالتجارۃ **حدثنا** یعقوب بن ابراہیم الدورقی ثنا ہشیم ثنا یعلی بن عطاء عن عمارۃ بن حدید عن صخر الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم بارک لامتی فی بکورہا قال وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثہم اول النہار وکان صخر رجلا تاجرا وکان اذا بعث تجارۃ بعثہم اول النہار فاثری وکثر مالہ وفی الباب عن علی وبریدۃ وابن مسعود وانس وابن عمر وابن عباس وجابر حدیث صخر الغامدی حدیث حسن ولا نعرف لصخر الغامدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ہذا الحدیث وقد روی سفیان الثوری عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء ہذا الحدیث **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی الشراء الی اجل **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی ثنا یزید بن زریع ثنا عمارۃ بن ابی حفصۃ ثنا عکرمۃ عن عائشۃ قالت کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبین قطریین غلیظین فکان اذا قعد فعرق ثقلا علیہ فقدم بز من الشام لفلان الیہودی فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال قد علمت ما یرید انما یرید ان یذہب بمالی او بدراہمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاہم واداہم للامانۃ وفی الباب عن ابن عباس وانس واسماء ابنۃ یزید حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح غریب وقد رواہ شعبۃ ایضا عن عمارۃ بن ابی حفصۃ سمعت محمد بن فراس البصری یقول سمعت ابا داود الطیالسی یقول سئل شعبۃ یوما عن ہذا الحدیث فقال لست احدثکم حتی تقوموا الی حرمی بن عمارۃ فتقبلوا راسہ قال وحرمی فی القوم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی وعثمان بن ابی عمر عن ہشام بن حسان عن عکرمۃ عن ابن عباس قال توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرہونۃ بعشرین صاعا من طعام اخذہ لاہلہ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن ہشام الدستوائی عن قتادۃ عن انس ح

اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے اور ابو ذر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** دوپہر سے پہلے سوداگری کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عطاء نے عمارہ بن حدید سے اُسنے روایت کی صخر غامدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے واسطے امت میری کے بیچ اول روز اُنکے یعنی دوپہر سے پہلے طلب علم کرنے یا کسب یا سفر وغیرہ کرنے میں اور تھے حضرت صلعم جبکہ بھیجتے کوئی لشکر چھوٹا یا بڑا تو بھیجتے اُسکو اول روز میں اور تھا صخر مرد سوداگر پس جب بھیجتا مال تجارت کا تو بھیجتا اُنکو اول روز میں پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اُسکا۔ اور اس باب میں بریدہ اور علی اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے اور صخر غامدی کی حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم واسطے صخر غامدی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کچھ اور تحقیق روایت کی سفیان ثوری نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے یہ حدیث **باب** ایک مدت تک وعدہ کرکے کوئی چیز خرید لی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عمارہ بن ابی حفصہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عکرمہ نے عائشہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو کپڑے قطری موٹے سو جب آپ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ دونوں کپڑے آپ پر بھاری ہو جاتے تھے سو شام سے چادریں آئیں واسطے فلانے یہودی کے اُسکا نام لیا سو میں نے کہا کہ اگر آپ کسی کو اُس پاس بھیجیں اور اُس سے دو کپڑے خریدیں قیمت میسر آنے کی مہلت تک تو بہت بہتر ہو سو آپنے کسیکو اُس پاس بھیجا سو کہا اُسنے کہ تحقیق میں نے جانا جو ارادہ کرتا ہے وہ سوا اسکے نہیں کہ لیجاوے مال میرا یا درہم میرے سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اُسنے تحقیق جانتا ہے وہ کہ میں اُنمیں زیادہ تر متقی ہوں زیادہ تر ادا کرنے والا ہوں امانت کا اور اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت آئی ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتا تھا سنا میں نے ابو داؤد طیالسی سے کہتا تھا کہ پوچھا گیا شعبہ ایک دن اس حدیث سے سو کہا اُسنے کہ نہیں حدیث بیان کرونگا میں تمسے یہانتک کہ کھڑے ہو تم طرف حرمی بن عمارہ کے اور چومو سر اُسکا کہا پھر شروع ہوا یہ دستور قوم میں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن عدی اور عثمان بن ابی عمر نے ہشام بن حسان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ وفات کیے گئے نبی صلعم اس حالت میں کہ زرہ اُنکی گرو تھی نزدیک یہودی کے بدلے بیس صاع جو کے کہ لیا تھا اُسکو اپنے گھر والوں کے لیے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام دستوائی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے ح

قال محمد واخبرنا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عن قتادة عن انس قال مشيت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بخبز شعير واهالة سنخة ولقد رهن له درع مع یهودی بعشرین صاعا من طعام اخذه لاهله ولقد سمعته ذات یوم یقول ما امسی عند آل محمد صاع تمر ولا صاع حب وان عنده یومئذ لتسع نسوة هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی كتابة الشروط **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عباد بن لیث صاحب الكرابیس ثنا عبد المجید بن وهب قال قال لی العداء بن خالد بن هوذة الا اقرئك كتابا كتبه لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قلت بلی فاخرج لی كتابا هذا ما اشتری العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتری منه عبدا اوامة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بیع المسلم المسلم هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عباد بن لیث وقد روی عنه هذا الحدیث غیر واحد من اهل الحدیث **باب** ماجاء فی المكیال والمیزان **حدثنا** سعید بن یعقوب الطالقانی ثنا خالد بن عبد الله الواسطی عن حسین بن قیس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحاب الكیل والمیزان انكم قد ولیتم امرین هلكت فیه الامم السابقة قبلكم هذا حدیث لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث الحسین بن قیس وحسین بن قیس یضعف فی الحدیث وقد روی هذا باسناد صحیح موقوفا عن ابن عباس **باب** ماجاء فی بیع من یزید **حدثنا** حمید بن مسعدة ثنا عبید الله بن شمیط بن عجلان ثنا الاخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفی عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم باع حلسا وقدحا وقال من یشتری هذا الحلس والقدح فقال الرجل اخذتهما بدرهم وقال النبی صلی الله علیه وسلم من یزید علی درهم من یزید علی درهم

کہا محمد نے اور خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ گیا مین پاس رسول اللہ صلعم کے مع روٹی جو اور چربی بدبودار کے اور تحقیق گرو رکھی تھی آپ نے زرہ اپنی پاس یہودی کے بدلے بیس جو سیری طعام کے کہ لیا تھا اُسکو اپنے گھر والون کے لیے اور سنا مین نے آپ سے ایک دن فرماتے تھے کہ نہین شام کی نزدیک آل محمد کے ایک صاع کھجور نے اور نہ ایک صاع دانے تھے اور تحقیق نزدیک آپکے اُسدن نو عورتین تھین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** شرطون کے لکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن لیث بزاز نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجکو عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہ کیا نہ پڑھون مین تمپر وہ خط کہ لکھا تھا اُسکو واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا کیون نہین پس نکالا اُسنے واسطے میرے ایک خط (جسکا مضمون یہ تھا کہ) یہ وہ خط ہے کہ خریدا عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی کہ نہین بیماری[1] اور نہین بدی اُسمین اور نہ کوئی فریب مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے اور تحقیق روایت کی ہے اُس سے یہ حدیث بہت اہل حدیث نے **باب** ناپنے اور وزن کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ واسطی نے حسین بن قیس سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ناپنے والون اور تولنے[2] والون کے کہ تحقیق تم والی کیے گئے ہو دو کامون کے (یعنے ناپنے اور تولنے کے) کہ ہلاک ہوئین اُسمین امتین پہلی یہ حدیث ہے کہ مرفوع نہین جانتے ہم اُسکو مگر حدیث حسین بن قیس سے اور حسین بن قیس[3] ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ساتھ اسناد صحیح کے ابن عباس سے موقوف **باب** نیلام کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن شمیط بن عجلان نے اخضر بن عجلان سے اُسنے عبد اللہ حنفی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ تحقیق حضرت صلعم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ (یعنے ارادہ کیا اُنکے بیچنے کا) سو فرمایا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالہ کو سو کہا ایک شخص نے لیتا ہون مین ان دونون کو بدلے ایک درہم کے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم سے کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم

[1] یعنی جنون اور جذام وغیرہ اور بدی سے مراد معصیت ہے مانند چور ہونے اور بھگوڑا ہونے غلام کے حاصل یہ ہے کہ یہ غلام اچھا ہے عیب دار نہین اور اس بیع مین طرفین سے دغا فریب نہین ہوا ۱۲ [2] یعنی شعیب علیہ السلام وغیرہ کی قوم کہ لیتے تھے لوگون سے پورا اور دیتے تھے کم حاصل یہ کہ تم ناپ اور تول مین کم مت کرو ۱۲ [3] واضح ہو کہ حسین بن قیس کو ترمذی نے ضعیف لکھا ہے اور صاحب تقریب التہذیب نے انکے ترجمہ مین لکھا ہے کہ حسین بن قیس الرحبی ابو علی الواسطی لقب انکا حنش بفتح حاء حطی و نون و شین معجمہ۔ چھٹے طبقہ سے ہین متروک ہین ۱۲ سلیم اللہ عنہ مرفوع وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر آپ سے ثابت ہوا ہو ۱۲

فاعطاه رجل درهمين فباعهما منه هذا حديث حسن لا نعرفه الا من حديث الاخضر بن عجلان وعبد الله الحنفي الذي روى عن انس هو ابو بكر الحنفي والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لم يروا باسا ببيع من يزيد في الغنائم والمواريث وقد روى هذا الحديث المعتمر بن سليمان وغير واحد من اهل الحديث عن الاخضر بن عجلان **باب** ما جاء في بيع المدبر **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفين بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم يترك مالا غيره فباعه النبي صلى الله عليه وسلم فاشتراه ابو نعيم بن النحام قال جابر عبدا قبطيا مات عام الاول في امارة ابن الزبير هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر بن عبد الله والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ولم يروا باسا ببيع المدبر وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وكره قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم بيع المدبر وهو قول سفيان الثوري ومالك والاوزاعي **باب** ما جاء في كراهية تلقي البيوع **حدثنا** هناد ثنا ابن المبارك ثنا سليمان التيمي عن ابي عثمان عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن تلقي البيوع وفي الباب عن علي وابن عباس وابي هريرة وابي سعيد وابن عمر ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سلمة بن شبيب ثنا عبد الله بن جعفر الرقي ثنا عبيد الله بن عمرو الرقي عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى الجلب فان تلقاه انسان فابتاعه فصاحب السلعة فيها بالخيار اذا ورد السوق هذا حديث حسن غريب من حديث ايوب وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم تلقي البيوع وهو ضرب من الخديعة وهو قول الشافعي وغيره من اصحابنا **باب** ما جاء لا يبيع حاضر لباد **حدثنا**

پس دیئے آپ کو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا ان دونوں چیزوں کو نبی صلعم نے اُس شخص کے ہاتھ۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث اخضر بن عجلان سے اور عبد اللہ حنفی جسنے انس سے روایت کی وہ ابو بکر حنفی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ نہیں دیکھتے کچھ ڈر ساتھ نیلام کے لوٹ اور ورثہ کے مال میں اور تحقیق روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی ایک اہل حدیث نے اخضر بن عجلان سے **باب** غلام مدبر کے بیچنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے کہ ایک مرد انصار نے اپنے غلام کو مدبر کیا یعنی (اُسکو لکھ دیا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) سو مر گیا وہ شخص اور نہ چھوڑا مال سوا اسکے[1] کچھ سو بیچا اُسکو حضرت صلعم نے اور خریدا اُسکو ابو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا کہ وہ غلام قبطی تھا مرا پہلے سال خلافت ابن زبیر کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر جابر بن عبد اللہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مدبر غلام کے بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں سنا اور یہی ہے قول شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مدبر غلام کو بیچنا مکروہ ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **باب** غلہ کے لانے والے قافلے کو آگے سے جا کر ملنا مکروہ ہے[2] **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے ابی عثمان سے اُسنے روایت کی ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا ملنے قافلے کے سے اور اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر رقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عمرو رقی نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا ملنے قافلے کے سے پس اگر ملا اُس سے کوئی آدمی اور خریدا اُس سے سو اسباب والا اسمیں مختار ہے جبکہ آوے بازار میں یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ایوب سے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق مکروہ رکھا ہے ایک جماعت اہل علم نے آگے جا ملنے قافلے سے اور وہ ایک قسم ہے فریب سے اور یہی قول شافعی وغیرہ کا ہے اصحاب ہمارے سے **باب** نہ بیچے شہری[3] واسطے جنگلی کے **حدیث** بیان کی ہمسے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدبر غلام کی بیع جائز ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد کا۔ اور امام ابو حنیفہ اور مالک کہتے ہیں کہ مدبر کی بیع درست نہیں ۱۲ منہ

[2] یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہے تو نہ جا ملو اُنسے سستا خریدنے کے لیے پہلے اسکے کہ آویں شہر اور بازار میں اور نرخ معلوم کریں بازار کا اور اس سے منع اسواسطے فرمایا کہ اسمیں فریب دینا اور ضرر پہونچانا ہے بیچنے والے کو یا عام مخلوق کو کہ وہ شہر میں آکر بہ نسبت شہر والوں کے سستا اناج بیچیں گے ۱۲ منہ

[3] یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ شہر میں لایا اس ارادے

قتيبة واحمد بن منيع قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع حاضر لباد وفي الباب عن طلحة وانس وجابر وابن عباس وحكيم بن ابي يزيد عن ابيه وعمرو بن عوف المزني جد كثير بن عبد الله ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** نصر بن علي واحمد بن منيع قالا ثنا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وحديث جابر في هذا هو حديث حسن صحيح ايضا والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا ان يبيع حاضر لباد ورخص بعضهم في ان يشتري حاضر لباد وقال الشافعي يكره ان يبيع حاضر لباد وان باع فالبيع جائز **باب** ما جاء في النهي عن المحاقلة والمزابنة **حدثنا** قتيبة ثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس وزيد بن ثابت وسعد وجابر ورافع بن خديج وابي سعيد حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والمحاقلة بيع الزرع بالحنطة والمزابنة بيع الثمر على رؤس النخل بالتمر والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا بيع المحاقلة والمزابنة **حدثنا** قتيبة ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن يزيد ان زيدا ابا عياش سال سعدا عن البيضاء بالسلت فقال ايهما افضل قال البيضاء فنهى عن ذلك وقال سعد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسال عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حوله اينقص الرطب اذا يبس قالوا نعم فنهى عن ذلك **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن مالك عن عبد الله بن يزيد عن زيد ابي عياش

قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید ابن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قتیبہ نے کہا کہ وہ اسکو نبی صلعم تک پہونچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید اُسنے اپنے باپ سے اور عمرو بن عوف مزنی کثیر بن عبد اللہ کے دادا اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہی حدیث کی ہمسے نصر بن علی اور احمد بن منیع نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگون کو کہ روزی دیوے اللہ بعض اُنکے کو بعض سے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور جابر کی حدیث بھی اسمین حسن صحیح ہی اور عمل اسی حدیث پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین مکروہ ہی کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور بعضے کہتے ہین کہ شہری کا جنگلی کے واسطے بیچنا جائز ہے اور امام شافعی کہتے ہین کہ مکروہ ہی یہ کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اگر بیچے تو بیع جائز ہے **باب** بیع محاقلت[1] اور مزابنت کے منع ہونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیع محاقلت اور مزابنت سے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابی سعید سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ رضا کی حدیث حسن صحیح ہے کہ محاقلت یہ ہی کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے گیہون کے اور مزابنت یہ ہی کہ بیچے کھجور کو درختون پر بدلے کھجور کے کہ زمین پر ہو اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ بیع محاقلت اور مزابنت مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے عبد اللہ بن یزید سے کہ تحقیق زید ابو عیاش نے پوچھا سعد کو حکم گیہون سے کہ لیجاوے بدلے جو کے فرمایا کون اُن دونون کا افضل ہے اُسنے کہا گیہون سو منع فرمایا آپ نے اُس سے اور کہا سعد نے سُنا مین نے نبی صلعم کو کہ پوچھے گئے خریدنے خشک کھجور سے بدلے کھجور تر کے سو نبی صلعم نے اپنے گرد والون سے پوچھا کہ کیا کم ہو جاتی ہی تازی کھجور جبکہ خشک ہو لوگون نے کہا ہان سو منع فرمایا آپ نے اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مالک سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے زید ابی عیاش سے

[1] مزابنت عام ہے کہ استعمال اسکا میوؤن مین آتا ہے اور کھیتی مین بھی آتا ہے اور محاقلت کا استعمال صرف کھیتی ہی مین آتا ہے اور بعضے محاقلت زمین کرایہ دینے کو کہتے ہین بدلے گیہون کے اور بعضے مزارعۃ کو کہتے ہین ساتھ حصہ معلوم کے اور یہ منع اسواسطے ہی کہ یہ کیل سے ہے اور کیل مین جب کہ ایک جنس ہو تو برابر ہونا اور دست بدست ہونا ضرور ہی اور یہ دست بدست نہین اور اُسکا اندازہ بھی مجہول ہے اس سے منع اسواسطے کیا کہ یہ دونون برابر نہین ہونے کے پس بیاج لازم آوےگا اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور مالک اور احمد اور ابو یوسف اور محمد اور اکثر علماء کا - اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ یہ بیع جائز ہے جبکہ پیمانہ مین برابر ہون ۱۲

قال سالنا سعداً فذكر نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول الشافعي واصحابنا **باب** ما جاء في كراهية بيع الثمرة قبل ان يبدو صلاحها **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى يزهو وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع السنبل حتى يبيض ويامن العاهة نهى البائع والمشتري وفي الباب عن انس وعائشة وابي هريرة وابن عباس وجابر وابي سعيد وزيد بن ثابت حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا ابو الوليد وعفان وسليمان بن حرب قالوا ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع العنب حتى يسود وعن بيع الحب حتى يشتد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث حماد بن سلمة **باب** ما جاء في النهي عن بيع حبل الحبلة **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وفي الباب عن عبد الله بن عباس وابي سعيد الخدري حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وحبل الحبلة نتاج النتاج وهو بيع مفسوخ عند اهل العلم وهو من بيوع الغرر وقد روى شعبة هذا الحديث عن ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس وروى عبد الوهاب الثقفي وغيره عن ايوب عن سعيد بن جبير ونافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا اصح **باب** ما جاء في كراهية بيع الغرر **حدثنا** ابو كريب ثنا ابو اسامة عن عبيد الله بن عمر عن

کہا کہ پوچھا ہمنے سعد کو پس ذکر کیا مثل اُسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول شافعی اور اصحاب ہمارے کا **باب** پختگی ظاہر ہونے سے پہلے پھل کھجوروں کا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پھل کھجوروں سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ خوشرنگ ہوں اور ساتھ اسی اسناد کے ہے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا بیچنے خوشہ کھیتی کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن میں ہو آفت سے[1] منع فرمایا بیچنے والے کو اور خریدنے والے کو اسی چیز کے۔ اس باب میں انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ پھل کو پختگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا منع ہے۔ اور یہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوالولید اور عفان اور سلیمان بن حرب نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے حماد ابن سلمہ نے حمید سے اُسنے انس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو یہانتک کہ سیاہ ہو یعنی پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلہ سے یہانتک کہ سخت ہو جاوے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث حماد بن سلمہ سے **باب** حمل کا حمل بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیچنے حمل حمل کے سے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے (حبل الحبلہ بچے کا بچہ ہے) اور وہ بیع باطل ہے نزدیک اہل علم کے اور وہ بیع فریب سے ہے اور روایت کی شعبہ نے اس حدیث کو ایوب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے اُسنے سعید بن جبیر اور نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب** مجہول شئ کی بیع مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے

---

[1] یعنے ایک اونٹنی کے پیٹ میں بچہ ہے ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکے یہاں اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ جنیگی اُس بچہ کو میں نے بیچا۔ یہ بیع منع اسواسطے ہے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ابھی پیدا نہیں ہوا۔ اور اگر پیٹ کے بچہ کو بیچے تو اُسکا بھی یہی حکم ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد حمل حبل کی بیع سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یعنے مول اسوقت دونگا جب کہ بچہ پیدا ہو وہ بچہ کہ اب اونٹنی کے پیٹ میں ہے ۔ [2] آفت سے امن میں ہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ پھل ایسے ہوں کہ اگر اسی روز ٹوٹ جاویں اور گر جاویں تو قیمت اُنکی ضائع نہ جاوے مثلاً درخت انبہ کا کہ ایک شخص نے درخت انبہ کا خریدا اور اسی روز آفت سماوی سے پھل گر گیا اور وہ کیریاں بالکل ضائع گئیں تو ایسی صورت میں یہ بیع جائز نہ ہوگی واللہ اعلم ۱۲ تسلیم اللہ

بی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر وبیع الحصاۃ و فی الباب عن ابن عمر و
ابن عباس وابی سعید وانس حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم کرھوا بیع الغرر قال
الشافعی ومن بیع الغرر بیع السمک فی الماء وبیع العبد الآبق وبیع الطیر فی السماء ونحو ذلک من البیوع ومعنی بیع الحصاۃ ان
یقول البائع للمشتری اذا نبذت الیک بالحصاۃ فقد وجب البیع فیما بینی وبینک وھو یشبہ ببیع المنابذۃ وکان ھذا من
بیوع اھل الجاھلیۃ **باب** ماجاء فی النھی عن بیعتین فی بیعۃ **حدثنا** ھناد ثنا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ
عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ و فی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابن عمر وابن مسعود
حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقد فسر بعض اھل العلم قالوا بیعتین فی بیعۃ ان یقول ابیعک
ھذا الثوب بنقد بعشرۃ وبنسیئۃ بعشرین ولا یفارقہ علی احد البیعین فاذا فارقہ علی احدھما فلا باس اذا کانت العقدۃ علی
واحد منھما قال الشافعی ومن معنی ما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ ان یقول ابیعک داری ھذہ بکذا علی ان تبیعنی
غلامک بکذا فاذا وجب لی غلامک وجبت لک داری وھذا تفارق عن بیع بغیر ثمن معلوم ولا یدری کل واحد منھما علی ما
وقعت علیہ صفقتہ **باب** ماجاء فی کراھیۃ بیع مالیس عندہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا ھشیم عن ابی بشر عن یوسف بن ماھک
عن حکیم بن حزام قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یاتینی الرجل فیسالنی من البیع مالیس عندی ابتاع لہ من السوق ثم ابیعہ قال

ابی زناد سے اُسنے اعرج[1] سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر اور بیع کنکر پھینکنے کو اور اس باب میں
ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل
علم کے کہتے ہیں کہ بیع غرر کی مکروہ ہے امام شافعی نے کہا اور بیع غرر سے بیچنا مچھلی کا ہے پانی میں اور بیچنا غلام بھاگے ہوئے کا اور بیچنا چڑیا
اڑتی کا ہے اور مثل اسکے جو بیع ہو۔ اور معنے بیع حصاۃ کے یہ ہیں کہ بیچنے والا مول لینے والے کو کہے کہ جب میں تیری طرف کنکر پھینکوں
تو واجب ہو گی بیع بیچ اس چیز کے کہ ہے درمیان میرے[2] اور درمیان تیرے اور وہ بیع مانند منابذہ کے ہے اور یہ بیع جاہلیت کی ہے **باب**
ایک بیع میں دو بیعوں کا کرنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ
سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے بیچ ایک بیع کے یعنی ایک عقد میں اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو
اور ابن عمر اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور اسکی تفسیر میں بعض اہل
علم نے کہا ہے کہ دو بیعوں کا ایک بیع میں ہونا یہ ہے کہ کہے ایک شخص مثلاً کہ بیچا میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپیے نقد پر اور بیس روپیے
اُدھار پر اور نہ جدا ہووے اُس سے اوپر ایک دو بیعوں کے اور جبکہ جدا ہوا اُس سے اوپر ایک اُن دونوں کے تو نہیں ہے کچھ ڈر جبکہ واقع ہو
عقد اوپر ایک کے اُن دونوں میں سے اور کہا شافعی نے کہ معنے اس بیع ممنوع کے یہ ہیں کہ ایک شخص کہے کہ بیچا ہوں تیرے ہاتھ یہ گھر اپنا بدلے
اتنے روپیوں کے اس شرط پر کہ بیچے تو میرے ہاتھ غلام اپنا بدلے اتنے روپیے کے موجب واجب ہو گا واسطے میرے غلام تیرا تو واجب ہو گا
واسطے تیرے گھر میرا اور یہ جدا ہوتا ہے بیع سے بغیر مول کے اور نہیں جانتا ہر ایک اُن دونوں میں سے کہ کس چیز پر واقع ہوا عقد اُسکا **باب** جو چیز
کہ اپنے پاس نہو اُسکا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے
حکیم بن حزام سے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آتا ہے میرے پاس ایک مرد پس سوال کرتا ہے مجھ سے بیچنا اُس چیز کا کہ نہیں
نزدیک میرے کیا خرید دوں میں واسطے اُسکے بازار سے پھر بیچوں میں اُسکے ہاتھ فرمایا

[1] بیع غرر یہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والے کی قدرت میں نہو جیسے مچھلی دریا میں اور جانور ہوا وغیرہ میں بیچنا ۱۲ [2] اور بعضوں نے اسکی صورت یہ لکھی ہے کہ مول
لینے والا بیچنے والے کو کہے کہ جب میں تیری چیز پر کنکر پھینکوں تو واجب ہو گی بیع یا بائع مشتری کو کہے کہ بیچا میں نے تیرے ہاتھ اسباب میں سے وہ چیز کہ پڑے
اُسپر کنکری تیری جب کہ پھینکے تو اُسکو ۱۲ ع اور بعضوں نے اسکی یہ تفسیر کی ہے کہ مثلاً کسی سے کہ بیچا میں نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپیے کے
بشرطیکہ بیچے تو میرے ہاتھ غلام اپنا بعوض سو روپیے کے یہ درست نہیں ہے [3] اعرج۔ آپ عبد الرحمن بن ہرمز اعرج ابو داؤد مدنی ہیں مولی ربیعہ بن حارث کے ثقہ
ثبت عالم ہیں۔ وفات آپ کی ۱۱۷ ہجری میں ہوئی ہے ۱۲ سلیم لعفر

ان ابیع ما لیس عندك حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن یوسف بن ماهك عن حكیم بن حزام قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابیع ما لیس عندی هذا حدیث حسن وفی الباب عن عبد الله بن عمرو حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراهیم ثنا ایوب ثنا عمرو بن شعیب قال ثنی ابی عن ابیه حتی ذكر عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح ما لم یضمن ولا بیع ما لیس عندك وهذا حدیث حسن صحیح قال اسحاق بن منصور قلت لاحمد ما معنی نهی عن سلف وبیع قال ان یكون یقرضه قرضا ثم یبایعه بیعا یزداد علیه ویحتمل ان یكون یسلف الیه فی شیء فیقول ان لم یتهیأ عندك فهو بیع علیك قال اسحاق كما قال قلت لاحمد وعن بیع ما لم تضمن قال لا یكون عندی الا فی الطعام یعنی ما لم تقبض قال اسحاق كما قال فی كل ما یكال ویوزن قال احمد واذا قال ابیعك هذا الثوب وعلی خیاطته وقصارته فهذا من نحو شرطین فی بیع واذا قال ابیعكه وعلی خیاطته فلا باس به او قال ابیعكه وعلی قصارته فلا باس به انما هذا شرط واحد قال اسحاق كما قال حدیث حكیم بن حزام حدیث حسن وقد روی من غیر وجه وروی ایوب السختیانی وابو بشر عن یوسف بن ماهك عن حكیم بن حزام وروی هذا الحدیث عوف وهشام بن حسان عن ابن سیرین عن حكیم بن حزام عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث مرسل انما رواه ابن سیرین عن ایوب السختیانی عن یوسف بن ماهك عن حكیم بن حزام هكذا حدثنا الحسن بن علی الخلال وعبدة بن عبد الله وغیر واحد قالوا ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن یزید بن ابراهیم عن ابن سیرین عن ایوب عن یوسف بن ماهك عن حكیم قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابیع ما لیس عندی وروی وكیع هذا الحدیث عن یزید بن ابراهیم عن ابن سیرین عن ایوب عن حكیم بن حزام ولم یذكر فیه عن یوسف بن ماهك ورواية عبد الصمد اصح وقد روی یحیی بن ابی كثیر هذا الحدیث عن یعلی بن حكیم عن یوسف بن ماهك عن عبد الله بن عصمة عن حكیم بن حزام عن النبی صلی الله علیه وسلم

نہ بیچ وہ چیز کہ نہیں ہے نزدیک تیرے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہا کہ منع فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں وہ چیز کہ نہیں ہے میرے نزدیک یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن شعیب نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے باپ اپنے سے یہانتک کہ ذکر کیا عبد اللہ بن عمرو کو یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے قرض اور بیع اور نہیں درست ہیں دو شرطین کرنی بیع میں اور نہیں درست نفع اُٹھانا اُس چیز کا کہ نہیں ضمان میں آئی اُسکے اور نہیں درست بیچنا اُس چیز کا کہ نہیں نزدیک تیرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا اسحاق بن منصور نے کہ میں نے احمد سے کہا کہ کیا معنی ہیں منع کرنے کے قرض اور بیع سے اُسنے کہا اسکے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی کو کچھ قرض دے پھر اُسکے ہاتھ کوئی چیز بیچے زیادہ قیمت سے اور احتمال ہے کہ قرض دے اُسکو کوئی چیز اور کہے کہ اگر نہ میسر ہو تجکو تو وہ بیع ہے اوپر تیرے اور اسحاق نے کہا کہ میں نے احمد سے کہا کہ بیع مالم تضمن کے کیا معنے ہیں کہا نہیں ہوتا نزدیک میرے یہ مگر کھانے میں یعنی جبتک نہ قبض کیا جاوے اور کہا اسحاق نے یہ ہر چیز میں ہے خواہ ناپی جاوے یا تولی جاوے کہا احمد نے اور جبکہ کہے بیچتا ہوں میں تجھے یہ کپڑا اور مجھپر ہے سینا اُسکا اور دھونا اسکا تو یہ بیع مثل دو شرط والی کے ہے اور جبکہ کہے کہ بیچتا ہوں میں اسکو تیرے ہاتھ اور مجھپر ہے سینا اُسکا تو کچھ مضائقہ نہیں یا کہے کہ بیچتا ہوں اُسکو تیرے ہاتھ اور مجھپر ہے دھونا اُسکا تو بھی مضائقہ نہیں اسواسطے کہ یہ فقط ایک شرط ہے دو شرطین نہیں کہا اسحاق نے کہ کہا حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی وجہ سے اور روایت کی ایوب سختیانی اور ابو بشر نے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے اور روایت کیا اس حدیث کو عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے اسنے حکیم بن حزام سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اُسکو ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے ایسے ہی حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال اور عبدہ بن عبد اللہ اور کئی ایک نے عبد الصمد بن عبد الوارث سے اُسنے یزید بن ابراہیم سے ابن سیرین سے اُسنے ایوب سے اُسنے حکیم سے کہا کہ منع فرمایا مجکو نبی صلعم نے یہ کہ بیچوں میں وہ چیز کہ نہیں ہے نزدیک میرے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث یزید بن ابراہیم سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ایوب سے اُسنے حکیم سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ یوسف بن ماہک کا اور روایت عبد الصمد کی زیادہ تر صحیح ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر نے یعلی بن حکیم سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے عبد اللہ بن عصمہ سے اُسنے حکیم بن حزام سے اُسنے نبی صلعم سے

والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم کرہوا ان یبیع الرجل ما لیس عندہ **باب** ماجاء فی کراہیۃ بیع الولاء وہبتہ **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مہدی ثنا سفیان وشعبۃ عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الولاء وعن ہبتہ ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم وقد روی یحیی بن سلیم ہذا الحدیث عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن بیع الولاء وہبتہ وہو وہم وہم فیہ یحیی بن سلیم وقد روی عبد الوہاب الثقفی وعبد اللہ بن نمیر وغیر واحد عن عبید اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہذا اصح من حدیث یحیی بن سلیم **باب** ماجاء فی کراہیۃ بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ **حدثنا** محمد بن المثنی ابو موسی ثنا عبد الرحمن بن مہدی عن حماد بن سلمۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ وفی الباب عن ابن عباس وجابر وابن عمر حدیث سمرۃ حدیث حسن صحیح وسماع الحسن من سمرۃ صحیح ہکذا قال علی بن المدینی وغیرہ والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم فی بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ وہو قول سفیان الثوری واہل الکوفۃ وبہ یقول احمد وقد رخص بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم فی بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ وہو قول الشافعی واسحاق **حدثنا** ابو عمار الحسین بن الحریث ثنا عبد اللہ بن نمیر عن الحجاج وہو ابن ارطاۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیوان اثنین بواحدۃ لا یصلح نسئا ولا باس بہ یدا بید ہذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی شراء العبد بالعبدین **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الہجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع احد

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے مکروہ رکھا ہے انہوں نے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ نہیں ہے نزدیک اُسکے **باب** ولاء کو بیچنا اور ہبہ کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان اور شعبہ نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے سے اور اُسکے ہبہ کرنے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور تحقیق روایت کی یحیی بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے سے اور اسکے ہبہ کرنے سے اور وہ وہم ہے وہم کیا اسمیں یحیی بن سلیم نے اور تحقیق روایت کی عبد الوہاب ثقفی اور عبد اللہ بن نمیر وغیرہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث یحیی بن سلیم سے **باب** جانور کو بدلے جانور کے بیچنا اُدھار پر مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن مسلمہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے جانور کو بدلے جانور کے اُدھار بیچنے سے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اسی طرح کہا علی بن مدینی وغیرہ نے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے جانور کو بدلے جانور کے اُدھار بیچنے میں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد اور بعض اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب سے حیوان کو بدلے حیوان کے اُدھار بیچنے میں رخصت دی ہے۔ یہ قول شافعی اور اسحاق کا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بیع دو حیوان کی بدلے ایک کے بطریق اُدھار درست نہیں اور دست بدست میں مضائقہ نہیں یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** ایک غلام کا بدلے دو غلام کے خریدنے میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ ایک غلام آیا اور بیعت کی اُسنے نبی صلعم سے ہجرت پر اور نہ معلوم کیا نبی صلعم نے کہ وہ غلام ہے پس آیا مالک اُسکو ڈھونڈھتا ہوا سو نبی صلعم نے فرمایا کہ بیچ اُسکو میرے ہاتھ سو خریدا اسکو نبی صلعم نے بدلے دو غلام حبشی کے پھر نہ بیعت کرتے تھے آپ کسی سے

ولاء کہتے ہیں حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کر دے اور غلام آزاد مر جاوے اور کچھ مال چھوڑ جاوے تو اُس مال کا وارث آزاد کرنے والا ہوگا۔ جب کوئی کسی ح

بعد حتی یسالہ اعبد ہو وفی الباب عن انس حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم انہ لاباس بعبد بعبدین یداً بید واختلفوا فیہ اذا کان نسأ **باب** ما جاء ان الحنطۃ بالحنطۃ مثلاً بمثل وکراھیۃ التفاضل فیہ **حدثنا** سوید بن نصر ثنا ابن المبارک ثنا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث عن عبادۃ ابن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذھب بالذھب مثلاً بمثل والفضۃ بالفضۃ مثلاً بمثل والتمر بالتمر مثلاً بمثل والبر بالبر مثلاً بمثل والملح بالملح مثلاً بمثل والشعیر بالشعیر مثلاً بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی بیعوا الذھب بالفضۃ کیف شئتم یداً بید وبیعوا البر بالتمر کیف شئتم یداً بید وبیعوا الشعیر بالتمر کیف شئتم یداً بید وفی الباب عن ابی سعید وابی ھریرۃ وبلال حدیث عبادۃ حدیث حسن صحیح وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن خالد بھذا الاسناد وقال بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم یداً بید وروی بعضھم ھذا الحدیث عن خالد عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث عن عبادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وزاد فیہ قال خالد قال ابو قلابۃ بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم فذکر والعمل علی ھذا عند اھل العلم لا یرون ان یباع البر بالبر الا مثلاً بمثل والشعیر بالشعیر الا مثلاً بمثل فاذا اختلف الاصناف فلا باس ان یباع متفاضلاً اذا کان یداً بید ھذا قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال الشافعی والحجۃ فی ذلک قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعوا الشعیر بالبر کیف شئتم یداً بید وقد کرہ قوم من اھل العلم ان یباع الحنطۃ بالشعیر الا مثلاً بمثل وھو قول مالک بن انس والقول الاول اصح **باب** ما جاء فی الصرف **حدثنا** احمد بن منیع ثنا حسین بن محمد ثنا شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن نافع قال انطلقت انا وابن عمر الی ابی سعید فحدثنا

یہاں تک کہ پوچھتے تھے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہیں ہے کچھ ڈر بیچ خریدنے ایک غلام کے بدلے دو غلاموں کے دست بدست اور جب وعدے سے ہو تو اس میں اختلاف ہے
باب گیہوں بدلے گیہوں کے برابر برابر بیچو تو درست ہے اور زیادتی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے خالد حذاء سے اسنے ابی قلابہ سے اسنے ابی اشعث سے اسنے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر ساتھ برابر کے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر ساتھ برابر کے اور کھجور بدلے کھجور کے برابر ساتھ برابر کے اور گیہوں ساتھ گیہوں کے برابر ساتھ برابر کے اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور جو بدلے جو کے برابر ساتھ برابر کے درست ہے۔ پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ لیا۔ پس اسنے سود دیا بیچو تم سونے کو بدلے چاندی کے جسطرح کہ چاہو ہاتھوں ہاتھ اور بیچو گیہوں کو بدلے کھجور کے جسطرح چاہو دست بدست اور بیچو تم جو کو بدلے کھجور کے جسطرح چاہو دست بدست یعنی اگر جنس مختلف ہو تو دست بدست کم و بیش لینا درست ہے۔ اور اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال سے بھی روایت ہے اور عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث بعض نے خالد سے ساتھ اس سند کے۔ فرمایا کہ بیچو گیہوں کو بدلے جو کے جسطرح چاہو دست بدست اور روایت کی بعض نے یہ حدیث خالد سے اسنے ابی قلابہ سے اسنے ابی اشعث سے اسنے عبادہ سے اسنے نبی صلعم سے اور زیادہ کیا اسمیں کہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو بدلے جو کے جسطرح چاہو اسکے بعد پوری حدیث بیان کی اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے۔ کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے کہ بیچے جاویں گیہوں بدلے گیہوں کے مگر برابر برابر۔ اور جو بدلے جو کے مگر برابر برابر اور جب کہ مختلف ہوں جنسیں تو دست بدست کم و بیش بیچنے میں ڈر نہیں یہ قول اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا شافعی نے دلیل اس قول حضرت کا ہے کہ بیچو جو کو بدلے گیہوں کے جسطرح چاہو دست بدست اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یہ کہ بیچا جاوے گیہوں بدلے جو کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** بیع صرف کا بیان یعنے نقد کو بدلے نقد کے بیچنا **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن محمد نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے اسنے نافع سے کہا کہ گیا میں اور ابن عمر پاس ابی سعید کے سو حدیث کی ہم سے یہ کہ

---

[1] یعنے اسی مجلس میں جدا ہونی یا بیع اور مشتری کے مول کو اور اس چیز کو قبض کر لیں۔ یہ نہیں درست ہے کہ ایک چیز وعدے سے ہو اور ایک نقد موجود ہو۔
[2] حاصل یہ ہے کہ اگر جنس ایک ہو اور قدر بھی ایک ہو تو اسمیں کم و بیش لینا برابر دست بدست درست ہے کم و بیش لینا درست نہیں اور وعدہ کرنا بھی درست نہیں اور اگر جنس مختلف ہو جیسے کہ گیہوں بدلے جو کے تو اسمیں کم و بیش لینا درست ہے مگر وعدہ کرنا درست نہیں جیسے کہ ایک طرف سے موجود ہو اور دوسری طرف سے وعدہ ہو

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت اذنای ھاتین یقول لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ الا مثلا بمثل لا یشف بعضہ علی بعض ولا تبیعوا منہ غائبا بناجز وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعثمان وابی ھریرۃ وھشام بن عامر والبراء وزید بن ارقم وفضالۃ بن عبید وابی بکرۃ وابن عمر وابی الدرداء وبلال حدیث ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم الا ما روی عن ابن عباس انہ کان لا یری باسا ان یباع الذھب بالذھب متفاضلا والفضۃ بالفضۃ متفاضلا اذا کان یدا بید وقال انما الربوا فی النسئۃ وکذلک روی عن بعض اصحابہ شیئا من ھذا وقد روی عن ابن عباس انہ رجع عن قولہ حین حدثہ ابو سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقول الاول اصح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق وروی عن ابن المبارک انہ قال لیس فی الصرف اختلاف **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا یزید بن ھارون ثنا حماد بن سلمۃ عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عمر قال کنت ابیع الابل بالبقیع فابیع بالدنانیر فاخذ مکانھا الورق وابیع بالورق فاخذ مکانھا الدنانیر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدتہ خارجا من بیت حفصۃ فسالتہ عن ذلک فقال لا باس بہ بالقیمۃ ھذا حدیث لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عمر وروی داود بن ابی ھند ھذا الحدیث عن سعید بن جبیر عن ابن عمر موقوفا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم ان لا باس ان یقتضی الذھب من الورق والورق من الذھب وھو قول احمد واسحاق وقد کرہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ذلک **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شھاب عن مالک بن اوس بن الحدثان انہ قال اقبلت اقول من یصطرف الدراھم فقال طلحۃ بن عبید اللہ وھو عند عمر بن الخطاب ارنا ذھبک ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطک ورقک فقال عمر بن الخطاب کلا واللہ لتعطینہ ورقہ او لتردن الیہ ذھبہ فان رسول اللہ

تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنا اسکو ان دونوں کانوں میرے نے فرماتے تھے کہ نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر ساتھ برابر کے نہ زیادہ کیا جاوے بعض اسکا بعض پر اور نہ بیچو انمین سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنی نہ بیچو وعدہ بدلے نقد کے۔ اس باب میں ابی بکر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی درداء اور بلال سے بھی روایت ہی اور ابی سعید کی حدیث نبی صلعم سے حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے مگر ابن عباس سے مروی ہے کہ مضائقہ نہین اگر بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے کم و بیش اور چاندی بدلے چاندی کے کم و بیش جبکہ ہو دست بدست۔ اور کہا کہ نہین ہے بیاج مگر وعدے مین اسیطرح روایت کی گئی ہے اس بارہ مین بعض اصحاب سے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُسنے اپنے قول سے رجوع کیا جبکہ حدیث بیان کی اُس سے ابو سعید نے نبی صلعم سے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ بیع نقدی مین کچھ اختلاف نہین حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے کہا تھا مین بیچتا اونٹوں کو بقیع مین سو بیچتا تھا مین بدلے دیناروں کے سو لیتا مین بدلے اُنکے چاندی اور بیچتا مین اونٹوں کو چاندی سے اور لیتا بدلے اُنکے دینارین سو آیا مین پاس نبی صلعم کے سو پایا مین نے آپ کو باہر گھر حفصہ کے سو پوچھا مین نے آپ کو اس سے فرمایا کہ نہین کچھ ڈر اسمین کچھ ساتھ قیمت کے اس حدیث کو نہین جانتے ہم مرفوع مگر حدیث سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اور روایت کی داؤد ابن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے موقوف اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہین کچھ ڈر یہ کہ لیا جاوے سونا بدلے چاندی کے اور چاندی بدلے سونے کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور مکروہ رکھا ہے اسکو بعض اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے مالک بن اوس سے کہ سامنے آیا مین اسحالت مین کہ کہتا تھا کون ہی کہ سونے کے بدلے درہم دے سو طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ عمر فاروق کے پاس تھا کہ دکھا ہمکو سونا اپنا پھر آئیو ہمارے پاس جبکہ آوے خادم ہمارا دینگے ہم تجکو چاندی سو عمر رضہ نے کہا ہرگز نہین قسم اللہ کی یا دے اسکو چاندی اُسکی یا پھیر دے اسکو سونا اُسکا اسواسطے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال الورق بالذھب ربوا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربوا الا ھاء وھاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربوا الا ھاء وھاء ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم ومعنی قولہ الا ھاء وھاء یدا بید **باب** ما جاء فی ابتیاع النخل بعد التابیر والعبد ولہ مال **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للذی باعھا الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع وفی الباب عن جابر حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح ھکذا روی من غیر وجہ عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع وروی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع نخلا وقد ابرت فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع وروی عن نافع عن ابن عمر عن عمر انہ قال من باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع ھکذا رواہ عبید اللہ بن عمر وغیرہ عن نافع الحدیثین وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایضا وروی عکرمۃ بن خالد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث سالم والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول الشافعی واحمد واسحاق قال محمد وحدیث الزھری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح **باب** ما جاء البیعان بالخیار ما لم یتفرقا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چاندی بدلے سونے کے بیاج ہے یعنے وعدے میں مگر دست بدست ہو تو درست ہے اور گیہوں بدلے گیہوں کے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے اور معنے ہاتھوں ہاتھ کے دست بدست ہیں **باب** خرید نا کھجوروں کا بعد پیوند لگانے کے اور خرید نا غلام کا کہ اسکے پاس مال ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا سُنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند کے تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کر لیوے خریدنے والا۔ اور جو شخص کہ خریدے غلام اور اُسکے پاس مال ہو تو مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اسیطرح روایت کی گئی ہے کئی وجہ پر زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند لگانے کے تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا۔ اور جو شخص کہ بیچے غلام اور اُسکے پاس مال ہو اور مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کر لیوے خریدنے والا اور روایت کی گئی ہے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ خریدے درخت کھجور کا کہ پیوند کیا گیا ہو تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور روایت کی گئی ہے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے کہا جو شخص کہ خریدے غلام اور اُسکے پاس کچھ مال ہو تو مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا۔ اسیطرح روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں۔ اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت کی عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل حدیث سالم کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا محمد نے اور حدیث زہری کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت سے زیادہ صحیح ہے۔ **باب** بائع اور مشتری کو بیع مین اختیار ہے کہ جب تک جُدے نہوں

۱؎ تابیر اُسکو کہتے ہین کہ رکھتے ہون پھول نر کھجور کے بیچ پھول مادہ کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حکم الٰہی سے سو فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت کھجور کا مول لے اور اُسمین میوہ لگا ہو تو بائع کا حق ہے مگر خریدنے والا شرط کرلے یعنے کہے کہ مین نے لیا درخت کھجور کا ساتھ اس پھل کے تو وہ حق خریدنے والے کا ہے۔ اور جو درخت کہ بغیر تابیر کے ہو اُسمین یہ شرط کرنے کی کچھ ضرورت نہین بلکہ ہر صورت مین وہ میوہ خریدنے والے کا ہوگا۔ اور یہی ہے قول امام شافعی اور مالک اور احمد کا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اسمین پھل کی شرط کر لی ضرور ہے ۲؎ خیار اسم ہے اختیار سے اور معنی اسکے ہین دو امرون میں سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اُسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین اور معنی اور احکام انکے فقہ مین مذکور ہین اور مراد یہان خیار سے خیار مجلس ہے کہ وہ جدا ہے اُن سب سے اور وہ یہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونے ایجاب و قبول کے تو ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی رہتا ہے جب تک کہ مجلس مین بیٹھے رہین اور جب اُٹھ کھڑے ہون تو اختیار جاتا رہتا ہے اور اس اختیار مین اختلاف ہے امام شافعی اور احمد وغیرہ بعض امام کہتے ہین کہ مراد اس سے اختیار مجلس ہے کہ جب تک دونون ایک مجلس مین بیٹھے رہین تب تک اختیار باقی رہتا ہے اور امام ابو حنیفہ وغیرہ اہل علم کہتے ہین کہ

حدثنا واصل بن عبد الاعلى الكوفي ثنا محمد بن فضيل عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول البيعان بالخيار ما لم يتفرقا او يختارا قال فكان ابن عمر اذا ابتاع بيعا وهو قاعد قام ليجب له البيع **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد عن شعبة ثنى قتادة عن صالح ابي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا فان صدقا وبيّنا بورك لهما في بيعهما وان كذبا وكتما محقت بركة بيعهما وهذا حديث صحيح وفي الباب عن ابي برزة وعبد الله بن عمرو وسمرة وابي هريرة وابن عباس حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقالوا الفرقة بالابدان لا بالكلام وقد قال بعض اهل العلم معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم ما لم يتفرقا يعني الفرقة بالكلام والقول الاول اصح لان ابن عمر هو روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اعلم بمعنى ما روى وروي عنه انه كان اذا اراد ان يوجب البيع مشى ليجب له وهكذا روي عن ابي برزة الاسلمي ان رجلين اختصما اليه في فرس بعد ما تبايعا وكانوا في سفينة فقال لا اراكما افترقتما وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا وقد ذهب بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم الى ان الفرقة بالكلام وهو قول الثوري وهكذا روي عن مالك بن انس وروي عن ابن المبارك انه قال كيف ارد هذا والحديث فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم صحيح فقوى هذا المذهب ومعنى قول النبي صلى الله عليه وسلم الا بيع الخيار معناه ان يخير البائع المشتري بعد ايجاب البيع فاذا خيره فاختار البيع فليس له خيار بعد ذلك في فسخ البيع وان لم يتفرقا هكذا فسره الشافعي وغيره

حدیث بیان کی ہمسے واصل بن عبدالاعلے نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن فضیل نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا سُنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بایع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک کہ نہ جدے ہون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی (یعنی اگر بیع مین یہ شرط کی ہو کہ اختیار ہے مجھے چاہونگا رکھونگا اُس چیز کو اور چاہونگا تو نہ رکھونگا تو اُسمین باوجود جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے گو اُس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہون) اور تھے ابن عمر جب خریدتے کسی چیز کو اس حالت مین کہ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے تاکہ بیع پوری ہوجاوے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے صالح ابوخلیل سے عبداللہ بن حارث سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیچنے والا اور خریدنے والا ساتھ اختیار کے ہے جبتک کہ نہ جدا ہو (یعنی ایک مجلس سے جب اُٹھ کھڑے ہونگے اور جدا ہونگے تو اختیار نہ رہے گا) اور اگر سچ کہین اور بیان کرین بیع اور ثمن کے عیب کو تو برکت ہوتی ہے دونون کے لیے خرید و فروخت مین اور اگر چھپاوین عیب اور جھوٹ بولین تو دور کی جاتی ہے برکت اُنکے بیع کی یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب مین ابی برزہ اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہین کہ موجب بیع کا جدا ہونا بدن سے ہے نہ کلام سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ معنی حضرت صلعم کے اس قول کا کہ جب تک نہ جدے ہون مراد جدا ہونا ساتھ کلام کے ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ ابن عمر ہی نے یہ حدیث حضرت صلعم سے روایت کی ہے اور وہ وقت بیع کے بیٹھے ہوتے تو اُٹھ کھڑے ہوتے تاکہ بیع واجب ہو جاوے تو وہ اپنی روایت کا آپ ہی خوب مطلب سمجھتے تھے اور اسیطرح روایت کی گئی ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ دو مرد جھگڑتے آئے پاس اُنکے (ابن عمر) بیچ ایک گھوڑے کے بعد اسکے کہ بیع کر چکے تھے اور تھے وہ دونون ایک کشتی مین۔ پس کہا کہ نہین دیکھتا مین تمکو کہ جدے ہوئے ہو کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ بایع اور مشتری ساتھ خیار کے ہین جبتک کہ نہ جدے ہون اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے طرف اسکے کہ موجب بیع کا جدا ہونا ساتھ کلام کے ہے اور یہی ہے قول ثوری کا اور اسیطرح روایت ہے مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے روایت ہے کہا کہ کس طرح کرون مین فرقت بالکلام کو حالانکہ اسمین حدیث نبی صلعم سے صحیح ہے سو قوی کیا اس مذہب کو اور معنی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا لیکن بیع خیار مین یہ ہے کہ اختیار دے بائع مشتری کو یعنی بعد واجب کرنے بیع کے (یعنی بعد واجب ہونے ایجاب اور قبول کے) بایع مشتری کو کہے کہ مین نے تجکو اختیار دیا خواہ بیع کو رکھ خواہ توڑ ڈال سو جب بایع اُسکو اختیار دے اور مشتری اُسکو اختیار کرے تو نہین رہتا ہے واسطے اُسکے کچھ اختیار بعد اسکے بیچ فسخ کرنے بیع کے اگرچہ وہ ایک مجلس سے جدے نہون۔ اسیطرح تفسیر کیا ہے اسکی شافعی وغیرہ نے

وما یقوی بقول من یقول للفرقۃ بالابدان لا بالکلام حدیث عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** بذلک قتیبۃ ثنا اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ ہذا حدیث حسن ومعنی ہذا ان یفارقہ بعد البیع خشیۃ ان یستقیلہ ولو کان الفرقۃ بالکلام ولم یکن لہ خیار بعد البیع لم یکن لہذا الحدیث معنی حیث قال ولا یحل لہ ان یفارقہ خشیۃ ان یستقیلہ **باب حدثنا** نصر بن علی ثنا ابو احمد ثنا یحیی بن ایوب قال سمعت ابا زرعۃ ابن عمرو یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتفرق عن بیع الا عن تراض ہذا حدیث غریب **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی ثنا ابن وہب عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر اعرابیا بعد البیع وہذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فیمن یخدع فی البیع **حدثنا** یوسف بن حماد البصری ثنا عبد الاعلی بن عبد الاعلی عن سعید عن قتادۃ عن انس ان رجلا کان فی عقدتہ ضعف وکان یبایع وان اہلہ اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ احجر علیہ فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ فقال یا رسول اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال اذا بایعت فقل ہاؤ وہاء ولا خلابۃ وفی الباب عن ابن عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم وقالوا الحجر علی الرجل الحر فی البیع والشراء اذا کان ضعیف العقل وہو قول احمد واسحق ولم یر بعضہم ان یحجر علی الحر البالغ

لیکن فرقت بالابدان کی تقویت حدیث ابن عمر سے ہے جو اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے (جیسا کہ اُنپر خود بھی عمل کیا ہے) **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بایع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک نہ جدا ہوں مگر یہ کہ ہو عقد خیار کا (یعنی اُسمین خیار کی شرط ہووے) اور نہیں درست اُسکو یہ کہ جدا ہووے ساتھی اپنے سے (یعنی اُٹھ کھڑا ہووے مجلس[1] سے) بخوف اسکے کہ ساتھی اُسکا بیع کو فسخ کرا دے یہ حدیث حسن ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ جدا ہووے بعد بیع پوری ہو جانیکے اس خوف سے کہ بیع کو فسخ نہ کرا دے اور اگر ہوتا مراد اُس سے جدا ہونا ساتھ کلام کے تو نہ ہوتا واسطے اسکے اختیار بعد بیع کے اور نہ ہوتا واسطے اس حدیث کے کوئی معنے جس جگہ کہا کہ نہیں درست ہے اُسکو یہ کہ جدا ہو ساتھی اپنے سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اُس سے توڑنا بیع کا **باب** - **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے اُسنے کہا سنا مین نے ابا زرعہ ابن عمرو سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ نہ جدا ہووے کوئی بیع سے مگر آپس کی رضامندی سے یہ حدیث غریب ہی **حدیث** کی ہمسے عمر بن حفص شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے ابن جریج سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ اختیار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگلی کو بعد بیع کے - یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جو شخص فریب دیا جاوے بیع مین تو کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلے نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ ایک مرد کی عقل مین ضعف تھا اور تھا معاملہ کرتا ساتھ بیع کے سو اُسکے گھر والے حضرت[2] کے پاس آئے اور کہا کہ آپ اُسکو بیع سے روکیے سو بلایا اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا اُسکو سو اُسنے کہا کہ یا حضرت مین نہین باز رہ سکتا بیع سے یعنی مجکو اُسکی ضرورت رہتی ہے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بیع کرے تو کہ[3] سودا دست بدست ہی اور اسمین فریب نہین ہے - اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے - کہتے ہین کہ جب آزاد مرد کم عقل ہو تو اُسکو بیچنے اور خریدنے سے روکا جاوے - یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے - اور بعضے کہتے ہین کہ آزاد مرد بالغ کو بیع و شرا سے روکنا درست نہین ہے -

[1] یعنی جب تک بائع اور مشتری آپس مین راضی نہوں ساتھ قیمت دینے اور قبض کرنے مبیع کے تب تک جدا نہوں - والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہے شرع مین اور یا یہ مراد ہے کہ بائع اور مشتری سے جسکا ارادہ جدا ہونے کا ہو وہ اپنے ساتھی سے مشورہ کرلے کہ یہ بیع تجکو منظور ہے اگر اُسی وقت واپس مانگے تو واپس کر دے ۱۲ [3] یعنے بیع کے وقت خریدار سے کہ کہ مجکو بیع و شرا مین واقفیت نہین پس مجکو فریب نہ دینا - اور لوگ اُسوقت مین ایکدوسرے کے خیر خواہ تھے پس اس کہنے سے وہ تیری خیر خواہی ملحوظ رکھے گا ۱۲

باب ما جاء فی المصراۃ **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فہو بالخیار اذا حلبہا ان شاء ردہا ورد معہا صاعا من تمر وفی الباب عن انس ورجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو عامر ثنا قرۃ بن خالد عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فہو بالخیار ثلاثۃ ایام فان ردہا رد معہا صاعا من طعام لا سمراء معنی لا سمراء لا بر ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا الحدیث عند اصحابنا منہم الشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی اشتراط ظہر الدابۃ عند البیع **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا وکیع عن زکریا عن الشعبی عن جابر بن عبد اللہ انہ باع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا واشترط ظہرہ الی اہلہ ہذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجہ عن جابر والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم یرون الشرط جائزا فی البیع اذا کان شرطا واحدا وہو قول احمد واسحاق وقال بعض اہل العلم لا یجوز الشرط فی البیع ولا یتم البیع اذا کان فیہ شرط **باب** الانتفاع بالرہن **حدثنا** ابو کریب ویوسف بن عیسی قالا ثنا وکیع عن زکریا عن عامر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یرکب اذا کان مرہونا ولبن الدر یشرب اذا کان مرہونا وعلی الذی یرکب ویشرب نفقتہ ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عامر الشعبی عن ابی ہریرۃ وقد روی غیر واحد ہذا الحدیث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ موقوفا والعمل علی ہذا

باب بکری وغیرہ کے تھنوں میں دودھ جمع کرنا اور پھر اُسکو بیچنا تاکہ خریدار کو دھوکا ہو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے محمد بن زیاد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ خریدے اس جانور کو جسکے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو تو وہ اختیار رکھتا ہے جب کہ دوہے دودھ[1] اُسکا اگر چاہے تو پھیر دے اُسکو اور دیوے عوض دودھ کے چار سیر کھجوریں اور اس باب میں انس اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قرہ بن خالد نے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خریدے اُس جانور کو جسکے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو تو وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک سو اگر پھیر دے اُسکو تو پھیر دے ساتھ اُسکے چار سیر طعام سوائے گیہوں[2] کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے انھیں میں سے شافعی اور احمد اور اسحاق ہیں **باب** جانور بیچنے کے وقت سواری کی شرط کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا اور شرط کی سواری اُسکی کی اپنے گھر تک یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی طرح پر جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ بیع میں شرط کر لی جائز[3] ہے جبکہ ایک شرط ہو اور یہی ہے قول احمد اور اسحق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بیع میں شرط کر لی جائز نہیں اور جب بیع میں کوئی شرط ہو تو وہ درست نہیں **باب** رہن سے نفع اُٹھانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور یوسف بن عیسی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا سے اُسنے عامر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور سواری کا جو گروی ہے سواری کیا جاوے بدلے خرچ[4] کرنے اُسکے کے (یعنی گھاس وغیرہ دینے کے) اور دودھ جانور گروی کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اُسکے کے۔ اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اُسپر ہے خرچ اُسکا یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث عامر شعبی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے بہت لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے موقوف اور عمل اسی پر ہے

[1] اگر کوئی شخص جانور خریدے اور بعد دودھ دوہنے کے معلوم ہو کہ دودھ کم ہے تو مختار ہے چاہے رکھے اور چاہے پھیر دے اگر پھیر دے تو چار سیر کھجوریں عوض میں دودھ کے دے اسلیے کہ دودھ سے نفع اُٹھایا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے خیار اس بیع میں فسخ کا اور نہ پھیر دینا بدلے اُسکے کھجوروں کا کیونکہ یہ حدیث منسوخ ہے مگر اس حدیث کی ناسخ کوئی حدیث صحیح محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ۱۲ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا ساتھ شرط کرنے بائع کے سواری اُسکی کو اپنے لیے ایک مدت تک یہ مذہب امام احمد اور مالک کا ہے۔ اور امام شافعی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بیع میں یہ شرط کر لی درست نہیں ۱۲ [4] یعنے جو شخص کہ سوار ہو یا دودھ پیوے تو اسپر نفقہ ہے خواہ راہن ہو خواہ مرتہن ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ گروے سے نفع اُٹھانا مرتہن کو درست ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں ۱۲ [2] یعنی کھجور وغیرہ دے نہ گیہوں شاید اسمیں حضرت نے زیادتی قیمت کا خیال فرمایا واللہ اعلم

عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ليس له ان ينتفع من الرهن بشئ **باب** ماجاء في شراء القلادة وفيها ذهب وخرز **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابى شجاع سعيد بن يزيد عن خالد بن ابى عمران عن حنش الصنعاني عن فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثنى عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها اكثر من اثنى عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تباع حتى تفصل **حدثنا** قتيبة ثنا ابن المبارك عن ابى شجاع سعيد بن يزيد بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا ان يباع سيف محلى او منطقة مفضضة او مثل هذا بدراهم حتى يميز ويفصل وهو قول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقد رخص بعض اهل العلم في ذلك من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم **باب** ماجاء في اشتراط الولاء والزجر عن ذلك **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدى ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشترى بريرة فاشترطوا الولاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فانما الولاء لمن اعطى الثمن او لمن ولى النعمة وفي الباب عن ابن عمر حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وقال منصور بن المعتمر يكنى ابا عتاب **حدثنا** ابو بكر العطار البصري عن على بن المديني قال سمعت يحيى بن سعيد يقول اذا حدثت عن منصور فقد ملأت يدك من الخير لا ترد غيره ثم قال يحيى ما اجد في ابراهيم النخعي ومجاهد اثبت من منصور واخبرني محمد عن عبد الله بن ابى الاسود قال قال عبد الرحمن بن مهدى منصور اثبت اهل الكوفة

نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ نہین جائز اُسکو یہ کہ نفع اُٹھاوے گرو سے کچھ

باب سونے اور نگینہ والے ہار کے خریدنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی شجاع سعید بن یزید سے اُسنے خالد بن ابی عمران سے اُسنے حنش صنعانی سے اُسنے فضالہ بن عبید سے کہا کہ خریدا مین نے خیبر کے سال مین ایک ہار بدلے بارہ دینار کے کہ تھا اسمین سونا اور نگینہ سو جدا کیا مین نے اُس ہار کو یعنی سونے مین سے نگینے نکال ڈالے پس پایا مین نے اسمین سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مین نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی اُسکا سونا نگینوں سے جدا کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ابی شجاع سعید بن یزید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہین جائز رکھتے یہ کہ بیچی جاوے تلوار جڑاؤ سونے سے یا کمر بند جڑاؤ چاندی سے یا مثل اسکے بدلے درہمون کے یہانتک کہ علیحدہ کیا جاوے یا جدا کیا جاوے۔ اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جائز ہے

باب بیچنے مین ولا کی شرط سے زجر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ تحقیق ارادہ کیا اُسنے یہ کہ خریدے بریرہ لونڈی کو سو اُسکے مالک نے شرط کی کہ ولا اُسکا ہمارے لیے ہوگا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید اسکو سوا اسکے نہین کہ ولا واسطے اُسکے ہے کہ دے قیمت یا واسطے اُسکے کہ مالک ہو اُسکا اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور منصور کی کنیت ابو عتاب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر عطار بصری نے علی بن مدینی سے اُسنے کہا سنا مین نے یحیی بن سعید سے کہتا تھا کہ جب حدیث بیان کیجاوے منصور سے تو بھر لئے تو نے ہاتھ اپنے بہتری سے اب نہ ارادہ کر سوائے اُسکے پھر کہا یحیی نے کہ نہین پایا مین بیچ ابراہیم نخعی کے زیادہ ثابت منصور سے کسی کو اور حدیث کی ہمسے محمد نے عبداللہ بن ابو اسود سے اُسنے کہا کہ عبدالرحمن بن مہدی نے کہا کہ منصور زیادہ تر ثابت ہے اہل کوفہ سے۔

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیچے مال کو ساتھ جنس اُسکی کے اور بیع اور ثمن کے ساتھ یا اُنمین سے ایک کے ساتھ کوئی اور چیز ہو تو درست نہین ہے۔ پس اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اشرفیاں ہون تو نگینے وغیرہ اُس سے جدا کرکے برابر سونے کے تول کرکے بیچے اور یہی حکم چاندی کا ہے اور اگر مثلاً سونے کا جڑاؤ زیور چاندی کے بدلے بیچے تو اسمین نگینہ کا اُکھاڑنا ضرورت نہین رکھتا ہے کیونکہ اس صورت مین جنس مختلف ہو گئی پس کم و بیش جائز ہوگا ۱۲ ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص غلام بیچے اور اُسکے ساتھ یہ شرط کرے کہ ولا اُسکا میرے لیے ہوگا تو یہ درست نہین بلکہ ولا حق اُسکا ہے جو مول لے اور آزاد کرے اور ولا کہتے ہین حق آزادی کو ۱۲

باب - حدثنا ابو کریب ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن حبیب بن ابی ثابت عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث حکیم بن حزام یشتری لہ اضحیۃ بدینار فاشتری اضحیۃ فاربح فیھا دینارا فاشتری اخری مکانھا فجاء بالاضحیۃ والدینار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بالشاۃ وتصدق بالدینار حدیث حکیم بن حزام لانعرفہ الا من ھذا الوجہ وحبیب بن ابی ثابت لم یسمع عندی من حکیم بن حزام حدثنا احمد بن ابی سعید الدارمی ثنا حبان ثنا ھارون بن موسی ثنا الزبیر بن خریت عن ابی لبید عن عروۃ البارقی قال دفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا لاشتری لہ شاۃ فاشتریت لہ شاتین فبعت احدھما بدینار وجئت بالشاۃ والدینار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ما کان من امرہ فقال بارک اللہ لک فی صفقۃ یمینک فکان بعد ذلک یخرج الی کناسۃ الکوفۃ فیربح الربح العظیم فکان من اکثر اھل الکوفۃ مالا حدثنا احمد بن سعید ثنا حبان ثنا سعید بن زید ثنا الزبیر بن خریت عن ابی لبید فذکر نحوہ وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا الحدیث وقالوا بہ وھو قول احمد واسحق ولم یاخذ بعض اھل العلم بھذا الحدیث منھم الشافعی وسعید بن زید اخو حماد بن زید وابو لبید اسمہ لمازۃ باب ماجاء فی المکاتب اذا کان عندہ ما یؤدی حدثنا ھارون بن عبد اللہ البزاز ثنا یزید بن ھارون ثنا حماد بن سلمۃ عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او میراثا ورث بحساب ما عتق منہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤدی المکاتب بحصۃ ما ادی دیۃ حر وما بقی دیۃ عبد وفی الباب عن ام سلمۃ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وھکذا روی یحیی بن ابی کثیر عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی خالد الحذاء عن عکرمۃ عن علی قولہ والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وقال اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم

باب - حدیث کی ہمسے ابو کریب نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اسنے حبیب بن ابی ثابت سے اسنے حکیم بن حزام سے کہ تحقیق نبی صلعم نے بھیجا اُسکو تاکہ خریدے واسطے آپ کے قربانی بدلے دینار کے سو خریدی اُسنے قربانی پس نفع پایا اُسمین ایک دینار (یعنی ایک دینار کو خریدا پھر دو دینار کو بیچ ڈالا) پھر خرید کی اُسنے دوسری بدلے اُسکے اور لایا اُس قربانی اور دینار کو پاس نبی صلعم کے سو فرمایا آپنے کہ ذبح کر قربانی اور صدقہ کر دینار کو۔ یہ حدیث فقط اسی طریق سے مروی ہے۔ اور حبیب بن ابی ثابت نے حکیم بن حزام سے نہیں سنا حدیث کی ہمسے احمد بن ابی سعید دارمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہارون بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زبیر بن خریت نے ابی لبید سے اُسنے عروہ بارقی سے کہا کہ دیا مجکو نبی صلعم نے ایک دینار تاکہ خریدوں میں آپکے لیے بکری سو خریدی مین نے آپکے لیے دو بکریاں اور بیچی میں نے ایک اُنمین سے بدلے ایک دینار کے اور لایا مین ایک بکری اور دینار پاس نبی صلعم کے اور اس قصہ کو آپسے ذکر کیا سو فرمایا آپنے کہ برکت دے اللہ واسطے تیرے بیچ سودے داہنے ہاتھ تیرے کے۔ اسکے بعد جب میں کوفہ کی بازار مین جاتا تو بہت نفع پاتا۔ پس وہ سب اہل کوفہ سے مال مین زیادہ تھا حدیث کی ہمسے احمد بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن زید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زبیر بن خریت نے ابی لبید سے پس ذکر کیا مثل اُسکے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے اور قائل ہین ساتھ اسکے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہین لیا اُنھین مین سے شافعی ہین سعید بن زید بھائی حماد بن زید کا ہے اور ابو لبید کا نام لمازہ ہے

باب جب مکاتب کے پاس دیت دینے کی برابر مال ہو تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب[1] دیت یا میراث کا تو وارث ہوگا مقدار اُس چیز کے کہ آزاد کیا گیا ہے اُس سے اور فرمایا نبی صلعم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب ساتھ حصے اُس چیز کے کہ ادا کرے بدلے کتابت کے دیت آزاد کی اور جو باقی رہے سو دیت غلام کی اور اس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے اور روایت کی خالد بن حذاء نے عکرمہ سے اُسنے علی سے قول اُسکا اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور اکثر اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین۔

[1] مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکو لکھ دے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کریگا تو تو آزاد ہے اور اسکے مستحق ہونے کے یہ معنے ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے موافق اس چیز کے کہ آزاد ہوا اُس سے جیسے کہ آدھا ادا کیا آدھا بدلے کتابت کے پھر مرگیا باپ اُسکا اُس حال مین کہ وہ آزاد تھا

المکاتب عبد ما بقی علیہ درہم وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحق **حدثنا** قتیبة ثنا عبد الوارث بن سعید عن یحیی بن ابی انیسة عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یقول من کاتب عبدہ علی مائة اوقیة فاداھا الا عشرة اواق اوقال عشرة الدراھم ثم عجز فھو رقیق وھذا حدیث غریب والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان المکاتب عبد ما بقی علیہ شیء من کتابتہ وقد رواہ الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعیب نحوہ **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی ثنا سفیان عن الزھری عن نبھان عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عند مکاتب احدکن ما یودی فلتحتجب منہ ھذا حدیث حسن صحیح ومعنی ھذا الحدیث عند اھل العلم علی التورع وقالوا لا یعتق المکاتب وان کان عندہ ما یودی حتی یودی **باب** ماجاء اذا افلس للرجل غریم فیجد عندہ متاعہ **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن ابی بکر بن حزم عن عمر بن عبد العزیز عن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام عن ابی ھریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایما امرء افلس ووجد رجل سلعتہ عندہ بعینھا فھو اولی بھا من غیرہ وفی الباب عن سمرة وابن عمر حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول الشافعی واحمد واسحق وقال بعض اھل العلم ھو اسوة الغرماء وھو قول اھل الکوفة

کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ باقی رہے اُسپر ایک[1] درہم اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے یحیی بن ابی انیسہ سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا سنا میں نے نبی صلعم کو خطبے میں فرماتے تھے کہ جو شخص کہ کتابت کرے غلام اپنے سے اوپر سو اوقیہ کے مثلاً پس ادا کیا اُسنے مگر دس اوقیہ یا فرمایا دس درہم پھر عاجز ہوا ادا کرنے سے تو وہ غلام ہی ہے آزاد نہیں یہ حدیث غریب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ باقی رہے اُسپر کوئی چیز بدلے کتابت اُسکی کے اور روایت کیا اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اسی طرح **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے نبہان سے اُسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب ہو پاس مکاتب ایک تمہارے کے اسقدر روپیہ کہ بدلے کتابت کے پورا دیسکے تو چاہیے کہ پردہ کرے اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کا نزدیک اہل علم کے احتیاط پر مبنی ہے اور کہتے ہیں کہ نہیں آزاد ہوتا مکاتب اگرچہ ہو نزدیک اُسکے اسقدر روپیہ کہ تمام بدل کتابت ادا کرسکے یہانتک کہ ادا کرے

باب جب کوئی شخص مفلس ہوجاوے اور واسطے اُسکے قرضخواہ ہو پس پاوے نزدیک اُسکے مال اپنا بعینہ تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن حزم سے اُسنے عمر بن عبد العزیز سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ مفلس ہوا اور پایا ایک شخص نے مال اپنا بعینہ اُسکے پاس پس وہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ[2] اُس مال کے غیر اپنے سے اور اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ برابر ہے ساتھ اور قرضخواہوں کے اور یہی ہے قول اہل کوفہ کا

[1] اور کوئی وارث اُسنے چھوڑا تھو سوا بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا اُسکے آدھے مال کا یا آدھا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اُسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اُسکے وارثوں کو اور اُسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی ہے کہ آدھی قیمت اُسکی ہو۔ مثلاً کتابت تھی ہزار درہم اور قیمت اُسکی سو درہم ہے۔ پس ادا کیے اُسنے پانسو درہم بعد ازاں مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لیے دے پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد ہے اور اُسکے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اُسکی ہے ۱۲ [2] یعنی جب تک ایک درہم اُسپر باقی رہے گا وہ غلام ہے جب سب روپیہ بیباق کریگا آزاد ہوگا یا نہیں کہ بحساب ان روپیوں کے کہ پہونچائے ہیں اور بعض اُسکا آزاد ہو جاتا ہے ۱۲ [3] یعنے مثلاً ایک شخص سے کچھ خریدا تھا اور اُسکا مول نہ دیا تھا کہ وہ مفلس ہوگیا۔ اور قاضی نے حکم اُسکے افلاس کا کردیا۔ اور پائی بیچنے والے نے وہ چیز بعینہ تو اُسکا حقدار وہی ہے اور قرضخواہوں کا اسمیں کچھ حق نہیں۔ یہ مذہب امام شافعی اور مالک کا ہے۔ اور امام حنیفہ کے نزدیک فسخ کرنا بیع کا درست نہیں۔ پس اگر بائع مفلس کے پاس اپنی چیز بعینہ پاوے تو اُسکو اسکا لینا درست نہیں بلکہ حصہ رسد کے موافق یہ شخص پاوے گا۔ اور باقی مال قرضداروں کو ملے گا یہ مذہب ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے لیکن ظاہر لفظ حدیث کا اسپر دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کی یہ چیز ہے اُسکو دیا جاوے نہ اوروں کو ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

باب ماجاء فی النهی للمسلم ان یدفع الی الذمی الخمر یبیعها له **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن مجالد عن ابی الوداک عن ابی سعید قال کان عندنا خمر لیتیم فلما نزلت المائدة سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عنه وقلت انه لیتیم قال اهریقوه وفی الباب عن انس بن مالک حدیث ابی سعید حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا وقال بهذا بعض اهل العلم وکرهوا ان تتخذ الخمر خلا وانما کره من ذلک والله اعلم ان یکون المسلم فی بیته خمر حتی یصیر خلا ورخص بعضهم فی خل الخمر اذا وجد قد صار خلا **باب حدثنا** ابو کریب ثنا طلق بن غنام عن شریک وقیس عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اد الامانة الی من ائتمنک ولا تخن من خانک هذا حدیث حسن غریب وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث وقالوا اذا کان للرجل علی آخر شیء فذهب به فوقع له عنده شیء فلیس له ان یحبس عنه بقدر ما ذهب له علیه ورخص فیه بعض اهل العلم من التابعین وهو قول الثوری وقال ان کان له علیه دراهم فوقع له عنده دنانیر فلیس له ان یحبس بمکان دراهمه الا ان یقع عنده له دراهم فله حینئذ ان یحبس من دراهمه بقدر ماله علیه **باب** ماجاء ان العاریة مؤداة **حدثنا** هناد وعلی بن حجر قالا ثنا اسمعیل بن عیاش عن شرحبیل بن مسلم الخولانی عن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی خطبة عام حجة الوداع العاریة مؤداة والزعیم غارم والدین مقضی

باب مسلمان ذمی کو شراب نہ دیوے کہ تو میری طرف سے بیچ **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے مجالد سے اُسنے ابی الوداک سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ ہم مین سے ایک یتیم کے پاس شراب تھی۔ سو جب اُتری آیت سورۂ مائدہ کی تو پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس سے اور کہا مین نے کہ وہ ایک یتیم لڑکے کا مال ہے فرمایا گرادو اُسکو۔ اور اس باب مین انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابی سعید کی حدیث حسن ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی وجہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور قائل ہین ساتھ اسکے۔ بعض اہل علم کہتے ہین مکروہ ہے یہ کہ بنایا جاوے شراب کو سرکہ اور مکروہ کی علت سواے اسکے نہین کہ مسلمان کے گھر مین شراب رکھی رہے یہانتک کہ سرکہ ہو جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ شراب کا سرکہ بنانا درست ہے جب کہ پایا جاوے اس حال سے کہ گویا سرکہ یعنی خود بخود سرکہ ہو جاوے تو درست ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے طلق بن غنام نے شریک اور قیس سے اُنھون نے ابی حصین سے اُنکی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر امانت کو طرف اُس شخص کے کہ امانت رکھی تیرے پاس اور نہ خیانت کر اُسکی کہ جو خیانت کرے تیری یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین کہ جب کسی شخص کی دوسرے پر کوئی چیز ہو اور لیجاوے وہ اُسکو یعنی اُسمین خیانت کرے پس واقع ہو واسطے اُسکے کوئی چیز نزدیک اسکے تو نہین درست اِسکو کہ روکے اُس سے مقدار اس چیز کی کہ خیانت کی اُسنے اوپر اسکے اور اجازت دی ہے اسمین بعض اہل علم نے تابعین مین سے اور یہی ہے قول ثوری کا اور کہا کہ اگر درہم چاہئے ہون اور دینار اُسکے پاس نکلین تو روکنا درست نہین ہان اگر درہم نکلین تو البتہ درست ہے کہ اپنے درہم لے لیوے اور باقی اُسکو واپس کر دیوے۔ **باب** مانگی ہوئی چیز ادا کیجاوے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور علی بن حجر نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے اُسنے ابی امامہ سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ خطبے کے حجۃ الوداع کے سال مین کہ مانگی چیز ادا کیجاوے۔ اور ضامن اپنی ضمانت کو ادا کرے۔

لہ گرادینا اسواسطے فرمایا کہ شرع مین اُس مال کی قیمت نہین پس نفع اُٹھانا اُس سے حرام ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو ذمی کافر کے سپرد کرنا تا وہ اُسکو مسلمان کے لیے بیچے درست نہین اگر درست ہوتا تو نبی صلعم اُسکے گرا دینے اور بہا دینے کا حکم نکرتے بلکہ کسی کافر ذمی کے سپرد کرواتے کہ اُسکو بیچتا۔ اور نیز جب مسلمانون کو اُسکی تجارت خود درست نہین تو کافر کے ذریعہ سے اُسکی تجارت کرنی بطریق اولی منع ہوگی۔ مگر حنیفہ سے اسکا جواز مروی ہے اور نیز شراب کا سرکہ بنانا بھی حنفیہ کے نزدیک درست ہے ۱۲ حاشیہ صفحہ ۳۹۶ لہ صاحب مجمع کے ہین یعنی لینے والے کو ہی پہونچا دینا اس چیز کا کہ لی ہے یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جو شخص مال کسی کا بطریق چھین لینے کے یا چُرا لینے کے یا عاریت کے یا امانت کے تو اُسپر واجب ہے ادا کرنا اور پھیر دینا طرف مالک کے اگرچہ وہ طلب نکرے ۱۲ مع لہ احتکار شرع مین کہتے ہین غلہ کے بند رکھنے کو باین طریق کہ جب گرانی کے وقت لوگ غلہ وغیرہ کی حاجت رکھتے ہون غلہ مول لیکر بند رکھنا اس نیت سے کہ جب اور زیادہ منہگا ہوگا تو بیچونگا یہ حرام ہے اگر اُسکی اپنی زمین سے آیا ہو یا ارزانی کے وقت خرید رکھا ہو اور شہر بڑا ہو اور اُسکا بند رکھنا م

وفی الباب عن سمرۃ وصفوان بن امیۃ وانس حدیث ابی امامۃ حدیث حسن وقد روی عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایضا من غیر ھذا الوجہ حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تودی قال قتادۃ ثم نسی الحسن فقال ھو امینک لا ضمان علیہ یعنی العاریۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم الی ھذا وقالوا یضمن صاحب العاریۃ وھو قول الشافعی واحمد وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لیس علی صاحب العاریۃ ضمان الا ان یخالف وھو قول الثوری واھل الکوفۃ وبہ یقول اسحق **باب ماجاء فی الاحتکار** حدثنا اسحق بن منصور ثنا یزید بن ھارون ثنا محمد بن اسحق عن محمد بن ابراھیم عن سعید بن المسیب عن معمر بن عبد اللہ بن نضلۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحتکر الا خاطئ فقلت لسعید یا ابا محمد انک تحتکر قال ومعمر قد کان یحتکر وانما روی عن سعید بن المسیب انہ کان یحتکر الزیت والخبط ونحو ھذا وفی الباب عن عمر وعلی وابی امامۃ وابن عمر حدیث معمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا احتکار الطعام ورخص بعضھم فی الاحتکار فی غیر الطعام وقال ابن المبارک لا باس بالاحتکار فی القطن والسختیان ونحوہ **باب ماجاء فی بیع المحفلات** حدثنا ھناد ثنا ابو الاحوص عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستقبلوا السوق ولا تحفلوا ولا ینفق بعضکم لبعض وفی الباب عن ابن مسعود وابی ھریرۃ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا بیع المحفلۃ وھی المصراۃ لا یحلبھا صاحبھا ایاما او نحو ذلک لیجتمع اللبن فی ضرعھا فیغتر بھا المشتری وھذا ضرب من الخدیعۃ والغرر

اور اس باب میں سمرہ اور صفوان بن امیہ اور انس سے بھی روایت ہے۔ اور ابی امامہ کی حدیث حسن ہے اور کئی وجہ پر ابی امامہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حدیث کی ہم سے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی اُسنے یہاں تک کہ ادا کرے قتادہ نے کہا پھر بھول گئے حسن پس کہا کہ وہ امانت رکھنے والا تیرا ہے نہیں ہے ضمان اوپر اُسکے یعنی عاریت بمنزلہ امانت کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور تحقیق گئے بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے طرف اسکے اور کہتے ہیں کہ ضامن ہوگا مانگنے والا مانگے کی چیز کا۔ اور یہی ہے قول شافعی اور احمد کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں ہے مانگنے والے پر ضمانت مگر یہ کہ مخالفت کرے (صاحب امانت کے قول کی) اور یہی ہے قول ثوری کا اور اہل کوفہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اسحاق **باب** احتکار کا بیان یعنی غلہ بند رکھنا اس نیت سے کہ جب گران ہوگا تو بیچونگا جائز ہے یا نہیں حدیث کی ہم سے اسحق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے معمر بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہیں غلہ بند رکھتا مگر وہ شخص کہ گنہگار ہو۔ سو میں نے سعید سے کہا کہ اے ابا محمد تو احتکار کرتا ہے کہا اُسنے کہ تھا معمر احتکار کرتا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کی گئی ہے سعید بن مسیب سے کہ تھا وہ احتکار کرتا تیل کو اور پتوں کو یعنی گھاس کو اور مانند اسکے کو۔ اور اس باب میں عمر اور علی اور ابی امامہ اور ابن عمر سے بھی حدیث ہے اور معمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک اہل علم کے کہ مکروہ رکھتے ہیں بند رکھنے غلہ کو۔ اور اجازت دی بعض نے احتکار کی سوائے غلہ کے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ احتکار کے بیچ روئی اور کھال کے اور مانند اسکے کے **باب** جس جانور کے تھنوں میں دودھ جمع کیا ہو یعنی اُسکے مالک نے کئی دن نہ دوہا ہو کہ بہت دودھ معلوم ہو تو اُسکے بیچنے کا بیان حدیث کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابوالاحوص نے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ آگے جا کر قافلے کو اور نہ بند رکھو دودھ جانور کے تھنوں میں اور نہ بڑھاؤ مول کو بعض تمہارا واسطے بعض کے اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہیں بیچنا محفلہ کا اور وہ مصراۃ ہے کہ نہ دوہے اُسکو مالک اُسکا کئی دن یا مانند اسکے تا کہ جمع ہووے دودھ بیچ تھنوں اُسکے کے تا کہ فریب کھاوے سے خریدنے والا۔ اور یہ قسم فریب اور دھوکے سے ہے۔

ف شہر والوں کو ضرر نہ کرے کہ اُسکے بند کرنے سے زیادہ گرانی ہو جاوے تو یہ حرام نہیں اور اسیطرح حرام نہیں بند رکھنا اُن چیزوں کا کہ قوت نہیں ۱۲ ف مراد اس سے نجش ہے اور نجش اُسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور ایک اور آدمی آیا اُسنے تعریف کی اُس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اُسکا اور خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہے کہ لینے والا اسیر دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اور اُسکی لینی میں اس سے لینے والے کو دھوکا ہوا ۱۲

باب ماجاء فی الیمین الفاجرۃ یقتطع بہا مال المسلم **حدثنا** ھناد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین وھو فیہا فاجر لیقتطع بہا مال امرء مسلم لقی اللہ وھو علیہ غضبان فقال الاشعث بن قیس فیّ واللہ لقد کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیھود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الک بینۃ فقلت لا فقال للیھودی احلف فقلت یا رسول اللہ اذن یحلف فیذھب بمالی فانزل اللہ عزوجل ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا الآیۃ الی آخرھا وفی الباب عن وائل بن حجر وابی موسیٰ وابی امامۃ بن ثعلبۃ الانصاری وعمران بن حصین حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء اذا اختلف البیعان **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان عن ابن عجلان عن عون بن عبد اللہ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلف البیعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخیار ھذا حدیث مرسل عون بن عبد اللہ لم یدرک ابن مسعود وقد روی عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث ایضا وھو مرسل ایضا قال ابن منصور قلت لاحمد اذا اختلف البیعان ولم تکن بینۃ قال القول ما قال رب السلعۃ او یترادان قال اسحٰق کما قال وکل من قال القول قولہ فعلیہ الیمین وقد روی نحو ھذا عن بعض التابعین منہم شریح **باب** ماجاء فی بیع فضل الماء **حدثنا** قتیبۃ ثنا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن ابی المنہال عن ایاس بن عبد المزنی قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الماء وفی الباب عن جابر وبہینۃ

باب جھوٹی قسم کھانی کہ کاٹے ساتھ اسکے مال مسلمان کا۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھاوے تاکہ مال مسلمان کا فریب سے لیوے وہ قیامت کے روز ملیگا خدا سے اُس حال میں کہ خدا اُسپر بہت غصے ہوگا۔ اشعث نے کہا قسم خدا کی کہ یہ حدیث البتہ آپ نے میرے ہی حق میں فرمائی تھی کہ تھی درمیان میرے اور درمیان ایک یہودی کے کچھ زمین مشترک سو انکار کیا اُسنے مجھ سے سو لے گیا میں اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کیا تیرے لیے گواہ ہیں میں نے کہا نہیں سو آپنے یہودی سے فرمایا کہ تو قسم کھا سو میں نے کہا کہ یا حضرت اسوقت قسم کھاویگا وہ پس لیجاویگا مال میرا۔ سو اُتاری خدا بلند اور بزرگ نے یہ آیت کہ تحقیق جو لوگ کہ خریدتے ہیں بدلے عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک اور اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جبکہ اختلاف کریں بائع اور مشتری تو کسکا قول معتبر ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے ابن عبد اللہ سے اُسنے ابن مسعود سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ اختلاف کریں بائع اور مشتری تو قول معتبر قول بیچنے والے کا ہے اور لینے والا مختار ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کہ عون نے نہیں پایا ابن مسعود کو اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث قاسم بن عبد الرحمن سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بھی مرسل ہے[عـه] کہا ابن منصور نے کہ میں نے احمد کو کہا کہ جب اختلاف کریں بائع اور مشتری اور نہوں گواہ تو کیا حکم ہے اُنھنے کہا قول وہ ہے جو مالک اسباب کہے یا دونوں آپس میں بیع پھیر دیں کہا اسحاق نے جیسے کہ کہا کہ ہر وہ شخص کہ ہووے قول قول اُسکا تو اُسپر قسم ہے اور تحقیق مروی ہے مثل اسکے بعض تابعین سے انھیں میں سے ہیں شریح[عـه] **باب** پانی کی بیع کا بیان[عـه] **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اسنے روایت کی ابی منہال سے اُسنے ایاس بن عبد مزنی سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی بیع سے اور اس باب میں جابر اور بہنیہ سے

[عـه] دریا کے پانی میں سب لوگوں کا حق ہے خواہ خود پیویں یا زمین کو پلاویں۔ اور جو نہر کہ دریا سے کھود کر لائی جاوے اسمیں بھی سب کا حق ہے لیکن اُس سے اُفتادہ زمین کو آباد کریں تو نہر والے اُسکو منع کر سکتے ہیں۔ اور کنوؤں میں بھی سب کا حق ہے اسمیں کسی کی خصوصیت نہیں ہے اور جو پانی کہ کسی باسن میں رکھا ہو وے تو اسمیں کسی کا حق نہیں۔ وہ خاص اُسی کا حق ہے ۱۲ [عـه] یعنی یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی صحابی کا نام نہ لیوے اور آپ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے اور کہے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا ۱۲ [عـه] شریح آپ قاضی ہیں۔ ستر برس تک حکومت کی نسب یہ ہے۔ شریح بن الحارث بن قیس کوفی نخعی۔ ثقہ ہیں۔ اور بعض نے صحابی سے شمار کیا ہے عمر آپ کی ۱۰۰ برس کی تھی ۱۲ اسلیم اللہ

عن ابیها وابی هریرة وعائشة وانس وعبد الله بن عمرو حدیث ایاس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم انهم کرهوا بیع الماء وهو قول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم فی بیع الماء منهم الحسن البصری **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یمنع فضل الماء لیمنع به الکلاء هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة عسب الفحل **حدثنا** احمد بن منیع وابو عمار قالا انا اسمعیل بن علیة ثنا علی بن الحکم عن نافع عن ابن عمر قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن عسب الفحل وفی الباب عن ابی هریرة وانس وابی سعید حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وقد رخص قوم فی قبول الکرامة علی ذلک **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعی البصری ثنا یحیی بن آدم عن ابراهیم بن حمید الرؤاسی عن هشام بن عروة عن محمد بن ابراهیم التیمی عن انس بن مالک ان رجلا من کلاب سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عسب الفحل فنهاه فقال یا رسول الله انا نطرق الفحل فنکرم فرخص له فی الکرامة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث ابراهیم بن حمید عن هشام بن عروة **باب** ما جاء فی ثمن الکلب **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن شهاب

اسنے اسنے باپ سے [1] اسنے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت کی ہے اور ایاس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تحقیق انھوں نے مکروہ رکھا ہے بیچنا پانی کا اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ پانی کا بیچنا جائز ہے انھیں میں سے ہیں حسن بصری **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابی زناد سے اسنے اعرج سے اسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ منع کیا جاوے فاضل پانی کے لینے سے تاکہ زیادتی گھاس میں نقص ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نر کا جست کروانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع اور ابو عمار نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن علیہ نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حکم نے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جست کروانے نر کے سے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے بیچ قبول کرنے انعام کے اوپر اسکے **حدیث** کی ہم سے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی بصری نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم نے ابراہیم بن حمید رواسی سے اسنے ہشام بن عروہ سے اسنے محمد بن ابراہیم تیمی سے اسنے انس بن مالک سے کہ ایک مرد نے قبیلے کلاب کے سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جست کروانے نر کے سے (یعنی مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے) پس منع فرمایا آپ نے اسکو سو اسنے پھر عرض کی کہ یا حضرت ہم جماریتا دیتے ہیں نر کو پھر انعام دیے جاتے ہیں یعنی کچھ اجرت ہم نہیں ٹھہراتے یونہیں بطریق انعام کے ہمیں دیتے ہیں۔ پس اجازت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بیچ لینے انعام کے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر ابراہیم بن حمید سے اسنے ہشام بن عروہ سے **باب** کتے کی قیمت لینے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے

[1] مواشی کو گھاس وہاں چرلتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے۔ پس اگر پانی پلانے سے جانور کو منع کیا تو گویا گھاس سے منع کیا کہ بدون پانی کے گھاس کوئی بہائم نہیں کھا سکتا۔ پس اگر اپنے مواشی کے پانی پینے سے پانی زیادہ ہو تو اسکو منع کرے۔ اور یہ نہی بعض کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اور بعض کے نزدیک تنزیہی ہے۔ ۱۲ [2] یعنے خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا۔ خواہ کچھ اور کسی کو دے مادہ پر چھوڑنے کے لیے اور اسکی اجرت لے اس سے منع فرمایا ہے۔ اسلیے کہ اسمیں جہالت ہے نر کبھی جست کرتا ہے کبھی نہیں کرتا۔ اور کبھی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اور یہ اجرت اکثر فقہا اور صحابہ کے نزدیک حرام ہے اور اگر جاریتا دیوے تو مستحب ہے اور اگر وہ کچھ بطور انعام کے بلا تعین بعد اسکے دیوے تو درست ہے ۱۲

حاشیہ متعلق صفحہ ۳۵۹ [1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتے کا بیچنا درست نہیں۔ اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور جمہور علما کا کہ کتے کا بیچنا درست نہیں خواہ معلم ہو یا نہیں خواہ جائز ہو پالنا اسکا یا نہو۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جائز ہے بیچنا اس کتے کا کہ اسمیں نفع ہو اور واجب ہے قیمت اسکی تلف کرنے والے پر ۱۲ طیبی [2] اس سے معلوم ہوا کہ سینگی لگانے کی مزدوری مکروہ ہے اس لیے کہ اس کا بیچنا منع ہے کہ اسمیں کوئی نفع نہو اور اگر اسمیں کوئی نفع ہو تو جمہور کے نزدیک بیچنا اسکا اور مول اسکا حلال ہے۔ مگر مخر

ح وثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینة عن الزہری عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الانصاری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ عن السائب بن یزید عن رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال کسب الحجام خبیث ومہر البغی خبیث وثمن الکلب خبیث وفی الباب عن عمر وابن مسعود وجابر وابی ہریرة وابن عباس وابن عمر وعبد اللہ بن جعفر حدیث رافع حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم کرہوا ثمن الکلب وہو قول الشافعی واحمد واسحٰق وقد رخص بعض اہل العلم فی ثمن کلب الصید **باب** ماجاء فی کسب الحجام **حدثنا** قتیبة عن مالک بن انس عن ابن شہاب عن ابن محیصة اخی بنی حارثة عن ابیہ انہ استاذن النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی اجارة الحجام فنہاہ عنہا فلم یزل یسالہ ویستاذنہ حتی قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقک وفی الباب عن رافع بن خدیج وابی جحیفة وجابر والسائب حدیث محیصة حدیث حسن والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وقال احمد ان سالنی حجام نہیتہ واخذ بہذا الحدیث **باب** ماجاء من الرخصة فی کسب الحجام **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید قال سئل انس عن کسب الحجام فقال انس احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحجمہ ابو طیبة فامر لہ بصاعین من طعام وکلم اہلہ فوضعوا عنہ من خراجہ وقال ان افضل ماتداویتم بہ الحجامة او ان من امثل دوائکم الحجامة وفی الباب عن علی وابن عباس وابن عمر حدیث انس حسن صحیح وقد رخص بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم فی کسب الحجام وہو قول الشافعی **باب** ماجاء فی کراہیة ثمن الکلب والسنور **حدثنا**

ح اور حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی وغیرہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی مسعود سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور خرچی عورت زنا کرنے والی کیسے اور شیرنی اور اجرت کاہن کی سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے اُسنے سائب بن یزید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسب سینگی لگانے کا پلید ہے اور خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور مول کتے کا حرام ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عمر اور ابن جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ بن جعفر سے بھی روایت ہی۔ اور رافع کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ مول کتے کا مکروہ ہے۔ اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اسحاق کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ شکاری کتے کا مول درست ہی **باب** سینگی لگانے والی کی کمائی کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے ابن محیصہ بنی حارثہ کے بھائی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے اجازت چاہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے کے سو منع فرمایا آپنے اُسکو اُس سے سو ہمیشہ وہ سوال کرتا آپ سے اور اذن چاہتا۔ یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ کھلا اُس سے اونٹ اپنے کو اور کھلا اُس سے غلام اپنے کو اور اس باب میں رافع ابن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور محیصہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور احمد نے کہا کہ اگر پوچھے مجھ سے سینگی لگانے والا تو منع کروں اُسکو اور دلیل پکڑی ساتھ اس حدیث کے **باب** سینگی لگانے کی اجرت درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے کہا پوچھے گئے انس کمائی سینگی لگانے والی کی سے سو انس نے کہا کہ سینگی لگوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سینگی لگائی آپ کو طیبہ نے سو نبی صلعم نے حکم کیا اُسکے لیے دو صاع طعام دینے کا اور کلام کیا نبی صلعم نے اُسکے مالکوں سے۔ پس معاف کیا اُنھوں نے خراج اُسکے سے اور فرمایا کہ افضل یا مثل اُس چیز کا کہ علاج کرتے ہو تم ساتھ اُسکے سینگی لگانا ہی۔ اور اس باب میں ابن عباس اور علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے حجام کی اجرت میں یہ قول شافعی کا ہے **باب** کتے اور بلی کا مول مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے

• مو صحابہ اور بعض تابعین سے اسکی کراہت مروی ہو واللہ اعلم۔

علی بن حجر وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب والسنور هذا حدیث فی اسنادہ اضطراب وقد روی هذا الحدیث عن الاعمش عن بعض اصحابہ عن جابر واضطربوا علی الاعمش فی روایۃ هذا الحدیث وقد کرہ قوم من اہل العلم ثمن الہر ورخص فیہ بعضہم وہو قول احمد واسحق وروی ابن فضیل عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر هذا الوجہ **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا عمر بن زید الصنعانی عن ابی الزبیر عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الہر وثمنہ هذا حدیث غریب وعمر بن زید لا نعرف کبیر احد روی عنہ غیر عبد الرزاق **باب حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمۃ عن ابی المہزم عن ابی ہریرۃ قال نہی عن ثمن الکلب الا کلب الصید هذا حدیث لا یصح من هذا الوجہ وابو المہزم اسمہ یزید بن سفیان وتکلم فیہ شعبۃ بن الحجاج وروی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هذا ولا یصح اسنادہ ایضا **باب** ماجاء فی کراہیۃ بیع المغنیات **حدثنا** قتیبۃ ثنا بکر بن مضر عن عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا القینات ولا تشتروہن ولا تعلموہن ولا خیر فی تجارۃ فیہن وثمنہن حرام فی مثل هذا نزلت هذہ الآیۃ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ الی آخر الآیۃ وفی الباب عن عمر بن الخطاب حدیث ابی امامۃ انما نعرفہ مثل هذا من هذا الوجہ وقد تکلم بعض اہل العلم فی علی بن یزید وضعفہ وہو شامی

علی بن حجر اور علی بن خشرم نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عیسے بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابو سفیان سے اُسنے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کُتے اور بلی کے سے۔ اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث اعمش سے بعض اصحاب اُسکے نے جابر سے۔ اور اضطراب کیا ہو اُنھوں نے اعمش پر بیچ روایت اس حدیث کے اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہیں کہ مول بلی کا مکروہ ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ درست ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اس طریق کے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن زید صنعانی نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے بلی کے سے اور مول اُسکے سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور عمر بن زید نہیں جانتے ہم کسی بڑے کو روایت کی ہو اُس سے سوائے عبد الرزاق کے **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ابی مہزم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آپ نے مول کتے کے سے مگر کتا شکار کا۔ اور یہ حدیث اسوجہ سے صحیح نہیں اور ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ اور کلام کیا اسمین شعبہ نے اور روایت کی گئی جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور نہیں صحیح ہے اسناد اُسکی بھی **باب** گانیوالی لونڈیوں کو بیچنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے عبد اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم سے اُسنے ابی امامہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچو لونڈی گانے والی کو [1] اور نہ خریدو اُنکو۔ اور نہ سکھاؤ لونڈیوں کو گانا۔ اور نہیں بہتری ہے بیچ سوداگری اُنکی کے۔ اور مول انکا حرام ہے ایسی ہی مثال کے مسائل کے لیے یہ آیت اُتری۔ اور بعضے آدمیوں میں سے وہ ہیں کہ مول لیتے ہیں کھیل کی بات تاکہ گمراہ کرے راہ اللہ کی سے آخر آیت تک اور اس باب میں عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم حدیث ابو امامہ کو مگر اسی وجہ سے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل علم نے بیچ حق علی بن یزید کے اور ضعیف کہا ہے اسکو اور وہ شامی ہے

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا لونڈیوں کا صحیح نہیں۔ اور جمہور کے نزدیک بیچنا اُنکا صحیح ہے۔ اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کے مؤول ہے اور کھیل کی بات سے مراد گانا ہے اور آلات جو حرام ہیں کہ باز رکھیں ذکر اللہ سے پس داخل ہیں انمیں کہانیاں اور جھوٹی باتیں اور خرافات بکنا اور ٹھٹھے کی باتیں۔ اور سیکھنا موسیقی وغیرہ کا ہے

باب ماجاء فی کراھیۃ ان یفرق بین الاخوین اوبین الوالدۃ وولدھا فی البیع **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی ثنا عبداللہ بن وھب اخبرنی حیی بن عبداللہ عن ابی عبدالرحمٰن عن ابی ایوب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرّق بین الوالدۃ وولدھا فرّق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیٰمۃ ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** الحسن بن علی ثنا عبدالرحمن بن مھدی عن حماد بن سلمۃ عن الحجاج عن الحکم عن میمون بن ابی شبیب عن علی قال وھب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلامین اخوین فبعت احدھما فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی مافعل غلامک فاخبرتہ فقال ردہ ردہ ھذا حدیث حسن غریب وقد کرہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم التفریق بین السبی فی البیع ورخص بعض اھل العلم فی التفریق بین المولدات الذین ولدوا فی الارض الاسلام والقول الاول اصح وروی عن ابراھیم انہ فرّق بین والدۃ وولدھا فی البیع فقیل لہ فی ذلک فقال انی قد استاذنتھا فی ذلک فرضیت **باب** ماجاء فی من یشتری العبد ویستغلّہ ثم یجد بہ عیبا **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عثمان بن عمر وابو عامر العقدی عن ابن ابی ذئب عن مخلد بن خفاف عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان ھذا حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف ثنا عمر بن علی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان وھذا حدیث صحیح غریب من حدیث ھشام بن عروۃ واستغرب محمد بن اسمٰعیل ھذا الحدیث من حدیث عمر بن علی وقد روی مسلم بن خالد الزنجی ھذا الحدیث عن ھشام بن عروۃ ورواہ جریر عن ھشام ایضا وحدیث جریر یقال تدلیس دلّس فیہ جریر لم یسمعہ من ھشام بن عروۃ وتفسیر الخراج بالضمان ھو الرجل الذی یشتری العبد فیستغلہ ثم یجد بہ عیبا فیردہ علی البایع فالغلۃ

باب مکروہ ہی یہ کہ جدائی ڈالی جاوے درمیان دو بھائیوں کے یا درمیان ماں اور بیٹے کے بیچ بیع کے **حدیث** کی ہمسے عمر بن حفص شیبانی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو حیی بن عبداللہ نے ابی عبدالرحمن سے انہو ابی ایوب سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اسکے اور درمیان محبوبون اسکے کے دن قیامت کے یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اسنے کہا حدیث کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے اسنے حجاج سے اسنے حکم سے اسنے میمون بن ابی شبیب سے اسنے علی سے کہا کہ بخشے مجکو حضرت صلعم نے دو غلام کہ بھائی تھے وہ آپسمین پس بیچا مینے ایک کو انمین سے سو فرمایا مجکو نبی صلعم نے کہ ای علی کیا ہوا غلام تیرا (یعنی جسکو مینے بیچ ڈالا تھا) پس خبر دی مین نے آپ کو اس سے سو فرمایا پھیر لے اسکو پھیر لے اسکو یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جدائی ڈالنی درمیان قیدیون کے بیچ بیع کے مکروہ ہی اور رخصت دی بعض اہل علم نے بیچ جدا کرنیکے درمیان مولدات کے کہ پیدا ہوے بیچ زمین اسلام کے اور قول اول زیادہ صحیح ہی اور ابراہیم سے مروی ہی کہ اسنے جدائی ڈالی درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے بیچ بیع کے سو کسینے اسپر اعتراض کیا سو اسنے کہا کہ مین نے اذن چاہا تھا اسمین اسکی ماں سے سو راضی ہوئی وہ اس بات پر **باب** جو شخص کہ خریدے غلام اور لے کمائی اسکی پھر پاوے اسمین کوئی عیب تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر اور ابو عامر عقدی نے ابن ابی ذئب سے اسنے مخلد بن خفاف سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے کہ حضرت صلعم نے حکم کیا کہ خراج سبب ضمانت کا ہو یعنی جو چیز جسکی ضمان مین آئی وہی اسکے نفع کا مستحق ہی یہ حدیث حسن ہی اور یہ حدیث کئی وجہ سے مروی ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن علی نے ہشام بن عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے حکم کیا یہ کہ خراج بسبب ضمان کے ہی اور یہ حدیث صحیح غریب ہے حدیث ہشام بن عروہ سے اور غریب کہا اسکو بخاری نے حدیث عمر بن علی سے اور تحقیق روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کیا اسکو جریر نے ہشام سے بھی اور کہا جاتا ہی کہ جریر کی حدیث مدلس ہی تدلیس کی ہی اسمین جریر نے نہین سنا اسنے ہشام بن عروہ سے اور تفسیر خراج بالضمان کی یہ ہی کہ ایک مرد خریدے غلام پھر لے کمائی اسکی پھر پاوے اسمین کوئی عیب یعنے عیب قدیمی پس رد کرے اسکو اوپر بیچنے والے کے پس کمائی اسکی

للمشتری لان العبد لوھلک ھلک من مال المشتری ونحو ھذا من المسائل یکون فیه الخراج بالضمان **باب** ماجاء من الرخصة فی اکل الثمرة للمار بھا **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ثنا یحیی بن سلیم عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من دخل حائطا فلیاکل ولا یتخذ خبنة وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وعباد بن شرحبیل ورافع بن عمرو وعمیر مولی ابی اللحم وابی ھریرة حدیث ابن عمر حدیث غریب لا نعرفه من ھذا الوجه الا من حدیث یحیی بن سلیم وقد رخص فیه بعض اھل العلم لابن السبیل فی اکل الثمار وکرھه بعضھم الا بالثمن **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب منه من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شیء علیه ھذا حدیث حسن **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث الخزاعی ثنا الفضل بن موسی عن صالح بن ابی جبیر عن ابیه عن رافع بن عمرو قال کنت ارمی نخل الانصار فاخذونی فذھبوا بی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رافع لم ترمی نخلھم قال قلت یا رسول الله الجوع قال لا ترم وکل ما وقع اشبعک الله وارواک ھذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** ماجاء فی النھی عن الثنیا **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی ثنا عباد بن العوام اخبرنی سفیان بن حسین عن یونس بن عبید عن عطاء عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نھی عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والثنیا الا ان تعلم ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجه من حدیث یونس بن عبید عن عطاء عن جابر

باب ماجاء فی کراھیة بیع الطعام حتی یستوفیه

واسطے خریدار کے ہی اسلیے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا تو ضائع ہوتا مال خریدار کا اور اس قسم کے مال مین نفع بعد ضمان کے ہے **باب** مسافر کے لیے راستے مین باغ کا میوہ کھانا درست ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سلیم نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ داخل ہووے کسی باغ مین تو چاہیے کہ کھاوے اور نہ باندھ لیجاوے۔ اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولی ابی اللحم اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو اسوجہ سے مگر حدیث یحیی بن سلیم سے اور تحقیق اجازت دی ہے بیچ اسکے بعض اہل علم نے واسطے مسافر کے بیچ کھانے میوے کے اور بعضے کہتے ہین کہ کھانا اُسکا مکروہ ہے مگر قیمت سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عجلان نے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے میوے لٹکے ہوئے سے فرمایا جو شخص کہ کھاوے اُس سے بسبب حاجت (بھوک) کے اور نہ باندھ لے تو کچھ حرج نہین یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن موسی نے صالح بن ابی جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے رافع بن عمرو سے کہ تھا مین پتھر پھینکتا انصار کی کھجوروں پر سو پکڑا انھون نے مجکو اور لے گئے پاس نبی صلعم کے سو فرمایا حضرت نے کہ اے رافع کیون پتھر پھینکتا تھا اُنکی کھجورون پر مین نے کہا یا حضرت بھوک سے فرمایا نہ پھینک پتھر آپیر بلکہ جو زمین پر گرے ہون اُنکو کھا۔ پیٹ بھر دیگا تیرا اُس سے اللہ اور آسودہ کردے گا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** بیع سے استثنا کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حسین نے یونس بن عبید سے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت اور مخابرت[1] اور استثنا کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اسوجہ سے یعنی حدیث یونس بن عبید سے

باب غلے کا بیچنا منع ہے یہان تک کہ قبض کرے۔

[1] یہ حکم موافق عادت کے ہے اور مدار اسکا عرف اور عادت پر ہی جہان جس چیز کی اجازت ہوگی لینا اُسکا درست ہوگا اور جہان اجازت نہوگی لینا درست نہین ۱۲ ۔ مخابرت کے معنی کرایہ دینا زمین کا حصہ معین پر جیسے تہائی یا چوتھائی یعنے ایک شخص اپنی زمین کسی کو بایں شرط دے کہ اسمین بووے جوتے اور کاشتکاری کرے۔ اور جو اسمین پیدا ہو اُسمین سے تہائی یا چوتھائی مجکو دینا۔ اس سے منع فرمایا کہ اسمین جہالت اجرت کی ہے اور معدوم ہے اور مخابرت کو بھی کہتے ہین اس مخابرت مین تخم بونے والے کا ہوتا ہے اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین اور صاحبین کے نزدیک درست ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے۔ اور استثنا کے معنے یہ ہین کہ کوئی بیچ مین سے

حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن طاوس عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتے یستوفیہ قال ابن عباس واحسب کل شیء مثلہ وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علے ھذا عند اکثر اھل العلم کرھوا بیع الطعام حتی یقبضہ المشتری وقد رخص بعض اھل العلم فی من ابتاع شیئا مما لایکال ولا یوزن من ما لایوکل ولایشرب ان یبیعہ قبل ان یستوفیہ وانما التشدید عند اھل العلم فی الطعام وھو قول احمد واسحق **باب** ما جاء فی النھی عن البیع علی بیع اخیہ **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا یخطب بعضکم علے خطبة بعض وفی الباب عن ابی ھریرة وسمرة حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یسوم الرجل علی سوم اخیہ ومعنی البیع فی ھذا الحدیث عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم عند بعض اھل العلم ھو السوم **باب** ما جاء فی بیع الخمر والنھی عن ذلک **حدثنا** حمید بن مسعدة ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت لیثا یحدث عن یحیی بن عباد عن انس عن ابی طلحة انہ قال یا نبی اللہ انی اشتریت خمرا لایتام فی حجری قال اھرق الخمر واکسر الدنان وفی الباب عن جابر وعائشة وابی سعید وابن مسعود وابن عمر وانس حدیث ابی طلحة روی الثوری ھذا الحدیث عن السدی عن یحیی بن عباد عن انس ان ابا طلحة کان عندہ وھذا اصح من حدیث اللیث **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان عن السدی عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایتخذ الخمر خلا قال لا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد اللہ بن منیر قال سمعت ابا عاصم عن شبیب بن بشر عن انس بن مالک

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اُسکو یہانتک کہ قبضہ کرے اُسپر[1] ابن عباس نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ ہر چیز مین نہ صرف غلہ مین یہی حکم ہے۔ اس باب مین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ غلہ بیچنا مکروہ ہے یہانتک کہ قبض کرے اُسکو خریدنے والا۔ اور بعض اہل علم نے اجازت دی ہے بیچ اسکے کہ جو چیز کھانے پینے کی نہو خواہ وہ کیلی ہو یا وزنی قبل قبضہ کے بیچے تو جائز ہے اور یہ تشدد تو کھانے کی چیزون مین ہے اہل علم کے نزدیک یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** اپنے بھائی کے بیچنے پر بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بعض کے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلعم سے مروی ہے کہ فرمایا نہ چُکاوے آدمی اوپر چُکانے بھائی اپنے کے اور بیع کے معنے چکانا ہے۔ اس حدیث مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نزدیک بعض اہل علم کے **باب** شراب کا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سُنا مین نے لیث سے حدیث بیان کرتا تھا یحیی بن عباد سے اُسنے انس سے اُسنے ابی طلحہ سے کہ اُسنے کہا کہ یا حضرت تحقیق مین نے خریدی تھی شراب واسطے یتیمون کے کہ میری پرورش مین ہین یعنے واسطے سرکہ بنانے کے فرمایا پھینک دے شراب کو اور توڑ ڈال شراب کے برتن کو[2] اس باب مین جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی طلحہ کی حدیث کو ثوری نے روایت کیا ہے سدی سے اُسنے یحیی بن عباد سے اُسنے انس سے کہ تحقیق ابو طلحہ تھا نزدیک اُسکے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے لیث کی حدیث سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سدی سے اُسنے یحیی بن عباد سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا شراب کا سرکہ بنایا جاوے فرمایا نہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے اُسنے کہا سُنا مین نے ابا عاصم سے کہ روایت کرتا تھا شبیب بن بشر سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے

[1] بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہین نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز عقار یعنی زمین ہو خواہ وہ چیز منقول ہو اور امام مالک کے نزدیک جائز نہین بیچنا غلے کا پہلے قبض کے اور باقی چیزون کا بیچنا درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہے نہ منقول کا اور امام احمد کا بھی ظاہر قول یہی ہے ۱۲ ع [2] یعنے ایک شخص نے ایک چیز بیع تیار کر کے لی تھا دوسرا ایک شخص کہے لینے والے کو کہ فسخ کر اس بیع کو مین تیرے ہاتھ ایسی ہی چیز اس سے سستے مول کو دونگا۔ اس سے منع فرمایا۔ اور یا مراد اس سے بیع نجش ہے ۱۲ ع [3] یہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اُسکے سے تھا اور پوچھنا اُسکے حکم کا بعد حرام ہونے اُسکے کے تھا اور شراب کے باسن توڑ دینے کا اسواسطے حکم فرمایا کہ نجاست اُسمین اثر کر گئی تھی یا واسطے مبالغہ کے سبب اس حدیث کے

قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبایعها وآکل ثمنها والمشتری لها والمشتراة له هذا حدیث غریب من حدیث انس وقد روی نحو هذا عن ابن عباس وابن مسعود وابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی احتلاب المواشی بغیر اذن الارباب **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف ثنا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیة فان کان فیها صاحبها فلیستاذنه فان اذن له فلیحتلب ولیشرب وان لم یکن فیها احد فلیصوت ثلثا فان اجابه احد فلیستاذنه فان لم یجبه احد فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل وفی الباب عن ابن عمر وابی سعید حدیث سمرة حدیث حسن غریب صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول احمد واسحق وقال علی بن المدینی سماع الحسن من سمرة صحیح وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی روایة الحسن عن سمرة وقالوا انما یحدث عن صحیفة سمرة **باب** ماجاء فی بیع جلود المیتة والاصنام **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح وهو بمکة یقول ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یارسول الله ارایت شحوم المیتة فانه یطلی به السفن ویدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس قال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ذلک قاتل الله الیهود ان الله حرم علیهم الشحوم فاجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه وفی الباب عن عمر وابن عباس حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم

کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کے نچوڑنے[1] والے اور نچڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اٹھا نے والے کو اور جسکے لیے اٹھا کی جاوے اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اُسکے مول کھانے والے کو اور اسکے مول لینے والے کو اور جسکے لیے خریدی جاوے یہ حدیث غریب ہے حدیث انس کی سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے مثل اسکے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن مسعود سے انھوں نے روایت کی نبی صلعم سے **باب** بدون اذن مالک کے چارپایوں کا دودھ دوہنا جائز ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آوے ایک تمہارا اوپر مواشی کے سو اگر ہوا اُنمین مالک انکا تو چاہیے کہ اجازت لے اُس سے پس اگر اجازت دے تو دودھ دوہے اور پیوے اور اگر نہو اُنمین کوئی تو آواز دے تین بار سو اگر جواب دے اُسکو کوئی تو چاہیے کہ اذن لے اُس سے اور اگر نہ جواب دے اُسکو کوئی تو چاہیے کہ دودھ دوہے اور پی لے اور نہ اٹھاوے ساتھ اپنے گھر لیجانے کے لیے اور اُس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح اور غریب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا علی بن مدینی نے کہ سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے بیچ روایت حسن کے جو سمرہ سے ہے اور کہتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں کہ حدیث کرتا ہے وہ کتاب سمرہ سے (یعنی سماعاً حدیث نہیں بیان کرتا ہے بلکہ کتاب سے نقل بیان کرتا ہے) **باب** مردار کے چمڑوں اور بتوں کے بیچنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید سے اُسنے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُسنے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سال فتح مکہ کے اور آپ مکہ میں تھے فرماتے تھے کہ اللہ اور اُسکے رسول نے حرام کیا بیچنا شراب[2] اور مردار اور سور اور بتوں کا سو کہا گیا کہ یا حضرت خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے حال سے کہ اُس سے کشتی اور چمڑے میں ملتے ہیں چکناہٹ کے لیے اور چراغ میں جلاتے ہیں۔ پس فرمایا نہیں جائز ہے۔ نفع اٹھانا ساتھ اُسکے حرام ہے پھر فرمایا نبی صلعم نے کہ لعنت کرے اللہ یہود پر کہ تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کین اُنپر چربیاں جانوروں کی تو پگھلاتے چربی کو پھر بیچتے اُسکو پھر کھاتے مول اُسکا اور اس باب میں عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔

[1] نچوڑنے والا وہ ہے کہ جو شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے واسطے نچوڑے خواہ کسی اور کے واسطے اور اسیطرح نچڑوانے والا خواہ اپنے واسطے نچڑوائے خواہ کسی اور کے واسطے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل ہو یا دلال ہو اور جو کہ بیچے انگور نچوڑنے والے کے ہاتھ اور مول اُسکا۔ پس وہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ لعنت کرنے کے ۱۲۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم

باب ما جاء فی کراهیة الرجوع فی الهبة **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی ثنا عبد الوهاب الثقفی ثنا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه وفی الباب عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده **حدثنا** بذلک محمد بن بشار ثنا محمد بن ابی عدی عن حسین المعلم عن عمرو بن شعیب انه سمع طاوسا یحدث عن ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث الی النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالوا من وهب هبة لذی رحم محرم فلیس له ان یرجع فی هبته ومن وهب هبة لغیر ذی رحم محرم فله ان یرجع فیها ما لم یثب منها وهو قول الثوری وقال الشافعی لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده واحتج الشافعی بحدیث عبد الله بن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده **باب** ما جاء فی العرایا والرخصة فی ذلک **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة الا انه قد اذن لاهل العرایا ان یبیعوها بمثل خرصها وفی الباب عن ابی هریرة وجابر حدیث زید بن ثابت هکذا روی محمد بن اسحق هذا الحدیث وروی ایوب وعبید الله بن عمر ومالک بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة

باب بخشی ہوئی چیز کو پھیر لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہم کو مثل بری پھیرنے والے کے اپنے ہبہ میں یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہو قے اپنی۔ اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہ اسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی کو کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے اس سے یعنی دیکر پھیر لے مگر باپ کو کہ دے بیٹے اپنے کو پھر پھیر لے تو یہ پھیر لینا اسکا درست ہے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے حسین معلم سے اسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اسنے سنا طاؤس سے کہ ابن عمر اور ابن عباس مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے ذی رحم اپنے کے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے بیچ ہبہ اپنے کے اور جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے غیر ذی رحم کے تو درست ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے جبتک کہ نہ بدلا دیا جاوے اس سے۔ اور یہی ہے قول ثوری کا۔ اور شافعی نے کہا کہ نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے بیچ اسکے مگر باپ بیٹے اپنے سے اور دلیل پکڑی ہے شافعی نے ساتھ حدیث ابن عمر کے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے اسمیں مگر باپ بیٹے اپنے سے **باب** عرایا اور اسکے جائز ہونے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے اسنے زید بن ثابت سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے مگر یہ کہ اجازت دی آپ نے عرایا میں کہ بیچیں اس میوے کو درخت پر ساتھ اندازہ کرنے اسکے کے حالت خشک ہونے میں یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر رہیگا اسقدر خشک کھجوریں دیکر لے لے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے۔ اور اسیطرح روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث اور روایت کی ایوب اور عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں روایت کی ابن عمر سے کہ تحقیق منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے

ف۱ امام شافعی کے نزدیک ہبہ میں رجوع کرنا درست نہیں مگر باپ کو درست ہے بیٹے کے ہبہ سے رجوع کرنا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ باپ کو بھی اپنے بیٹے سے رجوع کرنا درست نہیں ہے۔

ف۲ عرایا اس کھجور کو کہتے ہیں کہ [illegible] محتاج کو [illegible] کھانے کے لئے [illegible] تو مطلب یہ ہے کہ بعض شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت میوہ دار کسی محتاج کو میوہ کھانے کے لئے دیدیتے تھے اور پھر اپنے اہل و عیال کے ساتھ باغ میں آکر بیٹھتے تھے اور اس فقیر کے آنے سے انکو رنج ہوتا اور نہ راضی ہوتا کہ [illegible] کرے اور ہبہ میں رجوع کرے تو اسکو اپنے پاس سے اسکے [illegible] دیتے اور درخت چھڑا لیتے [illegible] آپ نے اسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم میں درست ہے زیادہ میں نہیں [illegible]

وبھذا الاسناد عن ابن عمر عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخّص فی العرایا فیما دون خمسۃ اوسق وھذا
اصح من حدیث محمد بن اسحٰق **حدثنا** ابو کریب ثنا زید بن حُباب عن مالک عن داؤد ابن الحُصَین عن ابی سفیان مولیٰ
ابن ابی احمد عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارخص فی بیع العرایا فیما دون خمسۃ اوسق او کذا **حدثنا**
قتیبۃ عن مالک عن داؤد بن حُصَین نحوہ وروی ھذا الحدیث عن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم ارخص فی
فی بیع العرایا فی خمسۃ اوسق او فیما دون خمسۃ اوسق **حدثنا** قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر
عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارخص فی بیع العرایا بخرصھا وھذا حدیث حسن صحیح وحدیث
ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علے ھذا عند بعض اھل العلم منھم الشافعی واحمد واسحٰق وقالوا ان العرایا مستثنی من
جملۃ نھی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ واحتجوا بحدیث زید بن ثابت وحدیث ابی ھریرۃ وقالوا
لہ ان یشتری مادون خمسۃ اوسق ومعنے ھذا عند بعض اھل العلم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اراد التوسعۃ علیھم
فی ھذا لانھم شکوا الیہ وقالوا لا نجد ما نشتری من الثمر الا بالتمر فرخص لھم فیما دون خمسۃ اوسق ان یشتروھا فیاکلوھا
رطبا **حدثنا** الحسن بن علے الخلّال ثنا ابو اسامۃ عن الولید بن کثیر ثنا بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثۃ ان رافع بن
خدیج وسھل بن ابی حُثمۃ حدثاہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع المزابنۃ الثمر بالتمر الا لاصحاب العرایا
فانہ قد اذن لھم وعن بیع العنب بالزبیب وعن کل ثمر بخرصھا ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **باب**
ماجاء فی کراھیۃ النجش **حدثنا** قتیبۃ واحمد بن منیع قالا ثنا سفیان عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال قتیبۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تناجشوا وفی الباب

اور ساتھ اسی اسناد کے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی آپ نے عرایا مین جو کم ہو پانچ
وسق سے (جو تخمیناً تیس من انگریزی کے قریب ہوتے ہین) اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث محمد بن اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے مالک سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے ابی سفیان مولیٰ ابن ابی احمد سے اُسنے ابی ہریرہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی بیچ بیچنے عرایا کے جو کم ہو پانچ وسق سے اسیطرح **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے داؤد ابن حصین
سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث مالک سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے بیچ پانچ وسق کے
یا فرمایا بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے
ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے
مین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اُنھین مین سے ہین امام شافعی
اور احمد اور اسحٰق اور کہتے ہین کہ عرایا مستثنےٰ ہے جملہ نہی سے جبکہ منع فرمایا آپ نے محاقلت اور مزابنت سے اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے
ساتھ حدیث زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کے اور کہتے ہین کہ جائز ہے اُسکو یہ کہ خریدے وہ چیز کہ کم ہو پانچ وسق سے اور معنی اسکا نزدیک
بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا فراخی اور سہولت کا اُنپر بیچ اسکے اسلیے کہ شکایت کی اُنھون نے پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کہا کہ نہین پاتے ہم وہ چیز کہ خریدین ساتھ اُسکے میوے سے مگر ساتھ خشک کھجور کے سو رخصت دی آپ نے واسطے
اُنکے بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے یہ کہ خریدین اُسکو پس کھاوین اُسکو تازہ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلّال نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ نے کہ تحقیق رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے
حدیث بیان کی اُس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا بیع مزابنت سے یعنی بیچنے پھل تازہ کو بدلے خشک کھجور کے مگر واسطے اصحاب عرایا کے کہ اجازت دی آپ نے واسطے
اُنکے اور منع فرمایا بیچنے تازہ انگور سے ساتھ خشک انگور کے اور ہر میوہ سے کہ اندازہ کرکے تخمیناً بیچا جاوے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غریب ہے اسوجہ سے
باب خریدار کو فریب دینے کیواسطے مبیع کا مول زیادہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ نجش کرو اور قتیبہ نے اپنی روایت کو حضرت سے مرفوع بیان کی ہے اور اس باب مین

عن ابن عمر وانس حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا النجش والنجش ان ياتى
الذى يبصر السلعة الى صاحب السلعة فيستام باكثر مما تسوى وذلك عندما يحضره المشترى يريد ان يغتر المشترى
به وليس من رايه الشراء انما يريد ان يخدع المشترى بما يستام وهذا ضرب من الخديعة قال الشافعى وان نجش
رجل فالناجش اثم فيما يصنع والبيع جائز لان البائع غير الناجش **باب** ما جاء فى الرجحان فى الوزن **حدثنا**
هناد ومحمود بن غيلان قالا حدثنا وكيع عن سفيان عن سماك بن حرب عن سويد بن قيس قال جلبت انا ومخرفة العبدى
بزا من هجر فجاءنا النبى صلى الله عليه وسلم فساومنا بسراويل وعندى وزان يزن بالاجر فقال النبى صلى الله عليه وسلم
للوزان زن وارجح وفى الباب عن جابر وابى هريرة حديث سويد حديث حسن صحيح واهل العلم يستحبون الرجحان فى
الوزن وروى شعبة هذا الحديث عن سماك فقال عن ابى صفوان وذكر الحديث **باب** ما جاء فى انظار المعسر والرفق به
حدثنا ابو كريب ثنا اسحق بن سليمان الرازى عن داود بن قيس عن زيد بن اسلم عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من انظر معسرا او وضع له اظله الله يوم القيمة تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله وفى الباب
عن ابى اليسر وابى قتادة وحذيفة وابى مسعود وعبادة حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا**
هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ابى مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حوسب رجل ممن كان
قبلكم فلم يوجد له من الخير شىء الا انه كان رجلا موسرا فكان يخالط الناس فكان يامر غلمانه ان يتجاوزوا عن المعسر فقال
الله تعالى نحن احق بذلك منه تجاوزوا عنه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى مطل الغنى ظلم **حدثنا** محمد بن بشار

ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نجش کرنا مکروہ ہے
اور نجش یہ ہے کہ آوے ایک مرد کہ دیکھتا ہے اسباب کو طرف مالک اسباب کے پس مول لگاوے زیادہ اُس سے کہ قیمت اُسکی ہو اور
یہ نزدیک اُسکے ہے کہ حاضر ہووے خریدار ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے ساتھ اُسکے خریدنے والا اور نہو اُسکی نیت میں خریدنا سوا
اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے خریدنے والا ساتھ اُسکے کہ مول لگاوے وہ اور یہ قسم فریب سے ہے۔ کہا شافعی نے کہ اگر
نجش کرے کوئی مرد تو نجش کرنے والا گنہگار ہوگا بیچ اُسکے کہ کرتا ہے اور بیع جائز ہے اسواسطے کہ بیچنے والا فریب دینے والے کا غیر
ہے **باب** تول میں زیادہ دینا۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے انھون نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے
اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے سوید بن قیس سے کہا کہ لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہے ایک جگہ کا قریب مدینے کے
پھر آئے ہمارے پاس نبی صلعم پس چکایا ہمسے پایجامہ کو جو میرے پاس تھا اور ایک تولنے والا تھا کہ تولتا تھا ساتھ اُجرت کے سو نبی صلعم نے تولنے والے سے فرمایا
کہ تول دے تو یعنی بدال ور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہے اُس سے کچھ زیادہ تول دے اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور سوید کی حدیث
حسن صحیح ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب ہے رجحان تولنے میں یعنی غلے وغیرہ کا پلہ تلے جھکا رہے **باب** تنگدست کو مہلت دینی اور اسکے ساتھ
نرمی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان رازی نے داؤد بن قیس سے اُسنے زید بن اسلم
سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کردے اُس سے قرض اپنا جگہ دیگا اُسکو
اللہ تعالیٰ دن قیامت کے تلے سایہ عرش اپنے کے اُسدن کہ کوئی سایہ نہوگا مگر سایہ اُسکا اور اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ
اور ابی مسعود اور عبادہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے ابی مسعود سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ حساب لیا گیا ایک مرد کا اُن لوگون
میں سے کہ تھے پہلے تمسے سو نہ پائی گئی واسطے اُسکے نیکی سے کوئی چیز مگر یہ کہ تھا وہ مرد مالدار اور تھا معاملہ کرتا لوگون سے اور تھا حکم کرتا اپنے غلامون کو یہ کہ معاف
کریں تنگدست سے سو خدا نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر لائق ہیں ساتھ اسکے یعنی معاف کرنے کے اُس سے اور فرمایا فرشتون سے کہ درگذر کرو
اُس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے

ف۱ مگر یہ اُسی وقت مستحب ہے جبکہ مبیع اپنی ذاتی چیز ہو اور اگر کسی دوسرے کی چیز تولنے لگے تو بدون اذن بیچنے والے کے خریدار کو زیادہ تول کر دینا درست نہیں ہے

ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مطل الغنی ظلم
واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع وفی الباب عن ابن عمر والشرید حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعناه اذا
اذا اُحیل احدکم علی ملی فلیتبع وقال بعض اهل العلم اذا اُحیل الرجل علی ملی فاحتاله فقد برئ المحیل ولیس له
ان یرجع علی المحیل وهو قول الشافعی واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا توی مال هذا بافلاس المحال علیه
فله ان یرجع علی الاول واحتجوا بقول عثمان وغیره حین قالوا لیس علی مال مسلم توی وقال اسحق معنی هذا الحدیث
لیس علی مال مسلم توی هذا اذا احیل الرجل علی اخر وهو یری انه ملی فاذا هو معدم فلیس علی مال مسلم توی **باب**
ما جاء فی المنابذة والملامسة **حدثنا** ابو کریب ومحمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عن
الاعرج عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع المنابذة والملامسة وفی الباب عن
ابی سعید وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعنی هذا الحدیث ان یقول اذا نبذت الیک بالشیء
فقد وجب البیع بینی وبینک والملامسة ان یقول اذا لمست الشیء فقد وجب البیع وان کان لا یری منه شیئا
مثل ما یکون فی الجراب او غیر ذلک وانما کان هذا من بیوع اهل الجاهلیة فنهی عن ذلک

اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ تاخیر کرنا مالدار کا ظلم ہے
اور جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اور اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ
جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا مالدار پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اُسکا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب حوالہ کیا جاوے کوئی مرد کسی مالدار پر اور قبول کیا قرضخواہ
حوالہ اُسکا تو بس تحقیق بری ہوا اُس سے حوالہ کرنے والا۔ اور نہیں جائز اُسکو یہ کہ رجوع کرے حوالہ کرنے والے پر اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض
اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہلاک ہو مال اُسکا ساتھ مفلس ہونے محال علیہ کے تو جائز ہے اُسکو یہ کہ رجوع کرے پہلے شخص پر اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ قول عثمان
وغیرہ کے جبکہ کہا انھوں نے کہ نہیں ہے اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا اور اسحاق نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ نہیں اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا یہ
فقط اسیوقت ہے جبکہ حوالہ کیا جاوے مرد کسی دوسرے پر اور وہ جانتا ہو کہ وہ مالدار ہے اور جبکہ وہ مفلس ہے تو نہیں اوپر مال مسلمان کے کوئی ہلاکت **باب**
منابذت اور ملامست کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور محمود بن غیلان نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی زناد
سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذت اور ملامست سے اور اس باب میں ابی سعید اور
ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ کہے ایک شخص جب کہ پھینکوں میں طرف تیرے
چیز تو واجب ہو گی بیع درمیان میرے اور درمیان تیرے یعنی بدون دیکھنے اور رضامندی کے اور ملامست یہ ہے کہ کہے ایک شخص جبکہ تو ہاتھ
لگائے چیز کو تو واجب ہو گی بیع اگرچہ نہ دیکھے اُس سے کوئی چیز یعنی اگرچہ کپڑے کو اُٹھا کر نہ دیکھے مانند اُس چیز کے کہ ہو بوری میں یا غیر اسکے
اور سوا اسکے نہیں کہ یہ بیع بیعوں اہل جاہلیت کے سے تھی سو منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

۱؎ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کے مول دینے کا اور پھیر دے دوسرے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرے تو یہ ظلم ہے اور حوالہ کرنے کا یہ حاصل ہے کہ جب
ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدی قبول کرے
تا کہ اُسکا مال ضائع نہو اور یہ مستحب ہے یا واجب ہے ۱۲ ع ش ۲؎ بیع منابذہ یہ ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا کپڑا اپنا
اور ہو وے یہ بیع اُنکی بدون دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے۔ اور ملامست یہ ہے کہ لگا دے ایک آدمی ہاتھ اپنا دوسرے کے کپڑے کو رات میں یا دن میں
اور نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب بیع کے بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب اور قبول کے لفظ میں اور لین دین بیع ثمن میں اور حق یہ تھا کہ کھول لیتا اسکو
اور دیکھتا اسکو پہلے بیع سے کیونکہ صرف چھونے اور ہاتھ لگانے سے کھولنا دیکھنا حاصل نہیں ہوتا۔ حاصل یہ ہے کہ یہ بیع ایام جاہلیت کی تھی جہاں ایک نے
دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھتے بھالتے اُسکو کچھ نہ تھے اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہوں گا تو رکھوں گا
ورنہ پھیر دوں گا۔ اور بیع منابذہ یہ ہے کہ جہاں آپس میں ایک دوسرے میں کپڑا ڈال دیا پس وہی بیع ہو گئی حاجت دیکھنے اور رضامندی کی
کچھ نہ تھی اس سے آپ نے منع فرمائی ۱۲

باب ما جاء فی کراهیة الرجوع من الهبة **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی ثنا عبد الوهاب الثقفی ثنا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه. وفی الباب عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی لولده **حدثنا** بذلک محمد بن بشار ثنا محمد بن عدی عن حسین المعلم عن عمرو بن شعیب انه سمع طاؤسا یحدث عن ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث الی النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالوا من وهب هبة لذی رحم محرم فلیس له ان یرجع فی هبته ومن وهب هبة لغیر ذی رحم محرم فله ان یرجع فیها ما لم یثب منها وهو قول الثوری وقال الشافعی لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده واحتج الشافعی بحدیث عبد الله بن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده **باب** ما جاء فی العرایا والرخصة فی ذلک **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة الا انه قد اذن لاهل العرایا ان یبیعوها بمثل خرصها وفی الباب عن ابی هریرة وجابر حدیث زید بن ثابت هکذا روی محمد بن اسحق هذا الحدیث وروی ایوب وعبید الله بن عمر ومالک بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة

باب بخشی ہوئی چیز کو پھیر لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہمکو مثل برے پھیرنے والے کے اپنے ہبہ میں یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے قے اپنی۔ اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی کو کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے اس سے یعنی دیکر پھیر لے مگر باپ کو کہ دے بیٹے اپنے کو پھر پھیر لے تو یہ پھیر لینا اسکا درست ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حسین معلم سے اسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اسنے سنا طاؤس سے کہ ابن عمر اور ابن عباس مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے ذی رحم اپنے کے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے بیچ ہبہ اپنے کے اور جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے غیر ذی رحم کے تو درست ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے جبتک کہ نہ بدلا دیا جاوے اس سے۔ اور یہی ہے قول ثوری کا۔ اور شافعی نے کہا کہ نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے بیچ اسکے مگر باپ بیٹے اپنے سے اور دلیل پکڑی ہے شافعی نے ساتھ حدیث ابن عمر کے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے اسمیں مگر باپ بیٹے اپنے سے **باب** عرایا اور اسکے جائز ہونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے اسنے زید بن ثابت سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے مگر یہ کہ اجازت دی آپ نے عرایا میں کہ بیچیں اس میوے کو درخت پر ساتھ اندازہ کرنے اسکے کے حالت خشک ہونے میں یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر رہیگا اسقدر خشک کھجوریں دیکر لیلے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے۔ اور اسیطرح روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث اور روایت کی ایوب اور عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں روایت کی ابن عمر سے کہ تحقیق منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے

[۱] امام شافعی کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہیں مگر باپ کو درست ہے بیٹے کی ہبہ سے رجوع کرنا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ باپ کو بھی اپنے بیٹے سے رجوع کرنا درست نہیں ۱۲ع

[۲] عریہ اس کھجور کو کہتے ہیں کہ عاریتاً محتاج کو دیا ہو کھانے کے لیے تو مطلب یہ ہے کہ بعض شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت میوہ دار کسی محتاج کو میوہ کھانے کے لئے دیدیتے تھے اور معمول تھا کہ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ باغ میں آکر بیٹھتے تھے اور اس فقیر کے آنے سے انکو رنج ہوتا اور نہ راضی ہوتا کہ وعدہ خلاف کرے اور ہبہ میں رجوع کرے تو اسکو اپنے پاس سے اسکے بدلے میں دیتے اور درخت پر میوہ آپ لیتے اسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم میں درست ہے زیادہ میں نہیں ۱۲ع

وبهذا الاسناد عن ابن عمر عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه رخّص في العرايا فيما دون خمسة اوسق وهذا اصح من حديث محمد بن اسحٰق حدثنا ابو كريب ثنا زيد بن حباب عن مالك عن داؤد ابن الحصين عن ابي سفيان مولى ابن ابي احمد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا فيما دون خمسة اوسق او كذا حدثنا قتيبة عن مالك عن داؤد بن حصين نحوه وروى هذا الحديث عن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا في خمسة اوسق او فيما دون خمسة اوسق حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا بخرصها وهذا حديث حسن صحيح وحديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم منهم الشافعي واحمد واسحٰق وقالوا ان العرايا مستثنى من جملة نهي النبي صلى الله عليه وسلم اذ نهى عن المحاقلة والمزابنة واحتجوا بحديث زيد بن ثابت وحديث ابي هريرة وقالوا له ان يشتري ما دون خمسة اوسق ومعنى هذا عند بعض اهل العلم ان النبي صلى الله عليه وسلم اراد التوسعة عليهم في هذا لانهم شكوا اليه وقالوا لا نجد ما نشتري من الثمر الا بالتمر فرخص لهم فيما دون خمسة اوسق ان يشتروها فيأكلوها رطبا حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا ابو اسامة عن الوليد بن كثير ثنا بشير بن يسار مولى بني حارثة ان رافع بن خديج وسهل بن ابي حثمة حدثاه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع المزابنة الثمر بالتمر الا لاصحاب العرايا فانه قد اذن لهم وعن بيع العنب بالزبيب وعن كل ثمر بخرصها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء في كراهية النجش حدثنا قتيبة واحمد بن منيع قالا ثنا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تناجشوا وفي الباب.

اور ساتھ اسی اسناد کے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی آپ نے عرایا میں جو کم ہو پانچ وسق سے (جو تخمیناً تیس من انگریزی کے قریب ہوتے ہیں) اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث محمد بن اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے مالک سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے ابی سفیان مولی ابن ابی احمد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی بیچ بیچنے عرایا کے جو کم ہو پانچ وسق سے اسیطرح **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے داؤد ابن حصین سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث مالک سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے بیچ پانچ وسق کے یا فرمایا بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اُنھیں میں سے ہیں امام شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنے ہے جملہ نہی سے جبکہ منع فرمایا آپ نے محاقلت اور مزابنت سے اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ حدیث زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کے اور کہتے ہیں کہ جائز ہے اُسکو یہ کہ خریدے وہ چیز کہ کم ہو پانچ وسق سے اور معنی اسکا نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا فراخی اور سہولت کا اُنپر بیچ اسکے اسلیے کہ شکایت کی اُنھوں نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ نہیں پاتے ہم وہ چیز کہ خریدیں ساتھ اُسکے میوے سے مگر ساتھ خشک کھجور کے سو رخصت دی آپ نے واسطے اُنکے بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے یہ کہ خریدیں اُسکو پس کھادیں اُسکو تازہ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشیر بن یسار مولی بنی حارثہ نے کہ تحقیق رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی اُس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا بیع مزابنت سے یعنی بیچنے پھل تازہ کو بدلے خشک کھجور کے مگر واسطے اصحاب عرایا کے کہ اجازت دی آپنے واسطے اُنکے اور منع فرمایا بیچنے تازہ انگور سے ساتھ خشک انگور کے اور ہر میوہ سے کہ اندازہ کرکے تخمیناً بیچا جاوے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غریب ہے اسوجہ سے

باب خریدار کو فریب دینے کیواسطے مبیع کا مول زیادہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ نجش کرو اور قتیبہ نے اپنی روایت کو حضرت سے مرفوع بیان کی ہے اور اس باب میں

عن ابن عمر وانس حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم کرھوا النجش والنجش ان یاتی الرجل
الذی یبصر السلعۃ الی صاحب السلعۃ فیستام باکثر مما تسوی وذلک عندما یحضرہ المشتری یرید ان یغتر المشتری
بہ ولیس من رایہ الشراء انما یرید ان یخدع المشتری مما یستام وہذا ضرب من الخدیعۃ قال الشافعی وان نجش
رجل فالناجش اثم فیما یصنع والبیع جائز لان البائع غیر الناجش **باب** ماجاء فی الرجحان فی الوزن **حدثنا**
ہناد ومحمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن سماک بن حرب عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفۃ العبدی
بزا من ہجر فجاءنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساومنا بسراویل وعندی وزان یزن بالاجر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
للوزان زن وارجح وفی الباب عن جابر وابی ہریرۃ حدیث سوید حدیث حسن صحیح واہل العلم یستحبون الرجحان فی
الوزن وروی شعبۃ ہذا الحدیث عن سماک فقال عن ابی صفوان وذکر الحدیث **باب** ماجاء فی انظار المعسر والرفق بہ
حدثنا ابوکریب ثنا اسحق بن سلیمان الرازی عن داؤد بن قیس عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ یوم القیمۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ وفی الباب
عن ابی الیسر وابی قتادۃ وحذیفۃ وابی مسعود وعبادۃ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ **حدثنا**
ہناد ثنا ابومعاویۃ عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوسب رجل ممن کان
قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر شیء الا انہ کان رجلا موسرا فکان یخالط الناس فکان یامر غلمانہ ان یتجاوزوا عن المعسر فقال
اللہ تعالی نحن احق بذلک منہ تجاوزوا عنہ ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی مطل الغنی ظلم **حدثنا** محمد بن بشار

ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ نجش کرنا مکروہ
اور نجش یہ ہی کہ آوے ایک مرد کہ دیکھتا ہے اسباب کو طرف مالک اسباب کے پس مول لگاوے زیادہ اُس سے کہ قیمت اُسکی ہو اور
یہ نزدیک اُسکے ہے کہ حاضر ہووے خریدار ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے ساتھ اُسکے خریدنے والا اور نہو اُسکی نیت مین خریدنا سوا
اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے خریدنے والا ساتھ اُسکے کہ مول لگاوے وہ اور یہ قسم فریب ہی۔ کہا شافعی نے کہ اگر
نجش کرے کوئی مرد تو نجش کرنے والا گنہ گار ہوگا بیچ اُسکے کہ کرتا ہے اور بیع جائز ہے اسواسطے کہ بیچنے والا فریب دینے والے کا غیر
ہے **باب** تول مین زیادہ دینا۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے انھون نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے
اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے سوید بن قیس سے کہا کہ لایا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہے ایک جگہ کا قریب مدینے کے
پھر آئے ہمارے پاس نبی صلعم پس چکایا ہمسے پاجامہ کو جو میرے پاس تھا اور ایک تولنے والا تھا کہ تولتا تھا ساتھ اُجرت کے سو نبی صلعم نے تولنے والے سے فرمایا
کہ تول دے تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہی اُس سے کچھ زیادہ تول دے اور اس باب مین جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور سوید کی حدیث
حسن صحیح ہی اور اہل علم کہتے ہین کہ مستحب ہی[1] رجحان تولنے مین یعنی غلے وغیرہ کا پلہ تلے جھکا رہے **باب** تنگدست کو مہلت دینی اور اُسکے ساتھ
نرمی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان رازی نے داؤد بن قیس سے اُسنے زید بن اسلم
سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کر دے اُس سے قرض اپنا جگہ دیگا اُسکو
اللہ تعالی دن قیامت کے تلے سایہ عرش اپنے کے اُسدن کہ کوئی سایہ نہوگا مگر سایہ اُسکا۔ اور اس باب مین ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ
اور ابی مسعود اور عبادہ سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے غریب ہی اسوجہ سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے ابی مسعود سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ حساب لیا گیا ایک مرد کا اُن لوگون
مین سے کہ تھے پہلے تمسے سو نہ پائی گئی واسطے اُسکے نیکی سے کوئی چیز مگر یہ کہ تھا وہ مرد مالدار اور تھا معاملہ کرتا لوگون سے اور تھا حکم کرتا اپنے غلامون کو یہ کہ معاف
کرین تنگدست سے سو خدا نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر لائق ہین ساتھ اسکے یعنی معاف کرنے کے اُس سے اور فرمایا فرشتون سے کہ درگذر کرو
اُس سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے

[1] مگر یہ اُسی وقت مستحب ہی جبکہ مبیع اپنی ذاتی چیز ہو اور اگر کسی دوسرے کی چیز تولنے لگے تو بدون اذن بیچنے والے کے خریدار کو زیادہ تول کر دینا درست نہین ہی

ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مطل الغني ظلم
واذا اتبع احدكم على ملي فليتبع وفي الباب عن ابن عمر والشريد حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح ومعناه انه
اذا أُحيل احدكم على ملي فليتبع وقال بعض اهل العلم اذا أُحيل الرجل على ملي فاحتاله فقد برئ المحيل وليس له
ان يرجع على المحيل وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا توى مال هذا بافلاس المحال عليه
فله ان يرجع على الاول واحتجوا بقول عثمان وغيره حين قالوا ليس على مال مسلم توى وقال اسحق معنى هذا الحديث
ليس على مال مسلم توى هذا اذا احيل الرجل على آخر وهو يرى انه ملي فاذا هو معدم فليس على مال مسلم توى

باب ماجاء في المنابذة والملامسة حدثنا ابو كريب ومحمود بن غيلان قالا ثنا وكيع عن سفيان عن ابي الزناد عن
الاعرج عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع المنابذة والملامسة وفي الباب عن
ابي سعيد وابن عمر حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث ان يقول اذا نبذت اليك بالشيء
فقد وجب البيع بيني وبينك والملامسة ان يقول اذا لمست الشيء فقد وجب البيع وان كان لا يرى منه شيئا
مثل ما يكون في الجراب او غير ذلك وانما كان هذا من بيوع اهل الجاهلية فنهى عن ذلك

اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ تاخیر کرنا مالدار کا ظلم ہے
اور جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اور اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ
جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا مالدار پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اُسکا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب حوالہ کیا جاوے کوئی مرد کسی مالدار پر اور قبول کیا قرضخواہ
حوالہ اُسکا تو بتحقیق بری ہوا اُس سے حوالہ کرنے والا۔ اور نہیں جائز اُسکو یہ کہ رجوع کرے حوالہ کرنے والے پر اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض
اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہلاک ہو مال اُسکا ساتھ مفلس ہونے محال علیہ کے تو جائز ہے اُسکو یہ کہ رجوع کرے پہلے شخص پر اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ قول عثمان
وغیرہ کے جبکہ کہا اُنھوں نے کہ نہیں ہے اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا اور اسحاق نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ نہیں اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا یہ
فقط اسیوقت ہے جبکہ حوالہ کیا جاوے مرد کسی دوسرے پر اور وہ جانتا ہو کہ وہ مالدار ہے اور جبکہ وہ مفلس ہے تو نہیں اوپر مال مسلمان کے کوئی ہلاکت **باب**
منابذت اور ملامست کا بیان حدیث کی ہمسے ابو کریب اور محمود بن غیلان نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی زناد
سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذت اور ملامست سے اور اس باب میں ابی سعید اور
ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ کہے ایک شخص جب کہ پھینکوں میں طرف تیرے
چیز تو واجب ہو گی بیع درمیان میرے اور درمیان تیرے یعنی بدون دیکھنے اور رضامندی کے اور ملامست یہ ہے کہ کہے ایک شخص جبکہ تو ہاتھ
لگائے چیز کو تو واجب ہوگی بیع اگرچہ نہ دیکھے اُس سے کوئی چیز یعنی اگرچہ کپڑے کو اُٹھا کر نہ دیکھے مانند اُس چیز کے کہ ہو بورے میں یا غیر اسکے
اور سوا اسکے نہیں کہ یہ بیع بیعوں اہل جاہلیت کے سے تھی سو منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

ف۵۱ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کے مول دینے کا اور پھر وہ نہ دے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرے تو یہ ظلم ہے اور حوالہ کرنے کا یہ حاصل ہے کہ جب
ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدی قبول کرے
تاکہ اُسکا مال ضائع نہو اور یہ مستحب ہے یا واجب ہے ۱۲ ع ح ف۵۲ بیع منابذہ یہ ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا کپڑا اپنا
اور ہووے یہ بیع اُنکی بدون دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے۔ اور ملامست یہ ہے کہ لگا دے ایک آدمی ہاتھ اپنا دوسرے کے کپڑے کو رات میں یا دن میں
اور نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب بیع کے بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب اور قبول کے لفظ میں اور لین دین مبیع ثمن میں اور حق یہ تھا کہ کھولتا اسکو
اور دیکھتا اُسکو پہلے بیع سے کیونکہ صرف چھونے اور ہاتھ لگانے سے کھولنا دیکھنا حاصل نہیں ہوتا۔ حاصل یہ ہے کہ یہ بیع ایام جاہلیت کی تھی جسمان ایک نے
دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھتے بھالتے اُسکو کچھ نہ تھے اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہوں گا تو رکھونگا
ورنہ پھیر دونگا۔ اور بیع منابذہ یہ ہے کہ جسمان آپس میں ایک دوسرے میں کپڑا ڈال دیا پس وہی بیع ہو گئی حاجت دیکھنے اور رضامندی کی
کچھ نہ تھی اس سے آپ نے منع فرمایا ۱۲

باب ما جاء فی السلف فی الطعام والتمر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان عن ابن ابی نجیح عن عبد اللہ بن کثیر عن ابی المنہال عن ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وہم یسلفون فی التمر فقال من اسلف فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم قال وفی الباب عن ابن ابی اوفی وعبد الرحمن بن ابزی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم اجازوا السلف فی الطعام والثیاب وغیر ذلک مما یعرف حدہ وصفتہ واختلفوا فی السلم فی الحیوان فرای بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم السلم فی الحیوان جائزا وہو قول الشافعی واحمد واسحق وکرہ بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم السلم فی الحیوان وہو قول سفیان الثوری واہل الکوفۃ **باب** ما جاء فی ارض المشترک یرید بعضہم بیع نصیبہ **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن سعید عن قتادۃ عن سلیمان الیشکری عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شریک فی حائط فلا یبیع نصیبہ من ذلک حتی یعرضہ علی شریکہ ہذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل سمعت محمدا یقول سلیمان الیشکری یقال انہ مات فی حیوۃ جابر بن عبد اللہ قال ولم یسمع منہ قتادۃ ولا ابو بشر قال محمد ولا نعرف لاحد منہم سماعا من سلیمان الیشکری الا ان یکون عمرو بن دینار ولعلہ سمع منہ فی حیوۃ جابر بن عبد اللہ قال وانما یحدث قتادۃ عن صحیفۃ سلیمان الیشکری وکان لہ کتاب عن جابر بن عبد اللہ فقال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال سلیمان التیمی ذہبوا بصحیفۃ جابر بن عبد اللہ الی الحسن البصری فاخذہا اوقال فرواہا فذہبوا بہا الی قتادۃ

باب غلے اور میوے میں بیع سلم[1] کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُسنے عبد اللہ بن کثیر سے اُسنے ابی منہال سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں اور مدینے کے لوگ بیع سلم کرتے تھے میوون میں یعنی ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک سو فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص کہ بیع سلم کرے کسی چیز میں پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم میں یا مثلاً دس کیل یا بیس کیل[2] اور وزن معلوم میں مدت معلوم تک کہا اور اس باب میں ابن ابی اوفی اور عبد الرحمن بن ابزی سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جائز ہے سلم کرنی غلہ اور کپڑون وغیرہ میں اُس قسم سے کہ پہچانی جاوے حد اُسکی اور صفت اُسکی اور آپس میں اختلاف ہے کہ بیع سلم کی حیوان میں درست ہے یا نہیں سو بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حیوان میں بھی بیع سلم کرنی جائز ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حیوان میں بیع سلم کرنی مکروہ ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** زمین مشترک میں سو اگر بعض شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے سلیمان یشکری سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے کوئی شریک باغ[3] میں تو نہ بیچے وہ حصہ اپنا اُس باغ سے یہانتک کہ پیش کرے اُسکو شریک اپنے پر۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے کہ کہا جاتا ہے کہ سلیمان یشکری مر گیا تھا بیچ زندگی جابر کے اور نہیں سُنا اُس سے قتادہ نے اور نہ ابو بشر نے کہا محمد نے اور نہیں پہچانتے ہم کسیکو اُنمیں سے کہ سنا ہو سلیمان یشکری سے مگر عمرو بن دینار نے اور شاید کہ سُنا ہے اُسنے اُس سے بیچ زندگی جابر بن عبد اللہ کے اور سوا اسکے نہیں کہ حدیث کرتا ہے قتادہ سلیمان یشکری کی کتاب سے اور تھی واسطے اُسکے کتاب جابر بن عبد اللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے کہ لیگئے لوگ کتاب جابر بن عبد اللہ کی طرف حسن بصری کے سو لیا اُسنے اُسکو یا کہا کہ روایت کیا اُسکو۔ پھر لے گئے اُسکو پاس قتادہ کے

[1] بیع سلم نام ہے اُس بیع کا کہ بالفعل روپیہ دیدیا جاوے اور ایک جنس ٹھہرا لیجاوے کہ اتنی مدت تک لونگا مثلاً سو روپیہ ایک شخص کو بالفعل دیدیا اور اُس سے ٹھہرایا کہ دو مہینے میں گیہون سو من اس قسم کے تجھ سے لونگا اسکو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں پھر اگر شرطیں پائی جاویں تو یہ بیع درست ہوا اور شرطیں اسکے سوا بھی ہیں جو فقہ میں مذکور ہیں [2] یعنی جو کوئی بیع سلم کرے اُس چیز میں کہ بیچی جاتی ہے تولکر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم میں مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینا یا ایک برس اور مثل اسکے اس سے معلوم ہوا کہ اسمیں مدت کا معلوم ہونا شرط ہے اور یہی ہے مذہب ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا۔ اور امام شافعی کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا شرط نہیں [3]

فرواها فاتوني بمنا فلم اره‍ا حدثنا بذلك ابوبكر العطار عن علي بن المديني **باب** ماجاء في المخابرة والمعاومة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفي ثنا ايوب عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والمعاومة ورخص في العرايا هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن بشار ثنا الحجاج بن منهال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة وثابت وحميد عن انس قال غلا السعر على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله سعر لنا فقال ان الله هو المسعر القابض الباسط الرزاق واني لارجو ان القى ربي وليس احد منكم يطلبني بمظلمة في دم ولا مال هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في كراهية الغش في البيوع **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على صبرة من طعام فادخل يده فيها فنالت اصابعه بللا فقال يا صاحب الطعام ما هذا قال اصابته السماء يا رسول الله فقال افلا جعلته فوق الطعام حتى يراه الناس ثم قال من غش فليس منا وفي الباب عن ابن عمر وابي الحمراء وابن عباس وبريدة وابي بردة بن نيار وحذيفة بن اليمان حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا الغش وقالوا الغش حرام **باب** ماجاء في استقراض البعير او الشيء من الحيوان **حدثنا** ابوكريب ثنا وكيع عن علي بن صالح عن سلمة بن كهيل عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال استقرض رسول الله صلى الله عليه وسلم سنا فاعطاه سنا خيرا من سنه وقال خياركم احاسنكم قضاء وفي الباب عن ابي رافع حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة

پس روایت کی اسنے اُس سے پھر لائے میرے پاس سنا مین پس نہین روایت کی مین نے اس سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابوبکر عطار نے علی بن مدینی سے **باب** مخابرت[1] اور معاومت کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا محاقلت اور مزابنت اور مخابرت اور معاومت سے اور رخصت دی بیچ عرایا کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** - **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن منہال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے قتادہ اور ثابت اور حمید سے اُنھون نے انس سے کہا کہ مہنگا ہوا نرخ غلہ کا بیچ زمانہ نبی صلعم کے سو لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت نرخ مقرر کیجیے واسطے ہمارے یعنی حکم کیجیے لوگون کو کہ اس بھاؤ بیچا کرو سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نرخ مقرر کرنے والا تنگ کرنے والا فراخ کرنے والا روزی دینے والا ہے اور مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ ملون پروردگار اپنے سے اس حالت مین کہ نہ ہووے کوئی تم مین سے کہ طلب کرے مجھ سے کچھ حق بسبب خون کے یا مال کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیع مین فریب دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم گذرے اوپر ڈھیر غلہ کے پس داخل کیا ہاتھ اپنا ڈھیر مین پس پائی آپنے اُسمین تری سو فرمایا کیا ہے یہ اے مالک غلہ کے یعنی یہ تری کہان سے پہونچی اور کیون تر کیا کہا اُسنے کہ پہونچا تھا اسکو مینھ یا حضرت یعنی مین نے خود تر نہین کیا بلکہ مینھ سے تر ہو گیا ہے فرمایا آپنے کیون نہ کیا تو نے تر کو اوپر کی جانب تاکہ دیکھتے اُسکو لوگ پھر فرمایا جو فریب دے پس نہین مجھ سے یعنی میرے طریقہ پر نہین اور اس باب مین ابن عمر اور ابی حمرا اور ابن عباس اور بریدہ اور ابی بریدہ بن نیار اور حذیفہ بن یمان سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہین غش کو اور کہتے ہین کہ فریب دینا حرام ہے **باب** اونٹ وغیرہ جانور کے قرض لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے علی بن صالح سے اُسنے سلمہ سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس دیا اُسکو اونٹ اچھا اُسکے سے پھر فرمایا کہ بہتر لوگون مین سے وہ ہے کہ بہت اچھا ہو اُنمین قرض ادا کرنے مین اور اس باب مین ابی رافع سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اُسکو شعبہ

[1] ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہین مگر اس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اسکا مانند اسباب اور جانور کے اور یہی ہے مذہب سب علما کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ کرے بیچنے کا - پھر جاننا چاہیے کہ شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی شفعہ ثابت ہے ۱۲ ۔ ف مخابرت کے معنے اوپر معلوم ہو چکے ہین اور معاومت اُسکو کہتے ہین کہ بیچنا میوے کا درخت کے ایک سال کا یا دو سال کا یا زیادہ اس سے پہلے ظاہر ہونے میوہ کے اس سے منع فرمایا واسطے جہالت مبیع کے ۱۲ ۔ یعنی روزی کا لوگون پر تنگ کرنا اور فراخ کرنا اللہ کے اختیار مین ہے

وسفیان عن سلمة والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم لم یروا باستقراض السن باسًا من الابل وهو قول الشافعی واحمد واسحق وکره بعضهم ذلك حدثنا محمد بن المثنی ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان رجلا تقاضا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاغلظ له فهمّ به اصحابُهٗ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعوه فان لصاحب الحق مقالا وقال اشتروا له بعیرا فاعطوه ایاه فطلبوه فلم یجدوا الا سنا افضل من سنه فقال اشتروه فاعطوه ایاه فان خیرکم احسنکم قضاء حدثنا محمد بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سلمة بن کهیل نحوه هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید ثنا روح بن عُبادة ثنا مالك بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی رافع مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال استسلف رسول الله صلی الله علیه وسلم بکرا فجاءته ابل من الصدقة قال ابو رافع فامرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقضی الرجل بکره فقلت لا اجد فی الابل الا جملا خیارا رباعیًا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطه ایاه فان خیار الناس احسنهم قضاء هذا حدیث حسن صحیح **باب** اخبرنا ابو کریب ثنا اسحق بن سلیمان عن مغیرة بن مسلم عن یونس عن الحسن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله یحب سمح البیع سمح الشراء سمح القضاء هذا حدیث غریب وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن یونس عن سعید المقبری عن ابی هریرة حدثنی عباس بن محمد الدوری ثنا عبد الوهاب بن عطاء ثنا اسرائیل عن زید بن عطاء بن السائب عن محمد بن المنکدر عن جابر قال

اور سفیان نے سلمہ سے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ اونٹ کا قرض لینا درست ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ حیوان کا قرض لینا[1] مکروہ ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن مثنے نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونٹ کا قرض لیا تھا اُس سے پس سخت کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر قصد کیا آپ کے اصحاب نے اُسکے ایذا دینے کا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اسلیے کہ حقدار کو جگہ ہے کہنے کی۔ اور خرید دو اسکے لیے اونٹ اور دو اُسکو سو تلاش کیا اُسکو اصحاب نے پس نہ پایا انھون نے مگر زیادہ تر اُسکی عمر سے یعنی اُسکا اونٹ چھوٹا تھا اور یہ بڑا اور اچھا ہے۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خرید دو اُسکو یعنی اُس اچھے اونٹ کو پھر دو اُسکو وہ اونٹ اسلیے کہ تحقیق بہتر تم مین وہ ہے جو اچھا ہو تم مین سے از روے ادا کرنے قرض کے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی رافع سے مولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان۔ پس آئے پاس آپ کے اونٹ زکوۃ کے کہا ابو رافع نے پس حکم کیا مجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دونون مین اُس شخص کو مانند اونٹ اُسکے کے کہ قرض لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پس عرض کی مین نے کہ نہین پایا مین بیچ اونٹون کے مگر اونٹ اچھا کہ ساتوین برس مین لگا ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دے اُسکو اونٹ اچھا اسلیے کہ تحقیق لوگون مین بہتر وہ ہے کہ بہت اچھا ہو انمین ادا ے قرض مین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خبر دی ہمکو ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان نے مغیرہ بن مسلم سے اُسنے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ دوست رکھتا ہے نرمی کرنے والے کو بیچنے مین اور نرمی کرنیوالے کو خریدنے مین اور نرمی کرنے والے کو تقاضا کرتے مین یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث یونس سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب بن عطاء نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے زید بن عطاء سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا کہ

[1] اس سے معلوم ہوا کہ حیوان کا قرض لینا درست ہے اور یہی ہے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ اور مالک اور اکثر علما کا ۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہین ہے ۱۲ [2] وہ تقاضا کرنے والا کافر ہوگا یہود مین سے یا غیر اُنکے سے اور مراد حق سے یہان دین ہے یعنی جسکا کسی پر قرض آتا ہو وہ تاخیر کرے ادا کرنے مین ۱۲

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غفر الله لرجل کان قبلکم کان سهلا اذا باع سهلا اذا اشتری سهلا اذا اقتضی هذا حدیث غریب صحیح حسن من هذا الوجه **باب** النهی عن البیع فی المسجد **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عارم ثنا عبد العزیز بن محمد قال اخبرنی یزید بن خصیفة عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتک واذا رایتم من ینشد فیه ضالة فقولوا لا رد الله علیک حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم کرهوا البیع والشراء فی المسجد وهو قول احمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم فی البیع والشراء فی المسجد بسم الله الرحمن الرحیم **ابواب الاحکام** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القاضی **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت عبد الملک یحدث عن عبد الله بن موهب ان عثمان قال لابن عمر اذهب فاقض بین الناس قال او تعافینی یا امیر المومنین قال فما تکره من ذلک وقد کان ابوک یقضی قال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان قاضیا فقضی بالعدل فبالحری ان ینقلب منه کفافا فما ارجو بعد ذلک وفی الحدیث قصة وفی الباب عن ابی هریرة حدیث ابن عمر حدیث غریب ولیس اسناده عندی بمتصل وعبد الملک الذی روی عنه المعتمر هذا هو عبد الملک بن ابی جمیلة **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن اسرائیل عن عبد الاعلی عن بلال بن ابی موسی عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سال القضاء وکل الی نفسه

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغفرت کی اللہ نے واسطے ایک شخص کے کہ تھا پہلے تمسے نرمی کرتا جبکہ بیچتا اور تھا نرمی کرتا جبکہ خریدتا اور تھا نرمی کرتا جبکہ تقاضا کرتا کسی سے قرض کا۔ یہ حدیث غریب صحیح حسن ہے اسوجہ سے **باب** مسجد مین بیع کرنی منع ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی بن خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عارم نے اُسنے کہا حدیث ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُسنے کہا خبر دی مجکو یزید بن خصیفہ نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم اُس شخص کو کہ بیچے یا خریدے مسجد مین پس کہو کہ نہ نفع مند کرے اللہ تجارت تیری کو اور جب کہ دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈھتا ہو اُسمین گم ہوئی چیز کو تو اُس سے یون کہو کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ مسجد مین بیچنا اور خریدنا مکروہ ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ مسجد مین بیع و شرار جائز ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الاحکام** یہ باب ہین حکمون کے بیان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین یعنی بطریق رفع کے **باب** قاضی اور حاکم کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سنا مین نے عبد الملک سے حدیث کرتا تھا عبد اللہ بن موہب سے کہ حضرت عثمانؓ نے ابن عمر سے کہا کہ جا اور حکم کر درمیان لوگون کے یعنی قاضی ہو ابن عمر نے کہا کہ معاف کرو مجکو اے امیر المومنین اس کام سے کہا عثمان رضنے کیون مکروہ رکھتے ہو اسکو اور تحقیق تھے باپ تمھارے حکم کرتے غیر زمانے خلافت مین بھی ابن عمر نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی فرماتے تھے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس لائق ہے یہ کہ پھرے اور نکلے اُس سے برابر کہ نہ فائدہ دے اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوے اور نہ عقاب۔ پس نہین امید رکھتا مین پیچھے اسکے اور اس حدیث مین قصہ ہی۔ اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث غریب ہی اور اسکی اسناد میرے نزدیک متصل نہین۔ اور عبد الملک جس سے معتمر نے روایت کی وہ عبد الملک بن ابی جمیلہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے عبد الاعلی سے اُسنے بلال بن ابی موسی سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے منصب قضا کا یعنے بادشاہ سے کہ قاضی کرے اسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اپنے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اسکے ساتھ نہین ہوتی

ف قرضخواہ کو درست ہے کہ اُسکا شکوہ کرے اور اُسکو حاکم پاس لیجاوے اور اسپر غصہ کرے ۱۲ع ۵۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اسکے کہ قرض لی ہو مستحب ہے بیاج کی قسم سے نہین بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ۱۲ع ح ۵ ابوہریرہ دوسی صحابی جلیل القدر حافظ حدیث ہین۔ آپ کے نام مین اور آپکے والد کے نام مین بہت اختلاف ہی۔ پس کہا گیا ہی عبد الرحمن بن صخر ابن غنم عبید اللہ بن عائذ۔ ابن عامر۔ ابن عمرو۔ سکین بن ذرمہ۔ ابن ہانی۔ شرحبیل۔ ابن صخر

ومن جبیر علیه ینزل علیه ملك فیسدده **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن ثنا یحیی بن حماد عن ابی عوانة عن عبد الاعلی الثعلبی عن بلال بن مرداس الفزاری عن خیثمة وهو البصری عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من ابتغی القضاء وسال فیه شفعاء وکل الی نفسه ومن اکره علیه انزل الله علیه ملکا یسدده هٰذا حدیث حسن غریب وهو اصح من حدیث اسرائیل عن عبد الاعلی **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا الفضیل بن سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ولی القضاء او جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه وقد روی ایضا من غیر هٰذا الوجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی القاضی یصیب ویخطی **حدثنا** حسین بن مهدی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن سفیان الثوری عن یحیی بن سعید عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حکم فاخطا فله اجر واحد وفی الباب عن عمرو بن العاص وعقبة بن عامر حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه لا نعرفه من حدیث سفیان الثوری عن یحیی بن سعید الا من حدیث عبد الرزاق عن معمر عن سفیان الثوری **باب** ماجاء فی القاضی کیف یقضی **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب معاذ عن معاذ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب الله قال فان لم یکن فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله قال فان لم یکن فی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اجتهد رائی قال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وعبد الرحمٰن بن مهدی قالا ثنا شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو ابن اخ للمغیرة بن شعبة عن اناس من اهل حمص عن معاذ عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه هٰذا حدیث لا نعرفه الا من هٰذا الوجه ولیس اسناده عندی بمتصل وابو عون الثقفی اسمه محمد بن عبید الله **باب** ماجاء فی الامام العادل

اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینے پر اترتا ہے اسپر فرشتہ کہ مضبوط اور درست رکھتا ہے اسکو گفتگو میں اور باعث ہوتا ہے اسکو اوپر صواب کے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حماد نے ابی عوانہ سے اُسنے عبد الاعلی ثعلبی سے اُسنے بلال بن مرداس فزاری سے اُسنے خیثمہ بصری سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص چاہے قاضی ہونا اور اسکے لیے سفارشی لاوے تو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اپنے کے اور جو شخص کہ زبردستی کیا جاوے قضا کے دینے پر تو اُتارتا ہے اُسپر اللہ فرشتہ کہ مضبوط رکھے اُسکو یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث اسرائیل سے اُسنے عبد الاعلیٰ سے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن سلیمان نے عمرو ابی عمر سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص سردار کیا گیا قضا کا یا کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے تو تحقیق ذبح کیا گیا وہ بغیر چھری کے یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے اور سوا اسکے اور کئی وجہ سے بھی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مروی ہے **باب** قاضی کبھی صواب پاتا ہے اور کبھی خطا کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے سفیان ثوری سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب قصد کرے حکم کا حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب پاوے تو اُسکے لیے دُہرا ثواب ہے اور جبکہ حکم کرے اور خطا کرے تو اُسکے لیے ایک ثواب ہے اور اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث سفیان سے اُسنے یحیی بن سعید سے مگر حدیث عبد الرزاق سے اُسنے معمر سے اُسنے سفیان ثوری سے **باب** قاضی کسطرح حکم کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے ابی عون سے اُسنے حارث بن عمرو سے اُسنے بعض اصحاب معاذ سے اُنھوں نے معاذ سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا معاذ کو طرف یمن کے قاضی اور حاکم کرکے سو فرمایا کہ کسطرح حکم کریگا تو یعنی جب کہ پیش آوے تجکو کوئی مقدمہ کہا حکم کرونگا میں ساتھ اُس چیز کے کہ کتاب اللہ میں ہے سو فرمایا کہ اگر نہ پاوے تو صراحت کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کے فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ توفیق دی قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی عون سے کہ اُسنے حارث بن عمرو بن اخ مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے کئی ایک اہل حمص سے اُنھوں نے معاذ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے اور اسناد اُسکی نزدیک میرے متصل نہیں۔ ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے **باب** انصاف کرنے والے حاکم اور امام کا بیان۔

حدثنا علی بن المنذر الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن فضیل بن مرزوق عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ وادناھم منہ مجلسا امام عادل وابغض الناس الی اللہ وابعدھم منہ مجلسا امام جائر وفی الباب عن ابن ابی اوفی حدیث ابی سعید حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ حدثنا عبد القدوس بن محمد ابوبکر العطار ثنا عمرو بن عاصم ثنا عمران القطان عن ابی اسحاق الشیبانی عن ابن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع القاضی مالم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمران القطان **باب** ماجاء فی القاضی لا یقضی بین الخصمین حتی یسمع کلامھما **حدثنا** ھناد ثنا حسین بن علی الجعفی عن زائدۃ عن سماک بن حرب عن حنش عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تقاضی الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الاخر فسوف تدری کیف تقضی قال علی فما زلت قاضیا بعد ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی امام الرعیۃ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراھیم قال ثنی علی بن الحکم ثنی ابو الحسن قال قال عمرو بن مرۃ لمعاویۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن امام یغلق بابہ دون ذوی الحاجۃ والخلۃ والمسکنۃ الا اغلق اللہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس وفی الباب عن ابن عمر حدیث عمرو بن مرۃ حدیث غریب وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ وعمرو بن مرۃ الجھنی یکنی ابا مریم **حدثنا** علی بن حجر ثنا یحیی بن حمزۃ عن یزید بن ابی مریم عن القاسم بن المخیمرۃ عن ابی مریم صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث بمعناہ **باب** ماجاء لا یقضی القاضی وھو غضبان **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ

حدیث کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے فضیل بن مرزوق سے اسنے عطیہ سے اسنے ابی سعید سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پیارا لوگون مین طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب اُنکا اُس سے ازروے مجلس کے یعنی مرتبہ کے امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگون مین طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت دور اُنکا اللہ سے ازروے مرتبہ کے امام ظالم ہے اور اس باب مین ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہو اور ابی سعید کی حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد ابوبکر عطار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے ابی اسحاق شیبانی سے اُسنے ابن ابی اوفی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی ساتھ قاضی کے ہو جب تک کہ نہین ظلم کرتا ہے پس جب ظلم کرتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے اُس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ رہتا ہو ساتھ اُسکے شیطان یہ حدیث غریب ہو نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عمران قطان سے **باب** قاضی نہ حکم کرے درمیان دو جھگڑنے والون کے یہانتک کہ سُنے کلام دونون کا حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے حنش سے اُسنے علی سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کہ لاوین تیرے پاس جھگڑا دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہے یہانتک کہ سُنے تو کلام دوسرے کا۔ پس قریب ہو کہ جانے گا تو کسطرح قضا کرے علی نے کہا سو ہمیشہ قضا کرتا تھا مین بعد اسکے یہ حدیث حسن ہو **باب** رعیت کا بیان حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حکم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الحسن نے کہا کہ کہا عمرو بن مرہ نے معاویہ سے کہ تحقیق مین نے سُنا ہے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ نہین کوئی امام اور حاکم کہ بند کرے دروازہ اپنا اوپر صاحب حاجت اور فقر اور محتاجی کے مگر کہ بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک محتاجی اور حاجت اور غربت اُسکی کے پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو کہ لوگونکی حاجت کو دفع کرے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہو اور عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہو اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابا مریم ہو حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حمزہ نے یزید بن ابی مریم سے اُسنے قاسم بن مخیمرہ سے اُسنے ابی مریم نبی صلعم کے یار سے مثل اس حدیث کے اسی معنی مین **باب** نہ حکم کرے قاضی اس حالت مین کہ غصہ مین ہو حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے

ف اسواسطے کہ غضب مانع ہے اجتہاد اور فکر کا۔ اسی طرح بہت گرمی اور سردی اور بھوک اور پیاس اور بیماری مین بھی نہ حکم کرے اگر ان حالات مین حکم کریگا تو وہ جاری ہوگا ساتھ کراہت کے

قال كتب ابى الى عبيد الله بن ابى بكرة وهو قاض ان لا تحكم بين اثنين وانت غضبان فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحكم الحاكم بين اثنين وهو غضبان هذا حديث حسن صحيح وابو بكرة اسمه نفيع **باب** ماجاء فى هدايا الامراء **حدثنا** ابو كريب ثنا ابو اسامة عن داود بن يزيد الاودى عن المغيرة بن شبيل عن قيس بن ابى حازم عن معاذ بن جبل قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن فلما سرت ارسل فى اثرى فرددت فقال اتدرى لم بعثت اليك قال لا تصيبن شيئا بغير اذنى فانه غلول ومن يغلل يات بما غل يوم القيمة لهذا دعوتك امض لعملك وفى الباب عن عدى بن عميرة وبريدة والمستورد بن شداد وابى حميد وابن عمر حديث معاذ حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث ابى اسامة عن داود الاودى **باب** ماجاء فى الراشى والمرتشى فى الحكم **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن عمرو بن ابى سلمة عن ابيه عن ابى هريرة قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشى والمرتشى فى الحكم وفى الباب عن عبد الله بن عمرو وعائشة وابن حديدة وام سلمة حديث ابى هريرة حديث حسن وقد روى هذا الحديث عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو وروى عن ابى سلمة عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم ولا يصح وسمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول حديث ابى سلمة عن عبد الله بن عمرو عن النبى صلى الله عليه وسلم احسن شئ فى هذا الباب واصح **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى ثنا ابو عامر العقدى ثنا ابن ابى ذئب عن خاله الحارث بن عبد الرحمن عن ابى سلمة عن عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشى والمرتشى هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى قبول الهدية واجابة الدعوة **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع ثنا بشر بن المفضل ثنا سعيد عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اهدى الى كراع لقبلت ولو دعيت عليه لاجبت وفى الباب عن على وعائشة والمغيرة بن شعبة وسلمان ومعاوية بن حيدة وعبد الرحمن بن علقمة حديث انس حديث حسن صحيح

کہا کہ لکھا باپ میرے نے طرف عبید اللہ بن ابی بکرہ کے اور وہ قاضی تھا یہ کہ نہ حکم کر تو درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ تو غضب میں ہو پس تحقیق میں نے سنا ہے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی حکم کرنے والا درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ وہ غصہ میں ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہے **باب** حاکموں کے ہدیوں اور تحفوں کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ داؤد بن یزید اودی سے اُسنے مغیرہ بن شبیل سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ بھیجا مجکو رسول اللہ صلعم نے طرف یمن کے جب گیا میں تھوڑی دور تو بھیجا کسی کو پیچھے میرے پس پھیر آگیا میں سو فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کسواسطے بھیجا میں نے طرف تیری آدمی پھر فرمایا اسلیے کہ کچھ نہین تجکو کہ نہ لے تو بغیر اذن میرے کے کہ وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن کو قیامت کے دن پس جا اپنے کام پر اور اس باب مین عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور معاذ کی حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طرح حدیث ابو اسامہ سے اُسنے داؤد اودی سے **باب** رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عمرو بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ لعنت کی نبی صلعم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو بیچ حکم کرنے کے اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن حدیدہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اور روایت کی گئی ہے ابی سلمہ سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور نہین صحیح ہے اور سنا مینے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو کہتا تھا کہ حدیث ابی سلمہ کی عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلعم سے بہت اچھی چیز ہے اور اس باب مین وہ زیادہ تر صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے اُنکے خالہ حارث بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ لعنت کی نبی صلعم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہدیہ اور دعوت کے قبول کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر بکری کا پایون مجکو تحفہ دیا جاوے تو البتہ قبول کرون اور اگر مین دعوت مین بکری کے دست پاچہ کیطرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرونگا اور اس باب مین علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبد الرحمن بن علقمہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في التشديد على من يقضي له بشيء ليس له ان يأخذه **حدثنا** هرون بن اسحٰق الهمداني ثنا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب بنت ابي سلمة عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم تختصمون الي وانما انا بشر ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فان قضيت لاحد منكم بشيء من حق اخيه فانما اقطع له قطعة من النار فلا يأخذ منه شيئا وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة حديث ام سلمة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في ان البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه **حدثنا** قتيبة ثنا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابيه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الحضرمي يا رسول الله ان هذا غلبني على ارض لي فقال الكندي هي ارضي في يدي ليس له فيها حق فقال النبي صلى الله عليه وسلم للحضرمي الك بينة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله ان الرجل فاجر لا يبالي على ما حلف عليه وليس يتورع من شيء قال ليس لك منه الا ذلك قال فانطلق الرجل ليحلف له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ادبر لئن حلف على ماله لياكله ظلما ليلقين الله وهو عنه معرض وفي الباب عن عمر وابن عباس وعبد الله بن عمرو والاشعث بن قيس حديث وائل بن حجر حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر ثنا علي بن مسهر وغيره عن محمد بن عبيد الله عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في خطبته البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه هذا حديث في اسناده مقال ومحمد بن عبيد الله العرزمي يضعف في الحديث من قبل حفظه ضعفه ابن المبارك وغيره

باب اگر حکم کیا جاوے واسطے کسی شخص کے ساتھ حق غیر کے اور وہ اُسکو لے لے تو اُسکو کیا گناہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے سو اگر حکم کروں میں واسطے کسی کے تمسے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے تو سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں واسطے اُسکے ایک ٹکڑا آگ سے سو نہ لیوے اُس سے کوئی چیز اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے۔ اور ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** گواہ لانا مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ آیا ایک شخص حضرموت سے (کہ نام ہے ایک شہر کا یمن سے) اور آیا ایک شخص کندی یمن سے کہ قبیلہ میں سے ہے طرف نبی صلعم کے یعنی جھگڑتے ہوئے آئے سو حضرمی نے کہا کہ یا حضرت تحقیق اسنے غلبہ کیا مجھپر اوپر زمین میری کے یعنی جبراً چھین لی ہے مجھسے اور کہا کندی نے کہ وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ میرے کے ہے نہیں واسطے اُسکے اُس زمین میں کچھ حق سو نبی صلعم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہیں اُسنے کہا نہیں فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اُسکی یعنی مدعی علیہ کی حضرمی نے کہا یا حضرت یہ شخص فاجر گنہگار ہے نہیں پروا کرتا اوپر اُس چیز کے کہ قسم کھاوے اُسپر یعنی سچ ہو یا جھوٹ ہو اور نہیں پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہیں واسطے تیرے اُس سے مگر یہ یعنی قسم۔ پس چلا کندی تا کہ قسم کھاوے سو فرمایا نبی صلعم نے جب کہ پیٹھ پھیری اُسنے اگر قسم کھاویگا یہ اوپر مال اُسکے کے تا کہ کھاوے مال اُسکا از راہ ظلم کے تو البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ وہ اُس سے بیزار ہو اور اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر وغیرہ نے محمد بن عبید اللہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا بیچ خطبے اپنے کے کہ گواہ اوپر مدعی کے ہیں اور قسم اوپر مدعی علیہ کے۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے اور محمد بن عبید اللہ ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اپنے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اُسکو ابن مبارک وغیرہ نے

ص ۱۲۱۵ ۱؎ رشوت اُس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اور اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے دیوے تو اُسکا کچھ مضائقہ نہیں ۱۲ ع ۱؎ یہ اشارہ ہے اسطرف کہ میں غیب کا حال نہیں جانتا بسبب ظاہر حکم کرتا ہوں باطن کا حال مجھے معلوم نہیں۔ پس اگر میں مدعی کی تقریر سے سمجھوں کہ حق اُسکا اور درحقیقت وہ اُسکا حق نہ ہو تو وہ اُسکو حلال نہ جانے بلکہ جانے کہ یہ ٹکڑا آگ کا ہے پس بچے اُس سے اس سے معلوم ہوا کہ قضا قاضی کی باطن میں نافذ نہیں ہوتی ۱۲ ح

حدثنا محمد بن سهل بن عسكر البغدادي ثنا محمد بن يوسف ثنا نافع بن عمر الجمحي عن عبد الله بن ابي مليكة عن ابن عباس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان اليمين على المدعى عليه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه **باب** ماجاء في اليمين
مع الشاهد **حدثنا** يعقوب بن ابراهيم الدورقي ثنا عبد العزيز بن محمد قال ثني ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن سهيل بن ابي صالح
عن ابيه عن ابي هريرة قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم باليمين مع الشاهد الواحد قال ربيعة واخبرني ابن لسعد
بن عبادة قال وجدنا في كتاب سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد وفي الباب عن علي وجابر وابن عباس
وسرق حديث ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن بشار
ومحمد بن ابان قالا ثنا عبد الوهاب الثقفي عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع
الشاهد **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر ثنا جعفر بن محمد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع
الشاهد الواحد قال وقضى بها علي فيكم وهذا اصح وهكذا روى سفيان الثوري عن جعفر بن محمد عن ابيه عن النبي صلى الله
عليه وسلم مرسلا وروى عبد العزيز بن ابي سلمة ويحيى بن سليم هذا الحديث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي عن النبي صلى الله
عليه وسلم والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم راوا ان اليمين مع الشاهد الواحد
جائزة في الحقوق والاموال وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق وقالوا لا يقضى باليمين مع الشاهد الواحد الا في الحقوق
والاموال ولم ير بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم ان يقضى باليمين مع الشاهد الواحد **باب** ماجاء في العبد يكون بين
رجلين فيعتق احدهما نصيبه **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر

حدیث کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے نافع بن عمر جمحی نے عبد اللہ بن
ابی ملیکہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فیصلہ کیا کہ قسم اوپر مدعی علیہ کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے
نبی صلعم کے اصحاب غیرہ سے کہتے ہیں کہ گواہ اوپر مدعی کے ہے اور قسم اوپر مدعی علیہ کے **باب** گواہ کے ساتھ قسم کھانے کا بیان یعنی اگر مدعی کے پاس
فقط ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اُس سے قسم لیجاوے **حدیث** بیان کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز
بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حکم کیا نبی صلعم نے ساتھ
قسم اور ایک گواہ کے کہا ربیعہ نے اور خبر دی مجکو سعد بن عبادہ کے ایک لڑکے نے کہا کہ پایا ہمنے بیچ کتاب سعد کے کہ تحقیق نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم
کے اور ایک گواہ کے اور اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث کہ نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک
گواہ کے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن ابان نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے
باپ سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے کہ نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے کہا اور حکم کیا ساتھ اُسکے علی نے بیچ تمہارے اور یہ زیادہ
صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل اور روایت کی عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن
سلیم نے یہ حدیث جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت علی سے اُسنے نبی صلعم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب غیرہ سے کہتے ہیں کہ قسم ساتھ
ایک گواہ کے جائز ہے حقوق اور مالوں میں اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے مگر حقوق
اور مالوں میں اور بعض اہل علم کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے **باب** اگر کوئی غلام دو شخصوں میں مشترک ہو اور
ایک شخص اُنمین سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے
اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے ۔

[1] یعنی اول مدعی سے گواہ طلب کیے جاویں اور اگر اُسکے پاس گواہ نہوں تو مدعا علیہ سے قسم لیجاوے ۱۲ [2] یعنی اگر مدعی کے پاس فقط ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے
اُس سے قسم لیجاوے اور اُس پر فیصلہ کیا جاوے اور یہی ہے مذہب تینوں اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے مگر یہ اختلاف فقط اموال میں ہے اور اگر دعوی ۱۲

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا اوقال شقیصا اوقال شرکا لہ فی عبد فکان لہ من المال مایبلغ ثمنہ بقیمۃ العدل فھو عتیق والا فقد عتق منہ ما عتق قال ایوب وربما قال نافع فی ھذا الحدیث یعنی فقد عتق منہ ما عتق حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواہ سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلک الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا لہ فی عبد فکان لہ من المال مایبلغ ثمنہ فھو عتیق من مالہ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق نصیبا اوقال شقیصا فی مملوک فخلاصہ فی مالہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ مال قوم قیمۃ عدل ثم یستسعی فی نصیب الذی لم یعتق غیر مشقوق علیہ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبۃ نحوہ وقال شقیصا ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی ابان بن یزید عن قتادۃ مثل روایۃ سعید بن ابی عروبۃ وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن قتادۃ ولم یذکر فیہ امر السعایۃ واختلف اھل العلم فی السعایۃ فرای بعض اھل العلم السعایۃ فی ھذا وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وبہ یقول اسحق وقد قال بعض اھل العلم اذا کان العبد بین رجلین فاعتق احدھما نصیبہ فان کان لہ مال غرم لصیب اخیہ واعتق العبد من مالہ وان لم یکن لہ مال عتق من العبد ما عتق ولا یستسعی

اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں اور ہو واسطے آزاد کرنے والے کے مال سے اسقدر کہ پہونچے ہو مول غلام کو یعنی اُسکی باقی قیمت کو ساتھ قیمت انصاف کے تو وہ غلام آزاد ہے اور اگر نہیں مال پاس اُسکے تو تحقیق آزاد ہوا اُس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی فقط آزاد کرنے والے کا حصہ آزاد ہوا باقی شریکوں کے حصے مملوک ہیں کہا ایوب نے اور بہت وقت کہا نافع نے بیچ اس حدیث کے یعنی پس آزاد ہوا اُس سے جو کچھ آزاد ہوا اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو سالم نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں اور ہو واسطے اُسکے مال کہ پہونچتا ہو مول غلام کو تو وہ آزاد ہے مال اُسکے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں تو خلاص اُسکا اُسکے مال میں ہے جبکہ ہو واسطے اُسکے مال اور اگر نہو مال تو قیمت انصاف کی لگائی جاوے یعنی بغیر کمی اور زیادتی کے۔ پھر محنت لیجاوے غلام سے بیچ حصہ اُس شخص کے کہ نہیں آزاد کیا اُسنے یعنی اُس سے مزدوری کرالیجاوے تاکہ مملوک اپنے حصہ کی قیمت کماکر ادا کرے اس حال میں کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اُسپر محنت کرنے میں اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اُسکے اور اُسنے نصیبا کی جگہ شقیصا کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی ہے ابان بن یزید نے قتادہ سے مثل روایت سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں حکم سعی کرانے کا۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ سعی کرانے کے غلام سے سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اُس سے سعی کرائی جاوے اور یہی ہے قول ثوری کا اور اہل کوفہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہے اسحاق اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر ہو غلام درمیان دو شخصوں کے اور آزاد کرے ایک اُنکا حصہ اپنا سو اگر ہو واسطے اُسکے مال تو ضامن ہوگا حصہ شریک اپنے کا اور آزاد ہوگا غلام مال اُسکے سے اور اگر نہو واسطے اُسکے مال تو آزاد ہوا غلام سے جو کہ آزاد ہوا۔ اور نہ سعی کرایا جاوے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آزاد کرنے والا غنی ہو تو شریک کا حصہ پھیر دے اور آزاد ہو جاوے گا غلام اُسپر اور اگر وہ مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہے اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہے اور آزادی اور بندگی کی تجزی ہوتی ہے۔ اور شریک کو اپنا حصہ آزاد کرنے میں مکلف نہ کیجاوے اور نہ استسعا کیجاوے غلام۔ یہ مذہب امام شافعی کا اور مذہب امام ابو حنیفہ کا اور جو کہ قائل ہیں وہ ساتھ تجزی عتق کے یہ ہے کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہیں پھیرتا۔ لیکن شریک یا استسعا کرے غلام سے یا آزاد کرے ۱۲

وقالوا بما روی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا قول اھل المدینۃ وبہ یقول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحق **باب** ماجاء فی العمرٰی **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرٰی جائزۃ لاھلھا او میراث لاھلھا وفی الباب عن زید بن ثابت وجابر وابی ھریرۃ وعائشۃ وابن الزبیر ومعاویۃ **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اُعمِرَ عمرٰی لہ ولعقبہ فانھا للذی یعطاھا لا ترجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی معمر وغیر واحد عن الزھری مثل روایۃ مالک وروی بعضھم عن الزھری ولم یذکر فیہ ولعقبہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قالوا اذا قال ھی لک حیاتک ولعقبک فانھا لمن اعمرھا لا ترجع الی الاول واذا لم یقل لعقبک فھی راجعۃ الی الاول اذا مات المعمر وھو قول مالک بن انس والشافعی وروی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرٰی جائزۃ لاھلھا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قالوا اذا مات المعمر فھی لورثتہ وان لم یجعل لعقبہ وھو قول سفیان الثوری واحمد واسحق **باب** ماجاء فی الرقبٰی **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ھشیم عن داؤد بن ابی ھند عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی جائزۃ لاھلھا والرقبٰی جائزۃ لاھلھا ھذا حدیث حسن۔

اور قائل ہیں وہ لوگ ساتھ اس حدیث کے کہ مروی ہے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق **باب** عمرٰی کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عمرٰی جائز ہے واسطے عمری والوں کے یعنے جنکو بطور عمری کے دیا یا فرمایا عمری میراث ہوتا ہے واسطے اہل اسکے کے اور اس باب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطے اُسکے اور واسطے وارثوں اُسکے کے پس تحقیق وہ عمرٰی واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا عمری اُسکو یعنی اُسکی ملک ہو جاتا ہے نہیں پھرتا طرف دینے والے کے یعنی مالک کے اسواسطے کہ اُسنے دیا دینا کہ واقع ہوئی ہے اُسمین میراث یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مثل روایت مالک کے اور روایت کی بعض نے زہری سے اور نہیں ذکر کیا اُسمین وارثوں کو اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب کہے کوئی شخص کسی کو کہ مثلاً یہ مکان میں نے تجکو تیری عمر تک دیا اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں کے لیے ہے تو پس تحقیق وہ عمری واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا عمری نہیں پھرتا طرف پہلے کے یعنی دینے والے کے اور اگر وارثوں کے لیے نہ کہے تو وہ پھرنے والا ہے طرف دینے والے کے جبکہ مر جاوے وہ شخص کہ عمری دیا گیا۔ اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی کا۔ اور کئی وجہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے کہ عمری جائز ہے واسطے اہل اُسکے کے اور عمل اُسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب مر جاوے وہ شخص کہ دیا گیا عمری تو وہ واسطے وارثوں اُسکے کے ہی اگرچہ دینے والے نے اُسکے وارثوں کے واسطے نہ کیا ہو اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور احمد اور اسحق کا **باب** رقبی کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عمری جائز ہے واسطے اہل اُسکے کے یعنی جنکو عمر تک دیا گیا۔ اور رقبی جائز ہے واسطے اہل اُسکے کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ف۱ عمری اُسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص مثلاً مکان اپنا کسیکو دے اسطرح کہ یہ مکان میں نے تجکو تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک کہ وہ شخص زندہ ہے یہ اُس سے نہیں لے سکتا اور اسمین اختلاف ہے کہ بعد اُسکے اُسکے وارثوں کو ملتا ہے یا نہیں سو یہ کہنا تین طرح پر ہے اول یہ کہ مالک کہے کہ یہ مکان میں نے تجکو دیا جب تک کہ تو زندہ ہے اور بعد موت تیرے کے تیرے وارثوں کا ہوگا تو اسمین سب علما کا اتفاق ہے کہ یہ ہبہ ہے اور مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اُسکی ملک میں آجاتا ہے اور بعد اُسکے اُسکے مالک وارث ہوتے ہیں اور وارث نہوں تو بیت المال میں داخل ہو۔ اور دوسرے یہ کہ کہے یہ مکان میں نے تجکو تیری زندگی تک دیا جمہور کے نزدیک اسکا حکم بھی حکم اول کا سا ہے اور یہی ہے قول ابو حنیفہ اور شافعی کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اس صورت میں بعد اُسکے اسکے وارثوں کو نہیں پہونچتا بلکہ مالک کی طرف پھر جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے اور میرے وارثوں کی ملک میں ہو۔ صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور صحیح قول امام شافعی کا بھی یہی ہے اور یہ شرط فاسد ہے

وقد رواہ بعضھم عن ابی الزبیر عن جابر موقوفا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الرقبی جائزۃ مثل العمری وھو قول احمد واسحق وفرق بعض اھل العلم من اھل الکوفۃ وغیرھم بین العمری والرقبی فاجازوا العمری ولم یجیزوا الرقبی وتفسیر الرقبی ان یقول ھذا الشیء لک ما عشت فان مت قبلی فھی راجعۃ الی وقال احمد واسحق الرقبی مثل العمری وھی لمن اعطیھا ولا ترجع الی الاول **باب ماذکر** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلح بین الناس **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عامر العقدی ثنا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما والمسلمون علی شروطھم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الرجل یضع علی حائط جارہ خشبا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال سمعتہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ فلا یمنعہ فلما حدث ابو ھریرۃ طأطئوا رؤسھم فقال مالی اراکم عنھا معرضین واللہ لارمین بھا بین اکتافکم وفی الباب عن ابن عباس ومجمع بن جاریۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول الشافعی وروی عن بعض اھل العلم منھم مالک بن انس قالوا لہ ان یمنع جارہ ان یضع خشبۃ فی جدارہ والقول الاول اصح **باب** ما جاء ان الیمین علی ما یصدقہ صاحبہ **حدثنا** قتیبۃ واحمد بن منیع المعنی واحد قالا ثنا ھشیم عن عبد اللہ بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو بعض نے ابی زبیر سے اُنسے جابر سے موقوف اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ رقبی جائز ہے مثل عمری کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور فرق کیا ہے بعض اہل علم نے اہل کوفہ وغیرہ سے درمیان عمری اور رقبی کے سو جائز رکھا اُنھوں نے عمری کو اور نہیں جائز رکھا رقبی کو اور تفسیر رقبی کی یہ ہے کہ کہے ایک شخص کسیکو کہ یہ چیز واسطے تیرے ہے جبتک کہ زندہ رہے تو اور اگر تو مرے پہلے میرے تو وہ پھرے واسطے میرے اور کہا احمد اور اسحق نے کہ رقبی مانند عمری کے ہے۔ پس وہ واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا رقبی نہیں پھرتا طرف پہلے کے **باب** لوگون کے درمیان صلح کرنے کا بیان حضرت سے جو منقول ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنکو کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُنسے کہا حدیث کی کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ سے اُنسے روایت کی اپنے دادا سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ صلح کرنی جائز ہے مسلمانون میں مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو۔ اور مسلمان اوپر شرطون اپنی کے ہین مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو اور حلال کرے حرام کو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اپنے ہمسایہ کی دیوار مین لکڑی گاڑنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے اُنکو کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنسے اعرج سے اُنسے ابی ہریرہ سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جب اجازت مانگے ایک تمھارا اپنے ہمسایہ سے یہ کہ گاڑے لکڑی بیچ دیوار اُسکی کے تو نہ منع کرے اُسکو سو جب حدیث کی ابو ہریرہ نے تو حاضرین نے سر کو جھکا لیا سو ابو ہریرہ نے کہا کہ کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون مین تمکو منھ پھیرنے والے اُس سے قسم ہے اللہ کی البتہ گاڑون گا مین اُسکو درمیان مونڈھون تمھارے اور اس باب مین ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسیکے قائل ہین امام شافعی اور روایت کی گئی ہے بعض اہل علم سے انھین مین سے ہین مالک بن انس کہتے ہین کہ جائز ہے کہ منع کرے اپنے ہمسایہ کو اس سے کہ گاڑے لکڑی بیچ دیوار اپنی کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **باب** تحقیق قسم واقع ہوتی ہے اُس چیز پر کہ سچا جانے تجکو صاحب تیرا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے معنی ایک ہی ہے اُن دونون نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے عبد اللہ بن ابی صالح سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱؎ اور امام احمد کے نزدیک عمری اسطرح کا فاسد ہے اور امام مالک نے کہا کہ عمری سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہے ۱۲ ع ۲؎ رقبی یہ ہے کہ کہے کوئی شخص کسی کو کہ مین تجکو مکان دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلے تجھسے تو یہ مکان تیرے پاس رہے اور اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو پھر آوے میری طرف اور یہ رقبی امام ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح نہین اور ابو یوسف کے نزدیک صحیح ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور مالک کا ۱۲ ع ۳؎ یعنی جس صورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہ امر وجوب کے لیے ہے نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کے لیے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور شافعی کے۔ لیکن جو لوگ جو قائل ہوے اُنکی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کا یہ قول کہ کیون اس سے روگردانی کرتے ہو قسم ہے اور البتہ گاڑونگا درمیان مونڈھون تمھارے کے۔ صریح دلیل ہے کہ اگر وجوب پر نہ ہوتا تو یہ سختی ابو ہریرہ نہ کرتے ۱۲

اليمين على ما يصدقك به صاحبك هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث هشيم عن عبد الله بن ابی صالح وعبد الله هو اخو سهيل بن ابی صالح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحٰق وروى عن ابراهيم النخعى انه قال اذا كان المستحلف ظالما فالنية نية الحالف وان كان المستحلف مظلوما فالنية نية الذى استحلف **باب** ما جاء فى الطريق اذا اختلف فيه كم يجعل **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن المثنى بن سعيد الضبعى عن قتادة عن بشير بن نهيك عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا الطريق سبعة اذرع **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا المثنى بن سعيد عن قتادة عن بشير بن كعب العدوى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تشاجرتم فى الطريق فاجعلوه سبعة اذرع وهذا اصح من حديث وكيع وفى الباب عن ابن عباس حديث بشير بن كعب عن ابى هريرة حديث حسن صحيح وروى بعضهم عن قتادة عن بشير بن نهيك عن ابى هريرة وهو غير محفوظ **باب** ما جاء فى تخيير الغلام بين ابويه اذا افترقا **حدثنا** نصر بن على ثنا سفيان عن زياد بن سعد عن هلال بن ابى ميمونة التغلبى عن ابى ميمونة عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم خير غلاما بين ابيه وامه وفى الباب عن عبد الله بن عمرو وجد عبد الحميد بن جعفر حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وابو ميمونة اسمه سليم والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا يخير الغلام بين ابويه اذا وقعت بينهما المنازعة فى الولد وهو قول احمد واسحٰق وقالا ما كان الولد صغيرا فالام احق فاذا بلغ الغلام سبع سنين خير بين ابويه وهلال بن ابى ميمونة هو هلال بن اسامة وهو مدنى وقد روى عنه يحيى بن ابى كثير ومالك بن انس وفليح بن سليمان

کہ قسم واقع ہوتی ہے اُس چیز پر کہ سچا جانے[1] تجھکو ساتھی تیرا یعنی قسم دینے والا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ہشیم سے اُسنے عبد اللہ بن ابی صالح سے اور عبد اللہ بھائی سہیل بن ابی صالح کا ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق۔ اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اُسنے کہ جب قسم دینے والا ظالم ہو تو نیت معتبر قسم کھانے والے کی ہے اور اگر قسم دینے والا مظلوم ہو تو نیت معتبر اُسی کی ہے کہ قسم دی اُسے **باب** جب راہ میں اختلاف پڑے تو کتنی گز چھوڑی جاوے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مثنی بن سعید ضبعی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ چھوڑو تم راہ کو سات ہاتھ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مثنی بن سعید نے قتادہ سے اُسنے بشیر بن کعب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب جھگڑا کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھہراؤ اُسکو سات ہاتھ یعنی سات ہاتھ چوڑی راہ چھوڑو اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور بشیر بن کعب کی حدیث ابی ہریرہ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی بعض نے قتادہ سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور وہ محفوظ نہیں **باب** جب ماں باپ جدا ہوں تو لڑکے کو اختیار ہے یعنی چاہے جسکے پاس رہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زیاد بن سعد سے اُسنے ہلال بن ابی میمونہ ثعلبی سے اُسنے ابی میمونہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو درمیان اُسکے باپ اور ماں کے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور جد عبد الحمید بن جعفر سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اختیار دیا جاوے لڑکا درمیان ماں باپ اپنے کے جبکہ واقع ہو درمیان اُنکے جھگڑا بیچ لڑکے کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہو پس ماں زیادہ تر لائق ہے ساتھ اُسکے اور جبکہ پہونچے لڑکا سات برس کو تو اختیار دیا جاوے درمیان ماں باپ اپنے کے اور ہلال بن ابی میمونہ وہ ہلال بن اُسامہ مدنی ہے روایت کی اُس سے یحیی بن ابی کثیر اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے

[1] یعنی معتبر بیچ صحیح ہونے قسم کے نیت قسم دینے والے کی ہے اور جو ارادہ رکھے وہ نہ نیت قسم کھانے والے کی اور توریہ اور تاویل اُسکی اور یہ اس صورت میں ہے کہ توریہ سے اُسکا حق باطل ہوتا ہو ورنہ توریہ کرنا درست ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا تاکہ ظالم کے ہاتھ سے اُسکو خلاص کریں ۱۲ ع مثال اسکی یہ ہے

باب ما جاء ان الوالد یاخذ من مال ولده **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یحیی بن زکریا ابن ابی زائدة ثنا الاعمش عن عمارة
بن عمیر عن عمته عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم
وفی الباب عن جابر وعبد اللہ بن عمرو هذا حدیث حسن وقد روی بعضهم هذا عن عمارة بن عمیر عن امه عن عائشة واکثرهم قالوا عن
عمته عن عائشة والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیرهم قالوا ان ید الوالد مبسوطة
فی مال ولده یاخذ ما شاء وقال بعضهم لا یاخذ من ماله الا عند الحاجة الیه **باب** ما جاء فی من یکسر له الشیء ما یحکم له
من مال الکاسر **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داود الحفری عن سفیان عن حمید عن انس قال اهدت بعض ازواج النبی
صلی اللہ علیه وسلم الی النبی صلی اللہ علیه وسلم طعاما فی قصعة فضربت عائشة القصعة بیدها فالقت ما فیها فقال النبی
صلی اللہ علیه وسلم طعام بطعام واناء باناء هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر ثنا سوید بن عبد العزیز عن حمید
عن انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم استعار قصعة فضاعت فضمنها لهم وهذا حدیث غیر محفوظ وانما اراد عندی سوید
الحدیث الذی رواه الثوری وحدیث الثوری اصح **باب** ما جاء فی حد بلوغ الرجل والمرأة **حدثنا** محمد بن وزیر الواسطی
ثنا اسحق بن یونس الازرق عن سفیان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
فی جیش وانا ابن اربع عشرة فلم یقبلنی فعرضت علیه من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرة فقبلنی قال نافع فحدثت بهذا الحدیث عمر بن عبد العزیز
فقال هذا حد ما بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ الخمس عشرة **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن عبید اللہ
بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه عن عمر بن عبد العزیز کتب ان هذا حد ما بین الصغیر
والکبیر وذکر ابن عیینة فی حدیثه قال حدثت به عمر بن عبد العزیز

باب باپ کو اپنے لڑکے کے مال سے خرچ کرنا درست ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا
بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عمارہ بن عمیر سے اُسنے اپنی پھپھی سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ
تحقیق بہت پاک وہ کھانا ہے جو کھاؤ اپنی کمائی سے۔ اور تحقیق اولاد تمھاری تمھاری کمائی سے ہے اور اس باب میں جابر اور عبد اللہ
بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث بعض نے عمارہ بن عمیر سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے عائشہ
سے اور اکثر روایت کرتے ہیں پھپھی اسکی سے اُسنے عائشہ سے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ہاتھ باپ کا فراخ ہے بیچ مال اولاد اپنی کے لے اسمیں سے جو چاہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہ لے اُسکے مال
سے مگر وقت حاجت کے **باب** اگر کوئی شخص کسیکی چیز توڑ ڈالے تو اُسکے واسطے توڑنے والے کے مال سے کس چیز کا حکم کیا جاوے **حدیث**
کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود حفری نے سفیان سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ حضرت کی بعض بیوی نے آپکے پاس
ہدیۃ کھانا بھیجا سو عائشہ نے پیالہ کو ہاتھ سے گرا دیا تو اسمیں جو کھانا تھا ہاتھ سے گر گیا سو حضرت نے فرمایا کہ کھانا بدلے کھانے کے اور پیالہ بدلے پیالہ
کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سوید بن عبد العزیز نے حمید سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے لیا عاریۃ
ایک پیالہ پس ٹوٹ گیا وہ پس تاوان دی آپنے صاحب پیالہ کو۔ یہ حدیث محفوظ نہیں اور سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا سوید نے وہ حدیث کہ روایت کی ثوری نے
اور ثوری کی حدیث زیادہ تر صحیح ہے **باب** مرد اور عورت کے بالغ ہونیکی حد کہاں تک ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحق
بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ پیش کیا گیا میں آگے رسول اللہ صلعم کے ایک لشکر میں یعنی
جہاد میں جانے کے لیے جبکہ میں چودہ برس کا تھا۔ سو نہ قبول کیا آپنے مجکو یعنی جہاد میں جانے کی اجازت نہ دی پھر پیش کیا گیا میں آپ کے آگے
جبکہ میں پندرہ برس کا ہوا پس قبول کیا مجکو نافع نے کہا سو میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی سو اُسنے کہا کہ یہ حد ہے درمیان چھوٹے اور
بڑے کے پھر لکھا اُسنے یہ کہ پندرہ برس کے لڑکے کا حصہ مقرر کیا جاوے (غنیمت میں) **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکی اور نہیں ذکر کیا اسمیں کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ یہ حد ہے
درمیان چھوٹے اور بڑے کے اور ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ بیان کی میں نے یہ حدیث پاس عمر بن عبد العزیز کے

فقال هٰذا احد ما بين الذرية والمقاتلة هٰذا حديث حسن صحيح والعمل على هٰذا عند اهل العلم وبه يقول الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحٰق يرون ان الغلام اذا استكمل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وان احتلم قبل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وقال احمد واسحٰق للبلوغ ثلث منازل بلوغ خمس عشرة او الاحتلام فان لم يعرف سنه ولا احتلامه فالانبات يعني العانة **باب** ماجاء في من تزوج امرأة ابيه **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا حفص بن غياث عن اشعث عن عدي بن ثابت عن البراء قال مر بي خالي ابو بردة بن نيار ومعه لواء فقلت اين تريد فقال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل تزوج امرأة ابيه ان اٰتيه براسه وفي الباب عن قرة حديث البراء حديث حسن غريب وقد روى محمد بن اسحٰق هٰذا الحديث عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن البراء وقد روى هٰذا الحديث عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن ابيه وروي عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن خاله عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في الرجلين ان يكون احدهما اسفل من الاٰخر في الماء **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة انه حدثه ان عبد الله بن الزبير حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في شراج الحرة التي يسقون بها النخل فقال الانصاري سرح الماء يمر فابى عليه فاختصموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصاري فقال ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله اني لاحسب نزلت هٰذه الاٰية في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما الاٰية هٰذا حديث حسن صحيح

سو کہا اُسنے کہ یہ حد ہی درمیان لڑنے والوں کے لڑکوں کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہی ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ لڑکا جب پورا پندرہ برس کا ہو جاوی تو حکم اُسکا حکم مردونکا ہی اور اگر احتلام ہووی پہلے پندرہ برس سی تو حکم اُسکا حکم مردونکا ہی اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ واسطے بلوغت کے تین علامتین ہین ایک پندرہ برس کو پہونچنا دوسرا احتلام ہونا اور اگر نہ پہچانا جاوی سن اُسکا اور نہ احتلام اُسکا تو نشانی اُسکی زیر ناف کا بال جمنا ہے **باب** جو شخص اپنے باپ کی عورت سے نکاح کری تو اُسکا کیا حکم ہی حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اسنے عدی بن ثابت سے اُسنے براء سے کہا کہ گذرا ساتھ میرے ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور ساتھ اسکے نشان تھا سو مین نے کہا کہ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو سو کہا اُسنے کہ بھیجا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک مرد کے کہ نکاح کیا اُسنے اپنے باپ کی عورت سے یہ کہ لاؤن مین آپ سر اُسکا اور اس باب مین قرہ سے بھی روایت ہی اور براء کی حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اسنے براء سے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث اشعث سے اُسنے عدی سے اُسنے یزید بن براء سے اُسنے اپنے باپ سے اور روایت کی گئی ہی اشعث سے اُسنے عدی سے اُسنے یزید بن براء سے اُسنے اپنے خالو سے اُسنے نبی صلعم سے **باب** اگر دو آدمی ہون اور ایک اُنکا دوسرے سے نیچے ہو پانی مین تو اُسکا کیا حکم ہی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے کہ عبد اللہ بن زبیر نے حدیث کی اُسکو کہ ایک شخص نے انصار مین سے جھگڑا کیا زبیر سے نزدیک رسول صلعم کے بیچ نالیون زمین سنگستانی کے کہ پانی دیتے ہین ساتھ اُسکے کھجورونکو سو انصاری نے کہا کہ چھوڑ دی پانی کو گذر ہی طرف زراعت کے سو انکار کیا زبیر نے اوپر اُسکے پس جھگڑا کیا ان دونون نے پاس نبی صلعم کے زبیر سے فرمایا پانی دی کر اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے یعنی طرف زراعت اُسکی کے سو غصے ہوا انصاری اور کہا کہ یہ حکم اسواسطے کرتے ہو کہ ابن زبیر تمھاری پھپھی کے بیٹے ہین یعنی قرابت کی وجہ سے آپنے اُسکی رعایت کی سو متغیر ہوا چہرہ نبی صلعم کا پھر فرمایا پانی دی اے زبیر پھر روک رکھ پانی کو یعنی اُسکی زراعت مین پانی مت چھوڑ یہانتک کہ پہونچے منڈیر تک یعنی پہونچے پانی تمام زمین مین سو زبیر نے کہا قسم خدا کی تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون کہ اُتری یہ آیت بیچ اس معاملہ کے پس قسم ہے رب تیرے کی کہ نہ ایمان لاوینگے وہ یہانتک کہ حاکم ٹھہراوین تجکو بیچ اُسکے کہ جھگڑین نیادین بیچ دلون اپنے کے کچھ حرج اُس سے کہ حکم کری تو اور مان لے ماننا یہ حدیث حسن صحیح ہی

عہ اپنے باپ کی عورت سے مراد سوتیلی ماں ہی کہ وہ بھی مثل ماں کے حرام ہے - اسلیے آپ نے ایسے شخص کی یہ سزا مقرر کی ۱۲

اور روایت کی شعیب بن ابی حمزۃ عن الزھری عن عروۃ بن الزبیر عن الزبیر و لم یذکر فیہ عن عبداللہ بن الزبیر و روایت عبداللہ بن وھب عن اللیث و یونس عن الزھری عن عروۃ عن عبداللہ بن الزبیر نحو الحدیث الاول **باب** ماجاء فی من یعتق ممالیکہ عند موتہ و لیس لہ مال غیرھم **حدثنا** قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی المھلب عن عمران بن حصین ان رجلا من الانصار اعتق ستۃ اعبد لہ عند موتہ و لم یکن لہ مال غیرھم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ قولا شدیدا قال ثم دعاھم فجزاھم ثم اقرع بینھم فاعتق اثنین و ارق اربعۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ حدیث عمران بن حصین حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن عمران بن حصین والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحق یرون القرعۃ فی ھذا وفی غیرہ واما بعض اھل العلم من اھل الکوفۃ وغیرھم فلم یروا القرعۃ وقالوا یعتق من کل عبد الثلث و یستسعی فی ثلثی قیمتہ وابو المھلب اسمہ عبدالرحمن بن عمرو ویقال معاویۃ بن عمرو **باب** ماجاء فی من ملک ذا محرم **حدثنا** عبداللہ بن معاویۃ الجمحی ثنا حماد بن سلمۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر ھذا حدیث لا نعرفہ مسندا الا من حدیث حماد بن سلمۃ وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن قتادۃ عن الحسن عن عمر شیئا من ھذا **حدثنا** عقبۃ بن مکرم العمی البصری وغیر واحد قالوا ثنا محمد بن بکر البرسانی عن حماد بن سلمۃ عن قتادۃ وعاصم الاحول عن الحسن عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر ولا نعلم احدا ذکر فی ھذا الحدیث عاصم الاحول عن حماد بن سلمۃ غیر محمد بن بکر والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم

اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ عبداللہ بن زبیر کا اور روایت کیا اُسکو عبداللہ بن وہب نے لیث اور یونس سے اُنھوں نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عبداللہ بن زبیر سے مانند حدیث پہلی کی **باب** اگر کوئی شخص آزاد کرے غلام وقت مرنے اپنے باپ کے اور نہو واسطے اُسکے کچھ مال سوا اُسکے تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی مہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک مرد انصاری نے آزاد کیے چھ غلام وقت مرنے اپنے کے نہ تھا واسطے اُسکے مال سوا اُن غلاموں کے سو پہونچی یہ خبر نبی صلعم کو پس کہی آپنے واسطے اُسکے سخت بات پھر بلایا اُن غلاموں کو اور اُنکے تین حصہ کیے پھر قرعہ ڈالا درمیان اُنکے پس آزاد کیے دو اور رکھے چار۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے کئی وجہ پر عمران سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اسحاق کا کہتے ہیں کہ قرعہ ڈالا جاوے بیچ اسکے اور بیچ غیر اسکے کے اور بعض اہل علم کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ قرعہ نہ ڈالا جاوے۔ اور کہتے ہیں کہ آزاد ہوتا ہے ہر غلام سے تیسرا حصہ اور سعی کرایا جاوے غلام بیچ دو ثلث قیمت اپنی کے ابو المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور بعض نے معاویہ بن عمرو کہا ہے **باب** جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم کا تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار محرم کا یعنی بسبب خریدنے یا ہبہ کے یا ارث کے تو وہ آزاد ہے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مسند مگر حدیث حماد بن سلمہ سے اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمر سے کوئی چیز اس سے حدیث کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری اور کئی ایک نے محمد بن بکر برسانی سے اُسنے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ اور عاصم احول سے اُنھوں نے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مالک ہو ذی رحم محرم کا پس وہ آزاد ہے۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ ذکر کیا ہو اس حدیث میں واسطہ عاصم احول کا حماد بن سلمہ سے سوا محمد بن بکر کے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت میں جاری ہوتا ہے تہائی مال میں بسبب متعلق ہونے حق داروں کے ساتھ اُسکے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر غلام سے تہائی آزاد نہیں بلکہ پورے آزاد ہوتے ہیں اور باقی غلام رہتے ہیں اور یہی ہے قول امام شافعی اور جمہور علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ہر غلام سے ایک تہائی آزاد ہوتی ہے مگر یہ حدیث ظاہر اُنکی رد میں ہے

[2] مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کہ کسی کی ملک میں تھا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول لیا تو مجرد مول لینے سے آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ قرابت ولادت کی رکھے کہ رحم واسطے سے ہے اور محرم وہ کہ نکاح اُس سے جائز ہو پس چچا کا بیٹا وغیرہ اس قید سے نکل گیا اور نووی نے کہا کہ اسمیں اختلاف ہے علما کو اہل ظاہر کہتے ہیں اہل ظاہر کہتے ہیں کہ محض ملک سے کوئی آزاد نہیں ہوتا بلکہ ضرور ہے آزاد کرنا اور جمہور علما کہتے ہیں کہ محض ملک سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اصول میں اگرچہ اوپر کے درجہ ہوں اور فروع میں بھی اگرچہ نیچے کے درجے ہوں اور اُنکے سوا میں اختلاف ہے

وقد روی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملك ذا رحم محرم فھو حر رواہ ضمرۃ بن ربیعۃ عن سفیان الثوری عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یتابع ضمرۃ بن ربیعۃ علی ھذا الحدیث وھو حدیث خطأ عند اھل الحدیث **باب** ماجاء من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم **حدثنا** قتیبۃ نا شریك بن عبد اللہ النخعی عن ابی اسحٰق عن عطاء عن رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم فلیس له من الزرع شیء وله نفقته ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث ابی اسحٰق الا من ھذا الوجه من حدیث شریك بن عبد اللہ والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم وھو قول احمد واسحٰق وسالت محمد بن اسمعیل عن ھذا الحدیث فقال ھو حدیث حسن وقال لا اعرفه من حدیث ابی اسحٰق الا من روایة شریك قال محمد نا معقل بن مالك البصری نا عقبة بن الاصم عن عطاء عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ماجاء فی النحل والتسویة بین الولد **حدثنا** نصر بن علی وسعید بن عبد الرحمٰن المخزومی المعنی واحد قالا نا سفیان عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمٰن وعن محمد بن النعمان بن بشیر یحدثان عن النعمان بن بشیر ان اباہ نحل ابنا له غلاما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدہ فقال اکل ولدك قد نحلته مثل ما نحلت ھذا قال لا قال فارددہ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن النعمان بن بشیر والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم یستحبون التسویة بین الولد حتی قال بعضھم یسوی بین ولدہ حتی فی القبلة وقال بعضھم یسوی بین ولدہ فی النحل والعطیة الذکر والانثی سواء وھو قول سفیان الثوری وقال بعضھم التسویة بین الولد ان یعطی الذکر مثل حظ الانثیین مثل قسمة المیراث وھو قول احمد واسحٰق

اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم محرم کا تو وہ آزاد ہے روایت کیا اسکو ضمرہ نے سفیان ثوری سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں متابعت کیا گیا ضمرہ بن ربیعہ اوپر اس حدیث کے اور یہ حدیث خطاء ہے نزدیک اہل حدیث کے **باب** جو شخص کہ کھیتی کرے بیچ زمین کسی قوم کے بغیر اذن اُنکے کے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک بن عبد اللہ نخعی نے ابی اسحاق سے اُسنے عطاء سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ زراعت کرے بیچ زمین کسی قوم کے بغیر اذن اُنکے کے تو نہیں ہے واسطے اُسکے کھیتی سے کوئی چیز[1] اور واسطے اُسکے ہے نفقہ اُسکا یعنی تخم اُسکا اُسکو ملے گا اور زمین کی پیداوار کا مالک زمین والا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث ابی اسحاق سے مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث شریک سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور میں نے بخاری کو پوچھا اس حدیث سے سو کہا اُسنے کہ یہ حدیث حسن ہے اور کہا نہیں پہچانتے ہم اس کو حدیث ابی اسحاق سے مگر روایت شریک سے کہا محمد نے حدیث کی ہمسے معقل بن مالک بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن اصم نے عطاء سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** بخشش میں اولاد کے درمیان برابری کرنا **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے معنی ایک ہی ہیں اون دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان سے حدیث کرتے تھے وہ دونوں نعمان بن بشیر سے کہ تحقیق باپ اُسکے نے بخشا بیٹے اپنے کو غلام پس آیا وہ پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تاکہ گواہ کرے آپ کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنے سب فرزندوں کو دیا ہے مانند اسکے کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا اُسنے نہیں فرمایا پس پھیر لے اسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر نعمان بن بشیر سے مروی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ اولاد کے درمیان برابری کرنی مستحب ہے یہانتک کہ کہا بعض نے کہ برابری کرے درمیان اولاد اپنی کے یہانتک کہ بوسہ لینے میں بھی اور بعض کہتے ہیں کہ برابری کیجاوے درمیان اولاد کے بیچ بخشش اور عطاء کے واسطے مرد اور عورت کے برابر اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ برابری کرنی درمیان اولاد کے یہ ہے کہ دیا جاوے مرد مانند حصے دو عورتوں کے مثل قسمت میراث کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا

[1] یعنی کھیتی مالک کی ہوگی اور تخم بونے والے کا۔ اور یہی ہے قول احمد کا۔ اور اُسکے سوا اور لوگ کہتے ہیں کہ پیداوار کا مالک زراعت کرنیوالا ہے اور اوپر اُسکو اجرت زمین کی ہے ۱۲ معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹوں اور بیٹیوں کو اور امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر اولاد میں سے بعضوں کو دے اور بعضوں کو نہ دے تو یہ ہبہ صحیح ہے مگر ساتھ کراہت کے اور امام احمد و ترمذی و اسحاق اسکی حرمت کے قائل ہیں ۱۲

باب ماجاء فی الشفعة **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن علیة عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم جار الدار احق بالدار **قال** ابو عیسیٰ وفی الباب عن الشرید وابی رافع وانس حدیث سمرة حدیث حسن صحیح وقد روی عیسیٰ بن یونس عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وروی عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم والصحیح عند اهل العلم حدیث الحسن عن سمرة ولا نعرف حدیث قتادة عن انس الا من حدیث عیسیٰ بن یونس وحدیث عبد الله بن عبد الرحمٰن الطائفی عن عمرو بن الشرید عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الباب هو حدیث حسن وروی ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید عن ابی رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم سمعت محمدا یقول کلا الحدیثین عندی صحیح **باب** ماجاء فی الشفعة للغائب **حدثنا** قتیبة ثنا خالد بن عبد الله الواسطی عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجار احق بشفعته ینتظر به وان کان غائبا اذا کان طریقهما واحدا هذا حدیث حسن غریب ولا نعلم احدا روی هذا الحدیث غیر عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر وقد تکلم شعبة فی عبد الملک بن ابی سلیمان من اجل هذا الحدیث وعبد الملک هو ثقة مامون عند اهل الحدیث لا نعلم احدا تکلم فیه غیر شعبة من اجل هذا الحدیث وقد روی وکیع عن شعبة عن عبد الملک هذا الحدیث وروی عن ابن المبارک عن سفیان الثوری قال عبد الملک بن ابی سلیمان میزان یعنی فی العلم والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم ان الرجل احق بشفعته وان کان غائبا فاذا قدم فله الشفعة وان تطاول ذلک **باب** اذا حدت الحدود ووقعت السهام فلا شفعة **حدثنا** عبد بن حمید ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة هذا حدیث حسن صحیح۔

باب شفعہ کا بیان۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ[1] گھر کا لائق تر ہے ساتھ گھر کے امام ترمذی نے کہا اور اس باب میں شرید اور ابی رافع اور انس سے بھی روایت ہی اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح نزدیک اہل علم کے حدیث حسن کی ہی سمرہ سے اور نہیں پہچانتے ہم حدیث قتادہ کی انس سے مگر حدیث عیسیٰ بن یونس سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمٰن طائفی کی عمرو بن شرید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اس باب میں وہ حدیث حسن ہی اور روایت کی ابراہیم نے عمرو بن شرید سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے نبی صلعم سے سُنا مینے محمد سے کہتا تھا کہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں **باب** غائب کے واسطے شفعہ کا ہونا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ شفعہ اپنے کے انتظار کیا جاوے اُسکا اگرچہ ہو وہ غائب جبکہ ہو راہ اُن دونوں کی ایک یہ حدیث حسن غریب ہی اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبد الملک کے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے اور تحقیق کلام کیا شعبہ نے بیچ حق عبد الملک کے واسطے اس حدیث کے اور عبد الملک ثقہ ہی نزدیک اہل حدیث کے اور مامون ہی اہل طعن سے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو بیچ حق اُسکے کے سوائے شعبہ کے واسطے اس حدیث کے اور تحقیق روایت کی وکیع نے یہ حدیث شعبہ سے اُسنے عبد الملک سے اور روایت کی گئی ہی ابن مبارک سے اُسنے روایت کی سفیان ثوری سے کہ کہا اُسنے کہ عبد الملک بن سلیمان ترازو ہی یعنی بیچ علم کے اور عمل اس حدیث پر نزدیک اہل علم کے کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ شفعہ اپنے کے اگرچہ ہو وہ غائب پس جب آوے تو اُسکے واسطے شفعہ ہوگا اگرچہ مدت دراز ہو جاوے **باب** جبکہ مقرر کیجاویں حدیں اور واقع ہوں حصے تو نہیں باقی رہتا حق شفعہ کا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب واقع ہوں حدیں یعنی تقسیم کیجاوے ملک مشترک اور پھیری جاویں راہیں یعنی ہر ایک حصہ کی راہ جدی ہو جاوے تو نہیں باقی رہتا حق شفعہ کا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی

---

[1] یہ حدیث دلیل ہے واسطے امام ابو حنیفہ کے کہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے لیے حق شفعہ کا ثابت ہی اور تینوں اماموں کے نزدیک ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت نہیں اُنکے نزدیک م

۲ اس حدیث سے ہمسایہ [illegible] ۱۲

وقد رواه بعضهم مرسلاً عن ابی سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وبه یقول بعض فقهاء التابعین مثل عمر بن عبد العزیز وغیره وهو قول اهل المدینة منهم یحیی بن سعید الانصاری وربیعة بن ابی عبد الرحمن ومالك بن انس وبه یقول الشافعی واحمد واسحق لا یرون الشفعة الا للخلیط ولا یرون للجار شفعة اذا لم یکن خلیطا وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم الشفعة للجار واحتجوا بالحدیث المرفوع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جار الدار احق بالدار وقال الجار احق بسقبه وهو قول الثوری وابن المبارك واهل الکوفة **باب**

حدثنا یوسف بن عیسٰی ثنا الفضل بن موسٰی عن ابی حمزة السکری عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریك شفیع والشفعة فی کل شیء هذا حدیث لا نعرفه مثل هذا الا من حدیث ابی حمزة السکری وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وهذا اصح **حدثنا** هناد ثنا ابو بکر بن عیاش عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه بمعناه ولیس فیه عن ابن عباس وهکذا روی غیر واحد عن عبد العزیز بن رفیع مثل هذا لیس فیه عن ابن عباس وهذا اصح من حدیث ابی حمزة وابو حمزة ثقة یمکن ان یکون الخطاء من غیر ابی حمزة **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابی بکر بن عیاش وقال اکثر اهل العلم انما تکون الشفعة فی الدور والارضین ولم یروا الشفعة فی کل شیء وقال بعض اهل العلم الشفعة فی کل شیء والقول الاول اصح

باب ما جاء فی اللقطة وضالة الابل والغنم

اور تحقیق بعض نے اسکو مرسل روایت کیا ہے ابی سلمہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور عثمان بن عفان اور ساتھ اسی کے قائل ہیں بعض فقہا تابعین سے مثل عمر بن عبد العزیز وغیرہ کے اور یہی ہے قول اہل مدینہ کا انھیں میں سے ہیں یحیی بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور مالک بن انس اور ساتھ اسی کے قائل ہیں امام شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نہیں ثابت ہے شفعہ مگر واسطے شریک کے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے واسطے شفعہ ثابت نہیں جبکہ نہو شریک اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے لیے شفعہ ثابت ہے اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیث مرفوع کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ گھر کا زیادہ تر لائق ہے ساتھ گھر کے (یعنی بہ نسبت غیروں کے) اور نیز فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہے بسبب[1] نزدیک ہونے اپنے کے اور یہی ہے قول ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** - حدیث کی ہمسے یوسف بن عیسٰی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے ابی حمزہ سکری سے اُسنے عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک یعنی زمین میں کہ بیچی جاوے شفیع ہے اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہے غیر منقولات میں مانند زمین اور باغ وغیرہ کے) یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مانند اسکے مگر حدیث ابی حمزہ سے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ زیادہ تر صحیح ہے - حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ معنی اُسکے کے اور نہیں ہے اسمیں واسطہ ابن عباس کا - اور اسیطرح روایت کی بہت لوگوں نے عبد العزیز بن رفیع سے مانند اسکے نہیں ہے بیچ اُسکے واسطہ ابن عباس کا اور یہ زیادہ تر صحیح ہے ابی حمزہ کی حدیث سے اور ابو حمزہ ثقہ ہے ممکن ہے یہ کہ ہووے خطا غیر اُسکے سے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو احوص نے عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی بکر بن عیاش کے اور اکثر اہل علم کہتے ہیں سوا اسکے نہیں کہ حق شفعہ گھر اور زمین میں ہے نہ ہر چیز میں اور کہا بعض اہل علم نے کہ حق شفعہ ہر چیز میں ثابت ہے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے

باب گری اور پڑی ہوئی[2] چیز اور گم ہوئے اونٹ اور بکری کے لینے کا بیان

---

[1] یعنی لائق تر ہے ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اسکو پہونچتا ہے ۔ ۱۲ منہ [2] لقطہ اُس چیز کو کہتے ہیں کہ کوئی آدمی پڑی ہوئی چیز پاوے اور مالک اس چیز کا نہو کہ یہ کسکی ہے اُٹھا لینا اُسکا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اُسکی تعریف کرنے کا ورنہ ترک اولی ہے اور جس چیز کے ضایع ہونے کا خوف ہو اسکا اُٹھا لینا واجب ہے اگر اُسکو ترک کرے اور وہ ضایع ہو جاوے تو گنہگار ہوگا ۱۲ در مختار

حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون وعبد الله بن نمیر عن سفیان عن سلمة بن کهیل عن سوید بن غفلة قال خرجت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعة فوجدت سوطا قال ابن نمیر فی حدیثه فالتقطت سوطا فاخذته قالا دعه فقلت لا ادعه تاکله السباع لآخذنه فلاستمتعن به فقدمت علی ابی بن کعب فسألته عن ذلک وحدثته الحدیث فقال احسنت وجدت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم صرة فیها مائة دینار قال فاتیته بها فقال لی عرفها حولا فعرفتها حولا فما اجد من یعرفها ثم اتیته بها فقال عرفها حولا آخر فعرفتها حولا ثم اتیته فقال عرفها حولا آخر وقال احص عدتها ووعاءها ووکاءها فان جاء طالبها فاخبرک بعدتها ووعاءها ووکاءها فادفعها الیه والا فاستمتع بها هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا اسمعیل بن جعفر عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجهنی ان رجلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وکاءها ووعاءها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها الیه فقال یا رسول الله فضالة الغنم فقال خذها فانما هی لک او لاخیک او للذئب فقال یا رسول الله فضالة الابل قال فغضب النبی صلی الله علیه وسلم حتی احمرت وجنتاه او احمر وجهه فقال ما لک ولها معها حذاءها وسقاءها حتی تلقی ربها وفی الباب عن ابی بن کعب وعبد الله بن عمرو والجارود بن المعلی وعیاض بن حمار وجریر بن عبد الله حدیث زید بن خالد حدیث حسن صحیح وقد روی عنه من غیر وجه وحدیث یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد حدیث حسن صحیح وقد روی عنه من غیر وجه والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم رخصوا فی اللقطة اذا عرفها سنة فلم یجد من یعرفها ان ینتفع بها وهو قول الشافعی واحمد واسحق

حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور عبداللہ بن نمیر نے سفیان سے اُسنے سلمہ بن کہیل سے اُسنے سوید بن غفلہ سے کہ نکلا مین ساتھ زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے یعنی حج کو سو پایا مین نے ایک کوڑا۔ کہا ابن نمیر نے بیچ حدیث اپنی کے سو اُٹھا لیا مین نے اُسکو سو کہا اُن دونوں نے کہ چھوڑ دے اسکو مین نے کہا مین نہین چھوڑونگا اسکو تا کہ کھاوین اُسکو درندے البتہ لونگا مین اُسکو اور نفع اُٹھاؤنگا مین ساتھ اُسکے سو آیا مین پاس ابی بن کعب کے سو پوچھا مین نے اُسکو اُس سے اور بیان کی مین نے وہ بات سو کہا اُسنے کہ اچھا کیا تو نے۔ پائی مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک ہمیانی کہ اُسمین سو دینار تھے سو مین اُسکو آپکے پاس لایا سو آپنے فرمایا کہ تعریف کر اُسکی ایک برس یعنی مشہور کر اُسکو لوگون مین سو مشہور کیا مین نے اُسکو ایک برس پس نہ پایا مین نے کسیکو کہ پہچانے اُسکو پھر لایا مین اُسکو آپکے پاس سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک برس سو مشہور کیا مین نے اُسکو ایک برس اور پھر لایا مین اُسکو آپکے پاس سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک برس اور فرمایا کہ پہچان رکھ گنتی اُنکی اور برتن یعنی ظرف اُنکا جسمین وہ دینار رکھے ہین چمڑے مین ہون خواہ کپڑے مین اور پہچان رکھ سربند اُنکا پھر اگر آوے کوئی تلاش کرنے والا اُسکا اور خبر دے تجکو ساتھ گنتی اُنکی کے اور ظرف اُنکے کے اور سربند اُنکے کے تو دفع کر اُنکو طرف اُسکے اور اگر نہ آوے مالک اُنکا تو تو فائدہ اُٹھا ساتھ اُنکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے اُسنے یزید مولی منبعث سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال پڑی چیز کا فرمایا آپنے کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک برس پھر پہچان رکھ سربند اُسکا اور ظرف اُسکا۔ پھر خرچ کر اُسکو سو اگر آوے مالک اُسکا تو دیدے اُسکو سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے سو فرمایا کہ پکڑ لے اُسکو پس سوا اسکے نہین کہ وہ تیرے واسطے ہے یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کے سو کہا اُسنے کہ یا حضرت پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے یعنی اگر کسی اونٹ کا مالک معلوم نہو تو اُسکو پکڑنا درست ہے یا نہین کہا پس غضبناک ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سرخ ہوگئے دونون رخسارے آپکے یا سرخ ہوگیا چہرہ آپکا سو فرمایا کہ کیا کام ہے تجکو اُس سے یعنی چھوڑ دے اُسکو اور نہ لے کہ اُسکے لینے کی حاجت نہین کہ وہ ضائع نہین ہوئیگا کہ اُسکے ساتھ مشک اور موزے اُسکے ہین یہانتک کہ ملے اُس سے مالک اُسکا اور اس باب مین ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمرو و جارود بن معلی اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے اجازت دی ہے انھون نے بیچ اُٹھانے گری ہوئی چیز کے جبکہ مشہور کرے اُسکو لوگون مین ایک برس تک پس اگر نہ پاوے مالک اُسکے کو تو جائز ہے اُسکو یہ کہ نفع اُٹھاوے ساتھ اُسکے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

ف کتاب شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اختلاف ہے علما کو اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اسنے اسکا ظرف اور سربند پہچانا تو اُسکا دینا واجب ہے۔ امام احمد اور مالک کہتے ہین کہ اُسکا دینا واجب ہے بغیر گواہون کے اور شافعی اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ دینا اُسکا جائز ہے بغیر گواہون کے اسپر جبر کرنا نہین آتا۔ اور مشہور کرے یعنی بازارون اور مسجدون اور تمام مجمعون مین

فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم یعرفہا سنۃ

سفیان الثوری وعبد اللہ بن المبارک وھو قول اهل الکوفۃ لم یروا

ان کان غنیًا لان ابی بن کعب اصاب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرۃ فیہا مائۃ دینار فامرہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان یعرفہا ثم ینتفع بہا وکان ابی کثیر المال من میاسیر اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ النبی

علیہ وسلم ان یعرفہا فلم یجد من یعرفہا فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکلہا فلو کانت اللقطۃ لم تحل الا لمن تحل لہ

الصدقۃ لم تحل لعلی بن ابی طالب لان علی بن ابی طالب اصاب دینارا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرفہ

فلم یجد من یعرفہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باکلہ وکان علی لا تحل لہ الصدقۃ وقد رخص بعض اهل العلم اذا کانت اللقطۃ یسیرا ان

ینتفع بہا ولا یعرفہا وقال بعضہم اذا کان دون دینار یعرفہا قدر جمعۃ وھو قول اسحٰق بن ابراھیم حدثنا محمد بن بشار نا ثنا ابو بکر

الحنفی ثنا الضحاک بن عثمان ثنی سالم ابو النضر عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سئل عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ فان اعترفت فادھا والا فاعرف وعاءھا ووکاءھا وعددھا ثم کلہا فان جاء صاحبہا فادھا

ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وقال احمد بن حنبل اصح شیء فی ھذا الباب ھذا الحدیث والعمل علی ھذا عند

العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم رخصوا فی اللقطۃ اذا عرفہا سنۃ فلم یجد من یعرفہا ان ینتفع بہا

قول الشافعی واحمد واسحٰق

اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مشہور کرے اسکو ایک برس تک پس اگر آوے مالک اسکا تو دے
اُسکو اور نہیں تو خیرات کرے اسکو بیچ راہ اللہ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا اور یہی ہے قول اہل کوفہ کا کہتے ہیں
کہ اگر لقطہ اُٹھانے والا مالدار ہو تو اسکو اُس سے فائدہ اُٹھانا درست نہیں اور امام شافعی کہتے ہیں کہ نفع اُٹھاوے ساتھ اسکے اگرچہ غنی ہو
اسواسطے کہ ابی بن کعب نے پائی ایک تھیلی بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسمین سو دینار تھے سو حکم فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے
کہ مشہور کرے اسکو لوگون مین ایک سال تک پھر فائدہ اٹھاوے ساتھ اسکے اور تھے ابی بڑے مالدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے
حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مشہور کرے اسکو سو نہ پایا اسنے مالک اسکا سو حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے اسکو
پس اگر لقطہ نہ حلال ہوتا مگر واسطے اُسکے کہ حلال ہے واسطے اُسکے صدقہ تو نہ حلال ہوتا واسطے علی بن ابی طالب کے اسواسطے کہ علی بن ابی طالب
نے پایا ایک دینار بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مشہور کیا اسکو لوگون مین پس نہ پایا اُس شخص کو کہ پہچانے اسکو سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ساتھ کھانے اُسکے کے اور تھے علی کہ نہ حلال تھا واسطے اُنکے صدقہ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اگر لقطہ تھوڑی چیز ہو تو جائز ہے کہ نفع اٹھاوے
ساتھ اسکے اور نہ مشہور کرے اسکو لوگون مین اور بعضے کہتے ہین کہ اگر دینار سے کم ہو تو مشہور کرے اسکو بمقدار ایک جمعہ کے اور یہی ہے قول اسحاق بن ابراہیم کا
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر حنفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن عثمان نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو سالم ابو النضر نے
بسر بن سعید سے اُسنے زید بن خالد سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لقطہ کے حکم سے سو فرمایا کہ مشہور کر اسکو لوگون مین ایک برس تک پس
پہچانا جاوے یعنی کوئی اسکو پہچان لے تو دیدے اسکو نہیں اور نہیں تو پہچان رکھ ظرف اسکا اور سربند اسکا اور گنتی اسکی پھر کھا لیں اگر آوے مالک اسکا
تو دیدے اسکو یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے اور کہا احمد بن حنبل نے کہ زیادہ تر صحیح اس باب مین یہ حدیث ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جب مشہور کرے لقطہ کو ایک سال تک پس نہ پائے مالک اسکے کو تو جائز ہے اسکو یہ کہ فائدہ
اٹھاوے ساتھ اسکے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۲۹ ۔ اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ پکارے جسکی کوئی چیز گئی ہو آوے اور اسکی صفت بیان کرے اور سال بھر تک تعریف بیان کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک
اور احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکی کوئی مدت معین نہیں جب تک کہ ظن غالب ہو کہ اسکے بعد کوئی طلب نہیں کریگا تب تک تعریف کرے بعد اسکے اپنے کام مین لاوے ۔ ۱۲ اور اسحٰق
معلوم ہوا کہ گم ہوئے اونٹ اور گائے کا جنگل مین پکڑنا درست نہیں اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور مالک کا اور اسیطرح حکم ہے گھوڑے اور گدھے وغیرہ جانورون کا جنکے ضائع ہونیکا
خوف نہیں اور اگر یہ جانور دیہات اور شہرون مین گم ہون تو انکا اٹھانا ابو حنیفہ کے نزدیک بہتر ہے ۔ یعنی پیٹ اسکا بمنزلہ مشک کے ہے جسمین رطوبت ہوتی ہے کہ کفایت کرتی ہے ۲

باب ماجاء فی الوقف **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن ابراھیم عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فقال یارسول اللہ اصبت مالا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی قال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فتصدق بھا عمر انھا لا یباع اصلھا ولا یوھب ولا یورث تصدق بھا فی الفقراء والقربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیھا ان یاکل منھا بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ قال فذکرتہ لمحمد بن سیرین فقال غیر متاثل مالا قال ابن عون فحدثنی بہ رجل اخر انہ قرأھا فی قطعۃ ادیم احمر غیر متاثل مالا ھذا حدیث حسن صحیح قال اسمعیل وانا قراتھا عند ابن عبید اللہ بن عمر فکان فیہ غیر متاثل مالا والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لا نعلم بین المتقدمین منھم فی ذلک اختلافا فی اجازۃ وقف الارضین وغیر ذلک **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ وعلم ینتفع بہ وولد صالح یدعو لہ ھذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی العجماء ان جرحھا جبار **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحھا جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس

باب وقف کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ عمر فاروق نے پائی غنیمت سے ایک زمین خیبر مین سو عمر نے کہا کہ یا حضرت پائی مین نے ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مین نے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس اور بیش قیمت ہو نزدیک میرے اُس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجکو اُسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اُسکو واسطے اللہ کے اور مین جانتا نہین کہ کسطرح مقرر کرون سو آپ اُسکا طریقہ بیان فرمائیے فرمایا کہ اگر چاہو تو وقف کر اصل زمین کو اور خیرات کر حاصل اُسکے کو سو خیرات کیا اس زمین کو حضرت عمر نے اس شرط پر کہ بیچی جاوے اصل اُسکی اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ میراث کی جاوے اور خیرات کیا عمر نے حاصل اُسکا فقیرون اور قرابتیون اور غلامون کے آزاد کرنے مین (مثلاً مکاتب کو روپیے دیئے کہ وہ روپیہ مالک کو دیکر آزاد ہو جاوے) اور اللہ کی راہ مین اور بیچ مسافرون کے اور مہمانون کے نہین گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُس زمین کا یعنی تدبیر کرے اُسکی اور بہو بچاوے حاصل کو مصارف مذکورہ مین یہ کہ کھاوے اُسمین سے موافق عرف کے یا کھلاوے اہل اپنے کو جو کہ مالدار نہو اُس حالت مین کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو اُسکے حاصل مین سے سو مین نے اُسکو ابن سیرین سے ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ غیر متمول کے معنے یہ ہین کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کا کہا ابن عون نے پس حدیث کی مجکو ایک مرد نے کہ تحقیق اُسنے پڑھا اُسکو بیچ ایک ٹکڑے چمڑے سرخ کے غیر متاثل مالا اور یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اسمعیل نے کہا کہ مین نے اُسکو عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا سو اسمین بھی یہی لفظ تھا اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے نہین جانتے ہم درمیان پہلون کے اُنمین سے کچھ اختلاف بیچ جائز ہونے وقف زمین وغیرہ کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو اُسکا عمل بند ہو جاتا ہے مگر تین طرح کے عمل ہین کہ موت کے بعد بھی اُنکا ثواب موقوف نہین ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے۔ تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اگر چارپایہ کسی کو زخمی کرے تو معاف ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چارپایہ کا زخمی کر دینا معاف ہے اور کنوان بھی معاف ہے اور کان بھی معاف ہے اور کافرونکے گڑے ہوئے خزانہ مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہے

ف اسمین دلیل ہے اوپر صحت وقف کے اور اجماع اسپر ہے سب مسلمانون کا اور دلیل ہے اسپر کہ وقف کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہین اور اسمین میراث جاری نہین ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وقف کرنے والے کو وقف سے نفع اٹھانا درست ہے اسلیے کہ حضرت نے متولی کے لیے کھانا اسکا مباح کیا اور وقف کرنے والا متولی ہوتا ہے اور یہ زمین عمر کو خیبر سے ملی تھی اسلیے کہ جب خیبر فتح ہوا تو وہان کی زمینین اور باغات مسلمانون کے ہاتھ لگے اور انھون نے اُسکو آپس مین تقسیم کیا ۱۲ ع ف یعنی جانور کے منہ یا دم سے یا پانون سے کوئی شخص مرجاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے تو اسکا بدلہ کچھ نہین بشرطیکہ اُسکے ساتھ اُسکا مالک نہو اور اگر اُسکے ساتھ مالک ہو تو اُسکا تاوان آتا ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی کہتے ہین کہ اگر دن مین کوئی چیز تلف کرے تو مالک پر تاوان نہین اور اگر رات کو تلف کرے تو تاوان ہے کہ رات کو جانور کی نگہبانی مالک پر

وفی الباب عن جابر وعمرو بن عوف المزنی وعبادة بن الصامت حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة
ثنا الليث عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه
حدثنا الانصاری ثنا معن قال قال مالك بن انس وتفسير حديث النبی صلی الله عليه وسلم العجماء جرحها جبار يقول هدر
لا دية فيه ومعنى قوله العجماء جرحها جبار فسر بعض اهل العلم قالوا العجماء الدابة المنفلتة من صاحبها فما اصابت فی انفلاتها فلا غرم
على صاحبها والمعدن جبار يقول اذا احتفر الرجل معدنا فوقع فيه انسان فلا غرم عليه وكذلك البير اذا احتفر الرجل للسبيل
فوقع فيها انسان فلا غرم على صاحبها وفی الركاز الخمس قال الركاز ما وجد من دفن اهل الجاهلية فمن وجد ركازا ادی منه الخمس
الى السلطان وما بقی منه فهو له **باب** ما ذكر فی احياء ارض الموات **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب ثنا ايوب عن هشام
بن عروة عن ابيه عن سعيد بن زيد عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من احيى ارضا ميتة فهی له وليس لعرق ظالم حق هذا
حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفی عن ايوب عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان
عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من احيى ارضا ميتة فهی له هذا حديث حسن صحيح وقد رواه بعضهم
عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی
صلی الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول احمد واسحق وقالوا له ان يحيی الارض الموات بغير اذن السلطان وقال بعضهم ليس له
ان يحييها الا باذن السلطان والقول الاول اصح وفی الباب عن جابر وعمرو بن عوف المزنی جد كثير وسمرة

اور اس باب مین جابر اور عمرو بن عوف اور عبادہ سے بھی روایت ہو اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث
کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا کہ کہا مالک بن انس نے کہ تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول العجماء جرحہا جبار کی یہ ہی
کہ جبار یا یون کا زخمی کر دینا معاف ہی نہین دیت ہر بیچ اُسکے اور بعض اہل علم نے یہ کہا ہو کہ عجماوہ چارپایہ ہے جو چھوٹ جاوے مالک اپنے سے
پس جو چیز کہ تلف کرے بیچ چھوٹنے اپنے کے تو اُسکے مالک پر کچھ ڈانڈ نہین اور کان بھی معاف ہی یعنی اگر کھودے کوئی شخص کان اور گر پڑے
اسمین کوئی انسان تو نہین آتا اُسکے کھودنے والے پر ڈانڈ اور اسیطرح جبکہ کنوان کھودے کوئی شخص اور گر پڑے اسمین کوئی آدمی اور
مر جاوے تو اُسکے کھودنے والے پر ڈانڈ نہین اور گڑے خزانہ مین پانچوان حصہ ہی۔ پس رکاز وہ خزانہ ہے جو پایا جاوے اہل جاہلیت کے
دفینہ مین سو جو شخص کہ پاوے دفینہ تو پہنچاوے اُس سے پانچوان حصہ طرف بادشاہ کے اور جو کچھ کہ باقی رہے اُس سے پس وہ اُسکی ملک ہے

باب خراب اور افتادہ زمین کا آباد کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے
ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعید بن زید سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے
اُسیکے ہے یعنی اُسیکی ملک ہو گئی اور نہین واسطے رگ ظالم کے حق یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے وہب بن کیسان سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اُسی کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہو اُسکو بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور
یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور کہتے ہین کہ جائز ہے اُسکو یہ کہ آباد کرے زمین مردہ کو بغیر اذن بادشاہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین جائز ہے
اُسکو یہ کہ زندہ کرے اُسکو بغیر اذن بادشاہ کے۔ اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور اس باب مین جابر اور عمرو بن عوف مزنی جو دادا ہی کثیر کا
اور سمرہ سے بھی روایت ہے۔

ف۱ یعنی جو شخص کہ زندہ کرے اور آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اُسکی ہے بشرطیکہ مسلمان کی ملک نہوا اور نہ متعلق ہو ساتھ کاموں مصلحت شہر کے یا گانون کے
جیسے کہ مواشی وہان بیٹھتے مین یا دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام کا اذن ہونا شرط ہے اور امام شافعی اور احمد اور صاحبین کے نزدیک شرط نہین اگر
کوئی شخص کھیتی کرے یا درخت لگادے بیچ زمین آباد کیے تو وہ بسبب اُسکے مستحق اُس زمین کا نہین ہوا ۱۲

حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى قال سالت ابا الوليد الطيالسي عن قوله وليس لعرق ظالم حق فقال العرق الظالم الغاصب الذي يأخذ ما ليس له قلت هو الرجل الذي يغرس في ارض غيره قال هو ذلك

باب ما جاء في القطائع

قلت لقتيبة بن سعيد حدثكم محمد بن يحيى بن قيس المأربي قال اخبرني ابي عن ثمامة بن شرحبيل عن سمي بن قيس عن شمير عن ابيض بن حمال انه وفد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم استقطعه الملح فقطع له فلما ان ولى قال رجل من المجلس اتدري ما اقطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزعه منه قال وساله عما يحمى من الاراك قال ما لم تنله خفاف الابل فاقر به قتيبة وقال نعم **حدثنا** محمد بن يحيى بن ابي عمر ثنا محمد بن يحيى بن قيس المأربي نحوه وفي الباب عن وائل واسماء ابنة ابي بكر حديث ابيض بن حمال حديث حسن غريب والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القطائع يرون جائزا ان يقطع الامام لمن رأى ذلك **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود الطيالسي ثنا شعبة عن سماك قال سمعت علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطعه ارضا بحضرموت قال محمود وثنا النضر عن شعبة وزاد فيه وبعث معه معاوية ليقطعها اياه هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في فضل الغرس

حدثنا قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فياكل منه انسان او طير او بهيمة الا كانت له صدقة وفي الباب عن ابي ايوب وام مبشر وجابر وزيد بن خالد حديث انس حديث حسن صحيح

باب ما جاء في المزارعة

حدیث کی ہمسے ابو موسی محمد بن مثنے نے کہا اُسنے کہ پوچھا مین نے ابو ولید طیالسی کو قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سے کہ نہین واسطے رگ ظالم کے حق سو کہا اُسنے کہ رگ ظالم غاصب ہے کہ چھین لے وہ چیز کہ نہین ہے اُسکی مین نے کہا وہ وہ شخص ہے کہ درخت لگاوے بیچ زمین غیر اپنی کے کہا اُسنے وہ یہی ہے

باب جاگیر دینے کا بیان۔

مین نے قتیبہ بن سعید سے کہا کہ کیا حدیث کی تمسے محمد بن یحیی بن قیس نے اُسنے کہا خبر دی مجکو باپ میرے نے ثمامہ بن شرحبیل سے اُسنے سمی بن قیس سے اُسنے شمیر سے اُسنے ابیض بن حمال سے کہ گیا وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حالت مین کہ طلب کرتا تھا آپ سے یہ کہ جاگیر دین اُسکو کان نمک کی سو جاگیر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کان نمک کی سو جبکہ پیٹھ پھیری اُسنے تو کہا ایک مرد نے مجلس سے کیا آپ جانتے ہین کیا جاگیر دی آپ نے اُسکو سوا اسکے نہین کہ دیا آپ نے اُسکو پانی طیار[۱] یعنی جو کبھی بند نہو سو نکال لیا آپ نے اُسکو اُس سے کہا اور پوچھا اُسنے آپ کو اُس سے کہ گھیری جاوے زمین پیلو کی سے فرمایا جب تک کہ نہ پہونچین اُسکو پاؤن اونٹون کے سو اقرار کیا ساتھ اُسکے قتیبہ نے اور کہا ہان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی بن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی بن قیس نے مثل اُسکے اور اس باب مین وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے اور حدیث ابیض کی حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ جاگیرون کے کہتے ہین جائز ہے امام کو یہ کہ مقرر کرے جاگیر واسطے اُس شخص کے کہ دیکھے لائق اُسکے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے داؤد طیالسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک سے اُسنے کہا سنا مین نے علقمہ بن وائل سے حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہ تحقیق جاگیر دی اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمین بیچ شہر حضر موت کے کہا محمود نے اور حدیث کی ہمسے نضر نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اُسمین یہ کہ بھیجا آپ نے ساتھ اُسکے معاویہ کو تاکہ ناپ دیوے وہ زمین اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب درخت لگانے کی فضیلت کا بیان

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ لگاوے درخت یا بووے کھیتی سو کھاوے اُس سے آدمی یا جانور یا چارپایہ مگر کہ ہوتی ہے واسطے اُسکے خیرات اور اس باب مین ابو ایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے

باب مزارعت کا بیان۔

---

[۱] پانی طیار وہ ہے جو کہ ہمیشہ رہے مادہ اسکا منقطع نہو اور پھیر لیا اُسکو یعنی اول گمان کیا تھا کہ وہ قطع مانند اُس کان کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے نمک ساتھ محنت اور مشقت کے جب جانا کہ وہ طیار ہے بغیر محنت کے نمک موجود ہے مانند پانی اور گھاس کے تو پھیر لیا اُسکو کہ اُسکے ساتھ سب لوگون کا حق متعلق ہے پس صلاح اُسکے پھیرنے مین دیکھی اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہے جبکہ پوشیدہ ہون اور محنت کے ساتھ اُنسے فائدہ حاصل ہو اور جبکہ بلا محنت اُن سے فائدہ ہو تو اُسکا جاگیر کر دینا جائز نہین ہے کہ اُسمین سب لوگ شریک ہین مانند گھاس اور پانی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو اپنے حکم سے رجوع کرنا درست ہے جبکہ حق م

حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا یحیی بن سعید عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع وفی الباب عن انس وابن عباس وزید بن ثابت وجابر هٰذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هٰذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لم یروا بالمزارعة باسا علی النصف والثلث والربع واختار بعضهم ان یکون البذر من رب الارض وهو قول احمد واسحٰق وکره بعض اهل العلم المزارعة بالثلث والربع ولم یروا بمساقاة النخیل بالثلث والربع باسا وهو قول مالك بن انس والشافعی ولم یر بعضهم ان یصح شیء من المزارعة الا ان تستاجر الارض بالذهب والفضة **باب** حدثنا هناد ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی حصین عن مجاهد عن رافع بن خدیج قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان لنا نافعا اذا کانت لاحدنا ارض ان یعطیها ببعض خراجها او بدراهم وقال اذا کانت لاحدکم ارض فلیمنحها اخاه او لیزرعها حدثنا محمود بن غیلان ثنا الفضل بن موسی الشیبانی ثنا شریك عن شعبة عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یحرم المزارعة ولکن امران یرفق بعضهم ببعض هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن زید بن ثابت حدیث رافع حدیث فیه اضطراب یروی هٰذا الحدیث عن رافع بن خدیج عن عمومته ویروی عنه عن ظهیر بن رافع وهو احد عمومته وقد روی هٰذا الحدیث عنه علی روایات مختلفة بسم الله الرحمٰن الرحیم **ابواب الدیات** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی الدیة کم هی من الابل

حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے عبید اللہ بن ابن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا اہل خیبر سے ساتھ نصف اُس چیز کے کہ نکلے اُس سے میوہ سے یا کھیتی سے یعنی اُسمین محنت وہ کرین اور جو پیدا ہو آدھا اُنکا اور آدھا آپ کا۔ اور اس باب مین انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ آدھی اور تہائی اور چوتھائی پیداوار پر کھیتی کرانی درست ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ تخم زمین والے کا ہو اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہین کہ تہائی اور چوتھائی حصے پر مزارعت کرانی مکروہ ہے مساقات تہائی اور چوتھائی سے بھی جائز ہی۔ یہ قول مالک بن انس اور شافعی کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مزارعت کسیطرح درست نہین مگر یہ کہ لیجاوے زمین بدلے چاندی اور سونے کے **باب** حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُسنے مجاہد سے کہ اُسنے رافع بن خدیج سے کہا کہ منع فرمایا ہمکو نبی صلعم نے ایک امر کہ تھا وہ ہمارے لیے نفع دینے والا جبکہ ہوتی واسطے ایک ہمارے کے زمین تو دیتا تھا اُسکو ساتھ بعض پیداوار اُسکی کے یا بدلے درہمونکے اور فرمایا جبکہ ہو واسطے ایک تمہارے کے زمین تو چاہیے کہ کھیتی کرے اُسمین خود یا دیدے اپنے بھائی کو عاریت حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ شیبانی نے اُسنے کہا حدیث ہمسے شریک نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حرام کیا مزارعت کو لیکن حکم کیا یہ کہ احسان کرے بعض اُنکا ساتھ بعض کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین زید بن ثابت سے بھی روایت ہی اور رافع کی حدیث مین اضطراب ہے روایت کیجاتی ہے یہ حدیث رافع بن خدیج سے اُسنے اپنے چچون مین سے اور روایت کیجاتی ہے اُس سے ظہیر بن رافع سے اور وہ ایک چچاؤن مین سے ہے۔ اور یہ حدیث اُس سے مختلف طریقون پر مروی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابواب الدیات بیان مین دیتون کے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین یعنی بطریق رفع کے **باب** دیت مین کتنے اونٹ دینے لازم آتے ہین۔

سلہ مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دے کہ اس زمین مین بودے جو اُسمین پیدا ہو اُسمین بانٹ لین آدھوآدھ یا تہائی چوتھائی وغیرہ سے اور یہ مزارعت سب علماء کے نزدیک درست ہے سوا ابوحنیفہ کے مگر فتوی حنفیہ کے نزدیک بھی جواز پر ہے اور امام کا قول متروک ہے۔ اور مساقات اُسکو کہتے ہین کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہدے کہ انمین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا اُسکو آپسمین بانٹ لینگے آدھوآدھ یا تہائی یا چوتھائی وغیر ذلک۔ پس مساقات درختون مین ہوتی ہے اور مزارعت زمین مین ہوتی ہے اور مساقات کھجورون کی ساتھ تہائی اور چوتھائی کے درست ہی یہی ہے قول مالک و شافعی کا ۱۲

حدثنا علی بن سعید الکندی الکوفی ثنا ابن ابی زائدة عن الحجاج عن زید بن جبیر عن خشف بن مالک قال سمعت ابن مسعود قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیة الخطاء عشرین ابنة مخاض وعشرین بنی مخاض ذکورا وعشرین بنت لبون وعشرین جذعة وعشرین حقة **حدثنا** ابو ھشام الرفاعی ثنا ابن ابی زائدة وابو خالد الاحمر عن الحجاج بن ارطاة نحوه وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وحدیث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعا الا من ھذا الوجه وقد روی عن عبد اللہ موقوفا وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا وھو قول احمد واسحٰق وقد اجمع اھل العلم علی ان الدیة توخذ فی ثلث سنین فی کل سنة ثلث الدیة ورأوا ان دیة الخطاء علی العاقلة فرای بعضھم ان العاقلة قرابة الرجل من قبل ابیه وھو قول مالک والشافعی وقال بعضھم انما الدیة علی الرجال دون النساء والصبیان من العصبة ویحمل کل رجل منھم ربع دینار وقد قال بعضھم الی نصف دینار فان تمت الدیة والا نظر الی اقرب القبائل منھم فالزموا ذلک **حدثنا** احمد بن سعید الدارمی ثنا حبان ثنا محمد بن راشد ثنا سلیمان بن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول

حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے حجاج سے اُسنے زید بن جبیر سے اُسنے خشف بن مالک سے اُسنے کہا سُنا مین نے ابن مسعود سے کہا کہ حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا[1] کے بیس اونٹنیاں کہ دوسرے برس مین لگی ہون اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیاں کہ تیسرے برس مین لگی ہون اور بیس اونٹنیاں کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور بیس اونٹنیاں کہ چوتھے سال مین لگی ہون **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاة سے مثل اسکے اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث کو نہین پہچانتے ہم مرفوع مگر اسی وجہ سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے عبد اللہ سے موقوفا۔ اور گئے ہین بعض اہل علم طرف اسکے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ دیت لیجاوے تین برسون مین ہر سال مین تہائی دیت کی اور کہتے ہین کہ دیت خطا[2] کی عاقلہ پر ہے سو بعضے کہتے ہین کہ عاقلہ قرابتی مرد کے ہین باپ کی طرف سے اور یہ قول مالک اور شافعی کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سوا اسکے نہین کہ دیت فقط مردون پر ہے عورتون اور بچون پر نہین عصبہ سے اور اٹھایا جاوے ہر مرد اُنمین سے چوتھائی دینار کی اور بعضے کہتے کہ آدھے دینار تک اور اگر پوری ہو جاوے دیت تو فبہا اور نہین تو نظر کیجاوے طرف زیادہ قریب قبیلون کے اُنمین سے پس دیت لی جاوے اُن سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن راشد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن موسی نے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادے سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے[3] کسی کو جان بوجھ کر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے

[1] دیت اُس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا نقص کرنے کسی کے اعضا کے اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے اور امام شافعی اور محمد کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہ دیت قتل شبہ عمد مین دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ ہزار دینار دے یا دس ہزار درہم دے یا اونٹ دے پانچ طرح کے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا مین اور جاری مجری خطا مین اور قتل تسبیب مین ملاح اور منتقی

[2] قتل پانچ قسم ہے۔ قتل عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل تسبیب۔ قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کرے اعضا کو جیسے تلوار وغیرہ کوئی ہتھیار یا کوئی تیز لکڑی یا پتھر یا تیر وغیرہ ہو اس سے قصاص لازم آتا ہے یا دیت یا عفو کیا جاوے اور شبہ عمد یہ ہے کہ مارے قصدا ساتھ چیزوں مذکورہ کے اسمین دیت ہے عاقلہ پر نہ قصاص اور خطا یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کرکے یا نشانہ خطا ہو کر آدمی کو جا لگا تو اسمین بھی دیت لازم آتی ہے عاقلہ پر اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی شخص پر اور اُسکو مار ڈالا تو اسمین بھی دیت آتی ہے عاقلہ پر۔ اور قتل تسبیب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا تھا اُسمین کوئی آدمی گر کر مر گیا اُسمین دیت آتی ہے ۱۲ ہدایہ منتقی

[3] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دیت خطا کی پانچ طرح کی ہوتی ہے اور اسمین سب کا اتفاق ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک بیس ابن لبون کی جگہ ابن مخاض دینے آتے ہین یعنے دو برس کے اونٹ دینے لازم آتے ہین نہ تین برس کے ۱۲ تقریب خشف بن مالک طائی۔ خاء معجمہ کسور بعدہ شین معجمہ ساکن۔ آپ کا شمار صاحب تقریب التہذیب نے دوسرے درجہ مین کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خشف بن مالک کی توثیق نسائی نے کی ہے۔

فان شاؤا قتلوا وان شاؤا اخذوا الدیۃ وھی ثلثون حقۃ وثلثون جذعۃ واربعون خلفۃ وما صالحوا علیہ فھو لھم وذلک لتشدید العقل حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی الدیۃ کم ھی من الدراھم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ھانئ ثنا محمد بن مسلم ھو الطائفی عن عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ جعل الدیۃ اثنا عشر الفا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عن ابن عباس وفی حدیث ابن عیینۃ کلام اکثر من ھذا ولا نعلم احدا یذکر ھذا الحدیث عن ابن عباس غیر محمد بن مسلم والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم وھو قول احمد واسحق وری بعض اھل العلم الدیۃ عشرۃ الاف وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وقال الشافعی لا اعرف الدیۃ الا من الابل وھی مائۃ من الابل **باب** ماجاء فی الموضحۃ **حدثنا** حمید بن مسعدۃ ثنا یزید بن زریع ثنا حسین المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المواضح خمس خمس ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحق ان فی الموضحۃ خمسا من الابل **باب** ماجاء فی دیۃ الاصابع **حدثنا** ابو عمار ثنا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد عن یزید النحوی عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ اصابع الیدین والرجلین سواء عشرۃ من الابل لکل اصبع وفی الباب عن ابی موسی وعبد اللہ بن عمرو حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحق

پس اگر چاہیں تو مار ڈالیں اور اگر چاہیں تو لیویں دیت یعنی خون بہا اور دیت[1] یہ ہے تیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور تیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں کہ حاملہ ہوں اور جس چیز پر صلح کریں پس وہ واسطے اُنکے ہے یعنی اصل دیت کہ مقتول کے وارثوں کا حق ہے یہ ہے جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کریں وارث اُس سے کم پر تو وہی واجب ہوگا اور یہ واسطے سخت ہونے دیت کے ہے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن غریب ہے **باب** دیت میں درہم کتنے دینے لازم آتے ہیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مسلم طائفی نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ ٹھہرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت[2] بارہ ہزار درہم **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابن عباس کا اور ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ ذکر کرتا ہو یہ حدیث ابن عباس سے سوائے محمد بن مسلم کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہے اور یہی قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا شافعی نے کہ نہیں جانتا میں دیت کو مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں **باب** اُن زخموں کی دیت کا بیان جنمیں ہڈی کھل جاوے **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دیت کا ایسے زخموں میں کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ بیچ زخم کے پانچ اونٹ ہیں **باب** انگلیوں کی دیت کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے اُسنے یزید نحوی سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ دیت انگلیاں دونوں ہاتھوں اور پانوؤں کی برابر ہے دس دس اونٹ بدلے[3] ہر انگلی کے اور اس باب میں ابی موسی اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق

[1] یہ مذہب امام شافعی اور احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کے ہیں پچیس اونٹ یکسالہ اور پچیس دو سالہ اور پچیس سہ سالہ اور پچیس چار سالہ ۱۲ع

[2] اور یہی ہے قول امام شافعی کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہے۔ ۱۲ع اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور شافعی کے نزدیک دیت میں سوا اونٹوں کے کچھ درست نہیں مگر بضرورت ۱۲

[3] یعنی اگر ایک انگلی کاٹے تو دس اونٹ دینے لازم آتے ہیں اور اگر دو انگلیاں کاٹے تو بیس ۱۲

حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ومحمد بن جعفر قالا ثنا شعبة عن قتادة عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلے اللہ
علیہ وسلم قال هذه وهذه سواء یعنی الخنصر والابهام هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی العفو حدثنا احمد بن محمد
ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا یونس بن ابی اسحق ثنا ابو السفر قال دق رجل من قریش سن رجل من الانصار فاستعدی علیہ معاویة فقال
لمعاویة یا امیر المومنین ان هذا دق سنی فقال معاویة انا سنرضیک والح الاخر علی معاویة فابرمه فقال له معاویة شانک بصاحبک
وابو الدرداء جالس عنده فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یصاب بشیء فی جسده فیتصدق
به الا رفعه اللہ به درجة وحط عنه به خطیئة فقال الانصاری انت سمعته من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال سمعته اذنای ووعاه
قلبی قال فانی اذرها له قال معاویة لاجرم لا اخیبک فامر له بمال هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه ولا اعرف لابی السفر
سماعا عن ابی الدرداء وابو السفر اسمه سعید بن احمد ویقال ابن یحمد الثوری **باب** ما جاء فیمن رضخ راسه بصخرة حدثنا
علی بن حجر ثنا یزید بن هارون ثنا همام عن قتادة عن انس قال خرجت جاریة علیها اوضاح فاخذها یهودی فرضخ راسها واخذ
ما علیها من الحلی قال فادرکت وبها رمق فاتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال من قتلک افلان فقالت براسها لا قال ففلان حتی
سمی الیهودی فقالت براسها نعم قال فاخذ فاعترف فامر به رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرضخ راسه بین حجرین هذا حدیث
حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا قود الا بالسیف

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور محمد بن جعفر نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے
عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہین دیت مین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
دیت کے معاف کرنیمین حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو السفر نے کہا کہ توڑا ایک شخص قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا سو استغاثہ کیا اُسنے معاویہ سے کہ وہ خلیفہ تھے
سو کہا اُسنے معاویہ سے کہ اے امیر المومنین مقرر اس شخص نے توڑا دانت میرا سو معاویہ نے کہا کہ تحقیق ہم تجکو راضی کر دینگے اور پیچھا کیا دوسرے نے
معاویہ پر اور عاجز کیا اُسکو سو معاویہ نے اُس سے کہا کہ لازم پکڑ چال اپنی کو واسطے ساتھی اپنے کے یعنی جسطرح چاہے اُسکے ساتھ کر اور ابو درداء بیٹھے ہوئے
تھے سو کہا ابو درداء نے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا بیچ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی کرنیوالے
سے یعنی بدلہ نہ لیا اور بخشدیا اُسکو اور صبر کیا تقدیر الٰہی پر مگر کہ بلند کرتا ہے اُسکا اللہ بسبب اُسکے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اُس سے ایک گناہ سو
انصاری نے کہا کہ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا ابو درداء نے کہا کہ سنا اُسکو دونون کانون میرے نے اور یاد رکھا
اُسکو دل میرے نے انصاری نے کہا کہ پس تحقیق مین معاف کرتا ہون اُسکو کہا معاویہ نے ہم تجکو محروم نہ رکھینگے سو حکم کیا واسطے اُسکے کچھ
مال کا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسیوجہ سے اور نہین پہچانتے ہم واسطے ابی سفر کے سماع ابی الدرداء سے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد یا ابن یحمد
ثوری ہے **باب** جسکا سر پتھر سے کچلا جاوے اُسکے قاتل کی کیا سزا ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ نکلی ایک لڑکی اور اُسکے پاس زیور تھا چاندی کا سو پکڑا اُسکو ایک یہودی نے اور کچلا سر اُسکا۔ اور اُتار لیا زیور اُسکا
کہا پس پائی گئی وہ لڑکی اُس حال مین کہ اُسمین تھوڑی سی جان باقی تھی سو لائے اُسکو پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا حضرت نے
کہ کسنے قتل کیا ہے تجکو کیا فلانے نے سو اشارہ کیا اُسنے اپنے سر سے کہ نہین کہا پس فلانے نے اور فلانے نے یہان تک کہ نام لیا
آپ نے یہودی کا سو اشارہ کیا اُسنے اپنے سر سے کہ ہان اسی نے مجکو قتل کیا ہے پس پکڑا گیا وہ سو اقرار کیا اُسنے سو حکم کیا ساتھ
اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کچلا گیا سر اُسکا درمیان دو پتھرون کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے
اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ نہین قصاص مگر ساتھ تلوار کے

۴ اونٹ دینے لازم آتے ہین وعلے ہذا القیاس ۱۲ ۔ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مرد قتل کیا جاوے بدلے عورت کے جیسے کہ قتل کیجاتی ہے عورت بدلے مرد کے اور یہی ہے
قول اکثر اہل علم کا اور دلیل ہے اسپر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر بھاری کے کہ حاصل ہو ساتھ اُسکے قتل غالب موجب قصاص ہے اور یہی قول ہے تینون اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسمین
قصاص نہین آتا ۱۲ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مجرد قول مقتول کا مثبت قصاص نہین جبتک وہ خود اقرار نہ کرے اور یہی ہے قول جمہور کا اور امام مالک کہتے ہین کہ مجرد قول مقتول

باب ما جاء فی تشدید قتل المؤمن **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف و محمد بن عبد الله بن بزیع قالا ثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن یعلی بن عطاء عن ابیه عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه و سلم قال لزوال الدنیا اهون علی الله من قتل رجل مسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن یعلی بن عطاء عن ابیه عن عبد الله بن عمرو نحوه ولم یرفعه وهذا اصح من حدیث ابن ابی عدی و فی الباب عن سعد وابن عباس وابی سعید وابی هریرة وعقبة بن عامر وبریدة حدیث عبد الله بن عمرو هکذا رواه ابن ابی عدی عن شعبة عن یعلی بن عطاء فلم یرفعه وهکذا روی سفیان الثوری عن یعلی بن عطاء موقوفا وهذا اصح من الحدیث المرفوع **باب الحکم** فی الدماء **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء حدیث عبد الله حدیث حسن صحیح وهکذا روی غیر واحد عن الاعمش مرفوعا وروی بعضهم عن الاعمش لم یرفعوه **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما یقضی بین العباد فی الدماء **حدثنا** الحسین بن حریث ثنا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد عن یزید الرقاشی ثنا ابو الحکم البجلی قال سمعت اباسعید الخدری وابا هریرة یذکران عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو ان اهل السماء واهل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبهم الله فی النار هذا حدیث غریب **باب** ما جاء فی الرجل یقتل ابنه یقاد منه ام لا **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن عیاش ثنا المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن سراقة بن مالک قال حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقید الاب من ابنه ولا یقید الابن من ابیه

باب مسلمان کے قتل کرنے کا کیا گناہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابو سلمہ یحیی بن خلف اور محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے یعلی سے اُسنے اپنے باپ عطا سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ جاتا رہنا تمام دنیا کا بہت آسان ہے نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلی بن عطا سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے مانند اُسکے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث ابن ابی عدی سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کو روایت کیا ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطا سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطا سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے **باب** خونوں میں حکم کرنیکا بیان **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگوں کے حکم بیچ خونوں کے ہوگا یعنی بندوں کے حقوق میں سے پہلے خون کے مقدمہ ہونگے اور عبد اللہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے اعمش سے مرفوع اور بعض نے اس سے موقوف روایت کی ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی وائل سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابو وائل سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا (حدیث اول میں یحکم ہے اور حدیث ثانی میں یقضی ہے باقی موافق ہے) **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے فضل بن موسی سے اُسنے روایت کی حسین بن واقد سے اُسنے یزید رقاشی سے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو الحکم بجلی نے اُسنے کہا سنا میں نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے کہ ذکر کرتے تھے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہوں بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ ڈالیگا انکو اللہ دوزخ میں یہ حدیث غریب ہے **باب** اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جاوے یا نہیں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے سراقہ بن مالک سے کہا کہ حاضر ہوا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ قصاص لیتے تھے باپ کا اُسکے بیٹے سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ اُسکے سے

هذا حديث لا نعرفه من حديث سراقة الا من هذا الوجه وليس اسناده بصحيح رواه اسمعيل بن عياش عن المثنى بن الصباح والمثنى بن الصباح يضعف في الحديث وقد روى هذا الحديث ابو خالد الاحمر عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى هذا الحديث عن عمرو بن شعيب مرسلا وهذا حديث فيه اضطراب والعمل على هذا عند اهل العلم ان الاب اذا قتل ابنه لا يقتل به واذا قذفه لا يحد حدثنا ابو سعيد الاشج ثنا ابو خالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقاد الوالد بالولد حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي عن اسمعيل بن مسلم عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقام الحدود في المساجد ولا يقتل الوالد بالولد هذا حديث لا نعرفه بهذا الاسناد مرفوعا الا من حديث اسمعيل بن مسلم واسمعيل بن مسلم المكي تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ماجاء لا يحل دم امرء مسلم الا باحدى ثلث حدثنا هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرء مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة وفي الباب عن عثمان وعائشة وابن عباس حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فيمن يقتل نفسا معاهدا حدثنا محمد بن بشار ثنا مهدي بن سليمان عن ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الا

یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث سراقہ سے مگر اسوجہ سے اور نہیں ہے اسناد اسکی صحیح روایت کیا اُسکو اسمٰعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے اور مثنیٰ بن صباح ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اور روایت کی ہے ابو خالد احمر نے یہ حدیث حجاج سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل اور اس حدیث میں اضطراب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب باپ اپنے بیٹے کو قتل کرے تو نہ قتل کیا جاوے باپ بدلے اُسکے اور جب تہمت لگائے اُسکو تو نہ حد مارا جاوے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہ قصاص لیا جاوے باپ سے بدلے اولاد کے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ نہ قائم کیجاویں حدیں مسجدوں میں اور نہ قتل کیا جاوے باپ بدلے بیٹے کے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو اس اسناد سے مرفوع مگر حدیث اسمٰعیل بن مسلم سے اور اسمٰعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض اہل علم نے اُسکے حافظہ کی وجہ سے **باب** نہیں جائز ہے خون کرنا آدمی مسلمان کا مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے خون کرنا آدمی مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود برحق سوا اللہ کے اور تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے ایک تو زنا ہے کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا۔ اور دوسرے قتل کرنا عمدًا کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا۔ اور یہ حق ولی مقتول کا ہے جسطرح کہ شرع میں مقرر ہے اور تیسرے نکلنا دین اپنے سے یعنی چھوڑ دینے والا جماعت کا۔ اور اس باب میں عثمان اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مہدی بن سلیمان نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو۔

سلہ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا درست نہیں مگر ساتھ ایک کے تین چیزوں سے یا تو کسیکو ناحق مارڈالا ہو یا زنا کرتا ہو یا اپنے دین سے نکلتا یعنی مرتد ہو جاتا پس ان صورتوں میں مسلمان کو قتل کرنا درست ہے۔ اور اگر عورت مرتد ہو جاوے تو حنفیہ کے نزدیک اُسکا قتل کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب سلہ عہد والے سے مراد وہ کافر ہے کہ عہد کیا ہو ساتھ امام کے اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی یعنی حربی اور چالیس برس سے مراد طول مسافت ہے نہ تحدید اور نہ پاوے بو بہشت کی سو کہ اول مغرب اور صالحین کے ساتھ بو بہشت کی نہ پاوینگے نہ یہ کہ ہمیشہ محروم رہینگے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیث زجر پر محمول ہے واللہ اعلم

من قتل نفسا معاهدة لہ ذمة الله وذمة رسوله فقد اخفر بذمة الله فلا یرح رائحة الجنة وان ریحها لتوجد من مسیرة سبعین خریفا وفی الباب عن ابی بکرة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** حدثنا ابو کریب ثنا یحیی بن ادم عن ابی بکر بن عیاش عن ابی سعد عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم ودی العامریین بدیة المسلمین وکان لهما عهد من رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو سعد البقال اسمه سعید بن المرزبان **باب** ماجاء فی حکم ولی القتیل فی القصاص والعفو حدثنا محمود بن غیلان ویحیی بن موسی قالا ثنا الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی ثنا یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة قال ثنی ابو هریرة قال لما فتح الله علی رسوله مکة قام فی الناس فحمد الله واثنی علیه ثم قال ومن قتل له قتیل فهو بخیر النظرین اما ان یعفو واما ان یقتل وفی الباب عن وائل بن حجر وانس وابی شریح خویلد بن عمرو حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا ابن ابی ذئب قال ثنی سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح الکعبی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله حرم مکة ولم یحرمها الناس من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلا یسفکن فیها دما ولا یعضدن فیها شجرا فان ترخص فقال احلت لرسول الله صلی الله علیه وسلم فان الله احلها لی ولم یحلها للناس وانما احلت لی ساعة من نهار ثم هی حرام الی یوم القیمة ثم انکم معشر خزاعة قتلتم هذا الرجل من هذیل وانی عاقله فمن قتل له قتیل بعد الیوم فاهله بین خیرتین اما ان یقتلوا او یاخذوا العقل هذا حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ورواه شیبان ایضا عن یحیی بن ابی کثیر مثل هذا وروی عن ابی شریح الخزاعی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قتل له قتیل فله ان یقتل او یعفو او یاخذ الدیة وذهب الی هذا بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق

جو شخص کہ قتل کرے نفس عہد والے کو کہ ہو واسطے اُسکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا تو تحقیق توڑ ڈالا اُسنے ذمہ اللہ کا پس نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس برس کی راہ سے اور اس باب مین ابی بکرہ سے بھی روایت ہی اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** حدیث کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ابی سعد سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی عامریین کو ساتھ دیت مسلمانون کے اور تھا واسطے اُنکے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور ابو سعد کا نام سعید بن مرزبان ہی **باب** مقتول کے ولی کو قصاص لینے اور معاف کرنے مین اختیار ہی حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان اور یحیی بن موسی نے ان دونون نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ نے کہا کہ جب فتح کیا اللہ نے اپنے رسول پر مکہ تو کھڑے ہوئے نبی صلعم لوگون مین پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا پھر فرمایا کہ جسکا کوئی آدمی مارا جاوے تو وہ دو باتون مین سے ایک اختیار کرے جو بہتر جانے یا یہ کہ معاف کرے اور یا خون کے بدلے خون لیوے جو لوگو تمین مشہور ہی اور اس باب مین وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح سے بھی روایت ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی سعید مقبری نے ابی شریح کعبی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق حرام کیا اللہ نے مکہ کو اور نہین حرام کیا اسکو لوگون نے یعنی یہ حرمت اور تعظیم اُسکی اللہ کیطرف سے مقرر ہی لوگون نے اپنی طرف سے نہین بنائی جو شخص کہ اللہ اور دن قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو وہ اُسمین خون نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور اُسکے درخت نہ کاٹے۔ اور اگر کوئی مکہ مین خون کرنا درست جانے یعنی پیغمبر کے قتل کرنیکی دلیل سے تو اُس سے کہدو کہ البتہ اللہ نے اپنے رسول کے واسطے حلال کیا تھا اور ہمارے واسطے حلال نہین کیا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا پھر وہ حرام ہوا قیامت تک پھر تم اے گروہ خزاعہ کے قتل کیا تمنے اس مرد کو قبیلہ ہذیل سے اور مین خونبہا دینے والا ہون اُسکا پس جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے اُسکے کوئی پیچھے اس دن کے تو وارث اُسکے مختار ہین درمیان دو امرون کے اگر چاہین تو مار ڈالین قتل کرنیوالے کو اور اگر چاہین تو پھیر لین اُس سے خونبہا یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور روایت کیا اُسکو شیبان نے بھی یحیی بن ابی کثیر سے مثل اُسکے اور ابی شریح خزاعی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے اُسکے کوئی قتیل تو جائز ہی وارث مقتول کو کہ مار ڈالے قتل کرنیوالے کو یا معاف کرے یا دیت لے اور گئے ہین طرف اسکے بعض اہل علم اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا

حدثنا ابو کریب ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قتل رجل فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فدفع القاتل الی ولیه فقال القاتل یا رسول الله والله ما اردت قتله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انه ان کان صادقا فقتلته دخلت النار فخلاه الرجل وکان مکتوفا بنسعة قال فخرج یجر نسعته فکان یسمی ذا النسعة هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی النهی عن المثلة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث امیرا علی جیش اوصاه فی خاصة نفسه بتقوی الله ومن معه من المسلمین خیرا فقال اغزوا بسم الله وفی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا وفی الحدیث قصة وفی الباب عن ابن مسعود وشداد بن اوس وسمرة والمغیرة ویعلی بن مرة وابی ایوب حدیث بریدة حدیث حسن صحیح وکره اهل العلم المثلة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا هشیم ثنا خالد عن ابی قلابة عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله کتب الاحسان علی کل شیٔ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته هذا حدیث حسن صحیح وابو الاشعث اسمه شراحیل اصوابه شراحیل بن آدة **باب** ما جاء فی دیة الجنین **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن منصور عن ابراهیم عن عبید بن نضیلة عن المغیرة بن شعبة ان امرأتین کانتا ضرتین فرمت احداهما الاخری بحجر او عمود فسطاط فالقت جنینها فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجنین غرة عبد او امة وجعله علی عصبة المرأة قال الحسن وثنا زید بن الحباب عن سفیان عن منصور بهذا الحدیث

هذا حدیث حسن صحیح

حدیث کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ قتل کیا گیا ایک مرد بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حوالہ کیا گیا قتل کرنے والا وارث مقتول کے سو قاتل نے عرض کی کہ یا حضرت قسم ہے اللہ کی نہیں ارادہ کیا میں نے مارنے اُسکے کا سو حضرت نے فرمایا خبردار ہو اگر ہے وہ سچ کہنے والا پس قتل کرے تو اُسکو تو داخل ہوگا تو آگ میں سو چھوڑ دیا اُسکو اُس مرد نے اور تھا باندھا گیا ساتھ رسی چمڑے کے کہا پس نکلا اُسحال میں کہ کھینچتا تھا رسی اپنی کو پس نام رکھا جاتا تھا وہ ذو نسعہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مثلہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر تو نصیحت کرتے اُسکو بیچ حق نفس اُسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق اُن لوگوں کے ساتھ اُسکے ہوتے مسلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اُنسے پھر فرماتے حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے واسطے رضامندی اُسکی کے اور بول بالا کرنے دین اُسکے کے۔ لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت میں یعنی لوٹ کے مال میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ کے نہ کاٹو اور نہ مارڈالو لڑکوں کو اور اس حدیث میں قصہ ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ مثلہ کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد نے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث صنعانی سے اُسنے شداد بن اوس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یہانتک کہ قتل کرنے اور ذبح کرنے میں بھی۔ پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص میں یا حد میں پس اچھی طرح قتل کرو اُسکو یعنی ایذا نہو قتل کرنے میں تلوار تیز ہو اور جلد ہی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو تم کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اُسکو اور چاہیے کہ تیز کرے ہر ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دے[1] جانور مذبوح کو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اشعث کا نام شرحبیل ہے اور صحیح شراحیل بن آدہ ہے **باب** پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبید بن نضیلہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں تھیں آپسمیں سوکنیں پس مارا ایک نے اُن دونوں میں سے دوسری کو ساتھ پتھر یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اُسکے پیٹ کے بچہ کو پس حکم فرمایا نبی صلعم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام ہو یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اُسکو اوپر عصبہ کے یعنی عورت مارنے والی کے قبیلے پر کہا حسن نے حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے سفیان سے اُسنے منصور سے یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] یعنی چھوڑ دیوے اُسکو تاکہ مرجاوے اور سرد ہوجاوے اور یہ بیان ہے احسان کا۔ بعضے علما کہتے ہیں کہ ٹھنڈا ہونے سے پہلے چمڑا کھینچنا مکروہ ہے اور جس جانور کے ذبح کرنے کا م

حدثنا علی بن سعید الکندی ثنا ابن ابی زائدۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرۃ عبد او امۃ فقال الذی قضی علیہ ایعطی من لا شرب ولا اکل ولا صاح فاستہل فمثل ذلک یطل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا لیقول بقول الشاعر بلی فیہ غرۃ عبد او امۃ وفی الباب عن حمید بن مالک بن النابغۃ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقال بعضہم الغرۃ عبد او امۃ او خمس مائۃ درھم وقال بعضہم او فرس او بغل **باب** ماجاء لایقتل مسلم بکافر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ھشیم ثنا مطرف عن الشعبی ثنا ابو جحیفۃ قال قلت لعلی یا امیر المؤمنین ھل عندکم سوداء فی بیضاء لیس فی کتاب اللہ قال والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ ما علمتہ الا فہما یعطیہ اللہ رجلا فی القرآن ومافی الصحیفۃ قال قلت ومافی الصحیفۃ قال فیہا العقل وفکاک الاسیر وان لایقتل مؤمن بکافر وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وحدیث علی حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس والشافعی واحمد واسحق قالوا لایقتل مؤمن بکافر وقال بعض اھل العلم یقتل المسلم بالمعاھد والقول الاول اصح **حدثنا** عیسی بن احمد ثنا ابن وھب عن اسامۃ بن زید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایقتل مسلم بکافر

حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ پیٹ کے ساتھ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی یعنی جو لڑکا کہ مارا جاوے اپنی ماں کے پیٹ میں اُسکے بدلے ایک غلام یا لونڈی دوسے پس کہا اُس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اُسپر کسطرح تاوان بھروں میں اُس شخص کا کہ نہ پی اُسنے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہی۔ سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہ البتہ کہتا ہی ساتھ قول شاعر کے یعنی شاعروں کی طرح مقفی عبارت بولتا ہی بیچ اُسکے غرہ ہو غلام ہو یا لونڈی اور اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہی۔ اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور بعض کہتے ہیں کہ غرہ ہے غلام ہو یا لونڈی یا پانچسو درہم اور بعضے کہتے ہیں کہ گھوڑا ہو یا خچر ہو **باب** نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مطرف نے شعبی سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا کہ میں نے علی سے کہا کہ اے امیر المؤمنین کیا ہے تمہارے پاس کوئی چیز سوا اُس قرآن کے کہ قرآن میں تھو اُنھوں نے کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہیں جانتا میں اُسکو یعنی ہمارے پاس سوا اسے قرآن کے کوئی چیز نہیں مگر سمجھ[1] ہے کہ دیتا ہی اللہ کسی شخص کو بیچ قرآن کے اور وہ چیز کہ کاغذ میں لکھی ہوئی ہی میں نے کہا وہ کیا ہی فرمایا حضرت علی نے کہ خونبہا اور مقدار حکم اُسکا اور چھڑانا قیدی کا یعنی ثواب اُسکا لکھا تھا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی اُسکے قصاص میں اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی اور علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور کہا بعض اہل علم نے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے جس سے عہد ہو چکا ہو اور پہلا قول زیادہ ترصحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عیسی بن احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے اُسامہ بن زید سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُنہنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے

[1] یعنی اللہ تعالی نے ہمکو سمجھ دی کہ استنباط کرتا ہوں اُس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہوں اُس سے اشارات اور علوم پوشیدہ اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تمام علوم قرآن میں ہیں لیکن قاصر ہیں اُس سے فہم لوگوں کی اور وہ کاغذ بیچ غلاف تلوار کے رکھا تھا۔ اُسمیں خونبہا وغیرہ کی نسبت احکام لکھے تھے لیکن یہاں فقط یہی احکام بیان فرمائے کہ مقصود بیان یہی تھا۔ یعنے خون بہا اور قصاص وغیرہ کا۔ اور یہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے سو اس مسئلہ میں علما کو اختلاف ہی مذہب اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینوں اماموں کا یہی ہے کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے خواہ کافر ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ وغیرہ کا یہ ہے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے اور سوال مذکور ابی جحیفہ کا اسواسطے تھا کہ شیعہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اسرار علم وحی کے خاص علیؑ کو بتائے تھے کہ وہ اور کسیکو نہیں بتائے۔ سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ ہمارے پاس کوئی چیز خاص نہیں ہے سوا اسے قرآن اور اُس کاغذ لکھے ہوئے کے ۱۲ ع

وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دية عقل الكافر نصف عقل المؤمن حديث عبد الله بن عمرو في هذا الباب حديث حسن واختلف اهل العلم في دية اليهودي والنصراني فذهب بعض اهل العلم الى ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمر بن عبد العزيز دية اليهودي والنصراني نصف دية المسلم وبهذا يقول احمد بن حنبل وروي عن عمر بن الخطاب انه قال دية اليهودي والنصراني اربعة آلاف ودية المجوسي ثمان مائة وبهذا يقول مالك والشافعي واسحق وقال بعض اهل العلم دية اليهودي والنصراني مثل دية المسلم وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة **باب ما جاء في الرجل يقتل عبده** **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه هذا حديث حسن غريب وقد ذهب بعض اهل العلم من التابعين منهم ابراهيم النخعي الى هذا وقال بعض اهل العلم منهم الحسن البصري وعطاء بن ابي رباح ليس بين الحر والعبد قصاص في النفس ولا فيما دون النفس وهو قول احمد واسحق وقال بعضهم اذا قتل عبده لا يقتل به واذا قتل عبد غيره قتل به وهو قول سفيان الثوري **باب ما جاء في المرأة ترث من دية زوجها** **حدثنا** قتيبة وابو عمار وغير واحد قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب ان عمر كان يقول الدية على العاقلة ولا ترث المرأة من دية زوجها شيئا حتى اخبره الضحاك بن سفيان الكلابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب اليه ان ورث امرأة اشيم الضبابي من دية زوجها هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم

اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ دیت کافر کی آدھی دیت ہے مسلمان کی۔ اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی اس باب میں حسن ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ دیت یہودی اور نصرانی کے سو گئے ہیں بعض اہل علم طرف اُس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جو حدیث کہ ابھی گذری اور کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ دیت یہودی اور نصرانی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد بن حنبل اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درم ہے اور دیت مجوس کی آٹھ سو درم ہے۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں مالک اور شافعی اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے کہ دیت یہودی اور نصرانی کی مانند دیت مسلمان کے ہے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو اُسکے بدلے قاتل مارا جاوے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا۔ یعنی ناک کان ہاتھ یا نوں وغیرہ تو کاٹینگے ہم وہی اعضا اُسکے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم تابعین سے طرف اسکے اُنھیں میں سے ہیں ابراہیم نخعی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں ہے درمیان آزاد اور غلام کے قصاص نہ بیچ جان کے اور نہ بیچ اُس چیز کے کہ کم ہے جان سے[1] یہ قول حسن بصری اور عطا کا ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو نہ مارا جاوے وہ بدلے اُسکے اور اگر کسی غیر کے غلام کو مارے تو مارا جاوے بدلے اُسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا **باب** عورت کو اپنے خاوند کی دیت سے حصہ ملتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ابو عمار وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر تھے کہتے کہ دیت مرد کی اوپر قبیلے اُسکے کے ہے اور نہیں وارث ہوتی عورت دیت خاوند اپنے کی سے کسی چیز کی یہاں تک کہ خبر دی اُسکو ضحاک بن سفیان[2] کلابی نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف اُسکے کہ وارث کر عورت اشیم ضبابی کو دیت خاوند اُسکی سے۔ یعنی اُسکے خاوند کی دیت سے اُسکو حصہ دے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔

---

[1] یہ مذہب تینوں اماموں کا ہے کہ اُنکے نزدیک آزاد اور غلام میں مطلق قصاص نہیں ہے اگرچہ غیر کے غلام کو قتل کرے۔ لیکن اسمیں سب کا اتفاق ہے کہ اعضا آزاد کے نہ کاٹے جاویں بدلے اعضا غلام کے۔ پس اس سبب سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمول ہے زجر پر اور یا آزاد کیے ہوئے غلام پر اور یا منسوخ ہے مگر دعوی نسخ سے تطبیق اولی ہے ۱۲ع

[2] آپ مشہور صحابی ہیں کنیت آپ کی ابو سعید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے عاملوں سے ایک آپ کو بھی کیا تھا۔ نسب یہ ہے ضحاک بن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب الکلابی ۱۲ منہ

باب ماجاء فی القصاص **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن شعبة عن قتادة قال سمعت زرارة بن اوفی یحدث عن عمران بن حصین ان رجلا عض ید رجل فنزع یده فوقعت ثنیتاه فاختصموا الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یعض احدکم اخاه کما یعض الفحل لا دیة لك فانزل الله تعالیٰ والجروح قصاص وفی الباب عن یعلی بن امیة وسلمة بن امیة وهما اخوان حدیث عمران بن حصین حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الحبس فی التهمة **حدثنا** علی بن سعید الکندی ثنا ابن المبارك عن معمر عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم حبس رجلا فی تهمة ثم خلی عنه وفی الباب عن ابی هریرة حدیث بهز عن ابیه عن جده حدیث حسن وقد روی اسمعیل بن ابراهیم عن بهز بن حکیم هذا الحدیث اتم من هذا واطول **باب** ماجاء من قتل دون ماله فهو شهید **حدثنا** سلمة بن شبیب حاتم بن سیاه المروزی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن عبد الرحمن بن عمرو بن سهل عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهید هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو عامر العقدی ثنا عبد العزیز بن المطلب عن عبد الله بن الحسن عن ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهید وفی الباب عن علی وسعید بن زید وابی هریرة وابن عمر وابن عباس وجابر حدیث عبد الله بن عمرو حدیث حسن وقد روی عنه من غیر وجه وقد رخص بعض اهل العلم للرجل ان یقاتل عن نفسه وماله وقال ابن المبارك یقاتل عن ماله ولو درهمین

باب قصاص کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُنھون نے کہا سُنا مین نے زرارہ بن اوفی سے حدیث بیان کرتا تھا عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک شخص نے کاٹا تھا ہاتھ ایک مرد کا۔ پس کھینچا اُس شخص نے کہ کاٹا گیا ہاتھ اُسکا کاٹنے والے کے منھ سے پس گر پڑے اگلے دانت اُسکے پس جھگڑا کیا اُنھون نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ کاٹتا ہے ایک تمھارا اپنے بھائی کو جیسے کہ کاٹتا ہے اونٹ یعنی اونٹ کی طرح اپنے منھ سے اُسکا ہاتھ چباتا ہی نہیں ہے دیت واسطے تیرے۔ سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور زخمون کا بدلہ ہے۔ اور اس باب مین یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونون بھائی ہین اور عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** تہمت مین قید کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے معمر سے اُسنے بہز بن حکیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ قید کیا نبی صلی اللہ نے ایک مرد کو بیچ تہمت کے پھر چھوڑ دیا اُسکو اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے یہ حدیث پوری اور لمبی **باب** جو شخص کہ مارا جاوے اپنے مال کے لیے پس وہ شہید ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور حاتم بن سیاہ مروزی وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو بن سہل سے اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مطلب نے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے اور اس باب مین علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہی اور عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہی کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور تحقیق اجازت دی بعض اہل علم نے یہ کہ لڑے واسطے محافظت جان اپنی کے اور مال اپنے کے اور کہا ابن مبارک نے کہ لڑے اپنے مال کے لیے یعنی اُسکے بچانے کے لیے اگرچہ دو ہی درہم ہون

[1] یعنی اسواسطے کہ وہ معذور ہے اُسنے اپنے ہاتھ بچانے کے لیے اُسکے منھ مین سے ہاتھ کھینچا اور اسیطرح اگر کوئی شخص کسی عورت سے بدکاری کرے پس اگر وہ عورت اپنی جان بچانے کے لیے اس شخص کو مار ڈالے تو اُسمین بھی قصاص نہین۔ یہ قول شافعی کا ہے اور اسی طرح اگر کوئی اپنا مال اور جان بچانے کے لیے چور کو مار ڈالے تو اُسمین بھی قصاص نہین [2] زرارہ بن اوفی عامری حرشی کنیت آپ کی ابو حاجب ہی رہنے والے بصرہ کے۔ آپ قاضی ہین ثقہ ہین۔ عابد ہین ۹۳ھ مین نماز پڑھتے پڑھتے

حدثنا هارون بن اسحق الهمدانی ثنی محمد بن عبد الوهاب عن سفیان الثوری عن عبد الله بن الحسن قال ثنی ابراهیم بن محمد بن طلحة قال سفیان واثنی علیه خیرا قال سمعت عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ارید ماله بغیر حق فقاتل فقتل فهو شهید هذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن عبد الله بن الحسن عن ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** عبد بن حمید قال اخبرنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد ثنا ابی عن ابیه عن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن سعید بن زید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون دمه فهو شهید ومن قتل دون دینه فهو شهید ومن قتل دون اهله فهو شهید هذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی غیر واحد عن ابراهیم بن سعد نحو هذا ویعقوب هو ابن ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف الزهری **باب** ماجاء فی القسامة **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن بُشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة قال قال یحیی وحَسِبْتُ عن رافع بن خدیج انهما قالا خرج عبد الله بن سهل بن زید ومُحَیِّصَةُ بن مسعود بن زید حتی اذا کانا بخیبر تفرقا فی بعض ما هناك ثم ان محیصة وجد عبد الله بن سهل قتیلا قد قتل فاقبل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم هو وحویصة بن مسعود وعبد الرحمن بن سهل وکان اصغر القوم ذهب عبد الرحمن لیتکلم قبل صاحبه

حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الوہاب نے سفیان ثوری سے اُسنے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے کہا سفیان نے اور تعریف کی اُسپر بھلائی کی اُسنے کہا سُنا مین عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کیا جاوے لینے مال اُسکے کا بغیر حق کے یعنی ظلم سے پس لڑائی کی اُسنے مال چھیننے والے سے پس مارا گیا تو وہ شہید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے روایت کی ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی مجکو یعقوب بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے باپ اپنے سے اُسنے روایت کیا ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے اُسنے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے اُسنے سعید بن زید سے کہا کہ سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے[1] تھے جو شخص قتل کیا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے جان اپنی کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے دین اپنے کے تو وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے اہل اپنے کے وہ بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی بہت لوگون نے ابراہیم بن سعد سے مانند اسکے اور یعقوب وہ پوتا ہے عبد الرحمن بن عوف کا **باب** قسامت[2] کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے بشیر بن یسار سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے اُن دونون نے کہا کہ نکلے عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود طرف خیبر کے یہان تک کہ جب پہونچے خیبر مین تو جدے ہوگئے بیچ بعض اُس چیز کے کہ وہان تھی یعنی کھجورون مین پھر تحقیق محیصہ نے پایا عبد اللہ بن سہل کو مقتول سو آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محیصہ اور حویصہ بیٹے مسعود کے اور عبد الرحمن بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور عبد الرحمن اپنے بھائیون مین سب سے چھوٹا تھا نبی صلعم سے کلام کرنا چاہا

[1] واسطے محافظت دین کے یعنے اگر کوئی کافر یا مبتدع اسکے دین کی حقارت کرے اور وہ اسکا مقابلہ کرے اور مارا جاوے تو وہ شہید ہے اور اکثر علما اسپر ہین کہ اگر کوئی قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے کا یا تعرض کرے اسکے مال وعیال سے تو جائز ہے اُسکو یہ کہ دفع کرے اس قصد کرنے والے کو ساتھ نرمی کے اور اگر وہ باز نہ آوے تو اُس سے لڑائی کرے۔ اگر یہ مارا گیا تو شہید ہوا اور اگر اُسکو مارا تو اُسپر قصاص لازم نہین آتا ۱۲ ع ح [2] شرع مین قسامت اُسکو کہتے ہین کہ جہان ایک شخص مقتول پایا گیا اور اُسکا قتل کرنے والا معلوم نہین تو اس محلہ کے لوگون سے پچاس آدمی قسم کھا دین کہ ہمنے نہین مارا اُسکو اور نہ ہم مارنے والے کو جانتے ہین پس یہ مذہب امام ابو حنیفہ رح کا ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کے عداوت یا ظاہر کرے کوئی علامت کہ انھون نے مارا ہے جیسے پایا گیا انکے محلہ مین تو سوگند دیجاوے وارثون مقتول کو۔ اور وہ لوگ قسم کھا دین کہ قسم خدا کی انھین نے مارا ہے اور اگر وہ قسم سے انکار کرین تو قسم دیجاوے انکو

قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر الكبر فصمت وتكلم صاحباه ثم [illegible] عليه وسلم

مقتل عبد الله بن سهل فقال لهم اتحلفون خمسين يمينا فتستحقون صاحبكم او قاتلكم [illegible] لم نشهد قال

فتبرئكم يهود بخمسين يمينا قالوا وكيف نقبل ايمان قوم كفار فلما راى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى عقله حدثنا

الحسن بن علي الخلال ثنا يزيد بن هارون ثنا يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن ابي حثمة ورافع بن خديج نحو هذا

الحديث بمعناه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم في القسامة وقد راى بعض فقهاء المدينة القود بالقسامة

وقال بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم ان القسامة لا توجب القود وانما توجب الدية بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الحدود** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء فيمن لا يجب عليه الحد **حدثنا** محمد بن يحيى القطعي

ثنا بشر بن عمر ثنا همام عن قتادة عن الحسن عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتى يستيقظ

وعن الصبي حتى يشب وعن المعتوه حتى يعقل وفي الباب عن عائشة حديث علي حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد

روي من غير وجه عن علي وذكر بعضهم وعن الغلام حتى يحتلم ولا نعرف للحسن سماعا من علي بن ابي طالب

سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو کہ بڑائی رکھ بڑے کی یعنی جو تجھسے بڑا ہے مقدم کر اسکو کلام کرنے مین سو چپ رہا وہ اور کلام کیا دونون ساتھیون اُسکے نے پھر کلام کیا اُسنے ساتھ اُنکے سو ذکر کیا اُنھون نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتول ہونا عبداللہ بن سہل کا یعنی وہ خیبر مین مارا گیا اور اُسکا مارنے والا کوئی معلوم نہین سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمین اور مستحق ہو تم دیت قاتل اپنے کے یا فرمایا ساتھی اپنے کے اُنھون نے کہا کس طرح قسم کھاوین ہم اور نہین حاضر تھے وہان ہم اور نہین دیکھا اُسکو کہ کسنے مارا سو حضرت نے فرمایا۔ پس پاک کرینگے تمکو یعنی اس گمان سے یہود ساتھ پچاس قسمون کے تو کہا اُنھون نے کہ کسطرح قبول کرین ہم قسمین کافرون کی سو جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو اپنے پاس سے اُسکی دیت دی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیے بن سعید نے بشیر ابن یسار سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے اور رافع بن خدیج سے مانند اس حدیث کے ساتھ معنی اُسکے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے بیچ قسامت کے اور بعض فقہا مدینے کے کہتے ہین کہ اسمین قصاص لازم آتا ہے اور بعض اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ قسامت مین قصاص واجب نہین بلکہ فقط دیت واجب ہوتی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الحدود** یہ باب ہین حدون کے بیان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین **باب** اُس شخص کا بیان جسپر حد واجب نہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے علی سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سے یعنی قول و فعل اُنکا معتبر نہین اور لکھے نہین جاتے اعمال اُنکے تا مواخذہ نہو بسبب اُنکے ایک تو سونے والے سے یہان تک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہان تک کہ بالغ ہو اور جوان ہو۔ اور تیسرے بے عقل سے یہان تک کہ عاقل ہو اور اس باب مین عائشہ سے بھی روایت ہے اور علی کی حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے اور کئی وجہ پر حضرت علی رض سے مروی ہے اور ذکر کیا بعض نے یہ لفظ کہ لڑکے سے یہان تک کہ احتلام ہو اُسکو۔ اور نہین پہچانتے ہم واسطے حسن کے سماع حضرت علی ابن ابی طالب رض سے

---

[1] حد اصل مین بمعنے منع اور بمعنے حائل کے درمیان دو چیزون کے آئے ہین۔ اور حد کو حد اسواسطے کہتے ہین کہ منع کرتی ہے آدمی کو واقع ہونے سے گناہ مین۔ اور حدود بمعنے محارم بھی آئے ہین۔ اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کے تا اُنکو قصاص کو حد نہین کہتے کہ حق بندے کا ہے اور تعزیر کو حد نہین کہتے ہین کہ اُسمین تقدیر اور تعین نہین ۱۲ ع ح حاشیہ متعلق صفحہ ۴۴۶ [2] یہ خطاب ہے حاکمون کو کہ جب تک ہوسکے حدون کو دفع کرین مسلمانون سے ساتھ تلقین کرنے عذر کے ۱۲ ع [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر عیب چھپانے سے ساقط ہو جاتے مین۔ واللہ اعلم یعنی امام سہواً یا غلطاً ایسے مجرم کو کہ قابل سزا ہے درگذر کرے اور سزا نہ دیوے یہ بہتر ہے اُس سے کہ مجرم غیر قابل سزا کو خطا سزا دیوے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سزا دینے مین احتیاط کرنی چاہیے ۱۲

وقد روی هذا الحديث عن عطاء بن السائب عن ابی ظبیان عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحديث ورواه عن الاعمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس عن علی موقوفا ولم یرفعه والعمل علی هذا الحديث عند اهل العلم وابو ظبیان اسمه حصین بن جندب **باب** ما جاء فی درء الحدود **حدثنا** عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصری ثنا محمد بن ربیعة ثنا یزید بن زیاد الدمشقی عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان کان له مخرج فخلوا سبیله فان الامام ان یخطئ فی العفو خیر من ان یخطئ فی العقوبة **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن یزید بن زیاد نحو حدیث محمد بن ربیعة ولم یرفعه وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو حدیث عائشة لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث محمد بن ربیعة عن یزید بن زیاد الدمشقی عن الزهری عن عروة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم ورواه وکیع عن یزید بن زیاد نحوه ولم یرفعه وروایة وکیع اصح وقد روی نحو هذا عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم انهم قالوا مثل ذلک ویزید بن زیاد الدمشقی ضعیف فی الحديث ویزید بن ابی زیاد الکوفی اثبت من هذا واقدم **باب** ما جاء فی الستر علی المسلم **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نفس عن مسلم کربة من کرب الدنیا نفس الله عنه کربة من کرب الآخرة ومن ستر علی مسلم ستره الله فی الدنیا والآخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه

اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے اُسنے ابی ظبیان سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے اور روایت کیا اُسکو اعمش نے ابی ظبیان سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے علی سے موقوف اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور عمل اس حدیث پر نزدیک اہل علم کے ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** حدون کے ساقط کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود اور ابو عمرو بصری نے دونون نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زیاد دمشقی نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دفع کرو حدون کو مسلمانون سے جہانتک کہ طاقت رکھو تم پس اگر ہو واسطے مسلمان کے جگہ خلاصی کی تو چھوڑ دو راہ اُسکی پس تحقیق خطا کرنا امام کا معاف کرنے مین بہتر ہے خطا کرنے اُسکی سے سزا ہونچانے مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے یزید بن زیاد سے مانند حدیث محمد بن ربیعہ کے اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور اس باب مین ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث کو مرفوع نہین پہچانتے ہم مگر حدیث محمد بن ربیعہ سے اُسنے یزید بن زیاد سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اُسکو وکیع نے یزید بن زیاد سے مانند اسکے اور نہین مرفوع کیا اسکو اور روایت وکیع کی زیادہ صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے مثل اسکے بہت اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اُنھون نے کہا مثل اسکے اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہے حدیث مین اور یزید بن ابی زیاد کوفی اثبت ہے اس سے اور اقدم ہے (اور اس روایت مین دمشقی ہے جو ضعیف ہے) **باب** مسلمان کے عیب چھپانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوسرے مسلمان کی سختی دور کرے دنیا کی سختیون سے تو اللہ اُسکی سختی دور کردیگا قیامت کی سختیون سے اور جو شخص کہ مسلمان کی پردہ پوشی کرے اور اُسکے عیب چھپاوے تو خدا اُسکا عیب دنیا اور آخرت مین چھپاویگا یعنی اُسکو لوگون مین ذلیل نہین کریگا اور خدا بندہ کی مدد پر ہے جبتک کہ بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے

ف ابو عمرو بصری اہل المعین مجمد دال مہملہ مقبول ہیں تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے اکذا فی التقریب حاشیہ متعلق صفحہ ۴۴۷ ملا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دفع حد کے واسطے عذرات تلقین کرنے درست ہین جیسے کہو کہ کیا دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا تو نے یا ہاتھ لگایا تو نے والا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوال کرنے کے اُس سے کوئی معنے نہ تھے ۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسکا زنا کرنا پہلے سے معلوم تھا ۔ اور آئندہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہین تھا پس یہ تعارض ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ ممکن ہے کہ پہلے ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسکی خبر پہونچی ہو پھر اُس سے بلا کر پوچھا ہو تا اقرار کرے وہ ۱۲ طیبی

وفی الباب عن عقبۃ بن عامر وابن عمر حدیث ابی ھریرۃ ھکذا روی غیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو روایۃ ابی عوانۃ وروی اسباط بن محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** بذلک عبید بن اسباط بن محمد قال ثنی ابی عن الاعمش بھذا الحدیث **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن عقیل عن الزھری عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر **باب** ماجاء فی التلقین فی الحد **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی عنک قال ما بلغک عنی قال بلغنی انک وقعت علی جاریۃ آل فلان قال نعم فشھد اربع شھادات فامر بہ فرجم وفی الباب عن السائب بن یزید حدیث ابن عباس حدیث حسن وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر مرسلا ولم یذکر فیہ عن ابن عباس **باب** ماجاء فی درء الحد عن المعترف اذا رجع **حدثنا** ابو کریب ثنا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو ثنا ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی

اور اس باب مین عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اسی طرح روایت کی بہت لوگون نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت ابو عوانہ کے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ حدیث کیا گیا مین ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے عبید بن اسباط بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمارے باپ نے اعمش سے ساتھ اس حدیث کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا نہ ظلم کرے اُسپر اور نہ ڈالے اُسکو ہلاکت مین۔ اور جو شخص کہ اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اُسکا کام بنایا کریگا۔ یعنی اللہ اُسکی مراد حاصل کریگا۔ اور جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے کوئی تکلیف دور کریگا اللہ اس سے بدلے اُسکے ایک تکلیف دن قیامت کے اور جو شخص کہ پردہ ڈھانکے مسلمان کا پردہ ڈھانکے گا اُسکا اللہ دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے حدیث ابن عمر سے **باب** جو حد مین تلقین کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کہ کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہونچی مجکو تیری طرف سے کہا ماعز نے کہ کیا چیز پہونچی ہے آپ کو میری طرف سے فرمایا آپ نے پہونچی مجکو یہ خبر کہ تونے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے اُسنے کہا ہان پس اقرار کیا اُسنے چار بار یعنی چار مجلسون مین۔ پس حکم کیا آپ نے اُسکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا وہ۔ اور اس باب مین سائب بن یزید سے بھی روایت ہی اور ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے مرسل اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ ابن عباس کا **باب** اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرکے پھر جاوے تو اُس سے حد ساقط ہو جاتی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا کہ آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے زنا کیا

حاشیہ ہذا متعلق صفحہ ۴۵۴ سطر ۱۸ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرکے پھر جاوے تو حد اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اسیطرح اگر کہے یعنے بعد اقرار کے کہ مین نے زنا نہین کیا یا مین نے جھوٹ کہا یا مین نے رجوع کیا تو حد ساقط ہو جاتی ہے واضح ہو کہ ماعز کے بھاگنے کا حال مجمل معلوم ہوا یعنے صراحۃً معلوم نہوا کہ وہ زنا کے اقرار سے پھر گیا اسلیے آپ نے فرمایا کہ تم لوگون نے اُسکو کیون نہ چھوڑ دیا اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اُسکی توبہ قبول کر لیتا۔ مطلب یہ ہی کہ حد ظاہر حکم پر لگائی جاتی ہے اگر اُسنے زنا بھی کیا تھا اور اس قول سے رجوع کر گیا تو چھوڑ دینا چاہیے تھا

فاعرض عنه ثم جاء من الشق الآخر فقال انه قد زنى فاعرض عنه ثم جاء من الشق الآخر فقال يا رسول الله انه قد زنى فامر به في الرابعة فاخرج الى الحرة فرجم بالحجارة فلما وجد مس الحجارة فر يشتد حتى مر برجل معه لحي جمل فضربه به وضربه الناس حتى مات فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه فر حين وجد مس الحجارة ومس الموت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا تركتموه هذا حديث حسن قد روي من غير وجه عن ابي هريرة وروي هذا الحديث عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا حدثنا بذلك الحسن بن علي الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتى شهد على نفسه اربع شهادات فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر به فرجم في المصلى فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم حتى مات فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرا ولم يصل عليه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم ان المعترف بالزنا اذا اقر على نفسه اربع مرات اقيم عليه الحد وهو قول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا اقر على نفسه مرة اقيم عليه الحد وهو قول مالك بن انس والشافعي

پس منہ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر آیا وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ تحقیق میں نے زنا کیا پس منہ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر آیا دوسری طرف سے سو کہا کہ یا حضرت میں نے زنا کیا پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سنگسار کرنے کا چوتھی بار میں نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینے کے پس مارا گیا ساتھ پتھروں کے سو جب اُسنے پائی ایذا پتھروں کے لگنے کی تو بھاگا دوڑتا ہوا یہاں تک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اُسکے کلا اونٹ کا پس مارا اسکو ساتھ کلے کے اور مارا اسکو لوگوں نے یہاں تک کہ مرگیا سو ذکر کیا لوگوں نے یہ روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بھاگا تھا جب کہ پائی اُسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی اور ایذا موت کی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو یہ حدیث حسن ہے۔ اور کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے مروی ہے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انھوں جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک مرد قبیلۂ اسلم سے آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اقرار کیا اُسنے ساتھ زنا کے پس منہ پھیر لیا اُس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر اقرار کیا اُسنے سو منہ پھیر لیا انھوں اُس سے حضرت نے یہاں تک کہ اقرار کیا اُسنے اپنی جان پر چار بار۔ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے اُسنے کہا نہیں پھر فرمایا کیا محصن ہے تو یعنی بیاہا ہوا ہے اُسنے کہا ہاں پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سنگسار کرنے کا سو سنگسار کیا گیا عید گاہ میں سو جب لگے اُسکو پتھر یعنی ایذا ہوئی تو بھاگا پس پایا گیا۔ پس سنگسار کیا گیا۔ یہاں تک کہ مرگیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی تعریف کی اور اسکے جنازے کی نماز نہ پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ اقرار کرنیوالا ساتھ زنا کے جب اقرار کرے اپنی جان پر چار بار تو قائم کیجاوے اُسپر حد اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب اقرار کرے اوپر جان اپنی کے ایک بار تو قائم کیجاوے اوسپر حد اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی کا

ف کہ قیامت کے روز خدا اُسکو سزا دیتا یا توبہ اُسکی قبول کر لیتا مگر یہ خوب ظاہر ہے کہ ماعز کا بھاگ جانا بسبب تکلیف کے تھا نہ اپنے قول سے رجوع کرنے کا کیونکہ اگر اپنے قول سے وہ رجوع کیا ہوتا تو زبان سے کچھ کہتا اور حضرت نے جو فرمایا تو احتیاطاً فرمایا کیونکہ آپ کو نرمی بہت پسند تھی خصوصاً معاملات حدود میں ۱۲ منہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے کہ انکے نزدیک چار بار اقرار کرنا شرط ہے واسطے رجم کرنے کے اور اگر چار بار اقرار نہ کرے تو رجم واجب نہیں ہوتا۔ اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ایک بار زنا کا اقرار کرنا بھی رجم کو واجب کر دیتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ اقرار مجنون کا باطل ہے اور نہیں جاری ہوتی اسپر حد۔ اور کہا نووی نے کہ اسمیں اشارہ ہے کہ امام پر واجب ہے کہ شروط رجم سے پوچھ لیوے یعنی محصن ہونا وغیرہ۔ پس اسمیں کنایہ ہے کہ اگر اقرار سے رجوع کرے تو حد معاف ہو جاتی ہے۔ اور کہا ابن ہمام نے کہ مرد کو کھڑا کر کے حد ماری جاوے اور عورت کو بٹھا کر حد ماری جاوے۔ اور اگر عورت کے لیے گڑھا کھودا جاوے سنگسار کرنے میں تو جائز ہے۔ اور جب کہ بھاگے کوئی سنگسار کرنے میں پس اگر ہو اقرار کرنے والا زنا کا تو پیچھا نہ کیا جاوے اُسکا اور جو گواہی دی گئی ہو اُسپر تو اُسکا پیچھا کیا جاوے۔ اور ابن ہمام نے کہا کہ حد اور تعزیر کا مسجد میں قائم کرنا بالاجماع درست نہیں

وحجة من قال هذا القول حديث ابی هريرة وزيد بن خالد ان رجلين اختصما الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال احدهما يا رسول الله ان ابنی زنی بامرأة هذا الحديث بطوله وقال النبی صلی الله عليه وسلم اغد يا انيس الی امرأة هذا فان اعترفت فارجمها ولم يقل فان اعترفت اربع مرات **باب** ماجاء فی كراهية ان يشفع فی الحدود **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان قريشا اهمتهم شان المرأة المخزومية التی سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلی الله عليه وسلم فقالوا من يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلی الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اتشفع فی حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال انما اهلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها وفی الباب عن مسعود بن العجماء ويقال ابن الاعجم وابن عمر وجابر حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی تحقيق الرجم **حدثنا** سلمة بن شبيب واسحق بن منصور والحسن بن علی الخلال وغير واحد قالوا انا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال ان الله بعث محمدا بالحق وانزل عليه الكتاب وكان فيما انزل عليه اية الرجم فرجم رسول الله صلی الله عليه وسلم ورجمنا بعده وانی خائف ان يطول بالناس زمان فيقول قائل لا نجد الرجم فی كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزلها الله

اور دلیل انکی حدیث ابی ہریرہ اور زید بن خالد کی ہے کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہا ایک نے ان دونوں میں سے کہ یا حضرت تحقیق بیٹے میرے نے زنا کیا ساتھ عورت اسکی کے آخر حدیث تک فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے انیس جا اسکی عورت پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اسکو اور نہیں فرمایا آپ نے یہ کہ اگر اقرار کرے چار بار یعنی یہ حدیث مطلق ہے اس میں چار بار کی قید کا تذکرہ نہیں **باب** حد میں سفارش کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے یہ کہ اصحاب قریش کو فکر میں ڈالا حال عورت مخزومیہ نے کہ چوری کی تھی اسنے (اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا) پس کہا اصحاب نے آپس میں کہ کون کلام کرے یعنی سفارش کرے اسکی مقدمہ میں حضرت سے پس کہا انھوں نے کہ نہیں جرأت کر سکتا کوئی حضرت سے کہنے کی مگر اسامہ بن زید کہ پیارے ہیں نبی صلعم کے پس کلام کیا انھوں نے اسامہ سے پھر اسامہ نے نبی صلعم سے کہا سو نبی صلعم نے فرمایا کیا سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خطبہ فرمایا کہ نہیں ہلاک کیا ان لوگوں کو کہ تھے پہلے تمسے مگر اسی نے کہ وہ تھے جبکہ چرا تا درمیان انکے کوئی شریف تو چھوڑ دیتے اسکو اور جبکہ چراتا انمیں کوئی غریب تو قائم کرتے اسپر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چرا دے تو البتہ کاٹوں میں ہاتھ اسکا اور اس باب میں مسعود بن عجماء (اسکو ابن اعجم بھی کہتے ہیں) اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** رجم کے ثابت کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور اسحاق بن منصور اور حسن بن علی خلال وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اسنے ابن عباس سے اسنے عمر بن خطاب سے کہا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور اتاری انپر کتاب پس تھی اس چیز سے کہ اتاری اللہ نے آیت رجم کی سنگسار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سنگسار کیا ہمنے بعد حضرت کے اور میں خوف کرنے والا ہوں اسکا کہ دراز ہو ساتھ لوگوں کے زمانہ پس کہے کوئی کہنے والا کہ نہیں پاتے ہم سنگسار کرنا بیچ کتاب اللہ کے پس گمراہ ہوں ساتھ ترک کرنے فرض کے کہ اتارا اسکو اللہ تعالیٰ نے

ف یعنی امام سے حد خواست کرے کہ در گذر کرے قائم کرنے حد سے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حد میں جب پہنچے واقعہ کے پاس امام کے اسی طرح اسمیں سفارش کروانی بھی بالاجماع حرام ہے اور امام کے پاس واقعہ پہونچنے سے پہلے سفارش کرنی جائز ہے نزدیک اکثر علما کے اور تعزیر کی بھی سفارش جائز ہے اور اگر کوئی شخص عاریتاً کوئی چیز لیکر منکر ہو جاوے تو جمہور کے نزدیک اسمیں ہاتھ کاٹنا لازم نہیں آتا۔ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک اسمیں ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور ف مخزومیہ منسوب ہے مخزوم کے نام سے ایک بڑے قبیلہ کا قریش میں اور یہ عورت اسی قبیلہ سے تھی ف آیت رجم یعنی سنگسار کرنے کی اول قرآن میں تھی بعد ازاں تلاوت اسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا اور وہ آیت

الا وان الرجم حق على من زنى اذا احصن وقامت البينة او كان حمل او الاعتراف هذا حديث صحيح **حدثنا** احمد
بن منيع ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن داؤد بن ابي هند عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب قال رجم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ورجم ابوبكر ورجمت ولولا اني اكره ان ازيد في كتاب الله لكتبته في المصحف فاني قد خشيت ان
يجيء اقوام فلا يجدونه في كتاب الله فيكفرون به وفي الباب عن علي حديث عمر حديث حسن صحيح وروي من غير وجه
عن عمر **باب** ماجاء في الرجم على الثيب **حدثنا** نصر بن علي وغير واحد قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري
عن عبيد الله بن عبد الله سمعه من ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل انهم كانوا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاتاه رجلان
يختصمان فقام اليه احدهما فقال انشدك الله يا رسول الله لما قضيت بيننا بكتاب الله فقال خصمه وكان افقه منه اجل
يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله وائذن لي فاتكلم ان ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته فاخبروني ان على ابني
الرجم ففديت منه بمائة شاة وخادم ثم لقيت ناسا من اهل العلم فزعموا ان على ابني جلد مائة وتغريب عام وانما
الرجم على امرأة هذا فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لاقضين بينكما بكتاب الله المائة شاة
والخادم رد عليك وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام واغد يا انيس على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فغدا
عليها فاعترفت فرجمها **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله
بن عبد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه **حدثنا** قتيبة

خبردار ہو تحقیق رجم کرنا حق اور ثابت ہے اس شخص پر کہ زنا کرے جب بیاہا ہو جب کہ ثابت ہو گواہوں سے یا ہووے حمل یا ہو اقرار یہ حدیث
صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحق بن یوسف ازرق نے داؤد بن ابی ہند سے اسنے سعید
بن مسیب سے اسنے عمر بن خطاب سے کہا کہ سنگسار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سنگسار کیا ابوبکر نے اور سنگسار کیا میں نے
اور اگر نہوتی یہ بات کہ مکروہ جانتا میں یہ کہ زیادہ کروں بیچ کتاب اللہ تعالیٰ کے تو البتہ لکھتا میں اسکو قرآن میں پس تحقیق
خوف کیا میں نے یہ کہ آوے کوئی قوم بعد میرے پس نہ پاویں اسکو بیچ کتاب اللہ کے پس انکار کریں ساتھ اسکے اور اس
باب میں علی سے بھی روایت ہے اور عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر انس سے مروی ہے **باب** بیاہے ہوئے کو سنگسار
کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسنے
عبید اللہ بن عبد اللہ سے اسنے سنا ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ تحقیق تھے وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو دو شخص
آئے پاس نبی صلعم کے جھگڑتے ہوے اور ان دونوں میں سے ایک آپکے پاس کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ حکم کرو درمیان
ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے سو اسکے دوسرے نے کہا اور وہ بہت سمجھدار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ حکم کیجیے درمیان ہمارے ساتھ کتاب
اللہ کے اور مجھکو اجازت ہو کہ میں کلام کروں سو اسنے عرض کی کہ صورت واقعہ یہ ہے کہ تحقیق میرا بیٹا اسکے یہاں مزدور تھا
سو اسنے اسکی عورت سے زنا کیا سو مجھکو لوگوں نے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سنگسار کرنا آتا ہے سو میں نے اسکی طرف سے اسکے بدلے میں سو
بکریاں دیں اور ایک غلام دیا یعنی اسکے سنگسار ہونے کے بدلے میں پھر ملا میں کئی عالموں سے سو انھوں نے کہا کہ تحقیق میرے
بیٹے پر سو درے اور برس روز کا وطن سے نکالدینا لازم آتا ہے اور سنگسار کرنا فقط اسکی عورت پر ہے سو فرمایا نبی صلعم نے کہ قسم ہے اس ذات کی
جسکے قابو میں میری جان ہے البتہ حکم کرونگا میں درمیان تمھارے ساتھ کتاب اللہ کے سو بکریاں اور غلام پھر آدینگی طرف تیرے اور تیرے بیٹے پر
سو درے ہیں اور برس[1] روز کا وطن سے نکالدینا۔ اور جا تو اے انیس اسکی عورت کے پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اسکو پس گیا وہ پاس اسکے
سو اقرار کیا اسنے پس سنگسار کیا اسکو **حدیث** کی ہمسے اسحق بن موسی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے
اسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اس معنی میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے

[1] برس دن کا وطن سے نکال دینا امام شافعی کے نزدیک حد میں داخل ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ حد میں داخل نہیں بلکہ بطور مصلحت کے تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا
پھر منسوخ ہو گیا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکبار کا اقرار کرنا کفایت کرتا ہے حد کے واجب ہونے کو اور یہی ہے مذہب امام شافعی کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ لازم ہے کہ تکرار کرے چار بار

ثنا الليث عن ابن شهاب باسناده نحو حديث مالك بمعناه وفي الباب عن علي وزيد بن خالد وشبل بن عبادة بن الصامت وابي بكرة
وابي سعيد وابن عباس وجابر بن سمرة وهزال وبريدة وسلمة بن المحبق وابي برزة وعمران بن حصين حديث ابي هريرة وزيد
بن خالد حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك بن انس ومعمر وغير واحد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله
عن ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى بهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا زنت الامة فاجلدوها فان زنت في الرابعة فبيعوها ولو بضفير وروى سفيان بن عيينة عن الزهري
عن عبيد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل قالوا كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى ابن عيينة
الحديثين جميعا عن ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل وحديث ابن عيينة وهم وهم فيه سفيان بن عيينة
ادخل حديثا في حديث والصحيح ما روى الزبيدي ويونس بن يزيد وابن اخي الزهري عن الزهري عن عبيد الله عن ابي هريرة
وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت الامة والزهري عن عبيد الله عن شبل بن خالد عن عبد الله
بن مالك الاوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت الامة وهذا الصحيح عند اهل الحديث وشبل بن خالد لم يدرك
النبي صلى الله عليه وسلم انما روى شبل عن عبد الله بن مالك الاوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا الصحيح و
حديث ابن عيينة غير محفوظ وروي عنه انه قال شبل بن حامد وهو خطأ انما هو شبل بن خالد ويقال ايضا شبل بن خليد حدثنا
قتيبة ثنا هشيم عن منصور بن زاذان عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم خذوا عني فقد جعل الله لهن سبيلا الثيب بالثيب جلد مائة ثم الرجم والبكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة هذا
حديث صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي بن ابي طالب وابي بن كعب
وعبد الله بن مسعود وغيرهم

اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے ساتھ اسناد اپنی کے مانند حدیث مالک کے اسکے معنی میں اور اس باب میں ابی بکرہ اور عبادہ
بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن المحبق اور ابی برزہ اور عمران بن
حصین سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسیطرح روایت کی مالک بن انس اور معمر و غیر و نے زہری
سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی اُنھوں نے ساتھ اسی
اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارے اسکو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اسکو
اگرچہ ساتھ رسی بالوں کے یعنی برابر اس کی قیمت کے ہو اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے
زید بن خالد اور شبل سے کہا اُنھوں نے کہ تھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسیطرح اور روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں اُنھیں
ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور حدیث ابن عیینہ کی وہم ہے۔ وہم کیا اُسمیں سفیان بن عیینہ نے کہ داخل کیا ایک حدیث کو دوسری
حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو روایت کی زبیدی نے اور یونس بن یزید اور ابن اخی زہری نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید
بن خالد سے اُنھوں نے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور روایت کی زہری نے عبید اللہ سے اُسنے شبل بن خالد سے اُسنے عبد اللہ
بن مالک اوسی سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی اور یہی ہے نزدیک اہل حدیث کے صحیح اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی صلعم کو سوا اسکے
نہیں کہ روایت کی شبل نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ صحیح ہے اور ابن عیینہ کی حدیث محفوظ نہیں اور اُسی سے مروی ہے کہ اُسنے کہا شبل بن حامد
اور یہ خطا ہے سوا اسکے نہیں کہ وہ شبل بن خالد ہے اور کہا جاتا ہے اسکو شبل بن خلید بھی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے منصور
بن زاذان سے اُسنے حسن سے اُسنے حطان بن عبد اللہ سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے یعنی یہ حکم کہ مقرر کر دیا اللہ نے کہ تحقیق مقرر
کی اسنے واسطے عورتوں کے راہ یعنی مرد کی کہ جب زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہییں پھر سنگسار کرنا اور اگر غیر محصن مرد زنا کرے ساتھ عورت غیر محصن
کے تو اسکو سو کوڑے مارنے چاہییں اور برس دن وطن سے نکال دینا یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب وغیرہ سے اُنھیں میں سے ہیں حضرت علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہ۔

قال الثيب يجلد ويرجم والى هذا ذهب بعض اهل العلم وهو قول اسحٰق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وغيرهما الثيب انما عليه الرجم ولا يجلد وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا في غير حديث في قصة ماعز وغيره انه امر بالرجم ولم يأمر ان يجلد قبل ان يرجم والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد **باب** منه **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين ان امرأة من جهينة اعترفت عند النبي صلى الله عليه وسلم بالزنا وقالت انا حبلى فدعا النبي صلى الله عليه وسلم وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت حملها فاخبرني ففعل فامر بها فشدت عليها ثيابها ثم امر برجمها فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر بن الخطاب يا رسول الله رجمتها ثم تصلي عليها فقال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة وسعتهم وهل وجدت شيئا افضل من ان جادت بنفسها لله وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في رجم اهل الكتاب **حدثنا** اسحٰق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم رجم يهوديا ويهودية وفي الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد ثنا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم رجم يهوديا ويهودية وفي الباب عن ابن عمر والبراء وجابر وابن ابي اوفى وعبد الله بن الحارث بن جزء وابن عباس حديث جابر بن سمرة حديث حسن غريب من حديث جابر بن سمرة والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم قالوا اذا اختصم اهل الكتاب وترافعوا الى حكام المسلمين حكموا بينهم بالكتاب والسنة وباحكام المسلمين وهو قول احمد واسحٰق وقال بعضهم لا يقام عليهم الحد في الزنا والقول الاول اصح

کہتے ہیں کہ بیاہا ہوا اول درے مارا جاوے اور پھر سنگسار کیا جاوے اور طرف اسی کے گئے ہیں بعض اہل علم اور یہی ہے قول اسحٰق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ بیاہے ہوئے زانی پر فقط سنگسار کیا جاوے اور درے نہ مارا جاوے انھیں میں سے ہیں ابو بکر اور عمر وغیرہ اور تحقیق روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بیچ غیر اس حدیث کے بیچ قصہ ماعز وغیرہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سنگسار کرنیکا اور نہ حکم فرمایا درے مارنیکا پہلے سنگسار کرنے سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی مہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زنا کے اور کہا کہ میں زنا سے حمل والی ہوں سو بلایا آپ نے ولی اُسکے کو اور فرمایا کہ احسان کر ساتھ اسکے سو جب وہ بچہ جنے تو خبر دے مجکو۔ سو کیا اُسنے جیسا کہ آپ نے فرمایا یعنے جب وہ بچہ جنی تو آپ کو خبر کی سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُسکے پس باندھے گئے اُسپر کپڑے اُسکے پھر حکم کیا اُسکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کی گئی وہ پھر نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر۔ سو عمر فاروق نے آپ سے عرض کی کہ یا حضرت سنگسار کیا آپنے اسکو پھر نماز پڑھی آپ نے اسپر یعنی آپ کو اُسکا جنازہ پڑھنا لائق نہ تھا۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ توبہ کی اُسنے ایسی توبہ کہ اگر مدینہ کے لوگوں میں سے ستر آدمیوں میں بانٹی جاوے تو مقرر انکو بھی کفایت کرے اور کیا پایا تو نے کوئی افضل اس سے کہ خرچ کی اسنے جان اپنی اللہ کی راہ میں یہ حدیث صحیح ہے **باب** اہل کتاب کے سنگسار کرنیکا بیان **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے سنگسار کیا ایک یہودی اور یہودیہ کو اور اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سنگسار کیا ایک یہودی مرد اور عورت کو اور اس باب میں ابن عمر اور براء اور جابر اور ابن ابی اوفی اور عبد اللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر بن سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے یعنے اس طریق سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب جھگڑیں اہل کتاب اور مقدمہ لیجاویں طرف مسلمان حاکم کے تو حکم کریں درمیان اُنکے ساتھ قرآن اور حدیث کے اور ساتھ احکام مسلمانوں کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے کہ نہ قائم کیجاوے اُنپر حد بیچ زنا کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ما جاء فی النفی **حدثنا** ابو کریب ویحیی بن اکثم قالا ثنا عبد اللہ بن ادریس عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب وغرب وان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب وفی الباب عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد وعبادۃ بن الصامت حدیث ابن عمر حدیث غریب رواہ غیر واحد عن عبد اللہ بن ادریس فرفعوہ وروی بعضہم عن عبد اللہ بن ادریس ہذا الحدیث عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب **حدثنا** بذلک ابو سعید الاشج ثنا عبد اللہ بن ادریس وقد روی ہذا الحدیث من غیر روایۃ ابن ادریس عن عبید اللہ بن عمر نحو ہذا وہکذا رواہ محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر ان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب ولم یذکروا فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد صح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفی رواہ ابو ہریرۃ وزید بن خالد وعبادۃ بن الصامت وغیرہم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو بکر وعمر وعلی وابی بن کعب وعبد اللہ بن مسعود وابو ذر وغیرہم وکذلک روی عن غیر واحد من فقہاء التابعین وہو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحق **باب** ما جاء ان الحدود کفارۃ لاہلہا **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن ابی ادریس الخولانی عن عبادۃ بن الصامت قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ ولا تسرقوا ولا تزنوا قرا علیہم الآیۃ فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب علیہ فہو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک شیئا فسترہ اللہ علیہ فہو الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء غفر لہ۔

باب وطن سے نکال دینے کا بیان۔ حدیث کی ہمسے ابو کریب اور یحیی بن اکثم نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درے مارا اور وطن سے نکالا۔ اور ابو بکر نے درے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی درے مارا اور وطن سے نکالا۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث غریب ہے روایت کیا اُسکو بہتوں نے عبد اللہ بن ادریس سے پس مرفوع کیا اُسکو اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن ادریس سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق ابو بکر نے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی مارا اور وطن سے نکالا حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے اور اسیطرح روایت کی گئی ہی یہ حدیث سوا سے روایت ابن ادریس کے عبید اللہ ابن عمر سے مانند اسکے اور اسی طرح روایت کیا اُسکو محمد بن اسحاق نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق ابو بکر نے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی مارا اور وطن سے نکالا اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اُسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق صحیح ہو چکا ہی نبی صلعم کا وطن سے نکال دینا روایت کیا اُسکو ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے اُنھیں میں سے ہیں ابو بکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر وغیرہ اور اسیطرح روایت کی گئی ہے بہت فقہا سے تابعین سے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** حدقائم ہونے سے گناہ کے کفارہ ہو جانے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ بیعت کرو تم مجھسے اسپر کہ نہ شریک کرو کسی چیز کو ساتھ اللہ کے اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور پڑھی اُنپر یہ آیت سو جسنے پورا کیا تم میں سے عہد اپنا پس بدلہ اُسکا اوپر اللہ کے ہی اور جو پہونچا اُس سے کسی چیز کو پس عذاب کیا گیا[1] اوپر اُسکے پس وہ کفارہ ہی واسطے اُسکے یعنی مٹانے والا ہی واسطے گناہ اُسکے کے اور جو شخص سے اس سے کسی چیز کو اور چھپایا[2] اُسکو اللہ نے اُسپر تو وہ اللہ کے اختیار میں ہی اگر چاہے تو عذاب کرے اُسکو اور اگر چاہے تو بخشدے اُسکو۔

---

[1] یعنی دنیا میں حد یا تعزیر اُسپر ماری گئی تو وہ کفارہ ہے واسطے اُسکے ۱۲ [2] یعنی ڈھانکا اُسکو اللہ تعالے نے اسپر اسطرح کہ توبہ کی اُسنے گناہ سے اور جمہور اسپر ہیں کہ پردہ پوشی کرنی بندے کی اپنے نفس پر اور توبہ کرنی اُسکی اللہ سے بہتر ہے ظاہر کرنے اُسکے سے ۱۲ ع [3] یحیی بن اکثم (تا مثلثہ) ہیں محمد بن قطن تمیمی مروزی۔ ابو محمد قاضی مشہور ہیں۔ فقیہ ہیں۔ سچے ہیں۔ سرقہ حدیث کا عیب اُنپر لگایا گیا ہی مگر واقع میں ایسا نہیں۔ صرف اسقدر تو البتہ ہی کہ اجازۃً روایت کرتے تھے۔ وفات ۲۴۲ھ میں ہوئی

وفی الباب عن علی وجریر بن عبد اللہ وخزیمۃ بن ثابت حدیث عبادۃ بن الصامت حدیث حسن صحیح وقال الشافعی لم اسمع فی ھذا الباب ان الحد یکون کفارۃ لاھلہ شیئا احسن من ھذا الحدیث قال الشافعی واحب لمن اصاب ذنبا فسترہ اللہ علیہ ان یستر علی نفسہ ویتوب فیما بینہ وبین ربہ وکذلک روی عن ابی بکر وعمر انھما امرا رجلا ان یستر علی نفسہ **باب** ما جاء فی اقامۃ الحد علی الاماء **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ابوداؤد الطیالسی ثنا زائدۃ عن السدی عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال خطب علی فقال یا ایھا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم من احصن منھم ومن لم یحصن وان امۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدھا فاتیتھا فاذا ھی حدیثۃ عھد بنفاس فخشیت ان انا جلدتھا ان اقتلھا او قال تموت فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال احسنت ھذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا ابو خالد الاحمر ثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنت امۃ احدکم فلیجلدھا ثلثا بکتاب اللہ فان عادت فلیبعھا ولو بحبل من شعر وفی الباب عن زید بن خالد وشبل عن عبد اللہ بن مالک الاوسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم راوا ان یقیم الرجل الحد علی مملوکہ دون السلطان وھو قول احمد واسحٰق وقال بعضھم یدفع الی السلطان ولا یقیم الحد ھو بنفسہ والقول الاول اصح

اور اس باب میں علی اور جریر بن عبد اللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے اور عبادہ بن صامت کی حدیث حسن صحیح ہے اور کہا شافعی نے کہ نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حد کفارہ ہوتی ہے واسطے اہل اپنی کے کوئی چیز زیادہ اچھی اس حدیث سے اور کہا شافعی نے اور دوست رکھتا ہوں واسطے اس شخص کے کہ پہونچے گناہ کو اور ڈھانکا اسکو اللہ نے اوپر اسکے یہ کہ پردہ کرے اوپر جان اپنی کے اور توبہ کرے درمیان اپنے اور درمیان رب اپنے کے اور اسیطرح ابی بکر اور عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے حکم کیا ایک مرد کو کہ چھپاوے اوپر جان اپنی کے یعنی اُس گناہ کو کسی کے آگے ظاہر نہ کرے **باب** لونڈیوں پر حد قائم کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے سدی سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا کہ خطبہ پڑھا علی رضی اللہ عنہ نے سو فرمایا کہ اسے لوگو قائم کرو اپنے غلام اور لونڈیوں پر حد یعنی اگر زنا کریں تو پچاس درے مارو اُسپر کہ بیاہا ہو یا نہیں ہے اور اُسپر کہ نہ بیاہا ہوا سو اسطے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو فرمایا مجکو یہ کہ ماروں میں اُسکو حد سو آیا میں اُس پاس پس ناگاہ وہ قریب جنی ہوئی تھی سو ڈرا میں کہ اگر مارتا ہوں میں اسکو پچاس درے تو غالبا وہ مرجاویگی سو ذکر کیا میں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا کہ اچھا کیا تو نے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی ایک تمھارے کی تو چاہیے کہ درے مارے اُسکو تین بار ساتھ حکم اللہ تعالے کے اور اگر پھر زنا کرے تو چاہیے کہ بیچ ڈالے اُسکو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہو۔ اور اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے اُسنے عبد اللہ بن مالک اوسی سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ قائم کرے حد اوپر غلام اپنے کے سوای اذن بادشاہ کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ دفع کیا جاوے طرف بادشاہ کے اور خود آپ اُسپر حد قائم نہ کرے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مارنا دروں کا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلے نفاس سے اور اگر کوئی مریض زنا کرے تو حد مارنی فی الفور اور تعزیر میں تاخیر کیجاوے اور اگر بیماری کے دفع ہونے کی امید نہو جیسے مرض سل وغیرہ ہو تو ایسا میں ایک شاخ کھجور کی مارے جسپر سو ٹہنیاں ہوں اور یہی ہے مذہب شافعی اور ابو حنیفہ وغیرہ کا اور طیبی نے کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اوپر واجب ہونے حد زنا کے لونڈیوں اور غلاموں پر اور دلیل ہے اسپر کہ مالک کو جائز ہے کہ قائم کرے اُنپر حد یہی ہے مذہب شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ مالک کو اپنے غلام پر خود حد قائم کرنی درست نہیں بلکہ حاکم حد قائم کرے ۱۲ سلہ اور یہی ہے مذہب جمہور کا کہ حدین گناہ کی کفارہ ہیں ۱۲

باب ماجاء فی حد السکران **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا ابی عن مسعر عن زید العمی عن ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب الحد بنعلین اربعین قال مسعر اظنہ فی الخمر وفی الباب عن علی وعبد الرحمن بن ازہر وابی ہریرۃ والسائب وابن عباس وعقبۃ بن الحارث حدیث ابی سعید حدیث حسن وابو صدیق الناجی اسمہ بکر بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی برجل قد شرب الخمر فضربہ بجریدتین نحو الاربعین وفعلہ ابوبکر فلما کان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمن بن عوف کاخف الحدود ثمانین فامر بہ عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الحد السکران ثمانون

باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ **حدثنا** ابوکریب ثنا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن ابی صالح عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ والشرید وشرحبیل بن اوس وجریر وابی الرمد البلوی وعبد اللہ بن عمرو وحدیث معاویۃ ھکذا روی الثوری ایضا عن عاصم عن ابی صالح عن معاویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی ابن جریج ومعمر عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت محمدا یقول حدیث ابی صالح عن معاویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا اصح من حدیث ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما کان ھذا فی اول الامر ثم نسخ بعد

باب نشے والے کی حد کا بیان **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے باپ میرے نے مسعر سے اُسنے زید عمی سے اُسنے ابی صدیق سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ماری حد شراب کی ساتھ چالیس جوتوں کے کہا مسعر نے گمان کرتا ہوں کہ یہ حد شراب ہی میں تھی اس باب میں علی اور عبد الرحمن بن ازہر اور ابی ہریرہ اور سائب اور ابن عباس اور عقبہ بن حارث سے بھی روایت ہی اور ابی سعید کی حدیث حسن ہے اور ابو صدیق کا نام بکر بن عمرو ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اُسنے کہا سُنا مین نے قتادہ سے حدیث بیان کرتا تھا انس سے کہا کہ لاگیا پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کہ پی تھی شراب سو مارا اُسکو دو چھڑیوں سے مانند چالیس کے اور کیا اسکو ابوبکر نے سو جب خلیفہ ہوے حضرت عمر تو مشورہ کیا اصحاب سے بیچ تعیین حد شراب کے سو کہا عبد الرحمن بن عوف نے ہلکی حد اسّی درے ہیں سو حکم کیا ساتھ اُسکے عمر نے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ حد نشے والے کی اسّی درے ہیں

باب جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اُسکو درے پس اگر عود کرے اور چوتھی بار پیوے تو قتل کرو اُسکو **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے معاویہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اُسکو درے۔ پھر اگر چوتھی بار پیوے تو قتل کرو اُسکو اور اس باب میں ابی ہریرہ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور معاویہ کی حدیث اسیطرح روایت کی ثوری نے بھی عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابن جریج اور معمر نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ حدیث ابی صالح کی معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں زیادہ تر صحیح ہے بہ نسبت اُس حدیث کے جو ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اور سوا اسکے نہیں کہ یہ حکم اول اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا پیچھے اسکے

ف۱ پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب اور سنت نبی اور اجماع امت کے اور حد شراب کی اسّی کوڑے ہیں نزدیک جمہور ائمہ کے اور یہی ہے مذہب ابو حنیفہ کا اور مذہب امام شافعی اور ایک جماعت کا یہ ہے کہ چالیس کوڑے ہیں جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو اور پھر پکڑا جاوے اور بو شراب کی اُسکے منہ میں ہو یا نشے میں ہو اگرچہ بسبب پینے نبیذ کے ہو اور گواہی دیں اُسکے پینے کی دو شخص یا وہ خود اقرار کرے تو حد مارا جاوے جبکہ ہو ہوشیار اسّی کوڑے یا چالیس کوڑے آزاد کے لیے اور آدھے اُس سے غلام کے لیے ۱۲ ملتقی اور اکثر اصحاب وغیرہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ شرابخوار کی حد اسّی درے ہیں اور پہلے حد شراب کی کچھ معین نہ تھی جو چاہتے مارتے پھر مشورہ سے اسّی درے مقرر ہوئے ۱۲ ف۲ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ یہ حکم قتل کا ۲

هکذا روى محمد بن اسحاق عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه قال ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك برجل قد شرب في الرابعة فضربه ولم يقتله وكذلك روى الزهري عن قبيصة بن ذويب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا قال فرفع القتل وكانت رخصة والعمل على هذا عند عامة اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك في القديم والحديث ومما يقوي هذا ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من اوجه كثيرة انه قال لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى ثلث النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك لدينه

باب ماجاء في كم يقطع السارق **حدثنا** علي بن حجر ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري اخبرته عمرة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقطع في ربع دينار فصاعدا حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن عمرة عن عائشة مرفوعا ورواه بعضهم عن عمرة عن عائشة موقوفا **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن نافع عن ابن عمر قال قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجن قيمته ثلثة دراهم وفي الباب عن سعيد وعبد الله بن عمرو وابن عباس وابي هريرة وايمن حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر الصديق قطع في خمسة دراهم وروي عن عثمان وعلي انهما قطعا في ربع دينار وروي عن ابي هريرة وابي سعيد انهما قالا تقطع اليد في خمسة دراهم والعمل على هذا عند بعض فقهاء التابعين وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق رأوا القطع في ربع دينار فصاعدا وقد روي عن ابن مسعود انه قال لا قطع الا في دينار او عشرة دراهم وهو حديث مرسل رواه القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود والقاسم لم يسمع من ابن مسعود والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة قالوا لا قطع في اقل من عشرة دراهم

اسی طرح روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ پیوے شراب پس درّے مارو اُسکو پھر اگر عود کرے اور پیوے شراب چوتھی بار تو قتل کرو اُسکو پھر لایا گیا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے ایک مرد کہ پی تھی شراب اُسنے چوتھی بار مین پس مارا اُسکو اور قتل کیا اُسکو۔ اور روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذویب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا پس اُٹھا یا گیا قتل یعنے منسوخ ہو گیا اور تھی پہلے رخصت اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نہین جانتے ہم درمیان اُنکے کچھ اختلاف بیچ اسکے نہ پہلے زمانہ مین اور نہ پچھلے زمانہ مین اسکی تقویت اس حدیث سے ثابت ہی جو بہت طریقون سے مروی ہی کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہین حلال ہی خون کرنا مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ خدا کے سواے کوئی معبود برحق نہین اور تحقیق مین اللہ کا رسول ہون مگر بسبب ایک بات کے تین مین سے ایک تو قتل کرنا عمد کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور دوسری زنا ہی کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا۔ اور تیسرے اپنے دین سے نکلنا یعنی مرتد ہو جانا **باب** کتنی سی چیز مین چور کا ہاتھ کاٹا جاوے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے کہ خبر دی اُسکو عمرہ نے عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلعم کاٹتے ہاتھ چور کا چوتھائی دینار یا زیادہ کے چرانے مین اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور یہ حدیث عمرہ کی عائشہ سے کئی وجہ پر مروی ہی بطور رفع کے اور بعض نے اُسکو عمرہ سے اُسنے عائشہ سے موقوف روایت کیا ہی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ کاٹا ہاتھ نبی صلعم نے چور کا یعنی داہنا ہاتھ بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اُسکی تین درہم تھی اور اسی باب مین سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ایمن سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے انھین مین سے ہین ابو بکر صدیق کہ کاٹا اُنھون نے ہاتھ چور کا بیچ چرانے پانچ درہم کے اور حضرت عثمان اور علی سے روایت ہی کہ اُنھون نے کاٹا ہاتھ چور کا بیچ چرانے چوتھائی دینار کے اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے روایت ہی کہ کہا اُنھون نے نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ چرانے پانچ درہم کے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض فقہاے تابعین کے اور یہی ہی قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہین کہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ چوتھائی دینار یا زیادہ کے اور تحقیق روایت کی گئی ہی ابن مسعود سے کہ کہا اُنھون نے کہ نہین درست ہاتھ کاٹنا مگر بیچ دینار کے یا دس درہم کے اور یہ حدیث مرسل ہی روایت کیا اُسکو قاسم بن عبد الرحمن نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہین سُنا ابن مسعود سے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہ دس درہم سے کم مین کچھ کاٹنا درست نہین

ف نصاب چوری کی امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس درہم ہین کہ اُس سے کم مین ہاتھ کاٹنا نہین لازم آتا ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک چوتھائی دینار سونے کی ہی اور

باب ماجاء فی تعلیق ید السارق **حدثنا** قتیبۃ ثنا عمرو بن علی المقدمی ثنا الحجاج عن مکحول عن عبدالرحمٰن بن محیریز قال سالت فضالۃ بن عبید عن تعلیق الید فی عنق السارق امن السنۃ ھو قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعت یدہ ثم امر بھا فعلقت فی عنقہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمرو بن علی المقدمی عن الحجاج بن ارطاۃ وعبدالرحمٰن بن محیریز ھو اخو عبداللہ بن محیریز شامی **باب** ماجاء فی الخائن والمختلس والمنتھب **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسیٰ بن یونس عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی خائن ولا منتھب ولا مختلس قطع ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقد روی مغیرۃ بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابن جریج ومغیرۃ بن مسلم ھو بصری اخو عبدالعزیز القسملی کذا قال علی بن المدینی **باب** ماجاء لا قطع فی ثمر ولا کثر **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن یحییٰ بن سعید عن محمد بن یحییٰ بن حبان عن عمہ واسع بن حبان ان رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر ھکذا روی بعضھم عن یحییٰ بن سعید عن محمد بن یحییٰ بن حبان عن عمہ واسع بن حبان عن رافع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو روایۃ اللیث بن سعد وروی مالک بن انس وغیر واحد ھذا الحدیث عن یحییٰ بن سعید عن محمد بن یحییٰ بن حبان عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکروا فیہ عن واسع بن حبان **باب** ماجاء ان لا یقطع الایدی فی الغزو **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابن لھیعۃ عن عیاش بن عباس عن شییم بن بیتان عن جنادۃ بن ابی امیۃ عن بسر بن ارطاۃ

باب چور کی گردن میں ہاتھ لٹکانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن علی مقدمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج نے مکحول سے اُسنے عبدالرحمٰن بن محیریز سے کہا پوچھا مین نے فضالہ بن عبید کو لٹکانے ہاتھ کے سے بیچ گردن چور کے کہ کیا سنت ہی کہا اُسنے کہ سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چور لایا گیا سو کاٹا گیا ہاتھ اُسکا۔ پھر حکم فرمایا واسطے ہاتھ اُسکے کے کہ لٹکایا جاوے اُسکی گردن[1] مین پس لٹکایا گیا اُسکی گردن مین (تاکہ لوگون کو عبرت ہوجاوے) یہ حدیث حسن غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر حدیث عمرو بن علی مقدمی سے اُسنے حجاج بن ارطاۃ سے اور عبدالرحمٰن وہ بھائی عبداللہ بن محیریز شامی کا ہی **باب** خائن اور اُچکے لوٹنے والے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین اوپر خائن[2] کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اُچکے کے ہاتھ کاٹنا یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور تحقیق روایت کی مغیرہ بن مسلم نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلعم سے مانند حدیث ابن جریج کے اور مغیرہ بن مسلم بصری ہے اور عبدالعزیز قسملی کا بھائی ہی اسیطرح کہا ابن مدینی نے **باب** لٹکے ہوئے میوے اور گابھے سفید کے چرانے مین ہاتھ کاٹنا نہین آتا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوے کے کہ درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے اسیطرح روایت کی بعض نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے رافع سے اُسنے نبی صلعم سے مانند روایت لیث بن سعد کے اور روایت کی مالک بن انس وغیرہ نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلعم سے اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ واسع بن حبان کا **باب** جہاد مین ہاتھ نہ کاٹا جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس سے اُسنے شییم بن بیتان سے اُسنے جنادہ بن ابی امیہ سے اُسنے بسر بن ارطاۃ سے

[1] امام شافعی اور احمد سے منقول ہے کہ سنت ہی ہاتھ لٹکانا چور کا چور کے گلے مین اور حنیفہ کے نزدیک یہ موقوف ہی راے امام پر اگر مناسب جانے تو لٹکاوے اور سنت نہین ۱۲ع [2] خائن اُس شخص کو کہتے ہین کہ کوئی چیز مانگ کر لیوے یا اُسکو کوئی چیز امانت دیجاوے اور وہ لیکر منکر ہو جاوے کہ مین نے نہین لی یا ضائع ہونے کا دعوی کرے تو اُسکا ہاتھ کاٹنا نہین آتا۔ اسلئے کہ حرز یعنی حفاظت کامل نہین اور لوٹنے والے اور اُچکے کا ہاتھ کاٹنا اسواسطے نہین آتا کہ وہ پوشیدہ نہین لیتے اور یہی مذہب جمہور ہی ۱۲ مولفہ

قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقطع الایدی فی الغزو وھذا حدیث غریب وقد رواہ غیر ابن لھیعۃ بھذا الاسناد
نحو ھذا وقال بسر بن ابی ارطاۃ ایضا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم منھم الاوزاعی لا یرون ان یقام الحد فی الغزو
بحضرۃ العدو مخافۃ ان یلحق من یقام علیہ الحد بالعدو فاذا خرج الامام من ارض الحرب ورجع الی دار الاسلام اقام الحد علی
من اصابہ کذلک قال الاوزاعی **باب** ماجاء فی الرجل یقع علی جاریۃ امرأتہ **حدثنا** علی بن حجر ثنا ھشیم عن
سعید بن ابی عروبۃ وایوب بن مسکین عن قتادۃ عن حبیب بن سالم قال رفع الی النعمان بن بشیر رجل وقع علی جاریۃ امرأتہ
فقال لاقضین فیھا بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن کانت احلتھا لہ لاجلدنہ مائۃ وان لم تکن احلتھا لہ رجمتہ
حدثنا علی بن حجر ثنا ھشیم عن ابی بشر عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر نحوہ وفی الباب عن سلمۃ بن المحبق
نحوہ حدیث النعمان فی اسنادہ اضطراب سمعت محمدا یقول لم یسمع قتادۃ من حبیب بن سالم ھذا الحدیث انما رواہ
عن خالد بن عرفطۃ وابو بشر لم یسمع من حبیب بن سالم ھذا الحدیث ایضا انما رواہ عن خالد بن عرفطۃ وقد اختلف
اھل العلم فی الرجل یقع علی جاریۃ امرأتہ فروی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم علی وابن عمر
ان علیہ الرجم وقال ابن مسعود لیس علیہ حد ولکن یعزر وذھب احمد واسحق الی ما روی النعمان بن بشیر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی المرأۃ اذا استکرھت علی الزنا

کہا کہ سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہ کاٹا جاوے ہاتھ بیچ جہاد کے اور یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق
روایت کیا اسکو غیر ابن لہیعہ نے بھی ساتھ اس سند کے مانند اسکے (اور بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہتے ہیں) اور عمل اسی پر ہے نزدیک
بعض اہل علم کے انھیں میں سے ہیں اوزاعی کہتے ہیں کہ نہیں درست ہے یہ کہ قائم کیجاوے حد بیچ جہاد کے روبرو دشمن کے بخوف اس کے
کہ لاحق ہو وہ شخص کہ قائم کیجاوے اسپر حد ساتھ دشمن کے پس جب نکلے امام زمین حرب سے اور پھرے طرف دار اسلام کے تو قائم
کرے حد اس شخص پر جو پہونچا اسکو اسیطرح کہا اوزاعی نے **باب** اگر کوئی شخص اپنی عورت کی لونڈی سے جماع کرے تو اسپر حد
آتی ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے سعید بن ابی عروبہ اور ایوب بن مسکین سے اُنھوں نے
روایت کی قتادہ سے اُسنے حبیب بن سالم سے کہا کہ لایا گیا پاس نعمان بن بشیر کے ایک شخص کہ جماع کیا تھا اپنی عورت کی لونڈی سے تو
کہا اُسنے کہ حکم کرونگا اُسمیں موافق حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اگر حلال کر دیا تھا اُسنے اُسکو اُسکے لیے تو البتہ مارونگا میں اسکو
سو درّے اور اگر نہیں حلال کیا تھا اُسکے لیے تو سنگسار کرونگا اُسکو **حدیث** کیا ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے
ابی بشر سے اُسنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے مانند اسکے اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے مثل اسکے اور نعمان
کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے۔ سنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہیں سنی سوا اسکے
نہیں کہ روایت کیا اُسکو خالد بن عرفطہ سے اور ابو بشر نے بھی حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہیں سُنی۔ سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو
خالد بن عرفطہ سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ حق اُس شخص کے کہ جماع کرے اپنی عورت کی لونڈی سے سو بہت اصحاب سے
روایت ہے کہ اسپر سنگسار کرنا آتا ہے انھیں میں سے ہیں علی اور ابن عمر۔ اور کہا ابن مسعود نے کہ نہیں آتی اسپر حد لیکن تعزیر دیا جاوے
اور گئے ہیں احمد اور اسحاق طرف اُسکے جو روایت کی نعمان بن بشیر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** جب کسی عورت سے
زبردستی زنا کیا جاوے تو اُسپر حد آتی ہے یا نہیں

حاشیہ متعلق صفحہ ۴۵۷ ۔ یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے کہ انکے نزدیک کسی میوے تر و تازہ میں ہاتھ کاٹنا لازم نہیں آتا محرز محفوظ ہو یا غیر محفوظ اور اسیطرح زراعت اگر
کاٹ کر خرمن میں جمع نہ کیا ہو اور اسیطرح دودھ اور گوشت وغیرہ چیزیں کہ جلدی خراب ہو جاویں۔ اور دوسرے اماموں نے واجب کیا ہے ہاتھ کاٹنا ان دونوں چیزوں
میں اگر محرز اور محفوظ ہوں اور یہی ہے قول امام مالک اور شافعی کا ۱۲ع سلہ اس حدیث کی اسناد متصل نہیں اور نہ اسپر عمل ہے علما کا یہ خطابی نے لکھا ہے قالہ السیوطی فی حاشیۃ
ابوداؤد ۱۲ع سلمہ بن محبق آپ صحابی ہیں کوفہ میں اقامت گزین تھے۔ بعضوں نے آپکو ابن ربیعہ بن صخر ہذلی کہا ہے۔ کنیت ابو سنان ۱۲ع خالد بن عرفطہ بضم عین
وسکون را مہملتین وضم فا وطا مہملہ۔ مقبول ہیں چھٹے طبقے سے ۔ ۱۲

حدثنا علی بن حجر ثنا معمر بن سلیمان الرقی عن الحجاج بن ارطاة عن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن ابیه قال استکرهت امرأة علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فدرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم عنها الحد واقامه علی الذی اصابها ولم یذکر انه جعل لها مهرا هذا حدیث غریب ولیس اسناده بمتصل وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه سمعت محمدا یقول عبد الجبار بن وائل بن حجر لم یسمع من ابیه ولا ادرکه یقال انه ولد بعد موت ابیه باشهر والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان لیس علی المستکرهة حد **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف عن اسرائیل ثنا سماک بن حرب عن علقمة بن وائل الکندی عن ابیه ان امرأة خرجت علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم ترید الصلوة فتلقاها رجل فتجللها فقضی حاجته منها فصاحت فانطلق ومر بها رجل فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا ومرت بعصابة من المهاجرین فقالت ان ذاک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انه وقع علیها فاتوها فقالت نعم هو هذا فاتوا به رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما امر به لیرجم قام صاحبها الذی وقع علیها فقال یا رسول الله انا صاحبها فقال لها اذهبی فقد غفر الله لک وقال للرجل قولا حسنا وقال للرجل الذی وقع علیها ارجموه وقال لقد تاب توبة لو تابها اهل المدینة لقبل منهم هذا حدیث حسن غریب صحیح وعلقمة بن وائل بن حجر سمع من ابیه وهو اکبر من عبد الجبار بن وائل وعبد الجبار بن وائل لم یسمع من ابیه

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر بن سلیمان رقی نے حجاج بن ارطاة سے اُسنے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے زبردستی زنا کیا بیچ زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دفع کی نبی صلعم نے عورت سے حد اور قائم کی حد مرد پر اور نہ ذکر کیا اُسنے یہ کہ ٹھہرایا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے مہر[1] یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی۔ سُنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ عبد الجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا اپنے باپ سے اور نہیں پایا اُسکو۔ کہا جاتا ہے کہ وہ پیدا ہوا بعد مرنے باپ اپنے کے پیچھے کئی مہینوں کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ زبردستی کیے گئے پر حد نہیں ہے

حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سماک بن حرب نے علقمہ بن وائل کندی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی بیچ زمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز کے ارادے سے سو ملا اُسسے ایک شخص اور ڈھانکا اُسکو اپنے کپڑے سے اور زنا کیا اُس سے پس چلائی وہ عورت اور چلا گیا وہ شخص اور گذرا پاس اُسکے ایک مرد سو کہا اُس عورت نے کہ تحقیق اُس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا۔ اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی سو کہا اُسنے کہ تحقیق اس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا سو چلے وہ اور پکڑا اُنھوں نے اُس شخص کو کہ کہا تھا اُس عورت نے کہ وہ واقع ہوا اوپر میرے سو لے آئے اُسکو پاس اُس عورت کے سو کہا اُس عورت نے کہ ہان وہ یہی ہے۔ سو لائے اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جب حضرت نے حکم کیا اُسکے سنگسار کرنے کا تو کھڑا ہوا ساتھی اُسکا جو واقع ہوا تھا اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت مین ہون ساتھی اُسکا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت سے فرمایا کہ جا پس تحقیق اللہ نے بخشدیا تجکو یعنے بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے اور کہی واسطے مرد کے بات اچھی اور جسلم کیا واسطے اُس شخص کے کہ واقع ہوا تھا اُسپر سنگسار کرو اُسکو یعنی اُسنے اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نے اُسکو بسبب محصن ہونے اُسکے کے اور فرمایا آپ نے کہ تحقیق توبہ کی اُسنے یعنی بسبب قبول کرنے حد کے ایسی توبہ کہ اگر کرتے اُسکو اہل مدینہ یعنی مثل توبہ اُسکے کے تو البتہ قبول کیجاتی توبہ[2] اور یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سُنا ہے باپ اپنے سے اور وہ بڑا ہے عبد الجبار بن وائل سے۔ اور عبد الجبار نے نہیں سُنا اپنے باپ سے

[1] یعنی زنا کرنے والے پر۔ اور راوی کے نہ ذکر کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مہر واجب نہو اسلیے کہ اور حدیث مین سے مہر کا واجب ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ یہ مذہب ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی وغیرہ کا ہے۔ لیکن مہر اسی صورت مین واجب ہوگا جب کہ زانی پر حد واجب نہو اسلیے کہ اگر حد واجب ہو تو مہر باطل ہو جاوے گا۔ کہ وہ دونوں جمع نہیں ہوتے موطا امام محمد۔ [2] یعنی اگر تقسیم کیجاوے وہ توبہ اہل مدینہ پر تو قبول کیجاتی اُنسے اور کفایت کرتی اُنکو یعنی اگرچہ اُسنے اول گناہ کیا تھا لیکن حد کے ساتھ بخشا گیا ۱۲

باب ماجاء فيمن يقع على البهيمة **حدثنا** محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه وقع على بهيمة فاقتلوه واقتلوا البهيمة فقيل لابن عباس ما شان البهيمة فقال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ذلك شيئا ولكن ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم كره ان يوكل من لحمها او ينتفع بها وقد عمل بها ذلك العمل هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عمرو بن ابی عمرو عن عكرمة عن ابن عباس عن النبی صلى الله عليه وسلم وروى سفيان الثوری عن عاصم عن ابی رزين عن ابن عباس انه قال من اتى بهيمة فلا حد عليه **حدثنا** بذلك محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفيان الثوری وهذا اصح من الحديث الاول والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول احمد واسحق **باب** ماجاء فی حد اللوطی **حدثنا** محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به وفی الباب عن جابر وابی هريرة وانما نعرف هذا الحديث عن ابن عباس عن النبی صلى الله عليه وسلم من هذا الوجه وروى محمد بن اسحق هذا الحديث عن عمرو بن ابی عمرو فقال ملعون من عمل عمل قوم لوط ولم يذكر فيه القتل وذكر فيه ملعون من اتى بهيمة وقد روی هذا الحديث عن عاصم بن عمر عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم فاقتلوا الفاعل والمفعول به هذا حديث فی اسناده مقال ولا نعلم احدا رواه عن سهيل بن ابی صالح غير عاصم بن عمر العمری وعاصم بن عمر يضعف فی الحديث من قبل حفظه واختلف اهل العلم فی حد اللوطی فرای بعضهم ان عليه الرجم احصن او لم يحصن وهذا قول مالك والشافعی واحمد واسحق

باب اگر کوئی شخص چار پائے سے بدفعلی کرے تو اُسپر حد آتی ہی یا نہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پاؤ تم کہ بدفعلی کرتا ہے چار پائے سے تو مار ڈالو اُسکو اور مار ڈالو اُس چار پائے کو ساتھ اُسکے سو کسی نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا حال ہی اس جانور کا یعنی وہ کیون قتل کیا جاوے۔ سو اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین کچھ نہین سنا یعنی اسکی حکمت[1] ولیکن مین گمان کرتا ہون کہ مکروہ جانا آپ نے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے جبکہ کیا گیا ہے ساتھ اُسکے یہ فعل بد یعنی ایسے جانور سے فائدہ اُٹھانا منع ہے پس لازم آیا قتل کرنا اُسکا۔ نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث عمرو بن ابو عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان ثوری نے عاصم سے اُسنے ابی رزین سے اُسنے ابن عباس سے کہا جو شخص کہ بدفعلی کرے چار پائے سے تو نہین آتی اُسپر حد **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے پہلی حدیث سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** اغلام کرنے والے کی حد کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کہ پاؤ تم کہ کرتا ہے فعل قوم لوط کا یعنی اغلام تو مار ڈالو فاعل اور مفعول بہ کو اور اس باب مین جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور سوا اسکے نہین کہ پہچانتے ہین ہم اس حدیث کو ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے اسی وجہ سے اور روایت کی محمد ابن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے پس کہا کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کرے فعل قوم لوط کا اور نہین ذکر کیا اُسمین قتل کو اور ذکر کیا اُسمین ملعون ہی وہ شخص کہ بدفعلی کرے چار پائے سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عاصم بن عمر سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مار ڈالو فاعل اور مفعول بہ کو اس حدیث کی اسناد مین کلام ہے۔ اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ روایت کیا ہو اسکو سہیل بن ابی صالح سے سوا عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف کیا جاتا ہے بیچ حدیث کے اپنے حافظہ کی وجہ سے اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ حد لوطی کے سو بعضے کہتے ہین کہ اُسپر سنگسار کرنا آتا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی ہی قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

[1] بعض نے کہا حکمت اس جانور کی مار ڈالنے کی یہ ہی کہ تا نہ پیدا ہو جاوے اُس سے حیوان بصورت انسان کے یا نہ لاحق ہو اسکے صاحب کو عار اور رسوائی دیکھنے کے سبب

وقال بعض اهل العلم من فقهاء التابعين منهم الحسن البصري وابراهيم النخعي وعطاء بن ابي رباح وغيرهم قالوا حد اللوطي حد الزاني وهو قول الثوري واهل الكوفة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا همام عن القاسم بن عبد الواحد المكي عن عبد الله بن محمد بن عقيل انه سمع جابرا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من هذا الوجه عن عبد الله بن محمد بن عقيل بن ابي طالب عن جابر **باب** ماجاء في المرتد **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي ثنا عبد الوهاب الثقفي ثنا ايوب عن عكرمة ان عليا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت انا لقتلتهم بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدل دينه فاقتلوه ولم اكن لاحرقهم لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تعذبوا بعذاب الله فبلغ ذلك عليا فقال صدق ابن عباس هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم في المرتد واختلفوا في المراة اذا ارتدت عن الاسلام فقالت طائفة من اهل العلم تقتل وهو قول الاوزاعي واحمد واسحق وقالت طائفة منهم تحبس ولا تقتل وهو قول سفيان الثوري وغيره من اهل الكوفة **باب** ماجاء فيمن شهر السلاح **حدثنا** ابو كريب وابو السائب قالا ثنا ابو اسامة عن بريدة بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا وفي الباب عن ابن عمر وابن الزبير وابي هريرة وسلمة بن الاكوع حديث ابي موسى حديث حسن صحيح

اور کہا بعض اہل علم نے فقہاء سے تابعین سے کہ حد اغلام کرنے والے کی مانند حد زانی کے ہے۔ انھیں میں سے ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء وغیرہ اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا یعنی اگر محصن ہو تو سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہ ہو تو سو درے مارا جاوے اور ایک سال وطن سے نکال دیا جاوے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قاسم بن عبدالواحد مکی سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے سُنا جابر سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہت خوف اُس چیز کا کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر فعل کرنا قوم لوط کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے سوا اسکے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی عبداللہ بن عقیل بن ابی طالب سے اُسنے جابر سے **باب** مرتد[1] کا بیان یعنی جو شخص اپنے دین سے پھر جاوے اسکی کیا سزا ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے کہا کہ حضرت علی نے آگ میں جلایا ایک قوم کو کہ پھر گئے تھے وہ دین اسلام سے سو پہونچی یہ خبر ابن عباس کو سو کہا اگر ہوتا میں وہاں تو قتل کرتا میں انکو موافق فرمانے نبی صلعم کے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اسکو اور نہ جلاتا میں انکو اسواسطے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے سو پہونچی یہ خبر حضرت علی کو پس کہا کہ سچ کہا ابن عباس نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے بیچ حق مرتد کے۔ اور اختلاف کیا ہے انھوں نے بیچ حق عورت کے جبکہ مرتد ہو جاوے اسلام سے سو ایک گروہ اہل علم کہتے ہیں کہ مار ڈالی جاوے۔ اور یہی ہے قول اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ اور کہا ایک گروہ نے انہیں سے کہ قید کی جاوے اور نہ قتل کیجاوے اور یہی ہے قول سفیان ثوری وغیرہ اہل کوفہ کا **باب** ہتھیار اٹھانے والے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب اور ابو سائب نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] جو شخص کہ اٹھاوے ہم پر ہتھیار پس نہیں وہ ہم سے یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں اور اس باب میں ابن عمر اور ابن زبیر اور ابی ہریرہ اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ابو موسیٰ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] امام ابو حنیفہ کے نزدیک لواطت میں حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ جسطرح امام مصلحت دیکھے چاہے مارے چاہے قید کرے ۱۲ ع۔ یعنی ڈرتا ہوں کہ اصغری نکریں اور اس ورطہ میں نہ پڑیں۔ یا یہ فعل نہایت بد اور قبیح ہے اور حرمت اُسکی سخت ہے۔ ڈرتا ہوں کہ اُسمیں پڑیں اور اسکا عذاب دیکھیں ۱۲ ع۔ مرتد اُسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جاوے۔ اور مسلمان جب اسلام سے پھر جاوے تو عرض کیا جاوے اُسپر اسلام اور مستحب ہے کہ حبس کریں اسکو تین دن اگر مسلمان ہو گیا تو فبہا والا قتل کریں اُسکو امام شافعی کے نزدیک واجب ہے کہ مہلت دیں اُسکو تین دن اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر مہلت طلب کرے تو مہلت دیں ورنہ کچھ حاجت نہیں ۱۲ ع۔ [2] یعنی اگرچہ ارادہ ہنسی ٹھٹھے کا ہو اسلیے کہ شیطان انسان کا دشمن ہے اگر اُسکے ہاتھ سے ہتیار لگوا دے بھائی مسلمان کو۔ تو اُسکے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوگا ۱۲ واللہ اعلم۔

باب ماجاء فی حد الساحر حدثنا احمد بن منیع ثنا ابو معاویة عن اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن جندب
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر ضربة بالسیف هذا حدیث لانعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه
واسمعیل بن مسلم المکی یضعف فی الحدیث من قبل حفظه واسمعیل بن مسلم العبدی البصری قال وکیع هو ثقة
ویروی عن الحسن ایضا والصحیح عن جندب موقوف والعمل علی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ
علیه وسلم وغیرهم وهو قول مالک بن انس وقال الشافعی انما یقتل الساحر اذا کان یعمل من سحره ما یبلغ الکفر فاذا
عمل عملا دون الکفر فلم نر علیه قتلا **باب** ماجاء فی الغال مایصنع به حدثنا محمد بن عمرو ثنا
عبد العزیز بن محمد عن صالح بن محمد بن زائدة عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر عن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم قال من وجدتموه غل فی سبیل اللہ فاحرقوا متاعه قال صالح فدخلت علی مسلمة ومعه سالم
بن عبد اللہ فوجد رجلا قد غل فحدث سالم بهذا الحدیث فامر به فاحرق متاعه فوجد فی متاعه مصحف فقال
سالم بع هذا وتصدق بثمنه هذا حدیث غریب لانعرفه الا من هذا الوجه والعمل علی هذا عند بعض اهل
العلم وهو قول الاوزاعی واحمد واسحق وسالت محمدا عن هذا الحدیث فقال انما روی هذا صالح بن محمد بن زائدة وهو
ابو واقد اللیثی وهو منکر الحدیث قال محمد وقد روی فی غیر حدیث عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی الغال ولم یامر
فیه بحرق متاعه وقال هذا حدیث غریب **باب** ماجاء فی من یقول للآخر یا مخنث

باب جادوگر کی حد کا بیان حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اسمعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے اُسنے جندب سے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے ساتھ تلوار کے اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی وجہ سے اور اسمعیل
بن مسلم مکی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اپنے حافظہ کی وجہ سے اور اسمعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع نے کہا کہ وہ ثقہ ہے اور روایت کرتا ہے
حسن سے بھی اور صحیح جندب سے موقوف حدیث ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے
اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا کہ جادوگر فقط اُسوقت قتل کیا جاوے جبکہ کرے جادو سے وہ چیز کہ پہونچے کفر کو اور جبکہ کرے
کوئی عمل سوا کفر کے تو اُسپر قتل نہیں آتا **باب** جو شخص کہ لوٹ کا مال چراوے اُسکے ساتھ کیا کیا جاوے حدیث کی ہم سے محمد بن عمرو نے
اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے صالح بن محمد بن زائدہ سے اُسنے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عمر سے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کہ پاؤ تم کہ خیانت کی اُسنے مال غنیمت میں پس جلا دو اسباب اسکا کہا صالح نے
پس داخل ہوا میں مسلمہ پر اور ساتھ اُسکے سالم بن عبد اللہ تھے سو پایا اُنھوں نے ایک مرد کو کہ خیانت کی مال غنیمت میں پس بیان کی
سالم نے یہ حدیث پس حکم کیا اُسکے ساتھ جلانے اسباب اُسکے کے پس جلایا گیا اسباب اُسکا سو پایا گیا اُسکے اسباب میں قرآن شریف
سو کہا سالم نے بیچ ڈال اسکو اور خیرات کر مول اُسکا راہ خدا میں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور
عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور پوچھا میں نے محمد کو اس حدیث سے سو کہا
سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اُسکو صالح بن محمد بن زائدہ نے اور وہ ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہے کہا محمد نے اور تحقیق روایت
کی گئی ہے کئی حدیثوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق خیانت کرنے والے کے مال غنیمت میں۔ اور نہیں حکم کیا اسمیں ساتھ
جلا دینے اسباب کے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **باب** کوئی شخص کسی کو ہیجڑا کہے اُسکی سزا کا بیان۔

ف سب علما کا اجماع ہے اسپر کہ جادو کرنا حرام ہے اور امام شافعی نے کہا کہ قتل کیا جاوے اور امام مالک نے کہا کہ جادوگر کافر ہے اور اسکا
سیکھنا اور سکھانا بھی کفر ہے۔ اور قتل کیا جاوے بدون طلب توبہ کے اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہے اسکے لیے جو چاہتا ہے
تو یہ کفر ہے ۱۲ ف امام احمد وغیرہ کا یہی قول ہے کہ اُسکا اسباب جلا دیا جاوے مگر سوا حیوانات اور قرآن کے اور اس چیز کے کہ خیانت کی ہے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ اسباب
نہ جلایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور حمل کیا ہے اس حدیث کو زجر پر ۱۲ ف ہیجڑا اُسکو کہتے ہیں جسکے کلام اور اعضا میں نرمی ہو اور حرکات اور سکنات
میں مشابہ عورتوں کے ہو اُسکو زنانہ بھی کہتے ہیں ۱۲

حدثنا محمد بن رافع ثنا ابن ابی فدیك عن ابراهیم بن اسمعیل بن ابی حبیبة عن داود بن حصین عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الرجل للرجل یا یهودی فاضربوه عشرین واذا قال یا مخنث فاضربوه عشرین ومن وقع علی ذات محرم فاقتلوه هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهیم بن اسمعیل یضعف فی الحدیث وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه رواه البراء بن عازب وقرة بن ایاس المزنی ان رجلا تزوج امرأة ابیه فامر النبی صلی الله علیه وسلم بقتله والعمل علی هذا عند اصحابنا قالوا من اتی ذات محرم وهو یعلم فعلیه القتل وقال احمد من تزوج امه قتل وقال اسحق من وقع ذات محرم قتل **باب** ماجاء فی التعزیر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن سلیمان بن یسار عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة بن نیار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود الله وقد روی هذا الحدیث ابن لهیعة عن بکیر فاخطأ فیه وقال عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو خطاء والصحیح حدیث اللیث بن سعد انما هو عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة بن نیار عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث بکیر بن الاشج وقد اختلف اهل العلم فی التعزیر واحسن شیء روی فی التعزیر هذا الحدیث **ابواب الصید** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء ما یوکل من صید الکلب وما لا یوکل **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا قبیصة ثنا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن همام بن الحارث عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول الله انا نرسل کلابا لنا معلمة

حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ سے اُسنے روایت کی داود بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کہ کہے کوئی شخص دوسرے کو اسے یہودی تو مارو اُسکو بیس درے اور جب کہ کہا اسے ہجڑے تو مارو اُسکو بیس دُرّے۔ اور جو شخص کہ زنا کرے کسی محرم عورت سے تو مار ڈالو اسکو نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے اور ابراہیم بن اسمعیل ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی وجہ پر مروی ہے۔ اور روایت کیا اُسکو براء بن عازب اور قرہ بن ایاس مزنی نے کہ تحقیق ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی عورت سے سو حکم کیا نبی صلعم نے اُسکے قتل کرنے کا اور عمل اسی پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے کہتے ہیں کہ جو شخص زنا کرے محرم عورت سے اس حال میں کہ جانتا ہو تو اُسپر مار ڈالنا آتا ہے اور کہا احمد نے جو شخص کہ نکاح کرے ماں اپنی سے مار ڈالا جاوے۔ اور کہا اسحق نے جو شخص کہ واقع ہو صاحب حرمت پر قتل کیا جاوے **باب** تعزیر[1] کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے اُسنے ابی بردہ بن نیار سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ مارے جاویں کوڑے زیادہ[2] دس سے مگر بیچ حد کے اللہ کی حدوں سے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے اور خطا کی اسمیں اور کہا عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ خطا ہے اور صحیح حدیث لیث بن سعد کی ہے جو روایت کی عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ نے ابی بردہ سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث بکیر بن اشج سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ تعزیر کے اور احسن چیز کہ تعزیر میں مروی ہے یہ حدیث ہے **ابواب الصید** شکار کے بابوں کا بیان جو نبی صلعم سے مروی ہیں **باب** کتے کے شکار سے کیا چیز کھائی جاوے اور کیا چیز نہ کھائی جاوے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے کہ کہا میں نے یا حضرت ہم چھوڑتے ہیں اپنے کتوں سدھے ہوؤں کو

[1] تعزیر کہتے ہیں ادب دینے اور باز رکھنے کو اور فرق درمیان اُسکے اور حد کے یہ ہے کہ حد معین ہے شارع کی طرف سے نہ تعزیر بلکہ تعزیر موقوف ہے رائے حاکم پر بحسب اقتضائے وقت کے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ تعزیر میں زیادہ دس کوڑوں سے نہ مارے جاویں۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور علما کو اسمیں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اکثر تعزیر انتالیس درے ہیں۔ اور ابو یوسف کے نزدیک پچھتر درے ہیں اور اقل اُسکے تین درے ہیں بالاتفاق ۱۲ [3] شکار کرنا حلال ہے مگر حرم میں واسطے غیر محرم کے اور شکار

قال كل ما امسكن عليك قلت يا رسول الله وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها كلب من غيرها قال قلت يا رسول الله انا نرمي بالمعراض قال ما خزق فكل وما اصاب بعرضه فلا تاكل حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن يوسف ثنا سفيان عن منصور نحوه الا انه قال وسئل عن المعراض وهذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا الحجاج عن مكحول عن ابي ثعلبة والحجاج عن الوليد بن ابي مالك عن عائذ الله بن عبيد الله انه سمع ابا ثعلبة الخشني قال قلت يا رسول الله انا اهل صيد فقال اذا ارسلت كلبك وذكرت اسم الله عليه فامسك عليك فكل قلت وان قتل قال وان قتل قال قلت انا اهل رمي قال ما ردت عليك قوسك فكل قال قلت انا اهل سفر نمر باليهود والنصارى والمجوس فلا نجد غير آنيتهم قال فان لم تجدوا غيرها فاغسلوها بالماء ثم كلوا فيها واشربوا وفي الباب عن عدي بن حاتم وهذا حديث حسن وعائذ الله هو ابو ادريس الخولاني **باب** ما جاء في صيد كلب المجوسي **حدثنا** يوسف بن عيسى ثنا وكيع ثنا شريك عن الحجاج عن القاسم بن ابي بزة عن سليمان اليشكري عن جابر بن عبد الله قال نهينا عن صيد كلب المجوسي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم لا يرخصون في صيد كلب المجوسي والقاسم بن ابي بزة هو القاسم بن نافع المكي **باب** في صيد البزاة **حدثنا** نصر بن علي وهناد وابو عمار قالوا ثنا عيسى بن يونس عن مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد البازي فقال ما امسك عليك فكل هذا حديث لا نعرفه الا من حديث مجالد عن الشعبي

کہا کہ کھا اُس چیز کو کہ پکڑ رکھیں کتے تیرے لیے کہا میں نے اور اگرچہ مار ڈالیں فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جبتک کہ نہ شریک ہو ساتھ اُنکے کوئی کتا غیر اُنکے سے کہا کہ عرض کی میں نے یا حضرت ہم پھینکتے ہیں تیر بے پروں کا[1] فرمایا کھا اُس چیز کو کہ زخم کردے یعنی جس شکار میں وہ تیر سیدھا جا لگے بھال کی طرف سے اور مار ڈالے اسکو تو وہ کھالے اور وہ چیز کہ پہونچے ساتھ چوڑان اُسکی کے یعنی لگے اسطرح کہ زخمی نہ کرے شکار کو پس قتل کرے اُسکو پس مت کھا اُسکو **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اندازسکے مگر اُسنے کہا کہ پوچھے گئے آپ معراض سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج نے مکحول سے اُسنے ابی ثعلبہ اور حجاج سے اُسنے ولید بن ابی مالک سے اُسنے عائذ اللہ بن عبد اللہ سے کہ سُنا اُسنے ابا ثعلبہ خشنی سے کہا اُسنے کہ کہا میں نے یا حضرت ہم صاحب شکار ہیں سو آپ اُسکا حکم بیان فرمایئے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب چھوڑے تو اپنا کتا اور ذکر کرے نام اللہ کا اور وہ تیرے لیے پکڑ لاوے پس کھا اُسکو میں نے کہا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے میں نے کہا ہم شکار پر تیر پھینکتے ہیں فرمایا وہ چیز کہ رد کرے تجھ پر تیرا یعنی شکار کرے تیرا تیر پس کھا میں نے عرض کی کہ ہم صاحب سفر کے ہیں گذرتے ہیں پاس یہود اور نصاریٰ اور مجوس کے سو نہیں پاتے ہم کوئی باسن سوائے باسنوں اُنکے کے فرمایا پس اگر نہ پاؤ سوا اُنکے باسنوں کے تو دھولو اُنکو پانی سے پھر کھاؤ اُنمیں اور پیو اور اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ وہی ابو ادریس خولانی ہے **باب** مجوسی کے کتے کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے حجاج سے اُسنے قاسم بن ابی بزہ سے اُسنے سلیمان یشکری سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ منع کیے گئے ہم کھانے شکار کتے مجوسی کے سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نہیں اجازت دیتے بیچ شکار کتے مجوسی کے اور قاسم بن ابی بزہ قاسم بن نافع مکی ہے **باب** باز کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور ہناد اور ابو عمار نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو فرمایا جو جانور کہ پکڑ رکھے تیرے لیے پس کھا اُسکو نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر مجالد سے اُسنے شعبی سے

---

[1] معراض کہتے ہیں اُس تیر کو جسمیں پر نہیں ہوتا اور چوڑا جاتا ہے اور لگتا ہے چوڑا۔ اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی اپنی کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اسکو ساتھ چوڑان اپنی کے تو نہیں حلال وہ شکار کہ ماری اُسکو ساتھ بندقہ یعنی گولی اور غلہ کے اسلیے کہ وہ زخمی نہیں کرتا شکار کو اور اگر بندقہ ثقیلہ ہو جو کہ ہڈی کو توڑ ڈالے اور زخم نہ کرے تو وہ شکار حلال نہیں۔ لیکن اگر بندقہ ہلکا اور تیز ہو تو نہیں حرام کرتا ہے۔ اور بندوق کو بھی بعضوں نے بندقہ اور معراض میں داخل کیا ہے لیکن امام شوکانی نے لکھا ہے کہ بندوق کا شکار حلال ہے کہ چھرا اور گولی شکار کو زخمی کردیتی ہے بلکہ چھیدتا تو شکار سے دوسری طرف نکلجاتا ہے ۱۲ [2] اُن برتنوں سے مراد وہ برتن ہیں کہ جنمیں خنزیر پکاتے اور شراب پیتے تھے پس یہ امر وجوب کیلئے ہے

العمل علی هذا عند اهل العلم لا یرون بصید البزاة والصقور بأسا وقال مجاهد البزاة والطیر الذی یصاد به من الجوارح
الله تعالی وما علمتم من الجوارح فسر الکلاب الطیر الذی یصاد به وقد رخص بعض اهل العلم فی صید البازی وان اکل منه وقالوا انما تعلیمه
اجابته وکرهه بعضهم والفقهاء اکثرهم قالوا یاکل وان اکل منه **باب** فی الرجل یرمی الصید فیغیب عنه **حدثنا** محمود بن
غیلان ثنا ابو داؤد ثنا شعبة عن ابی بشر قال سمعت سعید بن جبیر یحدث عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول الله ارمی
الصید فاجد فیه من الغد سهمی قال اذا علمت ان سهمك قتله ولم تر فیه اثر سبع فکل هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی
هذا عند اهل العلم وروی شعبة هذا الحدیث عن ابی بشر و عبد الملك بن میسرة عن سعید بن جبیر عن عدی بن حاتم
وکلا الحدیثین صحیح وفی الباب عن ابی ثعلبة الخشنی **باب** فی من یرمی الصید فیجده میتا فی الماء **حدثنا** احمد بن
منیع ثنا ابن المبارك قال اخبرنی عاصم الاحول عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن الصید فقال اذا رمیت بسهمك فاذکر اسم الله فان وجدته قد قتل فکل الا ان تجده قد وقع فی ماء فلا تاکل
فانك لا تدری الماء قتله او سهمك هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن مجالد عن الشعبی
عن عدی بن حاتم قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صید الکلب المعلم قال اذا ارسلت کلبك المعلم
وذکرت اسم الله فکل ما امسك علیك فان اکل فلا تاکل فانما امسك علی نفسه قلت یا رسول الله ارایت ان خالطت
کلابنا کلاب اخری قال انما ذکرت اسم الله علی کلبك ولم تذکر علی غیره قال سفیان کره له اکله والعمل علی هذا عند بعض
اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی الصید والذبیحة اذا وقعا فی الماء ان لا یاکل

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نہیں کہتے ہیں کہ باز اور شکرے کے شکار میں کچھ ڈر نہیں اور کہا مجاہد نے باز جانور پرندہ ہے کہ کہ شکار کیا جاتا ہے
ساتھ اُسکے جوارح میں سو جنکو خدا نے بیان فرمایا۔ اور وہ جو کہ سکھایا تم شکاری جانوروں سے تفسیر کیا اُسیکو ساتھ کتّے اور پرندے کے کہ شکار کیا
جاوے ساتھ اُسکے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ باز کا شکار کھانا درست ہے اگرچہ کھالے اُس سے اور کہتے ہیں کہ تعلیم اُسکی اجابت اُسکی ہے۔[1]
اور بعض کہتے ہیں کہ باز کا شکار مکروہ ہے۔ اور اکثر فقہا کہتے ہیں کہ کھالیوے اگرچہ کھایا ہو اُس سے **باب** اگر کوئی شخص شکار کو تیر مارے
اور شکار اُس سے غائب ہو جاوے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابو بشر سے اُسنے کہا سنا میں نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کرتا تھا عدی بن حاتم سے کہا کہ کہا میں نے یا حضرت
پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر پھر پاتا ہوں میں اسمیں اگلے دن تیر اپنا۔ فرمایا جب کہ جانے تو یہ کہ تیر تیرے نے قتل کیا اُسکو اور نہ دیکھے تو اسمیں
نشان کسی درندے کا۔ پس کھا یعنی اگر نشان درندے کا پاوے تو نہ کھا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور روایت
کی شعبہ نے یہ حدیث ابی بشر اور عبد الملک بن میسرہ سے اسنے سعید بن جبیر سے اُسنے عدی بن حاتم سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس باب میں
ابی ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے **باب** اگر کوئی شخص تیر مارے شکار کو پس اُسکو مردہ پاوے پانی میں تو اُسکو کھاوے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عاصم احول نے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلعم کو شکار
سے پس فرمایا کہ جب پھینکے تو تیر اپنا تو ذکر کر نام اللہ کا سو اگر پاوے تو شکار کو اس حال میں کہ قتل کیا گیا تو کھا مگر یہ کہ پاوے تو اُسکو اس حال میں کہ
واقع ہوا پانی میں پس نہ کھا اسلیے کہ نہیں جانتا تو کہ پانی نے قتل کیا اُسکو یا تیرے تیر نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی
ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کتّے سکھائے ہوئے کے سے
فرمایا جب کہ چھوڑے تو اپنے کتّے معلّم کو یعنی ارادہ کر کے چھوڑے شکار کے لیے اور ذکر کرے نام اللہ کا اوپر اسکے تو کھا وہ شکار کہ پکڑ رکھے کتا تیرے لیے پس اگر
کھالے کتا اُسمیں سے تو نہ کھا سوا اسکے نہیں کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے میں نے عرض کی کہ یا حضرت بھلا بتلائی کہ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ اور
کتے شریک ہوں فرمایا سوا اسکے نہیں کہ ذکر کیا تو نے نام اللہ کا اوپر کتے اپنے کے اور نہیں ذکر کیا تو نے اوپر غیر اُسکے پس وہ شکار درست نہیں کہا سفیان نے
مکروہ ہی کھانا اُسکا اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اصحاب نبی صلعم اور سوا اُنکے کے بیچ حکم شکار کے اور ذبح کیے ہوئے جانور کے جبکہ گر پڑیں پانی میں یہ کہ نہ کھاوے اُنکو

---

[1] اور علامت تعلیم کی توڑی ناب پہنے کتے وغیرہ میں یہ ہے کہ تین بار شکار کو پکڑ کر چھوڑ دے کھا کر نہیں اور ذی مخلب کی علامت یہ ہے کہ پھیر آوے جبکہ بلایا جاوے ۱۲

وقال بعضهم فی الذبیحة اذا قطع الحلقوم فوقع فی الماء فمات فیه فانه یؤکل وهو قول ابن المبارک وقد اختلف اهل العلم فی الکلب اذا اکل من الصید فقال اکثر اهل العلم اذا اکل الکلب منه فلا یاکل وهو قول سفیان وعبد الله بن المبارک والشافعی واحمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی الاکل منه وان اکل الکلب منه **باب** ما جاء فی الصید المعراض **حدثنا** یوسف بن عیسی ثنا وکیع ثنا زکریا عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت النبی صلی الله علیه وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحده فکل وما اصبت بعرضه فهو وقید **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن زکریا عن الشعبی عن عدی بن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه هذا حدیث صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** فی الذبح بالمروة **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن الشعبی عن جابر بن عبد الله ان رجلا من قومه صاد ارنبا او اثنتین فذبحهما بمروة فتعلقهما حتی لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله فامره باکلهما وفی الباب عن محمد بن صفوان ورافع وعدی بن حاتم وقد رخص بعض اهل العلم فی ان یذکی بمروة ولم یروا باکل الارنب باسا وهو قول اکثر اهل العلم وقد کره بعضهم اکل الارنب واختلف اصحاب الشعبی فی روایة هذا الحدیث فروی داؤد بن ابی هند عن الشعبی عن محمد بن صفوان وروی عاصم الاحول عن الشعبی عن صفوان بن محمد او محمد بن صفوان ومحمد بن صفوان اصح وروی جابر الجعفی عن الشعبی عن جابر بن عبد الله نحو حدیث قتادة عن الشعبی ویحتمل ان یکون الشعبی روی عنهما جمیعا قال محمد حدیث الشعبی عن جابر غیر محفوظ **باب** ما جاء فی کراهیة اکل المصبورة **حدثنا** ابو کریب ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن ابی ایوب الافریقی عن صفوان بن سلیم عن سعید بن المسیب عن ابی الدرداء قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل المجثمة وهی التی تصبر بالنبل وفی الباب عن عرباض بن ساریة وانس وابن عمر وابن عباس وجابر وابی هریرة وحدیث ابی الدرداء حدیث غریب **حدثنا**

اور کہا بعض نے بیچ حق ذبیحہ کے کہ جب کاٹا جاوے حلقوم اسکا پس گر پڑے پانی میں اور مر جاوے اسمیں تو کھایا جاوے اور یہ قول ابن مبارک کا ہے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ حکم کتے کے جبکہ کھالیوے شکار سے سو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جب کتا اس سے کھالیوے تو نہ کھاوے اس سے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اس سے کھانا درست ہے اگرچہ کھالیا ہو اس سے کتے نے
باب تیر بے پر کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زکریا نے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلعم کو تیر بے پر کے شکار سے فرمایا جو شکار کہ زخمی کرے تو اُسکو ساتھ بھال اور نیزے کے پس کھالے اور جو شکار کو پہونچے تو اُسکو ساتھ چوڑان اُسکے کے تو وہ وقید ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زکریا سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** پتھر سے ذبح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے قوم اُسکی سے شکار کیا ایک خرگوش یا دو کا پس حلال کیا اُنکو ساتھ پتھر کے پس لٹکایا اُنکو یہانتک کہ ملا نبی صلعم سے سو پوچھا اُسنے آپ سے سو حکم کیا آپ نے ساتھ کھانے اُنکے کے اور اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ پتھر کے ساتھ ذبح کرنے میں کچھ ڈر نہیں اور کہتے ہیں کہ خرگوش کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول اکثر اہل علم کا اور بعضے کہتے ہیں کہ خرگوش کا کھانا مکروہ ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب شعبی نے بیچ روایت اس حدیث کے پس روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے اُسنے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم نے شعبی سے اُسنے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے اُسنے جابر سے مانند حدیث قتادہ کے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے یہ حدیث دونوں سے روایت کی ہو بخاری نے کہا کہ حدیث شعبی کی اُسنے جابر سے محفوظ نہیں **باب** جو جانور کہ نشانہ ٹھہرا کر مارا گیا ہو اُسکا کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحیم بن سلیمان نے ابو ایوب افریقی سے اُسنے صفوان بن سلیم سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی درداء سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے کھانے مجثمہ سے مجثمہ وہ جانور ہے کہ باندھا جاوے اور نشانہ ٹھہرا کر تیر سے ماریں اور اس باب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی درداء کی حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے

---

[1] اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیر اپنے کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اُسکو ساتھ چوڑائی کے تو نہیں حلال ہے اسیطرح اگر پھینکے شکار پر چھری یا تلوار اگر لگے اُسکے تیزی کے رخ سے تو حلال ہے ورنہ حلال نہیں اور یہی ہے حکم پتھر بھاری اور ملکے کا یعنی معلوم ہو کہ اگر قتل کرے شکار کو

محمد بن یحیی وغیر واحد قالوا ثنا ابو عاصم عن وهب بن ابی خالد قال حدثتنی ام حبیبة بنت العرباض بن ساریة عن ابیها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی یوم خیبر عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر وعن لحوم الحمر الاهلیة وعن المجثمة وعن الخلیسة وان توطأ الحبالی حتی یضعن ما فی بطونهن قال محمد بن یحیی هو القطعی سئل ابو عاصم عن المجثمة فقال ان ینصب الطیر او الشیء فیرمی وسئل عن الخلیسة فقال الذئب او السبع یدرکه الرجل فیاخذ منه فیموت فی یده قبل ان یذکیها **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا عبد الرزاق عن الثوری عن سماک عن عکرمة عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتخذ شیء فیه الروح غرضا هذا حدیث حسن صحیح **باب فی ذکوة الجنین** **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن مجالد ح وثنا سفیان بن وکیع ثنا حفص بن غیاث عن مجالد عن ابی الوداک عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ذکوة الجنین ذکوة امه وفی الباب عن جابر وابی امامة وابی الدرداء وابی هریرة وهذا حدیث حسن وقد روی من غیر هذا الوجه عن ابی سعید والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق وابو الوداک اسمه جبر بن نوف **باب فی کراهیة کل ذی ناب وذی مخلب** **حدثنا** احمد بن الحسن ثنا عبد الله بن مسلمة عن مالک بن انس عن ابن شهاب عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ثعلبة الخشنی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کل ذی ناب من السباع **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن وغیر واحد قالوا ثنا سفیان عن الزهری بهذا الاسناد نحوه هذا حدیث حسن صحیح وابو ادریس الخولانی اسمه عائذ الله بن عبد الله **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو النضر ثنا عکرمة بن عمار عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن جابر

محمد بن یحیی وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے وہب بن ابی خالد سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (سال فتح خیبر) کے وقت منع فرمایا ہر کچلیے دانت والے کھانے سے درندوں میں سے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے سے پرندوں میں سے یعنی جو شکار کرتا ہے پنجہ سے مانند باز اور چرغ وغیرہ کے اور منع فرمایا کھانے گوشت گھریلو گدھوں سے (یہ گورخر سے ہے) اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا اُس جانور کے کھانے سے جو چھین لیا جاوے درندے سے اور مر جاوے پہلے ذبح کرنیکے اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈی جہاد میں کی پکڑی ہوئی سے اس حالت میں کہ ہو وہ حاملہ یہانتک کہ جنے کہا محمد بن یحیی قطعی نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم مجثمہ کے معنے سے پس کہا مجثمہ اُسکو کہتے ہیں کہ ٹھہرایا جاوے پرندہ یا اور چیز یعنی چرندہ پھر تیر سے مارا جاوے۔ اور پوچھے گئے ابو عاصم معنے خلیسہ کی سے پس کہا بھیڑیے یا کسی اور درندے نے پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پاوے اُسکو کوئی پس چھین لیوے اس سے وہ جانور پھر مر جاوے اُسکے ہاتھوں میں پہلے ذبح کرنے اُسکے سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے ثوری سے اُسنے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ٹھہرایا جاوے نشانہ اُس چیز کو کہ اُسمیں روح ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** پیٹ کے بچے کے ذبح ہونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی بن سعید نے مجالد سے ح اور حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے مجالد سے اُسنے ابی وداک سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا ماں کے پیٹ میں ہے ذبح کرنا ماں اسکی کا۔ (یعنی ماں کے ذبح ہونے سے اگر پیٹ میں بچہ ہو تو وہ بھی ذبح ہو جاتا ہے) اور اس باب میں جابر اور ابی امامہ اور ابی درداء اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے غیر اسوجہ سے ابی سعید سے بھی اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ابو وداک کا نام جبیر بن نوف ہے **باب** ہر کچلیے دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کا کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مسلمہ نے مالک بن انس سے اسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلیے دانت والے درندہ کے سے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن وغیرہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ابن عیینہ نے زہری سے ساتھ اسی اسناد کے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر سے

قال حرّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم خیبر الحمر الانسیۃ ولحوم البغال وکل ذی ناب من السباع وذی مخلب من الطیر وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعرباض بن ساریۃ وابن عباس وحدیث جابر حدیث حسن غریب **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرّم کل ذی ناب من السباع ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھو قول عبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق **باب** ماجاء ما قطع من الحی فھو میت **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی ثنا سلمۃ بن رجاء ثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی واقد اللیثی قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یجبون اسنمۃ الابل ویقطعون الیات الغنم فقال ما یقطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھو میتۃ **حدثنا** ابراھیم بن یعقوب ثنا ابو النضر عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نحوہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث زید بن اسلم والعمل علی ھذا عند اھل العلم وابو واقد اللیثی اسمہ الحارث بن عوف **باب** فی الزکوۃ فی الحلق واللبۃ **حدثنا** ھناد ومحمد بن العلاء قالا ثنا وکیع عن حماد بن سلمۃ ح وثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن ھارون ثنا حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الزکوۃ الا فی الحلق واللبۃ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزء عنک قال احمد بن منیع قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ وفی الباب عن رافع بن خدیج وھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ

کہا کہ حرام کیا نبی صلعم نے یعنی دن خیبر کے گدھے گھر کے پلے ہوؤں کو اور حرام کیا خچر کے گوشت کو اور حرام کیا ہر کچلی والے کو درندوں میں سے اور ہر پنجہ والے کو پرندوں میں سے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ تحقیق حرام کیا نبی صلعم نے ہر کچلی والے کو درندوں میں سے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** جو چیز کہ کاٹی جاوے زندہ جانور سے پس وہ مردار ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سلمہ بن رجاء نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی واقد لیثی سے کہ تشریف لائے نبی صلعم مدینہ میں یعنی مکہ سے ہجرت کر کے اس حال میں کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹوں کی اور کاٹ لیتے تھے چکتیاں دنبوں کی کھانے کے لیے پس فرمایا نبی صلعم نے جو چیز کہ کاٹی جاوے جانور سے اس حال میں کہ جانور زندہ ہے تو وہ چیز مردار ہے **حدیث** کی ہم سے ابراہیم بن یعقوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو النضر نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار سے مانند اسکے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث زید بن اسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور ابو واقد کا نام حارث بن عوف ہے **باب** حلق اور لبہ میں ذبح کرنیکا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمد بن علاء نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے حماد بن سلمہ سے ح اور حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ابی عشراء سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے نبی صلعم سے کہ کیا نہیں ہوتا ذبح مگر بیچ حلق اور سر سینہ کے۔ پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو شکار کی ران میں تو البتہ کفایت کریگا تجھسے۔ کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے کہ یہ ذبح کرنا حالت ضرورت میں ہے اور اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حماد بن سلمہ سے

ف ذبح دو قسم پر ہے اختیاری اور اضطراری۔ اختیاری یہ ہے کہ ذبح کرے بیچ حلق اور لبہ کے اور کاٹے رگوں کو یا نحر کرے نیزہ وغیرہ کے مارنے سے سینہ میں۔ اور اضطراری سا زخمی کرنے کے ہے جس جگہ ہو جیسے کہ شکار کو تیر مارتا ہے۔ مثلاً کوئی جانور کنوئیں میں گر پڑے اور نکالنا اسکا ممکن نہو وے یا جانور بھاگ جاوے اور پکڑنا اُسکا ممکن نہو تو ان سب صورتوں میں اگر شکار کو تیر سے مارے اور وہ مر جاوے تو حلال ہے کھانا اسکا ۱۲ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جو عضو جانور زندہ سے کاٹ لیا جاوے تو وہ مردار ہے اور اسکا کھانا درست نہیں مولانا محمد اسحاق محدث دہلوی ابو واقد لیثی صحابی ہیں نام انکا حارث بن مالک ہے۔ اور بقول بعض حارث بن عوف ہے۔ وفات آپکی ۶۸ھ میں بعمر پچاسی سال کے ہوئی ۱۲ اللمعات سلیم اللہ

ولا نعرف لابی العشراء عن ابیہ غیر ھذا الحدیث واختلفوا فی اسم ابی العشراء فقال بعضھم اسمہ اسامۃ بن قھطم ویقال یسار بن برز ویقال ابن بلز ویقال اسمہ عطارد **باب فی قتل الوزغ حدثنا** ابوکریب ثنا وکیع عن سفیان عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغۃ بالضربۃ الاولی کان لہ کذا وکذا حسنۃ فان قتلھا فی الضربۃ الثانیۃ کان لہ کذا وکذا حسنۃ فان قتلھا فی الضربۃ الثالثۃ کان لہ کذا وکذا حسنۃ وفی الباب عن ابن مسعود وسعد وعائشۃ وام شریک وحدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب فی قتل الحیات حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانھما یلتمسان البصر ویسقطان الحبل وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ وابی ھریرۃ وسھل بن سعد وھذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر عن ابی لبابۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی بعد ذلک عن قتل جنان البیوت وھی العوامر ویروی عن ابن عمر عن زید بن الخطاب ایضا وقال عبد اللہ بن المبارک انما یکرہ من قتل الحیات الحیۃ التی تکون دقیقۃ کانھا فضۃ ولا تلتوی فی مشیتھا **حدثنا** ھناد ثنا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن صیفی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لبیوتکم عمارا فحرجوا علیھن ثلثا فان بدا لکم بعد ذلک منھن شیء فاقتلوہ ھکذا روی عبید اللہ بن عمر ھذا الحدیث عن صیفی عن ابی سعید

اور نہین پہچانتے ہم واسطے ابی العشراء کے باپ اپنے سے سوا اس حدیث کے اور ابی عشراء[1] کے نام مین اختلاف ہی سو بعضے کہتے ہین کہ نام اُسکا اسامہ بن قہطم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نام اُسکا یسار ہی ابن بلز ہی اور بعضے کہتے ہین نام اسکا عطارد ہے **باب** گرگٹ کے قتل کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ مین سو تی ہین اُسکے لیے ایسی اور ایسی نیکیان[2] اور اگر قتل کرے اُسکو دوسری چوٹ کین تو ہوتی ہین واسطے اُسکے ایسی اور ایسی نیکیان یعنی اول سے کم۔ اور اگر قتل کرے اُسکو تیسری چوٹ مین سو ہوتی ہین اُسکے لیے ایسی اور ایسی نیکیان یعنی دوسری بار سے کم۔ اور اس باب مین ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** سانپ کے قتل کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا قتل کرو سانپون کو۔ اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہون اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ نام اُسکا ابتر ہے یعنی اُسکی دُم چھوٹی ہوتی ہے مشابہ کٹی دُم کے پس تحقیق یہ دونون سانپ اندھا کرتے ہین بینائی کو یعنی بمجرد دیکھنے اُنکے کے آدمی اندھا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کے کہ انمین رکھی گئی ہی اور گرا دیتے ہین حمل کو (یعنی اگر حاملہ عورت اُسکو دیکھے تو حمل اُسکا گر پڑے بوجہ خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کے) اور اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہی ابن عمر سے اُسنے ابی لبابہ سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا ہی بعد حکم کرنے کے مارنے گھر کے رہنے والے سانپون سے۔ اور وہ ہین آباد کرنیوالے یعنی گھر ان کو ہمیشہ آباد رکھتے ہین اور اُنکی عمر بڑی ہوتی ہی۔ اور ابن عمر سے مروی ہی اُسنے روایت کی زید بن خطاب سے بھی اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے سوا اسکے نہین کہ سانپون مین سے اُس سانپ کا قتل کرنا مکروہ ہی جو کہ باریک ہو اور سفید ہو گویا کہ وہ چاندی ہی اور نہین پیچ کرتا وہ بیچ چلنے اپنے کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے صیفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق تمھارے گھرون کے لیے آباد کرنیوالے ہین یعنی اُنمین جن رہتے ہین مومن اور کافر پس تنگی پکڑو تم اُنپر تین بار یا تین دن پس اگر ظاہر ہو واسطے تمھارے بعد اسکے اُنمین سے کوئی چیز تو مار ڈالو اُنکو اسیطرح روایت کی عبد اللہ بن عمر نے یہ حدیث صیفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے

[1] ابو العشراء بعد ارمی اول مضموم ثانی معجمہ مفتوح ثالث را مہملہ۔ نام اُنکا اسامہ بن مالک بن قہطم ہے۔ یا عطارد۔ یا یسار۔ یا سنان بن بوز۔ یا بلز۔ یا بلال بن یسار ایک اعرابی شخص ہین ۱۲ کذا فی التقریب۔ سلیم اللہ [2] اسمین رغبت دلائی اوپر جلدی مارنے اسکے۔ اور اسکے مارنے کا حکم اسواسطے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم پر آگ پھونکتا تھا۔ یا یہ کہ یہ جانور زہریلا اور موذی ہے ۱۲

ورویٰ مالک بن انس ھذا الحدیث عن صیفی عن ابی السائب مولی ھشام بن زھرۃ عن ابی سعید وفی الحدیث قصۃ **حدثنا** بذلک
الانصاری ثنا معن ثنا مالک وھذا اصح من حدیث عبید اللہ بن عمر وروی محمد بن عجلان عن صیفی نحو روایۃ مالک
حدثنا ھناد ثنا ابن ابی زائدۃ ثنا ابن ابی لیلی عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال قال ابو لیلی قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظھرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا انا نسألک بعھد نوح وبعھد سلیمان بن داؤد ان لا تؤذینا فان عادت
فاقتلوھا ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث ثابت البنانی الا من ھذا الوجہ من حدیث ابن ابی لیلی **باب**
ماجاء فی قتل الکلاب **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ھشیم ثنا منصور بن زاذان ویونس عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا کلھا فاقتلوا منھا کل اسود بھیم وفی الباب
عن ابن عمر وجابر وابی رافع وابی ایوب وحدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن صحیح ویروی فی بعض الحدیث ان الکلب الاسود
البھیم شیطان والکلب الاسود البھیم الذی لا یکون فیہ شیء من البیاض وقد کرہ بعض اھل العلم صید الکلب الاسود البھیم
باب من امسک کلبا ما ینقص من اجرہ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا او اتخذ کلبا لیس بضار ولا کلب ماشیۃ نقص من اجرہ کل یوم قیراطان

اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے اُسنے ابی سائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے اُسنے ابی سعید سے اور اس حدیث میں قصہ
ہے حدیث کی ہمکو ساتھ اسکے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اور وہ زیادہ صحیح ہے
حدیث عبید اللہ بن عمر سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مانند روایت مالک کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلیٰ نے ثابت بنانی سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ
ابو لیلیٰ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہو سانپ بیچ گھر کے سو کہو تم کہ ہم سوال کرتے ہیں تجھسے ساتھ عہد نوح کے اور
ساتھ عہد سلیمان بن داؤد کے یہ کہ نہ ایذا دے تو ہمکو اور اگر پھر ظاہر ہو تو مار ڈالو اُسکو یہ حدیث غریب حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر
اسی وجہ سے یعنی حدیث ابن ابی لیلیٰ سے **باب** کتوں کے قتل کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن زاذان اور یونس نے حسن سے اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر نہوتی یہ
بات کہ کتے ایک امت ہیں امتوں میں سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے اُن سب کے۔ پس قتل کرو انمیں سے ہر کتے سیاہ خالص کو اور اس
باب میں ابن عمر اور جابر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن صحیح ہے اور بعض حدیثوں میں مروی ہے
کہ کتا سیاہ خالص شیطان ہے۔ اور سیاہ خالص وہ کتا ہے جسمیں کوئی چیز سفید نہو اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ خالص سیاہ کتے کا
شکار مکروہ ہے **باب** اگر کوئی شخص کتا پالے تو اُسکی نیکیاں کسقدر کم ہوتی ہیں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پکڑے
کتا یا پالے کتا سوائے کتے شکار کے اور مویشی کے تو کم ہوتا ہے ثواب اُسکے سے ہر روز موافق دو قیراط کے ۱۲ سے

کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر قتل کرنے کتے عقور کے یعنی کٹ کھنے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکھتے ہیں اُس کتے میں کہ نہیں ضرر اُسمیں امام الحرمین نے کہا
کہ پہلے حضرت صلعم نے سب کتوں کے مارنے کا حکم دیا تھا پھر نسخ کیا گیا یہ حکم سوائے کتے سیاہ رنگ کے ۱۲ منہ یعنی یہ بھی ایک مخلوق خدا کی ہے مانند اور مخلوق کے پس اسکو بالکل فنا کرنا
درست نہیں اسلیے کہ کوئی مخلوق خدا کی نہیں مگر کہ اسمیں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت۔ پس جب نہوئی طرف مارنے اسکے کے راہ تو پس قتل کرو انکی خراب قسم کو کہ وہ سیاہ ہے اور
ایذا بہت پہنچاتی ہے بسبب اسکے کہ بدتر ہوتا ہے نگہبانی میں اور دور تر ہوتا ہے شکار سے حتے کہ امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ نہیں حلال ہے شکار کتے
سیاہ رنگ کا ۱۲ ح ۱۲ قیراط آدھے دانگ کو کہتے ہیں اور مراد یہاں ایک مقدار معلوم سے ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور ثواب کم ہونے کی نسبت
میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ وہاں فرشتے رحمت کے نہیں آتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ وہ لوگوں کو ایذا پہونچاتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ
وہ غفلت کے وقت برتنوں میں منہ ڈالدیتے ہیں۔ اور لوگ انکو نہیں دھوتے ۱۲ منہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کتے کے پالنے یا پکڑنے کو فرمایا ہے
دونوں کے ایک ہی ہیں صرف فرق اعتباری ہے۔ غرض پالنے سے ہے ۱۲۔

فی الباب عن عبداللہ بن المغفل وابی ھریرۃ وسفیان بن ابی زھیر وحدیث ابن [illegible] وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اوکلب زرع حدثنا قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ قال قیل لہ ان ابا ھریرۃ یقول او کلب زرع فقال ان ابا ھریرۃ لہ زرع ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا الحسن بن علی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط ھذا حدیث حسن صحیح ویروی عن عطاء بن ابی رباح انہ رخص فی امساک الکلب وان کان للرجل شاۃ واحدۃ حدثنا بذلک اسحق بن منصور ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج عن عطاء بھذا حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی ثنا ابی عن الاعمش عن اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن عبداللہ بن مغفل قال انی لممن یرفع اغصان الشجرۃ عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب فقال لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا کل اسود بھیم ومامن اھل بیت یرتبطون کلبا الا نقص من عملھم کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم ھذا حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن الحسن عن عبداللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب فی الذکاۃ بالقصب وغیرہ حدثنا ھناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ رافع بن خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیست معنا مدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوا ما لم یکن سن او ظفر وسا حدثکم عن ذلک

اور اس باب میں عبداللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی زہیر سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ یا کتا کھیتی کا یعنی اُسمیں بھی گناہ نہیں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی تمام کتوں کے سوا ے کتے شکاری کے یا کتے مویشی کے کہا کہ کہا گیا واسطے اُسکے کہ ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں یا کتے کھیتی کے سوا ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ کے لیے کھیتی ہے یعنی لفظ حدیث کا نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص پالے کتا سوا ے کتے مویشی کے یا کتے شکاری کے یا کھیتی کے تو کم ہوتا ہی ثواب اُسکے سے ہر روز موافق ایک قیراط کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیجاتی ہی عطا ابن ابی رباح سے کہ رخصت دی اُسنے بیچ پالنے کتے کے اگر ہو واسطے مرد کے ایک بکری حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے اسحق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے اُسنے عطا سے ساتھ اسکے حدیث کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے اعمش سے اُسنے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم سے اُسنے حسن سے اُسنے عبداللہ بن مغفل سے کہا کہ تحقیق البتہ میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو اُٹھاتے تھے ٹہنیاں درخت کی حضرت کے مُنھ سے اسحالت میں کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے سو فرمایا کہ اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک امت ہیں امتوں میں سے یعنی ایک مخلوق ہیں مخلوقات خدا سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے اُنکے کے پس قتل کرو اُنمیں سے ہر کتے سیاہ خالص کو اور نہیں کوئی گھروالے کہ پالیں کتے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہی ثواب عمل اُنکے سے ہر روز ایک حصہ میں. مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا. یہ حدیث حسن ہی اور یہ حدیث کئی وجہ پر حسن سے مروی ہی اُسنے روایت کی عبداللہ بن مغفل سے اُسنے نبی صلعم سے باب کھپاچ وغیرہ سے ذبح کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے روایت کی عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے اُسنے اپنے باپ رفاعہ سے اُسنے اُسکے دادا رافع سے کہا کہ کہا میں نے یا حضرت ہم ملتے ہیں دشمنوں سے یعنی کفار سے لڑتے ہیں اور نہیں ہوتیں ساتھ ہمارے چھریاں پس کس چیز سے ذبح کریں ہم فرمایا جو چیز کہ بہادے خون کو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اسپر پس کھاؤ یعنی جائز ہے کھانا اُس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہاوے خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ اسپر اتفاق ہے سب علما کا سوا اسکے دانت اور ناخن کے۔ اور قریب ہے کہ بیان کروں گا میں تمسے حال ہر ایک چیز کا۔

اما السّن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیے بن سعید عن سفیان الثوری قال ثنی ابی عن عبایة بن رفاعة عن رافع بن خدیج عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عن عبایة عن ابیہ وھذا اصح وعبایة قد سمع من رافع والعمل علےٰ ھذا عند اھل العلم لا یرون ان یذکی بسن ولا بعظم **باب حدثنا** ھناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایة بن رفاعة بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ رافع قال کنا مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر فند بعیر من ابل القوم ولم یکن معہم خیل فرماہ رجل بسہم فحبسہ اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذہ البھائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل منھا ھذا فافعلوا بہ ھکذا **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن ابیہ عن عبایة بن رفاعة عن جدہ رافع بن خدیج عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عبایة عن ابیہ وھذا اصح والعمل علےٰ ھذا عند اھل العلم وھکذا رواہ شعبة عن سعید بن مسروق من روایة سفیان **اخر ابواب الصید ابواب الاضاحی** عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی فضل الاضحیة **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدینی ثنی عبد اللہ بن نافع الصایغ عن ابی المثنیٰ عن ھشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما عمل ادمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم انہ لیاتی یوم القیمة بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بھا نفسا وفی الباب عن عمران بن حصین وزید بن ارقم وھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث ھشام بن عروة الا من ھذا الوجہ وابو المثنیٰ اسمہ سلیمان بن یزید

لیکن دانت پس ہڈی ہے اور لیکن ناخن پس چھریاں ہیں حبشیوں کی یعنی اُن سے ذبح کرنا درست نہیں کہ اسمیں کفار کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان ثوری سے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے روایت کی رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ عبایہ اور باپ اُسکے کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور تحقیق عبایہ نے سُنا ہے رافع سے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے روایت کی عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اُسکے دادا رافع سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلعم کے بیچ ایک سفر کے سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور نہ تھا ساتھ اُنکے کوئی گھوڑا۔ پس مارا اُسکو ایک شخص نے تیر پس روک رکھا اُسکو سو نبی صلعم نے فرمایا کہ واسطے ان چار پایوں کے یعنی اُنمیں نفرت رکھنے والے ہیں لوگوں سے مانند نفرت رکھنے والوں جنگلی جانوروں کے سو جو جانور کہ کرے ایسا یعنی نفرت پکڑے پس کرو تم ساتھ اُسکے ایسا یعنی اُسکو تیر وغیرہ سے مار ڈالو جیسے کہ جنگلی جانوروں کو مارا جاتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے اپنے دادا رافع سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطے عبایہ اور باپ اُسکے کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور اسیطرح روایت کیا اسکو شعبہ نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے **آخر ابواب الصید ابواب الاضاحی** اخیر باب شکار کا اور اول باب قربانیوں کا جو نبی صلعم سے مروی ہے **باب** قربانی کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عمرو مسلم بن عمرو نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نافع صایغ نے ابی مثنیٰ سے اُسنے روایت کی ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کوئی عمل آدمی کا قربانی کے دن میں ایسا نہیں کہ خدا کو بہت پیارا ہو بہانے خون کے سے اور تحقیق وہ قربانی قیامت کے دن آویگی ساتھ سالم سینگوں اپنی کے اور بالوں اپنے کے اور کھُروں اپنی کے اور تحقیق وہ خون البتہ واقع ہوتا ہے پاس اللہ کے قبولیت کی جگہ میں پہلے اس سے کہ واقع ہو زمین پر پس خوش ہو ساتھ اُسکے اپنے جی میں اور اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث ہشام بن عروہ سے مگر اسی وجہ سے اور ابو المثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے۔

ف: پس ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں اور امام نووی نے کہا کہ علت اسکی یہ ہے کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہے خون سے جبکہ ذبح کیا جاوے ساتھ اُسکے جانور اور ہڈی کے نجس کرنے سے نہی واقع ہوئی ہے کہ وہ خوراک جنات کی ہے۔ اور حبشی کافر ہیں نصاری اور ہمکو حکم ہے اُنکی مخالفت کرینگے۔ اسلیے ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں۔ لیکن منع کرنا ذبح کرنے سے معلوم ہے

روی عنہ ابن ابی فدیک ویروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الاضحیۃ لصاحبہا بکل شعرۃ حسنۃ ویروی بقرونہا **باب** فی الاضحیۃ بکبشین **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین اقرنین املحین ذبحہما بیدہ وسمی وکبر ووضع رجلہ علی صفاحہما وفی الباب عن علی وعائشۃ وابی ہریرۃ وجابر وابی ایوب وابی الدرداء وابی رافع وابن عمر وابی بکرۃ وہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی الکوفی ثنا شریک عن ابی الحسناء عن الحکم عن حنش عن علی انہ کان یضحی بکبشین احدہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر عن نفسہ فقیل لہ فقال امرنی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادعہ ابدا ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث شریک وقد رخص بعض اہل العلم ان یضحی عن المیت ولم یر بعضہم ان یضحی عنہ وقال عبد اللہ بن المبارک احب الی ان یتصدق عنہ ولا یضحی وان ضحی فلا یاکل منہا شیئا ویتصدق بہا کلہا **باب** ما یستحب من الاضاحی **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا حفص بن غیاث عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبش اقرن فحیل یاکل فی سواد ویمشی فی سواد وینظر فی سواد ہذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث حفص بن غیاث **باب** ما لا یجوز من الاضاحی **حدثنا** علی بن حجر ثنا جریر عن محمد بن اسحق عن یزید بن ابی حبیب عن سلیمان بن عبد الرحمن عن عبید بن فیروز عن البراء بن عازب رفعہ قال لا یضحی بالعرجاء بین ظلعہا ولا بالعوراء بین عورہا ولا بالمریضۃ بین مرضہا ولا بالعجفاء التی لا تنقی **حدثنا** ہناد ثنا ابن ابی زائدۃ ثنا شعبۃ عن سلیمان بن عبد الرحمن عن عبید بن فیروز عن البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث عبید بن فیروز

روایت کی اُس سے ابن ابی فدیک نے اور روایت کیجاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بیچ حق قربانی کے کہ واسطے صاحب اسکے کے بدلے ہر بال کے نیکی ہے اور روایت کی جاتی ہے بسبب سینگوں اُسکے کے **باب** دو مینڈھوں سے قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے سینگ والے سفید رنگ سیاہی ملے ہوئے کو ذبح کیا اُنکو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہا اور تکبیر پڑھی اور رکھا پانوں اپنا اُسکی گردن پر اور اس باب میں علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب اور ابی درداء اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید محاربی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی حسناء سے اُسنے حکم سے اُسنے روایت کی حنش سے اُسنے علی سے کہ تحقیق تھے وہ قربانی کرتے ساتھ دو مینڈھوں کے ایک حضرت کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو کسی نے اُس سے پوچھا سو کہا اُسنے کہ حکم کیا ہے مجکو ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پس نہ چھوڑونگا میں اسکو کبھی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث شریک سے اور تحقیق اجازت دی بعض اہل علم نے کہ میت کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے قربانی کرنی درست نہیں ہے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ مجکو بہت پیارا یہ ہے کہ خیرات کیا جاوے اسکی طرف سے اور نہ قربانی کی جاوے اور اگر قربانی کیجاوے میت کی طرف سے تو اُس سے کچھ نہ کھاوے بلکہ اُسکا سب گوشت و پوست خیرات کر دیوے **باب** کس جانور کی قربانی کرنی مستحب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مینڈھے نر کے کہ اُسکا منھ سیاہ تھا اور پانوں بھی سیاہ تھے اور آنکھیں بھی سیاہ تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حفص بن غیاث سے **باب** کس قسم کی قربانی جائز نہیں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے اُسنے سلیمان بن عبد الرحمن سے اُسنے عبید بن فیروز سے اُسنے براء بن عازب سے مرفوعاً روایت کی کہ نہ قربانی کیجاوے ساتھ لنگڑے کے کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا۔ اور نہ ساتھ کانے کے کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا۔ اور نہ ساتھ مریض کے کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی اور نہ ساتھ دبلے کے کہ اُسکی ہڈی میں مغز نہو **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی عبید بن فیروز سے اُسنے براء سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اُسی کے معنے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبید بن فیروز سے

عن البراء والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم **باب** ما يكره من الاضاحي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا يزيد بن هارون ثنا شريك بن عبد الله عن ابي اسحاق عن شريح بن النعمان عن علي قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العين والاذن وان لا نضحي بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبيد الله بن موسى ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن شريح بن النعمان بن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزاد قال المقابلة ما قطع طرف اذنها والمدابرة ما قطع من جانب الاذن والشرقاء المشقوقة والخرقاء المثقوبة هذا حديث حسن صحيح وشريح بن نعمان الصائدي كوفي وشريح بن الحارث الكندي الكوفي القاضي يكنى ابا امية وشريح بن هانئ كوفي ولوالده صحبة وكلهم من اصحاب علي في عصر واحد **باب** في الجذع من الضان في الاضاحي **حدثنا** يوسف بن عيسى ثنا وكيع ثنا عثمان بن واقد عن كدام بن عبد الرحمن عن ابي كباش قال جلبت غنما جذعا الى المدينة فكسدت علي فلقيت ابا هريرة فسالته فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعم او نعمت الاضحية الجذع من الضان قال فانتهبه الناس وفي الباب عن ابن عباس وام بلال بنت هلال عن ابيها وجابر وعقبة بن عامر ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي هريرة حديث غريب وقد روى هذا عن ابي هريرة موقوفا والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الجذع من الضان يجزئ في الاضحية **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاه غنما يقسمها في اصحابه ضحايا فبقي عتود او جدي فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به انت قال وكيع الجذع يكون ابن سبعة او ستة اشهر هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه عن عقبة بن عامر انه قال قسم النبي صلى الله عليه وسلم الضحايا فبقيت جذعة فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ضح بها انت **حدثنا** بذلك محمد بن بشار ثنا

اُسنے براء سے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** کس جانور کی قربانی کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی شریح بن نعمان سے اُسنے علی سے کہا کہ حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تامل کریں ہم آنکھوں میں اور کانوں میں تاکہ اُنمیں کوئی نقص نہو اور حکم کیا ہمکو یہ کہ نہ قربانی کریں ساتھ اُس جانور کے کہ جسکا کان آگے سے کٹا ہو اور نہ اُسکی جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ ساتھ شرقا کے اور نہ ساتھ خرقا کے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی شریح بن نعمان سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اُسمیں یہ کہ مقابلہ وہ جانور ہے جسکا کان کنارے سے کٹا ہو اور مدابرہ وہ جانور ہے جسکا کان ایک طرف سے کٹا ہو اور شرقا وہ ہے جسکا کان پھٹا ہو اور خرقا وہ جانور ہے جسکے کان میں سوراخ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریح بن نعمان ساعدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی کوفی قاضی ہے کنیت اُسکی ابو امیہ ہے اور شریح بن ہانی کوفی کو صحبت ہے اور یہ سب حضرت علی کے اصحاب میں سے ہیں بیچ ایک زمانہ کے **باب** ایک سال یا چھ مہینے کے مینڈھے کی قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن واقد نے کدام بن عبدالرحمن سے اُسنے روایت کی ابی کباش سے کہا اُسنے کہ لایا میں مینڈھے چھ ماہی طرف مدینے کے پس کساد کیا مجھپر یعنی فروخت نہوئی سو ملا میں ابو ہریرہ کو اور پوچھا اُس سے کہ کیا سبب ہے نہ بکنے کا سو ابو ہریرہ نے کہا کہ سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ اچھی قربانی ہے مینڈھا چھ مہینے کا پس اُچک لیا اُنکو لوگوں نے یعنی بہت جلدی فروخت ہو گئے اور اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے اُسنے اپنے باپ سے اور جابر اور عقبہ بن عامر اور ایک شخص نبی صلعم کے اصحاب سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث غریب ہے اور یہ حدیث ابو ہریرہ سے موقوف مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ چھ مہینے کا مینڈھا قربانی میں جائز ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابو الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلعم نے اُنکو بکریاں دیں تاکہ بانٹے اُنکو آپکے اصحاب میں واسطے قربانی کے پس تقسیم کیں اُسنے اور باقی رہا ایک بچہ سو ذکر کیا گیا وہ پاس نبی صلعم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے سو وکیع نے کہا کہ جذعہ سات یا چھ مینڈھے کا ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی غیر اس وجہ سے عقبہ بن عامر سے کہا کہ تقسیم کیں نبی صلعم نے قربانیاں اور باقی رہا چھ مہینے کا ایک بچہ سو پوچھا میں نے نبی صلعم سے سو فرمایا کہ قربانی کر ساتھ اُسکے تو **حدیث** کی ہمسے ساتھ اُسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے

يزيد بن هارون وابو داؤد قالا انا هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن بعجة بن عبد الله بن بدر عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم بجذا الحديث باب
في الاشتراك في الاضحية حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث ثنا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن علباء بن احمر
عن عكرمة عن ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير
عشرة وفي الباب عن ابي الاشد الاسلمي عن ابيه عن جده وابي ايوب وحديث ابن عباس حديث حسن غريب لا نعرفه
الا من حديث فضل بن موسى حدثنا قتيبة ثنا مالك بن انس عن ابي الزبير عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وقال اسحاق
يجزئ ايضا البعير عن عشرة واحتج بحديث ابن عباس حدثنا علي بن حجر ثنا شريك عن سلمة بن كهيل عن
حجية بن عدي عن علي قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قلت فالعرجاء قال اذا بلغت المنسك
قلت فمكسورة القرن فقال لا باس امرنا او امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العينين والاذنين هذا حديث
حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل حدثنا هناد ثنا عبدة عن سعيد عن قتادة عن جري
بن كليب النهدي عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يضحى باعضب القرن والاذن قال قتادة فذكرت
ذلك لسعيد بن المسيب فقال العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلك هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء
ان الشاة الواحدة تجزي عن اهل البيت حدثنا يحيى بن موسى ثنا ابو بكر الحنفي ثنا الضحاك بن عثمان قال ثني عمارة بن عبد الله
قال سمعت عطاء بن يسار

يزید بن ہارون اور ابو داود نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی بعجہ بن عبد اللہ
بن بدر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے **باب** قربانی میں شریک ہونے کا بیان حدیث کی ہمسے
ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُسنے علبا بن احمر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس
سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک سفر کے سو پہونچا دن قربانی کا سو شریک ہوئے ہم بیچ ایک گائے کے سات آدمی اور
اونٹ میں دس آدمی اور اس باب میں ابی اشد اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اور ابی ایوب سے بھی روایت ہی اور ابن عباس
کی حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث فضل بن موسیٰ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے
ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ قربانی کی ہمنے ساتھ نبی صلعم کے حدیبیہ میں کہ نام ہے ایک جگہ کا پاس مکہ کے اونٹ سات آدمی
سے اور گائے سات آدمی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور یہی ہے
قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور اسحاق نے کہا کہ اونٹ دس آدمی سے بھی کفایت کرتا ہے اور دلیل
پکڑی اُسنے ساتھ حدیث ابن عباس کے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے روایت کی
حجیہ بن عدی سے اُسنے علی سے کہا کہ گائے سات آدمی سے کافی ہے میں نے کہا کہ اگر بچہ جنے تو اسکا کیا حکم ہے کہا کہ حلال کر بچے اسکے کو
ساتھ ماں اُسکی کے۔ کہا میں لنگڑی کا کیا حکم ہے کہا کہ اگر قربانی کی جگہ تک چل سکے تو درست ہے میں نے کہا جسکا سینگ ٹوٹا ہو کہا کوئی ڈر
نہیں حکم کیا ہمکو نبی صلعم نے یہ کہ دیکھ لیں ہم آنکھوں کو اور کانوں کو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو سفیان ثوری نے
سلمہ بن کہیل سے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے جری
بن کلیب نہدی سے اُسنے علی سے کہا کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کیجاوے ساتھ سینگ ٹوٹے اور کان کٹے
کے کہا قتادہ نے سو ذکر کیا میں نے اسکو پاس سعید بن مسیب کے کہا اُسنے عضب وہ کہتا ہے کہ آدھے کان کو پہونچے یا زیادہ کو
یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ایک بکری سب گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے حدیث کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے ابو بکر حنفی نے اُسنے کہا حدیث ہمسے ضحاک بن عثمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمارہ بن عبد اللہ نے اُسنے کہا سنا میں نے عطاء بن یسار سے

يقول سألت أبا أيوب كيف كانت الضحايا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان الرجل يضحي بالشاة عنه وعن أهل بيته فيأكلون ويطعمون حتى تباهى الناس فصارت كما ترى هذا حديث حسن صحيح وعمارة بن عبد الله هو مدني وقد روى عنه مالك بن أنس والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وهو قول أحمد وإسحق واحتجا بحديث النبي صلى الله عليه وسلم أنه ضحى بكبش فقال هذا عمن لم يضح من أمتي وقال بعض أهل العلم لا تجزي الشاة إلا عن نفس واحدة وهو قول عبد الله بن المبارك وغيره من أهل العلم **باب** **حدثنا** أحمد بن منيع ثنا هشيم ثنا حجاج عن جبلة بن سحيم أن رجلا سأل ابن عمر عن الأضحية أواجبة هي فقال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون فأعادها عليه فقال أتعقل ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون هذا حديث حسن والعمل على هذا عند أهل العلم أن الأضحية ليست بواجبة ولكنها سنة من سنن النبي صلى الله عليه وسلم يستحب أن يعمل بها وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك **حدثنا** أحمد بن منيع وهناد قالا ثنا ابن أبي زائدة عن حجاج بن أرطاة عن نافع عن ابن عمر قال أقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحي هذا حديث حسن **باب** في الذبح بعد الصلوة **حدثنا** علي بن حجر ثنا إسمعيل بن إبراهيم عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم نحر فقال لا يذبحن أحدكم حتى يصلي قال فقام خالي فقال يا رسول الله هذا يوم اللحم فيه مكروه وإني عجلت نسيكتي لأطعم أهلي وأهل داري أو جيراني قال فأعد ذبحك بآخر فقال يا رسول الله عندي عناق لبن هي خير من شاتي لحم أفأذبحها قال نعم وهي خير نسيكتيك ولا تجزي جذعة بعدك وفي الباب عن جابر وجندب وأنس وعويمر بن أشقر وابن عمر وأبي زيد الأنصاري وهذا حديث حسن صحيح

کہتا تھا پوچھا مین نے ابو ایوب سے کس طرح تھین قربانیان بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اُسنے کہ تھا مرد قربانی کرتا ساتھ ایک بکری کے اپنی طرف سے اور اپنے گھروالون کی طرف سے[1] پس آپ بھی کھاتا تھا اور لوگون کو بھی کھلاتا تھا یہانتک کہ فخر کیا لوگون نے پس ہوگئی قربانی جیسے کہ دیکھتا ہے تو یعنی فخر کے لیے ہر شخص جدی قربانی کرتا ہے اور عمارہ بن عبد اللہ وہ مدنی ہے روایت کی اُن سے مالک بن انس نے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور دلیل پکڑی ہے انھون نے ساتھ حدیث نبی صلعم کے کہ آپ نے قربانی کیا ایک مینڈھا پس فرمایا یہ اُس شخص کیطرف سے ہے جو قربانی نہ کرے امت میری سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ نہین کفایت کرتی ایک بکری مگر ایک آدمی سے اور یہی ہے قول ابن مبارک وغیرہ اہل علم کا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے ہشیم سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج نے جبلہ بن سحیم سے کہا ایک شخص نے پوچھا ابن عمر کو قربانی سے کہ کیا واجب ہے سو کہا اُسنے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانون نے سو پھر پوچھا اُسنے تو فرمایا کیا تجکو عقل ہے قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قربانی واجب نہین ولیکن ایک سنت ہے نبی صلعم کی سنتون سے مستحب ہے کہ عمل کیا جاوے ساتھ اُسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا ٹھہرے حضرت صلعم مدینے مین دس برس یعنی قربانی کرتے تھے ہر سال یہ حدیث حسن ہے **باب** بعد نماز عید کے قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے براء بن عازب سے کہا کہ نصیحت کی ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دن قربانی کے سو فرمایا کہ نہ ذبح کرے ایک تمہارا قربانی کو یہانتک کہ نماز پڑھے عید کی کہا پس کھڑا ہوا ماموں میرا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت یہ دن ہے کہ اسمین گوشت ناپسند ہوتا ہے یعنی بہت ہونے کی وجہ سے رغبت کم ہوتی ہے اور مین نے جلدی ذبح کی قربانی اپنی یعنی پہلے نماز سے تاکہ کھلاؤن مین اپنے اہل کو اور ہمسایون کو فرمایا دوسری قربانی کر اُسنے کہا یا حضرت میرے پاس برس سے کم کا بکری کا بچہ ہے وہ بہتر ہے دو بکری گوشت والی سے پس کیا ذبح کرون مین اُسکو فرمایا ہان کرلے اور وہ بہترین قربانیون تیری کا ہے۔ اور نہین کفایت کرتا جذعہ پیچھے تیرے سے کسی کو اور اس باب مین جابر اور جندب اور انس اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] یعنی سب گھروالون کی طرف سے فقط ایک قربانی کرنی کافی ہو جاتی ہے۔ یہ ضرور نہین کہ گھر مین جتنے آدمی ہون ہر ایک جدی جدی قربانی کرین ۱۲

والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان لا یضحی بالمصر حتی یصلی الامام وقد رخص قوم من اھل العلم لاھل القری فی الذبح اذا طلع الفجر وھو قول ابن المبارک وقد اجمع اھل العلم ان لا یجزئ الجذع من المعز وقالوا انما یجزئ الجذع من الضان **باب** فی کراھیۃ اکل الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکل احدکم من لحم اضحیتہ فوق ثلثۃ ایام وفی الباب عن عائشۃ وانس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وانما کان النھی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم متقدما ثم رخص بعد ذلک **باب** فی الرخصۃ فی اکلھا بعد ثلاث **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا ثنا ابو عاصم النبیل ثنا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث لیتسع ذو الطول علی من لا طول لہ فکلوا ما بدا لکم واطعموا وادخروا وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ ونبیشۃ وابی سعید وقتادۃ بن النعمان وانس وام سلمۃ وحدیث بریدۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن عابس بن ربیعۃ قال قلت لام المؤمنین اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن لحوم الاضاحی قالت لا ولکن قل من کان یضحی من الناس فاحب ان یطعم من لم یضح فلقد کنا نرفع الکراع فناکلہ بعد عشرۃ ایام ھذا حدیث حسن صحیح وام المؤمنین ھی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عنھا ھذا الحدیث من غیر وجہ **باب** فی الفرع والعتیرۃ **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن ابن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ والفرع اول النتاج کان ینتج لھم فیذبحونہ وفی الباب

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے یہ کہ نہ قربانی کیجاوے شہر میں یہانتک کہ نماز پڑھے امام اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ گانوں والوں کو فجر سے پیچھے اور نماز سے پہلے قربانی کرنی درست ہے اور یہی ہے قول ابن مبارک کا۔ اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ چند مہینے کی بکری سے قربانی درست نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چند مہینے کا مینڈھا یا بھیڑ ہو تو جائز ہے۔ **باب** تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کھاوے ایک تمہارا گوشت قربانی کا زیادہ تین دن سے اور اس باب میں عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ یہ نہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اول اسلام میں تھی پھر اجازت دی آپ نے بعد اسکے **باب** قربانی کا گوشت تین دن کے بعد بھی کھانا درست ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان اور حسن بن علی خلال نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نبیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا میں نے منع کیا تھا تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کھانے کو اسلیے کہ جو لوگ امیر ہیں فقیروں پر تقسیم کر دیویں (اپنے پاس باقی نہ رکھ چھوڑیں تاکہ فقیر محروم نہ رہ جاویں) پس اب کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اور اس باب میں ابن مسعود۔ عائشہ۔ نبیشہ۔ ابی سعید قتادہ انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی عابس بن ربیعہ سے کہا کہ کہا میں نے عائشہ سے کہ کیا تھے نبی صلعم منع کرتے کھانے گوشت قربانیوں سے اُسنے کہا نہیں و لیکن قربانی بہت کم لوگ کرتے تھے۔ پس دوست رکھا آپ نے یہ کہ کھلایا جاوے وہ شخص کہ نہ قربانی کرے۔ پس تحقیق تھے ہم اُٹھا رکھتے دست قربانی کا پس کھاتے تھے اسکو بعد دس دن کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین عائشہ بی بی حضرت صلعم کی ہیں یہ روایت آپ سے کئی طرح پر مروی ہے **باب** فرع اور عتیرہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں ہے فرع اور نہ عتیرہ اسلام میں۔ اور فرع اول بچہ اونٹنی کا ہے کہ پیدا ہوتا تھا پس ذبح کرتے تھے اُسکو۔ اور اس باب میں

لہ ایک سال قحط شدید ہوا تھا مدینے میں کہ باہر کے رہنے والوں سے تمام مدینہ بھر گیا۔ اُسی سال حضرت نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت قربانی کا ہو تقسیم کر دیں جمع نہ کریں آیندہ سال میں جب حاجت نہ رہی تو جمع رکھنے کی اجازت دیدی ۱۲ ع ۔ شرح سنہ میں ہے کہ جو ذبح کرتے تھے اُسکو واسطے بتوں اپنے کے جاہلیت میں۔ اور مسلمان بھی اول اسلام

عن نبیشۃ ومخنف بن سلیم وھذا حدیث حسن صحیح والعتیرۃ ذبیحۃ کانوا یذبحونھا فی رجب یعظمون شھر رجب لانہ اول شھر من اشھر الحرم واشھر الحرم رجب وذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم واشھر الحج شوال وذو القعدۃ وعشر من ذی الحجۃ کذلک روی عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم فی اشھر الحج **باب** ما جاء فی العقیقۃ **حدثنا** یحیی بن خلف ثنا بشر بن المفضل ثنا عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن یوسف بن ماھک انھم دخلوا علی حفصۃ بنت عبد الرحمن فسالوھا عن العقیقۃ فاخبرتھم عن عائشۃ اخبرتھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ وفی الباب عن علی وام کرز وبریدۃ وسمرۃ وابی ھریرۃ وعبد اللہ بن عمرو وانس وسلمان بن عامر وابن عباس وحدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وحفصۃ ھی ابنۃ عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا ابن جریج قال اخبرنی عبید اللہ بن ابی یزید عن سباع بن ثابت ان محمد بن ثابت بن سباع اخبرہ ان ام کرز اخبرتہ انھا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العقیقۃ فقال عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ واحدۃ لا یضرکم ذکرانا کن ام اناثا ھذا حدیث صحیح **حدثنا** الحسن بن علی ثنا عبد الرزاق ثنا ھشام بن حسان عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ الاذی **حدثنا** الحسن ثنا عبد الرزاق ثنا ابن عیینۃ عن عاصم بن سلیمان الاحول عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ھذا حدیث صحیح **باب** الاذان فی اذن المولود **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مھدی قالا ثنا سفیان عن عاصم بن عبید اللہ عن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ

نبیشہ اور مخنف سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اسکو رجب کے مہینے میں رجب کی تعظیم کے لیے کہ وہ پہلا مہینا ہے حرام کے مہینوں میں سے۔ مہینے حرام کے یہ ہیں۔ رجب۔ ذیقعدہ۔ ذیحجہ۔ محرم۔ اور مہینے حج کے یہ ہیں۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ اور دس دن ذیحجہ کے۔ اسیطرح روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ مہینوں حج کے **باب** عقیقہ[1] کا بیان **حدیث** کی ہمسے یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم نے یوسف بن ماہک سے کہ وہ گئے پاس حفصہ بنت عبد الرحمن کے سو پوچھا انھوں نے عقیقہ سے۔ پس خبر دی انکو یہ کہ عائشہ نے خبر دی اُسکو کہ حضرت صلعم نے حکم کیا ذبح کرنیکا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں برابر عمر کی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ اس باب میں حضرت علی اور ام کرز۔ ام بریدہ۔ ام سمرہ۔ ابی ہریرہ۔ عبد اللہ بن عمرو اور انس۔ سلمان بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے اُسنے کہا خبر دی مجکو عبد اللہ بن ابی یزید نے سباع بن ثابت سے کہ محمد بن ثابت نے خبر دی اُسکو کہ ام کرز نے خبر دی اُسکو کہ اسنے نبی صلعم کو پوچھا عقیقہ سے سو فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کیجاویں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری ذبح کیجاوے۔ اور نہیں ضرر کرتا تمکو نر ہوں یا مادہ یعنی نہ خیال کرو کہ بیٹے کیطرف سے نر چاہیے اور بیٹی کی طرف سے مادہ۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر ضبی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے مسنون ہے عقیقہ کرنا۔ پس ذبح کرو اُسکی طرف سے جانور اور دور کرو اس سے ایذا۔ یعنی بال ہر کے اور میل وغیرہ **حدیث** کی ہمسے حسن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے عاصم بن سلیمان احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اسنے سلمان بن عامر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اُسکے یہ حدیث صحیح ہے **باب** لڑکے کے کان میں اذان دینے کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے اپنے باپ سے

[1] عقیقہ عق سے مشتق ہے اسکے معنی پھاڑنے کے ہیں۔ اور یہاں اون بالوں کا نام ہے کہ لڑکے کے سر پر ہوتے ہیں وقت پیدا ہونے کے۔ عقیقہ اُس بکری کو بھی کہتے ہیں کہ سر منڈانے کے وقت ذبح کیجاتی ہے۔ عقیقہ سنت ہے تینوں اماموں کے نزدیک۔ اور ایک روایت میں امام احمد سے واجب ہے۔ اکثر حدیثوں سے سنت ہونا ثابت ہے

قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حين ولدته فاطمة بالصلوة هذا حديث صحيح والعمل عليه وروى عن النبی صلى الله عليه وسلم فی العقيقة من غير وجه عن الغلام شاتان مكافاتان وعن الجارية شاة وروى عن النبی صلى الله عليه وسلم ايضا انه عق عن الحسن بن علی بشاة وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث **باب** حدثنا سلمة بن شبيب ثنا ابو المغيرة عن عفير بن معدان عن سليم بن عامر عن ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الاضحية الكبش وخير الكفن الحلة هذا حديث غريب عفير بن معدان يضعف فی الحديث **باب** حدثنا احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن عون ثنا ابو رملة عن مخنف بن سليم قال كنا وقوفا مع النبی صلى الله عليه وسلم بعرفات فسمعته يقول يا ايها الناس على كل اهل بيت فی كل عام اضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هی التی تسمونها الرجبية هذا حديث حسن غريب لا نعرف هذا الحديث الا من هذا الوجه من حديث ابن عون **باب** حدثنا محمد بن يحيى القطعی ثنا عبد الاعلى عن محمد بن اسحق عن عبد الله بن ابی بكر عن محمد بن علی بن الحسين عن علی بن ابی طالب قال اعق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن بشاة وقال يا فاطمة احلقی راسه وتصدقی بزنة شعره فضة فوزنته فكان وزنه درهما او بعض درهم هذا حديث حسن غريب واسناده ليس بمتصل ابو جعفر محمد بن علی لم يدرك علی بن ابی طالب **باب** حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ازهر بن سعد السمان عن ابن عون عن محمد بن سيرين عن عبد الرحمن بن ابی بكرة عن ابيه ان النبی صلى الله عليه وسلم خطب ثم نزل فدعا بكبشين فذبحهما هذا حديث صحيح حدثنا قتيبة ثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابی عمرو عن المطلب عن جابر بن عبد الله قال شهدت مع النبی صلى الله عليه وسلم الاضحى بالمصلى فلما قضى خطبته نزل عن منبره فاتی بكبش فذبحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال بسم الله والله اكبر هذا عنی وعمن

اُسنے کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کے اسوقت کہ جنا اُنکو حضرت فاطمہ نے مانند اذان نماز کے[۱] یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حکم عقیقہ کے کئی وجہ پر لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری۔ روایت کی گئی نبی صلعم سے بھی کہ تحقیق آپنے عقیقہ کیا حسین بن علی کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے **باب** حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو المغیرہ نے عفیر بن معدان سے اُسنے سلیم بن عامر سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ زیادہ تر بہتر قربانی دنبہ سینگ والا ہی اور بہترین کفن حلہ ہے یہ حدیث غریب ہی۔ عفیر بن معدان ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو رملہ نے مخنف سے کہا تھے ہم کھڑے ساتھ نبی صلعم کے بیچ عرفات کے پس سُنا مین نے آپ سے فرماتے تھے اے لوگو ہر گھر والون پر ہر برس مین ایک قربانی ہی۔ اور ایک عتیرہ ہی۔ کیا جانتے ہو تم کیا ہی عتیرہ سو عتیرہ وہ ہے جسکو تم رجبیہ کہتے ہو یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر ابن عون کے طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے محمد بن علی بن حسین سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا کہ عقیقہ کیا نبی صلعم نے امام حسین کیطرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آپنے اے فاطمہ مونڈ تو سر اُسکا اور صدقہ دے ہموزن بالون اُسکے کے چاندی سو تولا ہمنے بالون کو پس تھا وزن بالون کا ایک درہم یا کم درہم سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسناد اُسکی متصل نہین اسواسطے کہ محمد بن علی بن حسین نے نہین پایا علی بن ابی طالب کو **باب** حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ازہر بن سعد سمان نے ابن عون سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے خطبہ فرمایا پھر اُترے ممبر سے پھر منگائے دو مینڈھے اور ذبح کیا اُنکو یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے مطلب سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلعم کے عید قربانی کو عیدگاہ مین سو جب تمام کیا آپنے خطبہ اپنا تو اُترے منبر سے۔ پس لایا گیا آپ کے پاس مینڈھا سو ذبح کیا اُسکو رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھ سے اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یعنی شروع ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی یہ قربانی میری طرف سے ہی اور اُس شخص کیطرف سے

---

[۱] لڑکا پیدا ہونے کے وقت اُسکے کان مین اذان کہنی سنت ہے کہ مولود کو ابتدا سے اسلام کی تعلیم ہو۔ تخصیص اذان کی اسواسطے ہی کہ اُس سے شیطان بھاگتا ہی ۱۲ منہ

لم يضح من امتي هذا حديث غريب من هذا الوجه والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان يقول الرجل اذا ذبح بسم الله والله اكبر وهو قول ابن المبارك والمطلب بن عبد الله بن حنطب يقال انه لم يسمع من جابر **باب**

حدثنا علي بن حجر ثنا علي بن مسهر عن اسمعيل بن مسلم عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق راسه **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا يزيد بن هارون ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يستحبون ان يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع فان لم يتهيا يوم السابع فيوم الرابع عشر فان لم يتهيا عق عنه يوم احدى وعشرين وقالوا لا يجزئ في العقيقة من الشاة الا ما يجزئ في الاضحية **باب حدثنا** احمد بن الحكم البصري ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن مالك بن انس عن عمرو او عمر بن مسلم عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من راى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره هذا حديث حسن والصحيح هو عمرو بن مسلم قد روى عنه محمد بن عمرو بن علقمة وغير واحد وقد روي هذا الحديث عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه نحو هذا وهو قول بعض اهل العلم وبه كان يقول سعيد بن المسيب والى هذا الحديث ذهب احمد واسحق ورخص بعض اهل العلم في ذلك فقالوا لا باس ان ياخذ من شعره واظفاره وهو قول الشافعي واحتج بحديث عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث بالهدي من المدينة فلا يجتنب

کہ نہیں قربانی کی امت میری سے یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب آدمی کسی جانور کو حلال کرے تو کہے بسم اللہ واللہ اکبر اور یہی ہے قول ابن مبارک کا اور مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کا اور کہا جاتا ہے کہ مطلب نے نہیں سنا جابر سے

باب حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اسمعیل بن مسلم سے اسنے حسن سے اسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لڑکا گرو ہے بدلے عقیقہ اپنے کے۔ ذبح کیا جاوے اسکی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور مونڈا جاوے سر اسکا **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے۔ اسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اسنے حسن سے اسنے سمرہ بن جندب سے اسنے نبی صلعم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ ذبح کیا جاوے لڑکے کی طرف سے عقیقہ ساتویں دن اور اگر ساتویں دن نہ میسر ہو تو چودھویں دن کرے۔ اور اگر چودھویں دن بھی نہ میسر ہو تو اکیسویں دن کرے۔ اور کہتے ہیں کہ نہیں کافی عقیقہ میں بکریوں سے مگر وہ چیز کہ کافی ہے قربانی میں **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن حکم بصری نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اسنے مالک بن انس سے اسنے عمرو سے یا عمرو بن مسلم سے اسنے سعید بن مسیب سے اسنے ام سلمہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ جو شخص کہ دیکھے چاند ذیحجہ کا اور ارادہ کرے قربانی کرنے کا تو نہ کاٹے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے۔ یہ حدیث حسن ہے اور صحیح عمرو بن مسلم ہے روایت کی اس سے محمد بن عمرو وغیرہ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے اسنے روایت کی ام سلمہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے مانند اسکے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سعید بن مسیب اور طرف اسی حدیث کے گئے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم کہتے ہیں نہیں ڈر ہے کہ لیوے بال اپنے اور ناخن اور یہی ہے قول شافعی کا اور دلیل پکڑی اسنے ساتھ حدیث عائشہ کے کہ تحقیق حضرت صلعم بھیجتے تھے ہدی کو مدینے سے طرف مکہ کے پس نہ پرہیز کرتے کسی چیز سے

ع بعض حدیثوں میں ایک ایک بکری کا ذکر آیا ہے اور بعض میں دو دو بکریوں کا ذکر آیا ہے لیکن دو بکری کی حدیثوں کو ترجیح ہے کہ وہ زیادہ تر قوی اور صحیح ہیں اور احتمال ہے کہ ایک بکری جائز ہو اور دو مستحب ہوں یا اقل درجہ استحباب کا ایک ہے اور کمال استحباب کا دو ہیں یا ایک بکری پہلے دن کرے اور دوسری ساتویں دن کرے ۱۲۔ اور کہا امام شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے کہ عقیقہ کے بکری کی ہڈیاں نہ توڑی جاویں بلکہ صحیح وسالم یکجائی جاویں واسطے تفاول کے ساتھ سالم ہوتے ہڈیوں بچے کے۔ لیکن امام مالک کے نزدیک فقط ایک بکری عقیقہ کرے خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی ۱۲ منہ ذبح سینگ دار اکثر فربہ ہوتا ہے اسلیے اسکو بہتر فرمایا۔ اور بہتر کفن حلہ یعنی لنگی اور چادر ہے اور مراد کے یعنی کفن کے اور یہ کفن سنت ہے یا یہ کہ بدون قمیص کے مراد ہو اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نہ کرے بلکہ دو کپڑے بہتر ہیں۔ ادنی درجہ میں اور تین سنت اور مرتبہ کمال کا ہے جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے ۱۲ منہ قربانی کرنے والے کو مستحب ہے کہ بحکم ترجیح ہے تا وقتیکہ قربانی کر لیوے بال و ناخن نہ منڈوا دے اور نہ ناخن کتر اوے بقیہ صفحہ ۴۹۸

شیئا مما یجتنب منہ المحرم بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب النذور والایمان** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا نذر فی معصیۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو صفوان عن یونس بن یزید عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین وفی الباب عن ابن عمر وجابر وعمران بن حصین وھذا حدیث لا یصح لان الزہری لم یسمع ھذا الحدیث من ابی سلمۃ وسمعت محمدا یقول روی عن غیر واحد منہم موسی بن عقبۃ وابن ابی عتیق عن الزہری عن سلیمان بن ارقم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد والحدیث ھو ھذا **حدثنا** ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل بن یوسف الترمذی ثنا ایوب بن سلیمان بن بلال ثنی ابو بکر بن اویس عن سلیمان بن بلال عن موسی بن عقبۃ وعبد اللہ بن ابی عتیق عن الزہری عن سلیمان بن ارقم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ اللہ وکفارتہ کفارۃ یمین ھذا حدیث غریب وھو اصح من حدیث ابی صفوان وابو صفوان ھو مکی واسمہ عبد اللہ بن سعید وقد روی عنہ الحمیدی وغیر واحد من اجلۃ اہل الحدیث عن یونس وقال قوم من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم لا نذر فی معصیۃ اللہ وکفارتہ کفارۃ یمین وھو قول احمد واسحق واحتجا بحدیث الزہری عن ابی سلمۃ عن عائشۃ وقال بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم لا نذر فی معصیۃ ولا کفارۃ فی ذلک وھو قول مالک والشافعی

اُس چیز سے کہ پرہیز کرتا ہے اُس سے محرم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب النذور والایمان** نذروں اور قسموں کا بیان جو حضرت صلعم سے مروی ہیں **باب** نہیں جائز ہے پورا کرنا نذر کا گناہ میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو صفوان نے یونس بن یزید سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث صحیح نہیں اسواسطے کہ زہری نے یہ حدیث ابی سلمہ سے نہیں سُنی۔ اور سُنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ کئی لوگوں سے مروی ہے اُنمیں میں سے ہیں موسی بن عقبہ اور ابن ابی عتیق اُنھوں نے روایت کی زہری سے اُسنے سلیمان بن ارقم سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہا محمد نے وہ حدیث یہی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل بن یوسف ترمذی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن سلیمان بن بلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال سے اُسنے موسی بن عقبہ اور عبد اللہ بن ابی عتیق سے اُسنے زہری سے اُسنے سلیمان بن ارقم سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے حدیث ابی صفوان سے۔ اور ابو صفوان مکی ہے اور نام اُسکا عبد اللہ بن سعید ہے اور تحقیق روایت کی اُس سے حمیدی وغیرہ نے بزرگان اہل حدیث سے اُسنے یونس سے اور کہا ایک جماعت اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے گناہ میں نذر منعقد ہو جاتی ہے۔ اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے۔ اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ حدیث زہری کے ابی سلمہ سے اُسنے زہری سے اُسنے عائشہ سے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور نہیں لازم آتا ہے کفارہ اسمیں اور یہی ہے قول مالک اور شافعی کا

بقیہ صفحہ ۴۸۰ اختلاف ہے کہ لڑکا بدلے عقیقہ کے کسطرح گرو ہے باوجودیکہ وہ مکلف نہیں تا ماخوذ ہو بسبب ترک کرنے عقیقہ کے سوا امام احمد نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ فرزند والدین کی شفاعت سے روکا گیا ہے جبتک کہ اُسکا عقیقہ نہ کریں اور بعضے کہتے ہیں کہ فرزند روکا گیا ہے بھلائیوں سے اور سلامتی آفات سے اور زیادہ نشو نما سے اور بعضے کہتے ہیں کہ گروی ہے ساتھ پلیدی اور اذی کے اور عقیقہ کے خون سے فرزند کا متر کرنا منع ہے ۱۲ع ح **ملہ** نذر اُسکو کہتے ہیں کہ واجب کرے اپنے نفس پر اُس چیز کو کہ نہیں واجب ہے اور بعض علما نے اجماع نقل کیا ہے اُسپر کہ ماننا نذر کا صحیح ہے اور واجب ہے پورا کرنا اُسکا اگر ہو نذر طاعت یعنی عبادت کی اور اگر نذر گناہ ہو تو اکثر کے نزدیک منعقد نہیں ہوتی اور یہی ہے قول جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ منعقد نہیں ہوتی لیکن لازم آتا ہے اسمیں کفارہ قسم کا۔ اور نذر یعنی منت ماننی خدا کے سوا کسیکی جائز نہیں نہ کسی نبی نہ فرشتہ نہ ولی نہ پیر وغیرہ کی پس اگر کوئی شخص نذر مانے کہ اگر خدا تعالے میری حاجت بر لاوے تو فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد یا جنس کھانے پینے کی سے بھیجونگا تو یہ نذر درست نہیں۔ چنانچہ تفصیل اُسکی مولانا اسحاق نے مائۃ مسائل میں کی ہے اور زیادہ تفصیل اسکی فتاوے عالمگیری میں ہے ۱۲ اور قسم تین قسم ہے ایک کا نام

حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن طلحۃ بن عبد الملک الایلی عن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ بن عمر عن طلحۃ بن عبد الملک الایلی عن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ یحیی بن ابی کثیر عن القاسم بن محمد وھو قول بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وبہ یقول مالک والشافعی قالوا لا یعصی اللہ ولیس فیہ کفارۃ یمین اذا کان النذر فی معصیۃ

باب لا نذر فی ما لا یملک ابن آدم **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسحق بن یوسف الازرق عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابۃ عن ثابت بن الضحاک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی العبد نذر فیما لا یملک وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعمران بن حصین ھذا حدیث حسن صحیح

باب فی کفارۃ النذر اذا لم یسم **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ابو بکر بن عیاش قال ثنی محمد مولی المغیرۃ بن شعبۃ قال ثنی کعب بن علقمۃ عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ النذر اذا لم یسم کفارۃ یمین ھذا حدیث حسن صحیح غریب

باب فیمن حلف علی یمین فرایٔ غیرھا خیرا منھا **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا المعتمر بن سلیمان عن یونس ثنا الحسن عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن لا تسال الامارۃ فانک ان اتتک عن مسئلۃ وکلت الیھا وانک ان اتتک من غیر مسئلۃ اعنت علیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فات الذی ھو خیر ولتکفر عن یمینک وفی الباب عن عدی بن حاتم وابی الدرداء وانس وعائشۃ وعبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ وام سلمۃ وابی موسی حدیث عبد الرحمن بن سمرۃ حدیث حسن صحیح

حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے مالک سے اُسنے طلحہ بن عبد الملک ایلی سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر مانے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی تو چاہیے کہ اطاعت کرے اُسکی اور جو شخص کہ نذر مانے اللہ کی گناہ کرنے کی تو نہ گناہ کرے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی طلحہ بن عبد الملک ایلی سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو یحیی بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسکے قائل ہیں مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ کی اور لازم نہیں آتا اُنھیں کفارہ قسم کا جب کہ ہو نذر گناہ کی

باب نہیں پورا کرنا آتا نذر کا اُس چیز میں کہ نہیں مالک ہوتا بندہ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں لازم بندے پر پورا کرنا نذر کا اُس چیز میں کہ نہیں مالک ہوتا اُسکا بندہ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اگر نذر معین نہ کرے تو اُسکا کیا کفارہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد مولی مغیرہ بن شعبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے کعب بن علقمہ نے ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر نذر معین نہ کرے تو قسم کا کفارہ دے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اگر کوئی شخص قسم کھائے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اسکے بہتر اُس سے تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا اے ابا عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کسی جگہ کا تجھے حاکم کریں پس اگر تحقیق تو دیا جاویگا سرداری مانگے سے تو سونپا جاویگا طرف اُسکی اور اگر دیا جاوے بے مانگے تو مدد دیا جاویگا اُسپر اور جب کہ قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اُسکا بہتر اُس سے تو کفارہ دے اپنی قسم کا اور اگر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی قسم کو توڑ ڈال اور اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی درداء اور انس اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسی سے بھی روایت ہے اور عبد الرحمن بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] مثلاً کوئی شخص کہے غیر کے غلام کو یا کسی چیز کو کہ میں نے لازم کیا اپنے پر اسکو خدا کی راہ میں آزاد کرنا تو اسکے ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب نہ صحیح ہونے نذر کے ۱۲ لمعات [2] مثلاً کہے کہ اگر مطلب میرا حاصل ہو تو مجھپر نذر اور منت ہے اللہ کی نہیں کرے روزہ کو یا مال وغیرہ کو ۱۲ [3] مثلاً قسم کھاوے کہ میں نماز نہیں پڑھونگا یا والدین سے کلام نکرونگا وغیرہ ذالک تو وہ توڑ دے

باب فی الکفارة قبل الحنث **حدثنا** قتیبة عن مالك بن انس عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من حلف علی یمین فرایٰ غیرها خیرا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل وفی الباب عن ام سلمة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هٰذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان الکفارة قبل الحنث تجزیٔ وهو قول مالك والشافعی واحمد واسحٰق وقال بعض اهل العلم لا یکفر الا بعد الحنث قال سفیان الثوری ان کفر بعد الحنث احب الی وان کفر قبل الحنث اجزاه **باب** فی الاستثناء فی الیمین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثنی ابی حماد بن سلمة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء الله فلا حنث علیه وفی الباب عن ابی هریرة حدیث ابن عمر حدیث حسن وقد رواه عبید الله بن عمر وغیره عن نافع عن ابن عمر موقوفا وهٰکذا روی سالم عن ابن عمر موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غیر ایوب السختیانی وقال اسمٰعیل بن ابراهیم کان ایوب احیانا یرفعه واحیانا لا یرفعه والعمل علی هٰذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان الاستثناء اذا کان موصولا بالیمین فلا حنث علیه وهو قول سفیان الثوری والاوزاعی ومالك بن انس وعبد الله بن المبارك والشافعی واحمد واسحٰق **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة

باب قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھائے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اُسکا بہتر اُس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور چاہیے کہ کرے اُس کام کو اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا کافی ہے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہ دے کہا سفیان ثوری نے کہ اگر قسم توڑنے سے پیچھے کفارہ دے تو بہت پیارا ہے مجکو اور اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دے تو کفایت کرتا ہے **باب** قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ اور حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے نافع ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھا دے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی ساتھ قسم کے تو نہیں ہے حنث اُسپر۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے موقوف اور اسیطرح روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوف اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اُسکو سواے ایوب سختیانی کے اور کہا اسمعیل بن ابراہیم نے۔ تھا ایوب کبھی مرفوع کرتا اُسکو اور کبھی نہ مرفوع کرتا اُسکو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر قسم کے متصل ہو تو حنث نہیں اُسپر۔ یہی ہے قول سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے۔ اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابن طاؤس سے۔ اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے

ف امام شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ توڑنے سے پہلے دینا درست ہے۔ لیکن امام شافعی رح کے نزدیک روزے کے کفارہ میں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز نہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ قسم توڑنے سے پہلے مطلق کفارہ درست نہیں ہے ۱۲ ع ح ف حنث کے معنے ہیں گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے انشاء اللہ کہے تو وہ قسم نہیں ہوتی تا حنث اُسپر مترتب ہو۔ حاصل یہ ہے کہ نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اُسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اور اسیطرح انشاء اللہ کہنا متصل قسم کے مانع ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے ۔ اور یہی ہے مذہب اکثر علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ انشاء اللہ منفصل کا بھی یہی حکم ہے۔ اور حد متصل ہونے کی یہ ہو کہ اور کلام میں مشغول نہو جب قسم کھا دے اسیوقت انشاء اللہ کہ اور اگر بعد قسم کے اور کلام میں مشغول ہو ہوا پھر انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہے ۱۲

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حلف فقال ان شاء الله لم يحنث سألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث خطأ أخطأ فيه عبد الرزاق اختصره من حديث معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان سليمان بن داؤد عليه السلام قال لاطوفن الليلة على سبعين امرأة تلد كل امرأة غلاما فطاف عليهن فلم تلد امرأة منهن الا امرأة نصف غلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قال ان شاء الله لكان كما قال هكذا روى عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاؤس عن ابيه هذا الحديث بطوله وقال سبعين امرأة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال سليمان بن داؤد لاطوفن الليلة على مائة امرأة **باب** في كراهية الحلف بغير الله **حدثنا** قتيبة ثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه سمع النبي صلى الله عليه وسلم عمر وهو يقول وابي وابي فقال الا ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم فقال عمر فوالله ما حلفت به بعد ذلك ذاكرا ولا آثرا وفي الباب عن ثابت بن الضحاك وابن عباس وابي هريرة وقتيبة وعبد الرحمن بن سمرة وهذا حديث حسن صحيح قال ابو عبيد معنى قوله ولا آثرا يقول لا آثره عن غيره يقول لم اذكره عن غيره **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرك عمر وهو في ركب وهو يحلف بابيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم ليحلف حالف بالله او ليسكت هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** قتيبة ثنا ابو خالد الاحمر عن الحسن بن عبيد الله عن سعد بن عبيدة ان ابن عمر سمع رجلا يقول لا والكعبة فقال ابن عمر لا تحلف بغير الله فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حلف بغير الله فقد كفر واشرك

وهذا حديث حسن

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم کھاوے پس کہے ساتھ اسکے انشاء اللہ تعالیٰ تو نہیں حانث ہوتا۔ پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے تو کہا اُسنے کہ یہ حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں عبدالرزاق نے اختصار کیا اسکو حدیث معمر سے اُسنے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہا سلیمان ابن داؤد نے کہ البتہ پھرونگا میں آج رات کو ستر عورتوں پر اور جنیگی ہر عورت ایک لڑکا سو پھر اُنپر یعنی جماع کیا اُنسے۔ پس نہ جنی کوئی عورت اُنمیں سے مگر ایک عورت آدھا بچہ سو نبی صلعم نے فرمایا اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ تو البتہ ہو جاتا جیسے کہ کہا تھا یعنی سب عورتیں لڑکا جنتیں۔ اسیطرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے روایت کی ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے یہ حدیث لمبی اور کہا ستر عورتیں اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ کہا سلیمان بن داؤد نے البتہ طواف کرونگا میں آج کی رات سو عورت پر **باب** غیر اللہ کی قسم کھانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو اسحال میں کہ وہ کہتے تھے قسم ہے باپ میرے کی قسم ہے باپ میرے کی سو آپنے فرمایا خبردار ہو تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس قسم سے کہ تم اپنے باپوں کی پس کہا عمر نے پس قسم ہے اللہ کی نہیں قسم کھائی میں نے ساتھ اسکے پیچھے اسکے نہ اپنی طرف سے اور نہ بطور نقل کے غیر کی طرف سے اور اس باب میں ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور قتیبہ اور عبدالرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا ابو عبید نے معنی آثرا کے یہ ہیں کہ نہیں ذکر کیا میں اُسکو غیر کی طرف سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے پایا عمر کو اسحال میں کہ وہ کئی سواروں میں تھا اور قسم کھاتا تھا اپنے باپ کی سو نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی چاہیے کہ قسم کھاوے قسم کھانیوالا اللہ کی یا چپ رہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے حسن بن عبیداللہ سے اُسنے روایت کی سعد بن عبیدہ سے کہ تحقیق ابن عمر نے سنا ایک مرد کو کہتا تھا قسم ہے کعبہ کی سو ابن عمر نے کہا کہ نہ قسم کھاوے غیر کی۔ پس تحقیق میں نے سنا ہے نبی صلعم سے پس فرماتے تھے جو شخص کہ قسم کھاوے غیر اللہ کی پس تحقیق کفر اور شرک کیا اُسنے یہ حدیث حسن ہے

ف اللہ کے سوا اور کی قسم کھانے سے اسواسطے منع فرمایا کہ قسم مختص ہے ساتھ ذات باری کے بسبب کمال عظمت اُسکی کے پس مشابہ کیا جاوے ساتھ اُسکے غیر اُسکا ابن عباس سے مروی ہے کہ اگر میں سو بار خدا کی قسم کھا کر توڑ ڈالوں تو بہتر ہے اُس سے کہ قسم کھاؤں غیر اللہ کی پھر پورا کروں اُسکو اور خاص باپ کی قسم سے اسواسطے منع کیا کہ

وتفسیر هذا الحدیث عند بعض اهل العلم ان قوله فقد کفر او اشرک علی التغلیظ والحجة فی ذلک حدیث ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم سمع عمر یقول وابی وابی فقال الا ان اللہ ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم وحدیث ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال من قال فی حلفه واللات والعزی فلیقل لا اله الا اللہ وهذا مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال الریاء شرک وقد فسر بعض اهل العلم هذه الآیة من کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا الآیة قال لا یرائی **باب** فیمن یحلف بالمشی ولا یستطیع حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصری ثنا عمرو بن عاصم عن عمران القطان عن حمید عن انس قال نذرت امرأة ان تمشی الی بیت اللہ فسئل نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن ذلک فقال ان اللہ لغنی عن مشیها مروها فلترکب فی الباب عن ابی هریرة وعقبة بن عامر وابن عباس حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی ثنا خالد بن الحارث ثنا حمید عن ثابت عن انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشیخ کبیر یهادی بین ابنیه فقال ما بال هذا قالوا نذر یا رسول اللہ ان یمشی قال ان اللہ لغنی عن تعذیب هذا نفسه قال فامره ان یرکب حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن حمید عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رای رجلا فذکر نحوه هذا حدیث صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وقالوا اذا نذرت المرأة ان تمشی فلترکب ولتهد شاة

اور تفسیر اس حدیث کی نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا: پس کفر کیا اُسنے اور شرک کیا اُسنے محمول ہے تغلیظ پر یعنی مراد اُس سے زجر اور جھڑکی ہے حقیقی معنے مراد نہیں اور دلیل اسپر حدیث ابن عمر کی ہے کہ حضرت صلعم نے سنا عمر سے کہ کہتے تھے قسم ہے باپ میرے کی قسم ہے باپ میرے کی۔ پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی اور نیز دلیل اسپر حدیث ابی ہریرہ کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے اپنی قسم میں کہ قسم کھاتا ہوں لات اور عزی کی تو چاہیے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ یعنی کلمہ پڑھے[1] اور یہ مثل اسکے ہے جو نبی صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ریا کرنا شرک ہے اور تحقیق تفسیر کیا بعض اہل علم نے اس آیت کی کہ جسکو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے تو چاہیے کہ کرے کام نیک۔ کہا کہ نہ دکھاوے لوگوں کو **باب** اگر کوئی شخص پیادہ چلنے کی قسم کھاوے اور چلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد العطار بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے عمران قطان سے اُسنے روایت کی حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نذر مانی ایک عورت نے اسکی کہ پیادہ پا جاوے طرف خانہ کعبے کے پس پوچھے گئے حضرت صلعم اسکے حکم سے سو فرمایا کہ بیشک اللہ بے پرواہ ہے اسکے پیادہ چلنے سے حکم کرو اُسکو پس چاہیے کہ سوار ہو۔ اس باب میں ابی ہریرہ اور عقبہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن الحارث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ گذرے نبی صلعم ایک بوڑھے پر اس حال میں کہ راہ چلتا تھا درمیان دو بیٹوں اپنے کے سو فرمایا کیا حال ہے اسکا لوگوں نے کہا نذر مانی ہے اسنے یہ کہ پیادہ جاوے یعنی بیت اللہ کو سو فرمایا کہ تحقیق اللہ بے پرواہ ہے عذاب کرنے اسکے سے اپنی جان کو پس حکم کیا اُسکو سوار ہونے کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم نے دیکھا ایک مرد کو پس ذکر کیا مانند اسکے اور یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور کہتے ہیں کہ اگر نذر مانے عورت اسکی کہ پیادہ پا جاوے تو چاہیے کہ سوار ہووے اور ذبح کرے ایک بکری[2]

[1] اسلیے کہ حضرت صلعم نے یہ نہ فرمایا کہ یہ شرک ہے اور نہ اس سے توبہ کرنا ۱۲ منہ یعنی توبہ کرے طرف اللہ تعالی کے اور اسکے دو معنے ہیں ایک یہ کہ اگر جاری ہو نام لات اور عزی کا کسی نو مسلم کی زبان پر از راہ سہو کے بسبب عادت سابق کے تو وہ کہے لا الٰہ الا اللہ از راہ کفارہ ان الفاظ کے پس یہ توبہ ہوگی غفلت سے۔ دوسرے یہ کہ جاری ہونا لات اور عزی کا زبان پر بقصد تعظیم اُنکی کے تو یہ صریح کفر اور مرتد ہونا ہے۔ پس کہے لا الٰہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کے پس یہ توبہ گناہ سے ہوگی ۱۲ع

[2] یعنی تکیے کیے ہوئے اُنپر بسبب ضعف کے ۱۲ منہ ہدی کہتے ہیں اس جانور کو کہ مکہ کے حرم میں بھیجا جاوے ذبح کرنے کے لیے اور ادنی درجہ اُسکا بکری ہے اور اعلی درجہ اُسکا اونٹ اور اسکے واجب ہونے میں اختلاف ہے سو حضرت علی سے روایت ہے کہ واجب ہے اونٹ اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہے بکری اور عمل کیا انھوں نے حدیث اونٹ کی استحباب پر اور یہی ہے قول مالک اور ظاہر قول شافعی کا ۱۲ منہ سوار ہونیکا حکم کیا اسکو نبی صلعم نے بسبب عاجز ہونے اسکے کے پیادہ پا چلنے سے اور یہی ہے قول شافعی کا کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہیں آتا ۱۲

باب في كراهية النذر حدثنا قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر شيئا وانما يستخرج به من البخيل وفي الباب
عن ابن عمر حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم وغيرهم كرهوا النذر وقال عبد الله بن المبارك معنى الكراهة في النذر في الطاعة والمعصية فان نذر الرجل
بالطاعة فوفى به فله فيه اجر ويكره له النذر باب في وفاء النذر حدثنا اسحق بن منصور ثنا يحيى بن سعيد القطان
عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال يا رسول الله اني كنت نذرت ان اعتكف ليلة في المسجد الحرام في
الجاهلية قال اوف بنذرك وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابن عباس وحديث عمر حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض
اهل العلم الى هذا الحديث قالوا اذا اسلم الرجل وعليه نذر طاعة فليف به وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم وغيرهم لا اعتكاف الا بصوم وقال آخرون من اهل العلم ليس على المعتكف صوم الا ان يوجب على نفسه صوما
واحتجوا بحديث عمر انه نذر ان يعتكف ليلة في الجاهلية فامره النبي صلى الله عليه وسلم بالوفاء وهو قول احمد واسحق باب
كيف كان يمين النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا علي بن حجر ثنا عبد الله بن المبارك وعبد الله بن جعفر عن موسى بن عقبة
عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال كثيرا ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحلف بهذا اليمين لا ومقلب القلوب هذا
حديث حسن صحيح۔

باب نذر ماننی مکروہ ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے
باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا نہ نذر مانو تم اسلیے کہ تحقیق نذر نہیں دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سوا اسکے نہیں
کہ نکالا جاتا ہے بخیل سے بسبب نذر کے یعنی کچھ مال اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر
ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نذر ماننی مکروہ ہے اور کہا عبداللہ بن المبارک نے معنی کراہت کا نذر میں
ہے طاعت میں اور گناہ میں یعنی خواہ نذر طاعت کی ہو خواہ گناہ کی ہو دونوں میں کراہت ہے پس اگر نذر مانے کوئی شخص ساتھ طاعت کے اور
پورا کرے تو اسکو اُسمیں ثواب ہی اور اُسکو نذر ماننی مکروہ ہی باب نذر کے پورا کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید القطان نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے کہا کہ یا حضرت
تحقیق نذر مانی تھی میں نے یہ کہ اعتکاف بیٹھوں ایک رات مسجد حرام میں (یعنی خانہ کعبہ کی مسجد میں) جاہلیت میں فرمایا پوری کر نذر اپنی
اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور عمر کی حدیث صحیح ہے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس حدیث
کے کہتے ہیں جبکہ مسلمان ہو کوئی شخص اور ہو اُسپر نذر طاعت کی تو چاہیے کہ پورا کرے اُسکو اور بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے
اعتکاف کرنا مگر ساتھ روزے کے اور دوسرے اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں واجب ہی اعتکاف کرنے والے پر روزہ مگر یہ کہ واجب کرلیوے
اپنی جان پر روزے کو اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیث عمر کے کہ نذر مانی اُسنے جاہلیت میں یہ کہ اعتکاف بیٹھے
ایک رات پس حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے نذر کا۔ یعنی معلوم ہوا کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ورنہ رات کا اعتکاف
صحیح نہوتا کہ اُسمیں روزہ نہیں ہی اور یہی ہے قول احمد اور اسحق کا باب حضرت صلعم کسطرح قسم کھاتے تھے حدیث کی ہمسے علی بن
حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک اور عبداللہ بن جعفر نے موسی بن عقبہ سے اُسنے روایت کی سالم بن عبداللہ سے اُسنے اپنے
باپ سے کہا کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے کہ قسم ہی پھیرنے والے دلوں کی یہ حدیث حسن صحیح ہی

۱ه یعنی سخی تو دیتا ہے خدا کے نام پر با اختیار خود بلا واسطہ نذر کے اور بخیل کا یہ کام ہے کہ کہتا ہے کہ اگر خدا مجھکو یہ چیز دیگا تو اسکے نام پر اسقدر دونگا۔ اور اس حدیث سے
دلیل پکڑی ہی بعض نے کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہ یہ تقدیر کو دور نہیں کرتی ولیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہو تقدیر کے پس نکالتی ہے بخیل سے مال کو ۱۲ منه اس سے معلوم ہوا
کہ صفات الہی کی قسم کھانی درست ہے ۱۲ ۵ه عبداللہ بن مبارک مروزی مولیٰ بنی حنظلہ ثقہ۔ اثبت۔ فقیہ۔ عالم جواد۔ مجاہد ہیں۔ علاوہ بریں بہت سی
خوبیاں آپ میں جمع تھیں۔ آٹھویں طبقہ سے ہیں۔ وفات آپ کی بعمر ترسٹھ سال کے ۱۸۱ھ میں ہوئی ۱۲

باب فی ثواب من اعتق رقبۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن الھاد عن عمر بن علی بن الحسین عن سعید بن مرجانۃ عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبۃ مومنۃ اعتق اللہ منہ بکل عضو منہ عضوا من النار حتی یعتق فرجہ بفرجہ وفی الباب عن عائشۃ وعمرو بن عبسۃ وابن عباس وواثلۃ بن الاسقع وابی امامۃ وکعب بن مرۃ وعقبۃ بن عامر حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وابن الھاد اسمہ یزید بن عبد اللہ بن اسامۃ بن الھاد وھو مدینی ثقۃ وقد روی عنہ مالک بن انس وغیر واحد من اھل العلم **باب** فی الرجل یلطم خادمہ **حدثنا** ابو کریب ثنا المحاربی عن شعبۃ عن حصین عن ھلال بن یساف عن سوید بن مقرن المزنی قال لقد رایتنا سبع اخوۃ ما لنا خادم الا واحدۃ فلطمھا احدنا فامرنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان نعتقھا وفی الباب عن ابن عمر وھذا حدیث حسن صحیح وقد روی غیر واحد ھذا الحدیث عن عقبۃ عن حصین بن عبد الرحمن وذکر بعضھم فی ھذا الحدیث فقال لطمھا علی وجھھا **باب** **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسحق بن یوسف الازرق عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابۃ عن ثابت بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال ھذا حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی ھذا اذا حلف الرجل بملۃ سوی الاسلام قال ھو یھودی او نصرانی ان فعل کذا وکذا ففعل ذلک الشیء فقال بعضھم قد اتی عظیما ولا کفارۃ علیہ وھو قول اھل المدینۃ وبہ یقول مالک بن انس والی ھذا القول ذھب ابو عبید وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم والتابعین وغیرھم علیہ فی ذلک الکفارۃ وھو قول سفیان واحمد واسحق

باب جو شخص کہ بردہ آزاد کرے اُسکو کیا ثواب ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن الہاد سے اُسنے روایت کی عمر بن علی بن حسین سے اُسنے سعید بن مرجانہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا سُنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ آزاد کرے بردہ مسلمان[1] آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو اُسکے عضو آزاد کرنے والے کو آگ دوزخ سے یہانتک کہ ستر اُسکے کو بدلے ستر اُسکے کے اور اس باب مین عائشہ اور عمرو بن عبسہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہی ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسوجہ سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ ہے اور وہ مدنی اور ثقہ ہے روایت کی اُسنے مالک بن انس وغیرہ بہت اہل علم نے **باب** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے تو اُسکا کفارہ کیا ہے[2] **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے محاربی سے اُسنے شعبہ سے اُسنے حصین سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے سوید بن مقرن مزنی سے کہا کہ البتہ تھے ہمارے سات بھائی کہ نتھا ہمارے لیے کوئی خادم مگر ایک سو طمانچہ مارا اُسکو ایک ہمارے نے سو حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آزاد کرے اُسکو۔ اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی بہت لوگون نے یہ حدیث عقبہ سے اُسنے حصین بن عبد الرحمن سے اور ذکر کیا بعض نے اس حدیث مین کہ طمانچہ مارا اُسکے منھہ پر **باب** **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی دین کی سوا اسلام کے[3] جھوٹی پس وہ ہوتا ہے جیسے کہ کہا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اسکے جب کہ قسم کھاوے کوئی شخص کسی دین کی سواے اسلام کے کہے کہ مین یہودی ہون یا نصرانی ہون اگر کرون ایسا اور ایسا۔ پس کیا اُس کام کو پھر کرے اُس چیز کو سو بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بڑا گناہ کیا۔ اور نہین کفارہ اُسپر اور یہی ہے قول اہل مدینہ کا۔ اور ساتھہ اسی کے قائل ہے مالک بن انس اور اس قول کیطرف گیا ہے ابو عبید اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین کہتے ہین کہ اس قسم مین اُسپہ کفارہ آتا ہے اور یہی ہے قول سفیان اور احمد اور اسحق کا

[1] اسلام کی قید اسواسطے لگائی تا ثواب اُسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہے کہ وہ اکبر کبائر ہے بعد شرک کے بعضے کہتے ہین کہ اس سے معلوم ہوتا کہ غلام جو آزاد کرے تو چاہیے کہ خصی اور سرکٹا نہو اور عورت عورت کو آزاد کرے اور مرد مرد کو پس یہ اولی ہے ۱۲ ع [2] اس سے معلوم ہوا کہ اپنے غلام کے ساتھ نرمی سے پیش آوے اور اجماع ہے سب مسلمانون کا اسپر کہ طمانچہ مارنے کے بدلے آزاد کرنا مستحب ہی ۱۲ ط [3] اگر کوئی شخص کہے کہ اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی یا بیزار ہون

باب حدثنا محمود بن غیلان ثنا وکیع عن سفیان عن یحییٰ بن سعید عن عبید اللہ بن زحر عن ابی سعید الرعینی عن عبد اللہ بن مالک الیحصبی عن عقبة بن عامر قال قلت یا رسول اللہ ان اختی نذرت ان تمشی الی البیت حافیۃ غیر مختمرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلترکب ولتختمر ولتصم ثلاثۃ ایام وفی الباب عن ابن عباس وھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول احمد واسحق باب حدثنا اسحق بن منصور ثنا ابو المغیرۃ ثنا الاوزاعی ثنا الزھری عن حمید ابن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف منکم فقال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال تعال اقامرک فلیتصدق ھذا حدیث حسن صحیح وابو المغیرۃ ھو الخولانی الحمصی واسمہ عبد القدوس بن الحجاج باب قضاء النذر عن المیت حدثنا قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس عن سعد بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ توفیت قبل ان تقضیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنھا ھذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی فضل من اعتق حدثنا محمد بن عبد الاعلی ثنا عمران بن عیینۃ وھو اخو سفیان بن عیینۃ عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن ابی امامۃ وغیرہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرئ مسلم اعتق امرأ مسلما کان فکاکہ من النار یجزی کل عضو منہ عضوا منہ وایما امرئ مسلم اعتق امرأتین مسلمتین کانتا فکاکہ من النار یجزی کل عضو منھما عضوا منہ وایما امرأۃ مسلمۃ اعتقت امرأۃ مسلمۃ کانت فکاکھا من النار یجزی کل عضو منھا عضوا منھا

ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ۔

باب - حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے یحییٰ بن سعید سے اُسنے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے ابی سعید رعینی سے اُسنے عبد اللہ بن مالک یحصبی سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ مین نے عرض کی کہ یا حضرت تحقیق بہن میری نے نذر مانی ہے یہ کہ جاوے طرف خانہ کعبہ کے یعنی حج کو ننگے پانون ننگے سر[1] پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ نہین کرتا ساتھ مشقت بہن تیری کے کوئی چیز یعنی خدا کو ایسی مشقت اُٹھانے کی کچھ پرواہ نہین۔ پس چاہیے کہ سوار ہو اور سر ڈھانپے اور چاہیے کہ روزے رکھے تین دن[2] اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو المغیرہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے روایت کی ابو ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے تم مین سے سو کہے اپنی قسم مین کہ قسم کھاتا ہون مین ساتھ لات اور عزی کے پس چاہیے کہ کہے لا اِلٰہ اِلا اللہ اور جو شخص کہ کہے واسطے یار اپنے کے آ جوا کھیلون[3] مین تجھسے پس چاہیے کہ خیرات کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مغیرہ کا نام عبد القدوس ہے اور وہ خولانی حمصی ہے باب مردے کی طرف سے نذر ادا کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے تحقیق سعد بن عبادہ نے فتوی پوچھا نبی صلعم سے بیچ حکم ایک نذر کے کہ تھی اُسکی ماں پر سو مر گئی وہ پہلے ادا کرنے کے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر تو نذر کو اُسکی طرف سے[4] یہ حدیث حسن صحیح ہے باب بردہ آزاد کرنے کی کیا فضیلت ہے حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمران بن عیینہ (وہ بھائی سفیان بن عیینہ کا ہے) نے حصین سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ابی امامہ وغیرہ اصحاب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص مسلمان کہ آزاد کرے آدمی مسلمان کو ہوگا وہ سبب خلاصی اُسکے کا آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنیوالے کے اور جو مرد مسلمان کہ آزاد کرے دو عورت مسلمان کو ہوگی وہ خلاصی اُسکی آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اُسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنیوالے کے اور جو عورت مسلمان کہ آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہوگی خلاصی اُسکی آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنیوالی کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے

[1] عورت کا سر اور بال ستر ہین۔ اور کھلا رکھنا اُنکا گناہ ہے اسلیے اُسکو سر ڈھانکنے کا حکم فرمایا۔ اور حکم سواری کا اس واسطے کیا کہ وہ عاجز تھی پیادہ چلنے سے اور روزے رکھنے کا یعنی وقت عاجز ہونے کے ہدی سے یا کہ روزے بھی کفارہ قسم کا ہے [2] یعنی اپنے مال مین سے کچھ اللہ دے تا کفارہ اس کہنے کا ہو یا اُس مال کو اللہ دے جسکے ساتھ جوا کھیلنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور جب کہنے کا یہ گناہ ہے تو کھیلنے کا کیا گناہ ہوگا [3] جمہور علما کہتے ہین کہ اگر مردے پر نذر واجب غیر مالی ہو تو وارث کو مردے کیطرف سے اُسکا ادا کرنا واجب نہین ہے

ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الدعوة قبل القتال **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن عطاء بن السائب عن ابی البختری ان جیشا من جیوش المسلمین کان امیرهم سلمان الفارسی حاصروا قصرا من قصور فارس فقالوا یا ابا عبد اللہ الا ننهد الیهم قال دعونی ادعوهم کما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوهم فاتاهم سلمان فقال لهم انما انا رجل منکم فارسی ترون العرب یطیعونی فان اسلمتم فلکم مثل الذی لنا وعلیکم مثل الذی علینا وان ابیتم الا دینکم ترکناکم علیه واعطونا الجزیة عن ید وانتم صاغرون قال ورطن الیهم بالفارسیة وانتم غیر محمودین وان ابیتم نابذناکم علی سواء قالوا ما نحن بالذی یعطی الجزیة ولکنا نقاتلکم فقالوا یا ابا عبد اللہ الا ننهد الیهم قال لا فدعاهم ثلثة ایام الی مثل هذا ثم قال انهدوا الیهم قال فنهدنا الیهم ففتحنا ذلك القصر وفی الباب عن بریدة والنعمان بن مقرن وابن عمر وابن عباس وحدیث سلمان حدیث حسن لا نعرفه الا من حدیث عطاء بن السائب وسمعت محمدا یقول ابو البختری لم یدرك سلمان لانه لم یدرك علیا وسلمان مات قبل علی وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم الی هذا وراوا ان یدعوا قبل القتال وهو قول اسحاق بن ابراهیم قال ان تقدم الیهم فی الدعوة فحسن یکون ذلك اهیب وقال بعض اهل العلم لا دعوة الیوم وقال احمد لا اعرف الیوم احدا یدعی وقال الشافعی لا یقاتل العدو حتی یدعوا الا ان یعجلوا عن ذلك فان لم یفعل فقد بلغتهم الدعوة **باب حدثنا** محمد بن یحیی العدنی المکی ویکنی بابی عبد اللہ الرجل الصالح هو ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن عبد الملك بن نوفل بن مساحق عن ابن عصام المزنی عن ابیه وکانت له صحبة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابواب السیر جہاد اور لڑائیوں کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** لڑائی کرنے سے پہلے اسلام کی طرف بلانے کا بیان حدیث کی ہے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہے ابو عوانہ نے عطاء بن سائب سے اُسنے ابی البختری سے کہ ایک لشکر مسلمانوں کے تھا سردار اُنکا سلمان فارسی گھیرا اُنھوں نے ایک قلعہ کو قلعوں فارس سے پس کہا لوگوں نے کہ اے ابا عبد اللہ یہ کنیت ہے سلمان فارسی کی کیا نہ کھڑے ہو وین ہم طرف اُنکے یعنی واسطے لڑنے کے کہا اُسنے چھوڑو مجھکو کہ دعوت کرون مین اُنکو جیسے کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دعوت کرتے تھے اُنکو سو آئے اُن پاس سلمان اور کہا اُنکو کہ نہین کہ مین ایک مرد ہون تم مین سے فارسی دیکھتے ہو تم عرب کو کہ فرمانبرداری کرتے ہین میری۔ پس اگر اسلام لاؤ تم تو واسطے تمھارے وہ چیز ہے کہ واسطے ہمارے ہے اور تم پر ہے مثل اُس چیز کے کہ ہم پر ہے۔ اور اگر نہ مانو تم مگر دین اپنے کو تو چھوڑ دینگے ہم تمکو اُسپر۔ اور دو ہمکو جزیہ اپنے ہاتھ سے اس حال مین کہ تم ذلیل ہو اور کلام کیے اُنسے فارسی مین۔ اور تم نہین تعریف کیے گیے۔ اور اگر نہ مانو تم تو لڑینگے ہم تم سے برابر۔ سو اُنھوں نے کہا ہم جزیہ نہین دینگے لیکن تمسے لڑینگے سو لوگون نے کہا کہ کیا نہ کھڑے ہو وین ہم طرف اُنکے کہا نہ سو بلایا اُنکو تین دن تک طرف ایسی مثل اس بات کے پھر فرمایا کھڑے ہو طرف اُنکے یعنی لڑو اُن سے سو کھڑے ہوے ہم طرف اُنکے سو فتح کیا ہمنے اُس قلعہ کو اور اس باب مین بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور سلمان کی حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عطاء بن سائب سے اور سُنا مین نے بخاری سے کہ کہتے تھے کہ ابو البختری نے نہین پایا سلمان کو اسواسطے کہ نہین پایا اُسنے علی کو اور سلمان مرگیا تھا پہلے علی کے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے طرف اسکے اور کہتے ہین کہ کافرونکو لڑائی سے پہلے اسلام کیطرف بلایا جاوے اور یہی ہے قول اسحاق بن ابراہیم کا۔ کہا کہ اگر لڑائی سے پہلے اُنکو اگر دعوت کیجاوے تو بہتر ہے کہ اُسمین اُنکو خوف پیدا ہوگا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اسوقت دعوت ضرور نہین۔ اور کہا احمد نے نہین پہچانتے ہم آج کے دن کسیکو کہ دعوت کیا جاوے اور کہا شافعی نے کہ نہ لڑے دشمن سے یہانتک کہ بلاوے اُنکو طرف اسلام کے مگر یہ کہ جلدی کیجاوے اُس سے پس اگر نہ کرے تو تحقیق پہنچ چکی ہے اُنکو دعوت اسلام کی **باب** حدیث کی ہے محمد بن یحیی عدنی مکی نے جنکی کنیت ابو عبد اللہ رجل الصالح ابن ابی عمر ہے) اُسنے کہا حدیث کی ہے سفیان ابن ابی عیینہ نے عبد الملک بن نوفل بن مساحق سے اُسنے ابن عصام مزنی سے اُسنے اپنے باپ سے اور تھی اُسکو صحبت نبی صلعم سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ یعنی احکام مسلمانون کے کہ واجب ہوتا نماز۔ روزہ زکوٰۃ وغیرہ کا ہے اور قصاص اور دیت وغیرہ حدین اللہ کی ۱۲ منہ کہا ابن عباس نے کہ لیا جاوے جزیہ ذمی سے اسحال مین کہ کوئی جاوے گردن اُسکی

اذا بعث جیشا او سریۃ یقول لھم اذا رایتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا ھذا حدیث حسن غریب وھو حدیث ابن عیینۃ

باب فی البیات والغارات حدثنا الانصاری ثنا معن ثنی مالک بن انس عن حمید عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاھا لیلا وکان اذا جاء قوما بلیل لم یغر علیھم حتی یصبح فلما اصبح خرجت یھود بمساحیھم ومکاتلھم فلما راوہ قالوا محمد وافق واللہ محمد الخمیس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین حدثنا قتیبۃ ومحمد بن بشار قالا ثنا معاذ بن معاذ عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ظھر علی قوم اقام بعرصتھم ثلاثا ھذا حدیث حسن صحیح وحدیث حمید عن انس حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اھل العلم فی الغارۃ باللیل وان یبیتوا وکرھہ بعضھم وقال احمد واسحق لا باس ان یبیت العدو لیلا ومعنی قولہ وافق محمد الخمیس یعنی بہ الجیش **باب فی التحریق والتخریب** حدثنا قتیبۃ ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین وفی الباب عن ابن عباس وھذا حدیث حسن صحیح وقد ذھب قوم من اھل العلم الی ھذا ولم یروا باسا بقطع الاشجار وتخریب الحصون وکرہ بعضھم ذلک وھو قول الاوزاعی قال الاوزاعی ونھی ابوبکر الصدیق ان یقطع شجرا مثمرا او یخرب عامرا وعمل بذلک المسلمون بعدہ وقال الشافعی لا باس بالتحریق فی ارض العدو وقطع الاشجار والثمار وقال احمد وقد تکون فی مواضع لا یجدون منہ بدا فاما بالعبث

جب بھیجتے کسی بڑے لشکر کو یا چھوٹے لشکر کو تو فرماتے جبکہ دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتے تو نہ قتل کرو کسی کو یعنی وہان کے لوگون کو یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے **باب شبخون کرنے اور لوٹ کرنے کا بیان** حدیث کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ نکلے طرف خیبر کے تو آئے اُن پاس رات کو اور تھا جب کہ آتے کسی قوم پر رات کو تو نہ شبخون کرتے اور نہ لوٹ کرتے اُنپر انکو یہانتک کہ صبح کرتے سو جب صبح کی آپنے تو نکلے یہود خیبر کے ساتھ تھیلیون اور بیلچون اپنے کے یعنی حضرت کے آنے کی اُنکو خبر نہ تھی (وہ لوگ اپنے کاروبار کے لیے باہر نکلے) سو جب دیکھا اُنھون نے نبی صلعم کو تو کہا آئے محمد اور قسم ہے اللہ کی آئے محمد اور لشکر سو حضرت صلعم نے فرمایا یعنی انداہ تفاول کے ساتھ شکست کھانے اُنکے کے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے! خراب ہوا خیبر تحقیق ہم جسوقت اُترتے ہین بیچ میدان ایک قوم کے تو بری ہوئی صبح اُس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہین۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن بشار نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے ابی طلحہ سے کہ تحقیق نبی صلعم جبکہ غالب ہوتے کسی قوم پر تو ٹھہرتے اُنکے میدان مین تین دن یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث حمید کی انس سے حسن صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے اہل علم سے اسمین کہ اُنکو لوٹنا اور شبخون کرنا درست ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مکروہ ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہین ڈر ہے کہ شبخون کرے دشمن پر رات کو اور خمیس کے معنی لشکر ہین **باب جلانے اور خراب کرنے کا بیان** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم نے بنی نضیر کی کھجورون کے کاٹنے اور جلانے کا حکم فرمایا اور وہ بویرہ (نام ہے ایک جگہ کا) سو خدا تعالیٰ نے اُسکے حق مین یہ آیت اُتاری۔ جو کچھ کہ کاٹا تمنے درخت کھجورون سے یا چھوڑا تمنے اُسکو کھڑا اُسکی جڑون پر پس نہ کٹا پس ساتھ حکم اللہ کے ہے اور تاکہ سزا دے گنہگارون کو اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئی ہے ایک جماعت اہل علم کی طرف اسکے کہ درختونکا کاٹنا اور قلعونکا خراب کرنا اور ڈھانا درست ہے اور بعضے کہتے ہین کہ درختونکا کاٹنا مکروہ ہے۔ اور یہی ہے قول اوزاعی کا کہا اوزاعی نے کہ منع کیا حضرت ابوبکر نے یہ کہ کاٹا جاوے درخت پھلدار یا خراب کیا جاوے مکان آباد اور عمل کیا ساتھ اُسکے مسلمانون نے بعد اُسکے اور امام شافعی نے کہا کہ دشمن کی زمین مین درختون اور میوونکا جلانا اور کاٹنا درست ہے اور کہا احمد نے کہ کبھی ایسی جگہ مین ہوتے ہین کہ نہین پاتے کوئی چارہ اُس سے اور لیکن بیفائدہ

ف۱ یعنی جب کہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سے تو قتل کرو کسی کو یہانتک کہ جدے کرو مومن کو کافر سے ۱۲ ع ف۲ یہ جملہ مستانفہ بیان ہے واسطے سبب خرابی خیبر کے اور ڈرائے گئے ہین اُس سے کفار یعنی بری ہے صبح اُنکی بسبب نازل ہونے عذاب اللہ کے ساتھ قتل اور غارت کرنے کے کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تکبیر کہنا وقت ملنے دشمن کے اور جائز ہے استشہاد ساتھ قرآن کے بیچ ایسے حال کے ۱۲ ف۳ بنی نضیر نام ایک قبیلے کا ہے قبایل یہود سے جب اُنھون نے عہد توڑا اور قصد کیا حضرت

فلا یفرق وقال اسحق التفریق سنۃ اذا کان اکثر فیہم **باب** ما جاء فی الغنیمۃ حدثنا محمد بن عبید المحاربی ثنا اسباط بن محمد عن سلیمان التیمی عن سیار عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ فضلنی علی الانبیاء او قال امتی علی الامم واحل لنا الغنائم وفی الباب عن علی وابی ذر وعبد اللہ بن عمرو وابی موسی وابن عباس حدیث ابی امامۃ حدیث حسن صحیح وسیار ھذا یقال لہ سیار مولی بنی معاویۃ وروی عنہ سلیمان التیمی وعبد اللہ بن بحیر وغیر واحد **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون ھذا حدیث حسن صحیح **باب** فی سہم الخیل **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی وحمید بن مسعدۃ قالا انا سلیم بن اخضر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم فی النفل للفرس بسہمین وللرجل بسہم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مہدی عن سلیم بن اخضر نحوہ وفی الباب عن مجمع بن جاریۃ وابن عباس وابن ابی عمرۃ عن ابیہ وھذا حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم وھو قول سفیان الثوری والاوزاعی ومالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق قالوا للفارس ثلثۃ اسہم سہم لہ وسہمان لفرسہ وللراجل سہم **باب** ما جاء فی السرایا **حدثنا** محمد بن یحیی الازدی البصری وابو عمار وغیر واحد قالوا انا وہب بن جریر عن ابیہ عن یونس بن یزید عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس

نہ جدا کئے جاویں۔ اور کہا اسحق نے کہ جدا کرنا سنت ہے جب کہ ہوا کثر بیچ اُنکے **باب** لوٹ کے بیان میں حدیث کی ہے محمد بن عبید محاربی نے اُسنے کہا کہ حدیث کی ہے اسباط بن محمد نے سلیمان تیمی سے اُسنے سیار سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی مجکو نبیوں پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتوں پر اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتین اور اس باب مین علی اور ابی ذر اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی موسیٰ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابی امامہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سیار کو سیار مولی بن معاویہ بھی کہتے ہیں اور روایت کی سیار سے سلیمان تیمی اور عبد اللہ بن بحیر وغیرہ نے حدیث کی ہے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہے اسمٰعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ اور نبیوں پر چھ چیزوں مین فضیلت دیا گیا۔ دیا گیا مین جوامع الکلم[1]۔ اور فتح دیا گیا مین ساتھ رعب کے اور حلال کی گئی میرے لیے لوٹ۔ اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی۔ اور بھیجا گیا مین تمام خلق مین نبی۔ اور مجھپر نبوت ختم ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** گھوڑوں مین حصہ لگانے کا بیان حدیث کی ہے احمد بن عبدہ ضبی اور حمید بن مسعدہ نے انھون نے کہا حدیث کی ہے سلیم بن اخضر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تحقیق حضرت صلعم نے تقسیم کی غنیمت مین واسطے گھوڑے کے دو حصے اور واسطے مرد کے ایک حصہ حدیث کی ہے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہے عبد الرحمن بن مہدی نے سلیم بن اخضر سے مانند اسکے اور اس باب مین مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرۃ سے اُسنے اپنے باپ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ واسطے سوار کے تین حصے ہیں ایک حصہ اُسکا ہے اور دو حصے اُسکے گھوڑے کا اور واسطے پیادہ کے ایک حصہ ہے[2] **باب** چھوٹے لشکر کا بیان حدیث کی ہے محمد بن یحیی بصری ازدی اور ابو عمار وغیرہ نے انھون نے کہا حدیث کی ہے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے اُسنے یونس بن یزید زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انھون نے ابن عباس سے

[1] یعنی کلام تھوڑے اور معنے بہت جیسے کہ حدیث الاعمال بالنیات اور الخراج بالضمان وغیرہ اور فتح دی اللہ نے مجکو ساتھ ہیبت کے انکے خوف کے بیچ دل دشمنوں میرے کے
[2] اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ سوار کے دو حصے ہیں اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے ۲۹۲ ملا جب ساتھی اسکے بہتر ہیں کہ اگر ایک پیدا ہو اور چار
کہ رعیت کرے کسی رفیق کو تو وہ گواہ ہو جاوین اور اگر اس سے زیادہ ہون تو اور بہتر ہیں اور علی سو ہزار سب کی کے منسوب ہونگے کہ یہ عدد کم نہیں ہے اگر مغلوب ہونگے ہر ایک

قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم خیر الصحابة اربعة وخیر السرایا اربع مائة وخیر الجیوش اربعة آلاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلة هذا حدیث حسن غریب لا یسنده کبیر احد غیر جریر بن حازم وانما روی هذا الحدیث عن الزهری عن النبی صلی الله علیہ وسلم مرسلا وقد رواه حبان بن علی العنزی عن عقیل عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن النبی صلی الله علیہ وسلم ورواه اللیث بن سعد عن عقیل عن الزهری عن النبی صلی الله علیہ وسلم مرسلا **باب** من یعطی الفیء حدثنا قتیبة ثنا حاتم بن اسمعیل عن جعفر بن محمد عن ابیه عن یزید بن هرمز ان نجدة الحروری کتب الی ابن عباس یسأله هل کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یغزو بالنساء وهل کان یضرب لهن بسهم فکتب الیه ابن عباس کتبت الی تسألنی هل کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یغزو بالنساء وکان یغزو بهن فیداوین المرضی ویحذین من الغنیمة واما یسهم فلم یضرب لهن بسهم وفی الباب عن انس وام عطیة وهذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وهو قول سفیان الثوری والشافعی وقال بعضهم یسهم للمرأة والصبی وهو قول الاوزاعی قال الاوزاعی واسهم النبی صلی الله علیہ وسلم للصبیان بخیبر واسهمت ائمة المسلمین لکل مولود ولد فی ارض الحرب قال الاوزاعی واسهم النبی صلی الله علیہ وسلم للنساء بخیبر واخذ بذلك المسلمون بعده حدثنا بذلك علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن الاوزاعی بهذا ومعنی قوله ویحذین من الغنیمة یقول یرضخ لهن بشیء من الغنیمة یعطین شیئا **باب** هل یسهم للعبد حدثنا قتیبة ثنا بشر بن المفضل عن محمد بن زید عن عمیر مولی ابی اللحم قال شهدت خیبر مع سادتی فکلموا فی رسول الله صلی الله علیہ وسلم وکلموه انی مملوك

کہا فرمایا نبی صلعم نے بہتر ساتھیوں اور رفیقوں کے چار ہیں۔ اور زیادہ تر بہتر چھوٹے لشکروں کے چار سو ہیں اور زیادہ تر بہتر بڑے لشکروں کے چار ہزار ہیں۔ اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں مسند کیا اسکو کسی بڑے نے سوا جریر بن حازم کے اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو حبان بن علی نے عقیل سے اسنے زہری سے اسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اسنے نبی صلعم سے اور روایت کیا ہے اسکو لیث بن سعد نے عقیل سے اسنے زہری سے اسنے نبی صلعم سے مرسل **باب** لوٹ کے مال سے کسکو حصہ دیا جاوے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے جعفر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے اسنے یزید سے اسنے ہرمز سے کہا کہ لکھا نجدہ حروری نے طرف ابن عباس کے اس حال میں کہ پوچھتے تھے ابن عباس سے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتوں کے یعنی عورتیں بھی آپ کے ساتھ جہاد میں جاتی تھیں اور کیا تھے بانٹتے واسطے انکے حصہ سو لکھا ابن عباس نے طرف اسکے کہ لکھا تھا تو نے طرف میرے اس حال میں کہ پوچھتا تھا مجھسے کہ کیا تھے حضرت جہاد کرتے ہمراہ عورتوں کے سو اسکا جواب یہ ہے کہ تھے حضرت صلعم جہاد کرتے ساتھ انکے کہ دوا کرتیں بیماروں کی اور دیجاتی کچھ مال غنیمت میں سے۔ اور لیکن حصہ پس نہیں مقرر کیا واسطے انکے حصہ اور اس باب میں انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضے کہتے ہیں کہ حصہ دیا جاوے عورت اور لڑکے کو بھی اور یہی ہے قول اوزاعی کا اور کہا اوزاعی نے کہ حصہ دیا نبی صلعم نے لڑکوں کو خیبر میں اور حصہ دیا اماموں مسلمین نے واسطے ہر لڑکے کے کہ پیدا ہوا دار الحرب میں اور کہا اوزاعی نے کہ حصہ دیا حضرت صلعم نے عورتوں کو خیبر میں اور عمل کیا ساتھ اسکے مسلمانوں نے بعد آپ کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن خشرم نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اوزاعی سے ساتھ اسکے اور معنی قول یحذین من الغنیمة کے یہ ہیں کہ دیجاوے انکو کوئی چیز لوٹ میں سے **باب** غلام کو پورا حصہ دیا جاوے یا نہیں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے محمد بن زید سے اسنے عمیر مولی ابی اللحم سے کہا کہ حاضر ہوا میں جنگ خیبر میں ساتھ مالکوں اپنے کے پس کلام کیا مالکوں نے میرے مقدمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا انھوں نے آپ سے یعنی معلوم کروا دیا آپ کو یہ کہ میں غلام ہوں

ف اور اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتیں دیئے جاویں کچھ مال غنیمت سے یعنے حصہ سے کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اور یہی ہے مذہب حنفیہ کا۔ مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ لڑائی میں مدد کریں ۱۲ اح پس معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے مال غنیمت میں کچھ حصہ نہیں بلکہ وہ فقط مجاہدین کا ہے

فامر بی فقلدت السیف فاذا انا اجرہ فامر لی بشیٔ ... یہ کنت ... بہا المجانین
فامرنی بطرح بعضها وحبس بعضها وفی الباب عن ابن عباس وھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم لا یسھم للمملوک ولکن یرضخ لہ بشیٔ وھو قول الثوری والشافعی واحمد واسحٰق **باب** ماجاء فی اھل الذمۃ یغزون مع المسلمین ھل یسھم لھم **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک بن انس عن الفضیل بن ابی عبد اللہ عن عبد اللہ بن نیار الاسلمی عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی بدر حتی اذا کان بحرۃ الوبر لحقہ رجل من المشرکین یذکر منہ جرأۃ ونجدۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تؤمن باللہ ورسولہ قال لا قال ارجع فلن استعین بمشرک وفی الحدیث کلام اکثر من ھذا ھذا حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قالوا لا یسھم لاھل الذمۃ وان قاتلوا مع المسلمین العدو ورای بعض اھل العلم ان یسھم لھم اذا شھدوا القتال مع المسلمین ویروی عن الزھری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسھم لقوم من الیھود قاتلوا معہ **حدثنا** بذلک قتیبۃ بن سعید نا عبد الوارث بن سعید عن عزرۃ بن ثابت عن الزھری بھذا **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا حفص بن غیاث ثنا برید وھو ابن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردۃ عن ابی موسی قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من الاشعریین خیبر فاسھم لنا مع الذین افتتحوھا ھذا حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی ھذا عند اھل العلم قال الاوزاعی من لحق بالمسلمین قبل ان یسھم للخیل اسھم لہ **باب** ماجاء فی الانتفاع بانیۃ المشرکین

پس حکم کیا مجھکو کہ اٹھاؤں ہتھیار اور شامل ہوں ساتھ مجاہدوں کے۔ پس پہنایا گیا میں تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن میں ڈالدی پس ناگاہ میں کھینچتا تھا اسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سنی کے یا کوتاہ قد کے سو حکم کیا نبی صلعم نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کے غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے روبرو نبی صلعم کے ایک منتر کہ تھا میں پڑھتا اسکو دیوانوں پر یعنی پڑھکر انکو دم کرتا تھا۔ پس حکم کیا مجھکو ساتھ موقوف کرنے بعض منتر کے اور رہنے دینے بعض منتر کے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے یہ کہ نہ مقرر کیا جاوے حصہ واسطے غلام کے لیکن دیجاوے اسکو کوئی چیز بطور انعام کے کم حصے سے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اگر اہل ذمہ یعنی کفار ذمی مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کریں تو انکو بھی مال غنیمت سے حصہ دیا جاوے یا نہیں حدیث کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے فضیل بن ابی عبد اللہ سے اُسنے عبد اللہ بن نیار اسلمی سے اسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلعم نکلے طرف جنگ بدر کے یہانتک کہ جب پہونچے کنکریلی زمین وبرہ میں (کہ اطراف مدینے سے ایک مقام کا نام ہے) تو ساتھ لیا اُنکے ایک مرد مشرکین سے کہ ذکر کیجاتی تھی اُسکی دلاوری اور بہادری سو نبی صلعم نے اُسکو فرمایا کہ کیا ایمان لاتا ہے تو ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کہا اُسنے نہیں فرمایا پھر جا۔ پس ہرگز نہیں مدد چاہتے ہیں ساتھ مشرک کے اور اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ حصہ دیا جاوے اہل ذمہ کو اگرچہ لڑیں ہمراہ مسلمانوں کے دشمن سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حصہ دیا جاوے واسطے اُنکے جبکہ حاضر ہوں ہمراہ مسلمانوں کے لڑائی میں۔ اور روایت کیجاتی ہے زہری سے کہ حضرت صلعم نے حصہ دیا ایک قوم یہود کو کہ لڑے تھے وہ ہمراہ نبی صلعم کے حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے عزرہ بن ثابت سے اُسنے زہری سے ساتھ اسکے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے برید بیٹے عبد اللہ بن ابی بردہ نے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے روایت کی ابی موسی سے کہا کہ آیا میں پاس نبی صلعم کے ہمراہ چند آدمی اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ دیا ہمکو ساتھ اُن لوگوں کے کہ فتح کیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور کہا اوزاعی نے جو شخص کہ ملے ساتھ مسلمانوں کے پہلے اس سے کہ حصہ دیا جاوے گھوڑے کو حصہ دیا جاوے **باب** مشرکین کے باسنوں سے نفع اُٹھانے کا بیان

[1] ابو موسی اشعری یمن سے مکے میں آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کے حبشہ کو گئے۔ اور صحابہ بھی وہاں ہجرت کر گئے تھے جب انھوں نے نبی صلعم کے ہجرت کی خبر

حدثنا زید بن اخزم الطائی ثنا ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ ثنا شعبۃ عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا ونھی عن کل سبع ذی ناب وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجہ عن ابی ثعلبۃ رواہ ابو ادریس الخولانی عن ابی ثعلبۃ وابو قلابۃ لم یسمع من ابی ثعلبۃ انما رواہ عن ابی اسماء عن ابی ثعلبۃ رضہ **ثنا** ھناد ثنا ابن المبارک عن حیوۃ ابن شریح قال سمعت ربیعۃ بن یزید الدمشقی یقول اخبرنی ابو ادریس الخولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ قال سمعت ابا ثعلبۃ الخشنی یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا بارض قوم اھل کتاب ناکل فی اٰنیتھم قال ان وجدتم غیر اٰنیتھم فلا تاکلوا فیھا فان لم تجدوا فاغسلوھا وکلوا فیھا هذا حدیث حسن صحیح **باب فی النفل** حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا سفیان عن عبد الرحمن بن الحارث عن سلیمان بن موسی عن مکحول عن ابی سلام عن ابی امامۃ عن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل فی البدأۃ الربع وفی القفول الثلث وفی الباب عن ابن عباس وحبیب بن مسلمۃ ومعن بن یزید وابن عمر وسلمۃ بن الاکوع وحدیث عبادۃ حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث عن ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** ھناد ثنا ابن ابی الزناد عن ابیہ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنفل سیفہ ذو الفقار یوم بدر وھو الذی رأی فیہ الرؤیا یوم احد هذا حدیث حسن غریب

حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیون مجوس سے فرمایا صاف کرو اُنکو دھونے سے اور پکاؤ بیچ اُنکے اور منع فرمایا ہر درندے کے کھانے سے کچلی دانت والے سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث سوا اسوجہ سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کیا اسکو ابو ادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابو قلابہ نے نہیں سُنا ابی ثعلبہ سے سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو ابی اسماء سے اُسنے ابی ثعلبہ سے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے کہا کہ سنا مین نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے کہتا تھا کہ خبر دی مجکو ابو ادریس خولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ نے اُسنے کہا سُنا مین نے ابو ثعلبہ خشنی سے کہتا تھا کہ حاضر ہوا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو عرض کی مینے کہ یا حضرت تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کے۔ کیا کھاوین ہم اُنکے برتنون مین فرمایا اگر پاؤ تم سوا اُن برتنون کے پس نہ کھاؤ اُنکے برتنون مین اور اگر نہ پاؤ سوا اُنکے برتنون کے تو دھوؤ اُنکو اور کھاؤ اُن مین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** انعام اور زیادہ حصہ دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الرحمن بن حارث سے اُسنے روایت کی سلیمان بن موسی سے اُسنے مکحول سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے نبی صلعم زیادہ حصہ دیتے چوتھائی[1] وقت ابتداء جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے جہاد کے اور اس باب مین ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ابی سلام سے اُسنے نبی صلعم کے ایک اصحاب سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زناد نے اپنے باپ سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ حضرت صلعم نے حصہ سے زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اُسکا[2] ذو الفقار تھا دن جنگ بدر کے اور وہ تلوار تھی کہ دیکھا تھا نبی صلعم نے خواب مین اُسکو احد کے دن۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

---

[1] یعنی اگر آگے بھی ایک جماعت لشکر مین سے بیچ ابتداء جنگ کے اور مشغول ہوتے بیچ جنگ دشمنون کے پہلے پہونچنے لشکر کے تو دیتے اُنکو حضرت صلعم چوتھائی مال غنیمت مین سے اور شریک کرتے اُنکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت دشمنون کی لڑائی مین مشغول ہوتی تو دیتے اُنکو تہائی مال غنیمت سے اور شریک کرتے اُنکو باقی دو ثلث مین ساتھ تمام لشکر کے اسلیے کہ پھرنے کے وقت جان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ابتدا مین مدد پہنچتی ہے اور پھرنے کے وقت مدد نہین پہونچتی ۱۲ مگر شاید یہ انعام غنیمت مین سے ہے کہ خاص وہ جماعت لوٹ لاوے مناسب ہے کہ لشکر اکٹھے لوٹ لاوے اور پاکداس تمام غنیمت مین سے ہے۔

[2] یعنی نبی صلعم نے اُسکو پسند کر کے حصہ سے زیادہ لیا غنیمت مین سے اور یہ بات سوا حضرت صلعم کے اور کسیکو جایز نہ تھی۔ اور وہ تلوار ابن منبہ کافر کی تھی کہ بدر کے دن مارا گیا سو آپنے وہ تلوار سب سے زیادہ لی۔ اور آپکے پاس سب لڑائیون مین رہی پھر آپنے حضرت علی کو بخشدی۔ کہتے ہین کہ اُسکی پشت پر مہرے تھی مشابہ مہر پشت کے اور خواب یہ تھا

انما نعرفه من هذا الوجه من حديث ابن ابى الزناد وقد اختلف اهل العلم فى النفل من الخمس فقال مالك بن انس لم يبلغنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نفل فى مغازيه كلها وقد بلغنى انه نفل فى بعضها وانما ذلك على وجه الاجتهاد من الامام فى اول المغنم واخره قال بن منصور قلت لاحمد ان النبى صلى الله عليه وسلم نفل اذا فصل بالربع بعد الخمس واذا قفل بالثلث بعد الخمس فقال يخرج الخمس ثم ينفل مما بقى ولا يجاوز هذا وهذا الحديث على ما قال بن مسيب النفل من الخمس قال اسحق كما قال **باب** ما جاء فيمن قتل قتيلا فله سلبه **حدثنا** الانصارى ثنا معن ثنا مالك بن انس عن يحيى بن سعيد عن عمر بن كثير بن افلح عن ابى محمد مولى ابى قتادة عن ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه وفى الحديث قصة **حدثنا** ابن ابى عمر ثنا سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد بهذا الاسناد نحوه وفى الباب عن عوف بن مالك وخالد بن الوليد وانس وسمرة وهذا حديث حسن صحيح وابو محمد هو نافع مولى ابى قتادة والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول الاوزاعى والشافعى واحمد وقال بعض اهل العلم للامام ان يخرج من السلب الخمس وقال الثورى النفل ان يقول الامام من اصاب شيئا فهو له ومن قتل قتيلا فله سلبه فهو جائز وليس فيه الخمس وقال اسحق السلب للقاتل الا ان يكون شيئا كثيرا فراى الامام ان يخرج منه الخمس كما فعل عمر بن الخطاب **باب** فى كراهية بيع المغانم حتى تقسم **حدثنا** هناد ثنا حاتم بن اسمعيل عن جهضم بن عبد الله عن محمد بن ابراهيم عن محمد بن زيد عن شهر بن حوشب عن ابى سعيد الخدرى قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شراء المغانم حتى تقسم وفى الباب عن ابى هريرة وهذا حديث غريب

سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اسکو اسی وجہ سے یعنے حدیث ابن زناد سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ زیادہ حصہ لینے کے خمس ہی یعنی انعام خمس میں سے دیا جاوے۔ یا باقی مال غنیمت میں سے دیا جاوے یا کل میں سے۔ سو امام مالک کہتے ہیں کہ نہیں پہونچا مجکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لڑائیوں میں حصہ زیادہ دیا ہو بلکہ بعض لڑائیوں میں آپ نے بعض کو زیادہ حصہ دیا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ یہ امام کی رائے پر موقوف ہے ابتدا غنیمت میں اور اخیر میں یعنی ہر طرح سے درست ہے کہا ابن منصور نے کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ تحقیق حضرت صلعم زیادہ حصہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے پیچھے نکالنے خمس کے۔ اور زیادہ دی تہائی وقت پھرنے کے جہاد سے پیچھے نکالنے خمس کے پس کہا کہ پہلے تمام غنیمت سے پانچواں حصہ نکالا جاوے پھر باقی چار ربع میں سے زیادہ حصہ دے بطور انعام کے۔ یعنی چوتھائی یا تہائی۔ اور نہ تجاوز کیا جاوے اس سے اور یہ حدیث بنا پر اسکے ہے کہ کہا ابن مسیب نے زیادہ حصہ دینا پانچویں حصہ میں سے ہے کہا اسحاق نے جیسے کہ کہا **باب** جو شخص کہ قتل کرے کسی کافر کو تو اسی کے لیے ہے اسباب اسکا **حدیث** کی ہمسے انصاری نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے یحیی بن سعید سے اسنے عمر بن کثیر بن افلح سے اسنے ابی محمد مولی ابی قتادہ سے اسنے ابی قتادہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مارے کسی کافر کو کہ اسکے لیے اسپر گواہ ہو تو اسی کے لیے ہے اسباب اسکا اور اس حدیث میں قصہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے یحیی بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مانند اسکے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے (ابو محمد وہی نافع مولی ابی قتادہ ہے) اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جائز ہے امام کو یہ کہ نکالے اس اسباب میں سے بھی پانچواں حصہ اور کہا ثوری نے کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو شخص کوئی چیز پاوے تو اسکے لیے ہے اور جو شخص کہ قتل کرے کسی کافر کو تو اسی کے لیے ہے اسباب اسکا پس یہ لینا جائز ہے یعنی اگر امام لڑائی سے پہلے یہ بات کہی ہو تو قاتل کو مقتول کا اسباب لینا درست نہیں۔ اور کہا اسحق نے کہ اسباب مقتول کا قاتل ہی کے لیے ہے۔ مگر یہ کہ اگر وہ بہت چیز ہو تو جائز ہے امام کو یہ کہ نکالے اس سے پانچواں حصہ جیسے کہ کیا عمر بن خطاب نے **باب** غنیمتوں کو تقسیم سے پہلے بیچنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے جہضم بن عبد اللہ سے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے روایت کی محمد بن زید سے اسنے روایت کی شہر بن حوشب سے اسنے روایت کی ابی سعید خدری سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے خرید کرنے غنیمتوں کے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاویں یعنی بسبب عدم ملکیت منقسم کے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے

لف یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ کہتے ہیں کہ اول خمس نکالکر باقی چار ربعوں میں سے زیادہ حصہ دیا جاوے اور ابن مسیب اور شافعی کہتے ہیں کہ امام کے خمس سے دینا

باب ماجاء فی کراهیة وطی الحبالی من السبایا **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری ثنا ابو عاصم النبیل عن وهب ابی خالد قال حدثتنی ام حبیبة بنت عرباض بن ساریة ان اباها اخبرها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان توطأ السبایا حتی یضعن ما فی بطونهن وفی الباب عن رویفع بن ثابت وحدیث عرباض حدیث غریب والعمل علی هذا عند اهل العلم وقال الاوزاعی اذا اشتری الرجل الجاریة من السبی وهی حامل فقد روی عن عمر بن الخطاب انه قال لا توطأ حامل حتی تضع قال الاوزاعی واما الحرائر فقد مضت السنة فیهن بان امرن بالعدة کل هذا حدثنی علی بن خشرم قال ثنا عیسی بن یونس عن الاوزاعی **باب** ماجاء فی طعام المشرکین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الطیالسی عن شعبة اخبرنی سماک بن حرب قال سمعت قبیصة بن هلب یحدث عن ابیه قال سالت النبی صلی الله علیه وسلم عن طعام النصاری فقال لا یتخلجن فی صدرک طعام ضارعت فیه النصرانیة هذا حدیث حسن قال محمود وقال عبید الله بن موسی عن اسرائیل عن سماک عن قبیصة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله قال محمود وقال وهب بن جریر عن شعبة عن سماک عن مری بن قطری عن عدی بن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله والعمل علی هذا عند اهل العلم من الرخصة فی طعام اهل الکتاب **باب** فی کراهیة التفریق بین السبی **حدثنا** عمر بن حفص بن عمر الشیبانی نا عبد الله بن وهب اخبرنی حیی عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن ابی ایوب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من فرق بین والدة وولدها فرق الله بینه وبین احبته

باب بندیوں میں سے حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیشاپوری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نبیل نے وہیب ابی خالد سے کہا کہ حدیث کی ہمسے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے یہ کہ خبر دی اُسکو اُسکے باپ نے یہ کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحبت کرنے بندیوں سے یہانتک کہ جنیں بعد جو انکے پیٹ میں ہے اور اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور عرباض کی حدیث غریب ہے عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور کہا اوزاعی نے کہ جب خریدے کوئی شخص لونڈی کو بندیوں میں سے اسحال میں کہ وہ حاملہ ہو پس تحقیق روایت کی گئی عمر بن خطاب سے اُسنے کہا کہ نہ صحبت کیجاوے حمل والی عورت یہانتک کہ وہ بچہ جنے کہا اوزاعی نے ولیکن آزاد عورتیں پس گذر چکے سنت بیچ انکے کہ حکم کیجاویں ساتھ بیٹھنے عدت کے۔ یہ سب باتیں علی بن خشرم نے مجھ سے بیان کیں کہا اُسنے حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اوزاعی سے **باب** مشرکوں کے کھانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے کہا خبر دی مجکو سماک بن حرب نے اُسنے کہا سنا میں نے قبیصہ بن ہلب سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاری کے کھانے سے کہ کھائیں یا نہیں فرمایا کہ نہ آوے بیچ سینے تیرے کے کچھ شک شبہ[1] کہ مشابہ ہووے تو اُسمیں نصرانیت کے تئیں۔ یہ حدیث حسن ہے کہا محمود نے اور کہا عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے قبیصہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے کہا محمود نے اور کہا وہب بن جریر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی سماک سے اُسنے مری بن قطری سے اُسنے عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ اہل کتاب کا کھانا کھانا درست ہے **باب** بندیوں کے درمیان جدائی[2] ڈالنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے عمر بن حفص شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے اُسنے کہا خبر دی مجکو حیی نے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے روایت کی ابی ایوب سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے جدائی ڈالے گا اللہ درمیان اُسکے اور محبوبوں اُسکے کے

---

[1] یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اُسکے اہل ذمہ نصرانیہ کے تئیں کہ وہ پرہیز کرتے ہیں جبکہ واقع ہوتا ہے اُنکے دل میں کہ یہ حرام ہے یا مکروہ ہے پس حاصل یہ ہے کہ نہ پرہیز کر اور شک شبہ میں مت پڑ اور اوپر ملت حنفیہ سہل کے عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیت کے اسلیے کہ یہ داب نصاری سے ہے ۱۲ع [2] جدائی ڈالے یعنی ساتھ بیچنے اور ہبہ اور سوا اسکے کے یعنی مثلاً ماں کو بیچ ڈالے اور اُسکے چھوٹے بیٹے کو رہنے دے یا برعکس اسکے یا ایک کو کسی کے ہاتھ بیچے اور دوسرے کو دوسرے کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالے گا انمیں جدائی ڈالے گا اللہ تعالی اُسمیں اور اسکے محبوبوں میں یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہ میں دن قیامت کے اس موقف میں کہ جمع ہونگے اسمیں احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی۔ اور یہ جدائی حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے مگر بیع جائز ہو۔ اور حد بڑے کی شافعی کے نزدیک سات یا آٹھ برس ہیں اور امام احمد نے کہا کہ تفریق مطلق درست نہیں اگرچہ بڑا ہوا ۱۲ع

یوم القیمۃ وفی الباب عن علی وھذا حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم کرھوا التفریق بین السبی بین الوالدۃ وولدھا وبین الولد والوالد وبین الاخوۃ **باب** ماجاء فی قتل الاساری والفداء **حدثنا** ابو عبیدۃ بن ابی السفر اسمہ احمد بن عبد اللہ الھمدانی ومحمود بن غیلان قالا ثنا ابو داؤد الحفری ثنا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ عن سفیان بن سعید عن ھشام عن ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان جبرئیل ھبط علیہ فقال لہ خیرھم یعنی اصحابک فی اساری بدر القتل او الفداء علی ان یقتل منھم قابل مثلھم قالوا الفداء ویقتل منا وفی الباب عن ابن مسعود وانس وابی برزۃ وجبیر بن مطعم ھذا حدیث حسن غریب من حدیث الثوری لانعرفہ الا من حدیث ابن ابی زائدۃ وروی ابو اسامۃ عن ھشام عن ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وروی ابن عون عن ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وابو داؤد الحفری اسمہ عمر بن سعد **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا ایوب عن ابی قلابۃ عن عمہ عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدی رجلین من المسلمین برجل من المشرکین ھذا حدیث حسن صحیح وعم ابی قلابۃ ھو ابو المھلب اسمہ عبد الرحمن بن عمرو ویقال معاویۃ بن عمرو وابو قلابۃ اسمہ عبد اللہ بن زید الجرمی والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان للامام ان یمن علی من شاء من الاساری ویقتل من شاء منھم ویفدی من شاء واختار بعض اھل العلم القتل علی الفداء وقال الاوزاعی بلغنی ان ھذہ الاٰیۃ منسوخۃ قولہ تعالی فاما منا بعد واما فداء نسختھا فاقتلوھم حیث ثقفتموھم

دن قیامت کے اور اس باب میں حضرت علی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مکروہ ہے جدائی ڈالنی درمیان بندیوں اور ماں اور بیٹوں اُسکے کے اور درمیان بیٹے اور باپ اور بھائیوں کے **باب** قیدیوں کے قتل کرنے اور فدیہ لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر نام اسکا احمد بن عبد اللہ ہمدانی ہے) اور محمود بن غیلان نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد جفری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے سفیان بن سعید سے اُسنے روایت کی ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اُترے جبرئیل مجپر اور کہا کہ اختیار دے یاروں اپنے کو بیچ حق قیدیوں بدر کے کہ قتل کریں اُنکو یا بدلہ لیں اس شرط پر کہ قتل کیے جاویں صحابہ میں سے آیندہ سال مثل اُنکے یعنی گنتی میں اُنھوں نے کہا کہ ہمکو فدیہ لینا منظور ہے اور قتل کیے جاویں ہم میں سے اور اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ثوری سے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابن ابی زائدہ سے اور روایت کی ابو اسامہ نے ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور ابو داؤد جفری نام اُسکا عمر بن سعد ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی اپنے چچا عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلا دیے دو مرد مسلمان بدلے ایک مرد مشرک کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی قلابہ کا چچا ابو المہلب ہے جسکا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور کہا جاتا ہے معویہ بن عمرو اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں جائز ہے امام کو یہ کہ احسان کرے جس شخص پر کہ چاہے قیدیوں میں سے اور قتل کرے جسکو چاہے اُنمیں سے اور بدلہ یعنے مال لیکر چھوڑ دے جسکو چاہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بدلا لینے پر قتل مقدم ہے اور کہا اوزاعی نے کہ پہونچی مجکو یہ بات کہ یہ آیت منسوخ ہے پس یا تو احسان کرنا ہے بعد اسکے اور یا بدلا لینا[1] منسوخ کیا اسکو اس آیت نے کہ قتل کرو اُنکو جس جگہ پاؤ تم اُنکو یعنے کافروں کو

[1] یعنی مال لیکر چھوڑ دینا جنگ بدر کے دن ستر کافر قریش میں سے مارے گئے اور ستر قید کرکے لائے حضرت صلعم کے پاس حضرت نے مشورہ کیا اُنکے مقدمہ میں بعض اصحاب نے کہا کہ مال لیکر اُنکو چھوڑ دیجیے شاید کہ یہ مسلمان ہوجاویں حضرت عمر نے کہا کہ انکی گردن ماریے کہ یہ سب کفر کے پیشوا ہیں۔ پس حضرت صلعم نے اصحاب کو اختیار دیا کہ ایک چیز کو دونوں میں سے اختیار کرو۔ قتل یا فدیہ۔ لیکن فدیہ بایں شرط کہ مارے جاویں تم میں سے ستر آدمی سال آیندہ کو در فتح کا فر نکی ہوگی سو اصحاب نے مال لیکر چھوڑ دیا۔

حدثنا بذلک هناد ثنا ابن المبارک عن الاوزاعی قال اسحٰق بن منصور قلت لاحمد اذا اسر الاسیر یقتل او یفادی احب الیک قال ان قدروا ان یفادوا فلیس به باس وان قتل فما اعلم به باسا قال اسحٰق الاثخان احب الی الا ان یکون معروفا فاطمع به الکثیر **باب** ما جاء فی النهی عن قتل النساء والصبیان **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر اخبره ان امراۃ وجدت فی بعض مغازی رسول الله صلی الله علیه وسلم مقتولة فانکر رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلک ونهی عن قتل النساء والصبیان وفی الباب عن بریدۃ ورباح ویقال ریاح بن الربیع والاسود بن سریع وابن عباس والصعب بن جثامة هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم کرهوا قتل النساء والولدان وهو قول سفیان الثوری والشافعی ورخص بعض اهل العلم فی البیات وقتل النساء فیهم والولدان وهو قول احمد واسحٰق ورخصا فی البیات **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس قال اخبرنی الصعب بن جثامة قال قلت یا رسول الله ان خیلنا اوطئت من نساء المشرکین واولادهم قال هم من ابائهم هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن بکیر بن عبد الله عن سلیمان بن یسار عن ابی هریرۃ قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا لرجلین من قریش فاحرقوهما بالنار ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حین اردنا الخروج انی کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وان النار لا یعذب بها الا الله فان وجدتموهما فاقتلوهما وفی الباب عن ابن عباس وحمزۃ بن عمرو الاسلمی حدیث ابی هریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اوزاعی سے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا مین نے احمد سے کہ جب پکڑا جاوے قیدی تو قتل کیا جاوے یا بدلا لیا جاوے کیا بہت پیارا ہے تجکو کہا کہ اگر قادر ہون بدلا لینے پر تو کچھ ڈر نہین - اور اگر قتل کیا جاوے تو اسمین بھی کچھ ڈر نہین ہے اور کہا اسحاق نے کہ خون بہانا بہت محبوب ہے مجکو مگر یہ کہ نہون موافق دستور کے پس کہلاؤن گا مین ساتھ اسکے کثیر کو **باب** عورتون اور لڑکون کو قتل کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے خبر دی اُسکو کہ تحقیق ایک عورت پائی گئی بیچ بعض لڑائیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو انکار کیا نبی صلعم نے اُس سے اور منع فرمایا قتل کرنے سے عورتون اور لڑکون کے اور اس باب مین بریدہ اور رباح بن ربیع اور اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ عورتون اور بچون کا قتل کرنا منع ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ شبخون کرنا اور عورتون اور بچون کا اسمین قتل ہونا درست ہے یعنی اگر شبخون کی حالت مین عورتین اور بچے مارے جاوین تو درست ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور اجازت دی اُنھون نے شبخون کرنے مین **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ خبر دی مجکو صعب بن جثامہ نے کہا کہ کہا مین نے یا حضرت ہمارے گھوڑون نے مشرکین کی عورتون اور اولاد کو روند ڈالا فرمایا وہ تابع ہین اپنے باپون کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے بکیر بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ بھیجا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت مین اور فرمایا کہ اگر پاؤ تم فلانے اور فلانے کو واسطے دو مرد کے قریش مین سے تو جلا دو اُنکو آگ سے پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ارادہ کیا ہمنے نکلنے کا کہ تحقیق مین نے حکم کیا تھا تمکو کہ جلا دو تم فلانے اور فلانے کو اور نہین عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اللہ پس اگر پاؤ تم اُنکو قتل کر ڈالو اُنکو اور اس باب مین ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے - اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے

سلہ یعنے عورتون اور لڑکون کو جہاد مین قصداً قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت مارے جاوین تو کچھ مضایقہ نہین کہ یہ بھی کافر ہین اور بڑے مردون کے حکم قتل مین بسبب نہ امتیاز ہونے اُنکے کے بڑے مردون لڑنے والون سے ۱۲ ع سلہ امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ مشرکین کے لڑکون مین اختلاف ہے کہ وہ بہشت مین جاوینگے یا دوزخ مین سو بعضے کہتے ہین کہ اپنے ان باپ کے ساتھ دوزخ مین جاوینگے اور بعضے کہتے ہین کہ بہشت مین جاوینگے۔ اور یہی ہے قول صحیح جسکی طرف اہل تحقیق گئے ہین - اور بعض نے اُنمین توقف کیا ہے - ع سلہ صعب بن جثامہ یعنی بفتح صاد مہملہ وسکون عین مہملہ و فتح جیم و تشدید مثلثہ - آپ صحابی ہین - بقول بعض صدیق اکبر کی خلافت مین آپ کی وفات ہوئی لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے

وقد ذكر محمد بن اسحٰق بين سليمان بن يسار و بين ابى هريرة رجلا فى هذا الحديث وروى غير واحد مثل رواية الليث وحديث الليث بن سعد اشبه واصح **باب** ما جاء فى الغلول **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن سالم بن ابى الجعد عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو برئ من الكبر و الغلول والدين دخل الجنة وفى الباب عن ابى هريرة وزيد بن خالد الجهنى **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابى عدى عن سعيد عن قتادة عن سالم بن ابى الجعد عن معدان بن ابى طلحة عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الروح الجسد وهو برئ من ثلاث الكنز والغلول والدين دخل الجنة هكذا قال سعيد الكنز وقال ابو عوانة فى حديثه الكبر ولم يذكر فيه عن معدان ورواية سعيد اصح **حدثنا** الحسن بن على ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا عكرمة بن عمار ثنا سماك ابو زميل الحنفى قال سمعت ابن عباس يقول ثنى عمر بن الخطاب قال قيل يا رسول الله ان فلانا قد استشهد قال كلا قد رايته فى النار بعباءة قد غلها قال قم يا عمر فناد انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون ثلاثا هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء فى خروج النساء فى الحرب **حدثنا** بشر بن هلال الصواف ثنا جعفر بن سليمان الضبعى عن ثابت عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بام سليم ونسوة معها من الانصار يسقين الماء و يداوين الجرحى وفى الباب عن الربيع بنت معوذ وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى قبول هدايا المشركين **حدثنا** على بن سعيد الكندى ثنا عبد الرحيم بن سليمان عن اسرائيل عن ثوير عن ابيه عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم

اور محمد ابن اسحاق نے سلیمان بن یسار اور ابو ہریرہ کے درمیان ایک مرد کا ذکر کیا اور اکثر نے مثل روایت لیث کے ذکر کیا ہے لیکن حدیث لیث کی بہت صحیح ہے **باب** مال غنیمت میں خیانت کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مرے اس حال میں کہ پاک ہو کبر سے اور خیانت کرنے سے مال غنیمت میں اور قرض سے تو داخل ہوگا بہشت میں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا جو شخص کہ جدا ہو روح اُسکی جسم سے اُس حال میں کہ پاک ہو خزانے سے کہ اُسکی زکوٰۃ ادا نکی ہو اور خیانت کرنے سے مال غنیمت میں اور قرض سے تو داخل ہوگا بہشت میں۔ ایسا ہی کہا سعید نے کنز اور ذکر کیا ابو عوانہ نے اپنی حدیث میں کبر کو اور نہیں ذکر کیا گیا اُسمیں معدان سے اور روایت سعید کی زیادہ صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سماک ابو زمیل حنفی نے اُسنے کہا سُنا میں نے ابن عباس سے کہتے تھے کہ مجکو عمر فاروق نے کہا کہ کہا گیا یا حضرت فلاں شخص شہید کیا گیا فرمایا ہرگز نہیں تحقیق میں نے دیکھا اُسکو آگ میں بدلے ایک کملی کے کہ خیانت کیا تھا اُسکو مال غنیمت میں سے فرمایا کھڑا ہو اے عمر اور پکار دے تو لوگوں میں سے کہ نہیں داخل ہونگے بہشت میں مگر ایماندار (تین مرتبہ) یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** عورتوں کا لڑائی میں نکلنا **حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنگ میں لے جاتے ام سلیم کو اور کئی عورتوں کو انصار سے ساتھ اُسکے یعنی مع اصحاب کے پانی پلاتیں یہ عورتیں غازیوں کو اور دوا کرتیں زخموں کی اور اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا درست ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحیم بن سلیمان نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ثویر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں لے جانا عورتوں کا واسطے مصلحت پانی پلانے اور دوا کرنے کے جائز ہے اور اگر صحبت کے واسطے لے جاوے تو لونڈی بہتر ہے آزاد سے ۱۲ ع۲؎ قولہ سماک۔ آپ کی کنیت ابو زمیل ہے بزا معجمہ۔ اور نام سماک بن الولید حنفی یمامی کوفی۔ انکی روایت میں کوئی مضائقہ نہیں شمار انکا تیسرے طبقہ میں ہے۔ ۱۲ کذا فی التقریب۔

ان کسریٰ اهدی له فقبل وان الملوك اهدوا اليه فقبل منهم وفی الباب عن جابر وهذا حديث حسن غريب وثوير هو ابن ابی فاختة اسمه سعيد بن علاقة وثوير يكنى ابا جهم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو داود عن عمران القطان عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عياض بن حمار انه اهدى للنبی صلی الله عليه وسلم هدية له او ناقة فقال النبی صلی الله عليه وسلم اسلمت فقال لا قال فانی نهيت عن زبد المشركين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله انی نهيت عن زبد المشركين يعنی هداياهم وقد روی عن النبی صلی الله عليه وسلم انه كان يقبل من المشركين هداياهم وذكر فی هذا الحديث الكراهية واحتمل ان يكون هذا بعد ما كان يقبل منهم ثم نهى عن هداياهم **باب** ما جاء فی سجدة الشكر **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا ابو عاصم ثنا بكار بن عبد العزيز بن ابی بكرة عن ابيه عن ابی بكرة ان النبی صلی الله عليه وسلم اتاه امر فسر به فخر لله ساجدا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم راوا سجدة الشكر **باب** ما جاء فی امان المرأة والعبد **حدثنا** يحيى بن اكثم ثنا عبد العزيز بن ابی حازم عن كثير بن زيد عن وليد بن رباح عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان المرأة لتاخذ للقوم يعنی تجير على المسلمين وفی الباب عن ام هانئ وهذا حديث حسن غريب **حدثنا** ابو الوليد الدمشقی ثنا الوليد بن مسلم قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعيد المقبری عن ابی مرة مولى عقيل بن ابی طالب عن ام هانئ انها قالت اجرت رجلين من احمائی فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم قد امنا من امنت هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم اجازوا امان المرأة والعبد وهو قول احمد واسحق اجازا امان المرأة والعبد

تحقیق کسریٰ نے ہدیہ بھیجا آپ کو سو قبول کیا آپ نے اور بادشاہوں نے ہدیے بھیجے آپ کو سو قبول کیا آپ نے اُنسے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور ثویر وہ ابن فاختہ ہے نام اُنکا سعید بن علاقہ ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے عمران قطان سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے عیاض بن حمار سے کہ اُسنے ہدیہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اُونٹنی سو حضرت صلعم نے فرمایا کیا اسلام لایا تو اُسنے کہا نہیں فرمایا پس میں منع کیا گیا ہوں ہدیہ مشرکین سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنے آپ کے قول زبد المشرکین کے یہ ہیں کہ ہدیہ مشرکین کا مراد ہے اور ذکر کی گئی ہے اس حدیث میں کراہیت اور احتمال ہے کہ ہو یہ نہی پیچھے اُسکے کہ تھے قبول کرتے اُنسے ہدیہ پھر منع کیا ہدیے اُنکے سے **باب** سجدہ شکر کا بیان حدیث کی ہمسے محمد بن مثنے نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بکار بن عبد العزیز بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ابی بکرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی خبر آئی پس خوش ہوئے ساتھ اُسکے سو گر پڑے سجدے میں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اس وجہ سے یعنی حدیث بکار بن عبد العزیز سے اور عمل اسی پر نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ سجدہ شکر کا ثابت ہے **باب** عورت اور غلام کو پناہ دینے کا بیان حدیث کی ہمسے یحییٰ بن اکثم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم نے کثیر بن زید سے اُسنے روایت کی ولید بن رباح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ایک عورت البتہ پکڑتی ہے امان[1] واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہے مسلمانوں کو اور اس باب میں ام ہانی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجکو ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی مرہ مولی عقیل بن ابی طالب سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ پناہ دی میں نے دو شخصوں کو کہ ناتے دار تھے میری خاوند کے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اُس شخص کو کہ امان دی تو نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ عورت کو پناہ دینی جائز ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا کہ عورت اور غلام کی امان دینی جائز ہے یعنے مسلمانوں کو جائز نہیں توڑنا اُسکا

[1] یعنے اگر کوئی مسلمان عورت امان دے ایک قوم کا فروں کو تو لازم ہے سب مسلمانوں کو کہ امان دیں اُنکو اور توڑیں نہیں اُسکو ۱۲ اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ نہی منسوخ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آپ نے اسواسطے ہدیہ رد کیا کہ باعث ہوں اُسکو قبول کرنے پر یا یہ ہدیہ مشرک کا تھا۔ اور جنکا ہدیہ قبول کیا وہ اہل کتاب تھے ۱۲ مجمع البحار

وقد روی عن عمر بن الخطاب انہ اجاز امان العبد وابو مرۃ مولی عقیل بن ابی طالب ویقال لہ ایضا مولی ام ہانی واسمہ یزید وروی عن علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم ومعنی ہذا عند اہل العلم ان من اعطی الامان من المسلمین فہو جائز علی کلہم **باب** ما جاء فی الغدر **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داود انبانا شعبۃ قال اخبرنی ابو الفیض قال سمعت سلیم بن عامر یقول کان بین معاویۃ وبین اہل الروم عہد وکان یسیر فی بلادہم حتی اذا انقضی العہد اغار علیہم فاذا رجل علی دابۃ او علی فرس وہو یقول اللہ اکبر وفاء لا غدر واذا ہو عمرو بن عبسۃ فسالہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیہم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان لکل غادر لواء یوم القیمۃ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراہیم قال ثنی صخر بن جویریۃ عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیمۃ وفی الباب عن علی وعبد اللہ بن مسعود وابی سعید الخدری وانس وہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی النزول علی الحکم **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر انہ قال رمی یوم الاحزاب سعد بن معاذ فقطعوا اکحلہ او ابجلہ فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنار فانتفخت یدہ

اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ اُسنے جائز رکھی امان غلام کی[1] اور ابو مرہ غلام آزاد کیا ہوا عقیل بن ابی طالب کا ہے اور اُسکو ام ہانی کا غلام بھی کہتے ہیں اور نام اُسکا یزید ہے اور حضرت علی اور عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذمہ اور عہد مسلمانوں کا ایک ہی ہے۔ اور سعی اور کوشش کرتا ہے ساتھ ذمہ اُنکے کے ادنی اُنکا۔ اور معنے اس حدیث کا نزدیک اہل علم کے یہ ہے کہ جو شخص کہ پناہ دے مسلمانوں میں سے کسی کافر کو تو امان اُسکی جائز ہے سب مسلمانوں پر **باب** عہد توڑنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی مجکو شعبہ نے ابو الفیض سے اُسنے کہا کہ سُنا میں نے سلیم بن عامر سے کہتے تھے کہ تھا درمیان معاویہ اور رومیوں کے عہد اور صلح کہ ایک وقت معلوم تک آپسمیں لڑیں نہیں اور تھے معاویہ سیر کرتے طرف شہروں اُنکے کے تاکہ جسوقت پورا ہو وہ عہد اور گذرے وہ وقت کہ عہد اُسوقت تک کیا تھا غارت کریں اُنپر یعنی اچانک اُنپر جا پڑیں اور لوٹیں اور اگر اپنے مکان میں بیٹھے رہتے اور اسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے سو اچانک آیا ایک شخص سوار چارپائے پر یا گھوڑے پر اس حال میں کہ کہتا تھا وہ اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ وفا سے عہد کرے نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پھرتے ہوا یام صلح میں دشمنوں کے شہروں کی طرف داخل غدر میں ہے۔ دفا پس دیکھا لوگوں نے تو ناگاہ وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابی سو پوچھا اُس سے معاویہ نے اس بات کو یعنی یہ کہ پھرنا ہمارا یہاں غدر کیوں ہے پس کہا عمرو نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے[2] اُسکو یہانتک کہ گذرے مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف اُنکے اوپر برابری کے یعنی آگاہ کر دے اُنکو اور کہدے کہ صلح جو ہم میں اور تم میں تھی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہیں نقض عہد کے علم میں کہا سلیم نے پس پھرے معاویہ ساتھ لوگوں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہر عہد توڑنیوالے کے لیے نشان عہد شکنی کا ہوگا دن قیامت کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی مجکو صخر بن جویریہ نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ کھڑا کیا جاویگا واسطے فریبی اور عہد شکن کے نشان عہد شکنی کا دن قیامت[3] کے اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حکم پر اُترنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ تیر مارے گئے جنگ احزاب کے دن سعد بن معاذ سو کاٹا رگ اکحل اُسکی کو کہ وسط بازو میں ہے۔ سو داغا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آگ کے یعنی خون بند کرنیکے لیے سو سوج گیا ہاتھ اُنکا

---

[1] یعنی اگر ایک ادنی مسلمان مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دے تو چاہیے کہ اُسکو سب مسلمان امن دیں اور اُسکے عہد کو نہ توڑیں ۱۲ [2] یعنی عہد کو متغیر نہ کرے کسیطرح اس کلام سے مراد ہی نہ تغیر کرنا عہد کا اور نہ رشد عہد کہ معنی باندھنے اور محکم کرنیکے ہے محمود ہے ۱۲ [3] یعنی تمام خلائق کے روبرو اُسکی فضیحت ہوگی اور حدیث میں آیا ہے کہ عہد شکن کو

فتركه فتورفه الدم فحسمه اخرى فانتفخت يده فلما رأى ذلك قال اللهم لا تخرج نفسي حتى تقر عيني من بني قريظة فاستمسك
عرقه فما قطر قطرة حتى نزلوا على حكم سعد بن معاذ فارسل اليه فحكم ان يقتل رجالهم وتستحيى نساءهم يستعين بهن المسلمون
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبت حكم الله فيهم وكانوا اربعمائة فلما فرغ من قتلهم انفتق عرقه فمات وفي الباب
عن ابي سعيد وعطية القرظي وهذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو الوليد الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم عن سعيد بن بشير
عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا شيوخ المشركين واستحيوا شرخهم والشرخ الغلمان
الذين لم ينبتوا هذا حديث حسن صحيح غريب ورواه حجاج بن ارطاة عن قتادة نحوه **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن سفيان عن
عبد الملك بن عمير عن عطية القرظي قال عرضنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة فكان من انبت قتل ومن لم ينبت
خلي سبيله فكنت فيمن لم ينبت فخلي سبيلي هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم انهم يرون الانبات بلوغا ان لم يعرف احتلامه
ولا سنه وهو قول احمد واسحق **باب** ما جاء في الحلف **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا يزيد بن زريع ثنا حسين المعلم عن عمرو
بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في خطبته اوفوا بحلف الجاهلية فانه لا يزيده يعني الاسلام الا شدة
ولا تحدثوا حلفا في الاسلام وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وام سلمة وجبير بن مطعم وابي هريرة وابن عباس وقيس بن عاصم

پس نکلا اس سے خون پس داغا اسکو دوسری بار پس سوج گیا ہاتھ اُنکا سو جب دیکھا سعد نے اسکو یعنی خون کے بند نہونے کو تو کہا الٰہی
نہ نکال جان میری یہانتک کہ ٹھنڈی کرے تو آنکھ میری بنی قریظہ سے یعنی وہ سب ہلاک ہوجاویں تو مین بہت خوش ہون سو تھم
ہوگئی رگ اُنکی اور نہ گرا اُس سے ایک قطرہ لہو کا یہان تک کہ اُترے بنی قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے سو بھیجا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے کسی کو واسطے بلانے اُنکے کے پس آئے سعد اور حکم کیا یہ کہ مارے جاویں مرد اُنکے اور زندہ رکھی جاوین عورتین اُنکی اور
بندی کیجائین کہ مدد لین اُنسے مسلمان یعنی فائدہ اُٹھاوین اُنسے سو نبی صلعم نے فرمایا کہ پہونچا تو حکم اللہ کو بیچ اُنکے یعنی ایسا حکم کیا تو نے
کہ اللہ راضی ہوا اُس سے اور تھے چار سو آدمی۔ پس جب فارغ ہوئے قتل سے اُنکے تو کھل گئی رگ اُنکی اور جاری ہوا اُس سے خون پس مر گئے
اس خون سے اور اس باب مین ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے سعید بن بشیر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا
قتل کرو تم مشرکین بڑی عمر والے کو اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے کو یعنی لڑکے اُنکے کو اور شرخ وہ لڑکے ہین جنکے زیر ناف کے بال نہ جمے
ہون یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے روایت کیا اسکو حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اسکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
وکیع نے سفیان سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عطیہ قرظی سے کہا کہ پیش کیے گیے ہم آگے نبی صلعم کے دن جنگ بنی قریظہ کے پس
جس کسی کے جمے ہوئے تھے بال یعنی زیر ناف کے تو قتل کرتے اُسکو اسلیے کہ یہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا لڑنے والون سے اور
جسکے نہ جمے ہوتے بال پس چھوڑ دیتے اُسکو اور تھا مین اُنمین سے کہ نہ جمے تھے بال اُنکے سو چھوڑ دیا مجکو اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
عمل اسی پر ہے نزدیک بعض علما کے کہتے ہین کہ بالونکا جمنا بالغ ہونا ہے اگر نہ پہچانا جاوے احتلام اُسکا اور نہ عمر اُسکی اور یہی ہے قول احمد اور
اسحاق کا **باب** عہد اور قسم کا پورا کرنا **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ مین پوری
کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اُس قسم مین مگر قوت کو اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے
اور اس باب مین عبد الرحمن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے

ف کہا تورپشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالون کا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اسلیے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن عمر سے تو سچ نہ کہتے واسطے خوف قتل
کے ۱۲ ف پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد اور قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین اوپر مدد کرنے کے آپس مین بموجب آیت اوفوا بالعقود کے اور مراد وہ قسمین ہین کہ زمانہ
نہ کھین اور جو قسمین کہ ایام جاہلیت مین قتل کرنے پر واقع ہوئین اُنکا پورا کرنا درست نہین موافق اس حدیث کے اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر مدد کرنے مظلوم کے اور صلہ رحم
کے اور مانند اُنکے کے پس اسلام انکا مدد کرنیوالا ہے بموجب اس حدیث کے اسلیے کہ اسلام کافی ہے بیچ واجب ہونا ایک دوسرے کی پس ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہے ۱۲

هذا حديث حسن صحيح **باب** اخذ الجزية من المجوسي ... ية ثنا الحجاج بن ارطاة
عن عمرو بن دينار عن بجالة بن عبدة قال كنت كاتبا لجزء بن معاوية ... مناذر فجاء كتاب عمر انظر مجوس من قبلك
فخذ منهم الجزية فان عبد الرحمن بن عوف اخبرني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ الجزية من مجوس هجر
هذا حديث حسن **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن بجالة ان عمر كان لا يأخذ الجزية من المجوس
حتى اخبره عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الجزية من مجوس هجر وفي الحديث كلام اكثر من هذا هذا
حديث حسن صحيح **باب** ماجاء ما يحل من اموال اهل الذمة **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب
عن ابي الخير عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله انا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا هم يؤدون ما لنا عليهم من الحق
ولا نحن ناخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابوا الا ان تاخذوا كرها فخذوا هذا حديث حسن وقد رواه الليث
بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب ايضا وانما معنى هذا الحديث انهم كانوا يخرجون في الغزو فيمرون بقوم ولا يجدون من الطعام
ما يشترون بالثمن فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان ابوا ان يبيعوا الا ان تاخذوا كرها فخذوا هكذا روي في بعض الحديث
مفسرا وقد روي عن عمر بن الخطاب انه كان يامر بنحو هذا **باب** ماجاء في الهجرة **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي ثنا زياد
بن عبد الله ثنا منصور بن معتمر عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة

یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مجوس سے جزیہ لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اُسنے
کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی بجالہ بن عبدہ سے کہا کہ تھا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا
احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر رضہ کا کہ مضمون اسکا یہ تھا کہ دیکھ مجوس کو جو آگے تیرے ہین سو لے اُن سے جزیہ اسلیے کہ
تحقیق عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی مجکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ ہجر کے مجوسون سے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے
ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی بجالہ سے کہا کہ نہ لیتے تھے حضرت عمر رضہ جزیہ مجوس
سے یہانتک کہ خبر دی اُنکو عبد الرحمن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے اور اس حدیث مین کلام اکثر ہے اس سے
یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اہل ذمہ کا مال حلال نہین یعنی انکا لینا درست نہین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے
یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کی مین نے کہ یا حضرت تحقیق ہم گذرتے ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنے
کے جہاد کے لیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہین ہماری اور نہ دیتے ہین وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے انپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبرگیری کرنی اور
مدد کرنی ہے ساتھ دینے قرض اور اثنا اُسکے کے اور نہ ہم خود لیتے ہین اُنسے یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہے ہمکو بسبب اضطرار کے ضرر عظیم سو
نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنے سے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی یہ حدیث حسن ہے
اور تحقیق روایت کیا اسکو لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی اور سوا اسکے نہین کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ تھے وہ نکلتے جہاد مین سو
گذرتے ایک قوم پر اور نہ پاتے کھانے سے وہ چیز کہ خریدین ساتھ مول کے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر انکار کرین ہم بیچنے سے مگر یہ کہ لو زبردستی
تو لو اسیطرح روایت کی گئی ہے بعض حدیثون مین ساتھ تفسیر کے اور عمر فاروق سے مروی ہے کہ تھے وہ حکم کرتے مانند اسکے **باب** ہجرت
کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن معتمر نے مجاہد سے
اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا دن فتح مکہ کے

ف جزیہ اُس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے ذمی سے یہ مشتق ہے جزاءت سے یعنی بدلے کے اسلیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہے اسکے ترک اسلام کا اور باقی رہنے کا کفر پر اور جمہور علماء اتفاق
رکھتے ہین اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور حنفیہ کے نزدیک عجم کے بت پرستون سے بھی لیا جاوے اور شافعی کو اسمین اختلاف ہے اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہے
کہ ہر مہینے مین چار درہم دے اور اوسط درجہ والے پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین دو درہم دے اور فقیر مزدوری کرنیوالے پر بارہ درہم کہ ہر مہینے مین ایک درہم دے ۱۲ ع ف ملا یہ
لوگ ذمی تھے اور شرط کی گئی تھی اُن سے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہوا انکے ہان گذرے اُنکی ضیافت کرین پس جو مسلمان اُنکے وہان پہونچتے نہ وہ ضیافت کرتے اُنکی اور نہ بیچتے
اُنسے غلہ وغیرہ پس نبی صلعم نے فرمایا کہ مضطر آدمی کو جائز ہے اُنکے مال کا لینا زبردستی سے اگرچہ وہ راضی نہون ۱۲

لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا وفی الباب عن ابی سعید وعبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن حبشی وھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ سفیان الثوری عن منصور بن المعتمر نحو ھذا **باب** ماجاء فی بیعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** سعید بن یحیی بن سعید الاموی ثنا عیسی بن یونس عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن جابر بن عبد اللہ فی قولہ تعالی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ قال جابر بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا نفر ولم نبایعہ علی الموت وفی الباب عن سلمۃ بن الاکوع وابن عمر وعبادۃ وجریر بن عبد اللہ وقد روی ھذا الحدیث عن عیسی بن یونس عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال قال جابر بن عبد اللہ ولم یذکر فیہ ابو سلمۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا حاتم بن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید قال قلت لسلمۃ بن الاکوع علی ای شیء بایعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قال علی الموت ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فیقول لنا فیما استطعتم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر ھذا حدیث حسن صحیح ومعنی کلا الحدیثین صحیح قد بایعہ قوم من اصحابہ علی الموت وانما قالوا لا نزال بین یدیک ما لم نقتل وبایعہ آخرون فقالوا لا نفر **باب فی** نکث البیعۃ **حدثنا** ابو عمار ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ

نہین فرض ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے یعنی ہر کام مین نیکی کی نیت کرنی اور جہاد کرنے سے ہجرت کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور جس وقت کہ بلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو بنا بر امر فرض ہونے کے اور اس باب مین ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن حبشی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے مانند اسکے **باب** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا بیان **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اُسنے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جبکہ تجھ سے ملانے لگے ہاتھ اُس درخت کے نیچے کہا جابر نے بیعت کی ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہ بھاگین گے ہم لڑائی سے اور نہ بیعت کی ہمنے آپ سے موت پر اور اس باب مین سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث عیسی بن یونس سے اُسنے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے جابر سے اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ ابو سلمہ کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے یزید بن ابی عبیدہ سے کہا کہ کہا مینے سلمہ بن اکوع سے کس چیز پر بیعت کی تھی تمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دن حدیبیہ کے جبکہ قریش نے نبی صلعم کو مکہ مین جانے سے روکا تھا۔ کہا اُسنے موت پر یعنی جبتک جان ہو لڑینگے اور منھ نہ پھیرینگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم بیعت کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنے کے پس فرماتے ہمسے بیچ اُس چیز کے کہ طاقت رکھو تم یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا نہین بیعت کی ہمنے نبی صلعم سے مرنے پر سوا اسکے نہین کہ بیعت کی ہمنے آپ سے یہ کہ نہ بھاگینگے ہم یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی دونون حدیثون کے صحیح ہین کہ ایک جماعت نے آپ سے مرنے پر بیعت کی تھی اور کہا کہ ہمیشہ ہم آپکے آگے رہینگے جبتک کہ مارے جاوین ہم اور بیعت کی آپسے دوسرون نے اسپر کہ نہ بھاگینگے **باب** بیعت توڑنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے - اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے

لہ فتح مکہ سے پہلے ہجرت فرض عین تھی طرف مدینہ کے بلکہ ہر دار الکفر سے اسپر کہ مسلمان ہوتا اسلیے کہ اہل دین مدینہ مین کم تھے پس ہجرت فرض ہوئی کہ مسلمانونکو زور ہو پس جب مکہ فتح ہوا تو وہ علت زائل ہوئی اور فرضیت ہجرت کی وہان سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد اور طلب علم وغیرہ کے اور نیت نیتی جہاد کا یا اخلاص عمل کا حاصل یہ ہے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنی اب فرض نہین ولیکن چھوڑنا وطن کا بسبب جہاد کے یا نیت صالحہ کے مانند بھاگنے کے دار الکفر سے یا بدعت یا جہل یا فتنہ وغیرہ باقی ہے منسوخ نہین ۱۲ ع ع لہ یہ رخصت ہے حضرت صلعم کی طرف سے یعنی جسقدر فرمانبرداری ہو سکے اُسیقدر کرو ۱۲ ع ع لہ چھٹے سال ہجری مین حضرت صلعم پندرہ سو آدمی ساتھ لیکر عمرہ کرنیکی نیت سے مکہ کو روانہ ہوئے جب حدیبیہ مین کہ نام ہے ایک جگہ کا پاس مکہ کے پہونچے تو کفار قریش مانع ہوئے اور مکہ مین داخل ہونے سے آپ کو روکا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل بایع اماما فان اعطاہ وفا لہ وان لم یعطہ لم یف لہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی بیعۃ العبد **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر انہ قال جاء عبد فبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ولم یبایع احدا بعد حتی یسالہ اعبد ھو وفی الباب عن ابن عباس حدیث جابر حدیث حسن غریب صحیح لا نعرفہ الا من حدیث ابی الزبیر **باب** ماجاء فی بیعۃ النساء **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان عن محمد بن المنکدر سمع امیمۃ بنت رقیقۃ تقول بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فقال لنا فی ما استطعتن واطقتن قلت اللہ ورسولہ ارحم بنا منا بانفسنا فقلت یا رسول اللہ بایعنا قال سفیان تعنی صافحنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قولی لمائۃ امرأۃ کقولی لامرأۃ واحدۃ وفی الباب عن عائشۃ وعبد اللہ بن عمرو واسماء بنت یزید وھذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن المنکدر وروی سفیان الثوری ومالک بن انس وغیر واحد ھذا الحدیث عن محمد بن المنکدر نحوہ **باب** ماجاء فی عدۃ اصحاب بدر **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی الکوفی ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی اسحق عن البراء قال کنا نتحدث ان اصحاب بدر یوم بدر کعدۃ اصحاب طالوت ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر وفی الباب عن ابن عباس وھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ الثوری وغیرہ عن ابی اسحق **باب** ماجاء فی الخمس **حدثنا** قتیبۃ ثنا عباد بن عباد المھلبی عن ابی جمرۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لوفد عبد القیس آمرکم ان تؤدوا خمس ما غنمتم وفی الحدیث قصۃ ھذا حدیث حسن صحیح

کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمی ہیں کہ نہ کلام کریگا اُنسے اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اُنکو گناہوں سے اور واسطے اُنکے عذاب ہے درد دینے والا۔ ایک مرد وہ ہے کہ بیعت کی اُسنے امام سے پس اگر دیا اُسکو کچھ مال تو پورا کیا اُسکو۔ اور اگر نہ دیا کچھ تو نہ پورا کیا اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** غلام کی بیعت کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکل کر آپکی خدمت بابرکت میں حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا نبی صلعم کو کہ یہ غلام ہے۔ پھر آیا مالک اُسکا ڈھونڈتا ہوا اُسکو پس فرمایا اُسکو نبی صلعم نے کہ بیچ دے اُسکو میرے ہاتھ۔ پس خرید اآپ نے اُسکو بدلے دو غلاموں سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھے اُسکے یہانتک کہ پوچھ لیتے اُس سے کہ غلام ہے یا آزاد اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن غریب صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابی زبیر سے **باب** عورتوں کی بیعت کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے سُنا امیمہ بنت رقیقہ سے کہتی تھی کہ بیعت کی میں نے نبی صلعم سے بیچ کئی عورتوں کے کہ اُنھوں نے بھی بیعت کی سو آپ نے فرمایا واسطے ہمارے کہ بیعت کی میں نے تمکو اُسے عورتو بیچ اُس چیز کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم کہا میں نے اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر مہربان ہے بیچ حق ہمارے کے ہمسے ساتھ جانوں اپنی کے سو میں نے عرض کی کہ یا حضرت بیعت کیجیے ہمسے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہمسے سو حضرت صلعم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ کہنا میرا واسطے سو عورت کے مانند کہنے میرے کے ہے واسطے ایک عورت کے یعنی فقط میرا زبان سے کہنا کافی ہے ہاتھ ملانے کی کچھ ضرورت نہیں اور اس باب میں عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن منکدر سے اور روایت کی یہ حدیث سفیان اور مالک وغیرہ نے محمد بن منکدر سے مانند اسکے **باب** اصحاب بدر کی گنتی کا بیان حدیث کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا کہ تھے ہم گفتگو کرتے آپس میں کہ تحقیق اصحاب بدر کی گنتی مانند اصحاب طالوت کے ہے تین سو تیرہ آدمی اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے **باب** پانچویں حصہ کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے عباد بن عباد مہلبی سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایلچیوں عبد القیس کے لیے یہ کہ ادا کرو تم پانچواں حصہ غنیمت میں سے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن ابی حمزة عن ابن عباس نحوه **باب** ماجاء فی کراهیة النهبة **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایة بن رفاعة عن ابیه عن جده رافع قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فتقدم سرعان الناس فتعجلوا من الغنائم فاطبخوا ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی اخری الناس فمر بالقدور فامر بها فاکفئت ثم قسم بینهم فعدل بعیرا بعشر شیاه وروی سفیان الثوری عن ابیه عن عبایة عن جده رافع بن خدیج ولم یذکر فیه عن ابیه **حدثنا** بذلک محمود بن غیلان ثنا وکیع عن سفیان وهذا اصح وعبایة بن رفاعة سمع من جده رافع بن خدیج وفی الباب عن ثعلبة بن الحکم وانس وابی ریحانة وابی الدرداء وعبد الرحمن بن سمرة وزید بن خالد وجابر وابی هریرة وابی ایوب **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من انتهب فلیس منا هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث انس **باب** ماجاء فی التسلیم علی اهل الکتاب **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تبدؤا الیهود والنصاری بالسلام واذا لقیتم احدهم فی الطریق فاضطروه الی اضیقه وفی الباب عن ابن عمر وانس وابی بصرة الغفاری صاحب النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح ومعنی هذا الحدیث لا تبدؤا الیهود والنصاری قال بعض اهل العلم انما معنی الکراهیة لانه یکون تعظیما لهم وانما امر المسلمون بتذلیلهم وکذلک اذا لقی احدهم فی الطریق فلا یترک الطریق علیه لان فیه تعظیما لهم

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی حمزہ سے اُسنے ابن عباس سے مانند اسکے **باب** تقسیم کے پہلے مال غنیمت کا لینا منع ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے عبایہ بن رافع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا رافع سے کہ تھے ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں سو آگے بڑھے جلد باز قوم کے سو جلدی کی اُنھوں نے غنیمت میں سے اور پکایا گوشت اور نبی صلعم پچھلے لوگوں میں تھے۔ پس گذرے حضرت صلعم ہنڈیوں کی طرف سو حکم فرمایا اُنکے اُلٹ دینے کا پس اُلٹا دی گئیں۔ پھر تقسیم کی درمیان اُنکے غنیمت سو برابر کیا ایک اونٹ کو بدلے دس بکریوں کے اور روایت کی سفیان ثوری نے اپنے باپ سے اُسنے عبایہ سے اُسنے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ باپ کا حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے اور عبایہ نے اپنے دادا رافع سے سنا ہے اور اس باب میں ثعلبہ بن الحکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی درداء اور عبد الرحمن بن سمرہ اور زید بن خالد اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ لے مال غنیمت سے پہلے تقسیم کے پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقے پر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث انس سے **باب** اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری پر سلام کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو پہلے تم نہ سلام کیا کرو اور جسکو ملو تم اُنمیں سے کسیکو راہ میں پس تنگ کیا کرو اُنکو طرف راہ تنگ کے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری نبی صلعم کے مصاحب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا بعض اہل علم نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ یہود اور نصاری سے سلام کے ساتھ ابتدا کرنا اسواسطے مکروہ ہے کہ اسمیں اُنکی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو حکم ہے ذلیل کرنے اُنکے کا اور اسیطرح جبکہ ملے ایک اُنکا راہ میں تو نہ چھوڑی جاوے راہ واسطے اُنکے اسلیے کہ اسمیں اُنکی تعظیم لازم آتی ہے

سلہ اسلیے کہ اُنھوں نے ذبح کیا تھا جانوروں کو غنیمت میں سے پہلے تقسیم کرنے کے ۱۲ سلہ کہا نووی نے کہ یہود و نصاری سے سلام کے ساتھ ابتدا کرنی حرام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ضرورت کے لیے جائز ہے۔ یہ قول نخعی اور علقمہ کا ہے اور اہل بدعت سے ابتدا کرنا بھی درست نہیں مگر واسطے خوف مفسدہ اور غدر کے درست ہے ۱۲ سلہ یہود اور نصاری کو پہلے سلام کرنا حرام ہے اگر وہ سلام کریں تو جواب میں کہو وعلیکم یعنی ... [illegible]

کہ جب اُنھوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہو ... [illegible]

حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلم علیکم احدھم فانما یقول السام علیکم فقل علیک هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ المقام بین اظھر المشرکین حدثنا ھناد ثنا ابو معاویۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس بالسجود فاسرع فیھم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لھم بنصف العقل وقال انا بریء من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین قالوا یا رسول اللہ ولم قال لا تراءی ناراھما حدثنا ھناد ثنا عبدۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم مثل حدیث ابی معاویۃ ولم یذکر فیہ عن جریر وھذا اصح وفی الباب عن سمرۃ واکثر اصحاب اسمعیل قالوا عن اسمعیل عن قیس بن ابی حازم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ ولم یذکروا فیہ عن جریر وروی حماد بن سلمۃ عن الحجاج بن ارطاۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس عن جریر مثل حدیث ابی معاویۃ وسمعت محمدا یقول الصحیح حدیث قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل وروی سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تساکنوا المشرکین ولا تجامعوھم فمن ساکنھم او جامعھم فھو مثلھم **باب** ما جاء فی اخراج الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عاصم وعبد الرزاق قالا انا ابن جریج ثنا ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول اخبرنی عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب فلا اترک فیھا الا مسلما ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا موسی بن عبد الرحمن الکندی ثنا زید بن حباب ثنا سفیان الثوری عن ابی الزبیر عن جابر عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن عشت ان شاء اللہ لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ یہود جبکہ سلام کہے تمپر ایک اُنکا تو سوا اسکے نہیں کہ کہیگا السام علیک سو کہہ تو علیک یعنی وہ ہے جسکے تم لائق ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشرکون کے درمیان ٹھہرنا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا ایک چھوٹا لشکر طرف قبیلے خثعم کے پس پناہ پکڑی کئی آدمیوں نے سجدے سے یعنی سجدے سے ظاہر کرتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں سو جانکر چھوڑ دین پس جلدی کی گئی اُنمین قتل کی۔ پس پہونچی یہ خبر نبی صلعم کو سو حکم کیا اُنکے لیے آدھی دیت دینے کا اور فرمایا کہ مین بیزار ہون ہر مسلمان سے کہ ٹھہرے درمیان مشرکون کے۔ اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت آپ بیزار کیون ہین فرمایا نہ مشابہ ہووے مسلمان بیچ شکل کافر کے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی حازم سے مانند حدیث ابی معاویہ کے۔ اور نہیں ذکر کیا اُسمین واسطہ جریر کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس باب مین سمرہ سے بھی روایت ہے۔ اور اکثر اصحاب اسماعیل کے روایت کرتے ہین اسماعیل سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا ایک لشکر کو اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ جریر کا اور روایت کی حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے اسماعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے اُسنے جریر سے مانند حدیث ابی معاویہ کے اور سُنا مین نے محمد سے کہتے تھے کہ صحیح قیس کی نبی صلعم سے مرسل ہے اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ ٹھہرو مشرکون مین اور نہ جمع ہو اُنسے پس جو شخص کہ ٹھہرے اُنمین یا ملے اُنسے پس وہ مثل اُنکے ہے **باب** یہود اور نصاریٰ کا جزیرہ عرب سے نکالنا حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم اور عبد الرزاق نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو زبیر نے کہ اُسنے سُنا جابر سے کہتا تھا خبر دی مجھکو عمر فاروق نے کہ اُسنے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالونگا مین یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نہ چھوڑونگا مین اُنمین مگر مسلمان کو یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمن کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے عمر فاروق سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جیتا رہا مین ان شاء اللہ تو البتہ نکالونگا مین یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے

لہ جزیرہ اُس زمین کو کہتے ہین کہ احاطہ کیا ہو اُسکو دریا نے اور جزیرہ عرب وہ ہے کہ احاطہ کیا ہے دریا سے ہند اور دریا سے شام اور دجلہ اور فرات نے عدن سے اطراف

باب ما جاء فی ترکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابو الولید ثنا حماد بن سلمۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی ابی بکر فقالت من یرثک قال اھلی وولدی قالت فما لی لا ارث ابی فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ولکن اعول من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعولہ وانفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علیہ وفی الباب عن عمر وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد وعائشۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ انما اسندہ حماد بن سلمۃ وعبد الوھاب بن عطاء عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا بشر بن عمر ثنا مالک بن انس عن ابن شھاب عن مالک بن اوس بن الحدثان قال دخلت علی عمر بن الخطاب ودخل علیہ عثمان بن عفان والزبیر بن العوام وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص ثم جاء علی والعباس یختصمان فقال عمر لھم انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قالوا نعم قال عمر فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر انا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت انت وھذا الی ابی بکر تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب ھذا میراث امرأتہ من ابیھا فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکناہ صدقۃ واللہ یعلم انہ صادق بار راشد تابع للحق وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث مالک بن انس

باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان جو آپ نے مرنے کے پیچھے چھوڑا **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ آئین حضرت فاطمہ پاس ابی بکر صدیق کے سو کہا کہ کون وارث ہوگا تیرا۔ ابو بکر نے کہا کہ گھر والے میرے اور اولاد میری۔ کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پس کیا ہے مجکو کہ نہین وارث ہوتی مین اپنے باپ کی کہا ابو بکر نے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین وارث کیے جاتے ہم لیکن دونگا مین اُنکو جنھے نبی صلعم دیتے اُنکو۔ اور خرچ کرونگا مین اُس شخص پر کہ تھے نبی صلعم خرچ کرتے اُسپر۔ اور اس باب مین عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ سے بھی روایت ہی۔ اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہی اس وجہ سے سوا اسکے نہین کہ مسند کیا اُسکو حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطا نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور یہ حدیث حضرت ابی بکر سے کئی طرح پر مروی ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے مالک بن اوس سے کہا کہ داخل ہوا مین عمر فاروق پر۔ اور آئے اُس پاس عثمان ابن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علی اور عباس جھگڑتے ہوے سو عمر نے اُنکو کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اُس خدا کی کہ اُسکے حکم سے قائم ہین آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ حضرت صلعم نے فرمایا نہین وارث کیے جاتے ہم یعنی گروہ انبیا کے جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہی کہا اُن اصحاب نے جو وہان بیٹھے تھے ہان بیشک نبی صلعم نے فرمایا ہے کہا عمر نے کہ جب وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا ابو بکر نے کہ مین والی ہون نبی صلعم کا یعنی پس خلیفہ ہوے ابو بکر۔ پس آیا تو اور یہ طرف ابو بکر رضہ کے اس حال مین کہ طلب کرتا تھا تو میراث اپنے بھتیجے سے اور طلب کرتا تھا یہ یعنی علی میراث عورت اپنی کی باپ اسکے سے سو کہا ابو بکر نے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا کہ نہین وارث کیے جاتے ہین ہم جو کچھ کہ چھوڑتے ہین صدقہ ہی راہ خدا مین کوئی مالک اُسکا نہین۔ اور اللہ جانتا ہی کہ ابو بکر اس کام مین صادق اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھے اور اس حدیث مین قصہ لنبا ہی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث مالک بن انس سے

لہ حضرت صلعم کے پاس کچھ زمین مدینہ مین بھی اور کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرت صلعم کا معمول تھا کہ اُسکے حاصلات سے اپنی بیویون کو سال بھر کا خرچ دیتے اور جو باقی رہتا اُسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کرتے۔ سو حضرت صلعم کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ نے صدیق اکبر سے اپنے باپ کے ورثہ مانگے ان زمینون مذکور سے تب صدیق نے اُنکو فرمایا کہ نبی کے مال مین میراث نہین جو چھوڑین وہ صدقہ ہے خدا کی راہ مین۔ اور البتہ حضرت صلعم کی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاونگی اور جو حضرت صلعم اس مال مین عمل کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے اُسمین کچھ کمی بیشی ہنوگی۔ پہلے حضرت فاطمہ کو یہ حدیث معلوم نہ تھی جب اُنکو یہ حدیث معلوم ہوئی تو چپ رہین اور رنجیدہ ہونا حضرت فاطمہ کا

باب ماجاء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذہ لا تغزی بعد الیوم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا زکریا بن ابی زائدۃ عن الشعبی عن الحارث بن مالک بن برصاء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یقول لا تغزی ھذہ بعد الیوم الی یوم القیمۃ وفی الباب عن ابن عباس وسلیمان بن صرد ومطیع ھذا حدیث حسن صحیح وھو حدیث زکریا بن ابی زائدۃ عن الشعبی لا نعرفہ الا من حدیثہ **باب** ماجاء فی الساعۃ التی یستحب فیھا القتال **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ھشام قال ثنا ابی عن قتادۃ عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النھار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتی العصر ثم امسک حتی یصلی العصر ثم یقاتل وکان یقال عند ذلک تھیج ریاح النصر ویدعو المومنون لجیوشھم فی صلوتھم وقد روی ھذا الحدیث عن النعمان بن مقرن باسناد اوصل من ھذا وقتادۃ لم یدرک النعمان بن مقرن مات النعمان فی خلافۃ عمر بن الخطاب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عفان بن مسلم والحجاج بن منھال قال ثنا حماد بن سلمۃ ثنا ابو عمران الجونی عن علقمۃ بن عبد اللہ المزنی عن معقل بن یسار ان عمر بن الخطاب بعث النعمان بن مقرن الی الھرمزان فذکر الحدیث بطولہ فقال النعمان بن مقرن شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا لم یقاتل اول النھار انتظر حتی تزول الشمس وتھب الریاح وینزل النصر ھذا حدیث حسن صحیح وعلقمۃ بن عبد اللہ ھو اخو بکر بن عبد اللہ المزنی **باب** ماجاء فی الطیرۃ

باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے فرمایا کہ نہ جہاد کیا جاویگا۔ بعد اس دن کے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے اُسنے حارث بن مالک سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دن فتح مکہ کے فرماتے تھے کہ نہ جہاد کیا جاوے گا یہ مکہ بعد اس دن کے قیامت تک یعنی یہ دار الکفر نہوگا کہ اسپر مسلمان جہاد کرین یا کفار اسپر کبھی جہاد نہ کرینگے[۱]۔ اور اس باب مین ابن عباس اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث شعبی سے **باب** کس گھڑی مین لڑنا مستحب ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث مجکو میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے نعمان بن مقرن سے کہا کہ جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلعم کے پس تھے نبی صلعم جبکہ ظاہر ہوئی فجر تو ٹھہرتے یعنی باز رہتے شروع کرنے لڑائی سے یہانتک کہ نکلتا آفتاب اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جسوقت کہ دوپہر ہوتی (شرعی وقت چاشت کا ہے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر عرفی) پس جبکہ ڈھلتی دوپہر اور نماز سے فارغ ہوتے تو لڑتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہانتک کہ پڑھتے نماز عصر کی پھر لڑتے اور کہا جاتا تھا۔ یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اس فعل کے کہ اس جہت سے تھا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتی ہین ہوائین فتح اور مدد کی اور دعا کرتے ہین مسلمان واسطے لشکرون اپنے کے بیچ نماز اپنی کے یعنی بعد نماز کے یا درمیان نماز کے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث نعمان بن مقرن سے ساتھ ایسی اسناد کے کہ زیادہ تر متصل ہی اس سے اور قتادہ نے نہین پایا نعمان بن مقرن کو کہ وفات ہوگئی تھی نعمان کی بیچ خلافت عمر فاروق کے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم اور حجاج بن منہال نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے علقمہ بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے معقل بن یسار سے کہ تحقیق عمر فاروق نے بھیجا نعمان بن مقرن کو طرف ہرمزان کے پس ذکر کیا حدیث کو ساتھ طوالت کے۔ پس کہا نعمان بن مقرن نے کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلعم کے یعنی جہاد مین پس تھے نبی صلعم جبکہ پہلے پہر نہ لڑتے تو انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر اور چلتی ہوا اور اترتی مدد یہ حدیث حسن صحیح ہی اور علقمہ بن عبد اللہ بھائی بکر بن عبد اللہ مزنی کا ہی **باب** شگون اور بدفالی کا بیان

[۱] کفار اسپر کبھی جہاد نہ کرینگے اسلیے کہ مسلمانون نے اسپر کئی بار جہاد کیا بیچ زمانہ یزید کے اور عبد الملک بن مروان کے ساتھ حجاج کے اور بعد اُسکے علاوہ ازین جن جن نے اُسپر جہاد کیا تو اُنکا ارادہ مکے کے ڈھانے اور خرابی کرنے اور بے ادبی اُسکے کا نہین تھا بلکہ اُنھون نے اُسکی تعظیم مد نظر رکھی اگرچہ انمین تحقیق سے آگ اور پتھر پھینکے گئے [۲] مجمع البحار [۲] کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور اُنمین یہ بھی دستور تھا کہ چڑیا اور جانور ذکی آوازون پر شگون مبلیتے تھے سو حضرت صلعم نے اُسکو منع فرمایا کہ یہ محض وہم اور خیال ہی بے حکم خدا کے کچھ نہین ہوسکتا۔ اور فال اُسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ حسن کے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے جیسے کہ بیمار سالم کی لفظ سے سنکر گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور جو فال نامے بے علمون مین مشہور ہین

حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن سلمة بن کہیل عن عیسی بن عاصم عن زر عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطیرة من الشرك وما منا الا ولکن الله یذهبه بالتوکل قال ابو عیسی سمعت محمد بن اسمعیل یقول کان سلیمان بن حرب یقول فی هذا الحدیث وما منا ولکن الله یذهبه بالتوکل قال سلیمان هذا عندی قول عبد الله بن مسعود وفی الباب عن سعد وابی هریرة وحابس التمیمی وعائشة وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث سلمة بن کہیل وروی شعبة ایضا عن سلمة هذا الحدیث حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن هشام عن قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ولا طیرة واحب الفال قالوا یا رسول الله وما الفال قال الکلمة الطیبة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن رافع ثنا ابو عامر العقدی عن حماد بن سلمة عن حمید عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعجبه اذا خرج لحاجته ان یسمع یا راشد یا نجیح هذا حدیث حسن صحیح غریب باب ما جاء فی وصیة النبی صلی الله علیه وسلم فی القتال حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث امیرا علی جیش اوصاه فی خاصة نفسه بتقوی الله ومن معه من المسلمین خیرا وقال اغزوا بسم الله وفی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فاذا لقیت عدوك من المشرکین فادعهم الی احدی ثلث خصال او خلال ایتها اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ادعهم الی الاسلام والتحول من دارهم الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فان لهم ما للمهاجرین وعلیهم ما علی

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے عیسی بن عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شگون بد لینا شرک ہے۔ اور نہین ہے ہم مین سے یعنی اُسکا خیال ہمسے دور نہین کچھ اعتبار نہین لیکن لیجاتا ہے اُسکو توکل کرنا اوپر اللہ کے یعنی اگر کبھی کسی کے دل مین شگون بد کا خیال آوے تو اللہ پر توکل کرے اور اُسکی طرف سپرد کرے کہا ترمذی نے سنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے تھا سلیمان بن حرب کہتا بیچ اس حدیث کے اور نہین ہے وہ ہم مین سے ولیکن اللہ لیجاتا ہے اُسکو ساتھ توکل کے سلیمان نے کہا کہ میرے نزدیک قول ابن مسعود کا ہے اور اس باب مین سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سلمہ بن کہیل سے اور شعبہ نے بھی حضرت صلعم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عدی نے ہشام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ نہین جاتی اور شگون بد لینے کی کچھ حقیقت نہین اور دوست رکھتا ہون مین نیک فال لینے کو اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت فال کیا ہے فرمایا بات اچھی کہ سُنے اُسکو مسلمان یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے ابو عامر عقدی سے اُسنے حماد بن سلمہ سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہ تحقیق تھے نبی صلعم خوش آتا اُنکو جبکہ نکلتے واسطے کسی حاجت اپنی کے کہ سُنتے اے راشد اے نجیح یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باب نبی صلعم نے لڑائی کے وقت کیا وصیت کی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا تھے نبی صلعم جب سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر تو نصیحت کرتے اُسکو بیچ حق نفس اُسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق ان لوگونکے کہ ہوتے ساتھ اُسکے مسلمانون سے ساتھ نیکی کے یعنی احسان اور نرمی کرنا اُنسے۔ پھر فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنی واسطے رضامندی اُسکی کے لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ تعالی کے یعنی جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ نہ کاٹو اور نہ مارو لڑکون کو اور جس وقت کہ ملاقات کرے تو اے امیر دشمنون سے مشرکین مین سے پس بلا اُنکو طرف ایک چیز کے تین چیزون مین۔ پس جو چیز کہ ان تینون مین قبول کرین تجھسے قبول کرین مشرک پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے یعنی اُنسے زیادہ تکلیف نہ دے پھر بلا اُنکو طرف اسلام کے اور نقل کے یعنی چلے آنے کے اپنے ملک دار الحرب سے طرف ملک مہاجرین کے یعنی دار الاسلام کے۔ اور خبر دے اُنکو یہ کہ اگر کرین وہ یعنی اپنے ملک سے دار الاسلام مین چلے آوین تو پس واسطے اُنکے ہے وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہے اور اُنپر ہے وہ چیز

المهاجرين وان ابوا ان يتحولوا فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري عليهم ما يجري على الاعراب ليس لهم
في الغنيمة والفيء شيء الا ان يجاهدوا فان ابوا فاستعن بالله عليهم وقاتلهم واذا حاصرت حصنا فارادوك ان
تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه واجعل لهم ذمتك وذمم اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم اصحابكم خير الكم
من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلوهم ولكن
انزلهم على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم ام لا او نحو هذا وفي الباب عن النعمان بن مقرن وحديث بريدة
حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد نحوه بمعناه وزاد فيه فان ابوا فخذ منهم
الجزية فان ابوا فاستعن بالله عليهم هكذا رواه وكيع وغير واحد عن سفيان وروى غير محمد بن بشار عن عبد الرحمن بن مهدي
وذكر فيه امر الجزية حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم لا يغير الا عند صلوة الفجر فان سمع اذانا امسك والا اغار واستمع ذات يوم فسمع رجلا يقول الله اكبر فقال على
الفطرة فقال اشهد ان لا اله الا الله قال خرجت من النار قال الحسن وثنا الوليد ثنا حماد بن سلمة بهذا الاسناد مثله هذا حديث حسن صحيح

ابواب فضائل الجهاد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ مہاجرین پر ہے۔ پس اگر نہ قبول کریں وہ ہجرت کرنا اپنے ملک سے تو خبر دے انکو یہ کہ ہونگے وہ مانند گواروں مسلمانوں کے جاری کیا جاویگا
انپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہے سب مسلمانوں پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ اور قصاص اور دیت وغیرہ کا۔ اور نہ ہوگا واسطے انکے
مال غنیمت اور فی میں سے کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کریں ساتھ مسلمانوں کے یعنے مہاجرین کے لیے بدون جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا۔ پس یہ مثل
انکے ہونگے۔ پس اگر وہ قبول نہ کریں یہ۔ پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ انسے اور جب کہ گھیرے تو ایک قلعے والوں کو اور بستی والوں کو یعنی کفار کو پس
چاہیں تجھسے یہ کہ دے تو واسطے انکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اسکے کا پس نہ دے تو انکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اسکے کا ولیکن دے انکو ذمہ اپنا
اور ذمہ اپنے یاروں کا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو ذمہ اپنا اور ذمہ اپنے یاروں کا تو سہل اس سے ہے کہ توڑو تم ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اسکے کا اور
اگر گھیرے تو کسی قلعے والوں کو اور چاہیں تجھسے یہ کہ نکالے تو انکو اوپر حکم اللہ کے پس نہ نکال انکو اوپر حکم اللہ کے ولیکن نکال تو انکو اپنے حکم پر اسلیے
کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ پہونچے گا حکم اللہ کا انمیں یا نہیں یعنی کیا جاتا ہے تو کہ حکم اللہ کا انکے نکالنے میں کیا ہے اور جو کچھ کہ حکم کرے تو انمیں وہ موافق
حکم خدا کے ہے یا نہیں اور اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے اور بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے ابو احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے مانند اسکے معنی اسکے میں اور زیادہ کیا اسمیں یہ کہ اگر نہ قبول کریں وہ تو
لے جزیہ پس اگر نہ مانیں وہ پس مدد چاہ اللہ سے اوپر انکے۔ اسیطرح روایت کیا اسکو وکیع وغیرہ نے سفیان سے اور روایت کی غیر محمد
بن بشار نے عبد الرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا اسمیں حکم جزیہ کا حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عفان
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ
غارت کرتے مگر نزدیک نماز فجر کے پس اگر سنتے اذان تو باز رہتے اُنسے اور اگر نہ سنتے اذان تو غارت کرتے اور انتظار کی آپنے ایک دن سو سنا
ایک مرد کو کہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر سو فرمایا آپ نے کہ اسلام پر ہے تو پھر کہا اُسنے اشہد ان لا آلہ الا اللہ نبی
صلعم نے فرمایا نکلا تو آگ سے یعنی دوزخ سے نجات پائی حسن نے کہا اور حدیث کی ہمسے ولید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اسی اسناد سے
مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ابواب فضائل الجہاد جہاد کی فضیلتوں کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین

ف بعضوں نے کہا کہ ہجرت ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکے کے اور وہ چیز کہ واسطے مہاجروں کے ہے یعنی ثواب اور مستحق ہوگا مال فی کا۔ اور یہ حکم نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ اور اب نہیں ہے۔ اور غنیمت اور فی کے ایک معنی ہین اور بعض نے فرق کیا ہے۔ اسمیں جیسا کہ پہلے بتصریح اسکا بیان گزرا
اگر توڑا انھوں نے ذمہ یعنے عہد اور امان اللہ اور رسول اسکے کا تو نہین جانے گا تو کہ کیا کرے ساتھ انکے یہانتک کہ وحی سے معلوم ہوا۔ اور یہ مشکل ہے کہ تو
دور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بخلاف اسکے کہ جب وہ توڑیں عہد تیرا تو جسطرح مصلحت دیکھے گا تو انمیں اسی طرح کا خواہ انکو قتل کرے یا
جزیے یا بندی میں پکڑے ۱۲ ح ع

باب فضل الجهاد **حدثنا** قتيبة بن سعيد ثنا ابو عوانة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قيل يا رسول الله
ما يعدل الجهاد قال انكم لا تستطيعونه فردوا عليه مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا تستطيعونه فقال في الثالثة مثل المجاهد
في سبيل الله مثل الصائم القائم الذي لا يفتر من صلوة ولا صيام حتى يرجع المجاهد في سبيل الله وفي الباب عن الشفاء وعبد الله
بن حبشي وابي موسى وابي سعيد وام مالك البهزية وانس بن مالك هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع ثنا معتمر بن سليمان ثني مرزوق ابو بكر عن قتادة
عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني يقول الله المجاهد في سبيلي هو علي ضمان ان قبضته اورثته الجنة وان
رجعته رجعته باجر او غنيمة هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه **باب** ما جاء في فضل من مات مرابطا
حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا حيوة بن شريح قال اخبرني ابو هاني الخولاني ان عمرو بن مالك الجنبي
اخبره انه سمع فضالة بن عبيد يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال كل ميت يختم على عمله الا الذي
مات مرابطا في سبيل الله فانه ينمي له عمله الى يوم القيمة ويامن فتنة القبر وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول المجاهد من جاهد نفسه وفي الباب عن عقبة بن عامر وجابر حديث فضالة بن عبيد حديث حسن صحيح
باب ما جاء في فضل الصوم في سبيل الله **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن ابي الاسود عن عروة وسليمان
بن يسار انهما حدثاه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في سبيل الله زحزحه الله عن النار
سبعين خريفا

باب جہاد کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت کیا برابر ہے جہاد کے یعنی جہاد کی کیا فضیلت ہے فرمایا کہ تحقیق تم
نہیں طاقت رکھتے ہو جہاد کی پس پوچھا لوگوں نے آپ سے دو بار یا تین بار ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اُسکی طاقت نہیں رکھتے ہو پس فرمایا
تیسری بار میں مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مثل روزے دار قیام کرنے والے کے ہے یعنی ساتھ نماز اور عبادت وغیرہ کے پڑھنے والے خدا کی
آیتوں کے نہیں تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یعنی نہیں تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھرے جہاد کرنے سے بیچ راہ اللہ کے طرف گھر کے اور اس
باب میں شفا اور عبد اللہ بن حبشی اور ابی موسی اور ابی سعید اور اُم مالک بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور کئی طرح پر ابی ہریرہ سے مروی ہے اُسنے نبی صلعم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مرزوق ابو بکر نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے کہ مجاہد میرے ضمانت میں ہے اُسکی
اگر قبض کروں میں روح اُسکی تو وارث کرونگا اُسکو بہشت کا اور اگر پھیروں میں اُسکو طرف گھر کے تو پھیرونگا اُسکو ساتھ ثواب اور غنیمت کے
یہ حدیث غریب صحیح اسوجہ سے ہے **باب** جو شخص چوکیداری کی حالت میں مرے اللہ کی راہ میں تو اُسکو کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے احمد
بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے اُسنے کہا خبر دی مجکو ابو ہانی خولانی نے کہ عمرو بن مالک
جنبی نے خبر دی اُسکو کہ سُنا اُسنے فضالہ بن عبید سے حدیث بیان کرتا تھا نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا ہر مردہ ختم کیا جاتا ہے اوپر عمل اپنے کے
یعنی عمل اُسکا زندگی تک ہی بعد مرنے کے عمل باقی نہیں رہتا اور اُسکے لیے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا بیچ حالت چوکیداری
کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ بڑھایا جاتا ہے واسطے اُسکے عمل اُسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہے فتنہ قبر کے سے اور سُنا
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مجاہد وہ شخص ہے کہ جہاد کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنی جان کو خدا کی راہ میں فدا کرے اور اس باب میں عقبہ
بن عامر اور جابر سے بھی روایت ہے اور فضالہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** خدا کی راہ میں روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی الاسود سے اُسنے عروہ اور سلیمان بن یسار سے اُنھوں نے حدیث کی ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا
جو شخص کہ اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اُسکو دوزخ کی راہ سے ستر برس دور ڈالے گا

ف یعنی اگرچہ مجاہد کو سُستی ہوتی ہے بعض اوقات میں بسبب کھانے اور پینے وغیرہ کے لیکن لکھا جاتا ہے ثواب اُسکو ہمیشہ ہر جنبش میں ۱۲ ح ف یعنی اسکو ہر لحظہ ثواب جدید ہوتا جاتا ہے

احدهما يقول سبعين والآخر يقول اربعين هذا حديث غريب من هذا الوجه وابو الاسود اسمه محمد بن عبد الرحمن بن نوفل الاسدى المدينى وفى الباب عن ابى سعيد وانس وعقبة بن عامر وابو امامة **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن ثنا عبد الله بن الوليد العدنى عن سفيان الثورى **ح** وثنا محمود بن غيلان ثنا عبيد الله بن موسى عن سفيان عن سهيل بن ابى صالح عن النعمان بن ابى عياش الزرقى عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يصوم عبد يوما فى سبيل الله الا باعد ذلك اليوم النار عن وجهه سبعين خريفا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** زياد بن ايوب ثنا يزيد بن هارون ثنا الوليد بن جميل عن القاسم ابى عبد الرحمن عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما فى سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والارض هذا حديث غريب من حديث ابى امامة **باب** ماجاء فى فضل النفقة فى سبيل الله **حدثنا** ابو كريب ثنا حسين الجعفى عن زائدة عن الركين بن الربيع عن ابيه يسير بن عميلة عن خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق نفقة فى سبيل الله كتب له سبع مائة ضعف وفى الباب عن ابى هريرة هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث الركين بن الربيع **باب** ماجاء فى فضل الخدمة فى سبيل الله **حدثنا** محمد بن رافع ثنا زيد بن حباب ثنا معاوية بن صالح عن كثير بن الحارث عن القاسم ابى عبد الرحمن عن عدى بن حاتم الطائى انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الصدقة افضل قال خدمة عبد فى سبيل الله او ظل فسطاط او طروقة فحل فى سبيل الله وقد روى عن معاوية بن صالح هذا الحديث مرسلا وخولف زيد فى بعض اسناده وروى الوليد بن جميل هذا الحديث عن القاسم ابى عبد الرحمن عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك زياد بن ايوب ثنا يزيد بن هارون ثنا الوليد بن جميل عن القاسم ابى عبد الرحمن عن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

یا چالیس برس کی راہ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے ابو الاسود کا نام محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی مدینی ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن ولید عدنی سنے سفیان ثوری سے ح اور حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں روزہ رکھتا کوئی بندہ ایک دن بیچ راہ خدا کے مگر کہ دور کرتا ہے اُسکو یہ دن آگ سے مقدار مسافت ستر برس کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن جمیل نے قاسم بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ میں گردانتا ہے اللہ درمیان اُسکے اور درمیان آگ کے ایک کھائی[۱] مانند اُسکے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے یہ حدیث غریب ہے حدیث ابی امامہ سے **باب** خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حسین جعفی نے زائدہ سے اُسنے رکین بن ربیع سے اُسنے اپنے باپ یسیر بن عمیلہ سے اُسنے خریم بن فاتک سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ خرچ کرے کوئی چیز بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد میں تو لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب سات سو گنا اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے سوا اُسکے نہیں پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو رکین بن الربیع سے **باب** اللہ کی راہ میں خدمت کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن صالح نے کثیر بن حارث سے اُسنے روایت کی قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہ اُسنے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا خدمت غلام کی اللہ کی راہ میں یا دینا غلام کہ کسی کی ملک میں کر دے یا عاریتاً دے خدمت کے لیے یا سایہ خیمہ کا ہے یا مجاہد کو دے یا حاجی وغیرہ یا بیچ راہ اللہ کے دینا اُنٹنی کہ جست کرے اُسپر نر یعنی وہ اُنٹنی ایسے سن کو پہنچی ہوئی ہو کہ نر اُسپر جست کرتا ہے یعنی خدا کی راہ میں ایسی اُونٹنی دی سواری کے لیے اور تحقیق روایت کی گئی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل اور مخالفت ہوئی زید سے اسکی بعض اسنادوں میں اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلعم سے **حدیث** کی ہم کو ساتھ اسکے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن جمیل نے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا

[۱] یعنی اتنی چوڑی کھائی ہوتی ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان فرق ہے اور مراد اس سے رکاوٹ اور پردہ شدید۔ یہ ادنی درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہے زیادہ ثواب بھی دیتا ہے۔

افضل الصدقات ظل فسطاط فی سبیل اللہ ومنیحۃ خادم فی سبیل اللہ او طروقۃ فحل فی سبیل اللہ هذا حدیث حسن غریب صحیح وهو اصح عندی من حدیث معاویۃ بن صالح **باب** ما جاء فیمن جهز غازیا **حدثنا** ابو زکریا یحیی بن درست ثنا ابو اسمعیل ثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جهز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی ومن خلف غازیا فی اهلہ فقد غزی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر هذا الوجہ **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ابن ابی لیلی عن عطاء عن زید بن خالد الجهنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جهز غازیا فی سبیل اللہ او خلفہ فی اهلہ فقد غزی هذا حدیث حسن **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جهز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی هذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن زید بن خالد الجهنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ **حدثنا** ابو عمار ثنا الولید بن مسلم عن یزید بن ابی مریم قال لحقنی عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع وانا ماشی الی الجمعۃ فقال ابشر فان خطاک هذہ فی سبیل اللہ سمعت ابا عبس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ فهما حرام علی النار هذا حدیث حسن صحیح غریب وابو عبس اسمہ عبد الرحمن بن جبر وفی الباب عن ابی بکر ورجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویزید بن ابی مریم وهو رجل شامی روی عنہ الولید بن مسلم ویحیی بن حمزۃ وغیر واحد من اهل الشام ویزید بن ابی مریم کوفی ابوہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ مالک بن ربیعۃ

افضل صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہے کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے اور دینا خادم کا ہے بیچ راہ اللہ کے یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کا ہے کہ جفت کرے اسپر نر یعنی ایسی اونٹنی راہ خدا میں دے سواری کے لیے یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ زیادہ تر صحیح حدیث معاویہ بن صالح سے ہے **باب** جو شخص غازی کا سامان تیار کردے اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو زکریا یحیی بن درست نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسمعیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن خالد سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سامان درست کردے جہاد کرنے والے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے خود یعنی اُسکو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے اور جو کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اُسکے کے یعنی اُنکا خدمت گزار ہے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے غیر اسوجہ سے بھی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عطاء سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ سامان تیار کردے غازی کا بیچ راہ اللہ کے یا خلیفہ ہو بیچ اہل اُسکے کے تو تحقیق جہاد کیا اُسنے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حرب بن شداد نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن خالد سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ سامان طیار کردے لڑنے والے کا بیچ راہ اللہ کے تو تحقیق جہاد کیا اُسنے یعنی حکم جہاد کرنے کا رکھتا ہے اور شریک ہے بیچ ثواب جہاد کے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے اُسنے زید بن خالد سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** جو شخص کہ گرد آلود ہوں پانوں اُسکے بیچ راہ اللہ کے اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ ملا مجکو عبایہ بن رفاعہ بن رافع اس حال میں کہ جاتا تھا میں طرف جمعہ کے سو کہا اُسنے کہ خوشخبری ہو جیو کہ تحقیق قدم تیرے یہ بیچ راہ اللہ کے ہیں سنا میں نے ابو عبس سے کہتا تھا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گرد آلودہ ہوں دونوں قدم اُسکے بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد وغیرہ کے تو لیس وہ دونوں ہیں اوپر آگ کے کہ آگ اُنکو نہیں پہونچیگی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو عبس کا نام عبد الرحمن بن جبر ہے اور اس باب میں ابی بکر اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے اور یزید بن ابی مریم شامی ہے روایت کی اس سے ولید بن مسلم اور یحیی بن حمزہ وغیرہ اہل شام نے اور یزید بن ابی مریم کوفی باپ اُسکا اصحابی ہے نام اُسکا مالک بن ربیعہ ہے

لہ یہ کنایہ ہے سعی کرنے سے بیچ راہ جہاد کے اور اسمیں مبالغہ ہے کہ جب گرد آلود ہونا قدموں کا راہ جہاد میں دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہے تو نفس جہاد کا جو بذات خود کرے کیا کچھ ثواب ہوگا

باب ما جاء فی فضل الغبار فی سبیل اللہ **حدثنا** ھناد ثنا ابن المبارک عن عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی عن محمد بن عبد الرحمن عن عیسی بن طلحۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم ھذا حدیث حسن صحیح ومحمد بن عبد الرحمن ھو مولی ال طلحۃ مدنی **باب** ما جاء من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ **حدثنا** ھناد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن سالم بن ابی الجعد عن شرحبیل بن السمط قال یا کعب بن مرۃ حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحذر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ وفی الباب عن فضالۃ بن عبید وعبد اللہ بن عمرو حدیث کعب بن مرۃ حدیث حسن ھکذا رواہ الاعمش عن عمرو بن مرۃ وقد روی ھذا الحدیث عن منصور عن سالم بن ابی الجعد وادخل بینہ وبین کعب بن مرۃ فی الاسناد رجلا ویقال کعب بن مرۃ ویقال مرۃ بن کعب البھزی والمعروف من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ بن کعب البھزی وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حیوۃ بن شریح عن بقیۃ عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مرۃ الحضرمی عن عمرو بن عبسۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ کانت لہ نورا یوم القیامۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب وحیوۃ بن شریح ھو ابن یزید الحمصی **باب** ما جاء من ارتبط فرسا فی سبیل اللہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب جو گرد کہ اللہ کی راہ میں پہونچے اُسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی سے اُسنے محمد بن عبد الرحمن سے اُسنے عیسی بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ پھر جاوے دودھ تھنوں میں اور نہیں جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کے اور دھواں دوزخ کا یعنی جو کوئی گرد آلودہ ہو راہ خدا میں اُسکو دھواں دوزخ کا نہیں پہونچیگا یعنی جہاد کرنے والا دوزخ میں نہیں جاویگا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولی آل طلحہ کا مدنی ہے **باب** جو شخص بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا بیچ راہ اللہ کے تو اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ حدیث بیان کر ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بیچ لمی بیشی سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا اسلام میں ہوگا وہ بڑھاپا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے اور اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور کعب بن مرہ کی حدیث حسن ہے۔ اسی طرح روایت کیا اُسکو اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے۔ یہ حدیث منصور سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی جعد سے اور داخل کیا درمیان اپنے اور کعب بن مرہ کے ایک مرد اور اُسکو کعب بن مرہ بھی کہتے ہیں اور مرہ بن کعب بن بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مرہ بن کعب بہزی ہے اور تحقیق روایت کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے بقیہ سے اُسنے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرہ سے اُسنے عمرو بن عبسہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا بیچ راہ اللہ کے ہوگا وہ بڑھاپا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور حیوہ بن شریح وہی ابن یزید حمصی ہے **باب** جو شخص کہ گھوڑا باندھے بیچ راہ اللہ کے تو اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اُسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی دودھ دوبارہ پھر تھنوں میں جانا محال ہے۔ اسیطرح اُسکا دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲ ع ف اس سے معلوم ہوا کہ منع ہے چننا اسفید بال کا اور دیکھا ابو یزید نے آئنہ میں منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب ولم یظہر العیب یا من یری فی الغیب ۱۲

الخیل معقود فی نواصیها الخیر الی یوم القیامة الخیل لثلاثة هی لرجل اجر وهی لرجل ستر وهی علی رجل وزر فاما التی هی له اجر فالذی یتخذها فی سبیل الله فیعدها له هی له اجر لا یغیب فی بطونها شیئا الا کتب الله له اجرا هذا حدیث حسن صحیح وقد روی مالک عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحدیث **باب** ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل الله **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا محمد بن اسحق عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله لیدخل بالسهم الواحد ثلثة الجنة صانعه یحتسب فی صنعته الخیر والرامی به والممد به قال ارموا وارکبوا ولان ترموا احب الی من ان ترکبوا کل ما یلهو به الرجل المسلم باطل الا رمیة بقوسه وتادیبه فرسه وملاعبته اهله فانهن من الحق **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلام عن عبد الله بن الازرق عن عقبة بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وفی الباب عن کعب بن مرة وعمرو بن عبسة وعبد الله بن عمرو هذا حدیث حسن **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة عن ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من رمی بسهم فی سبیل الله فهو له عدل محرر هذا حدیث حسن صحیح وابو نجیح هو عمرو بن عبسة السلمی وعبد الله بن الازرق هو عبد الله بن زید **باب** ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل الله **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا بشر بن عمر ثنا شعیب بن رزیق ابو شیبة ثنا عطاء الخراسانی عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

گھوڑے سے - بندھی ہے اُنکی پیشانیوں میں بھلائی روز قیامت تک یعنی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہی بسبب اُنکے سامان جہاد کا کہ اُسمین خیر دنیا اور آخرت ہی - سو یہ گھوڑے تین مردونکے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور ایک کے لیے پردہ اور ایک قسم کے لوگونکو وبال ہین - تو جسکو ثواب ہین سو وہ لوگ ہین جنھون نے گھوڑے اُنکو جہاد کے واسطے باندھے اور اُنکو اللہ کے واسطے تیار کیے تو وہ اُنکے لیے موجب ثواب ہی نہین کھلاتا اُنکو کوئی چیز مگر کہ لکھتا ہے اللہ اُسکے لیے ثواب یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے **باب** اللہ کی راہ مین تیر اندازی کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن حسین سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ داخل کرتا ہے بسبب ایک تیر کے یعنے تیر لگانے کے کفار پر - تین شخصون کو بہشت مین ایک تو بنانے والے اسکے کو کہ امید رکھے بیچ پیشہ اپنے کے ثواب کا یعنی اس نیت سے بناوے کہ جہاد مین کام آوے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو یعنی جہاد مین اور تیسرے تیر دینے والے کو یعنی تیر انداز کے ہاتھ مین خواہ اپنا تیر دے اسکو خواہ اُسکا اور خواہ پہلے دے یا نشانے پر سے اُٹھا کر اور فرمایا کہ تیر اندازی کرو - اور سواری کرو گھوڑون پر یعنی سواری سیکھو اور تیر اندازی تمھاری بہت پیاری ہے طرف میرے سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اُسکے مرد مسلمان پس وہ باطل و ناجائز ہے مگر تیر اندازی کرنی کمان سے - اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بی بی سے پس تحقیق یہ تینون چیزین حق ہین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے عبد اللہ بن ازرق سے اُسنے عقبہ بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس باب مین کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے سالم بن ابی جعد سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی نجیح سلمی سے اُسنے کہا سنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی کسی کافر کو مارے لگے اُسکے یا نہ لگے پس وہ واسطے اُسکے برابر بردہ آزاد کرنے کے ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبد اللہ بن ازرق وہ عبد اللہ بن زید ہے **باب** اللہ کی راہ مین نگہبانی کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن رزیق ابو شیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عطاء خراسانی نے عطا بن ابی رباح سے اُسنے ابن عباس سے - کہا کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

يقول عينان لا تمسهما النار عين بكت من خشية الله وعين باتت تحرس في سبيل الله وفي الباب عن عثمان ابي ريحانة حديث ابن عباس حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث شعيب بن رزيق باب ما جاء في ثواب الشهيد حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن الزهري عن ابن كعب بن مالك عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان ارواح الشهداء في طير خضر تعلق من ثمر الجنة او شجر الجنة هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار ثنا عثمان بن عمر ثنا علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن عامر العقيلي عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عُرِضَ علي اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد وعفيف متعفف وعبد احسن عبادة الله ونصح لمواليه هذا حديث حسن حدثنا يحيى بن طلحة الكوفي ثنا ابو بكر بن عياش عن حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتل في سبيل الله يكفر كل خطيئة فقال جبرئيل الا الدين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الدين وفي الباب بن عجرة وجابر وابي هريرة وابي قتادة وحديث انس حديث غريب لا نعرفه من حديث ابي بكر الا من حديث هذا الشيخ وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعرفه وقال ارى انه اراد حديث حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس احد من اهل الجنة يسره ان يرجع الى الدنيا الا الشهيد حدثنا علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من عبد يموت له عند الله خير يحب ان يرجع الى الدنيا وان له الدنيا وما فيها الا الشهيد لما يرى من فضل الشهادة فانه يحب ان يرجع الى الدنيا فيقتل مرة اخرى

هذا حديث صحيح

فرماتے تھے دو آنکھیں ہیں کہ نہ لگیگی انکو آگ ایک وہ آنکھ جو روئی خدا کے خوف سے اور دوسری وہ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدوں کی نگہبانی کرتی رہی کفار سے اور اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث شعیب بن زریق سے باب شہید کے ثواب کا بیان حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہیدونکی روحیں سبز پرندون کے پیٹوں میں ہیں کھاتی ہیں میوہ بہشت میں سے اور درختوں بہشت کے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عامر عقیلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا سامنے لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شہید دوسرا بچنے والا حرام سے سوال نکرنے والا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنے مالکوں کی یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے یحیی بن طلحہ کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کے جھاڑتا ہے ہر گناہ کو پس کہا جبرئیل نے مگر قرض فرمایا نبی صلعم نے ہاں سوائے قرض کے یعنی حقوق آدمیوں کے اور اس باب میں کعب بن عجرہ اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی عبادہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی بکر سے اور پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے پس نہ پہچانا اُسکو اور کہا گمان کرتا ہوں میں کہ مراد رکھی اُسنے حدیث حمید کی انس سے اُسنے نبی صلعم سے کہ آپنے فرمایا نہیں کوئی اہل بہشت میں سے کہ خوش لگے اُسکو پھر آنا طرف دنیا کے مگر شہید کو کہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے طرف دنیا کے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث ہمسے اسماعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندہ کہ اُسکے لیئے نزدیک اللہ کے بہتری ہو دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہووے واسطے اُسکے تمام دنیا اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے مگر شہید بسبب اُس چیز کے کہ دیکھتا ہے فضیلت اور ثواب شہادت کا۔ پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں اور قتل کیا جاوے دوسری بار یہ حدیث

حسن صحیح ہے

سلہ کہا ہے علما نے کہ رکھنا ارواح شہیدوں کا بیچ جانوروں کے مانند رکھنے جواہر کے ہے صندوقوں میں بسبب تکریم کے اور داخل کرنے انکے کے بہشت میں ساتھ اُس صورت کے متعلق ساتھ ابدان کے جگہ پکڑتے ہیں بہشت میں اور کھاتے ہیں میوے اُسکے اور پاتے ہیں خوشبوئیاں اور ہوائیں وہاں کی اس سے معلوم ہوا کہ بہشت اب موجود ہے اور یہی ہے

باب ماجاء فی افضل الشہداء عند اللہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابن لھیعۃ عن عطاء بن دینار عن ابی یزید الخولانی انہ سمع فضالۃ بن عبید یقول سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول الشہداء اربعۃ رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذالک الذی یرفع الناس الیہ اعینہم یوم القیمۃ ھکذا ورفع راسہ حتے وقعت قلنسوتہ فلا ادری قلنسوۃ عمر اراد ام قلنسوۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ورجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فکانما ضرب جلدہ بشوک طلحۃ من الجبن اتاہ سہم غرب فقتلہ فھو فی الدرجۃ الثانیۃ ورجل مومن خلط عملا صالحا واٰخر سیئا لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذالک فی الدرجۃ الثالثۃ ورجل مومن اسرف علی نفسہ لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذالک فی الدرجۃ الرابعۃ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عطاء بن دینار و سمعت محمدا یقول قد روی سعید بن ابی ایوب ھذا الحدیث عن عطاء بن دینار عن اشیاخ من خولان ولم یذکر فیہ عن ابی یزید وقال عطاء بن دینار لیس بہ باس **باب** ماجاء فی غزو البحر **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ وحبستہ تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوک علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم فدعا لھا

باب بہترین شہیدوں کا خدا کے نزدیک کون ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عطاء بن دینار سے اُسنے روایت کی ابی یزید خولانی سے اُسنے سُنا فضالہ بن عبید سے کہتا تھا سُنا مین نے عمر فاروق سے کہتے تھے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ شہید چار طرح کے ہوتے ہین ایک وہ شخص ہے کہ ہو مسلمان کامل ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا۔ پس یہ وہ شخص ہے کہ اُٹھاوینگے لوگ طرف اُسکے آنکھیں اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اُٹھانے سر میرے کے اسطرح اُٹھایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اُنکی کہا فضالہ کے پیچھے کے راوی نے پس نہین جانتا مین کہ کیا ٹوپی عمر کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلعم کی یعنی بسبب عالی شان اُسکے کے لوگ اسطرح دیکھینگے حضرت صلعم نے فرمایا اور دوسرا شخص مومن جید الایمان ہے کہ ملاقات کرے دشمن سے باین صفت کہ گویا چبھوئے گئے ہین اُسکے بدن مین کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی ڈر سے اُسکا بدن کانپنے لگا اور بدن پر بال کھڑے ہو گئے آیا اُسکو تیر کہ مارنے والا اُسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اُسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجہ کے ہے یعنی بہ نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے۔ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجہ تیسرے کے ہے۔ اور چوتھا شخص وہ مسلمان ہے کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی گناہ بہت کیے۔ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانی جاتی مگر حدیث عطاء بن دینار سے اور سنا مین نے محمد سے کہتا کہ تحقیق روایت کی یہ حدیث سعید بن ابی ایوب نے عطاء بن دینار سے اسنے اشیاخ خولان سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ یزید کا اور کہا عطاء نے کہ نہین ہے ساتھ اُسکے کوئی خوف **باب** دریا مین جہاد کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا تھے نبی صلعم جاتے ام حرام بنت ملحان کے پاس پس کھانا کھلاتی وہ آپ کو اور تھی وہ بی بی عبادہ بن صامت کی پس ایک روز حضرت اُنکے پاس گئے۔ پس کھانا کھلایا اُسنے آپ کو اور روکا آپ کو اُسحال مین کہ کنگھی کرتی تھی سر مبارک کو پس سو گئے نبی صلعم پھر جاگے ہنستے ہوئے سو مین نے کہا یا حضرت آپ کیون ہنستے ہین فرمایا چند لوگ میری اُمت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ سے تختون پر یا فرمایا جیسے بادشاہ تختون پر مین نے کہا یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اُن غازیون مین شریک کرے سو آپ نے اُسکے لیے دعا کی

لہ یعنی بسبب شجاعت کے کہ اس چیز کو کہ عہد کیا ہے اللہ نے اُسپر راست کر دکھایا اللہ کو بسبب عمل اور شجاعت اپنی کی جہاد اور صبر کیا اور امید رکھی ثواب کی پس گویا تصدیق کی اللہ کی ساتھ عمل اپنے کے اسلیے کہ تعریف کی اللہ نے مجاہدوں کی ساتھ صبر کے اور طلب ثواب کے پس جب یہ لڑا اور صبر کیا تو گویا اللہ کی تصدیق کی اپنے فعل سے اسکا یہ ہے کہ یہ انتہی جامع ہر انتہی خیر مجمع یا ام

ثم وضع راسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك فقلت له ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتى عرضوا على غزاة فى سبيل الله نحو ما قال فى الاول قالت فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلنى منهم قال انت من الاولين فركبت ام حرام البحر زمان معاوية بن ابى سفيان فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت هذا حديث حسن صحيح وام حرام بنت ملحان هى اخت ام سليم وهى خالة انس بن مالك **باب** ماجاء من يقاتل رياء وللدنيا **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ابى موسى قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يقاتل شجاعة ويقاتل حمية ويقاتل رياء فاى ذلك فى سبيل الله قال من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله و فى الباب عن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا عبد الوهاب الثقفى عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم عن علقمة بن وقاص الليثى عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله والى رسوله فهجرته الى الله والى رسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه هذا حديث حسن صحيح وقد روى مالك بن انس وسفيان الثورى وغير واحد من الائمة هذا عن يحيى بن سعيد ولا نعرفه الا من حديث يحيى بن سعيد **باب** فى الغدو والرواح فى سبيل الله **حدثنا** على بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الغدوة فى سبيل او روحة خير من الدنيا وما فيها ولقاب قوس احدكم او موضع يده فى الجنة خير من الدنيا وما فيها ولو ان امرأة من نساء اهل الجنة اطلعت الى الارض لاضاءت ما بينهما ولملأت ما بينهما ريحا ولنصيفها على راسها خير من الدنيا وما فيها هذا حديث صحيح

پھر اپنے سر کو رکھکر سو گئے پھر ہنستے جاگے سو مین نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون ہنستے ہین۔ فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے کرتے خدا کی راہ مین مانند اسکے کہ کہا پہلی بار کہا اُسنے کہ مین نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اُن غازیون مین شمار کرے فرمایا تو پہلون مین سے ہے سو معاویہ کے زمانہ مین ام حرام جہاز پر سوار ہوئین یعنی غازیون کے ساتھ جہاز مین سوار ہوکر جہاد مین گئین سو اپنی سواری سے گر پڑین جبکہ جہاز سے باہر نکلین اور مر گئین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ام سلیم کی اور خالہ انس بن مالک کی ہین **باب** جو شخص اپنی بہادری دکھانے اور دنیا کے لیے لڑے تو اسکا کیا حال ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے نبی صلعم ایک مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے بہادری کے کہ لوگون مین بہادر مشہور ہو اور نام ہو اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے حمیت کے اور ایک لڑتا ہے واسطے ریا کے یعنی اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لوگون کو پس کون ہی بیچ راہ خدا کے یعنی خدا کی راہ کا مجاہد کون ہے۔ فرمایا جو شخص اسواسطے لڑے کہ اسکا دین بلند ہو تو وہ راہ خدا کا غازی ہے اور اس باب مین عمر سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے علقمہ بن وقاص لیثی سے اُسنے عمر فاروق سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ عملونکا اعتبار صرف نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہے جو اُسنے نیت کی ہے یعنے کوئی عمل بدون نیت کے لائق ثواب کے نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اُسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اُسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اُسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسی کی طرف ہوئی جسکے واسطے اُسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی مالک بن انس اور سفیان وغیرہ بہت امامون نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث سے **باب** صبح شام جہاد مین جانے کی فضیلت **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اسمٰعیل بن جعفر سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہا حضرت صلعم نے فرمایا البتہ صبح یا شام کو جہاد مین جانا بہتر ہی ساری دنیا سے اور اُس سے کہ دنیا مین ہے اور البتہ مقدار کمان ایک تمہارے کی یا جگہ ہاتھ اُسکے کی بیچ بہشت کے بہتر ہی ساری دنیا سے اور اُس سے کہ دنیا مین ہے اور اگر ایک عورت بہشت کی جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کرے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور البتہ بھر دے اُس چیز کو کہ درمیان اُن دونوں کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنے اُسکے سر پر بہتر ہے ساری دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے۔ یہ حدیث صحیح ہی۔

حدثنا قتیبۃ ثنا العطاف بن خالد المخزومی عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیھا وموضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیھا وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن عباس وابی ایوب وانس وھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو سعید الاشج ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیھا ھذا حدیث حسن غریب وابو حازم الذی روی عن ابی ھریرۃ ھو الکوفی اسمہ سلمان ھو مولی عزۃ الاشجعیۃ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد ثنا ابی عن ھشام بن سعد عن سعد بن ابی ھلال عن ابن ابی ذباب عن ابی ھریرۃ قال مر رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعب فیہ عیینۃ من ماء عذبۃ فاعجبتہ لطیبھا فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی ھذا الشعب ولن افعل حتی استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوتہ فی بیتہ سبعین عاما الا تحبون ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنۃ اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ ھذا حدیث حسن **باب** ما جاء ای الناس خیر حدثنا قتیبۃ ثنا ابن لھیعۃ عن بکیر بن الاشج عن عطاء بن یسار عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیھا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسال باللہ ولا یعطی بہ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ ویروی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عطاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک صبح کو راہ اللہ مین جانا بہتر ہی تمام دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی اور کوڑا رکھنے کا مکان بہشت مین بہتر ہو ساری دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور انس سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے اور حجاج نے حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا ایک بار راہ اللہ مین جانا صبح یا شام کو بہتر ہے تمام دنیا و ما فیہا سے اور یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابو حازم کوفی ہی۔ اور نام اُسکا سلمان ہی مولی عزہ اشجعیہ کا **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے سو اُسنے سعد بن ابی ہلال سے اُسنے ابن ابی ذباب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا گذرا ایک شخص نبی صلعم کے اصحاب سے بیچ درے پہاڑ کے کہ تھا اُسمین ایک چشمہ میٹھے پانی کا پس خوش لگا اُسکو وہ اور کہا کاش کہ الگ ہو تا مین لوگون سے اور رہتا اس درے مین پہاڑ کے تو بہت خوب ہو اور نہ کرونگا مین یہ بات یہانتک کہ پروانگی مانگون مین حضرت صلعم سے پس ذکر کی گئی یہ بات روبرو حضرت صلعم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمھارے کا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اُسکی سے گھر مین ستر برس[1] کیا نہین دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمھارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت مین یعنی اللہ کی راہ مین اول ہی جہاد کرو جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین بقدر ٹھہرنے کے درمیان دو دوھ دوہنے اونٹنی کے واجب ہوئی اُسکے لیے بہشت یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سب آدمیون مین کونسا آدمی بہتر ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے بکیر بن اشج سے اُسنے روایت کی عطا بن یسار سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین لوگون کے بہتر وہ ہے کہ پکڑ لاتے والا ہے باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے۔ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ پیچھے آتا ہے اُس سے یعنی دوسرے درجے مین اُس سے وہ شخص ہے کہ گوشہ اختیار کرے بیچ تھوڑی بکریون کے اور ادا کرے حق اللہ کا جو اُنمین ہے۔ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین لوگون کے وہ شخص ہی کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام اللہ کے اور نہ دے یہ حدیث حسن غریب ہی اسو جہ سے اور یہ حدیث ابن عباس سے کئی طرح پر مروی ہی اُسنے نبی صلعم سے

[1] مراد اس سے کثرت ہے نہ تحدید۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ گوشہ گزینی مین مغفرت حاصل نہین ہوئی لیکن یہ اُسی زمانے مین تھا کہ جہاد فرض تھا اور اب گوشہ گزینی افضل ہے آدمیونکی صحبت سے ۱۲ ع

باب ما جاء فیمن سأل الشہادة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جریج عن سلیمان بن موسی
عن مالک بن یخامر السکسکی عن معاذ بن جبل عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من سأل الله القتل فی سبیله صادقا
من قلبه اعطاه الله اجر الشہید هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن سهل بن عسکر ثنا القاسم بن کثیر
ثنا عبد الرحمن بن شریح انه سمع سهل بن ابی امامة بن سهل بن حنیف یحدث عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال من سأل الله الشهادة من قلبه صادقا بلغه الله منازل الشهداء وان مات علی فراشه هذا حدیث
حسن غریب من حدیث سهل بن حنیف لا نعرفه الا من حدیث عبد الرحمن بن شریح وقد رواه عبد الله بن صالح عن
عبد الرحمن بن شریح وعبد الرحمن بن شریح یکنی ابا شریح وهو اسکندرانی وفی الباب عن معاذ بن جبل **باب** ما جاء
فی المجاهد والمکاتب والناکح وعون الله ایاهم **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن عجلان عن سعید المقبری
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة حق علی الله عونهم المجاهد فی سبیل الله والمکاتب الذی
یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف هذا حدیث حسن **حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جریج
عن سلیمان بن موسی عن مالک بن یخامر عن معاذ بن جبل عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قاتل فی سبیل الله
من رجل مسلم فواق ناقة وجبت له الجنة ومن جرح جرحا فی سبیل الله او نکب نکبة فانها تجیء یوم القیمة کاغزر ما کانت لونها
الزعفران وریحها کالمسک هذا حدیث صحیح

باب جو شخص کہ شہادت طلب کرے اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے سلیمان بن موسی سے اُسنے روایت کی مالک بن یخامر سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانگے اللہ سے شہادت کو بیچ راہ اُسکی کے اس حال مین کہ سچا ہو اپنے دل سے[۱] تو دیتا ہی اُسکو اللہ ثواب شہید کا یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن شریح نے
اُسنے سنا سہل بن ابی امامہ سے حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص اللہ سے شہادت مانگے سچے دل سے
تو پہونچاویگا اُسکو اللہ شہیدونکے مرتبہ مین اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی اپنے گھر مین یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث سہل بن حنیف کی نہین پہچانتے
ہم اُسکو مگر حدیث عبد الرحمن بن شریح سے اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبد اللہ بن صالح نے عبد الرحمن بن شریح سے اور عبد الرحمن بن شریح کی کنیت
ابو شریح ہے وہ اسکندرانی ہے اور اس باب مین معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **باب** مجاہد اور مکاتب اور نکاح کرنے والے کی اللہ مدد کرتا ہی
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ پر مدد اُنکی یعنے بمقتضاے وعدے اُسکے کے ایک تو مکاتب[۲] وہ جو ارادہ کرتا ہی
ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے۔ اور تیسرے جہاد کرنے والا خدا کی راہ مین
یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے سلیمان
بن موسی سے اُسنے مالک بن یخامر سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان کہ لڑے اللہ کی راہ مین
مقدار دو[۳] دودھ دوھنے اونٹنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت یعنی ابتدا اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتھ
ہتھیار دشمن کے بیچ راہ اللہ کے یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا غیر دشمن سے مصیبت پہونچانا۔ پس تحقیق آویگا وہ زخم دن قیامت کے
مانند اکثر اُس چیز کے کہ پایا جاتا تھا دنیا مین یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا مین رنگ اُسکا زعفران کا ہوگا۔ اور خوشبو اُسکی
مشک کی ہوگی۔ یہ حدیث صحیح ہے

[۱] یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا پاتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے [۲] مکاتب اس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکا لکھدے کہ
جب اسقدر روپیہ تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور جو روپیہ کہ اس سے لینا مقرر کیا تھا اُسکو بدل کتابت کہتے ہین [۳] یعنے درمیان دودھ دوھنے اونٹنی کے یعنی ایکبار اونٹنی کا
دودھ دوھ لیا تھوڑی دیر کے بعد پھر دوہا اس قدر کا نام فواق ہے ۱۲

باب ماجاء فی فضل من یکلم فی سبیل اللہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمۃ اللون لون الدم والریح ریح المسک ھذا حدیث صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ای الاعمال افضل **حدثنا** ابو کریب ثنا عبدۃ عن محمد بن عمرو ثنا ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل او ای الاعمال خیر قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ای شیء قال الجہاد سنام العمل قیل ثم ای شیء یا رسول اللہ قال ثم حج مبرور ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** **حدثنا** قتیبۃ ثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری قال سمعت ابی بحضرۃ العدو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف فقال رجل من القوم رث الھیئۃ انت سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرہ قال نعم قال فرجع الی اصحابہ فقال اقرأ علیکم السلام وکسر جفن سیفہ فضرب بہ حتی قتل ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث جعفر بن سلیمان وابو عمران الجونی اسمہ عبد الملک بن حبیب وابو بکر بن ابی موسی قال احمد بن حنبل ھو اسمہ **باب** ماجاء ای الناس افضل **حدثنا** ابو عمار ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی ثنی الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید الخدری قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال رجل یجاھد فی سبیل اللہ قالوا ثم من قال ثم مومن فی شعب من الشعاب یتقی ربہ ویدع الناس من شرہ ھذا حدیث حسن صحیح

باب جو شخص کہ زخمی کیا جاوے بیچ راہ اللہ کے اسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص راہ اللہ میں اور اللہ خوب جانتا ہے اُسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اُسکی راہ میں یعنی جو ریا سے خالی ہو مگر کہ آویگا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ اُسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی یہ حدیث صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے **باب** کونسا عمل افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے اُنسے ابو ہریرہ نے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلعم کہ اعمالوں میں کونسا عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور اُسکے رسول کے کہا گیا پھر کون چیز افضل ہے فرمایا جہاد کرنا کوہان عمل کی ہے کہا گیا پھر کون افضل ہے فرمایا حج مقبول یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر یہ حدیث ابو ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مروی ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابی عمران جونی سے اُسنے ابی بکر بن ابی موسی اشعری سے کہا سنا میں نے باپ اپنے سے سامنے دشمن کے کہتا تھا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلواروں کے ہیں سو قوم میں سے ایک شخص پراگندہ حال نے کہا۔ کیا تو نے سنا ہے اسکو نبی صلعم سے کہ ذکر کرتے تھے اُسکو اُسنے کہا ہاں سو پھر آیا طرف یاروں اپنے کے اور کہا کہ میں تمکو سلام کہتا ہوں یعنی وداع ہوتا ہوں تمسے اور اپنی تلوار کا میان توڑا۔ اور لڑا ساتھ اُسکے یعنی دشمن سے یہانتک کہ شہید کیا گیا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث جعفر بن سلیمان سے اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن ابی حبیب ہے اور احمد بن حنبل نے کہا کہ اسکا نام ابو بکر بن ابی موسی ہے **باب** کون آدمی لوگوں میں افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم اوزاعی سے اسنے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلعم کہ کون آدمی لوگوں میں افضل ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے راہ اللہ میں اصحاب نے کہا پھر کون افضل ہے فرمایا پھر وہ مومن کہ ٹھہرا ہو بیچ درے پہاڑ کے ڈرے اللہ کے عذاب اور غصہ سے اور چھوڑ دے لوگوں کو اپنی بدی سے یعنی لوگوں کو اپنی بدی سے بچاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

ملا جاننا چاہیے کہ حدیثوں میں بیان اور تعیین افضل اعمال کا مختلف آیا ہے اور تطبیق اسطور سے ہے کہ جسطرح جس مقام میں نبی صلعم نے مناسب حال سائل کے دیکھا اسیطرح جواب دیا مثلاً جسمیں نماز کی سستی دیکھی اسکو جواب دیا کہ افضل تہجد کی نماز ہے وغیر ذلک پس مراد اس سے افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہے یا یہ عمل افضل اعمال میں سے ہیں ۱۲ منہ یعنی

باب حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن ثنا نعیم بن حماد ثنا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للشهید عند الله ست خصال یغفر له فی اول دفعة ویری مقعده من الجنة ویجار من عذاب القبر ویأمن من الفزع الاکبر ویوضع علی رأسه تاج الوقار الیاقوتة منها خیر من الدنیا وما فیها ویزوج اثنتین وسبعین زوجة من الحور العین ویشفع فی سبعین من اقاربه هذا حدیث صحیح غریب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة ثنا انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من احد من اهل الجنة یسره ان یرجع الی الدنیا غیر الشهید فانه یحب ان یرجع الی الدنیا یقول حتی اقتل عشر مرات فی سبیل الله مما یری مما اعطاه الله من الکرامة هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه **حدثنا** ابوبکر بن ابی نضر ثنی ابو النضر ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دینار عن ابی حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رباط یوم فی سبیل الله خیر من الدنیا وما علیها والروحة یروحها العبد فی سبیل الله او الغدوة خیر من الدنیا وما علیها وموضع سوط احدکم فی الجنة خیر من الدنیا وما علیها هذا حدیث حسن صحیح

باب حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے نعیم بن حماد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے مقدام بن معدیکرب سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے چھ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اُسکے اول دفعہ مین یعنی لہو کے پہلے قطرے مین کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اپنا بہشت مین سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے قبر کے عذاب سے اور امن مین ہوگا بڑی گھبراہٹ سے یعنی آگ کے عذاب سے اور رکھاجاویگا اُسکے سر پر تاج وقار کا کہ ایک یاقوت اُسمین سے بہتر ہوگا تمام دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور نکاح مین دیجاوینگی اُسکے بہتر بی بیان حور عین سے یعنی بڑی آنکھون والیان اور شفاعت قبول کیجاویگی اُسکی ستر آدمیون مین اُسکے قرابتیون سے یہ حدیث صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بہشتی نہین کہ اُسکو خوش معلوم ہووے یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت مین کہ اُسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جو بہشت مین گیا اور بخشا گیا اُسکو آرزو نہین کہ دنیا مین پھر آوے اگرچہ اُسکو ہفت اقلیم کی سلطنت ملے مگر شہید کہ وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا مین کہتا ہے یہانتک کہ مارا جاؤن مین اللہ کی راہ مین دس بار اُس سبب سے کہ دیکھتا ہے وہ چیز کہ دیا اُسکو اللہ نے بزرگی اور ثواب سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اسی کے معنی ہین **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن ابی نضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے ابی حازم سے اُسنے روایت کی سہل بن سعد سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے۔ اور جہاد مین ایک پہلے پہر یا پچھلے پہر بندے کی کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا کی آرائش سے۔ اور بہشت مین تمھارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے یہ حدیث (یعنی بروایت سہل بن سعد کے) حسن صحیح ہے

۱؎ اسمین شہادت کے درجے کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب پورے ہوتے ہین سوا اسکے اسکو اور کوئی آرزو دنیا کی دل مین باقی نہین رہتی کہ دنیا مین پھر قتل ہووے تاکہ خدائے تعالی کے نزدیک زیادہ عزت پاوے ۱۲ ؎۲ آخرت کا ثواب اور آرائش کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے ۱۲

حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا محمد بن المنکدر قال مر سلمان الفارسی بشرحبیل بن السمط وھو فی مرابط لہ وقد شق علیہ وعلی اصحابہ فقال الا احدثک یا ابن السمط بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ افضل وربما قال خیر من صیام شھر وقیامہ ومن مات فیہ وقی فتنۃ القبر ونمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ ھذا حدیث حسن **حدثنا** علی بن حجر ثنا الولید بن مسلم عن اسمعیل بن رافع عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ بغیر اثر من جھاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ ھذا حدیث غریب من حدیث مسلم عن اسمعیل بن رافع واسمعیل بن رافع قد ضعفہ بعض اھل الحدیث وسمعت محمدا یقول ھو ثقۃ مقارب الحدیث وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث سلمان اسنادہ لیس بمتصل محمد بن المنکدر لم یدرک سلمان الفارسی وقد روی ھذا الحدیث عن ایوب بن موسی عن مکحول عن شرحبیل بن السمط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ھشام بن عبد الملک ثنا اللیث بن سعد ثنی ابو عقیل زھرۃ بن معبد عن ابی صالح مولی عثمان بن عفان قال سمعت عثمان وھو علی المنبر یقول انی کتمتکم حدیثا سمعتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کراھیۃ تفرقکم عنی ثم بدا لی ان احدثکموہ لیختار امرؤ لنفسہ ما بدا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فی ما سواہ من المنازل ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ قال محمد ابو صالح مولی عثمان اسمہ ترکان

حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے کہا کہ گذری سلمان فارسی شرحبیل بن سمط پر اور وہ اسلام کی سرحد پر چوکیداری مین تھے اس حال مین کہ مشکل ہوئی تھی اُنپر اور اُسنکے یارون پر چوکیداری کرنا سو کہا کہ کیا نہ بیان کرون مین تجھسے اے ابن سمط حدیث کہ سنا مین نے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے کہا کیون نہین بیان کر کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خدا کی راہ مین ایک دن چوکیداری کرنا افضل ہے یا فرمایا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے رکھنے اور شب بیداری سے اور جو اُسمین مرگیا وہ قبر کے فتنہ[1] سے محفوظ رہے گا اور اسکے عمل کا ثواب قیامت تک جاری رہیگا یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ولید بن مسلم نے اسمعیل بن رافع سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی[2] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ملا اللہ سے بدون نشانی جہاد کے تو ملے گا اللہ سے اس حال مین کہ اُسکے دین مین نقصان ہوگا یہ حدیث غریب ہے مسلم کی حدیث سے جو اسمعیل بن رافع نے روایت کی ہی اور اسمعیل بن رافع کو بعض اہل حدیث نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری نے کہا کہ وہ ثقہ ہے مقارب الحدیث ہی۔ اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث سوا اسوجہ کے ابی ہریرہ سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان کی حدیث کی اسناد متصل نہین کہ محمد بن منکدر نے سلمان کو نہین پایا اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ایوب بن موسے سے اُسنے مکحول سے اُسنے شرحبیل بن سمط سے اُسنے سلمان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عبد الملک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے ابی صالح مولی عثمان بن عفان سے اُسنے کہا سنا مین نے عثمان سے اور وہ ممبر پر کہتے تھے کہ تحقیق مین نے چھپا رکھی تھی تمسے ایک حدیث جسکو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے واسطے کراہیت جدا ہونے تمہارے کے مجھسے پھر میرے جی مین آیا کہ وہ حدیث تمسے بیان کرون تا کہ اختیار کرے ہر شخص واسطے جان اپنی کے وہ چیز کہ بھلی معلوم ہو اُسکو سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خدا کی راہ مین ایک دن چوکیداری کرنا بہتر ہے ہزارون کی عبادت سے غیر اس چوکیداری کے مراتب سے
یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے محمد نے کہا کہ ابو صالح مولی عثمان کا نام ترکان ہے

[1] شہید کا رزق اور عمل موقوف نہین ہوتا اور قبر سے سوال و جواب کا کچھ کھٹکا نہین ہوتا ۱۲ [2] یعنی جو کوئی بدون علامت جہاد کے مرے کہ وہ زخم ہے یا غبار ہے یا خرچ کرنا مال یا تیار کرنا اسباب مجاہدون کا ہے تو اُسکے دین مین نقصان رہیگا۔ اور احتمال ہے کہ یہ حدیث اسکے حق مین محمول ہو کہ اُسپر جہاد کرنا فرض ہو چکا ہو اور پھر وہ جہاد نہ کرے ۱۲ [3] کہا طیبی نے کہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے خدا کی راہ مین اور خوش ہوتا ہے نفس اُسکا ساتھ اسکے اور احتمال ہے کہ رنج اور تکلیف شہدا کو بہ نسبت اوروں کے بمنزلہ کاٹنے چونٹیون کے ہو ۱۲ م

حدثنا محمد بن بشار و احمد بن نصر النیسابوری و غیر واحد قالوا ثنا صفوان بن عیسی ثنا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یجد الشهید من مس القتل الا کما یجد احدکم من مس القرصة هذا حدیث حسن غریب صحیح حدثنا زیاد بن ایوب ثنا یزید بن هارون ثنا الولید بن جمیل عن القاسم ابی عبدالرحمن عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس شیء احب الی الله من قطرتین واثرین قطرة دموع من خشیة الله وقطرة دم تهراق فی سبیل الله واما الاثران فاثر فی سبیل الله واثر فی فریضة من فرائض الله هذا حدیث حسن غریب **ابواب الجهاد** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** فی اهل العذر فی القعود حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا المعتمر بن سلیمان عن ابیه عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ائتونی بالکتف او اللوح فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وعمرو بن ام مکتوم خلف ظهره فقال هل لی رخصة فنزلت غیر اولی الضرر وفی الباب عن ابن عباس وجابر وزید بن ثابت هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث سلیمان التیمی عن ابی اسحاق وقد روی شعبة والثوری عن ابی اسحاق هذا الحدیث **باب** ما جاء فیمن خرج الی الغزو وترک ابویه حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن سفیان وشعبة عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبدالله بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم یستاذنه فی الجهاد فقال الک والدان قال نعم قال ففیهما فجاهد وفی الباب عن ابن عباس هذا حدیث حسن صحیح وابو العباس هو الشاعر الاعمی المکی واسمه السائب بن فروخ

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اور احمد بن نصر نیشاپوری وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان ابن عیسی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد ابن عجلان نے قعقاع بن حکیم سے اسنے ابی صالح سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید نہیں پاتا دکھ قتل ہونے کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمھارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن جمیل نے قاسم ابی عبدالرحمن سے اسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطروں سے اور دو نشانوں سے ایک قطرہ آنسو کا کہ خدا کے خوف سے گرے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ اللہ کی راہ میں گرایا جاوے لیکن نشان پس ایک نشان اللہ کی راہ میں ہے یعنی جہاد میں۔ اور دوسرا فرض میں خدا کے فرضوں سے یہ حدیث حسن غریب ہے

ابواب الجہاد جہاد کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی **باب** اہل عذر کے گھر بیٹھنے اور جہاد میں نہ جانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اسنے ابی اسحٰق سے اسنے براء بن عازب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لاؤ میرے پاس مونڈھا یا تختے سو لکھا آپ نے کہ نہیں برابر ہیں بیٹھنے والے مومنین اپنے گھر میں ساتھ جہاد کرنے والے اللہ کی راہ کے اور ابن ام مکتوم آپ کے پیچھے بیٹھے تھے سو اسنے عرض کی کہ کیا میرے لیے اجازت جہاد میں نہ جانے کی ہے پس اتری یہ آیت سوائے اہل ضرر یعنی اہل ضرر کو جہاد میں نہ جانا درست ہی اور اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہی اور زید بن ثابت سے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث سلیمان سے اسنے روایت کی ابی اسحاق سے اور تحقیق روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے **باب** اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر جہاد میں جاوے تو درست ہی یا نہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا حدیث کی یحیی بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اسنے ابی العباس سے اسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ اجازت مانگتا تھا آپ سے جہاد میں جانے کی فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اسنے کہا ہاں فرمایا پس انھیں میں جہاد کر یعنی انھیں کی خدمت میں کوشش کر کہ یہ حکم جہاد کا رکھتا ہی اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو العباس شاعر مکی ہے اور نام اسکا سائب بن فروخ ہی

ف مانند قدم رکھنے یا غبار یا زخم کے جہاد میں یا سیاہی دوات کہ طلب علم میں اور فرض خدا سے یہ ایک نشان ہی کہ اگر جاڑوں میں وضو کرنے کے سبب ہاتھ اور پانوں پھٹ جاویں اور گرمی میں نماز میں جلے اور روزے کے سبب منہ میں بو پیدا ہو اور حج میں قدم غبار آلود ہو ۱۲ منہ یعنی چارپایہ کے مونڈھے کی ہڈی کہ وہ چوڑی ہوتی ہے ۱۲ منہ شرح السنۃ میں ہے کہ یہ جہاد نفل میں ہے کہ بدون اذن والدین کے اسمیں نہ جاوے جبکہ ہوں وہ مسلمان اور اگر جہاد فرض ہو تو انکے اذن کی حاجت نہیں اور اگر وہ منع کریں تو انکا

باب ماجاء فی الرجل یبعث سریۃ وحدہ **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا الحجاج بن محمد قال قال ابن جریج فی
قولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم قال عبد اللہ بن حذافۃ بن قیس بن عدی السھمی بعثہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی سریۃ اخبرنیہ یعلی بن مسلم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح غریب
لا نعرفہ الا من حدیث ابن جریج **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یسافر الرجل وحدہ **حدثنا** احمد بن عبدۃ
الضبی البصری ثنا سفیان عن عاصم بن محمد عن ابیہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان الناس
یعلمون ما اعلم من الوحدۃ ما سار راکب بلیل یعنی وحدہ **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا
مالک عن عبد الرحمن بن حرملۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب
شیطان والراکبان شیطانان والثلاثۃ رکب حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث عاصم وھو ابن محمد بن زید
بن عبد اللہ بن عمر وحدیث عبد اللہ بن عمرو احسن **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی الکذب والخدیعۃ فی الحرب **حدثنا**
احمد بن منیع ونصر بن علی قالا ثنا سفیان عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الحرب خدعۃ وفی الباب عن علی وزید بن ثابت وعائشۃ وابن عباس وابی ھریرۃ واسماء بنت یزید وکعب بن مالک
وانس بن مالک ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کم غزی **حدثنا**
محمود بن غیلان ثنا وھب بن جریر وابو داؤد قالا ثنا شعبۃ عن ابی اسحق قال کنت الی جنب زید بن ارقم

باب ایک شخص کو چھوٹے لشکر پر بھیجنا اور اوسپر امیر کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے اُسنے
کہا کہ کہا ابن جریج نے اس آیت کی تفسیر میں کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے کہا کہ عبد اللہ
بن حذافہ کو بھیجا نبی صلعم نے ایک چھوٹے لشکر پر خبر دی ہمکو یعلی بن مسلم نے ساتھ اسکے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اور یہ حدیث حسن
صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابن جریج سے **باب** آدمی کو اکیلے سفر کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے
کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانیں جو
کہ میں جانتا ہوں تنہائی کے ضرر سے تو رات کو کوئی سوار اکیلا کبھی نہ چلے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد الرحمن بن حرملہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے
فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اس وجہ
سے یعنی حدیث عاصم سے جو ابن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر ہے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے **باب** لڑائی میں جھوٹ اور فریب کا بیان **حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع اور نصر بن علی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے سُنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ
نبی صلعم نے فرمایا کہ لڑائی فریب ہے۔ اور اس باب میں حضرت علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور
کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی لڑائیاں
کی ہیں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر اور ابو داؤد نے اُنھوں نے کہا حدیث
کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا کہ میں زید بن ارقم کے پہلو میں بیٹھا تھا

ف معلوم ہوا کہ اکیلے سفر کرنا درست نہیں کہ اسمیں دینی اور دنیاوی دونوں نقصان ہیں۔ دینی یہ کہ جماعت سے محروم رہا۔ اور دنیاوی یہ کہ تنہائی میں رات کو وحشت اور خطرہ
رہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے ۱۲ ع ح ف انکو اس واسطے سوار کہا کہ شیطان سے محفوظ ہیں۔ اور ایک اور دو کو اس واسطے منع فرمایا کہ ایک میں جماعت فوت ہوتی ہے
اور حاجت کے وقت کوئی مددگار نہیں اور دو میں سے اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوے تو دوسرا بیقرار ہو جاتا ہے اور شیطان خوش ہوتا ہے ۱۲ ح ع ف یعنی لڑائی میں
مکر اور فریب زیادہ مفید ہوتا ہے لڑنے سے۔ اور فریب اسطرح سے دیوے کہ میدان جنگ کا ہٹ جاوے یا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ بھاگ گیا
پھر گیا۔ پھر یکایک حملہ کرے۔ اسطرح فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور سب علما کا اتفاق ہے اسپر کہ لڑائی میں فریب کرنا کفار کے ساتھ
درست ہے مگر ایسی صورت میں کہ نقض عہد لازم آوے تو نہ کرے ۱۲ ع

فقيل له كم غزى النبي صلى الله عليه وسلم من غزوة قال تسع عشرة فقلت كم غزوت انت معه قال سبع
عشرة قلت وايتهن كان اول قال ذات العشيراء والعسيراء هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في الصف والتعبية
عند القتال **حدثنا** محمد بن حميد الرازي ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن اسحق عن عكرمة عن ابن عباس عن
عبد الرحمن بن عوف قال عبانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ببدر ليلا وفي الباب عن ابي ايوب هذا حديث غريب
لا نعرفه الا من هذا الوجه وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعرفه وقال محمد بن اسحق سمع من عكرمة
وحين رايته كان حسن الراى في محمد بن حميد الرازي ثم ضعفه بعد **باب** ماجاء في الدعاء عند القتال
حدثنا احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا اسمعيل بن ابي خالد عن ابن ابي اوفى قال سمعته يقول يعني النبي
صلى الله عليه وسلم يدعو على الاحزاب فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اهزم الاحزاب اللهم زلزلهم وفي الباب
عن ابن مسعود هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في الالوية **حدثنا** ابو كريب محمد بن عمر
بن الوليد الكندي ومحمد بن رافع قالا ثنا يحيى بن ادم عن شريك عن عمار هو الدهني عن ابي الزبير عن جابر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم دخل مكة ولواءه ابيض هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن ادم عن شريك
وسالت محمدا عن هذا الحديث فلم يعرفه الا من حديث يحيى بن ادم عن شريك وقال غير واحد عن شريك عن عمار
عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة وعليه عمامة سوداء قال محمد والحديث هو هذا والدهن
بطن من بجيلة وعمار الدهني هو عمار بن معاوية الدهني ويكنى ابا معاوية وهو كوفي ثقة عند اهل الحديث **باب** في الرايات
حدثنا احمد بن منيع ثنا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة ثنا ابو يعقوب الثقفي ثنا يونس بن عبيد مولى محمد بن القاسم

سو کسی نے اُس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی لڑائیاں کی ہیں اُسنے کہا انیس سو میں نے کہا کہ تم کتنی لڑائیوں میں نبی صلعم کے ساتھ تھے
کہا سترہ لڑائیوں میں۔ میں نے کہا کہ سب سے پہلی لڑائی کون سی تھی کہا صاحب عشیرا کی یا عسیرا کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی کے وقت
صف باندھنے اور ترتیب لشکر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عکرمہ
سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ ترتیب دیا ہمکو نبی صلعم نے ایک رات بدر میں یعنی ہمکو ہتھیار پہنائے اور صفیں برابر کیں
ہر ایک کو مناسب جگہ کھڑا کیا تا دن کو اسطرح کھڑے رہیں اور اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر اسو جہ سے اور پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے سو نہ پہچانا اُسنے اسکو اور کہا کہ محمد بن اسحاق نے سنا ہے عکرمہ سے اور جب دیکھا
میں نے بخاری کو تو اُسکی رائے اچھی تھی محمد بن حمید کے حق میں پھر ضعیف کیا اُسکو بعد اسکے **باب** لڑائی کے وقت کے دعا کرنے کا بیان **حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے ابن ابی اوفی سے کہا سنا
میں نے نبی صلعم سے دعا کرتے تھے گروہ کفار پر پس فرمایا الہی اُتارنے والے کتاب کے جلدی لینے والے حساب کے شکست دے گروہ کافروں کو
اور زلزلہ ڈال انمیں یعنی اُنکے دلوں میں خوف ڈال دے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
نشان رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عمر اور محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے شریک سے
اُسنے عمار دہنی سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم مکے میں داخل ہوئے اسحال میں کہ آپ کا نشان سفید تھا یعنے دن فتح
مکے کے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث یحیی کے سے اُسنے شریک سے اور پوچھا میں نے محمد کو اس حدیث سے سو
اُسنے نہ پہچانا اسکو مگر حدیث یحیی بن آدم سے اُسنے شریک سے اور بہتوں نے روایت کی شریک سے اُسنے عمار سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی
صلعم مکہ میں داخل ہوئے اسحال میں کہ سر پر سیاہ عمامہ یعنی پگڑی تھی۔ بخاری نے کہا یہ حدیث یہی ہے اور عمار بن معاویہ دہنی کی کنیت ابو معاویہ
ہے اور وہ کوفی ثقہ ہے نزدیک اہل حدیث کے **باب** جھنڈا رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
یحیی بن زکریا نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو یعقوب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن عبید مولے بن محمد قاسم نے

۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے وقت کافروں پر بد دعا کرنی درست ہے ۱۲ ۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھنڈی اور نشان رکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے اور رایت بڑا ہوتا ہے ۱

قال بعثني محمد بن القاسم الى البراء بن عازب اسأله عن راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة من نمرة وفي الباب عن علي والحارث بن حسان وابن عباس هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابن ابي زائدة وابو يعقوب الثقفي اسمه اسحق بن ابراهيم وروى عنه ايضا عبيد الله بن موسى **حدثنا** محمد بن رافع ثنا يحيى بن اسحاق هو السالحيني ثنا يزيد بن حيان قال سمعت ابا مجلز لاحق بن حميد يحدث عن ابن عباس قال كانت راية النبي صلى الله عليه وسلم سوداء ولواءه ابيض هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس **باب** ماجاء في الشعار **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن ابي اسحاق عن المهلب بن ابي صفرة عمن سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان بيتكم العدو فقولوا حم لا ينصرون وفي الباب عن سلمة بن الاكوع وهكذا روى بعضهم عن ابي اسحق مثل رواية الثوري وروى عنه عن المهلب بن ابي صفرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **باب** ماجاء في صفة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن شجاع البغدادي ثنا ابو عبيدة الحداد عن عثمان بن سعد عن ابن سيرين قال صنعت سيفي على سيف سمرة وزعم سمرة انه صنع سيفه على سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان حنفيا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد تكلم يحيى بن سعيد القطان في عثمان بن سعد الكاتب وضعفه من قبل حفظه **باب** في الفطر عند القتال **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى ثنا عبد الله بن المبارك ثنا سعيد بن عبد العزيز عن عطية بن قيس عن قزعة عن ابي سعيد الخدري قال لما بلغ النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح مر الظهران فآذننا بلقاء العدو فامرنا بالفطر فافطرنا اجمعين هذا حديث حسن صحيح

کہا کہ بھیجا مجکو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے کہ میں اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا حال پوچھوں سو کہا کہ تھا اُنکا سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اُسکا مربعہ تھا قسم نمرہ سے اور اس باب میں علی اور حارث اور ابن عباس سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابن ابی زائدہ سے اور ابو یعقوب کا نام اسحاق بن ابراہیم ہی روایت کی اُس سے عبید اللہ بن موسی نے بھی **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن حیان نے اُسنے کہا سنا میں نے ابا مجلز سے حدیث کرتا تھا ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم کا جھنڈا سیاہ تھا اور آپ کا نشان سفید یہ حدیث غریب ہے اسوجہ یعنی حدیث ابن عباس سے **باب** مسلمانوں کی نشانی کا بیان یعنی جس سے کہ لڑائی میں پہچانے جاویں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی مہلب بن ابی صفرہ سے اُسنے اُس شخص سے کہ اُسنے نبی صلعم سے سُنا فرماتے تھے کہ اگر شبخون کریں تمپر دشمن یعنی یکایک رات کو آپڑیں تو کہو تم حم لا ینصرون[1] یعنی ساتھ برکت سورہ حم کے نہ مدد کیے جاویں اور اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہی اور اسیطرح روایت کی بعض نے ابی اسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہی اُس سے اُسنے مہلب سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل **باب** نبی صلعم کی تلوار کی صفت کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن شجاع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ حداد نے عثمان بن سعد سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے کہا کہ تیار کی میں نے تلوار اوپر تلوار سمرہ کے یعنی اُسکی شکل پر اور کہا سمرہ نے کہ تیار کی میں نے تلوار نبی صلعم کی تلوار پر اور تھی وہ قبیلہ بنی حنیفہ کی تلواروں کی طرح یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور تحقیق کلام کیا یحیی بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کے حق میں اور ضعیف کیا اُسکو حافظہ کی وجہ سے **باب** لڑائی کے وقت روزہ افطار کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عبد العزیز نے عطیہ بن قیس سے اُسنے قزعہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم سال فتح مکہ کے مر الظہران میں پہونچے کہ ایک جگہ ہے پاس مکہ کے تو خبر دی ہمکو ساتھ لڑائی دشمن کے سو حکم کیا ہمکو روزہ افطار کرنے کا سو ہم سب نے روزہ افطار کیا یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] لڑائی کے وقت مستحب ہے یہ آیت پڑھی جاوے تاکہ پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے کہ یہ علامت اسلام کی ہے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں روزہ رکھنا بہتر نہیں۔ بلکہ افطار کرنا سنت اور بہتر ہے تاکہ مجاہدین کو قوت لڑائی لڑنے کی رہے ۱۲ ع ح –

باب ماجاء فی الخروج عند الفزع **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد الطیالسی انبانا شعبۃ عن قتادۃ ثنا انس بن مالک قال رکب النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ یقال لہ مندوب فقال ماکان من فزع وان وجدناہ لبحرا وفی الباب عن عمرو بن العاص ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وابن ابی عدی وابوداؤد قالوا ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس قال کان فزع بالمدینۃ فاستعار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرسا لنا یقال لہ مندوب فقال مارأینا من فزع وان وجدناہ لبحرا ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الثبات عند القتال **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان ثنا ابواسحٰق عن البراء بن عازب قال لہ رجل افررتم عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ابا عمارۃ قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولکن ولی سرعان الناس تلقتہم ھوازن بالنبل ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اخذ بلجامہا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب وفی الباب عن علی وابن عمر ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنی ابی عن سفیان بن حسین عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال لقد رأیتنا یوم حنین وان الفئتین لمولیتان وما مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مائۃ رجل ہذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث عبید اللہ لانعرفہ الا من ہذا الوجہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن ثابت عن انس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس قال ولقد فزع اہل المدینۃ لیلۃ سمعوا صوتا قال فتلقاہم النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی فرس لابی طلحۃ

باب گھبراہٹ اور ہول کے وقت باہر نکلنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جسکو مندوب کہا جاتا تھا فرمایا نہیں ہے کچھ ہول اور ہمنے اِس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا یعنے یہ گھوڑا بہت تیز ہے۔ اور اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور ابوداؤد نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ ایکبار مدینہ میں کچھ ہول ہوئی یعنی بات کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا عاریۃً لیا جسکو مندوب کہا جاتا تھا سو فرمایا کہ ہمنے تو کچھ ڈر نہیں دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم البتہ دریا پایا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی کے وقت ثابت رہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان سے اُسنے ابو اسحاق سے اسنے براء بن عازب سے کہ ایک شخص نے اُن سے پوچھا کہ کیا تم لوگ اصحاب جنگ حنین کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے تھے اے ابا عمارہ کہا اُسنے کہ واللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہیں پھیری ولیکن جلد باز لوگوں کے قدم پھر گئے تھے۔ سامنے آ ملے انکو ہوازن ساتھ تیروں کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے۔ اور ابو سفیان بن حارث اُسکی لگام پکڑے ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں نبی ہوں اِسمیں کچھ جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں اور اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے سفیان بن حسین سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ ہمنے اپنے تئیں حنین کے دن دیکھا اور دونوں گروہ البتہ پیٹھ پھیرنے والے تھے اور نہ رہے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو آدمی یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے حدیث عبید اللہ سے نہیں پہچانتے ہم اِسکو مگر اسوجہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر حسین سب لوگوں میں اور زیادہ سخی سب لوگوں میں اور زیادہ شجاع سب لوگوں میں۔ اور تحقیق گھبرائے اہل مدینہ ایک رات کہ سنی انھوں نے ایک آواز۔ سو آگے سے آ ملے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ابو طلحہ کے

عري وهو متقلد سيفه فقال لم تراعوا لم تراعوا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدته بحرا يعني الفرس هذا حديث صحيح **باب** ما جاء في السيوف وحليتها **حدثنا** محمد بن صدران ابو جعفر البصري ثنا طالب بن حجير عن هود وهو ابن عبد الله بن سعد عن جده مزيدة قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح وعلى سيفه ذهب وفضة قال طالب فسألته عن الفضة فقال كانت قبيعة السيف فضة وفي الباب عن انس هذا حديث غريب وجد هود اسمه مزيدة العصري **حدثنا** محمد بن بشار ثنا وهب بن جرير ثنا ابي عن قتادة عن انس قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة هذا حديث حسن غريب وهكذا روي عن همام عن قتادة عن انس وقد روى بعضهم عن قتادة عن سعيد بن ابي الحسن قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة **باب** ما جاء في الدرع **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن ابيه عن جده عبد الله بن الزبير عن زبير بن العوام قال كان على النبي صلى الله عليه وسلم درعان يوم احد فنهض الى الصخرة فلم يستطع فاقعد طلحة تحته فصعد النبي صلى الله عليه وسلم حتى استوى على الصخرة فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اوجب طلحة وفي الباب عن صفوان بن امية والسائب بن يزيد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن اسحق **باب** ما جاء في المغفر **حدثنا** قتيبة ثنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح وعلى راسه المغفر فقيل له ابن خطل متعلق باستار الكعبة قال اقتلوه هذا حديث حسن صحيح لا نعرف كبير احد رواه غير مالك عن الزهري **باب** ما جاء في فضل الخيل **حدثنا** هناد ثنا عبثر بن القاسم عن حصين عن الشعبي عن عروة البارقي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخير معقود

ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار تھے اس حالت میں کہ اپنی تلوار لٹکائے ہوئے تھے سو فرمایا نبی صلعم نے کہ نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ پھر آپ نے فرمایا کہ پایا میں نے اسکو دریا یعنی گھوڑے کو یہ حدیث صحیح ہے **باب** تلواروں اور انکے زیوروں کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن صدران نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو طالب نے ہود سے اُسنے روایت کی اپنے دادا مزیدہ سے کہا کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُس حال میں کہ اُنکی تلوار پر تھا سونا اور چاندی کہا طالب نے پس پوچھا میں نے اُسکو چاندی سے پس کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے کی ٹوپی چاندی سے۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہود کا نام مزیدہ عصری ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے تھی یہ حدیث حسن غریب ہے اسیطرح روایت کی گئی ہے ہمام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اور روایت کی بعض نے قتادہ سے اُسنے سعید بن الحسن سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے تھی **باب** زرہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی یحیی بن عباد بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے روایت کی زبیر بن عوام سے کہ جنگ احد کے دن نبی صلعم پر دو زرہیں تھیں سو نبی صلعم نے ایک پتھر پر چڑھنے کا قصد کیا سو نہ چڑھ سکے سو طلحہ کو اپنے تلے بٹھایا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چڑھے یہاں تک کہ پتھر پر سیدھے ہوئے سو سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ ابو طلحہ نے اپنے واسطے بہشت واجب کر لی۔ اور اس باب میں صفوان اور سائب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن اسحاق سے **باب** خود کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے انس سے کہا کہ فتح مکہ کے سال حضرت صلعم مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپکے سر پر خود تھا سو کسی نے آپسے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے فرمایا اُسکو قتل کر ڈالو یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم کسی بڑے کو کہ اُسکو روایت کیا سوا مالک کے اُنے زہری سے **باب** گھوڑے پالنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبثر بن قاسم نے حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عروہ بارقی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بھلائی

فی نواصی الخیل الی یوم القیمة الاجر والمغنم وفی الباب عن ابن عمر وابی سعید وجریر وابی ہریرة واسماء بنت یزید
والمغیرة بن شعبة وجابر ہذا حدیث حسن صحیح وعروة ہو ابن ابی الجعد البارقی ویقال عروة بن الجعد قال احمد
بن حنبل وفقہ ہذا الحدیث ان الجہاد مع کل امام الی یوم القیمة **باب** ما یستحب من الخیل **حدثنا**
عبد اللہ بن صباح الہاشمی البصری ثنا یزید بن ہارون ثنا شیبان ہو ابن عبد الرحمن ثنا عیسی بن علی بن عبد اللہ
عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی الشقر ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ
الا من ہذا الوجہ من حدیث شیبان **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا ابن لہیعة عن یزید بن ابی حبیب
عن علی بن رباح عن ابی قتادة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل الادہم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین
فان لم یکن ادہم فکمیت علی ہذہ الشیة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا وہب بن جریر ثنا ابی عن یحیی بن ایوب عن
یزید بن ابی حبیب نحوہ بمعناہ ہذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** ما یکرہ من الخیل **حدثنا** محمد بن بشار
ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان ثنا سلم بن عبد الرحمن عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن ابی ہریرة عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الشکال فی الخیل ہذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ شعبة عن عبد اللہ بن یزید الخثعمی
عن ابی زرعة عن ابی ہریرة نحوہ وابو زرعة ابن عمرو بن جریر اسمہ ہرم **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا جریر
عن عمارة بن القعقاع قال قال لی ابراہیم النخعی اذا حدثتنی فحدثنی عن ابی زرعة فانہ حدثنی مرة بحدیث ثم سالتہ
بعد ذلک بسنین فما خرم منہ حرفا

گھوڑوں کی چوٹیوں میں بندھی ہے قیامت کے دن تک ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی اور اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید
اور جریر اور ابی ہریرہ اور اسماء اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ ابن ابی الجعد بارقی ہے اور
کہا جاتا ہے عروہ بن جعد کہا امام احمد بن حنبل نے کہ فقہ اس حدیث کی یہ ہے کہ جہاد ساتھ ہر امام کے واجب ہے قیامت تک
باب کس قسم کا گھوڑا پالنا مستحب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یزید بن ہارون نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان ابن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن علی نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ابن عباس سے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ خالص کے ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر
اسی وجہ سے یعنی حدیث شیبان سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی علی بن رباح سے اُسنے ابی قتادہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بہترین گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہے کہ اُسکے ماتھے میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو۔ پھر وہ گھوڑا بہتر ہے کہ اُسکے
ماتھے میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پانوں سفید ہوں لیکن داہنا ہاتھ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت گھوڑا بہتر ہے اسی
علامت پر **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ نے یحیی بن ایوب
سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے مانند اُسکے اُسی کے معنی میں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** کس قسم کا گھوڑا رکھنا
مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے یحیی بن سعید سے اُسنے سفیان سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلم بن عبد الرحمن نے ابی زرعہ
بن عمرو بن جریر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا ہے شکال[1] گھوڑے سے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق
روایت کیا اُسکو شعبہ نے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابو ہریرہ سے مانند اُسکے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے **حدیث** کی ہمسے محمد
بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عمارہ بن قعقاع سے کہا کہ مجکو ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب تو حدیث کرے مجھسے تو حدیث
کر مجکو ابو زرعہ سے اسواسطے کہ اُسنے حدیث کی ہے مجھسے ایک بار پھر پوچھا میں نے اُسکو بعد کئی برس کے پس نہ چھوڑا اُسنے اُس سے
ایک حرف یعنی اُسکا حافظہ بڑا قوی ہے کہ برسوں تک حدیث نہیں بھولتا

[1] شکال اُس گھوڑے کو کہتے ہیں کہ تین پانوں اُسکے سفید ہوں اور ایک پانوں ہمرنگ تمام بدن کے ہو یا بالعکس اسکے ۱۲ منہ یعنی جیسے کہ پہلی حدیث بیان کی تھی ۱۲

باب ما جاء في الرهان **حدثنا** محمد بن الوزير ثنا اسحاق بن يوسف الازرق عن سفيان عن عبيد الله
بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجرى المضمر من الخيل من الحفياء الى ثنية
الوداع وبينهما ستة اميال وما لم يضمر من الخيل من ثنية الوداع الى مسجد بني زريق وبينهما ميل وكنت فيمن
اجرى فوثب بي فرسي جدارا وفي الباب عن ابي هريرة وجابر وانس وعائشة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث
الثوري **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن ابن ابي ذئب عن نافع بن ابي نافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا سبق الا في نصل او خف او حافر **باب** ما جاء في كراهية ان ينزى الحمر على الخيل **حدثنا** ابو كريب ثنا
اسمعيل بن ابراهيم ثنا موسى بن سالم ابو جهضم عن عبيد الله بن عبيد الله بن عباس عن ابن عباس قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشيء الا بثلاث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناكل الصدقة
وان لا ننزي حمارا على فرس وفي الباب عن علي هذا حديث حسن صحيح وروى سفيان الثوري عن ابي جهضم هذا فقال
عن عبيد الله بن عبد الله بن عباس عن ابن عباس سمعت محمدا يقول حديث الثوري غير محفوظ ووهم فيه الثوري والصحيح ما روى
اسمعيل بن علية وعبد الوارث بن سعيد عن ابي جهضم عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس عن ابن عباس

باب گھوڑدوڑ کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے
اُسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر یعنے پالا ہوا گھوڑا دوڑایا مقام
حفیا سے ثنیۃ الوداع تک اور درمیان اُنکے چھ کوس کا فاصلہ ہے اور دوڑایا اُس گھوڑے کو کہ نہ تضمیر کیا تھا گھوڑوں میں سے
ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان اُن دونوں کے ایک میل کا فاصلہ ہے اور تھا میں اُن لوگوں میں کہ گھوڑے
دوڑائے سو میرا گھوڑا مجکو دیوار سے لیکر کود پڑا اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر اور انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن
صحیح غریب ہے حدیث ثوری سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابن ابی ذئب سے اُسنے روایت
کی نافع سے اُسنے ابی نافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں حلال ہے مال لینا ساتھ گھوڑدوڑ کے مگر تیر چلانے میں
یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑا دوڑانے میں **باب** گدھوں سے گھوڑیوں پر جست کروانی منع ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے موسی بن سالم نے عبد اللہ بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی
ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہیں خاص کیا ہمکو سوا سے لوگوں کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ
تین چیزوں کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاویں ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جست کروا دیں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر اور
اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان نے یہ حدیث ابی جہضم سے سو کہا عبید اللہ
بن عبد اللہ سے روایت ہے سُنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ حدیث سفیان کی محفوظ نہیں وہم کیا اسمیں سفیان نے اور صحیح
وہ ہے جو روایت کی اسمعیل اور عبد الوارث نے ابی جہضم سے اُسنے عبد اللہ بن عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے

ف۱ مضمر اُسکو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب گھاس کھلاتے ہیں تاکہ قوی اور فربہ ہو۔ بعد اسکے کم کرتے جاتے ہیں گھاس کو یہاں تک کہ اصلی خوراک پر لاتے ہیں اور ایک میں بند کرکے
گرد جھل ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور پسینہ لاتا ہے جب پسینہ خشک ہو جاتا ہے تو ہلکا ہو جاتا ہے گوشت اُسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں ۱۲ ف۲ حفیاء ایک جگہ کا ہے چند کوس پر
مدینے سے اور ثنیۃ الوداع ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اہل مدینہ مسافروں کو وہاں تک پہونچانے جاتے تھے ۱۲ ف۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مال گھوڑدوڑ وغیرہ میں
شرط کیا جاوے اُسکا لینا حلال نہیں مگر ان تین چیزوں میں۔ اور بعض لوگوں نے خچر اور گدھے اور فیل کو بھی انکے ساتھ لاحق کیا ہے۔ مگر اس مال کے حلال ہونے میں یہ
شرط ہے کہ تیسرے شخص کی طرف سے ہو یا ایک طرف سے شرط ہو ورنہ جوا ہو جاویگا۔ اور گھوڑدوڑ کہتے ہیں کہ وہ شخص گھوڑے دوڑا دیں کہ
دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے ۱۲ ف۴ یعنی حکم الٰہی کے تابع تھے۔ کوئی حکم اپنی طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے نہیں کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ گدھے سے
گھوڑے پر جست کروانی منع ہے کہ اس سے قطع نسل لازم آتی ہے۔ اور تیز رفتار ہے بہ نسبت گھوڑے کے کہ خچر جہاد میں کام نہیں آتے اور اسمیں رد ہے
شیعہ پر کہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو خاص کیا ساتھ علوم مخصوصہ کے ۱۲

باب ماجاء فی الاستفتاح بصعالیک المسلمین **حدثنا** احمد بن محمد ثنا ابن المبارک ثنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر حدثنی زید بن ارطاۃ عن جبیر بن نفیر عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ابغونی فی ضعفائکم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الاجراس علی الخیل **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبدالعزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا کلب ولا جرس وفی الباب عن عمر وعائشۃ وام حبیبۃ وام سلمۃ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** من یستعمل علی الحرب **حدثنا** عبداللہ بن ابی زیاد ثنا الاحوص بن جواب ابو الجواب عن یونس بن ابی اسحق عن ابی اسحق عن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشین وامر علی احدھما علی بن ابی طالب وعلی الاخر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلی قال فافتتح علی حصنا فاخذ منہ جاریۃ فکتب معی خالد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشی بہ فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ الکتاب فتغیر لونہ ثم قال ما تری فی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قلت اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ انما انا رسول فسکت وفی الباب عن ابن عمر ھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الا من حدیث الاحوص بن جواب ومعنی قولہ یشی بہ یعنی النمیمۃ **باب** ماجاء فی الامام **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

باب فقیر اور محتاج مسلمانوں سے مدد چاہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن یزید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن ارطاۃ نے جبیر بن نفیر سے اُسنے روایت کی ابی درداء سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈھونڈھو مجکو اپنے غریب لوگوں میں یعنی اُنکی خاطر کرو سو اسکے نہیں کہ تمکو روزی اور فتح ملتی ہے بسبب اُنہیں ناچار غریبوں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** گھوڑوں کے گلے میں گھنٹہ ڈالنے کا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ساتھ نہیں دیتے رحمت کے فرشتے اُن لوگوں کا جنمیں کہ کتا اور گھنٹا ہوتا ہے اور اس باب میں عمر اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس شخص کا کہ لڑائی پر سردار کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے احوص بن ابوالجواب نے یونس بن ابی اسحق سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک پر علی کو سردار کیا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو میر کیا اور فرمایا کہ جب لڑائی شروع ہو تو سب کا سردار علی ہے۔ سو حضرت علی نے قلعہ فتح کیا اور بندیوں میں سے ایک لونڈی لی سو خالد نے میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اس حال میں کہ چغلی کرتا تھا علی کی۔ سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا۔ اور آپ نے خط پڑھا سو آپ کا رنگ متغیر ہوا۔ پھر فرمایا کیا عیب دیکھتا ہے تو اُس مرد میں کہ خدا اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہیں۔ میں نے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ اور اُسکے رسول کے غضب سے اور میں تو صرف ایلچی ہوں پیغام پہنچانے والا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوئے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث احوص سے اور معنی یشی بہ کے چغلی کرنے کے ہیں **باب** امام کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہے۔ اور ہر ایک شخص اپنی رعیت اور زیردست کی پوچھا جاویگا

ف۱ یعنے اپنی قوت اور زور پر گھمنڈ نہ کرو بلکہ تمکو فتح اور روزی غریبوں کی برکت سے ملتی ہے پس انکی خدمت کرنی اپنے حق میں غنیمت جانو۔ اور انکو ذلیل مت سمجھو ۱۲ع ع ف۲ اور چغلی یہ کہ اُنھوں نے مال غنیمت میں سے لونڈی لی ہے ۱۲ ف۳ مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کے ہیں نہ کتا اور نہ جرس مراد نہ کتے سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کے لیے نہو کہ وہ مباح ہے کما مر۔ اور جرس اسکو کہتے ہیں کہ جانور کے گلے میں ڈالا جاتا ہے مانند گھنٹے اور گھنگرو کے اور یہ مشابہ ہود کے ہیں اسواسطے اُس سے منع فرمایا ۱۲

فالامیر الذی علی الناس راع و مسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عنھم والمرأۃ راعیۃ فی بیت بعلھا وھی مسئولۃ عنہ والعبد راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وانس وابی موسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وحدیث ابی موسی غیر محفوظ وحدیث انس غیر محفوظ ورواہ ابراھیم بن بشار الرمادی عن سفیان بن عیینۃ عن برید بن عبداللہ بن ابی بردۃ عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر نی بذلک محمد بن ابراھیم بن بشار قال محمد وروی غیر واحد عن سفیان عن برید بن ابی بردۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وھذا اصح قال محمد وروی اسحق بن ابراھیم عن معاذ بن ھشام عن ابیہ عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ سائل کل راع عما استرعاہ سمعت محمدا یقول ھذا غیر محفوظ وانما الصحیح عن معاذ بن ھشام عن ابیہ عن قتادۃ عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **باب** ماجاء فی طاعۃ الامام **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا یونس بن ابی اسحق عن العیزار بن حریث عن ام الحصین الاحمسیۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع وعلیہ برد قد التفع بہ من تحت ابطہ قالت وانا انظر الی عضلۃ عضدہ ترتج سمعتہ یقول یا ایھا الناس اتقوا اللہ وان امر علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا لہ واطیعوا ما اقام لکم کتاب اللہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعرباض بن ساریۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ام حصین **باب** ماجاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال

پس بادشاہ جو سب لوگوں پر نگہبان ہو حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم۔ اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہے تو وہ بھی اُنسے پوچھا جاویگا کہ اُسنے نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہے تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اُسنے اُسکے مال کی حفاظت کی یا نہیں۔ اور اسی طرح غلام اور نوکر بھی اپنے مالک اور آقا کے مال کا حاکم ہے اور وہ بھی اُس سے پوچھا جاویگا۔ خبردار رہو کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابی موسی سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابی موسی اور انس کی حدیث محفوظ نہیں ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابراہیم نے سفیان بن عیینہ سے اُسنے برید سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجکو ساتھ اسکے محمد نے کہا محمد نے اور روایت کیا ہے اُسکو بہت لوگوں نے سفیان سے اُسنے برید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ زیادہ تر صحیح ہے۔ کہا محمد نے اور روایت کی اسحاق نے معاذ بن ہشام سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا کہ اللہ پوچھنے والا ہے ہر حاکم کو اُس چیز سے کہ رعیت کی اُسکی سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں۔ اور سوا اسکے نہیں کہ صحیح روایت معاذ سے ہے۔ اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب** امام کی تابعداری کرنے کا بیان

حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحق عیزار بن حریث نے اُسنے روایت کی ام الحصین سے۔ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپ کے پاس ایک چادر تھی کہ لپیٹا تھا اُسکو اپنی بغل کے نیچے سے اور میں آپ کے گوشت بازو کی طرف دیکھتی تھی کہ جنبش کرتا تھا فرماتے تھے اے لوگو ڈرو اللہ سے اور اسکا کہنا مانو اگرچہ حبشی غلام منڈا تمپر سردار ہو سو اُسکا کہنا سنو۔ اور فرمانبرداری کرو جب تک کہ قائم رکھے واسطے تمہارے کتاب اللہ کو۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ سے ام الحصین سے **باب** نہیں درست ہے تابعداری کرنی مخلوق کی خالق کے گناہ میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا

ف برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسی اشعری کوفی دال مفتوح ثانی مفتوح بدال مہملہ موقوف۔ ثقہ ہیں لیکن کبھی کبھی روایت میں خطا کرتے ہیں۔ شمار انکا چھٹے طبقہ سے ہے۔ ۱۲ تقریب

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکره مالم یؤمر بمعصیة فان امر بمعصیة فلا سمع علیه ولا طاعة وفی الباب عن علی وعمران بن حصین والحکم بن عمرو الغفاری هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی التحریش بین البهائم والوسم فی الوجه **حدثنا** ابوکریب ثنا یحیی بن آدم عن قطبة بن عبد العزیز عن الاعمش عن ابی یحیی عن مجاهد عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التحریش بین البهائم **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن الاعمش عن ابی یحیی عن مجاهد ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التحریش بین البهائم ولم یذکر فیه عن ابن عباس ویقال هذا اصح من حدیث قطبة وروی شریك هذا الحدیث عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه عن ابی یحیی وروی ابو معاویة عن الاعمش عن مجاهد عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وفی الباب عن طلحة وجابر وابی سعید وعکراش بن ذویب **حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الوسم فی الوجه والضرب هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی حد بلوغ الرجل ومتی یفرض له **حدثنا** محمد بن الوزیر الواسطی ثنا اسحق بن یوسف عن سفیان عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جیش وانا ابن اربع عشرة فلم یقبلنی ثم عرضت علیه من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرة فقبلنی قال نافع فحدثت بهذا الحدیث عمر بن عبد العزیز فقال هذا حد ما بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ الخمس عشرة **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن عبید الله نحوه بمعناه الا انه قال قال عمر هذا حد ما بین الذریة والمقاتلة ولم یذکر انه کتب ان یفرض حدیث اسحق بن یوسف حدیث حسن صحیح غریب من حدیث سفیان الثوری

کہنا ماننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہے ہر مسلمان مرد پر اس چیز میں کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پس جبکہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہیں درست سننا اور فرمانبرداری کرنی اور اس باب میں علی اور عمران اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** چارپایوں میں لڑائی کرانے اور داغ دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے قطبۃ بن عبد العزیز سے اسنے روایت کی اعمش سے اسنے ابی یحیی سے اسنے مجاہد سے اسنے ابن عباس سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے چارپایوں کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اسنے روایت کی اعمش سے اسنے ابی یحیی سے اسنے مجاہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لڑائی کرانے سے درمیان چارپایوں کے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ ابن عباس کا اور کہا جاتا ہے کہ یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث قطبہ سے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث اعمش سے اسنے مجاہد سے اسنے ابن عباس سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ ابی یحیی کا۔ اور روایت کی ابومعاویہ نے اعمش سے اسنے مجاہد سے اسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن ذویب سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے روح نے ابن جریج سے اسنے ابی زبیر سے اسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے داغ دینے[1] سے منہ پر اور مارنے سے یعنی آدمی یا جانور کے منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ مارنا درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** آدمی کب بالغ ہوتا ہے اور کب مقرر کیا جاتا ہے واسطے اسکے حصہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سفیان نے اسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا کہ پیش کیا گیا میں لشکر میں اس حال میں کہ چودہ برس کا تھا سو نہ قبول کیا مجکو پھر پیش کیا گیا میں آیندہ سال لشکر میں اس حال میں کہ میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجکو نافع نے کہا سو میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے کی سو کہا اسنے کہ یہ حد ہے درمیان چھوٹے اور بڑے کے پھر لکھا اسنے یہ کہ مقرر کیا جاوے حصہ غنیمت وغیرہ سے واسطے اس شخص کے کہ پہونچے پندرہ برس کو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ سے مانند اسکے اسکے معنی میں مگر یہ کہ کہا اسنے کہ کہا عمر نے یہ حد صحیح درمیان بچوں کے اور قابل لڑنیکے میں اور درمیان لڑکوں کے اور نہیں ذکر کی اس نے کہ لکھا حصہ مقرر کیا واسطے اسکے اور حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن صحیح غریب ہے حدیث سفیان ثوری سے

---

[1] مثلاً مینڈھوں اور ہاتھیوں وغیرہ کو لڑوانا درست نہیں اور یہی حکم ہر سب جانوروں کا پرندہ ہوں یا چارپایہ ... منہ پر داغ دینا بالاجماع درست نہیں خواہ

باب ماجاء فيمن يستشهد وعليه دين **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن سعيد بن ابى سعيد عن عبد الله
بن ابى قتادة عن ابيه انه سمعه يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قام فيهم فذكر لهم ان الجهاد فى سبيل الله
والايمان بالله افضل الاعمال فقام رجل فقال يا رسول الله ارايت ان قتلت فى سبيل الله يكفر عنى خطاياى فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم نعم ان قتلت فى سبيل الله وانت صابر محتسب مقبل غير مدبر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كيف قلت قال ارايت ان قتلت فى سبيل الله ايكفر عنى خطاياى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وانت صابر
محتسب مقبل غير مدبر الا الدين فان جبرئيل قال لى ذلك وفى الباب عن انس ومحمد بن جحش وابى هريرة هذا حديث حسن
صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا وروى يحيى بن سعيد
الانصارى وغير واحد نحو هذا عن سعيد المقبرى عن عبد الله بن ابى قتادة عن ابيه عن النبى صلى الله
عليه وسلم وهذا اصح من حديث سعيد المقبرى عن ابى هريرة **باب** ماجاء فى دفن الشهداء **حدثنا** ازهر
بن مروان البصرى ثنا عبد الوارث بن سعيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن ابى الدهماء عن هشام بن عامر قال
شكى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجراحات يوم احد فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة فى قبر
واحد وقدموا اكثرهم قرآنا فمات ابى فقدم بين يدى رجلين وفى الباب عن خباب وجابر وانس هذا حديث حسن صحيح
وروى سفيان وغيره هذا الحديث عن ايوب عن حميد بن هلال عن هشام بن عامر وابو الدهماء اسمه قرفة بن بهيس
باب ماجاء فى المشورة **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابى عبيدة عن عبد الله قال لما كان يوم بدر
جيئ بالاسارى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون فى هؤلاء الاسارى فذكر قصة طويلة

باب اگر کوئی شخص شہید کیا جاوے اور اسپر قرض ہو تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے
سعید بن ابی سعید سے اسنے روایت کی عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب مین خطبہ فرمایا سو انکے
واسطے ذکر کیا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا اور اللہ کے ساتھ ایمان لانا افضل عملون مین سے ہے سو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی یا حضرت خبر دو
مجکو کہ اگر مین مارا جاؤن اللہ کی راہ مین کیا جھڑ جاوینگے مجھسے گناہ میرے سو نبی صلعم نے فرمایا اسکو کہ ہان اگر مارا جاوے تو اللہ کی راہ
مین اس حال مین کہ ہو تو صبر کرنے والا اور طالب ثواب کا سامنے ہونے والا نہ پیٹھ دینے والا پھر نبی صلعم نے فرمایا کہ کسطرح کہا تو نے اسنے
کہا کہ خبر دو مجکو کہ اگر اللہ کی راہ مین مارا جاؤن تو کیا مٹائے جاوینگے گناہ میرے سو حضرت صلعم نے اسکو فرمایا کہ ہان اگر مارا جاوے تو اس
حال مین صبر کرنے والا طالب ثواب کا سامنے ہونے والا نہ پھرنے والا مگر قرض یعنی وہ قرض کہ نیت اسکے ادا کرنے کی نہو وہ نہین بخشا جاتا
پس تحقیق جبرئیل نے کہا کہ واسطے میرے یہ تمام کلام یا قرض اور اس باب مین انس اور محمد اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
روایت کی بعض نے یہ حدیث سعید مقبری سے اسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی یحیی وغیرہ نے
مانند اسکے سعید سے اسنے عبد اللہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے سعید کی حدیث سے
جو ابی ہریرہ سے روایت کی ہے **باب** شہیدون کے دفن کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے اسنے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے ایوب سے اسنے حمید بن ہلال سے اسنے ابی دہماء سے اسنے ہشام بن عامر سے کہا کہ شکایت کی گئی پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمون کی دن جنگ احد کے پس فرمایا کہ قبر کھودو اور فراخ کرو اور احسان کرو اور دفن کرو دو دو اور تین تین
کو ایک قبر مین اور قبلہ کی طرف کرو زیادہ قرآن جاننے والے کو پس مرگیا باپ میرا سو مقدم کیا گیا آگے دو مردون کے اور اس باب مین
خباب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے اسنے
حمید سے اسنے ہشام سے اور ابو الدہماء کا نام قرفہ ہے **باب** مشورہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے
کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اسنے روایت کی عمرو بن مرہ سے اسنے ابی عبیدہ سے اسنے عبد اللہ سے کہا کہ جب ہوا
دن جنگ بدر کا تو لائے گئے قیدی حضرت نے اصحاب سے کہا کہ تم ان قیدیون کے حق مین کیا مشورہ دیتے ہو یعنی قتل کیے جاوین یا انسے فدیہ لیا جاوے اور ذکر کیا قصہ لمبا

وفی الباب عن عمر و ابی ایوب و انس و ابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن و ابو عبیدۃ لم یسمع من ابیہ و یروی عن ابی ہریرۃ قال
ما رأیت احدا اکثر مشورۃ لاصحابہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء لا تفادی جیفۃ الاسیر
حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو احمد ثنا سفیان عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان المشرکین ارادوا
ان یشتروا جسد رجل من المشرکین فابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعہم ہذا الحدیث غریب لا نعرفہ الا من
حدیث الحکم و رواہ الحجاج بن ارطاۃ ایضا عن الحکم وقال احمد بن الحسن سمعت احمد بن حنبل یقول ابن ابی لیلی لا یحتج
بحدیثہ قال محمد بن اسمعیل ابن ابی لیلی صدوق ولکن لا یعرف صحیح حدیثہ من سقیمہ ولا اروی عنہ شیئا و ابن ابی لیلی
ہو صدوق فقیہ و ربما یہم فی الاسناد **حدثنا** نصر بن علی ثنا عبد اللہ بن داود عن سفیان الثوری قال فقہائنا
ابن ابی لیلی و عبد اللہ بن شبرمۃ **باب** ماجاء فی الفرار من الزحف **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن یزید
بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فحاص الناس
حیصۃ فقدمنا المدینۃ فاختبانا بہا وقلنا ہلکنا ثم اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ نحن
الفرارون قال بل انتم العکارون وانا فئتکم ہذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من حدیث یزید بن ابی زیاد و معنی
قولہ فحاص الناس حیصۃ یعنی انہم فروا من القتال و معنی قولہ بل انتم العکارون العکار الذی یفر الی امامہ
لینصرہ لیس یرید الفرار من الزحف **باب حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داود ثنا شعبۃ عن الاسود
بن قیس قال سمعت نبیحا العنزی یحدث عن جابر بن عبد اللہ قال لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنہ
فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب میں عمر اور ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا
اور ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ تر مشورہ کرنیوالا اپنے یاروں سے نبی صلعم سے **باب** کافر قیدی کے مردے کا بدلہ
لینا درست نہیں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی لیلی
سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق مشرکین نے ارادہ کیا یہ کہ خریدیں مردہ ایک مرد کا مشرکین میں
سے سو نبی صلعم نے انکار کیا یہ کہ بیچیں اُن پاس یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث حکم سے اور روایت کیا اسکو حجاج نے حکم سے
اور کہا احمد بن حسن نے کہ سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے کہ ابن ابی لیلی کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔ اور کہا محمد بن اسمعیل نے کہ
ابن ابی لیلی سچا ہے ولیکن اُسکی صحیح حدیث ضعیف سے نہیں پہچانی جاتی۔ اور نہیں روایت کرتا میں اُس سے کوئی چیز اور ابن ابی لیلی سچا ہے فقیہ
ہے اور اکثر اوقات وہم کرتا ہے اسناد میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن داؤد نے سفیان ثوری سے کہا کہ فقیہ
ہمارے ابن ابی لیلی اور عبد اللہ بن شبرمہ ہیں یعنی بڑے معتبر ہیں **باب** جنگ سے بھاگنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ ہمکو نبی صلعم نے ایک
لشکر میں بھیجا سو بھاگے لوگ بھاگنا۔ سو ہم بھاگ کر مدینہ میں آئے اور چھپ رہے اُسمیں یعنی بسبب جہاد کے سو کہا ہمنے یعنی اپنے دل میں
یا آپسمیں کہ ہلاک ہوگئے ہم یعنی گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنوں سے پھر ہم نبی صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ یا حضرت
ہم بھاگنے والے ہیں حضرت نے فرمایا یعنی واسطے رفع خجالت ہماری کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمھاری جماعت ہوں یعنی تمھارا
مددگار اور ناصر ہوں یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث یزید سے اور معنی فحاص حیصۃ کا یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگے اور معنی بل انتم
العکارون کا یہ کہ عکار اسکو کہتے ہیں کہ امام کی طرف بھاگے تاکہ مدد کرے اُسکی اور نہ ارادہ رکھتا ہو بھاگنے کا لڑائی سے **باب حدیث** کی ہمسے
محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اسود بن قیس سے اُسنے کہا سنا میں نے نبیح عنزی سے
حدیث بیان کرتا تھا جابر سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا تو میری پھوپھی میرے باپ کو لائی تاکہ دفن کریں اُسکو ہمارے قبرستان میں سو حضرت صلعم کے منادی نے پکارا

ا؎ یعنی حضرت صلعم سے کہا کہ اسقدر روپیہ لے لو اور فلانے شخص کا مردہ ہمکو دیدو ۱۲ ۲؎ عکر کے معنے ہیں میل کرنا اور پھر آنا لڑائی میں یعنی اگر لڑائی میں اس نیت سے بھاگے

ردوا القتلى الى مضاجعها هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى تلقى الغائب اذا قدم **حدثنا**
ابن ابى عمر وسعيد بن عبد الرحمن قالا ثنا سفيان عن الزهرى عن السائب بن يزيد قال لما قدم رسول الله صلى
الله عليه وسلم من تبوك خرج الناس يتلقونه الى ثنية الوداع قال السائب فخرجت مع الناس وانا غلام هذا
حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى الفئ **حدثنا** ابن ابى عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن شهاب عن مالك
ابن اوس بن الحدثان قال سمعت عمر بن الخطاب يقول كانت اموال بنى النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف
المسلمون عليه بخيل ولا ركاب فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خالصا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعزل نفقة اهله سنة ثم يجعل ما بقى فى الكراع والسلاح عدة فى سبيل الله هذا حديث حسن صحيح

ابواب اللباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء فى الحرير والذهب للرجال
حدثنا اسحق بن منصور ثنا عبد الله بن نمير ثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن سعيد بن ابى هند عن ابى موسى
الاشعرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حرم لباس الحرير والذهب على ذكور امتى واحل لاناثهم وفى الباب
عن عمر وعلى وعقبة بن عامر وام هانئ وانس وحذيفة وعبد الله بن عمرو وعمران بن حصين وعبد الله بن الزبير وجابر
وابى ريحانة وابن عمر والبراء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنى ابى عن قتادة
عن الشعبى عن سويد بن غفلة عن عمر انه خطب بالجابية فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحرير الا موضع
اصبعين او ثلاث او اربع هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى لبس الحرير فى الحرب **حدثنا**
محمود بن غيلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا همام ثنا قتادة عن انس

کہ پھیر دو شہیدوں کو اپنے مرنے کی جگہ میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب کوئی غائب سفر سے آوے تو اسکی پیشوائی کرنے کا بیان
حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اسنے روایت کی سائب
بن یزید سے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے تشریف لائے تو لوگ آپ کی پیشوائی کو نکلے ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے
کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور میں لڑکا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** فئ کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا
حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے مالک سے کہا سنا میں نے عمر فاروق
سے کہتے تھے کہ بنی نضیر اموال کے اُس قسم سے تھے کہ عطا فرمایا تھا اللہ نے اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے اُسپر گھوڑے
اور نہ اونٹ پس ہوا وہ مال خاص واسطے نبی صلعم کے خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے باقی کو ہتھیاروں اور چارپایوں
میں بسبب سامان کرنے کے خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے لئیے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب** اللباس کا بیان جو نبی صلعم سے منقول
ہیں **باب** مردوں کو ریشم اور سونا پہننا جائز ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ
بن نمیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اُسنے روایت کی سعید بن ابی ہند سے اُسنے ابی موسیٰ سے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا پہننا ریشم اور سونے کا میری امت کے مردوں پر اور حلال کیا گیا
اُنکی عورتوں کے لیے اور اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عمران بن حصین
اور عبد اللہ بن زبیر اور جابر اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے سوید
بن غفلہ سے اُسنے عمر سے کہ اُسنے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے ایک جگہ کا شام میں سو کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے
پہننے سے مگر بقدر دو انگل یا تین انگل یا چار انگل کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی میں ریشم پہننا جائز ہے **حدیث** کی ہمسے
محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس

ا؎ اس سے معلوم ہوا کہ بقدر چار انگل کے ریشم پہننا جائز ہے۔ پس معلوم ہوا کہ پہلی حدیث مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے ساتھ زیادہ کے چار انگشت سے

ان عبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام شكيا القمل الى النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة لهما فرخص لهما في قمص الحرير قال ورايته عليهما هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** ابو عمار ثنا الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو ثني واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال قدم انس بن مالك فاتيته فقال من انت فقلت انا واقد بن عمرو قال فبكى وقال انك لشبيه بسعد وان سعدا كان من اعظم الناس واطول وانه بعث الى النبي صلى الله عليه وسلم جبة من ديباج منسوج فيها الذهب فلبسها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد المنبر فقام او قعد فجعل الناس يلمسونها فقالوا ما رأينا كاليوم ثوبا قط فقال اتعجبون من هذه لمناديل سعد في الجنة خير مما ترون وفي الباب عن اسماء بنت ابي بكر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الرخصة في الثوب الاحمر للرجال **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن ابي اسحق عن البراء قال ما رايت من ذي لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل وفي الباب عن جابر بن سمرة وابي رمثة وابي جحيفة هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية المعصفر للرجال **حدثنا** قتيبة ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والمعصفر وفي الباب عن انس وعبد الله بن عمرو حديث علي حديث حسن صحيح

کہا کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام نے ایک جہاد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جوؤن کی شکایت کی سو آپ نے انکو ریشم کے کرتے پہننے کی اجازت دی اور کہا کہ میں نے ریشم کو انپر دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے واقد نے کہا کہ انس بن مالک آئے سو میں اُن پاس گیا پس کہا انس نے کہ کون ہے تو یعنی مجکو نہ پہچانا میں نے کہا کہ میں واقد بیٹا عمرو کا ہوں سو رو دئے اور کہا کہ تو سعد کے مشابہ ہے اور سعد لوگوں میں بہت بڑے اور لامبے تھے اور اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس دیباج کا ایک جبہ بھیجا جس میں سونا بنا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو پہنا اور منبر پر چڑھے پس کھڑے ہوئے یا بیٹھے سو لوگ اُسکو ہاتھ لگانے لگے یعنے اُسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے کہ ہمنے آج جیسے کپڑا کبھی نہیں دیکھا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو اس سے البتہ سعد کے رومال بہشت میں بہتر ہیں اس سے کہ دیکھتے ہو تم۔ اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مردوں کو سرخ کپڑا پہننا جائز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی براء سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی صاحب بالوں والا سرخ حلہ میں زیادہ تر خوبصورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے بال مونڈھوں پر پڑتے تھے تھوڑا فرق تھا درمیان دونوں مونڈھوں کے نہ پست قد تھے اور نہ لمبے تھے یعنے میانہ قد تھے اور اس باب میں جابر اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مردوں کو کسمبی کپڑا پہننا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے نافع سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی اور کسمبی کے رنگے ہوئے کپڑے سے اور اس باب میں انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور علی کی حدیث حسن صحیح ہے

لہ اس سے معلوم ہوا کہ جوؤں اور کھجلی کے سبب سے ریشم پہننا جائز ہے ۱۲ لہ یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہیں کہ اسکی خواہش کیجیے بلکہ آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے بہتر ٹھہرا تو وہاں کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی ۱۲ لہ مراد سرخ سے وہ کپڑا کہ اُسمیں سرخ اور سیاہ خط ہوں کہ وہ دور سے سرخ معلوم ہوتا ہے نرا سرخ مراد نہیں کہ اُسکا پہننا مردوں کو منع ہے ۱۲ مجمع البحار لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسمبی کا رنگا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے اور علما کو اسمیں اختلاف ہے بعضے مطلق حرام کہتے ہیں اور بعضے مکروہ کہتے ہیں اور بعضے مباح لیکن مختار حرمت ہے اور نماز اُس سے مکروہ ہے اور کسمبی کے سوا اور سرخ رنگ میں بھی اختلاف ہے لیکن احتیاطا اس سے بھی بچنا مگر عورتوں کو ہر قسم کا سرخ رنگ کپڑا پہننا درست ہے ۱۲ ح اور قسی ایک قسم کا کپڑا ہے کہ اسمیں خط ریشمی ہوتا ہے ۱۲

باب ماجاء فی لبس الفراء **حدثنا** اسمعیل بن موسی الفزاری ثنا سیف بن هارون عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان قال سئل رسول الله صلے الله علیه وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل الله فی کتابه والحرام ما حرم الله فی کتابه وما سکت عنه فهو مما عفے عنه وفی الباب عن المغیرة هذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وروی سفیان وغیره عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان قوله وکان الحدیث موقوف اصح **باب** ماجاء فی جلود المیتة اذا دبغت **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح قال سمعت ابن عباس یقول ماتت شاة فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم لاهلها الا نزعتم جلدها ثم دبغتموه فاستمتعتم به وفی الباب عن سلمة بن المحبق ومیمونة وعائشة حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابن عباس عن النبی صلے الله علیه وسلم نحو هذا وروی عن ابن عباس عن میمونة وروی عنه عن سودة وسمعت محمد الصحیح حدیث ابن عباس عن النبی صلے الله علیه وسلم وحدیث ابن عباس عن میمونة وقال احتمل ان یکون روی ابن عباس عن میمونة عن النبی صلے الله علیه وسلم وروی ابن عباس عن النبی صلے الله وسلم ولم یذکر فیه عن میمونة والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق **حدثنا** قتیبة ثنا سفیان بن عیینة وعبد العزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن بن وعلة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم قالوا فی جلود المیتة اذا دبغت فقد طهرت وقال الشافعی ایما اهاب دبغ فقد طهر الا الکلب والخنزیر وکره بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلے الله علیه وسلم وغیرهم جلود السباع وشدد وا

باب پوستین پہننے کا بیان حدیث کی ہمسے اسمعیل بن موسی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سیف بن ہارون نے سلیمان تیمی سے اسنے روایت کی ابی عثمان سے اُسنے سلمان سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سمن اور جبن اور پوستین کے پہننے سے سو فرمایا کہ حلال وہ چیز ہے جسکو حلال کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہی جسکو حرام کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں۔ اور جس چیز سے چپ ہوا وہ معاف ہے[۱] اور اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی وجہ سے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان سے اسنے ابی عثمان سے قول اُسکا اور گویا کہ یہ حدیث موقوف زیادہ ترصحیح ہے **باب** جب مردار کا چمڑا رنگا جاوے تو اسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی عطا سے کہا سُنا میں نے ابن عباس سے کہتے تھے کہ ایک بکری مر گئی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تمنے اُسکا چمڑا کیوں نہیں اُتارا کہ اسکو رنگ کر اُس سے فائدہ اُٹھاتے اور اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عایشہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے اور روایت کی اُس سے سودہ نے اور سُنا میں نے بخاری سے کہ ابن عباس کی حدیث کو صحیح کہتے تھے جو اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حدیث ابن عباس کو میمونہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن وعلہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جو چمڑا کہ رنگا گیا پس تحقیق وہ پاک ہوا اور امام شافعی نے کہا کہ ہر چمڑا رنگنے سے پاک ہوجاتا ہی مگر کتے اور سور کا چمڑا پاک نہیں ہوتا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ درندوں کا چمڑا مکروہ ہے

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ پوستین وغیرہ کا پہننا درست ہی کہ خدا نے اُس سے سکوت فرمایا پس معاف ہوگا ۱۲ منہ امام اعظم کے نزدیک سب چمڑے رنگنے سے

فی لبسها والصلوٰة فيها قال اسحٰق بن ابراهيم انما معنى قول النبى صلى الله عليه وسلم ايما اهاب دبغ فقد طهر انما يعنى به جلد ما يؤكل لحمه هكذا فسره النضر بن شميل وقال انما يقال اهاب لجلد ما يؤكل لحمه وكره ابن المبارك واحمد واسحٰق والحميدى الصلوٰة فى جلود السباع **حدثنا** محمد بن طريف الكوفى ثنا محمد بن فضيل عن الاعمش والشيبانى عن الحكم عن عبد الرحمٰن بن ابى ليلى عن عبد الله بن عكيم قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب هذا حديث حسن ويروى عن عبد الله بن عكيم عن اشياخ له هذا الحديث وليس العمل على هذا عند اكثر اهل العلم وقد روى هذا الحديث عن عبد الله بن عكيم انه قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين سمعت احمد بن الحسن يقول كان احمد بن حنبل يذهب الى هذا الحديث لما ذكر فيه قبل وفاته بشهرين وكان يقول هذا اخر امر النبى صلى الله عليه وسلم ثم ترك احمد هذا الحديث لما اضطربوا فى اسناده حيث روى بعضهم وقال عن عبد الله بن عكيم عن اشياخ من جهينة

باب ماجاء فى كراهية جر الازار

حدثنا الانصارى ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن نافع وعبد الله بن دينار وزيد بن اسلم كلهم يخبر عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيٰمة الى من جر ثوبه خيلاء وفى الباب عن حذيفة وابى سعيد وابى هريرة وسمرة وابى ذر وعائشة وهبيب بن مُغفل حديث ابن عمر حديث حسن صحيح

باب ماجاء فى ذيول النساء

حدثنا الحسن بن على الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيٰمة فقالت ام سلمة فكيف يصنع النساء بذيولهن قال يرخين شبرا فقالت اذا تنكشف اقدامهن قال فيرخينه ذراعا

اور کہتے ہیں کہ اسکو پہننا اور اسمیں نماز پڑھنا درست نہیں اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ جو چمڑا رنگا جاوے تو وہ پاک ہو جاتا ہے تو مراد اس سے اس جانور کا چمڑا ہے کہ اسکا گوشت کھایا جاتا ہے اسیطرح تفسیر کیا اسکی نضر بن شمیل نے اور کہا کہ اہاب اس جانور کے چمڑے کو کہتے ہیں جسکا گوشت کھایا جاوے اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور حمیدی کہتے ہیں کہ درندے چارپایوں کے چمڑے پر نماز پڑھنی مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن طریف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن فضیل نے اعمش اور شیبانی سے اُنھوں نے روایت کی حکم سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلے سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا خط آیا یہ کہ نہ فائدہ اُٹھاؤ مردار سے نہ ساتھ چمڑے کے اور نہ عصب کے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ سے اُسنے اپنے شیخوں سے اور نہیں ہے عمل اسپر نزدیک اکثر اہل علم کے اور روایت کی گئی یہ حدیث عبد اللہ سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکی وفات سے پہلے دو مہینے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتا تھا کہ احمد بن حنبل اس حدیث پر عمل کرتے تھے اسواسطے کہ آپ نے وفات سے پہلے دو مہینے یہ حدیث فرمائی اور کہتے تھے کہ یہ آخری حکم نبی صلعم کا ہے جو احتمال نسخ کا نہیں رکھتا پھر احمد نے یہ حدیث چھوڑ دی کہ اُسکی اسناد میں راویوں نے اضطراب کیا ہے[1] اسواسطے کہ بعض نے عبد اللہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان اُسکے اُستاد ونکا واسطہ ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا

باب تہ بند کو ٹخنوں سے نیچے چھوڑنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مالک نے ح اور حدیث کی ہمکو قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی نافع سے اور عبد اللہ بن دینار سے اور زید بن اسلم سے وہ سب روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت کی نہیں کریگا اللہ دن قیامت کے طرف اُس شخص کے کہ دراز کرے[2] کپڑا اپنا از راہ تکبر کے یعنی ٹخنوں سے نیچے اور اس باب میں حذیفہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور ہبیب سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے

باب عورتوں کے دامن لٹکانیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ لٹکاوے کپڑا اپنا تکبر سے[3] نہ نظر کریگا اللہ طرف اُسکے دن قیامت کے سو ام سلمہ نے کہا کہ عورتیں اپنے دامنوں کو کہاں تک لٹکاویں فرمایا ایک بالشت سو ام سلمہ نے کہا کہ اسوقت اُنکے پانوں کُھل جاوینگے فرمایا کہ لٹکاویں ایک ہاتھ

---

[1] اس قسم کا اضطراب موجب قدح حدیث نہیں ہو سکتا ہے اسلئے کہ زیادتی ثقہ کی مقبول ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کے لٹکانے میں ٹخنوں سے

لا يزدن عليه هذا حديث حسن صحيح وفي الحديث رخصة للنساء في جر الازار لانه يكون استر لهن **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن ام الحسن ان ام سلمة حدثتهم ان النبي صلى الله عليه وسلم شبر لفاطمة شبرا من نطاقها ورواه بعضهم عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن امه عن ام سلمة **باب** ماجاء في لبس الصوف **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم ثنا ايوب عن حميد بن هلال عن ابي بردة قال اخرجت الينا عائشة كساء ملبدا وازارا غليظا فقالت قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين وفي الباب عن علي وابن مسعود وحديث عائشة حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر ثنا خلف بن خليفة عن حميد الاعرج عن عبد الله بن الحارث عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان على موسى يوم كلمه ربه كساء صوف وجبة صوف وكمة صوف وسراويل صوف وكانت نعلاه من جلد حمار ميت هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حميد الاعرج وحميد هو ابن علي الاعرج منكر الحديث وحميد بن قيس الاعرج المكي صاحب مجاهد ثقة الكمة القلنسوة الصغيرة **باب** ماجاء في العمامة السوداء **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن سلمة عن ابي الزبير عن جابر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح وعليه عمامة سوداء وفي الباب عن عمرو بن حريث وابن عباس وركانة حديث جابر حديث حسن صحيح **حدثنا** هارون بن اسحق الهمداني ثنا يحيى بن محمد المديني عن عبد العزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال نافع وكان ابن عمر يسدل عمامته بين كتفيه قال

باب سدل العمامة بين الكتفين

اور اس پر زیادہ نہ کریں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث میں اجازت ہے واسطے عورتوں کے تہبند کے لٹکانے میں اسلئے کہ وہ زیادہ تر پردہ کرنیوالا واسطے اُنکے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حماد نے علی بن زید سے اُسنے روایت کی ام الحسن سے اُم سلمہ سے حدیث کی اُنکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا واسطے فاطمہ کے ایک بالشت کمربند اُنکے سے **باب** اون کے پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسمٰعیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ایوب نے حمید بن ہلال سے اُسنے روایت کی ابی قتادہ سے کہا کہ حضرت عائشہ نے ایک چادر پیوند کی ہوئی ہماری طرف نکالی اور ایک تہبند موٹا نکالا اور کہا کہ قبض کی گئی روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں اور اس باب میں علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو خلف نے حمید اعرج سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن حارث سے اُسنے ابن مسعود سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسدن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کئے تھے اُنپر چادر پشم کی اور جبہ پشم کا اور ٹوپی بھی پشم کی اور پائجامہ بھی پشم کا اور جوتی اُنکی گدھے مردار کے چمڑے سے تھی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حمید سے اور حمید وہ ابن علی اعرج ہے اور وہ منکر الحدیث ہے اور حمید بن قیس ثقہ ہے اور کمہ کہتے ہیں چھوٹی ٹوپی کو **باب** سیاہ پگڑی کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمن نے حماد سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی نے عبد العزیز سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت باندھتے پگڑی تو چھوڑتے شملہ اپنی پگڑی کا درمیان اپنے مونڈھوں کے کہا نافع نے اور ابن عمر بھی شملہ چھوڑتے تھے اپنی پگڑی کا درمیان اپنے مونڈھوں کے کہا

ف جاننا چاہیئے کہ عامہ باندھنا سنت ہے اور پگڑی کے ساتھ دو رکعتوں کا پڑھنا ستر رکعتوں سے بہتر ہے اور شملہ چھوڑنا افضل ہے لیکن دائمی نہیں کبھی حضرت چھوڑتے تھے اور کبھی نہ اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور کبھی اونچا اور آپ کا شملہ اکثر پیچھے ہوتا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی دو شملہ ہوتے درمیان دو مونڈھوں کے اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور

عبید اللہ ورایت القاسم وسالما یفعلان ذلک هذا حدیث غریب وفی الباب عن علی ولا یصح حدیث علی من قبل اسنادہ **باب** ماجاء فی کراهیة خاتم الذهب **حدثنا** اسلمة بن شبیب والحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن ابراهیم بن عبد اللہ بن حنین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب قال نهانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذهب وعن لباس القسی وعن القراءۃ فی الرکوع والسجود وعن لبس المعصفر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یوسف بن حماد المعنی البصری ثنا عبد الوارث بن سعید عن ابی التیاح ثنا حفص اللیثی قال اشهد علی عمران بن حصین انہ ثنا قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذهب وفی الباب عن علی وابن عمر وابی هریرۃ ومعویۃ حدیث عمران حدیث حسن صحیح وابو التیاح اسمہ یزید بن حمید **باب** ماجاء فی خاتم الفضۃ **حدثنا** قتیبۃ وغیر واحد عن عبد اللہ بن وهب عن یونس عن ابن شهاب عن انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق وکان فصہ حبشیا وفی الباب عن ابن عمر وبریدۃ هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجہ **باب** ماجاء ما یستحب من فص الخاتم **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا حفص بن عمر بن عبید الطنافسی ثنا زهیر ابو خیثمۃ عن حمید عن انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ فصہ منہ هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجہ **باب** ماجاء فی لبس الخاتم فی الیمین **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی ثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع خاتما من ذهب فتختم بہ فی یمینہ

عبید اللہ سے کہ مین نے قاسم اور سالم کو دیکھا کہ وہ بھی اسیطرح کرتے تھے یہ حدیث غریب ہی اور اس باب مین علی سے بھی روایت ہے مگر اُسکی اسناد صحیح نہین **باب** سونیکی انگوٹھی رکھنی مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے سلمہ نے اور حسن بن علی وغیرہ نے انھون نے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی کے پہننے سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجود مین قرارت پڑھنے سے اور کسنبی کپڑے کے پہننے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الوارث نے ابی تیاح سے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حفص لیثی نے کہا گواہی دیتا ہون مین عمران پر کہ اُسنے حدیث کی ہمکو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونیکی انگوٹھی پہننے سے اور اس باب مین علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے اور عمران کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** چاندی کی انگوٹھی کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ وغیرہ نے عبد اللہ بن وہب سے اُسنے روایت کی یونس سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ اُسکا حبشی[1] تھا اور اس باب مین ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہی اسوجہ سے **باب** انگوٹھی کا نگینہ کس چیز سے بنانا مستحب ہی **حدیث** کی ہمسے محمود نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حفص نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو زہیر نے اُسنے روایت کی حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے تھی اور نگینہ اُسکا بھی چاندی سے تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اسوجہ سے **باب** داہنے[2] ہاتھ مین انگوٹھی پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد العزیز نے موسی بن عقبہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی بنوائی اور اُسکو داہنے ہاتھ مین پہنا

[1] یعنی حبشی عقیق تھا یا کوئی اور قسم نگینہ تھا کہ حبش مین ہوتا ہی ۱۲ [2] امام نووی نے لکھا ہی کہ اجماع ہی اوپر جائز ہونے پہننے انگوٹھی داہنے ہاتھ مین اور بائین ہاتھ مین لیکن ہمارے مذہب مین داہنے ہاتھ مین پہننی افضل اور اشرف ہی ۱۲ اور سونیکی انگوٹھی پہلے درست تھی پھر منسوخ ہوگئی اب مردونکو سونیکی انگوٹھی درست نہین ۱۲ درمن

ثم جلس علی المنبر فقال انی کنت اتخذت ھذا الخاتم فی یمینی ثم نبذہ ونبذ الناس خواتیمھم وفی الباب عن علی وجابر وعبد اللہ بن جعفر وابن عباس وعائشۃ وانس وحدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی ھذا الحدیث عن نافع عن ابن عمر نحو ھذا من غیر ھذا الوجہ ولم یذکر فیہ انہ تختم فی یمینہ **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا جریر عن محمد بن اسحٰق عن الصلت بن عبد اللہ بن نوفل قال رایت ابن عباس یتختم فی یمینہ ولا اخالہ الا قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ قال محمد بن اسمٰعیل حدیث محمد بن اسحٰق عن الصلت بن عبد اللہ بن نوفل حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ ثنا حاتم بن اسمٰعیل عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان الحسن والحسین یتختمان فی یسارھما ھذا حدیث صحیح **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن ھارون عن حماد بن سلمۃ قال رایت ابن ابی رافع یتختم فی یمینہ فسالتہ عن ذلک فقال رایت عبد اللہ بن جعفر یتختم فی یمینہ وقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ قال محمد وھذا اصح شیء روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الباب **باب** ما جاء فی نقش الخاتم **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن یحیی وغیر واحد قالوا ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری ثنی ابی عن ثمامۃ عن انس بن مالک قال کان نقش خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر ولم یقل محمد بن یحیی فی حدیثہ ثلاثۃ اسطر وفی الباب عن ابن عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ثابت عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع خاتمہ من ورق فنقش فیہ محمد رسول اللہ ثم

پھر منبر پر بیٹھے پھر فرمایا کہ میں نے اس انگوٹھی کو اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا تھا پھر پھینکدیا اُسکو اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینکدیں اور اس باب میں حضرت علی اور جابر اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے اُسنے ابن عمر سے مانند اسکے غیر اسوجہ پر اور نہیں ذکر کیا اُسمیں کہ انگوٹھی اپنے داہنے ہاتھ میں پہنی **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو جریر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی صلت بن عبد اللہ سے کہا کہ دیکھا میں نے ابن عباس کو کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور نہیں گمان کرتا ہیں اُسکا مگر کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں امام بخاری نے کہا کہ محمد ابن اسحاق کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حاتم نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ حضرت حسن اور حسین بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یزید نے حماد بن سلمہ سے کہا کہ دیکھا میں نے ابن ابی رافع[عہ] کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں پس پوچھا میں نے اُسکو اس سے سو کہا اُسنے کہ دیکھا میں نے جعفر کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں کہا اُسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ میں اور بخاری نے کہا کہ یہ حدیث زیادہ تر صحیح اُس چیز سے ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں **باب** انگوٹھی کے نقش کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن یحیٰی وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن عبد اللہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو باپ میرے نے ثمامہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا محمد ایک سطر یعنی اسم مبارک پہلی سطر میں تھا اور رسول ایک سطر یعنی درمیان کی سطر میں تھا اور اللہ ایک سطر یعنی نیچے کی سطر میں تھا اور محمد بن یحیی نے اپنی حدیث میں تین سطروں کا ذکر نہیں کیا اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلعم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور نقش کیا اُسمیں محمد رسول اللہ پھر

عہ ابن ابی رافع کئی ایک ہیں یہاں پر عبد الرحمن بن ابی رافع مراد ہیں انکو ابن عکان بن ابی رافع بھی کہتے ہیں یہ بھتیجے حماد بن سلمہ کے ہیں اور روایت عبد اللہ بن جعفر سے کرتے ہیں ۱۲

قال لا تنقشوا علیہ هذا حدیث حسن صحیح ومعنی قوله لا تنقشوا علیہ نهی ان ینقش احد علی خاتمه محمد رسول الله **حدثنا** اسحٰق بن منصور ثنا سعید بن عامر والحجاج بن منهال قالا ثنا همام عن ابن جریج عن الزهری عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمه هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ما جاء فی الصورة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جریج ثنی ابو الزبیر عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصورة فی البیت ونهی ان یصنع ذلک وفی الباب عن علی وابی طلحة وعائشة وابی هریرة وابی ایوب حدیث جابر حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن ابی النضر عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة انه دخل علی ابی طلحة الانصاری یعوده فوجد عنده سهل بن حنیف قال فدعی ابو طلحة انسانا ینزع نمطا تحته فقال له سهل لم تنزعه قال لان فیها تصاویر وقال فیه النبی صلی الله علیه وسلم ما قد علمت قال سهل اولم یقل الا ما کان رقما فی ثوب قال بلی ولکنه اطیب لنفسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی المصورین **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صور صورة عذبه الله حتی ینفخ فیها یعنی الروح ولیس بنافخ فیها ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منه صب فی اذنه الآنک یوم القیمة وفی الباب عن عبد الله بن مسعود وابی هریرة وابی جحیفة وعائشة وابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الخضاب **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن عمر بن ابی سلمة عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود وفی الباب عن الزبیر وابن عباس وجابر وابی ذر

فرمایا کہ نقش نہ کرو اس نقش پر یعنی کسی کو اپنی انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کا نقش کرنا درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی آپ کے اس قول کا کہ نقش نہ کرو اسپر یعنی منع کیا اس سے کہ نقش کرے کوئی اپنی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سعید نے اور حجاج نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے ابن جریج سے اُنہوں نے روایت کی زہری سے اُسنے انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ داخل ہوتے پائخانہ میں تو اپنی انگوٹھی اُتار رکھتے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** تصویر بنانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو روح بن عبادہ نے ابن جریج سے اُسنے ابو الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانیسے گھر میں اور منع فرمایا بنانے اسکے سے اور اس باب میں علی اور طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مالک نے ابی نضر سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے کہ وہ ابو طلحہ کی بیمار پرسیکو گئے سو اُن پاس سہل کو پایا سو ابو طلحہ نے ایک آدمی بلایا کہ اُسکے تلے سے بچھونا نمط[1] کا نکالے سو سہل نے اُس سے کہا کہ تو اسکو کیوں نکالتا ہے اُسنے کہا اسواسطے کہ اسمیں تصویریں ہیں اور نبی صلعم نے جو اسمیں فرمایا وہ بھی تمکو معلوم ہے سہل نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا مگر کپڑے میں نقش کاری درست ہے اُسنے کہا کیوں نہیں ولیکن میرے جیمیں یہ بھلی بات معلوم ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تصویرین بنانے والونکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حماد نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جسنے جاندار تصویر بنائی تو اللہ اُسکو عذاب[2] کرتا رہیگا یہانتک کہ وہ اُسمیں جان ڈالے اور جان ڈالنا اُس سے کبھی نہو سکیگا یعنی عذاب بھی موقوف نہوگا اور جو کان لگادے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اُسکا سننا اُنکو برا لگتا ہے تو قیامت کے دن اُسکے کان میں پگھلا کر شیشہ ڈالا جاویگا اور اس باب میں عبد اللہ اور ابی ہریرہ اور ابی جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** خضاب کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا بدلاؤ بڑھاپے کو یعنی سفید بالوں کو ساتھ خضاب کے اور نہ مشابہت کرو یہود اور نصاری سے اور اس باب میں زبیر سے اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر

---

[1] نبی صلعم کے سوا اور کسی کو اپنی مہر میں محمد رسول اللہ کندہ کرانا درست نہیں تاکہ شبہ نہ پڑے کہ نبی صلعم کی مہر ہے یا کسی اور کی اور وہ انگوٹھی نبی صلعم کے بعد ابو بکرؓ کے پاس رہی پھر عمرؓ پاس پھر عثمان

وانس وابی رمثة والجهدمة وابی الطفیل وجابر بن سمرة وابی جحیفة وابن عمر وحدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** سوید بن نصر ثنا ابن المبارك عن الاجلح عن عبد الله بن بریدة عن الاسود عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان احسن ما غیر به الشیب الحناء والکتم هذا حدیث حسن صحیح وابو الاسود الدیلی اسمه ظالم ابن عمرو بن سفیان **باب** ماجاء فی الجمة واتخاذ الشعر **حدثنا** حمید بن مسعدة ثنا عبد الوهاب عن حمید عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ربعة لیس بالطویل ولا بالقصیر حسن الجسم اسمر اللون وکان شعره لیس بجعد ولا سبط اذا مشی یتکفأ وفی الباب عن عائشة والبراء وابی هریرة وابن عباس وابی سعید ووائل بن حجر وجابر وام هانئ حدیث انس حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه من حدیث حمید **حدثنا** هناد ثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد وکان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة هذا حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه وقد روی من غیر وجه عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد ولم یذکروا فیه هذا الحرف وکان له شعر فوق الجمة وانما ذکره عبد الرحمن بن ابی الزناد وهو ثقة حافظ **باب** ماجاء فی النهی عن الترجل الا غبا

اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی طفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی حدیث آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے ابن مبارک سے اُسنے اجلح سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے اسود سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بہتر اُس چیز کی کہ تغیر کرے ساتھ اُسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الاسود کا نام ظالم ہے **باب** بال رکھنے اور کندھوں تک بال رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الوہاب نے حمید سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ لمبے اور نہ پست عمدہ جسم والے گندم گون اور آپ کے بال نہ گھنگرالے تھے اور سیدھے تھے جب چلتے تو مونڈھوں پر پڑتے اور اس باب میں عائشہ اور برا اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن غریب صحیح ہے اسوجہ سے یعنے حدیث حمید سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمن نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا تھی میں نہاتی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور آپ کے بال جمہ[2] سے زیادہ تھے اور وفرہ سے کم تھے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اسوجہ سے اور کئی وجہ پر عائشہ سے مروی ہے کہا تھی میں نہاتی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور نہیں ذکر کیا رواۃ نے اسمیں یہ حرف کہ آپ کے بال جمہ سے زیادہ تھے فقط عبد الرحمن نے اسکو ابن ابی زناد سے ذکر کیا ہے اور وہ ثقہ اور حافظ ہے

باب ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت میں

---

[1] کتم ایک گھانس کا نام ہے کہ وسمہ کے ساتھ ملائی جاتی ہے اور اُس سے بال رنگے جاتے ہیں کہ مراد اس حدیث میں خضاب ساتھ مجموع مہندی اور وسمہ کے ہے یا تنہا سو نہایہ میں لکھا ہے کہ مراد تنہا وسمہ ہے یا تنہا مہندی اسلئے کہ دونوں سے مرکب سیاہ ہوتا ہے اور وہ ممنوع ہے اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ خضاب نری مہندی کا سرخ ہوتا ہے اور نرے وسمہ کا سبز ہوتا ہے پس مراد خضاب سے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور وسمہ کے ہے ۱۲ ح [2] سر کے بالوں کے تین نام ہیں جمہ اور وفرہ اور لمہ جمہ بال کندھوں تک اور وفرہ لو وں تک آور لمہ بامین کانوں اور کندھے کے سو عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال جمہ اور وفرہ کے بیچ میں تھے جسکو لمہ کہتے ہیں ۱۲ حاشیہ ۵۴۷ [1] اثمد سرمہ اصفہانی کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اسی عام سرمہ کو کہتے ہیں اور رات کو ڈالنے کی حکمت یہ ہے کہ وہ آنکھ میں رہتا ہے اور طبقات آنکھوں میں خوب سرایت کرتا ہے ۱۲ واللہ اعلم [2] اسکی صورت یہ ہے کہ ایک کپڑا سر سے پاؤں تک بدن پر لپیٹے کہ ہاتھ بھی اسمیں م

حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن ہشام عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن ہشام نحوہ ہذا حدیث حسن صحیح و فی الباب عن انس **باب** ماجاء فی الاکتحال **حدثنا** محمد بن حمید ثنا ابو داود الطیالسی عن عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانہ یجلو البصر و ینبت الشعر و زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل بہا کل لیلۃ ثلاثۃ فی ہذہ و ثلاثۃ فی ہذہ **حدثنا** علی بن حجر و محمد بن یحیی قالا ثنا یزید بن ہارون عن عباد بن منصور نحوہ و فی الباب عن جابر و ابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن لا نعرفہ علی ہذا اللفظ الا من حدیث عباد بن منصور و قد روی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر و ینبت الشعر **باب** ماجاء فی النہی عن اشتمال الصماء والاحتباء بالثوب الواحد **حدثنا** قتیبۃ ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبستین الصماء و ان یحتبی الرجل بثوبہ لیس علی فرجہ منہ شیء و فی الباب عن علی و ابن عمر و عائشۃ و ابی سعید و جابر و ابی امامۃ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح و قد روی ہذا من غیر وجہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی مواصلۃ الشعر **حدثنا** سوید ثنا عبد اللہ بن المبارک عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ قال نافع الوشم فی اللثۃ ہذا حدیث حسن صحیح و فی الباب عن ابن مسعود و عائشۃ و اسماء بنت ابی بکر و معقل بن یسار و ابن عباس و معویۃ **باب** ماجاء فی رکوب المیاثر **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسہر

حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عیسی بن یونس نے ہشام سے اُسنے حسن سے اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر یہ کہ ایکدن کرے اور ایک دن نکرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی نے ہشام سے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین انس سے بھی روایت ہے **باب** آنکھ مین سرمہ ڈالنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو داؤد نے عباد بن منصور سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ اثمد یعنی سرمہ اصفہانی کے یعنی اُسپر ہمیشگی کرو اسلیے کہ وہ بینائی کو روشن کرتا ہی اور بالونکو اُگاتا ہی یعنی پلکونکو کہ علامت زینت اور صحت آنکھونکی ہی اور کہا ابن عباس نے کہ نبی صلعم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی کہ اُس سے سرمہ لگاتے تھے ہر رات مین تین بار یعنی پے درپے اس آنکھ مین یعنی داہنی آنکھ مین اور تین بار بائین آنکھ مین **حدیث** کی ہمسے علی نے اور محمد نے انھون نے کہا حدیث کی ہمکو یزید بن ہارون نے عباد سے مانند اسکے اور اس باب مین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہی اور ابن عباس کی حدیث حسن ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عباد سے اور کئی طرح نبی صلعم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا کہ لازم پکڑو سرمہ اصفہانی کو اسلیے کہ وہ تحقیق روشن کرتا ہی آنکھ کو اور اُگاتا ہی پلکونکو

باب تمام بدن پر کپڑا لپیٹنا اسطرح کہ نماز وغیرہ کام کے واسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکے منع ہی اور ایک کپڑے مین گوڑ مار کر بیٹھنا اسطرح سے کہ ستر کھلا رہی منع ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یعقوب نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے دو طرح کے پہناوے سے ایک تو سب بدن پر کپڑا لپیٹ کر اوڑھنے سے کہ نماز یا اور کام کے واسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکین اور دوسرا یہ کہ گوڑ مار کر بیٹھے مرد اسطرح سے کہ نہو اُسکی شرم گاہ پر اس کپڑے سے کچھ اور اس باب مین ابن عمر اور علی اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور کئی طرح پر بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلعم سے مروی ہی **باب** بالون کا ملانا منع ہی **حدیث** کی ہمسے سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالی نے اُس عورت کو کہ ملا دے بال اپنے ساتھ بالون اور عورت کے یعنی درازی کرے اور لعنت کی اس عورت کو کہ ملوا دے اپنے بالونکے ساتھ اور کے بال اور لعنت کی گودنے والیکو اور گدوانے والیکو کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھون مین ہوتا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور اسما اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہے **باب** ریشمی زین پوش پر سوار ہونیکا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن مسہر نے

ابو اسحٰق الشيباني عن اشعث بن ابي الشعثاء عن معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء بن عازب قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ركوب المياثر وفي الباب عن علي ومعاوية حديث البراء حديث حسن صحيح وقد روى شعبة عن اشعث بن ابي الشعثاء نحوه وفي الحديث قصة **باب** ما جاء في فراش النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** علي بن حجر ثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت انما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه ادم حشوه ليف هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن حفصة وجابر **باب** ما جاء في القميص **حدثنا** محمد بن حميد الرازي ثنا ابو تميلة والفضل بن موسى وزيد بن حباب عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بريدة عن ام سلمة قالت كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث عبد المؤمن بن خالد تفرد به وهو مروزي وروى بعضهم هذا الحديث عن ابي تميلة عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بريدة عن امه عن ام سلمة وسمعت محمد بن اسمعيل قال حديث ابن بريدة عن امه عن ام سلمة اصح وانما يذكر فيه ابو تميلة عن امه **حدثنا** زياد بن ايوب ثنا ابو تميلة عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بريدة عن امه عن ام سلمة قالت كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص **حدثنا** علي بن حجر ثنا الفضل بن موسى عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بريدة عن ام سلمة قالت كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص **حدثنا** علي بن نصر بن علي الجهضمي ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا شعبة عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو اسحاق شیبانی نے اشعث سے اُسنے روایت کی معاویہ سے اُسنے براء سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رشیمی زین پوش پر سوار ہونے سے[1] اور اس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے اور براء کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی شعبہ نے اشعث سے مانند اسکے اور اس حدیث میں قصہ ہی **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بچھونیکا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا تھا بچھونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اُسپر چمڑیکا بھرا ہوا اسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ[2] یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب میں حفصہ اور جابر سے بھی روایت ہی **باب** کرتے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد نے اُسنے حدیث کی ہمکو ابو تمیلہ[4] نے اور فضل اور زید نے عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ تھا محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلعم کے کرتا یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المؤمن سے متفرد ہوا وہ ساتھ اسکے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے اُسنے عبد المؤمن سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے اور میں نے بخاری سے سنا کہ کہتے تھے کہ حدیث ابن بریدہ کی اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے زیادہ تر صحیح ہی اور ابو تمیلہ اسمیں ماں کا واسطہ بیان کرتا ہی **حدیث** کی ہمسے زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو تمیلہ نے عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ تھا محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتا **حدیث** کی ہمسے علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو فضل نے عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ زیادہ تر پیارا سب کپڑوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتا تھا **حدیث** کی ہمسے علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الصمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو شعبہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ جب نبی صلعم

[1] یہ منع اس صورت میں ہی کہ سرخ ہی خواہ رشیمی ہو یا سوتی ورنہ نہیں ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ آرام کے واسطے بچھونیکا بنانا درست ہی خواہ روئی سے بھرے یا کسی اور چیز سے ۱۲ [3] یعنے اسلئے کہ اُن سے اعضا خوب ڈھکتے ہیں اور سبک ہوتا ہی بدن پر اور پہننے والا اُسکا بہت متواضع ہوتا ہی لیکن لازم ہی کہ ٹخنوں سے اونچا ہی ۱۲ [4] ابو تمیلہ بتاء فوقانی کنیت ہی نام آپکا یحیی بن واضح انصاری مروزی ہی آپ ثقہ ہیں اور مشہور اپنی کنیت سے ہیں نہ نام سے۔ کذا فی تقریب التہذیب ۱۲

اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنه وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن شعبة بهذا الاسناد ولم یرفعه وانما رفعه
عبد الصمد **حدثنا** عبد الله بن محمد بن الحجاج الصواف البصری نا معاذ بن هشام الدستوائی ثنی ابی عن بدیل
العقیلی عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریة قالت کان کم ید رسول الله صلی الله علیه
وسلم الی الرسغ هذا حدیث حسن غریب **باب** ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا **حدثنا** سوید ثنا عبد الله
بن المبارك عن سعید الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استجد
ثوبا سماه باسمه عمامة او قمیصا او رداء ثم یقول اللهم لك الحمد انت کسوتنیه اسالك خیره وخیر ما صنع له
واعوذ بك من شره وشر ما صنع له وفی الباب عن عمر وابن عمر **حدثنا** هشام بن یونس الکوفی ثنا القاسم بن
مالك المزنی عن الجریری نحوه هذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی لبس الجبة **حدثنا** یوسف بن عیسی
ثنا وکیع ثنا یونس بن ابی اسحق عن الشعبی عن عروة بن المغیرة بن شعبة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم
لبس جبة رومیة ضیقة الکمین هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة ثنا ابن ابی زائدة عن الحسن بن
عیاش عن ابی اسحق هو الشیبانی عن الشعبی عن المغیرة بن شعبة اهدی دحیة الکلبی لرسول الله صلی الله
علیه وسلم خفین فلبسهما وقال اسرائیل عن جابر عن عامر وجبة فلبسهما حتی تخرقا لا یدری النبی
صلی الله علیه وسلم اذکی هما ام لا هذا حدیث حسن غریب وابو اسحق الذی روی هذا عن الشعبی هو
ابو اسحق الشیبانی واسمه سلیمان والحسن بن عیاش هو اخو ابی بکر بن عیاش

کرتا پہننے کا ارادہ کرتے تو اپنے داہنی طرف سے شروع کرتے تھے اور بہت لوگوں نے یہ حدیث شعبہ سے اس اسناد کے ساتھ
روایت کی ہے اور نہیں مرفوع کیا اسکو فقط عبد الصمد نے مرفوع کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معاذ
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو باپ میرے نے بدیل سے اُسنے روایت کی شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزید سے کہا کہ نبی صلعم
کے کرتے کی آستین پہونچے تک تھی یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جب کوئی شخص نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے
سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابن مبارک نے سعید سے اُسنے روایت کی ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اُسکا نام لیتے تھے اُسکے نام سے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے تھے الٰہی تیرے ہی لئے ہے سب تعریف
تو ہی نے پہنایا مجھکو یہ کپڑا الٰہی مانگتا ہوں میں تجھسے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور نہ کوئی آفت اُسکو پہونچے
اور مانگتا ہوں میں بھلائی اُس چیز کی کہ بنایا گیا یہ کپڑا اُسکے لئے اور اس باب میں عمر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے
حدیث کی ہمسے ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو قاسم نے جریری سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** جبہ کے
پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یونس نے شعبی سے
اُسنے روایت کی عروہ بن مغیرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینوں کا
یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابن ابی زائدہ نے حسن سے اُسنے روایت کی
ابی اسحاق سے اُسنے شعبی سے اُسنے مغیرہ سے کہ ہدیہ بھیجے دحیہ کلبی[ع] نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو موزے
سو آپ نے انکو پہنا اور کہا اسرائیل نے جابر سے اُسنے عامر سے اور ایک جبہ بھی سو آپ نے پہنا انکو یہاں تک کہ پھٹ گئے
وہ دونوں نہ جانا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ حلال کئے ہوئے جانور کے چمڑے سے تھے یا نہیں یہ حدیث حسن غریب ہے
اور ابو اسحاق جو راوی اس حدیث کا ہے شعبی سے وہ ابو اسحاق شیبانی ہے اور نام اُسکا سلیمان اور حسن بن عیاش ہے جو بھائی
ابو بکر بن عیاش کا ہے

ع۔ دحیہ کلبی صحابی جلیل القدر ہیں آپ بہت شکیل و خوبصورت تھے اور محبوب تھے چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لیکر اگر بصورت انسان تشریف
لاتے تو آپکی شکل مبارک میں تشریف لاتے۔ آپ کے فضائل بہت ہیں۔ معاویہ کی خلافت میں وفات پائی ۱۲

باب ما جاء فی شد الاسنان بالذهب **حدثنا** احمد بن منیع ثنا علی بن هاشم بن البرید وابو سعد الصنعانی عن ابی الاشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن اسعد قال اصیب انفی یوم الکلاب فی الجاهلیة فاتخذت انفا من ورق فانتن علی فامرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اتخذ انفا من ذهب **حدثنا** علی بن حجر ثنا الربیع بن بدر ومحمد بن یزید الواسطی عن ابی الاشهب نحوه هذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث عبد الرحمن بن طرفة وقد روی سلم بن زریر عن عبد الرحمن بن طرفة نحو حدیث ابی الاشهب عن عبد الرحمن بن طرفة وقال ابن مهدی سلم بن زرین وهو وهم وزریر اصح وقد روی عن غیر واحد من اهل العلم انهم شدوا اسنانهم بالذهب وفی هذا الحدیث حجة لهم **باب** ما جاء فی النهی عن جلود السباع **حدثنا** ابو کریب ثنا ابن المبارک ومحمد بن بشر وعبد الله بن اسمعیل عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی الملیح عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن جلود السباع ان تفترش **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سعید عن قتادة عن ابی الملیح عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن جلود السباع ولا نعلم احدا قال عن ابی الملیح عن ابیه غیر سعید بن ابی عروبة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن یزید الرشک عن ابی الملیح عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن جلود السباع وهذا اصح **باب** ما جاء فی نعل النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حبان بن هلال ثنا همام ثنا قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان نعلاه لهما قبالان هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابی هریرة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو داؤد ثنا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالک کیف کان نعل رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لهما قبالان هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة المشی فی النعل الواحدة

باب سونے سے دانت باندھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن ہاشم نے اور ابو سعد نے ابی اشہب سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن سے اُسنے عرفجہ سے کہا کہ کاٹی گئی ناک میری دن کلاب کے کہ نام ہی ایک جگہ کا کہ اُسمیں لڑائی ہوئی تھی[1] سو میں نے چاندی سے ناک بنوائی پس بدبودار ہوئی وہ ناک مجھپر سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا یہ کہ بنواؤں میں ناک سونے سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ربیع اور محمد نے ابی اشہب سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمن سے اور روایت کی سلمہ نے عبد الرحمن سے مانند حدیث ابی اشہب کے اور ابن مہدی نے کہا کہ سلم بن زرین وہم ہے اور زریر اصح ہی اور بہت اہل علم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا اور اس حدیث میں دلیل ہی انکے مذہب کی **باب** درندے چارپایوں کی کھالوں پر بیٹھنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابن مبارک اور محمد اور عبد اللہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے اپنے باپ سے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے بچھانے سے **حدیث** کی ہمسے محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سعید نے قتادہ سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے اپنے باپ سے کہا منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چمڑے درندوں کے سے یعنے اُسپر بیٹھنے سے یا زین پوش بنانے سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی یزید سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ نے درندوں کے چمڑوں سے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جوتی کا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو قتادہ نے انس سے کہا کہ نبی صلعم کے جوتے میں دو تسمے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالک سے کہا کہ نبی صلعم کے جوتے کس طرح کے تھے کہا کہ یہ دونوں کے دو تسمے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** ایک جوتے میں چلنا مکروہ ہے

[1] اُس لڑائی میں اُسکی ناک کٹ گئی تھی علما کہتے ہیں کہ اس حدیث کی دلیل سے سونے کی ناک بنوانا درست ہی اور اسیطرح دانتوں کا باندھنا چاندی کے تاروں سے بھی درست ہی[2]

[2] خطابی نے کہا کہ منع اسواسطے ہی کہ اسمیں زینت اور تکبر ہے یا وہ عجمیوں کی پوشش ہے یا وہ رنگے ہوئے نہیں تھے [3] نبی صلعم کے جوتے میں دو تسمے تھے ایک تسمہ تو ہوتا تھا

حدثنا قتیبة عن مالك ح وثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال لا یمشی احدکم فی نعل واحدة لینعلهما جمیعا او لیحفهما جمیعا هذا حدیث حسن صحیح و
فی الباب عن جابر **حدثنا** ازهر بن مروان البصری اخبرنا الحارث بن نبهان عن معمر عن عمار بن ابی عمار عن
ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینتعل الرجل وهو قائم هذا حدیث غریب وروی
عبید الله بن عمرو الرقی هذا الحدیث عن معمر عن قتادة عن انس وكلا الحدیثین لا یصح عند اهل الحدیث
والحارث بن نبهان لیس عندهم بالحافظ ولا نعرف لحدیث قتادة عن انس اصلا **حدثنا** ابو جعفر السمنانی
ثنا سلیمن بن عبید الله الرقی ثنا عبید الله بن عمرو عن معمر عن قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
نهی ان ینتعل الرجل وهو قائم هذا حدیث غریب قال محمد بن اسمعیل ولا یصح
هذا الحدیث ولا حدیث معمر عن عمار بن ابی عمار عن ابی هریرة **باب** ما جاء فی الرخصة
فی النعل الواحدة **حدثنا** القاسم بن دینار الكوفی ثنا اسحق بن منصور السلولی الكوفی ثنا هریم
وهو ابن سفیان البجلی عن لیث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة قالت ربما مشی
النبی صلی الله علیه وسلم فی نعل واحدة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان بن عیینة
عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة انها مشت بنعل واحدة وهذا اصح هكذا روی
سفیان الثوری وغیره عن عبد الرحمن بن القاسم موقوفا وهذا اصح **باب** ما جاء بای رجل
یبدأ اذا انتعل **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتیبة عن مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمین واذا نزع فلیبدأ بالشمال

حدیث کی ہمکو قتیبہ نے مالک سے ح اور حدیث کی ہمکو انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے مالک سے اُسنے ابی زناد سے اُسنے روایت
کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی ایک جوتے میں نہ چلے چاہیے کہ دونوں پانوں کو
ننگا کرے یا دونوں میں جوتے پہنے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمکو ازہر بن مروان
نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حارث نے معمر سے اُسنے روایت کی عمار سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے یہ کہ جوتے پہنے مرد اس حال میں کہ کھڑا ہو یہ حدیث غریب ہی اور روایت کی عبید اللہ نے یہ حدیث معمر سے اُسنے قتادہ
سے اُسنے انس سے اور یہ دونوں حدیثیں اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور حارث اُنکے نزدیک یاد رکھنے والا نہیں اور نہیں پہچانتے ہم
واسطے حدیث قتادہ کے انس سے کوئی اصل **حدیث** کی ہمکو ابو جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سلیمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو
عبید اللہ نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جوتے پہنے آدمی کھڑے ہوکر یہ
حدیث غریب ہی اور امام بخاری نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور عمار کی حدیث بھی صحیح نہیں جو ابی ہریرہ سے مروی ہی **باب** ایک جوتے میں چلنا جائز ہے
حدیث کی ہمسے قاسم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہریم نے اور وہ سفیان بجلی کا بیٹا ہی اُسنے روایت
کی لیث سے اُسنے عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ بعضے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک جوتے میں چلتے تھے
حدیث کی ہمسے احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے
عائشہ سے کہ وہ چلیں ایک جوتے میں اور یہ زیادہ تر صحیح ہی اسیطرح روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبد الرحمن سے
موقوف اور یہ بہت صحیح ہی **باب** جب جوتے پہننے کا ارادہ کرے تو پہلے کس پانوں میں جوتے پہنے **حدیث** کی ہمسے انصاری
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مالک نے ح اور حدیث کی ہمکو قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی ابی الزناد سے
اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی جوتے پہننے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول داہنی طرف سے شروع کرے یعنے پہلے داہنا
پانوں جوتے میں ڈالے اور جبکہ جوتا اُتارنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول بائیں طرف سے ابتدا کرے یعنے اول بایاں پانوں جوتے سے نکالے

فليكن اليمين اولهما تنعل وآخرهما تنزع هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في ترقيع الثوب **حدثنا** يحيى
بن موسى ثنا سعيد بن محمد الوراق وابو اليمين يحيى الحماني قالا ثنا صالح بن حسان عن عروة عن عائشة قالت قال لي
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اردت اللحوق بي فليكفك من الدنيا كزاد الراكب واياك ومجالسة الاغنياء
ولا تستخلقي ثوبا حتى ترقعيه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صالح بن حسان سمعت محمدا يقول
صالح بن حسان منكر الحديث وصالح بن ابي حسان الذي روى عنه ابن ابي ذئب ثقة ومعنى قوله اياك
ومجالسة الاغنياء هو نحو ما روي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من راى من فضل
عليه في الخلق والرزق فلينظر الى من هو اسفل منه ممن هو فضل عليه فانه اجدر ان لا يزدري نعمة الله
ويروى عن عون بن عبد الله بن عتبة قال صحبت الاغنياء فلم ار احدا اكثر هما مني ارى دابة خيرا
من دابتي وثوبا خيرا من ثوبي وصحبت الفقراء فاسترحت **باب** **حدثنا** ابن ابي عمر
ثنا سفيان بن عيينة عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن ام هانئ قالت قدم رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعني مكة وله اربع غدائر هذا حديث غريب **حدثنا**
محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا ابراهيم بن نافع المكي عن ابن ابي نجيح عن
مجاهد عن ام هانئ قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وله اربع
ضفائر هذا حديث حسن وعبد الله بن ابي نجيح مكي وابو نجيح اسمه يسار قال محمد
لا اعرف لمجاهد سماعا عن ام هانئ

اور چاہیے کہ ہو داہنا پاؤں پہلے پہننے میں اور بایاں ہو اتارنے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کپڑے میں پیوند لگانے کا بیان
حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سعید اور ابو الیمین نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمکو صالح بن حسان نے
عروہ سے اُسنے روایت کی عائشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر تو میرے ساتھ ملنا چاہتی ہے یعنے دنیا اور آخرت میں تو
چاہیے کہ کفایت کرے تجھکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچتی رہو دولت مندوں کی صحبت سے اور نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پھینک دے
اُسکو بسبب پرانے ہونے کے یہانتک کہ پیوند کرے تو اُسکو یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث صالح سے اور سنا میں نے
بخاری سے کہتے تھے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی حسان ثقہ ہے اور معنی اس حدیث کے بچتی رہو مالداروں کی صحبت سے
مانند اُسکے ہے جو روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دیکھے صورت اور مال میں اپنے سے بہتر کو
تو چاہیے کہ نظر کرے اُنکو جو اُس سے کمتر ہیں اُن لوگوں میں سے کہ بزرگی دیا گیا ہے وہ اُنپر اسواسطے کہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے
کہ نہ حقیر جانو خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے اور روایت ہے عون بن عبد اللہ سے کہا کہ صحبت کی میں نے مالداروں سے سو نہ دیکھا میں نے
کسی کو زیادہ تر آزردہ غم کے مجھسے دیکھتا تھا میں سواری بہتر سواری اپنے سے اور کپڑا بہتر کپڑے اپنے سے پھر صحبت کی میں نے
فقیروں سے پس آرام پایا میں نے **باب** **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے ابن ابی نجیح سے
اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مکہ میں اور آپ کے بالوں کے
چار گیسو تھے گندھے ہوئے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمن نے اُسنے
کہا حدیث کی ہمکو ابراہیم نے ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ تشریف
لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں اور آپ کے بال میں چوٹیاں تھیں گندھی ہوئی یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ
بن ابی نجیح مکی ہے امام بخاری نے کہا کہ نہیں پہچانتا میں واسطے مجاہد کے سماع ام ہانی سے

ف اور تخصیص سوار کی شاید اسواسطے ہے کہ وہ تیز چلتا ہے اور منزل پر جلد پہنچتا ہے پس اُسکو تھوڑا توشہ بھی کافی ہے اسیطرح دنیا میں تھوڑی چیز پر قناعت کرنی چاہیے

ف۲ جب مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال اور شکل میں اُنکو دیکھے تاکہ اُسکو حسرت اور ناشکری حاصل نہو اسواسطے کہ دنیا میں جو شخص ہے اُس سے ہزاروں بدتر ہیں

باب حدثنا حميد بن مسعدة نا محمد بن حمران عن ابی سعید رهو عبد الله بن بسر قال سمعت ابا كبشة الانماری يقول كانت كمام اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بُطحًا هذا حدیث منكر وعبد الله بن بسر بصری ضعیف عند اهل الحدیث ضعفه یحیی بن سعید وغیره بطح یعنی واسعة **باب** حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن مسلم بن نذير عن حذيفة قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقی او ساقه وقال هذا موضع الازار فان ابیت فاسفل فان ابيت فلا حق للازار فی الكعبين هذا حدیث حسن صحیح رواه شعبة والثوری عن ابی اسحٰق **باب** حدثنا قتيبة نا محمد بن ربيعة عن ابی الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن ركانة عن ابيه ان ركانة صارع النبی صلى الله عليه وسلم فصرعه النبی صلى الله عليه وسلم قال ركانة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس هذا حدیث غريب واسناده ليس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانی ولا ابن ركانة **باب** حدثنا محمد بن حميد نا زيد بن حباب وابو تميلة عن عبد الله بن مسلم عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال جاء رجل الى النبی صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من حديد فقال مالی اری عليك حلية اهل النار ثم جاءه وعليه خاتم من صفر فقال مالی اجد منك ريح الاصنام ثم اتاه وعليه خاتم من ذهب فقال مالی اری عليك حلية اهل الجنة قال من ای شیء اتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا هذا حدیث غريب وعبد الله بن مسلم يكنى ابا طيبة وهو مروزی (النار)

باب حدیث کی ہمسے حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد نے ابی سعید سے اُسنے کہا سنا مین نے ابا کبشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ٹوپیان اُنکے سرون سے ملی ہوئی تھین اونچی نہین تھین یہ حدیث منکر ہی اور ابی سعید یعنے عبد اللہ بن بسر ضعیف ہی نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کیا ہی اُسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے **باب** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی مسلم سے اُسنے حذیفہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلی کا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ جگہ تہ بند کی ہی پس اگر انکار کرے تو پس نیچے کر پس اگر انکار کرے تو پس لاحق کرتہ بند کو ساتھ ٹخنون کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی اُسکو شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **باب** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد نے ابی الحسن عسقلانی سے اُسنے روایت کی ابی جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق رکانہ نے کشتی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس گرادیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا رکانہ نے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق درمیان ہمارے اور مشرکین کے پگڑی باندھنی ہی ٹوپیون پر یہ حدیث غریب ہی اور اُسکی اسناد درست نہین اور نہین پہچانتا ہون مین ابو الحسن عسقلانی کو اور نہ ابن رکانہ کو **باب** حدیث کی ہمسے محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو زید نے اور ابو تمیلہ نے عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسکے ہاتھ مین لوہے کی انگوٹھی تھی سو فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر زیور دوزخیون کا پھر وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسکے ہاتھ مین انگوٹھی پیتل کی تھی سو فرمایا کیا ہی مجھکو کہ پاتا ہون مین تجھسے بو بتون کی پھر آیا وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اُسکے ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی تھی فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر زیور دوزخیون کا پھر عرض کیا اُسنے کہ یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بنواؤن مین فرمایا چاندی سے اور نہ پورا کر اُسکو مثقال بھر یہ حدیث غریب ہی اور عبد اللہ بن مسلم کی کنیت ابو طیبہ ہی اور وہ مروزی ہے

باب حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابن ابی موسیٰ قال سمعت علیاً یقول نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القسی والمیثرۃ الحمراء وان البس خاتمی فی ھذہ وفی ھذہ واشار الی السبابۃ والوسطیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وابن ابی موسیٰ ھو ابو بردۃ بن ابی موسیٰ واسمہ عامر **باب حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن قتادۃ عن انس قال کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہا الحبرۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب

باب حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُسنے ابن ابی موسیٰ سے کہا سنا مین نے حضرت علی سے کہتے تھے کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسی[۱] اور میاثر سرخ سے اور یہ کہ پہنون مین انگوٹھی اس انگلی مین اور اس انگلی مین اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور وسطے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی موسیٰ وہی ابو بردہ بن ابی موسیٰ ہے اور نام اسکا عامر ہے **باب حدیث** کی ہمکو محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معاذ نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ محبوب ترین کپڑونکا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ پہنتے اُسکو حبرہ تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

[۱] قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ ایک شہر ہے علاقہ مصر سے دریا کے کنارے کپڑے کو قسی کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک قسم کا کپڑا ہے کہ اسمین خطوط ریشمی ہوتے ہین اور میاثر کہتے ہین زین پوش سرخ کو کہ وہ بھی اکثر ریشمی ہوتا ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا واللہ اعلم ۱۲ منہ یعنے بیچ کی اور شہادت کی انگلی جاننا چاہیے کہ انگوٹھے اور انگلی شہادت مین انگوٹھی کا پہننا ثابت نہین ہوا اور چھنگلیا یعنے نیچے کی انگلی مین انگوٹھی پہننا مستحب ہے اور یہی قول شافعیہ اور حنفیہ کا ہے ۱۲ منہ حبرہ ایک قسم افضل ہے یمن کی چادرون سے کہ اُسپر خطوط سرخ ہوتے ہین اور کبھی سبز اور سوت سے بنی جاتی ہے اور نبی صلعم نے اسکو اسلیے پسند فرمایا کہ وہ سبز ہوتی ہے اور سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑون سے ہے اور یا یہ کہ اُسمین خطوط سرخ ہوتے ہین اور میل خوردہ ہوتا ہے ۱۲ ع

خاتمۃ الطبع از نتائج افکار ابو الظفر محمد عمر غفرلہ اللہ متوطن اعظمگڈھ

بعد حمد و صلوٰۃ کے متبعان شریعت غرا پر پوشیدہ نہ ہو کہ گوہر شب چراغ دین متین یعنے صحاح ستہ مروی از سید المرسلین واسطے ہدایت مومنان و بصیرت ضلالت ظلمت طبعان مسلم الثبوت ہے۔ یہ وہ کتابین ہین کہ بعد کتاب اللہ کے علے التدریج انہین کا درجہ ہے۔ اگرچہ ظاہر مین کلام رسول ہے مگر باطن مین من جانب اللہ مقبول ہے۔ منجملہ اُنکے بخاری و مسلم بعد قرآن شریف کے درجہ مین مشہور ہین۔ کہ جسکی صحت و برکت مین کسیکو کلام نہین اسکے ادراک تعریف سے طائر بلند پرواز اوہام بشریہ کوسون دور ہین۔ بلکہ عقول عشرہ تک مجبور ہین علم فقہ کہ معظم ضروریات دین سے ہے۔ اسی علم حدیث سے تمسک مجتہدین ہے۔ کہان ہین شائقین نقد حدیث خیر المرسلین بنظر توجہ ذرا ادھر ملاحظہ فرمائین۔ کہ اندنون علم حدیث مین منجملہ صحاح کے ایک کتاب لاجواب کہ جسکے ہر ہر نقطے قابل انتخاب ہین۔ ایک مدت سے محبان علم حدیث اُسکے مشتاق تھے۔ اور اوصاف اُسکے شہرہ آفاق یعنے کتاب مستطاب ترجمہ جامع ترمذی حال المتن جلد اول حلیہ طبع سے مزین ہوکر بر سر جلوہ ہے اور نیز جلد دوم بھی زیر طبع ہے۔ اُسکے مترجم عالم متبحر فاضل لاثانی جناب مولوی فضل احمد صاحب انصاری دلاوری مصحح مطبع لاہور شاخ اودہ اخبار دام فیضہ العالی ہین بانی مبانی تحریک سلسلہ ترجمہ کتاب مسطور کے مولوی محبوب احمد صاحب ایجنٹ مطبع مذکور الصدر ہین۔ چونکہ اس زمانہ مین آجکل لوگ اپنی پست ہمتی سے علم عربی کو ام العلوم ہے ناواقف ہوتے جاتے ہین اور اردو زبان جو کہ فصاحت و بلاغت سے معمور ہے عموماً ہندوستان کے ہر حصہ مین اپنا ایسا قبضہ کیا کہ ہر کس و ناکس کے نزدیک یہی مرغوب و مشہور ہے۔ اسی لحاظ سے ایک زمانہ سے قدردانان علم و فن و علماے دور اندیشان زمن کا یہ خیال تھا کہ اگر دینی کتابونکا ترجمہ اس زبان مین ہوئے تو ہر شخص بخوبی سمجھ سکے لہذا جناب فلک انتساب عالی ہمم کیوان حشم جناب منشی **نولکشور** صاحب دام اقبالہ سی آئی۔ ای نے بصرف زر کثیر کتاب مذکور الصدر کا ترجمہ بماہ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ مطابق اکتوبر ۱۸۹۱ع اپنے مطبع اودہ اخبار مقام لکھنؤ مین طبع کراکے شائع فرمایا ہے اور سوا اسکے اور بھی دینی کتابونکا ترجمہ اردو زبان عبارت سلیس مین مثل ترجمہ مشکوٰۃ۔ و ترجمہ عالمگیری۔ و ترجمہ درمختار۔ و ترجمہ احیاء العلوم بکمال صحت سے طبع ہوکر موجود ہین ہم امید کرتے ہین کہ شائقین علوم ذوی الاقتدار و قدرشناسان ذوی الاقدار اس ترجمہ کی قدر فرمائینگے اسکی خریداری مین اگر نقد جان بھی صرف کرینگے تب بھی شعر بحمد اللہ عجب ارزان خریدم × بہا دی چند دادم جان خریدم × پڑھتے رہینگے۔

اسرار محبت - از ملا ظہیر الدین بلگرامی -
نقوش معظم - دافع ہر درد و غم و حفاظت اطفال حسنہ و مسائل -
جواہر القرآن - از محمد بن اسامہ مترجم ونطائف آیات فرقان وصیت نامہ - مع رسالہ دانشمندی از مولانا ولی اللہ -
مولود النبی - از مولوی پیر محمد جعفری -
دوار الشفا رجار یار شرح قصیدہ بردہ - از مولوی نذیر خان بے نظیر -
شرح قصیدہ بردہ - از مولوی محمد صادق علی خان رضوی مطبوعہ ثمر ہند -
مقالات الصوفیہ - از حضرت شاہ تراب قدس سرہ مطبوعہ عُمدہ -

تصوف

انیس الارواح - از حضرت شیخ معین الدین چشتی
کلمۃ الحق - از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک -
مکتوبات جوالی - شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہٗ -
مکتوبات - حضرت شرف الدین یحیی منیری قدس سرہٗ
مکتوبات امام ربانی - حضرت مجدد الف ثانی
مطالع الانوار - نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی تجشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی -
حدیقۃ الحکیم سنائی - معروف بہ الٰہی نامہ تجشی جدید
کیمیائے سعادت - از امام غزالی معروف ہست اول -
ہدایۃ المومنین - رسالہ در بیان بیعت صالحین از ملا معین الدین -
مطالب رشیدی - از حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہٗ -
نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب از ملا عبد الرحمن جامی
فوائد الفوائد - حضرت نظام الدین اولیاء معروف

فوائد سعدیہ - از قاضی ارتضی علیخان تصوف میں
مصباح الہدایہ - ترجمہ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی -
پند نامہ عطار - حضرت شیخ فرید الدین -
منطق الطیر - از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہٗ
گلشن اسرار - رموز تصوف از مولوی انور علی
می باید شنید - رموز تصوف قابل دید از شاہ نعمت
می باید دید - قابل شنید از ملا محمد حسین -
مثنوی شاہ بو علی قلندر - معروف -
مثنوی شیخ بہلول حکایات عارفانہ -
مثنوی مولانا روم - قدس سرہٗ مقبول عام چار ہزار محشے ہر شش دفتر مع تکملہ دفتر ہفتم -
شرح مثنوی رومی - از ملا بحر العلوم رح مقبول عام سہ مجلد کامل -
شرح مثنوی رومی - از شاہ عبد اللطیف معروف بہ لطائف معنوی -
جواہر غیبی - از حضرت مظفر علی شاہ اکبر آبادی بحث وحدت وجود و توحید صفات و تحقیق رسالت و مراتب علم و سلسلہ طریقت -
تذکرۂ الٰہی - احوال شاہ مظفر علی قدس سرہٗ از مولانا ابو الحسن فرید آبادی -
فتوح الغیب - مع شرح از حضرت غوث الاعظم جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبد الحق محدث دہلوی ارشادات فقر و تصوف میں -
دلیل العارفین - ملفوظات حضرت سلطان معین الدین چشتی جمع کردہ حضرت قطب بختیار کاکی
مثنوی بزم وصال - معرفت کے مذاق میں عمدہ مثنوی -
رسالہ حق نما - از شاہزادہ دارا شکوہ مرحوم -
مجموعۂ نکات فقر - چار رسالہ نظم از مولوی مظہر علی العلادی -
معرفۃ السلوک - از حضرت شاہ محمود خوش زبان -

اردو اخلاق و تصوف

جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی -
تہذیب النفوس - از سید فخر الدین حسین -
اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان -
ترجمۂ عوارف المعارف - کامل دو جلد میں مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی -
زینۂ دانش - ہوشمندی کی تعلیم - از مولوی محمد کریم بخش
بستان تہذیب - جامع اخلاق و آداب مولفہ نواب حاجی محمد عمر علی خان بہادر فیروز جنگ مطبوعہ نظامی -
ذخیرۂ سعادت - بجامنی بلاس کی لسٹک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہے - تہذیب اخلاق میں
مولفہ لالہ لالجی بحر الحقیقت - اصلاح نفس میں -
آبحیات - اخلاق و موعظت میں مصنفہ منشی کامتا پرشاد
اکسیر ہدایت - ترجمہ اردو کیمیائے سعادت جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخر الدین احمد
کیمیائے حکمت - حصہ اول - بیان شرافت علم و ادب -
نجات المومنین - ذکر کرامات حضرت شاہ نجات اللہ مطبوعہ مطبع پٹیالہ -
تہذیب الاخلاق - مولفہ مولوی نجم الحق -
پیراہن یوسفی - اردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا نظم شعر بہ شعر اور حاشیہ پر اردو میں حاصل مطلب مع فوائد تصوف کامل دو جلد میں -
اخلاق رضی - مصنفہ قاضی محمد رضی -
شجرۂ معرفت محشے منتخبات مثنوی مولانا روم مترجمہ سید غلام حیدر صاحب -
تحفۂ سروری - نظم آداب عبادات جملہ اعضا از مفتی غلام سرور -
کنز الاسرار - ترجمہ اردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہٗ - ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان -
چشمۂ فیض - نظم ترجمۂ اردو پند نامۂ عطار

کلام عارف کامل حضرت شیخ فریدالدین قدس سرہٗ از
مولوی عبدالغفور خان بہادر۔
گلشن سروری۔ نظم مین تہذیب و اخلاق کا بیان
مولفہ منشی غلام سرور لاہوری۔
تہذیب احسانی۔ مولفہ حکیم احسان علی۔
مجموعہ توحید۔ از شاہ عبدالصمد عرف من مستانہ
شامل چار رسالہ (۱) الف بے۔ و جھجن۔ (۲)
جھجن (۳) مثنوی اللہ نام چھوڑ ہے (۴) پریم نامہ
شاہ ولی۔
تحفۃ العاشقین۔ رموز تصوف از شاہ عبدالصمد
قدس سرہٗ۔
اسرار الحروف ہندی۔ از فتح علیشاہ قادری
بطور تصوف۔
رہبر راہ حق۔ مجموعہ فراہم کردہ حاجی زرداد خان
صاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ
مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی
شاہ بوعلی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ عطار
(۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷)
مثنوی اللہ نام (۸) جھجن از حضرت شاہ عبدالصمد
(۹) الف بے۔ و جھجن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱)
مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت
(۱۳) ترجیع بند عارف
اردو ترجمہ ریاض رضوان۔ شرح گلستان
فارسی بر شرح مشہور و معروف از تصنیفات
مولانا ریاض علی مروج درس و تدریس طلبا ہر جگا
ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فرید آبادی نے
بعبارت فصیح فرمایا۔
پنجہ نامہ وحید۔ مصنفہ منشی محمد زاہد علی وحید
مجموعہ تصوف۔ تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان
صاحب۔
مخزن الانوار۔ ترجمہ گنج الاسرار از مولوی
محمد یوسف علی شاہ
طلسم اخلاق۔ مولفہ جناب پنڈت سری کرشن
صاحب والیس چیرمین و آنریری مجسٹریٹ بہادر
و سکرٹری جلسہ تہذیب لکھنؤ و وکیل اعلیٰ عدالت
اودھ۔ جسمین حضرت مصنف نے ہندو و مسلمان و
عیسائی مذہب کی کتب اخلاقی سے چیدہ چیدہ
اخلاقی مسائل منتخب کیے ہین۔
لال چندر کار مشتمل بر مضامین پند سودمند مولفہ
منشی لال سنگھ صاحب۔
منہاج السالکین۔ ترجمہ جوگ بسشٹ ترجمہ
مولانا ابوالحسن صاحب فرید آبادی۔
بودھ پرکاش۔ مصنفہ منشی شیودیال سنگھ۔
تنبیہات منظوم۔ عربی با ترجمہ اردو نثر و نظم از
شیخ احمد بن علی۔
نصیحت نامہ ہندی۔ مصنفہ رائے کنہیا لال
گلشن فیض۔ ترجمہ جوگ برہمند سار۔ تذکرہ راجہ
کھوج و نصائح مفید۔
گلدستہ جنان۔ اردو شرح بستہ گلستان سعدی
از سید رزاق بخش۔
مثنوی سر حق۔ رموز تصوف از سید شاہ
عطا حسین۔
پند نامہ جیلی۔ نصائح والد زاد محمد حبیب علیخان

تفسیر

تفسیر قادری۔ ترجمہ اردو تفسیر حسینی ترجمہ
مولوی فخرالدین صاحب کامل دو جلد مین۔
تفسیر زاد الآخرت۔ نظم ہر ایک پوری تفسیر قرآن کی
بکمال عمدگی سے کامل چار جلد مین از مولوی عبدالسلام
تفسیر سورۂ فاتحہ مسمی بہ تحفۃ الاسلام از مولوی اکرام الدین
تفسیر سورۂ یوسف۔ مسمی عبرہ از مولوی اشرف علی
پنجسورہ مترجم۔ با ترجمہ اردو۔

فقہ مذہب اہل سنت

غایۃ الاوطار۔ ترجمہ اردو در مختار مترجمہ مولوی
خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلد مین۔
راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز و روزہ و حج
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری۔
حقیقۃ الصلوٰۃ۔ مع رسالہ بے نمازان۔
کشف الحاجات۔ ترجمہ اردو مالابد منہ
از مولوی محمد نورالدین۔
ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ
(۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد و سی مسئلہ (۴) مناجات
بدرگاہ باریتعالیٰ (۵) حلیہ شریف (۶) نور نامہ
(۷) چہل مسائل۔ مولفہ مولوی عبداللہ بن عبدالسلام
شرح محمدی منظوم۔ مسائل فقہیہ از محمد خان
قندھاری۔
تنبیہ الغافلین۔ مسائل دینیہ۔
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلہ فقہ از مولوی
ابراہیم حسین بنگلوری۔
جواب السائلین۔ بطور استفتا۔
کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سبحان
چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری
اشرف المسائل۔ از مولوی اشرف علی خان
رسالہ تجویز و تکفین میت۔ از محمد عمر۔

متفرقات دینیہ

مجاہد النبی۔ مولفہ مولوی عابد علی صاحب
علامات القیامۃ۔ مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمن
کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ۔ مصنفہ شیخ
فتح علی۔
فضائل الشہور و الصیام۔ سال کے ہر ماہ
کے فضائل و عبادات بہ ثبوت احادیث و آیات
شبیہ احمدی۔ سراپائے رسول مقبول کا بیان
از جمال الدین حسن خان۔
مثنوی زلزلہ۔ دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو
از نواب شیر علی خان۔
اختر ایمان۔ مصنفہ مولوی حافظ محمد نورالحسن
اظہار الحقیقت۔ جسمین سوال و جواب فرقہ
وہابیہ کے ذکر ہین۔
دوازدہ مجلس۔ مسمی بہ ریاض الازہار از مولوی
محمد قمرالدین گوپاموی